

نئے اضافوں کے ساتھ

عالم اسلام میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

ثبوتِ قادیانیت

ضروری ہے!

قادیانیوں کے بدترین کفریہ عقائد و عوام پر مبنی عکس شہادتیں

1

ترتیب و تحقیق

محمد بن خالد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پہلوئیاں پڑھیں!

”ثبوت حاضر ہیں“

یہ کتاب، اپنے اندر
 قادیانی مذہب کے بانی
 آنجنابی، مرزا غلام احمد قادیانی
 اس کے بیٹوں، اس کے نام نہاد خلیفوں اور دیگر اہم قادیانیوں کی
 مستند تصانیف اور اخبارات و رسائل کی
 قابل اعتراض اور دل آزار کفریہ عبارتوں کی عکسی نقول لیے ہوئے ہے۔
 قادیانی جرائم کے یہ ثبوت
 اتنے واضح ہیں کہ دنیا کی کسی بھی عدالت میں
 ان عکسی دستاویزات کی صداقت کو چیلنج کرنا
 کسی بھی قادیانی کے لیے ممکن نہیں ہے۔
 میں اس کتاب میں درج
 تمام حوالوں اور عکسی نقول کے مصدقہ ہونے
 کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں
 اور قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ سمیت
 دنیا کے تمام قادیانیوں (بشمول لاہوری گروپ) کو
 چیلنج کرتا ہوں کہ
 اگر اس کتاب میں موجود، کوئی بھی عکس غیر حقیقی ہو،
 یا میری طرف سے کسی بھی نوع کی ترمیم و اضافہ کیا گیا ہو، یا
 ایک بھی خانہ ساز حوالہ پایا جائے
 تو میں اس کے لیے ہر قسم کی سزا پانے کے لیے تیار ہوں!
 بصورت دیگر انہیں ضد اور ہٹ دھرمی چھوڑ کر آخرت کی فکر کرنے
 ہوئے اسلام کی آغوش میں آ جانا چاہیے
 ہے کسی قادیانی میں جرأت جو میرے اس چیلنج کو قبول کرے؟

محمد شہین خالد

عالم اسلام میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

قلدیانیت شہادتِ جاہلین!

جلد اول

قادیانیوں کے بدترین کفریہ عقائد و عوام پر پی جی کی شہادتیں



علم و سائنس پبلیشرز

الحمد مارکیٹ 40- اردو بازار، لاہور،

فون: 7352332-7232336-8405100

جملہ حقوق محفوظ

تالیف: **پروفیسر خاضیہ! جلد اول**

نام کتب

تہذیب

مصنف

علم و سائنس پبلیشرز

ناشر

محمد نوید شاہین ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

قانونی مشیر

جوہر رحمانیہ پرنٹرز، لاہور

مطبع

فضیل کیانی

سرورق

تاج کمپوزنگ سنٹر، لاہور

کمپوزنگ

(۷ اشاعتوں کے ساتھ) 2010ء

سن اشاعت

700- روپے

قیمت

علم و سائنس پبلیشرز

الحمد مارکیٹ 40- اردو بازار، لاہور،

فون: 7352332-7232336-8405100

انتساب

بہت سے قادیانیوں نے ”قادیانیت، ثبوت حاضر ہیں“ کے عمیق مطالعے کے بعد اس میں درج تمام حوالہ جات کو دیکھا، پرکھا، جانچا اور مکمل سیاق و سباق کے ساتھ اصل قادیانی کتب سے ان کا لفظ بہ لفظ موازنہ کیا۔۔۔۔۔ پھر حق کی تلاش میں تذبذب کا شکار ہوئے۔۔۔۔۔ انہوں نے اللہ رب العزت کے حضور خوب توبہ کی اور صدق دل سے گڑ گڑا کر اپنی ہدایت کی دعا مانگی۔۔۔۔۔ کہتے ہیں طلب اگر صادق ہو تو انسان منزل پر پہنچ ہی جاتا ہے۔۔۔۔۔ قدرت حق نے مہربانی کرتے ہوئے انہیں ایمان کی عظیم دولت سے نوازا۔۔۔۔۔ یوں وہ قادیانیت سے تائب ہو کر واپس اسلام کی آغوش میں آ گئے۔۔۔۔۔ میں اس کتاب کا انتساب ان خوش نصیب سابق قادیانیوں کے نام کرتے ہوئے ایک عجیب روحانی خوشی اور ایمانی جلا محسوس کرتا ہوں۔ اللہ رب العزت انہیں دین اسلام پر استقامت نصیب فرمائے اور مجھے تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر مزید کام کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین!

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ترتیبِ عنوانات

2		چیلنج	✽
5		انتساب	✽
27		توجہ فرمائیں	✽
29		فہرستِ ٹائٹل کتب	□
35	جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری	قادیانی عقائد کی بھیا تک تصویر	□
37	جناب مجید نظامی	قادیانیت کا اصل چہرہ	□
42	لیفٹیننٹ جنرل (ر) حمید گل	دعوتِ نگر	□
45	پروفیسر محمد سلیم	جعلی نبوت کا خاتمہ	□
49	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی	شاہکار کتاب	□
52	حضرت مولانا اللہ وسایا	قادیانیت کا Kaleidoscope	□
66	ڈاکٹر محمود احمد غازی	قادیانیوں پر اتمامِ حجت	□
68	پروفیسر رفیع الدین ہاشمی	ثبوتِ حاضر ہیں، ایک مطالعہ	□
71	پروفیسر منور احمد ملک	”اک حرفِ مخلصانہ“	□
80	حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ	کوزے میں دریا	□
82	حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری	تاریخ ساز آئینہ	□
84	محمد متین خالد	نغیر قلم	□

عقیدہ ختم نبوت

91

95

100

103

105

107

111

120

153

156

156

157

157

157

157

158

158

159

159

160

160

160

ختم نبوت اور قرآن مجید

ختم نبوت اور احادیث مبارکہ

ختم نبوت اور صحابہ کرام

ختم نبوت اور اکابرین امت

اب نبی کی آخر ضرورت کیا ہے؟

اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی

ختم نبوت پر قادیانی اعتراضات اور ان کے جوابات

نبوت بند ہے

وحی رسالت بند ہے

وحی رسالت کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آمد ناممکن

حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی نبوت لانے سے منع کر دیا گیا ہے

وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے

نئی شریعت، نیا الہام..... ناممکن

خاتم الانبیاء ﷺ کی نبوت میں کوئی شریک نہیں

ختم نبوت پر ایمان اور اصرار، قرآن مجید کی روشنی میں

تمام آدم زادوں کے لیے محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں

حدیث لانی بعدی مستند ہے

حضور خاتم النبیین ﷺ پر ہر قسم کی نبوت ختم ہو گئی

نبی کریم ﷺ پر نبوت کا ہر کمال ختم ہو گیا

دین و رسالت کمال تک پہنچ گیا

تمام نبوتیں رسول اللہ ﷺ پر ختم

- 161 میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں
- 161 ختم المرسلین ﷺ کے بعد مدعی نبوت و رسالت کا ذب اور کافر ہے
- 161 نبوت کا دعویٰ کرنے والے پر لعنت
- 161 نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر
- 162 نبوت کا دعویٰ کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج
- 162 مدعی نبوت، مسیلمہ کذاب کا بھائی
- 163 وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری کر کے دشمن قرآن نہ بنو
- 163 ختم نبوت کا منکر بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج ہے
- 163 آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا بد بخت ہے
- 164 ختم نبوت کے منکر کو ملعون سمجھتا ہوں
- 164 یہ جھوٹ ہے کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کیا
- 164 معاذ اللہ، میں نبوت کا مدعی کیوں ہوں؟
- 165 اب نبی نہیں، مجدد آئیں گے
- 165 ہمارا مذہب
- 166 اجماعی عقیدہ کا منکر لعنتی ہے
- 166 اہل سنت کی اجماعی رائے کو ماننا فرض ہے
- 166 اعتراف حقیقت
- 166 اہم نکات
- 171 **نبوت جاری ہے**
- 173 مخبوط الحواس کون؟
- 174 پاگل اور منافق کون؟
- 174 سچ، عقل مند اور صاف دل انسان کے کلام کی نشانی
- 175 نبی نہیں محدث
- 176 محدث نہیں نبی

- 176 ختم نبوت، ایک باطل عقیدہ، اسلام شیطانی مذہب □
- 177 ایک غلطی کا ازالہ □
- 177 میرے پاس جبرائیل آیا □
- 178 امور غیبیہ کی نعمت □
- 178 خدا تعالیٰ کی وحی □
- 178 کثرت وحی □
- 179 بارش کی طرح وحی نازل ہوئی □
- 179 23 برس کی متواتر وحی □
- 179 امتی بھی، نبی بھی □
- 179 خدا کا فرستادہ □
- 180 ہم نبی اور رسول ہیں □
- 180 خدا نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا □
- 180 سچا خدا □
- 180 تو بھی ایک رسول ہے □
- 180 قادیان، رسول کا تخت گاہ □
- 181 خدا نے میرا نام نبی رکھا، تصدیق کے لئے تین لاکھ نشان دیئے □
- 181 سب لوگوں کی طرف خدا کا رسول □
- 181 ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا □
- 181 خدا کا مرسل □
- 182 تیری خبر قرآن و حدیث میں □
- 182 نبوت کا دروازہ کھلا ہے □
- 182 مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کی گواہی □
- 184 امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہیے □
- 186 گردن پر تلوار □
- 186 نبوت کا قادیانی تصور □

187	منافق کون ہے؟	□
187	کتوں، سوروں اور بندوں سے بدتر	□
187	اہم نکات	□
189	قادیانی جماعت کے لاہوری گروپ کا عقیدہ	□
191	اللہ تعالیٰ کی توہین	
195	اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ ہیں	□
195	اللہ کی زبان پر مرض	□
195	اللہ اور چور	□
195	اللہ خطا کرتا ہے	□
196	قادیان میں خدا	□
196	سچا خدا	□
196	اولاد کی طرح ہے	□
197	میرے بیٹے کی طرح ہے	□
197	اے میرے بیٹے!	□
197	لڑکا اور خدا	□
197	تو ہمارے پانی سے ہے	□
197	میں چاند، اللہ سورج، میں سورج، اللہ چاند	□
198	مرزا قادیانی سے اللہ تعالیٰ کی تعزیت	□
199	مرزا قادیانی، اللہ کے ساتھ ایک پنگ پر	□
199	اللہ تعالیٰ کے دستخط	□
200	میں خود خدا ہوں	□
200	”خدا تیرے اندر اتر آیا“	□
204	کن فی کون	□

205

فتا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت

205

خدا سے نہانی تعلق

206

اللہ مرد، مرزا قادیانی عورت؟

206

حاملہ

207

درود

207

خدا پر بہتان کا نتیجہ

207

بدکاروں کو سچی خوابیں

208

جو خود کو خدا کہے، وہ کافر

208

دجال کی نشانی

208

قرآن کا فتویٰ

208

اہم نکات

211

حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی توہین

215

مرزا قادیانی محمد رسول اللہ ہے

216

مرزا قادیانی خاتم النبیین ہے

217

مرزا قادیانی تمام نبیوں کا مجموعہ

217

قادیان میں محمد رسول اللہ

218

محمد رسول اللہ ﷺ کے تمام کمالات مرزا قادیانی میں

218

قادیانی کلمہ

219

افہلیت مرزا قادیانی

220

مرزا قادیانی پر درود

221

مرزا قادیانی پر درود و سلام

222

مرزا قادیانی پر درود و سلام کے اعتراض کا قادیانی جواب

222

نبی کریم ﷺ سورج، مرزا قادیانی چاند

- 223 مرزا قادیانی بیعت محمد رسول اللہ □
- 223 پہلے محمد رسول اللہ سے بڑھ کر □
- 223 نبی کریم ﷺ کے تین ہزار معجزات □
- 224 مرزا قادیانی کے 10 لاکھ نکتات □
- 224 نکتان اور معجزہ ایک ہی ہے □
- 225 محمد دیکھنے ہوں جس نے □
- 226 رسول قدنی □
- 228 محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر □
- 228 حضور نبی کریم ﷺ سور کی چربی استعمال کرتے تھے □
- 228 روضہ رسول ﷺ کی توہین □
- 229 وہ نبی بھی کیسا نبی ہے؟ □
- 229 تکمیل اشاعت ہدایت □
- 230 مرزا قادیانی کی تعلیم، نوح کی کشتی □
- 230 مرزا قادیانی، تمام انبیاء کا لباس □
- 231 اے مومنو! اپنی آواز مرزا قادیانی کی آواز سے بلند نہ کرو □
- 231 "احمد" سے مراد مرزا قادیانی □
- 232 مرزا قادیانی کو دیکھنے کے لیے نبیوں کی خواہش □
- 232 مرزا قادیانی کے کئی نام □
- 233 مرزا قادیانی، احمد مجتبیٰ □
- 233 اپنی وحی پر ایمان □
- 233 قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی وحی □
- 235 اگر تجھے پیمانہ کرتا..... □
- 236 روضہ آدم اور مرزا قادیانی □
- 236 آخری ایضاً کون؟ □
- 237 حضور نبی کریم ﷺ کے معراج جسمانی کا انکار □

- 237 کثیف جسم □
- 238 گستاخ رسول حرامی ہے □
- 238 اہم نکات □
- 241 انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین □
- 244 نبی کی تحقیر غضب الہی کا موجب □
- 244 تمام انبیاء سے اجتہاد میں غلطی ہوئی □
- 244 رسولوں کی وحی میں شیطانی کلمہ □
- 244 چار سو نبیوں کی پیشگوئی جمعونی نکل □
- 245 تمام انبیاء کا مجموعہ □
- 246 مرزا قادیانی کی ہزاروں پیش گوئیاں □
- 246 مرزا قادیانی، ہزار نبیوں پر بھاری □
- 246 حضرت آدم علیہ السلام سے مماثلت □
- 248 حضرت آدم علیہ السلام کی طرح مرزا قادیانی کے لیے سجدہ □
- 248 حضرت آدم علیہ السلام کی توہین □
- 248 حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین □
- 249 حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت □
- 249 حضرت یوسف علیہ السلام پر فضیلت □
- 249 حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت □
- 249 حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فضیلت □
- 250 مرزا قادیانی بلندی کے مینارہ پر □
- 250 پر لے دوجہ کی بے غیرتی □
- 251 ہر رسول میری تمہیں میں چھپا ہوا ہے □
- 252 نبوت کا قادیانی تصور □
- 252 اہم نکات □

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

- 255
- 260 اعتراف عظمت
- 260 خبیث لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تہمتیں لگاتے ہیں
- 260 نعوذ باللہ
- 261 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لیاں دیتے تھے
- 261 حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل چرا کر لکھی
- 262 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ نہیں
- 262 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کی حقیقت
- 262 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکر و فریب
- 264 حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کیڑے مکوڑے
- 264 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیاں
- 265 حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے
- 266 شراب کی عجم ریزی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کی
- 266 شراب اور افیون
- 266 شراب اور خدائی کا دعویٰ
- 266 سچ کا چال چلن
- 267 حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کتھریاں
- 268 شراب اور قاحشہ عورتیں
- 268 حرام کار عورتوں کے خمیر سے!
- 269 کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا
- 269 حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سوروں کا شمار
- 270 کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی سور بھی کھایا تھا؟

- 270 اخلاقی تعلیم؟ □
- 271 دماغ میں خلل □
- 271 دیوانہ □
- 271 حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شرمناک بہتان □
- 271 پہلے مسیح سے بڑھ کر □
- 272 پیٹ میں باتیں □
- 272 حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت □
- 273 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوسرے نام □
- 273 توریت و انجیل تحریف شدہ ہیں □
- 274 میں نے جو کچھ لکھا، وہ یہودیوں کے الفاظ ہیں □
- 275 یہودیوں کی پیروی □
- 275 مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی نہیں دے سکتا □
- 275 میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہر لحاظ سے ایک ہی ہیں □
- 276 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا نمونہ ہوں □
- 276 میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں بھائی ہیں □
- 277 عیسیٰ کی روح مجھ میں نفع کی گئی □
- 277 اعتراف □
- 278 اہم نکات □

حضرت مریم علیہا السلام کی توہین

- 281 □
- 289 حضرت مریم علیہا السلام کی صدیقیت؟؟؟ □
- 289 حضرت مریم کی اولاد؟ □
- 290 حضرت مریم علیہا السلام کا دوسرا نکاح □

- 290 حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب سے نکاح سے پہلے تعلق □
- 290 نکاح سے دو ماہ بعد (نعوذ باللہ) □
- 291 کچھ اور ولد الزنا بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں □
- 291 جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے □
- 291 اہم نکات □

293 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و اہل بیت کی توہین

- 296 نادان صحابی □
- 296 حضرت ابو ہریرہ کی توہین □
- 297 حضرت ابو بکر صدیق کی توہین □
- 297 حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر کی توہین □
- 297 قادیانی خلیفہ حکیم نور الدین ابو بکر ہے □
- 298 زعمہ علی، مردہ علی □
- 298 حضرت امام حسین کی توہین □
- 298 مرزا قادیانی اور حضرت امام حسین میں فرق □
- 299 کربلا کی سیر □
- 300 سو حسین کی قربانی، مرزا قادیانی کی ایک گھڑی کے برابر □
- 301 حضرت امام حسین سے بڑھ کر □
- 301 عبداللطیف قادیانی کی فضیلت □
- 302 حضرت امام حسین کی توہین سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے □
- 302 سیدہ النساء حضرت بی بی فاطمہ کی شرمناک توہین □
- 303 بیخ تن کی توہین □
- 303 مرزا قادیانی کی بیوی..... ام المومنین؟ □
- 303 مرزا قادیانی کے 313 صحابی □

304

سید کون؟



304

اہم نکات



307

قرآن و سنت کی توہین

309

قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا



310

قرآن مجید میں تبدیلی کرنے والا طحطاہ اور کافر ہے



311

قادیان کا نام قرآن مجید میں



312

ناقصوں کا کشف، خواب اور الہام ناقص ہوتا ہے



313

الہام اور کشف قرآن مجید کے برابر



313

قرآن، مرزا قادیانی پر دوبارہ اترا



313

”تجھ پر پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی“



314

20 پارے



314

قرآن کی طرح ہوں



314

قرآن شریف، مرزا قادیانی کی باتیں



314

مرزا قادیانی کے الہامات، قرآن کی طرح



315

خدا کی قسم میری وحی کلام مجید ہے



316

قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں (معاذ اللہ)



316

احادیث رسول ﷺ کی توہین



317

جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے.....



317

اہم نکات



319

حرمین شریفین کی توہین

322

قرآن شریف میں تین شہروں کے نام



323

مسجد اقصیٰ کی توہین

324

قادیان کی فضیلت

324

مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ

325

قادیان تمام دنیا کی بستیوں کی ماں

325

قادیانی جلسہ حج کی طرح

325

اہم نکات

327

حضرت اولیائے عظام و علمائے کرام کی توہین

329

پرلے درجہ کی خباث اور شرارت

329

مرزا قادیانی، خاتم الاولیا

330

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی توہین

330

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی توہین

332

علمائے کرام کی توہین

333

سلطان القلم کی گل افشائیاں

334

گالیاں دینا سفلوں اور کینوں کا کام ہے

334

بد زبان ہر ایک سے بدتر ہے

335

مسلمانوں کو گندی گالیاں اور کفر کا فتویٰ

338

جب دل بگڑتا ہے

338

اخلاق معلم کا فرض

338

میری فطرت

338

تہذیب اخلاق

338

گالیاں سن کے دماغ

- 339 سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے □
- 339 گالیاں شکست کو ثابت کرتی ہیں □
- 340 ولد الحرام □
- 340 عیسائی، یہودی، مشرک □
- 340 کتھیروں کی اولاد □
- 341 مسلمان مرد خنزیر، ان کی عورتیں کتھیاں □
- 341 مرزا قادیانی کو نہ ماننے والا پکا کافر □
- 342 مرزا قادیانی کا انکار کفر □
- 342 خواہ نام بھی نہیں سنا □
- 343 جہنمی □
- 343 بندروں اور سوروں کی طرح □
- 343 خنزیر سے زیادہ پلید لوگ □
- 343 جیسا کہ سنڈاس پناخانہ سے □
- 344 کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھانے والے □
- 344 خراب عورتیں اور دجال کی نسل □
- 344 پیٹ سے چمبا؟ □
- 344 رحم پر نمبر □
- 345 عضو تناسل کاٹ دینا..... □
- 345 جہاں سے نکلے تھے..... □
- 345 افغانوں کی شکلیں اور رسوم □
- 347 ”سلطان القلم“ کی گل افشائیاں □
- 349 ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کینوں کا کام ہے □
- 349 میری طرف سے گالیوں کا جواب خدا دے گا □
- 349 کتابیں □
- 349 بدتر ہر ایک بد سے □

مسلمانوں سے نفرت اور معاشرتی بائیکاٹ

359

361

مسلمانوں سے ہر چیز میں اختلاف

362

مسلمانوں سے تعلقات حرام

362

مسلمانوں کے پیچھے نماز قطعی حرام

363

مسلمانوں کے پیچھے نماز؟؟

363

مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی حکمت

363

مسلمانوں کی نماز جنازہ

مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے اور انہیں قادیانی لڑکیوں کا رشتہ نہ

364

دینے کے متعلق احکامات

365

قائد اعظم کی نماز جنازہ

366

مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کا جنازہ نہ پڑھا

367

مسلمانوں کو لڑکی دینا

مرزا قادیانی کے دعوے

369

373

میں بشر ہوں

373

میں غلام احمد قادیانی ہوں

373

میں کرم خاکی، بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی مار ہوں

374

میں سور مار ہوں

374

میں امین الملک جے سنگھ بہادر ہوں

374

میں کرشن ہوں

375

میں آریوں کا بادشاہ ہوں

376

میں کرشن جی زور گوپال ہوں

- 376 میں سلطان القلم ہوں □
- 376 میں قازی ہوں □
- 376 میں گورنمنٹ برطانیہ کے لیے پناہ اور تعویذ ہوں □
- 377 میں محدث ہوں □
- 377 میں عبدالقادر ہوں □
- 377 میں ذوالقرنین ہوں □
- 377 میں آدم ہوں، میں احمد ہوں، میں مریم ہوں □
- 377 میں موسیٰ ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں □
- 378 میں خاتم الاولیاء ہوں □
- 378 میں معجون مرکب ہوں □
- 379 میں خلیفۃ اللہ ہوں □
- 379 میں امام الزماں ہوں □
- 379 میں مجدد ہوں، میں مہدی ہوں، میں مسیح موعود ہوں □
- 379 میں حجر اسود ہوں □
- 380 میں بیت اللہ ہوں □
- 380 میں قرآن ہوں □
- 380 میں میکائیل ہوں □
- 380 میں حضرت حسینؑ سے بڑھ کر ہوں □
- 381 میں زعمہ علی ہوں □
- 381 میں مہدی العلم ہوں □
- 381 میں مریم اور عیسیٰ ہوں □
- 381 میں مریم ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں ابن مریم ہوں □
- 382 میں ابن مریم سے افضل ہوں □
- 382 میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں □
- 382 میں آدم اور احمد مختار ہوں □

102256

- 382 میں مسیح زماں ہوں، میں کلیم خدا ہوں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں
- 383 میں تمام انبیاء کا مجموعہ ہوں
- 383 میں محمد ہوں
- 383 میں احمد ہوں
- 384 میں رحمۃ للعالمین ہوں
- 384 میں خاتم الانبیاء ہوں
- 384 میں توحید خدا اور تفرید خدا ہوں
- 384 میں عرش خدا ہوں
- 385 میں مالک کن فیکون ہوں
- 385 میں زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہوں
- 385 میں نطفہ خدا ہوں
- 386 میں خدا کا بیٹا ہوں
- 386 میں خدا کی بیوی ہوں
- 386 میں خدا کا باپ ہوں
- 387 میں خود خدا ہوں

مرزا قادیانی مرد یا عورت؟

- 389
- 391 اللہ کا بچہ
- 391 اللہ مرد، مرزا عورت؟
- 393 خدا سے نہانی تعلق
- 393 حاملہ
- 394 مرزا قادیانی کو دروزہ
- 394 مرزا قادیانی عیسیٰ ابن مریم کیسے بنا؟

397

□

399

مرزا قادیانی کے فرشتے

401

ٹپھی ٹپھی

□

402

شیر علی

□

403

مرزا غلام قادر

□

403

خیراتی

□

403

مٹھن لال

□

404

حفیظ

□

404

درشنی

□

405

مرزا قادیانی کے الہامات اور خواب

407

شیطانی الہامات کا ہونا حق ہے

□

409

غیر معقول اور بے ہودہ امر

□

409

تجب کی بات

□

409

ربنا عاج

□

410

ہو شعنا نعسا

□

410

ظن اور شک کی تاریکی

□

411

بے یقینی کا کلام

□

411

عجیب و غریب الہامات جن کی سمجھ نہیں آئی

□

414

عربی الہامات

□

414

انگریزی الہامات

□

- 416 قاری الہامات □
- 417 پنجابی الہامات □
- 419 ایک اور ہندو کا تپ وحی □
- 421 مرزا قادیانی کے عجیب و غریب خواب □
- 421 بی کو پھانسی □
- 421 ہاتھی نامرد □
- 421 مرغ، بکرا، بی، چوہا □
- 422 مرغی کے الفاظ □
- 422 بلا عنوان! □
- 423 **مرزا قادیانی..... امیر الجہلا**
- 426 نبی کریم ﷺ کے والد محترم □
- 427 نبی کریم ﷺ کے گیارہ لڑکے □
- 427 نبی کریم ﷺ کی 12 لڑکیاں □
- 427 امام بخاری □
- 428 چوتھا مہینہ صفر، چوتھا دن چار شنبہ □
- 428 قادیان؟ □
- 429 چائے □
- 429 کروڑہا انسانوں کی موت □
- 430 آسانی روح □
- 430 علمی قوت کی ضرورت □
- 430 میں زمین کی باتیں نہیں کہتا □

متفرقات

431

433

433

436

437

443

444

451

455

قادیانی کلمہ کی حقیقت

احمد سے مراد مرزا قادیانی

تصویر بولتی ہے

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

اکھنڈ بھارت

باؤنڈری کمیشن میں قادیانیوں کا موقف

سپریم کورٹ آف پاکستان کا تاریخ ساز فیصلہ

پندرہویں صدی کا آغاز اور قادیانیوں کے لیے لوجہ فکریہ



توجہ فرمائیں!

اس کتاب کے 20 ابواب ہیں۔

ہر باب ایک مختلف موضوع کا مکمل احاطہ کرتا ہے۔

ان ابواب کے شروع میں قادیانیوں کی متعلقہ گستاخیوں، ہرزہ سرائیوں اور معسکہ خیزیوں کو نمبر شمار لگا کر ایک ترتیب سے درج کیا گیا ہے۔

پھر کتاب کے آخر میں اسی ترتیب کے ساتھ اصل قادیانی کتب کے عکس دے دیئے گئے ہیں۔ مثلاً ”اللہ تعالیٰ کی توہین“ کے باب میں توہین نمبر 70 کا عکسی ثبوت، کتاب کے آخر میں حوالہ نمبر 70 کے تحت دے دیا گیا ہے۔

اصل قادیانی کتابوں کے ٹائٹل کا عکس ہر حوالہ کے ساتھ بار بار دینے کے بجائے صرف ایک دفعہ دیا گیا ہے، اس کے لیے دیکھیے صفحہ نمبر 29 تا 31۔

متنازعہ قادیانی تحریروں کو نمایاں کرنے کے لیے ان کے گرد موٹی آؤٹ لائن لگا دی گئی ہے۔

قادیانی کتب سے پورے صفحے کا عکس دینے سے قادیانیوں کا یہ اعتراض بھی ختم ہو جاتا ہے کہ ان کی گستاخانہ اور متنازعہ عبارات سیاق و سباق سے ہٹ کر بیان کی جاتی ہیں۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اس کتاب میں موجود قابل اعتراض، دل آزار اور گستاخانہ قادیانی عبارات پڑھتے وقت کثرت سے استغفار کریں۔ شکر یہ!



اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
 بِاَعْدَائِكُمْ وَكَفَى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَكَفَى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا. لَعَنَ اللّٰهُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
 اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاتُوْبُ اِلَيْهِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا
 قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْثِ وَالْعَمَالِيْثِ.

فہرست ٹائٹل کتب

صفحہ نمبر

459	ازالہ اوہام (مرزا قادیانی)	□
460	برائین احمدیہ جلد 1 (مرزا قادیانی)	□
461	فن الرحمن (مرزا قادیانی)	□
462	حملۃ البشری (مرزا قادیانی)	□
463	کشتی نوح (مرزا قادیانی)	□
464	ایام اصلاح (مرزا قادیانی)	□
465	کتاب البریہ (مرزا قادیانی)	□
466	سراج منیر (مرزا قادیانی)	□
467	نور القرآن (مرزا قادیانی)	□
468	اسلامی اصول کی فلاسفی (مرزا قادیانی)	□
469	چشمہ معرفت (مرزا قادیانی)	□
470	جنگ مقدس (مرزا قادیانی)	□
471	مجموعہ اشتہارات (جلد اول) (مرزا قادیانی)	□
472	مجموعہ اشتہارات (جلد دوم) (مرزا قادیانی)	□
473	انجام آتقم (مرزا قادیانی)	□
474	آسانی فیصلہ (مرزا قادیانی)	□
475	راز حقیقت (مرزا قادیانی)	□

- 476 حقیقۃ الوحی (مرزا قادیانی) □
- 477 ست پنجن (مرزا قادیانی) □
- 478 براہین احمدیہ حصہ پنجم (مرزا قادیانی) □
- 479 ایک غلطی کا ازالہ (مرزا قادیانی) □
- 480 ملفوظات (جلد پنجم) (مرزا قادیانی) □
- 481 اربعین (مرزا قادیانی) □
- 482 دافع البلاء (مرزا قادیانی) □
- 483 تذکرہ، وحی مقدس و مجموعہ الہامات (مرزا قادیانی) □
- 484 اعجاز احمدی (مرزا قادیانی) □
- 485 حقیقۃ النبوت (مرزا بشیر الدین محمود) □
- 486 النوار خلافت (مرزا بشیر الدین محمود) □
- 487 تریاق القلوب (مرزا قادیانی) □
- 488 ملفوظات (جلد سوم) (مرزا قادیانی) □
- 489 براہین احمدیہ (حصہ پنجم) (مرزا قادیانی) □
- 490 توضیح مرام (مرزا قادیانی) □
- 491 تجلیات الہیہ (مرزا قادیانی) □
- 492 البشری مجموعہ الہامات و مکاشفات، مرزا قادیانی (منظور الہی قادیانی) □
- 493 سیرت المہدی (جلد اول) (مرزا بشیر احمد ایم اے) □
- 494 آئینہ کمالات اسلام (مرزا قادیانی) □
- 495 خطبہ الہامیہ (مرزا قادیانی) □
- 496 اسلامی قربانی ٹریک نمبر 34 (قاضی یار محمد قادیانی) □
- 497 تحفہ گولڈویہ (مرزا قادیانی) □
- 498 کلمۃ الفصل (مرزا بشیر احمد ایم اے) □
- 499 سیرت المہدی (جلد سوم) (مرزا بشیر احمد ایم اے) □
- 500 سیرت المہدی (جلد دوم) (مرزا بشیر احمد ایم اے) □

- 501 ملتومات (جلد دوم) (مرزا قادیانی) □
- 502 نزول المسح (مرزا قادیانی) □
- 503 چشمہ مسیحی (مرزا قادیانی) □
- 504 نسیم دعوت (مرزا قادیانی) □
- 505 سراج الدین عیسائی کے 4 سوالوں کا جواب (مرزا قادیانی) □
- 506 تذکرہ الشہادتین (مرزا قادیانی) □
- 507 تحفہ قیصریہ (مرزا قادیانی) □
- 508 کشف الغطا (مرزا قادیانی) □
- 509 گورنمنٹ انگریزی اور جہاد (مرزا قادیانی) □
- 510 ضمیمہ رسالہ جہاد (مرزا قادیانی) □
- 511 شحذ حق (مرزا قادیانی) □
- 512 ملتومات (جلد چہارم) (مرزا قادیانی) □
- 513 درمبین (مرزا قادیانی) □
- 514 قول الحق (مرزا بشیر الدین محمود) □
- 515 حقیقت المہدی (مرزا قادیانی) □
- 516 قادیانی کے آریہ اور ہم (مرزا قادیانی) □
- 517 حقیقۃ الرویا (مرزا بشیر الدین محمود) □
- 518 برکاتِ خلافت (مرزا بشیر الدین محمود) □
- 519 انوار اسلام (مرزا قادیانی) □
- 520 نور الحق (مرزا قادیانی) □
- 521 نجم الہدی (مرزا قادیانی) □
- 522 آئینہ صداقت (مرزا بشیر الدین محمود) □
- 523 حیات احمد (جلد دوم نمبر اول) (یعقوب احمد عرفانی قادیانی) □
- 524 سلسلہ احمدیہ (مرزا بشیر ایم اے) □
- 525 ذکر حبیب (مفتی محمد صادق قادیانی) □

- 526 لیکچر سیا لکوٹ (مرزا قادیانی) □
- 527 ضرورت الامام (مرزا قادیانی) □
- 528 مکتوبات احمدیہ (جلد اول) (مرزا قادیانی) □
- 529 ملفوظات (جلد اول) (مرزا قادیانی) □
- 530 پیغام صلح (مرزا قادیانی) □
- 531 AFRICA SPEAKS (قادیانی خلیفہ مرزا ناصر کا دورہ افریقہ) □
- 532 سپریم کورٹ آف پاکستان، ماہنامہ ریویو (SCMR-1993) □



حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا:

عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سيكون في امتي كذابون ثلثون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبیین لا نبي بعدى. (مسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت ثوبان روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

”خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے۔ کیوں کہ بہترے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے: میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔“
(متی باب 24 فقرہ 5)



قادیانی عقائد کی بھیا نک تصویر

قادیانیت، منکرین ختم نبوت کا ایسا گروہ ہے جسے انگریز نے عالم اسلام کی بیخ کنی کے لیے خود کاشت کیا اور پھر اس کے تمام مفادات کا تحفظ کیا۔ یہ لوگ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کے باعث دن رات پوری امت مسلمہ، اسلام اور وطن عزیز کے خلاف تباہ کن ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں۔ یہ مار آستین ہیں۔ یہ لوگ بیرونی ممالک میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام دشمن طاقتوں کی جاسوسی، اسلام کی تخریب اور پاکستان کی جڑیں کاٹنے کا کام کرتے ہیں۔ عالم اسلام کے اول دشمن اسرائیل کے دار الحکومت تل ابیب میں ان کا مشن پوری سرگرمی سے کام کر رہا ہے۔ اسرائیل کی فوج میں باقاعدہ قادیانی موجود ہیں۔ ان حالات میں اس فتنہ کے تدارک کی ذمہ داری امت محمدیہ ﷺ کے ہر فرد پر عائد ہوتی ہے۔ قادیانیت کے خلاف خواص و عوام میں ایک نیا شعور پیدا ہو رہا ہے جس سے قادیانیت کی زہر ناکیوں اور ریشہ دوانیوں کے خلاف نفرت کا احساس عام ہو رہا ہے۔

ان حالات میں عزیز ی محمد متین خالد کا وجود ایک نعمت مترقبہ سے کم نہیں۔ وہ دینی حلقوں بالخصوص تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ انہیں مسئلہ ختم نبوت سے جو لگاؤ اور انس ہے، وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ آج کے نوجوانوں میں قادیانیت کا اتنا ماہر اور اس کے متعلق نئی معلومات سے باخبر شاید اور کوئی نہیں۔ تحفظ ختم نبوت پر ان کی متعدد کتابیں شائع ہو کر دوام شہرت پا چکی ہیں جو ان کے عشق رسول ﷺ پر شاہد ہیں، اب ان کی تازہ تصنیف ”ثبوت حاضر ہیں!“ منظر عام پر آرہی ہے۔ میں نے اس کتاب کے مسودہ کو اپنی مصروفیات اور ناسازی طبع کے باوجود بڑے غور سے پڑھا۔ مزید براں انہوں نے زبانی طور پر بھی مجھے اس کتاب کے بارے میں بتایا۔

قادیانیت ایسے سنگین فتنہ کو سمجھانے کا یہ انداز، یہ تخیل، یہ فکر اور یہ اسلوب بالکل نیا ہے جس کی مثال شاید پہلے سے موجود نہیں ہے۔ انہوں نے جس چھان پھک اور تحقیق سے

قادیانیت کے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھایا اور پوشیدہ گوشے بے نقاب کیے ہیں، اسے تمام دینی حلقوں میں یقینی طور پر سراہا جائے گا اور ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور انہیں اپنی محنت کی داد ملتی رہے گی۔

قادیانی کتب کے مستند حوالوں کی موجودگی میں اب قادیانیت کے کفر میں کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ قادیانیوں کو آنکھیں بند کر کے نہیں بلکہ آنکھیں کھول کر اپنے عقائد کی بھیا نک تصویر کو بظہر غائر دیکھنا چاہیے اور اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ یہ کتاب اپنی تحقیق کے لحاظ سے ایک ایسا چشمہ ہے جس سے قادیانی سیراب ہو کر مشرف بہ اسلام ہو سکتے ہیں اور یوں یہ کتاب مسلمانوں اور قادیانیوں دونوں کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

عزیزی متین خالد کا کمال یہ ہے کہ اس نے بڑے سلیقہ اور مہارت سے قادیانیت کے ”جن“ کو یوں قابو کیا ہے کہ اسے گھڑے کی مچھلی بنا دیا۔ اس سے نہ صرف اس کا اپنا قد بلند ہوا ہے بلکہ ملت اسلامیہ کو بھی بلند قامتی عطا ہوئی ہے۔ مجھے اس خوش قسمت نوجوان پر فخر ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خالد کی اس محنت شاقہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے اپنی بارگاہ اقدس میں قبول فرمائے اور اس کی عمر اور قلم میں برکت فرمائے تاکہ وہ پہلے سے بڑھ کر مزید اس محاذ پر کام کر سکے۔ آمین بحرمۃ نبی الامی الکریم

دعا گو

(جسٹس) پیر محمد کرم شاہ الازہری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ امیر یہ

بھیرہ شریف سرگودھا

مج سپریم کورٹ آف پاکستان



قادیانیت کا اصل چہرہ

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے جس کا سرکاری مذہب اس کے آئین کی رو سے اسلام قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں عقیدہ توحید اور عقیدہ ختم نبوت بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ مسلمانوں کے نزدیک حضور اکرم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ ختم نبوت کا یہ عقیدہ تاریخ کے ہر دور میں، ہر مسلک کے مسلمانوں کے درمیان متفقہ طور پر موجود رہا ہے۔ اجماع امت کے حامل مسلمانوں کے اس عقیدے سے انحراف نہ صرف قرآن و سنت کی تعلیمات کے خلاف ہے بلکہ یہ اتحاد امت کو پارہ پارہ کرنے کی مذموم کوشش کے مترادف بھی ہے۔ اس عقیدہ کا تحفظ وطن عزیز کی جغرافیائی حدود کی حفاظت سے بھی زیادہ لازمی ہے۔ یوں تو لاتعداد مسلمانوں نے تحفظ ختم نبوت ﷺ کی ترجمانی کا فریضہ سرانجام دیا ہے مگر میں یہاں مفکر پاکستان حضرت علامہ اقبالؒ کے ان کلمات کا ذکر کرنا چاہوں گا جو انہوں نے پٹت جواہر لال نہرو سے بحث کے دوران ادا کیے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ”حضور ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کسی مسلمان کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا اور اب جو کوئی، کسی بھی قسم کا دعویٰ نبوت کرتا ہے، وہ جھوٹا، کاذب، کافر اور مرتد ہے۔“ ربوہ والے حضور ﷺ کے بجائے نعوذ باللہ مرزا صاحب کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم بھی ختم نبوت کے قائل ہیں تو ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور یہی وجہ ہے کہ پہلے قادیان اور اب ربوہ میں صرف ”خلیفے“ آرہے ہیں کوئی نبی نہیں آیا۔ لاہوری حضرات مرزا صاحب کو نبی نہیں صرف مصلح قرار دیتے ہیں حالانکہ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا تھا اور ان کی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے والے لوگ بھی خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ ظاہر ہے کہ جھوٹی نبوت کے دعویدار کو مصلح ماننے والے بھی انہی کے بھائی بند ہو سکتے ہیں اور انہی کی صف میں شامل ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ قادیانی مسئلہ دور غلامی کی یادگار ہے۔ اگر ہم غلام نہ ہوتے تو یہ

مسئلہ کبھی پیدا نہ ہوتا۔ گذشتہ تیرہ سو سال میں کسی بھی آزاد اسلامی یا مسلمان ملک میں یہ مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔ کسی بھی اسلامی یا مسلمان ملک میں کسی دیوانے یا پاگل نے بھی دعویٰ نبوت کی جرأت نہیں کی۔ ایران میں بہائی مذہب کے بانی کا جو حشر ہوا، اس سے کون ناواقف ہے؟ بہاء اللہ نے خود ہی اپنے آپ کو اسلام سے خارج کر لیا۔ مسلمان کہلانے کی اسے بھی جرأت نہ ہوئی لیکن ایران نے اس کے باوجود اسے اور اس کے مقلدین کو برداشت نہ کیا۔ ہمیں افسوس ہے کہ آزادی کے بعد 26، 27 سال تک ہم نے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش نہ کی، حالانکہ ہم نے یہ ملک اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا۔ اگر ختم نبوت پر ہمارا جزو ایمان ہے تو رسول کریم ﷺ کو خاتم النبیین ماننے کے بعد ختم نبوت کی مختلف تاویلیں کرتے ہوئے دعویٰ نبوت کرنے والے اور اس جھوٹے نبی کی امت کے لیے پاکستان میں کیا جگہ رہ جاتی ہے؟ یہ پنجاب کی بد قسمتی تھی کہ یہ پورا اس سرزمین میں ہی لگ سکا اور اس نے یہیں نشوونما پائی۔ یہ پنجابیوں کی مذہب کے معاملے میں سادہ لوحی اور اسلام کی طرف سے عطا کردہ فراخ دلی کا نتیجہ تھا کہ انگریز کا یہ ٹھوکا شہتہ پودا تناور درخت بن گیا۔

قادیانیوں کی امنگوں اور آرزوؤں کا مرکز قادیان ہے جو بھارت میں واقع ہے۔ یہ تصور ان کا جزو ایمان ہے کہ وہ ایک نہ ایک دن ضرور واپس قادیان جائیں گے۔ ان کے قادیان جانے کے دو ہی طریقے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ قادیانی حضرات مشرقی پنجاب کو بزور بازو فتح کر کے قادیان پہنچیں، یہ بڑی ناقابل عمل سی بات ہے، ویسے بھی قادیانی حضرات جہاد پر یقین نہیں رکھتے اور ان سے توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ لڑ کر مشرقی پنجاب فتح کر سکیں۔ دوسرا ذریعہ اکھنڈ بھارت کا ہے یعنی مغربی پاکستان بھی خدا نخواستہ بھارت کا حصہ بن جائے یا پنجاب اور تین پاکستانوں میں تقسیم ہو جائے۔ جنہیں بھارت کی زیر سرپرستی بنگلہ دیش جیسا درجہ حاصل ہو جائے۔ ہمارے خیال میں یہ صورت کسی بھی باخیرت پاکستانی کو پسند نہیں ہوگی۔

قادیانیت کی تاریخ سے شناسا لوگوں کو علم ہوگا کہ قادیانیت کی تحریک کا واحد مقصد دنیا کے مسلمانوں کو احمدی بنانا تھا۔ وہ ہندوستان کو اس لیے اکھنڈ رکھنا چاہتے تھے کہ ”وسیع ہیں“ سے اس مقصد کے لیے کام کیا جائے۔ وہ برصغیر کی تقسیم کو عارضی سمجھتے تھے۔ ان کے عزائم کی تصدیق قادیانیوں کے ترجمان روزنامہ الفضل قادیان کے 15 اپریل 1947ء کے

اس شمارے سے بخوبی ہو جاتی ہے جس میں قادیانی جماعت کے دوسرے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود کا سرظفر اللہ چوہدری کے بھتیجے کے نکاح کے موقع پر خطبہ شائع ہوا تھا۔ اس خطبہ میں قادیانی جماعت کے سربراہ نے بڑے واضح الفاظ میں کہا تھا کہ

□ ”ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں شکر و شکر ہو کر رہیں تاکہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں۔۔۔ ممکن ہے عارضی طور پر کچھ افتراق پیدا ہو اور دونوں قومیں جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد دور ہو جائے۔ بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شکر و شکر رہیں۔“

سماجی اور سیاسی اعتبار سے یہ فرقہ خود کو سواد اعظم سے الگ تصور کرتا ہے۔ واقعات کے لحاظ سے یہ گروہ برطانیہ، اسرائیل اور بھارت کے فتنہ کالمسٹ کی حیثیت رکھتا ہے جو پاکستان میں سرگرم عمل ہے اور اس کی وفاداری بھی مشکوک ہے۔ انہوں نے تقسیم ہند کے بعد سے جان بوجھ کر اپنی جماعت کا ایک حصہ قادیان میں متعین کر رکھا ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر ان سے کام لیا جائے۔ قادیانی حضرت خود ہی اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ سمجھتے ہیں، وہ مسلمانوں کو اپنے میں سے نہیں سمجھتے، ان کے ساتھ شادی بیاہ نہیں کرتے، ان کی نماز اور جنازے میں شرکت نہیں کرتے۔ ان کی دعا میں ان کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر شامل ہونا پسند نہیں کرتے۔ ایسے طرز عمل کے بعد انہیں بطور مسلمان وہ تمام مراعات حاصل کرنے کا حق نہیں ہونا چاہیے جو انہیں دفاعی اور سول ملازمتوں میں میسر ہیں یا بینکنگ، صنعت اور زندگی کے دیگر تمام دوسرے شعبوں میں حاصل ہیں۔

قادیانی جماعت میں سے زیادہ پڑھا لکھا اور روشن خیال سرظفر اللہ چوہدری تھے لیکن انہوں نے بھی بانی پاکستان بابائے قوم حضرت قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے کی بجائے غیر مسلم سفیروں کے ساتھ زمین پر بیٹھنا پسند کیا تھا اور جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ وزیر خارجہ ہیں لیکن جنازہ میں شریک نہیں ہوئے، اس کی وجہ کیا ہے؟ اس پر سرظفر اللہ خاں نے کہا کہ ”مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر خارجہ سمجھ لیا جائے یا مسلمان حکومت کا کافر وزیر خارجہ۔“ عقیدہ کے لحاظ سے اس سے بڑھ کر کسی کی پختہ زناری اور کیا

ہو سکتی ہے؟ اس طرح انہوں نے تاریخ میں یہ شہادت ریکارڈ کروائی کہ مسلمانوں کا مذہب الگ ہے اور قادیانی ان سے الگ ایک نئے مذہب کے پیروکار ہیں۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اس گروہ کو یہودیت کا چہرہ قرار دیتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:

□ ”کسی مذہبی تحریک کی اصل روح ایک دن میں نمایاں نہیں ہو جاتی۔ اچھی طرح ظاہر ہونے کے لیے برسوں چاہئیں۔ تحریک کے دو گروہوں کے باہمی نزاعات اس امر پر شاہد ہیں کہ خود ان لوگوں کو جو بانی تحریک کے ساتھ ذاتی رابطہ رکھتے تھے، معلوم نہ تھا کہ تحریک آگے چل کر کس راستہ پر پڑ جائے گی؟ ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا تھا۔ جب ایک نئی نبوت۔۔۔ بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ نبوت۔۔۔ کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی، جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرت ﷺ کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ درخت جڑ سے نہیں، پھل سے پھپھانا جاتا ہے۔“

(”سن رائز کے جواب میں“ حرف اقبال از لطیف شيروانی)

علامہ صاحب مزید فرماتے ہیں:

□ ”ثانیاً ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ بانی تحریک نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار، اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی)، مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے، یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں، جتنے سکھ، ہندوؤں سے، کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ ہندوؤں میں پوجائیں کرتے۔“

(”سٹیٹسمین کے جواب میں“ حرف اقبال از لطیف شيروانی)

بھٹو حکومت کے دور میں ستمبر 1974ء میں پارلیمنٹ میں بڑی مفصل بحث کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا تھا۔ بھٹو حکومت نے اس طرح نوے سالہ پرانا مسئلہ حل کرنے کی سعادت حاصل ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا۔ یہ دعویٰ بے جا

بھی نہیں تھا لیکن اس آئینی ترمیم کے بعد مروجہ تعزیرات میں ترمیم کے لیے جن قانونی اقدامات کی ضرورت تھی، ان کے اہتمام کو بوجہ موخر کر دیا تھا۔ اس مقصد کے لیے اس زمانے میں قومی اسمبلی میں ایک نئی مسودہ قانون بھی پیش کیا گیا لیکن اسے دبا دیا گیا تھا اور اس طرح مسلمانوں کے اس ضمن میں یہ مطالبات پورے نہ ہو سکے اور دس سال تک وجہ اضطراب بنے رہے۔ بعد ازاں حکومت پاکستان کی طرف سے امتناع قادیانیت کے نام سے نافذ کیے جانے والے آرڈیننس سے قانونی اقدامات پورے ہو گئے۔ اس آرڈیننس کے نفاذ نے مسلمانوں کے مطالبہ، توقع اور خواہش پورا کرنے والے قانونی اور منطقی اقدام کا اہتمام کیا۔

قادیانیوں کے اسلام اور پاکستان دشمنی پر مبنی عزائم کے آگے بند باندھنے کے لیے جہاں قانونی و آئینی اقدامات ضروری ہیں وہاں علمی محاذ پر ان کا تعاقب کرنا بھی بہت اہم ہے۔ اس حوالے سے متعدد اہل قلم نے اپنے اپنے انداز میں خدمات سرانجام دی ہیں مگر نوجوان محقق جناب محمد متین خالد کی تازہ کاوش ”ثبوت حاضر ہیں“ قادیانیت کا اصل چہرہ بے نقاب کرنے کے حوالے سے اپنی مثال آپ ہے۔ متین صاحب تبریک و تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کمال محنت سے قادیانی کتابوں کو کھنگال کر، قادیانی عقائد کی عکس نقول کتابی صورت میں پیش کی ہیں۔ یہ ایک بلند پایہ تحقیقی کتاب ہے جو قادیانیوں کے متعلق نادر معلومات، حیرت انگیز اکتشافات اور قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کے خفیہ گوشوں کو لیے ہوئے ہے۔

یہ نہایت محنت طلب کام تھا جسے خالد نے بڑی خوبی سے نبھایا۔ میرے نزدیک یہ محض کتاب ہی نہیں بلکہ ایک ایسا تیشہ بھی ہے جو مسلمانوں کے اندر کی بے چینی کو توڑ کر انہیں تحفظ ختم نبوت کی شاہراہ پر گامزن کرے گا اور خود قادیانی بھی اس معرکہ آراء کتاب سے ایمان کی روشنی حاصل کر سکتے ہیں۔ مجھے اُمید ہے خالد کے اس کارنامہ کی ہر علمی حلقے میں قدر ہوگی۔ میں اس کے لیے تہہ دل سے دعا گو ہوں۔

مجید نظامی

چیف ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت لاہور



دعوتِ فکر

الحمد للہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے جس کے آئین کے سیکشن 7 الف میں قرآن و سنت کی بالادستی کا اقرار کیا گیا ہے۔ قرآن و سنت کی رُو سے عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی اساس ہے۔ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جس کی بدولت امت مسلمہ انتشار سے محفوظ ہے۔ یہی عقیدہ پوری امت مسلمہ کے اتحاد، یکجہتی، وحدت، استحکام اور سلیمیت کا آئینہ دار ہے۔

قادیانی جماعت اس عقیدہ کی منکر ہے۔ قادیانیوں کا اس عقیدے سے انکار، امت مسلمہ کی یکجہتی اور استحکام کو نقصان پہنچانے اور انتشار و تفریق پیدا کرنے کا باعث ہے، لہذا مسلمانوں کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ ایسی جماعت کی مذموم سرگرمیوں کے خلاف اپنا دفاع کریں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام اور قادیانیت دو الگ الگ مذاہب ہیں، مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبوت و رسالت حضور نبی کریم ﷺ پر ختم ہو گئی ہے جبکہ قادیانی حضرات مرزا غلام احمد کو نیا نبی اور رسول مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نزدیک غیر قادیانی یعنی مسلمان، کافر اور دائرۃ اسلام سے خارج ہیں۔ دراصل قادیانیت، برطانوی سامراج کی بدترین یادگار ہے جو اس کی حمایت اور سرپرستی میں کام کر رہی ہے۔ یہ ایک مذہب ہی نہیں بلکہ ایک ایسی تحریک بھی ہے جس کی اسلام اور پاکستان سے وفاداری منکوک ہے۔ پاکستان کے مذہبی حلقوں کا ہمیشہ سے یہ تاثر رہا ہے کہ قادیانی حضرات امت مسلمہ کے ہر معاملے کی بھرپور مخالفت کرتے رہتے ہیں اور یہود و ہنود کے ہر اس منصوبے کی حمایت کرتے ہیں جس کا مقصد مسلمانوں یا اسلام کو نقصان پہنچانا ہو۔ ایسے شواہد بھی سامنے آئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اسلام دشمن طاقتوں سے تعاون کرتے ہوئے اسلامی عقائد اور تعلیمات کو مسخ کرنے اور ان میں تحریف کرنے کے لیے ان کے ایجنٹ کے طور پر بھی کام کرتے رہے ہیں۔ یہ اطلاعات بھی ملتی رہی ہیں کہ قادیانی لابی غیر محسوس طریقے سے پاکستان کو اندر ہی اندر سے کمزور کرنے میں

مصروف ہے۔ کراچی اور پنجاب میں جو تخریب کاری دہشت گردی اور قتل و غارت ہو رہی ہے، قادیانی لابی کو بھی اس ضمن میں شک کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ ہمارے بعض مذہبی حلقوں کا یہ خیال ہے کہ یہی وہ خفیہ ہاتھ ہے جو ملک کی معاشی ترقی اور استحکام کا دشمن ہے۔ خود علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس خطرناک گروہ کی نشاندہی پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام اپنے تاریخی مکتوب میں یہ کہہ کر، کر دی تھی کہ ”قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں“۔

1974ء میں پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر دوسری آئینی ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بناء پر آئین کے آرٹیکل 106 اور آرٹیکل 260 کی ذیلی شق (3) کے تحت غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ یہ ترمیم طویل صلاح مشورے، علمی بحث و مباحثے اور مسئلے کی مکمل چھان بین کے بعد جمہوری، پارلیمانی اور عدالتی طریقے پر کی گئی تھی۔ پارلیمنٹ میں انہیں غیر مسلم قرار دیئے جانے والے اجلاس میں یہ قرارداد بھی پیش کی گئی کہ ”احمدی اندرونی اور بیرونی سطح پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں، حکومت پاکستان اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے ان سرگرمیوں کے سدباب کے لیے فوری اور ٹھوس اقدامات کرے۔“ درج بالا حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس گروہ کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے اور مسلمانوں کو ان کی حقیقت اور مذموم عقائد و عزائم سے آگاہ کیا جائے۔ مسلمانوں کے لیے جہاں عقیدہ ختم نبوت کی تفصیلات سے آگاہی ضروری ہے، وہاں ان کے لیے قادیانیوں کے اصل چہرے سے شناسائی بھی ضروری ہے۔

میرے لیے یہ بڑی ہی خوشی کی بات ہے کہ نوجوان محقق جناب محمد متین خالد نے ”ثبوت حاضر ہیں“ کے نام سے ایک ایسی کتاب مرتب کی ہے جس میں قادیانیوں کے عقائد و تعلیمات (جو کہ انتہائی قابل اعتراض ہیں) کو ان کی مستند کتابوں سے عکسی دستاویزی شہادتوں کے ساتھ پیش کیا ہے۔ انہوں نے یہ دستاویز تیار کر کے جہاں قادیانیوں کے مکروہ چہرے کو بے نقاب کیا ہے، وہاں تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے کارکنوں، علمائے کرم اور وکلاء حضرات اسمیت تمام مسلمانوں کو قادیانیت کے خلاف نئے علمی دلائل سے مسلح کیا ہے۔ یہ بات پورے اوراک سے کہی جاسکتی ہے کہ ان کی تحقیق سے نہ صرف مسلمانوں کو ایک نئی تڑپ، سوز جگر، اور دعوت فکر ملے گی، بلکہ اس کتاب کے مطالعے سے قادیانیوں کو بھی اپنے عقائد پر نظر ثانی کرنے کا سنہری موقع ملے گا اور ان تمام نام نہاد دانشوروں کی بھی جو ایک خاص منصوبے

کے تحت انہیں مسلمان قرار دیتے ہیں، برین واشنگ ہوگی۔ قادیانیت کی اصل حقیقت کو سمجھنے کے لیے اس سے بہتر کتاب میری نظر سے نہیں گزری۔ انشاء اللہ یہ کتاب قادیانیت کے لیے آکاس بیل اور مصنف کے لیے اخروی نجات کا باعث ہوگی۔ میں اس عبقری نوجوان کو قادیانیت کا اصل چہرہ سامنے لانے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس کی تحقیق و جستجو اور جذبہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی تروتازگی کی دعا کرتا ہوں۔ آمین

لیفٹیننٹ جنرل (ر) حمید گل

(سابق) سربراہ آئی ایس آئی

اسلام آباد



جعلی نبوت کا خاتمہ

ہمارے عزیز محمد متین خالد نے اپنی تالیف ”ثبوت حاضر ہیں“ پر جب ہم سے تبصرہ کرنے کی درخواست کی تو ہم شش و پنج میں پڑ گئے کہ ہم اس پر کیا تبصرہ کریں کیونکہ ”آفتاب آمد دلیل آفتاب“ کے مصداق جب انہوں نے قادیانیوں کی اپنی تحریروں کی عکسی شہادتیں پیش کرویں تو اب اس کے مزید کسی ثبوت یا تبصرے کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پیر و مرشد ہیں۔ انہوں نے امت مسلمہ کے بارے میں یہ کہہ کر بات ختم کر دی ہے کہ:

دل بہ محبوب حجازی بستہ ایم

زین چہت با یک دگر پیوستہ ایم

امت مسلمہ کو باہم پیوستہ کرنے والا رشتہ ہی حب رسول ﷺ ہے۔ جو شخص اس رشتہ کو کمزور کرنے کی کوشش کرے گا، وہ اس امت کا دوست نہیں بلکہ دشمن ہوگا۔ وہ تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ عالم عربی کی حدود و ثغور بھی حضور ﷺ ہی کی ذات کی وجہ سے ہیں، لہذا محمد ﷺ عربی سے ہے عالم عربی

عرب ممالک پہلے بھی موجود تھے لیکن عالم عرب حضور ﷺ کی تشریف آوری کے بعد وجود میں آیا۔ لہذا عالم عرب ہو یا عالم اسلام ہو، اس کی اساس حضور ﷺ کی ذات گرامی قدر ہی ہے۔ اگر بہ اوزر سیدی تمام بولہی است۔ جو شخص اس بنیاد کو کمزور کرے گا وہ بولہی فرقے کا فرد شمار ہوگا۔ حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ نے چٹت جواہر لعل نہرو کے نام اپنے خط میں اسی لیے فرمایا تھا کہ احمدی صرف اسلام ہی کے خدار نہیں بلکہ وہ ہندوستان کے بھی خدار ہیں۔ انہوں نے ایک ایسی حکومت کی تقویت کے لیے لٹریچر تیار کیا جس نے سات سمندر پار سے آ کر ہندوستان پر قابضانہ قبضہ کر رکھا تھا۔ حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بہائی فرقہ قادیانیوں سے حد درجہ زیادہ مخلص اور بہتر ہے کیونکہ بہائی کھلے طور پر اسلام سے بغاوت کا

اعلان کرتے ہیں لیکن قادیانی فرقہ اسلام کے اندر رہ کر اس کی جڑیں کاٹنا چاہتا ہے۔ ہم ذوالفقار علی بھٹو کے زبردست ناقد ہیں لیکن اس کی یہ خدمت کبھی نہیں بھول سکتے کہ اس نے قادیانیوں کو اسلام سے خارج کر کے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ یعنی جو کام قادیانیوں کو خود کرنا چاہیے تھا، وہ حکومت کو کرنا پڑا۔ سوال یہ ہے کہ قادیانی جب نئی نبوت کا اجراء کر کے مسلمانوں سے علیحدہ ہو چکے ہیں تو وہ ان کے اندر رہنے پر کیوں مصر ہیں؟ اب بھی وہ مردم شماری کے موقع پر اپنے نام مسلمانوں کے طور پر لکھواتے ہیں اور خود کو غیر مسلم ماننے پر تیار نہیں ہیں۔ وہ مسلمانوں کے اندر رہ کر ان کی جڑیں کاٹنا چاہتے ہیں لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب ساری دنیا میں وہ غیر مسلم تسلیم کر لیے گئے ہیں۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب قادیانیوں کو ابھی غیر مسلم ڈکلیئر نہیں کیا گیا تھا کہ ہمارے کالج میں ایک قادیانی پروفیسر ہوا کرتے تھے جن کا نام رحمت علی تھا لیکن ”مسلم“ تخلص کرنے کے بعد وہ خود کو ”رحمت علی مسلم“ لکھا کرتے تھے۔ وہ پیریڈ پڑھانے کے لیے جس کلاس میں بھی جاتے، طلباء ان کے پہنچنے سے پہلے بلیک بورڈ پر ان کا نام ”رحمت علی غیر مسلم“ لکھ دیا کرتے تھے۔ ہم نے اس وقت اندازہ لگایا تھا کہ ایک نہ ایک روز قادیانی غیر مسلم قرار پا جائیں گے کیونکہ زبانِ ہلق نقارۃ خدا ہوتی ہے۔

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ، ختم نبوت کو خدا کا بہت بڑا احسان قرار دیتے ہیں کیونکہ اس ختم نبوت کے نظریے نے امت مسلمہ کو متحد رکھا ہوا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

لا	نبی	بعدي	ز	احسان	خدا	است
پردہ	ناموس	دین	مصطفیٰ	است		
قوم	را	سرمایہ	ملت	ازو		
حفظ	سر	وحدت	ملت	ازو		

گذشتہ چودہ صدیوں میں یہی عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کے اتحاد کا ضامن رہا ہے۔ نبوت کے کتنے ہی دعویدار کھڑے ہوئے لیکن امت مسلمہ نے کبھی انہیں درخور اعتنا نہیں سمجھا۔ ہمارے نزدیک اگر کوئی مسلمان کسی مدعی نبوت سے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں کوئی معجزہ یا دلیل طلب کرتا ہے تو وہ اپنی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ جب حضور اکرم ﷺ فرما گئے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، تو اب کسی مدعی نبوت سے یہ کہنا کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ، درست نہیں ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ آپ اس کی سچائی کے امکان کے قائل

ہیں۔ جب کوئی نبی آئی نہیں سکتا تو خواہ کوئی مدعی نبوت سورج کو مشرق کی بجائے مغرب سے نکال کر دکھا دے، ہم کیسے اس پر ایمان لاسکتے ہیں؟ اس لیے ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے کے رد میں زیادہ بحث مباحثے کے قائل نہیں۔ ہمارے نزدیک اس کے جھوٹے ہونے کے لیے یہی دلیل کافی ہے کہ ہمارے حضور ﷺ نے فرمادیا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

ہم جنگ کالج میں پڑھایا کرتے تھے۔ ہمارے ایک ساتھی پروفیسر نظام خاں بڑے بڑے سچ آدمی تھے۔ ایک مرتبہ وہ ایف اے کے امتحان میں سپرنٹنڈنٹ بن کر تعلیم الاسلام کالج ربوہ تشریف لے گئے۔ وہاں انہیں پندرہ بیس روز تک قیام کرنا پڑا۔ قادیانی رعب ڈالنے کے لیے اپنے بڑے لوگوں کی مہمانوں سے ملاقات کروایا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک روز سر ظفر اللہ جوان دنوں عالمی عدالت کے جج تھے، نظام خاں صاحب سے ملنے آئے، انہوں نے خاں صاحب سے ازراہ مروت پوچھا کہ آپ یہاں ہمارے مہمان ہیں، آپ کو کوئی تکلیف تو پیش نہیں آئی؟ خاں صاحب نے جواب دیا کہ مجھے یہاں خطرہ ایمان تو محسوس نہیں ہوا لیکن خطرہ جان ضرور محسوس ہو رہا ہے۔ سر ظفر اللہ نے حیران ہو کر پوچھا، کیوں؟ کسی کی طرف سے آپ کو دھمکی ملی ہے یا کسی طالب علم نے نقل کرنے کے لیے آپ پر دباؤ ڈالا ہے؟ خاں صاحب فرمانے لگے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے، لیکن یہاں کے پانی سے مجھے ”دست شریف“ لگ گئے ہیں۔ سر ظفر اللہ بات کی تہہ کو نہ پہنچ سکے۔ حیران ہو کر کہنے لگے کہ دست شریف؟ چہ معنی؟ خاں صاحب نے جواب دیا کہ جناب! چونکہ یہ ”پنجمیری بیماری“ ہے لہذا اس ڈر سے کہ کہیں اس کی توہین نہ ہو جائے یا آپ کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے، میں نے ”دست شریف“ کہہ کر عزت سے اس کا نام لیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کے بعد سر ظفر اللہ کو پروفیسر نظام خاں سے دوبارہ ملاقات کی جرأت نہیں ہوئی۔

سر ظفر اللہ کو اسی قسم کی شرمندگی ایک اور موقع پر بھی اٹھانا پڑی۔ جینوا کے کسی ہوٹل میں وہ قدرت اللہ شہاب اور ان کی بیگم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ جب کوفتوں کی ڈش آئی تو قدرت اللہ شہاب کی بیگم کہنے لگی کہ خدا جانے یہ قیمہ کیسا ہے، اس لیے میں تو نہیں کھاؤں گی۔ سر ظفر اللہ کہنے لگے کہ جب ہوٹل والے کہتے ہیں کہ یہ حلال گوشت کا قیمہ ہے تو ہمیں حضور کے اس فرمان پر عمل کرنا چاہیے کہ کھانے کے معاملے میں زیادہ شک و شبہ میں نہیں پڑنا

چاہیے۔ بیگم شہاب کہنے لگیں کہ یہ ہمارے حضور ﷺ کا فرمان ہے یا آپ کے حضور کا؟ اگر ہمارے حضور ﷺ کا فرمان ہے تو سر آنکھوں پر! اس پر سر ظفر اللہ خاں اپنا سامنہ لے کر رہ گئے۔ مدعیان نبوت پہلے بھی پیدا ہوتے رہے ہیں لیکن آج تک نبوت کا کوئی ایسا دعویٰ پیدا نہیں ہوا تھا، جس نے کسی قوت کے گماشتے کے طور پر نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ یہ شرف قادیان کے نبی کو حاصل ہے کہ اس نے ایک استعماری قوت کے ایجنٹ کے طور پر نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنی ممدوح قوت کی مدح میں کتابیں لکھ لکھ کر الماریاں بھر دیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس استعماری قوت کی رخصتی کے ساتھ ہی اس کی ایجنٹ نبوت بھی پاکستان سے رخصت ہو جاتی لیکن یہ ناخوشگوار فریضہ اہل پاکستان کو سرانجام دینا پڑا۔ ”بچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا“ کے مصداق آج اس جعلی نبوت کے خلیفہ برطانیہ میں مقیم ہیں اور عالم اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں میں معروف ہیں۔ امت مسلمہ کو یقین ہے کہ جس طرح نبوت کے سابقہ دعویٰ دنیا میں مسیحا ہو چکے ہیں، اسی طرح وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ خانہ ساز نبوت بھی اپنے فطری انجام کو پہنچ جائے گی کیونکہ ”لا نبی بعدی“ کا یہی تقاضا ہے۔

ہم اپنے عزیز محمد متین خالد کے شکر گزار ہیں کہ ”نبوت حاضر ہیں“ کے عنوان سے کتاب لکھ کر انہوں نے جعلی نبوت کے خاتمے کے پراسس میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ انہوں نے ہم سے دیباچہ لکھنے کا مطالبہ کیا تھا۔ لہذا ”دیباچہ حاضر ہے!“

پروفیسر محمد سلیم

مدیر ”سراسر“

روزنامہ نوائے وقت لاہور



شاہکار کتاب

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى. اما بعد

مسئلہ کذاب اور اسود غسی سے جھوٹے مدعیان نبوت کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا، اس کا سلسلہ گذشتہ صدی کے دجال لعین مرزا غلام احمد قادیانی تک پہنچا ہوا ہے اور موجودہ دور میں اس دجال کی جھوٹی نبوت کی تبلیغ جاری ہے۔ یوں تو مسئلہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک تمام جھوٹے نبیوں نے اپنے اور اپنے مذہب پر طمع سازی کی ایسی دبیز چادر چڑھانے کی کوشش کی جس کی وجہ سے عام مسلمانوں کے ذہنوں کی رسائی، ان کے اس مکر و فریب اور جھوٹ کی طرف بڑی مشکل سے ہوئی ہے لیکن مرزا قادیانی نے دجل و فریب میں تمام ائمہ تلمیذ کو پیچھے چھوڑ دیا اور اپنے عقائد پر لفاظی اور طمع کا ایسا لبادہ اوڑھے رکھا کہ ابتداء میں اکثر علماء کرام اس کے کفر کے بارے میں متذبذب رہے اور علماء کا ایک طبقہ تو مناظر اسلام کی حیثیت سے اس کا معتقد رہا۔ لیکن حق اور باطل کا امتیاز ہو کر رہتا ہے۔ جلد ہی مرزا کی اس طمع سازی سے پردہ اٹھا اور علماء امت نے متفقہ طور پر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔ یہ اس امت محمدیہ ﷺ پر علماء حق کا بہت بڑا احسان ہے۔ پاکستان بننے کے بعد بھی ہمارے مسلمانوں اور حکمران طبقے کی اکثریت، قادیانیت کی اس طمع سازی کے دامن میں جکڑی رہی اور اس مسئلہ کو فرقہ وارانہ حیثیت دے کر عام طور پر قادیانیوں کی بے جا حمایت کرتی رہی۔ علماء کرام نے ابتداء ہی سے قادیانیت کے اس فریب کا پردہ چاک کرنے کے لیے ان کے عقائد کی روشنی میں کتابیں تحریر کیں اور عام مسلمانوں تک قادیانیوں کے کفریہ عقائد پہنچاتے رہے تاکہ مسلمان قادیانیت کے فریب سے بچ سکیں۔ میری رائے میں جتنے جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوئے، ان میں دجل و فریب اور تلمیذ کے اعتبار سے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کو پہلے نمبر پر قرار دیا جاسکتا ہے۔ ایک جھوٹی نبوت اور اس کے اوپر تسلسل سے جھوٹ، مرزا قادیانی کا طرہ امتیاز ہے۔ ایک ہی کتاب میں کئی

جھوٹی اور متضاد باتیں درج ہیں۔ کون سی بات سچ ہے اور کون سی جھوٹی؟ خود مرزا قادیانی بھی اس کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا تھا۔ مرزا قادیانی سے لے کر موجودہ خلیفہ تک بڑے اطمینان سے اپنی اور اپنے بڑوں کی باتوں سے اس طرح انکار کر دیں گے کہ آدمی حیرت میں مبتلا ہو جائے۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جھوٹ بولنے کا محاورہ غالباً مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ تحریری خط و کتابت اور زبانی گفتگو دونوں میں مرزا قادیانی کا طریقہ کار یہی رہا ہے کہ عین وقت پر جھوٹ بول کر اپنی سابقہ گفتگو کا انکار کر دیتا تھا۔ اسی بناء پر عام طور پر علماء کرام نے مرزا قادیانی سے گفتگو، زبانی کی بجائے تحریری کرنا مناسب سمجھی، اس میں بھی وہ اپنی تحریر سے منکر ہو جاتا۔ 1974ء میں جب مرزا قادیانی کے خلیفہ مرزا ناصر پر، مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کی وساطت سے قادیانی عقائد کے سلسلے میں سوالات کیے تو مرزا ناصر احمد مکمل طور پر مرزا قادیانی کی تحریروں کا انکار کر دیتا۔ اس پر مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی اور دیگر علماء کرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تعاون سے کتاب پیش کرتے تو بعض دفعہ ان کتابوں سے بھی انکار کر دیتا۔ یہ طریقہ آج کل موجودہ قادیانی خلیفہ نے نہ صرف خود اختیار کیا ہوا ہے بلکہ اپنی ذریت کو بھی ہدایت کی ہوئی ہے کہ جب بھی علماء ان سے گفتگو کریں اور کوئی کتاب پیش کریں تو صاف طور پر ان کتابوں اور حوالہ جات سے منکر ہو جاؤ۔ اس بناء پر بعض مرتبہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ مرزا کی وہ کتابیں جو نایاب ہو رہی ہیں، ان کو محفوظ کیا جائے تاکہ قادیانیوں کے خلاف عدالتی کارروائیوں یا مباحثوں میں ان کتابوں کو پیش کیا جاسکے۔ بہر حال مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کے اس طرز عمل کی وجہ سے قادیانی کتب اور حوالہ جات کو محفوظ کرنے کی ضرورت تھی اور بے شمار کتابوں کی طباعت ایک مشکل مرحلہ تھا۔ خدا بھلا کرے عزیز میٹین خالد صاحب کا جن کو اللہ تعالیٰ نے قادیانیت کی تردید کا خصوصی ملکہ اور شغف عطا فرمایا ہے اور اس سلسلے میں ان کی تصانیف کو عام لوگوں میں مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ انہوں نے پہلے قادیانیوں کے ایک ایک کفریہ عقیدہ کو ان کی کتابوں سے جن کر ایک جگہ جمع کیا۔ پھر ان کفریہ عقائد کے بارے میں قادیانیوں کی کتابوں سے حوالہ جات جمع کیے اور ہر عقیدہ کے ساتھ قادیانیوں کی کتاب سے فوٹو لے کر اصل حوالے کو بھی طباعت میں شامل کر دیا۔ اس طرح قادیانیت کے تمام جھوٹے عقائد بھی ایک جگہ جمع ہو گئے اور اس کے ساتھ

تمام حوالہ جات اپنی اصلی کتابوں کے فوٹو کی صورت میں جمع ہو گئے اور یوں قادیانیت پر اصل حوالہ جات کے حوالہ سے ایک بہت بڑا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے جو عدالتی کارروائیوں، مناظروں اور مباحثوں میں ریکارڈ اور ثبوت کے طور پر پیش کیا جاسکے گا۔ یہ کتاب اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے اور اپنے موضوع کے اعتبار سے ایک شاہکار ہے۔ سینکڑوں صفحات پر مشتمل اس کتاب کے مطالعے سے ہر مسلمان قادیانیت کے ایک ایک پہلو سے نہ صرف آگاہ ہو جائے گا بلکہ قادیانیت کے تمام عقائد اور عزائم روز روشن کی طرح واضح ہو جائیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تالیفات میں یہ ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اسے مسلمانوں کے لیے نافع بنائے اور ہر مسلمان کو قادیانیت کے شر سے محفوظ فرمائے۔ وصلی اللہ علی نبیہ وسلم وآلہ وصحبہ اجمعین

(مولانا) محمد یوسف (لدھیانوی) عفا اللہ عنہ

مرکزی نائب امیر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (کراچی)



قادیانیت کا KALEIDOSCOPE

تمام دنیا کے اہل ادیان، جس میں عیسائی، یہودی اور مسلمان سبھی شامل ہیں، ان کا عقیدہ اور عمل یہی ہے کہ کسی شخص یا گروہ کے کسی امت میں شامل قرار دیئے جانے یا اس سے خارج کیے جانے کی بنیاد عقیدہ "نبوت" ہے۔

ایک شخص سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی تسلیم کرتا ہے اور ان کے بعد مبعوث ہونے والے رسول، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو تسلیم نہیں کرتا، اسے یہودی کہا جائے گا۔ کوئی مذہب اور دنیا کا کوئی ملک حتیٰ کہ دہریہ ممالک بھی، اس شخص کو عیسائی تسلیم نہیں کریں گے اور اگر یہ شخص باوجود عیسیٰ علیہ السلام کو رسول تسلیم نہ کرنے کے یہ اصرار کرے کہ اسے عیسائی مانا جائے تو اس کے اصرار کو سیاسی اور دینی، دونوں طبقے اصرار بے جا قرار دیں گے اور اس کی دماغی صحت کو مخدوش تصور کریں گے یا اس کے اس اصرار کو اس کی نیت کے فساد اور عیسائیوں کے خلاف اس کی کسی سازش پر مبنی سمجھیں گے۔

اسی طرح، ایک ایسا شخص جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بعد، سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو اللہ کا برحق نبی مانتا ہے، جو نبی وہ ان کی نبوت کو تسلیم کرنے کا اعلان کرے گا، اسے یہودیوں سے خارج اور عیسائیوں میں شامل سمجھا جائے گا اور اگر یہ شخص اس پر احتجاج کرے کہ جب وہ موسیٰ علیہ السلام ایسے عظیم اور صاحب شریعت و ناسخ شریعت سابقہ نبی کو تسلیم کرتا ہے، اور ان کے بعد اس نے جس حضرت مسیح علیہ السلام کو نبی اللہ تسلیم کیا تو یہ نبی نہ تو نئی شریعت لائے تھے اور نہ ہی انہوں نے شریعت موسویٰ کو منسوخ قرار دیا بلکہ وہ تو شریعت موسویٰ کے مجدد تھے، ان کو نبی تسلیم کرنے سے اسے یہودیوں سے خارج کیوں قرار دیا جا رہا ہے اور یہ مطالبہ کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی ماننے کے باوجود اسے یہودیوں ہی میں شامل سمجھا جائے اور یہودی سٹیٹ میں جو حقوق ایک یہودی کو حاصل ہیں، اسے وہ دیئے جائیں تو آج کی دنیا کے مذہبی اور دہریہ دونوں قسم کے ممالک اس کے اس دعویٰ اور مطالبہ کو

روک دینے پر مجبور ہوں گے اور اسے یہودیوں سے خارج اور عیسائیوں میں شامل تصور کریں گے اور اسی کی بنیاد پر اس کے سیاسی، معاشرتی اور مذہبی حقوق و فرائض کا تعین ہوگا۔

یہ قانون ابتدائے آفرینش سے جاری ہے، کل بھی اسے بین الاقوامی حیثیت حاصل تھی اور آج بھی کمیونسٹ، عیسائی، یہودی، ہندو، پارسی اور لامذہب (سیکولر) ممالک اور اقوام اس قانون کو تسلیم کرتی ہیں اور دنیا کا پورا نظام سیاست و مذہب اسی کے مطابق چل رہا ہے۔

”نبوت“ کی بنیاد پر قومیت اور مذہب کی تبدیلی کو بے جا تعصب، تنگ دلی اور باہمی نفرت کا نام نہ ماضی میں دیا گیا اور نہ آج کوئی عیسائی، یہودی اور کمیونسٹ اس پر تکتہ چینی کا جواز رکھتا ہے۔

ملت اسلامیہ از اول تا این دم، سید الرسل، امام الانبیاء، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبیین اور سلسلہ نبوت کی آخری کڑی تسلیم کرتی ہے اور حضور ﷺ کے عہد میں میلہ کذاب سے آج تک ہر مدعی نبوت کو، مسلمانوں نے حضور اکرم ﷺ کی امت سے خارج قرار دیا ہے اور ان سے تمام معاملات اسی خروج از ملت اور دین کو ترک کرنے والوں ہی کی حیثیت سے کیے ہیں۔

آنجنابانی مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی، حضور سرور کونین ﷺ کی امت سے معاملہ اسی اساس پر کیا ہے جو ”دعوئی نبوت“ کو تسلیم کرنے اور نہ کرنے کی صورت میں ابتدائے آفرینش سے آج تک معمول رہا ہے۔ (اس اضافے کے ساتھ کہ انہوں نے مسلمانوں کو اپنی چراگاہ بنایا) مرزا قادیانی نے سن شعور کے بعد اپنے خاندان کی روایات کے مطابق، انگریزی حکومت سے رابطہ قائم کیا اور بات باقاعدہ ملازمت تک پہنچی۔ ملازمت کے دوران اس کا تعلق عیسائی مشنریوں سے ہوا اور وہ تعلق گہرا ہوتا چلا گیا۔ ترک ملازمت کے بعد مرزا قادیانی نے ایک جانب عیسائی پادریوں سے مناظرے شروع کیے اور دوسری طرف عیسائی حکومت کو اللہ ذوالجلال کا سایہ عاطفت قرار دیا اور ہندوستان و بیرون ہند انگریزی حکومت کی اطاعت کو مذہبی فریضہ قرار دیا اور برطانوی حکومت کی مخالفت کو نمک حرامی اور دین اسلام سے انحراف ثابت کرنے کی مسلسل کوشش کی۔

آنجنابانی مرزا غلام احمد اپنے دعوئی الہام سے وفات تک انگریزوں کے لیے جاسوسی کو دینی کام تصور کرتا رہا اور ایسے مسلمانوں اور غیر مسلمین کے کوائف وائسرائے ہند کو بھجواتا رہا

جو خفیہ یا اعلانیہ برطانوی حکومت کے مخالف تھے یا ہندوستان آزاد کرنے کی جدوجہد کے معاون تھے۔

اسی دوران مرزا غلام احمد قادیانی نے ان تمام مسلم ممالک میں اپنی کتابیں شائع کیں اور بعض ممالک میں مبلغ بھی بھجوائے جو ان لوگوں کی جاسوسی کرتے تھے جو برطانیہ کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے تھے اور انگریز انہیں اپنے بہیمانہ مظالم کا نشانہ بنائے ہوئے تھے (بالخصوص عرب ممالک اور افغانستان و ترکی) اور یہ قادیانی کارکن، ان ممالک کے باشندوں کو ”جہاد“ کے بارے میں بددل کرتے تھے۔

ایک عرصے تک، مختلف قسم کے مذہبی دعاوی کے بعد، مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مسلمانوں کا ایک اہم طبقہ مرزا قادیانی کو آغاز ہی سے مخبوط الحواس شخص تصور کرتا تھا۔ اس کے الہامات کو وہ ”دعویٰ نبوت“ یا اس دعویٰ کی تمہید قرار دیتا تھا اور مرزا مسلسل وہیم دعویٰ نبوت سے انکار بھی کرتا تھا۔ ختم نبوت کو اس اس ایمان بھی تسلیم کرتا تھا اور بر ملا کہتا تھا کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں تو اسلام سے خارج اور کفار میں شامل تصور کیا جاؤں گا۔ لیکن جب اس نے واضح الفاظ میں اور قسمیں اٹھا کر اپنے آپ کو نبی کی حیثیت سے پیش کرنا شروع کر دیا تو مسلمانان ہند نے چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ کے اجماع کے مطابق مرزا قادیانی کو کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین اختلاف کا آغاز تو مرزا قادیانی کے دعاوی سے ہوا، دعویٰ نبوت نے اس اختلاف کو فیصلہ کن مرحلے میں داخل کر دیا، اسی دوران مرزا نے، دوسرے جملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بالقابل اپنی انفرادیت اور عظمت کا ادعا کیا تو امت مسلمہ کے جذبات میں اور زیادہ شدت پیدا ہوئی۔ مرزا قادیانی نے بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بالخصوص سیدنا مسیح علیہ السلام اور انبی کے ساتھ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ، سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہ، اہل بیت رضی اللہ عنہم اور بعض دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخیاں کیں اور اپنے آپ کو ان سب سے برتر اور افضل ثابت کرنے کی کوشش کی تو اس کا رد عمل بھی شدید صورت میں ہوتا ہوا۔

یہ سلسلہ جاری ہی تھا کہ مرزا قادیانی اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ اس کے مرنے (مئی 1908ء) کے بعد حکیم نور الدین بھیروی، خلیفہ علیہ السلام اور ان کے پیروں نے اس کا علم تھا کہ جس گدی

پر وہ فائز ہوئے ہیں، آخر کار یہ مرزا غلام احمد کے گمراہی واپس لوٹنے کی، لہذا 14-1913ء میں جب مرزا محمود، حکیم نور الدین کی اولاد اور متعدد اکابرین، جن میں مولوی محمد علی، خواجہ کمال الدین وغیرہ زیادہ اہم تھے، ان سب کو پچھاڑ کر جماعت پر مستولی ہو گئے تو ان سے شکست کھانے والوں، مولوی محمد علی، خواجہ کمال الدین وغیرہ نے لڑھکے کو اپنا سرگز بنایا اور کچھ دنوں بعد جب انہوں نے دوبارہ مسلمانوں سے قرہی تعلقات رکھنے کی ضرورت شدت سے محسوس کی تو وہ اپنے اس بنیادی عقیدے سے ہی منحرف ہو گئے کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں، (درآئینہ وہ اس سے پہلے اپنے حلیہ بیانات میں، بر ملا مرزا غلام احمد کو نبی اور اس کے نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیتے رہے تھے)۔

دوسری طرف مرزا محمود نے جماعت پر قابض ہونے کے فوراً بعد انگریزوں سے اپنا رشتہ مستحکم کیا، جنگ عظیم اول (1914ء، 1919ء) میں نہ صرف یہ کہ انگریزوں کی کھلم کھلا حمایت کی بلکہ جب انگریز بغداد پر قابض ہوئے تو مرزا محمود نے اس پر انتہائی مسرت کا اظہار کیا، قادیان میں شیرینی تقسیم ہوئی اور چراغاں کیا گیا۔ ایسی ہی خوشی کا اظہار، ترکی کی شکست اور دوسرے مسلمان ملکوں پر انگریزی اقتدار کے مستحکم ہونے کے مواقع پر کیا گیا۔

جنگ عظیم اول کے بعد، مرزا محمود نے اپنی جماعت کی سیاسی برتری کے ساتھ ساتھ معاشی استحکام کو زیادہ اہمیت دی اور بالخصوص معاشی میدان میں مسلمانوں کی پسماندگی سے نادمہ اٹھا کر اپنی جماعت کی معاشیات کو مستحکم کیا، اور نوبت بایں جا رسید کہ جہاں قادیانی، حکومت کے دفتروں میں گھسے اور انہوں نے اپنے ساتھیوں کے لیے سرکاری محکموں میں مواقع فراہم کیے، وہاں قادیان میں یہاں تک ہو گیا کہ قادیانی، قادیان کے مسلم دکانداروں سے ”تجارتی معاہدہ“ کے عنوان سے ایک فارم پڑھ کر لیا کرتے جس میں دوسری اہم شرائط کے علاوہ یہ عہد ہوتا کہ وہ کسی ایسے گروہ سے تعلق نہیں رکھیں گے جو مذہبی بنیادوں پر قادیانیوں کا مخالف ہو اور وہ اپنے محلوں میں چھوٹے چھوٹے مسلمان دکانداروں سے سالانہ ٹیکس قسم کی رقم حاصل کیا کرتے تھے۔

ان عوامل نے مسلمانوں اور قادیانیوں میں نزاع کو، زندگی کے تمام شعبوں تک وسیع کر دیا اور جب قادیانیوں نے اپنے سے اختلاف کرنے والے قادیانیوں تک کو، قادیان بدر کرنے انہیں سوشل، اقتصادی اور معاشی بائیکاٹ کا ہدف بنایا اور 1937ء میں عبدالکریم مہبلہ

اور حکیم عبدالعزیز پر قاتلانہ حملہ کیا گیا اور فخر الدین ملتانی ایسے فعال و گرم جوش قادیانی کو قتل کر دیا گیا تو مسلمانوں نے اس گروہ کی جارحانہ ذہنیت کو اپنی حقیقی صورت میں سمجھا اور انہوں نے یہ محسوس کیا کہ ملت اسلامیہ کو قادیانیوں سے صرف اعتقادی ارتداد ہی کا نہیں، معاشی، معاشرتی اور مجلسی استبداد کا بھی خطرہ ہے اور سیاسی پہلو سے قادیانی، مسلمانوں کے جس قدر دشمن ہیں، اتنا دشمن شاید انگریز بھی نہیں۔

حالات و واقعات کے اس تسلسل کے دوران کانگریس کا عروج ہوا تو مرزا محمود نے پنڈت جواہر لال نہرو سے گرمجوشانہ تعاون کا رشتہ استوار کیا اور اگرچہ پنڈت نہرو، انگلستان کے ایک سفر سے واپسی کے بعد، اس کا برملا اظہار اپنے خصوصی رفقاء سے کر چکے تھے کہ انگریز کو ہندوستان بدر کرنے کی مہم کی کامیابی کا ایک اہم تقاضا یہ ہے کہ قادیانیوں کی قوت کمزور ہو۔۔۔ مگر جب پنڈت نہرو نے ڈاکٹر شکر داس کے اس نقطہ نظر کو اپنا لیا کہ ہندوؤں کے قومی مقاصد کے لیے ایک ”ہندوستانی نئی“ بہت زیادہ مفید ہے اور یہ ”ہندوستانی نئی“ ہی ہو سکتا ہے جو عرب اور مدینہ سے مسلمان کا رشتہ کمزور کر کے، ایک بھارتی قصبہ قادیان سے اس کا تعلق مضبوط کرے تو پنڈت نہرو قادیانیوں کے سرپرست کی حیثیت سے اٹھ کھڑے ہوئے تا آنکہ علامہ اقبال علیہ الرحمہ کو میدان میں کودنا پڑا اور انہوں نے عقائد کی اہمیت، قوموں کے اجتماعی شعور اور ملت اسلامیہ کی اساس ختم نبوت ایسے اہم عنوانات پر دلائل و براہین سے بحث کی جو مذہب کے اعتقادی اور امت مسلمہ کے اجتماعی پہلوؤں پر، مدت تک دانشوروں اور سیاستدانوں کے لیے مشعل راہ ثابت ہوگی، علامہ نے ایک جملے میں ایک عظیم حقیقت بیان کر دی۔ فرماتے ہیں:

□ ”جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں تو پھر سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل ہونے کے لیے کیوں مضطرب ہیں؟“

انگریز اور ہندو دونوں کی مصلحتوں کا تقاضا یہی تھا کہ وہ قادیانیوں کو مسلمانوں میں شامل رکھیں اور اس جو تک کو ملت اسلامیہ کا خون چوسنے کا موقع زیادہ سے زیادہ فراہم کریں اور اس مدعی نبوت کے طفیل امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں انتشار کی جو ظج وسیع ہو، اس سے کما حقہ فائدہ اٹھائیں۔ انگریز جب بے بسی کے عالم میں برصغیر سے ہٹانے لگا تو اس

نے اس عالم سراپہنگی میں بھی اپنے ہوش و حواس بحال رکھے اور بانی پاکستان کو مجبور کر دیا کہ وہ قادیانیوں کے سرخیل سر ظفر اللہ کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنائیں۔

وزارت خارجہ ایسے اہم ترین منصب کے علاوہ قادیانیوں نے باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت، حکومت کے حسب ذیل محکموں پر قابض ہونے کی سکیم بنائی اور وہ اس میں کامیاب ہوئے، جگے یہ تھے:

(1) فوج (2) پولیس (3) ایڈمنسٹریشن (4) ریلوے (5) فنانس (6) سائنس (7) کسٹمز (8) انجینئرنگ

قادیانی، حکومت کے اعلیٰ ترین مناصب پر فائز ہوئے اور ان مناصب سے انہوں نے وہ دونوں فائدے حاصل کیے جو آنجہانی مرزا محمود احمد نے ان الفاظ میں واضح کیے تھے:

□ ”پیسے بھی اس طرح کمائے جائیں کہ ہر صیغے میں ہمارے آدمی موجود ہوں اور ہر جگہ ہماری آواز پہنچ سکے اور ہماری جماعت قائمہ اٹھا سکے۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ 11 جنوری 1954ء)

اسی کے ساتھ ساتھ قادیانی اس کوشش میں مصروف رہے کہ پاکستان کے کسی ایک علاقے کو خالص قادیانی علاقہ بنایا جائے۔ 1952ء میں انہوں نے ”بین الاقوامی سیاسی سازش“ کے تحت بلوچستان کو ”قادیانی علاقہ“ بنانا چاہا مگر بات نہ بن سکی تو اس کے بعد انہوں نے جہاں ربوہ کو ایک مضبوط مرکز بنانے کے لیے خصوصی کوششیں کیں، وہاں انہوں نے حکومت کے تمام اہم شعبوں کو اس طرح گرفت میں لیا کہ قادیانی پورے نظام حکومت کو اپنے سیاسی ذہن کے ساتھ لے چلنے میں بسا اوقات کامیاب ہوئے۔

1969ء میں قادیانیوں نے پہلی مرتبہ کھل کر ایک سیاسی طالع آزما جماعت کی صورت اختیار کی اور معرکہ انتخابات میں کودے۔ پیپلز پارٹی کے حلیف بنے اور کمیونسٹوں سے مل کر انہوں نے ریاست کو سیکولر بنانے اور زندگی کے تمام شعبوں بالخصوص سیاسی محاذ پر مسلمانوں کی نمائندگی کی سند حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کی۔

1971ء میں پیپلز پارٹی کی حکومت قائم ہوئی تو مرزا ناصر نے بار بار انتخابی معرکوں میں قادیانی کارکنوں کی خدمات کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا اور اندرونی سطح پر مرزا طاہر احمد کے ذریعہ مسٹر بھٹو اور مسٹر کھر سے مضبوط تعلقات قائم رکھے اور اس کوشش میں بڑی حد تک

کامیاب بھی رہے کہ حکومت پاکستان کی پالیسیاں قادیانیوں کے حسب فٹاٹے ہوں۔
 قادیانیوں سے شدید مذہبی اختلافات رکھنے والے کو حکومت کے ہاتھوں ختم یا بے اثر کیا جائے
 اور مثبت طور پر قادیانی، حکومت کے ہر شعبہ اور اقتصادی مفادات سے متعلق محکموں میں کارفرما
 قوت بن جائیں۔

1973ء میں جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر پاک فضائیہ کے دو طیاروں نے ایئر
 مارشل ظفر چوہدری قادیانی کی قیادت میں مرزا ناصر کو سلامی دی مگر جب مولانا مفتی محمود
 صاحب نے قومی اسمبلی میں اس مسئلے کو زیر بحث لانا چاہا تو مرکزی کمیونسٹ وزیر خورشید حسن میر
 آڑے آئے اور مفتی صاحب کو اپنی قرارداد پڑھنے تک کا موقع نہ دیا۔

1973ء میں اولاً ربوہ کے ایک کالج کو قومیا نے، ثانیاً دستور۔ نہ مداخلت
 بالخصوص عقیدہ ختم نبوت کے شامل کرنے اور ثالثاً آزاد کشمیر میں قادیانیوں کو قید
 جانے کی قرارداد کی منظوری پر قادیانی مشتعل ہوئے اور انہوں نے ان مواقع پر جارحانہ لب و
 لہجے میں بات کی اور ”موت“ کو محبوب بنائے اور اپنے مخالفین کی ذلت و نامرادی کے نظریہ
 مہر م ہونے کے اعلانات کیے مگر عملاً قادیانی اتنے جری ہو چکے تھے کہ فضائیہ میں انہوں نے
 موجودہ حکومت کے خلاف سازش کی، اس سازش کا انکشاف جن اشخاص نے کیا، فضائیہ کے
 قادیانی سربراہ ظفر چوہدری نے انہیں ہدف بنایا اور صریح دھاندلی و قانون شکنی کرتے ہوئے
 انہیں طرح طرح کے مظالم کے بعد ریٹائرڈ کیا۔ نوبت بائیں جا رسید کہ وزیر اعظم بھٹو نے کیس
 کا خود مطالعہ کیا، حقائق ان کے سامنے آئے تو انہوں نے ظفر چوہدری کو اس کلیدی عہدے
 سے الگ کیا مگر قادیانی ہنوز انتہائی اہم مناصب پر فائز ہیں، حکومت کی قوت کو قادیانیت کے
 فروغ اور اپنے مخالفین کی سرکوبی کے لیے استعمال کر رہے ہیں، بیرون پاکستان یہ تاثر دے
 رہے ہیں کہ قادیانی ہی پاکستان کے کرنا دھرتا ہیں۔

مرزا ناصر نے خلافت سنبھالنے کے معاہدہ (1965ء میں) آئندہ میں مجلس
 میں متعدد بار قادیانی حکومتوں کے قیام کی پیش گوئی کی اور اسے بار بار دہرایا، اس پیش گوئی کو
 پاکستان میں عملاً پورا کرنے کے لیے انواع و اقسام کی فوجی اور غیر فوجی تیاریاں کیں مثلاً
 (الف) دس ہزار احمدی گھوڑوں (مرزا ناصر کے پاس تھیں) کی تیار
 (ب) ان گھوڑوں کے سواروں کی تیز بازی میں تیار

(ج) ایک لاکھ سائیکل سواروں کی ٹیم کی تیاری، جو ایک سو میل تک روزانہ سفر کر سکیں اور بوقت ضرورت بوجھ لاد کر دوڑ سکیں۔

(د) سائیکل سوار ٹیموں میں قادیانی خواتین کی شمولیت کا اہتمام

(ه) چھوٹے بچوں کے لیے نشانہ بازی کی مشق کا اہتمام

(و) دس کروڑ روپے کا منصوبہ جس کے ذریعہ دنیا کی ایک سو زبانون میں قادیانی لٹریچر شائع کیا جائے۔

(ز) مختلف ممالک میں تین عظیم پریس نصب کیے جائیں، (ربوہ میں پریس لگ چکا ہے)

(ح) 70 کروڑ روپیہ سالانہ (جس میں کم از کم دس فیصدی کا اضافہ ہر سال ہو) کا بجٹ۔

آنجنابی مرزا غلام احمد قادیانی کی امت اپنے مذموم عقائد کی برآوری کے لیے ملک

کے کلیدی عہدوں کے طفیل اپنا ہی کھیل، کھیل رہی تھی، وہ ملک عزیز میں اپنا غلبہ چاہتے

تھے۔ ان کی جراتیں اور جسارتیں یہاں تک بڑھ گئی تھیں کہ ملک کے تعلیمی اداروں میں طلبہ

یونین کے انتخابات میں علی الاطلاق حصہ لیتے اور شکست کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے۔ نیشنل

میڈیکل کالج ملتان کی طلبہ یونین کے انتخابات میں ایک قادیانی طالب علم کے ہارنے کا انتقام

انہوں نے اس انداز سے لیا کہ پوری امت ان کے خلاف شعلہ جوالہ بن گئی۔ 22 مئی

1974ء کو نیشنل میڈیکل کالج کے طلبہ کا ایک گروپ تفریح اور مطالعاتی دورے پر پشاور کے لیے

چناب ایکسپریس سے روانہ ہوا۔ گاڑی جونہی ربوہ پہنچی تو وہاں حسب معمول قادیانی لڑکوں اور

طلبہ کی بوگی کے لیے خصوصاً لڑکیوں (قادیانی حوروں) نے اپنا کفریہ لٹریچر تقسیم کرنا شروع

کر دیا جس پر طلباء نے اظہارِ ناپسندیدگی کیا اور ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے، اس کے

جواب میں قادیانی مشتعل ہو گئے اور احمدیت زندہ باد، محمدیت مردہ باد (نعوذ باللہ) مرزا غلام

احمد کی جے، ایسے کفریہ اور اشتعال انگیز نعرے لگائے اور طلبہ کو زدوکوب کیا۔ اسی اثناء میں

گاڑی چل پڑی اور یوں ایک بڑا حادثہ ٹل گیا۔ لیکن جب طلبہ کی واپسی اسی ٹرین سے ہوئی اور

گاڑی جیسے ہی 29 مئی 1974ء کو سرگودھا سٹیشن پر پہنچی تو قادیانی نوجوان ایک سوچے سمجھے

منصوبے کے تحت مذکورہ بوگی میں بغیر کسی استحقاق کے سوار ہو گئے، جیسے ہی ربوہ سٹیشن آیا، بوگی

کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا۔ طلبہ کو مار مار کر لہولہان کر دیا گیا۔ قادیانی سٹیشن ماسٹرنے

گاڑی کو نہ جانے دیا۔ جب یہ لٹا پٹا قافلہ فیصل آباد پہنچا تو ایک قیامت کا سماں تھا۔ ریلوے

شیشن پر مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں لوگ قادیانی دہشت گردی کے خلاف سراپا
 احتجاج تھے۔ قادیانیت کے خلاف مسلمانوں کی نفرت اور غم و غصہ کی لہر پورے ملک میں پھیل
 گئی۔ قائد حزب اختلاف علامہ رحمت اللہ ارشد، حاجی سیف اللہ خاں اور جناب تاج اللوری
 نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اسی روز قومی اسمبلی میں قائد حزب
 اختلاف مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے سانحہ ربوہ کے بارے میں آواز بلند کی کہ وہ اس مسئلہ
 کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں۔ وزیر تعلیم عبدالحفیظ پیرزادہ نے یہ استدلال پیش کیا کہ چونکہ امن
 و امان کا مسئلہ صوبائی نوعیت کا ہے اور یہ مسئلہ صوبائی اسمبلی میں پیش ہو چکا ہے، اس لیے قومی
 اسمبلی میں اس کی ضرورت نہیں۔ پورے ملک میں قادیانیوں کے خلاف احتجاجی مظاہرے
 شروع ہو گئے۔ 31 مئی کو سانحہ ربوہ کی انکوائری کے لیے لاہور ہائی کورٹ کے جج جناب
 جسٹس کے ایم صدیقی پر مشتمل ایک رکنی ٹریبونل کا اعلان کیا گیا۔ صوبہ سرحد کی صوبائی اسمبلی
 نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی جبکہ صوبہ سندھ کی
 اسمبلی میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے درمیان اس مسئلہ پر سمجھوتہ ہو گیا۔ 28
 جون 1974ء کو پنجاب اسمبلی کے ستر ارکان نے قرارداد پیش کی لیکن اس وقت کے سپیکر شیخ
 رفیق احمد نے قرارداد خلاف ضابطہ قرار دے دی۔ 28 جون کو مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے
 مجلس عمل کا اجلاس اسلام آباد منعقد کیا تاکہ قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار
 دینے کی قرارداد پیش کی جائے۔ مجلس عمل نے مسلمانوں سے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی
 اپیل کی۔ 30 جون کو مولانا شاہ احمد نورانی نے قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار
 دینے کی تحریک پیش کی۔ یکم جولائی کو وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس طلب
 کر لیا۔ تحریک کا مورال ایسا تھا کہ قوم کا ہر فرد خود کو تحریک کا حصہ سمجھتا تھا، پوری قوم نے
 اندرون ملک تمام قومی بینکوں سے اپنا سرمایہ نکلوا کر بیرون ملک یا غیر ملکی بینکوں میں منتقل کرانا
 شروع کر دیا تاکہ ملک میں معاشی ابتری پیدا ہو سکے۔ ادھر لندن میں بیٹھے سابق وزیر خارجہ
 پاکستان سر ظفر اللہ خاں، حکومت پاکستان کو دھمکیاں دے رہے تھے کہ پاکستان میں قادیانیوں
 کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو اس فرقے کے تمام لوگ بھرپور مزاحمت کریں گے اور کسی قسم کی
 قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ قومی اسمبلی میں 13 روز تک قادیانی جماعت کے سربراہ
 مرزا ناصر احمد اور لاہوری جماعت کے سربراہ صدر الدین لاہوری پر خصوصی جرح ہوئی اور ان

کا ملنی ایمان قلمبند کیا گیا۔ اس سلسلہ میں انصاف کے تمام تقاضے پورے کیے گئے۔

مرزا ناصر احمد نے قومی اسمبلی میں اپنی جماعت کی طرف سے محضر نامہ پیش کیا، جس کا جواب مجلس عمل نے علماء کرام کے مشورہ سے دیا جسے ”ملت اسلامیہ کا موقف“ کے نام سے شائع کرانے کے بعد اراکین اسمبلی میں تقسیم کیا گیا۔ لاہوری گروپ کے محضر نامہ کا جواب مولانا قلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے دیا۔ قادیانی و لاہوری جماعت کے سربراہوں کے مفصل بیانات، ان پر علماء کی جرح اور یحییٰ بختیار کے وضاحتی نوٹس کے دوران قادیانی مسئلہ کا ایک ایک گوشہ اراکین اسمبلی کے سامنے واضح ہو گیا ورنہ اسمبلی کے اکثر اراکین اس مسئلہ کو فرقہ وارانہ مسئلہ سمجھتے تھے۔ اتارنی جنرل یحییٰ بختیار کی طرف سے قادیانی جماعت کے سربراہوں پر کی گئی جرح اپنی مثال میں اور اس کے نتیجے میں ارکان پارلیمنٹ کو فیصلے تک پہنچنے کے لیے کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ وزیر اعظم بھٹو نے 7 ستمبر 1974ء فیصلہ کی تاریخ مقرر کر دی۔ پوری قوم کی نگاہیں اس یوم سعید پر مرکوز ہو کر رہ گئیں۔ 7 ستمبر 1974ء ملت اسلامیہ کی تاریخ کا وہ سنہری اور ناقابل فراموش دن ہے جب قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور دستور میں ترمیم کے ذریعے مسلمان کی تعریف، ختم نبوت پر ایمان اور قادیانیت سے برأت کو شامل کیا گیا اور یوں آئین پاکستان کی دفعہ 106 کی شق (3) اور آئین کی دفعہ 260 کی شق (2) میں ترمیم کر کے منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد آئین اور قانون کا تقاضا تھا کہ انہیں شعائر اسلامی، اسلام کی مقدس شخصیات کے القابات وغیرہ استعمال کرنے، خود کو مسلمان کہلانے اور قادیانی مذہب کو بطور اسلام پیش کرنے سے روکا جائے۔ اس سلسلہ میں اسمبلی میں کچھ پیش رفت بھی ہوئی تھی مگر بعد میں اس پر کام کو روک دیا گیا۔ یہاں تک کہ 26 اپریل 1984ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق شہید نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے کوئی قادیانی اپنے مذہب کی شخصیات کے لیے اسلامی القابات اور شعائر اسلامی استعمال نہیں کر سکتا۔ خود کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتا اور نہ ہی اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر پیش کر سکتا ہے، خلاف ورزی کرنے کی صورت میں وہ قید اور جرمانہ کا مستحق ہوگا۔ اس آرڈیننس نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے جانے والی آئینی ترمیم کے قانونی تقاضوں کو مکمل کیا۔ پورے ملک میں اس آرڈیننس کو سراہا گیا۔ قادیانی جماعت کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر

احمد نے اس قانون کی نہ صرف خود خلاف ورزی کی بلکہ اپنے خطبات کے ذریعے اپنے مذہب کے تمام پیروکاروں کو بھی خلاف ورزی پر اکسایا اور حکم دیا کہ وہ اعلانیہ طور پر پورے ملک میں انفرادی اور اجتماعی طور پر اس قانون کی خلاف ورزی کریں، جس پر مرزا طاہر احمد کے خلاف قانون کے تحت مقدمات درج ہو گئے اور وہ گرفتاری سے بچنے کی خاطر رات کی تاریکی میں ملک سے بحرمانہ طور پر فرار ہو کر برطانیہ چلا گیا، ”بچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔“ مرزا طاہر اب جہنم میں اپنے دادا ابلیس کے پاس پہنچ چکا ہے۔

پاکستان میں قادیانی جماعت کے سالانہ جلسہ پر پابندی لگنے کے بعد قادیانی جماعت ہر سال برطانیہ میں اپنا جلسہ منعقد کرتی ہے جس کا توڑ کرنے کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر سال باقاعدگی کے ساتھ برطانیہ میں انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس منعقد کرواتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری محنت کے نتیجہ میں آج برطانیہ ایسے آزاد خیال ملک میں بیداری کی لہر دوڑ رہی ہے۔ ہر شخص سمجھتا ہے کہ یہ لوگ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر منافقت سے کام لیتے ہیں اور ان سے سوشل بائیکاٹ کی تحریک بھی چل رہی ہے۔ یہ بھی خبریں آرہی ہیں کہ مرزا طاہر احمد برطانیہ سے جرمنی شفٹ ہو رہا ہے انشاء اللہ بزرگوں کے عزم کے مطابق قادیانی اگر چاند پر بھی چلے گئے تو ان کا وہاں بھی محاسبہ کیا جائے گا۔

اسلام دشمن مغربی طاقتوں نے مرزا طاہر احمد اور اس کے حواریوں کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہو کر اس صدارتی آرڈیننس کو قادیانیوں کے انسانی حقوق کے منافی قرار دیا اور انڈیا سمیت پورا مغربی میڈیا کھل کر قادیانیوں کی حمایت میں آگیا اور اس اقدام کے خلاف واویلا شروع کر دیا۔ امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کی کمیٹی نے پاکستان کی فوجی اور اقتصادی امداد کے لیے اپنی قرارداد میں جو شرائط شامل کی تھیں، ان میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ ”اتحاد قادیانیت آرڈیننس“ ختم کیا جائے کیونکہ اس سے قادیانیوں کی مذہبی آزادی اور سرگرمیوں میں رکاوٹ آرہی ہے۔

ادھر پاکستان میں قادیانیوں نے اتحاد قادیانیت آرڈیننس کو وقافی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جہاں وہ بڑی تیاری اور بڑے کروفر کے ساتھ آئے۔ اللہ کے فضل سے وہ یہاں بھی ذلیل و رسوا ہوئے اور ان کی رٹ مسترد ہوئی۔

آنجنابی مرزا قادیانی نے 23 مارچ 1889ء کو قادیانی قلعہ کی بنیاد رکھی، چنانچہ اس

قندھ کے سوسال پورے ہونے پر قادیانی 23 مارچ 1989ء کو صد سالہ جشن منانا چاہتے تھے۔ اس کے لیے انہوں نے اپنے پاکستانی مرکز ریوہ میں عالمی سطح پر اہتمام کیا جس میں خدام احمدیہ کی طرف سے عسکری طاقت کا مظاہرہ بھی شامل تھا۔ جھوٹ کے سوسال مکمل ہونے پر صد سالہ جشن اور وہ بھی آئین و قانون کے خلاف، یہ مسلمانوں کے لیے ایشیال کا باعث تھا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس تشویشناک صورت حال پر غور کرنے کے لیے اپنے اجلاس منعقدہ 12 مارچ 1989ء کو اہم فیصلے کیے۔ مجلس کا ایک وفد ہوم سیکرٹری پنجاب سے ملا اور ان کی توجہ حالات کی سنگینی کی طرف متوجہ کروائی جس پر پنجاب حکومت نے ہوش مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیانی جشن پر فوری پابندی عائد کر دی۔ قادیانیوں نے اس پابندی کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا۔ جناب جسٹس خلیل الرحمن خان صاحب نے اس اہم کیس کی سماعت کی۔ انہوں نے قادیانیوں سے کہا کہ جشن کا وقت گزر گیا۔ اب یہ رٹ بعد از وقت ہے۔ مگر قادیانی مصر تھے کہ نہیں! فیصلہ ہونا چاہیے کہ جشن پر پابندی جائز تھی یا ناجائز۔ بہر حال عدالتی کارروائی شروع ہوئی۔ دونوں طرف سے وکلاء پوری تیاری کے ساتھ پیش ہوئے۔ 22 مئی 1991ء کو کیس کی سماعت مکمل ہو گئی۔ جناب جسٹس خلیل الرحمن خان صاحب نے 1 ستمبر 1991ء کو فیصلہ سنایا اور قرار دیا کہ جشن پر پابندی آئین، قانون اور انصاف کے عین مطابق ہے۔ انہوں نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ ”جب قادیانی اپنے سینہ پر کلمہ کے بیج لگاتے ہیں تو وہ توہین رسالت ﷺ کے مرتکب ہوتے ہیں کیونکہ قادیانی، مرزا قادیانی کو ”محمد رسول اللہ“ سمجھتے ہیں۔“ (PLD 1992 Lahore-1)

اسی طرح پاکستان کی متعدد ہائی کورٹس میں قادیانیوں نے جتنے بھی کیس دائر کیے، اس میں انہیں منہ کی کھائی۔ آخری مرتبہ وہ 1993ء میں اپنے خلاف صادر ہونے والے تمام فیصلوں کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان میں آئے جہاں انہوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ اقلیت قادیانیت آریڈیننس ”بنیادی انسانی حقوق“ کے خلاف ہے۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ نے 5 دن مسلسل راولپنڈی میں اس کیس کی سماعت کی۔ اس بنچ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کی تمام اپیلیں خارج کر دیں اور اس تاریخی آریڈیننس کو قرآن و سنت اور بنیادی انسانی حقوق کے عین مطابق قرار دیا۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ کا یہ فیصلہ تاریخ ساز ہے اور میرے خیال میں ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ سپریم کورٹ نے متفقہ طور پر اپنے فیصلہ میں لکھا: ”ہر قادیانی

اپنے کفریہ عقائد کی بناء پر ”سلمان رشدی کی طرح ہے۔“ (1993 SCMR 1718) مرزا طاہر نے سپریم کورٹ کے ان ریمارکس پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے نہ صرف اس تاریخی فیصلہ پر کڑی تنقید کی بلکہ ججوں کے بارے میں بھی اپنے دادا مرزا قادیانی کی طرح غلیظ زبان استعمال کی۔

حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کی خاطر 1988ء میں تعزیرات پاکستان میں C-295 کا اضافہ کیا گیا جس کی رو سے توہین رسالت ﷺ کے مرتکب کی سزا سزائے موت ہے جبکہ اس سے پہلے اس کی سزا صرف تین سال تھی۔ قادیانیوں کا مطالبہ ہے کہ اس قانون کو ختم کیا جائے۔ وہ اسے کالا اور امتیازی قانون کہتے ہیں۔ کلیدی عہدوں پر قادیانیوں اور اسلام دشمن مغربی طاقتوں کی کوشش سے کئی بار اس سلسلہ میں کوشش ہو چکی ہے مگر اسلامیان پاکستان کی حضور نبی کریم ﷺ سے بے پناہ عقیدت و محبت کی بناء پر وہ اپنی کوششوں میں ناکام رہے اور انشاء اللہ ناکام رہیں گے۔

یہ ہے قادیانیوں کی سرگرمیوں، ان کی تاریخ اور ان کے مقاصد کی ایک ہلکی سی عکاسی اور ”ثبوت حاضر ہیں“ ان عنوانات کے دستاویزی شواہد کی ترجمان ہے۔ یہ کتاب انہی حقائق کو آشکارا کرے گی جس کے مطالعہ سے آپ قادیانیت کے بارے میں علی وجہ البصیرت ایک قطعی رائے قائم کرنے میں سہولت حاصل کر سکیں گے۔

برادر عزیز جناب محمد متین خالد کی چشم بصیرت نے خوردبین کے بغیر قادیانیت شناسی کا حق ادا کر دیا ہے جس طرح خوشبو کسی تعارف کی محتاج نہیں ہوتی، وہ پھیلتی ہے تو اپنا تعارف خود کرواتا ہے، اسی طرح خالد کی کتاب اپنا تعارف خود کرواتا ہے۔ وہ نوجوان ہیں اور بہت سی گونا گوں خوبیوں کے مالک ہیں۔ انہوں نے انٹیک محنت، ریاضت، دیدہ وری اور ذہانت کے ساتھ سینکڑوں قادیانی کتابوں کو کنگال کر اس کتاب کو ایسی تہذیب و ترتیب سے پیش کیا ہے کہ مذہبی دنیا ان کی تحقیق پر ورطہ حیرت میں ڈوب جائے گی۔ یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ ان کی تحقیق کی ضیاء پاشیوں سے بے شمار لوگ فیض یاب ہوں گے۔ ختم نبوت کے ہر کارکن کے لیے یہ کتاب KALEIDOSCOPE ہے جس کی پھر کا مہتمم (ورق التما) سے تو قادیانیت کے بارے میں ہر نیا انکشاف سامنے ہوتا اس کے ساتھ ساتھ یہ تاریخی کتاب قادیانی اذہان میں بھی تلاطم برپا کرے گی۔ جناب محمد متین خالد نام مسلمانوں کی طرف سے

دن و سائنس کے مستحق ہیں۔ یہ کتاب میرے خیال میں ان کے لیے باعثِ افتخار اور ملیعتِ اسلامیہ کے لیے موجبِ نازش ثابت ہوگی۔ میں اس کی اشاعت پر بے حد خوشی و انبساط محسوس کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے اور ان کے علم و عمل میں برکت نصیب فرمائے۔ آمین۔

بہ احترامات فراواں

(فقیر) اللہ وسایا

ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل (کراچی)

حال مقیم ملتان



قادیانیوں پر اتمامِ حجت

قادیانی عقائد و نظریات بلکہ مغالطوں اور التباسات پر گذشتہ سوا سو سال کے دوران ہزار ہا کتابیں، کتابچے اور لاکھوں صفحات لکھے جا چکے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے معاصر اور ہم وطن علماء سے لے کر دور جدید کے عرب و عجم کے اہل علم تک ہر صاحب بصیرت نے اتمامِ حجت کرنے میں کوتاہی نہیں کی۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے قلب سلیم سے نوازا ہے، ان کے لیے ایک ہی مدلل تحریر کافی ہوتی ہے لیکن جن کے دلوں پر مہر لگ چکی ہو، ان کے لیے دفتر کے دفتر بے معنی ہی رہتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے باننے والوں کو اور کوئی تعلیم دی ہو یا نہ دی ہو، ضد اور ڈھٹائی خوب سکھا رکھی ہے۔ ان لوگوں کے سامنے چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے، یہ اپنی گمراہیوں پر ذرہ برابر غور کرنے کو تیار نہیں ہوتے اور ہر بات کے جواب میں یہی کہتے رہتے ہیں کہ یہ مخالفین کا پروپیگنڈا ہے۔ اس لیے گذشتہ سو سال کا تجربہ یہی ہے کہ آپ ان کے سامنے جیسا چاہے ثبوت پیش کر دیں، یہ اپنی ہی کہتے رہتے ہیں۔

جناب محمد متین خالد کی کتاب اتمامِ حجت کی اس سو سالہ اور مخلصانہ کاوش کا ایک اور قابل ذکر نمونہ ہے۔ انہوں نے مرزائیوں کے سارے لٹریچر سے سینکڑوں شواہد ان کی کفریات و خرافات کے جمع کر کے مرزا قادیانی اور ان کے قبعین کی اصل کتابوں کی عکسی نقول کے ساتھ پیش کر دیئے ہیں۔ ان شواہد سے وہ مسلمان خاص طور پر استفادہ کر سکتے ہیں جن کو قادیانیوں کے اصل مآخذ کے ذریعہ ان کے کفریات و خرافات سے براہ راست واقف ہونے کا موقع نہیں ملا۔

مصنف نے مرزا صاحب کی کتابوں سے منتخب اور مختلف ابواب کے تحت بڑے سلیقہ سے مرتب کر دیا ہے، ان ابواب میں نبوت، ختم نبوت، توہین باری تعالیٰ، توہین انبیاء، مسلمانوں کی تکفیر اور مرزا قادیانی کی شخصیت اور ذاتی کردار جیسے اہم موضوعات سے بحث کی

منطقی ہے۔

کتاب کا علمی معیار اس کے اصل مآخذ کے حوالوں سے ظاہر ہے، معیار طباعت اونچا اور ترتیب منطقی ہے۔ ملک کے ممتاز ترین اور جدید ترین اہل علم و دانش کی تقریظات و آراء نے کتاب کی اہمیت اور ثقاہت میں اور بھی اضافہ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو مصنف کے لیے بلندی درجات کا، مسلمان قارئین کے لیے اطمینان قلبی کا اور قادیانی قارئین کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

محمود احمد غازی

وفاقی وزیر برائے مذہبی امور



”ثبوت حاضر ہیں“: ایک مطالعہ

حقیقت یہ ہے کہ علامہ اقبال نے قادیانیت پر جو کچھ لکھا، اور جس بصیرت کے ساتھ اس کا تجزیہ کر کے اس کا تار و پود نکھیر کر رکھ دیا، وہ اُن کی دکھتی رگوں کو چھیڑنے کے مترادف تھا۔ ایک تو علامہ اقبال کی شخصیت، دوسرے ایسی ”مضرب کلیم“ قادیانی اس چوٹ کو آج تک نہیں بھولے۔ اس چوٹ کی ڈکھن، وہ اس لیے بھی محسوس کرتے ہیں کہ 1974ء میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی پارلیمنٹ نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے کر، علامہ اقبال کی تجویز یا مطالبے پر صاد کیا۔ اقبال نے 64 سال پہلے قادیانیت کا جو تجزیہ کیا تھا، اس کا علمی جواب تو قادیانیوں سے آج تک نہیں بن پڑا۔ مگر وہ علامہ کو کسی نہ کسی حوالے سے بدنام و رسوا کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کی تحریک انہدام اقبال کا دائرہ اب پاکستان سے باہر بھارت اور یورپ خصوصاً برطانیہ تک وسیع ہو رہا ہے۔ مگر یہ ایک الگ موضوع ہے۔ سیرت قادیانیت کی اصلیت اور ان کے عزائم کے بارے میں ایک تازہ کتاب ”ثبوت حاضر ہیں“ کا تعارف کرانا مقصود ہے۔

قادیانیوں نے ایک مہم کے تحت مرزا غلام احمد کی کتابیں معدوم کرنے کی کوشش کی ہے اور اس میں وہ خاصی حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ جہاں بھی مرزا کی کسی کتاب کا سراغ ملے، وہ اسے حاصل کر کے ضائع کر دیتے ہیں۔ جناب محمد متین خالد کی زیر نظر کتاب قادیانیت کے اصل چہرے کو بے نقاب کرتی ہے۔ وہ مرزا غلام احمد کے عقائد و عزائم کو، ان کی قدیم اور اصل کتابوں کے فکسی نقول کی صورت میں سامنے لائے ہیں۔ قادیانیوں کی اپنی ہی مطبوعہ کتابوں کی یہ شہادتیں، قادیانیت کی ایک ایسی تصویر پیش کرتی ہیں، جس سے عام مسلمان ناواقف ہیں۔ امت مسلمہ اور عالم اسلام کے لیے یہ تصویر بے حد خوفناک ہے اور انسانیت و اخلاق کی سطح پر نہایت پست اور شرم ناک ہے۔

قادیانیت کی ان کتابوں میں اس طرح کی بہت کچھ تعویبات و خرافات ملتی ہیں۔

ان تحریروں کا ایک حصہ تو بالکل کوک شاستر قسم کا ہے اور ہر طرح کے احساس شرم و حیا کو بالائے طاق رکھے بغیر اس میں سے کوئی اقتباس نقل کرنا ممکن نہیں۔ مرزا کا اسلوب تضاد بیانی، ذہنی مہولیت اور انتشار خیالات کا ملحوظ ہے۔ ایک جگہ کہتے ہیں: ”ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کینوں کا کام ہے۔“ (ست پنچن صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی) مگر خود مخالفین پر بکثرت لعنت بھیجتے ہیں اور ان کے لیے شیطان، منحوس، ملعون، کذاب، خبیث، سفیہوں کا نطفہ، بدکار، ولد الحرام اور رظیوں کی اولاد۔۔۔۔۔ جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ لغویت اور مضحکہ خیزی کی حد تو یہ ہے کہ جب کسی پر ہزار بار لعنت بھیجنا چاہتے ہیں تو طرز تحریر یہ ہوتا ہے کہ لعنت 1، لعنت 2۔۔۔۔۔ اور اس طرح کئی صفحے سیاہ کرنے کے بعد 1000 لعنت تک پہنچ کر ہی ان کی تسکین ہوتی ہے۔ (نور الحق صفحہ 118 تا 122 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 158 تا 162 از مرزا قادیانی)

کیا قادیانی مملکت پاکستان کے وقادار ہیں؟ یہ سوال اس لیے پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان کے بارے میں قادیانیت اور بھارتیہ جنتا پارٹی اور کانگریس کے خیالات اور مقاصد میں حیرت انگیز مماثلت پائی جاتی ہے۔ دونوں کا مقصود ”اکھنڈ بھارت“ ہے۔ یہ جملے: ”ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح متحد ہو جائیں۔“..... کسی ٹیل، نہرو یا گاندھی کے نہیں بلکہ قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کے ہیں (روزنامہ ”الفضل“ 17 مئی 1947ء)

حقیقت یہ ہے کہ خوئے غلامی، قادیانیت کی سرشت میں شامل ہے۔ محکومی، ہندو کی ہو، یہودی ہو یا انگریز کی، اسے بہ خوبی راست آتی ہے۔ کسی آزاد فضا اور پاکیزہ ماحول میں اس کی نشوونما ممکن نہیں۔ اس لیے جب پاکستان میں ان پر گرفت ہوئی اور عدالتوں کا سامنا کرنے کا خدشہ پیدا ہوا تو قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد، لندن جا کر انگریزوں کے ”سایہ رحمت کے نیچے“ جا بیٹھے۔ انگریزوں کے اس ”خودکاشتہ“ گروہ کو اماں ملی تو کہاں ملی۔ ”حیات احمد“ کے مصنف کا یہ اقتباس: ”جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزار مارتے ہیں، مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے لٹے تھے وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔“ (حیات احمد، حضرت مسیح موعود کے سوانح حیات جلد دوم نمبر اول صفحہ 25 از یعقوب علی عرفانی) اس صورت حال پر صادق آتا ہے۔ مختصر یہ کہ

قادیانیت، اس وقت یہود، ہنود اور نصاریٰ (بطور خاص برطانیہ) کے تعاون و اعانت سے پرورش پاری ہے..... بہ مصداق اولیاء بعضہم اولیاء بعض (المائدہ 5-50)

محمد متین خالد نے بڑی دیدہ ریزی اور جانکافی سے یہ تحقیق کی ہے اور اس پر بہ ہر طور تعریف و تحسین کے مستحق ہیں۔ سو سال پرانی کتابوں کی تلاش و دریافت ہی جان جو کھم کا کام ہے۔ پھر خالد صاحب نے پورے مواد کو مختلف عنوانات کے تحت بڑے سلیقے سے مرتب کیا ہے۔ قادیانیت پر یہ ایک مستند دستاویز ہے۔ اس موضوع پر کام کرنے والوں کے لیے ”ثبوت حاضر ہیں“ سے اعتنا و استفادہ ناگزیر ہوگا۔

رفیع الدین ہاشمی

منصورہ، لاہور



احمدی احباب کے لیے ”اک حرف مخلصانہ“

جناب پروفیسر منور احمد ملک پیدائشی احمدی تھے۔ انہوں نے 40 سال جماعت احمدیہ کی بھرپور خدمت اور تبلیغ میں گزارے۔ پروفیسر منور احمد ملک ایک سائنس دان کی حیثیت سے شہرت رکھتے ہیں۔ وہ سائنسی توانائی کی چند ایجادات کے موجد بھی ہیں اور ایک ریسرچ سکارلر کی حیثیت سے مختلف میدانوں میں اپنے جوہر بھی دکھاتے رہتے ہیں۔ 1999ء میں اللہ کے فضل و کرم سے وہ احمدیت کو اچھی طرح سمجھ پرکھ کر اس پر تین حروف بیچ کر اسلام قبول کر چکے ہیں، اور آج کل وہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو استعمال کر کے قادیانیت کے خفیہ گوشوں کو بے نقاب کرنے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں تاکہ ایک عام احمدی کو ”وہ سب کچھ“ معلوم ہو سکے جو دانستہ طور پر اس سے چھپایا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین!..... (م۔م۔خ)

احباب جماعت: اس عاجز نے آپ کے ساتھ مل کر 35 سال سے زائد عرصہ تک احمدیت کی ترقی و تبلیغ کے لیے اپنی استعداد سے بڑھ کر خدمت کی ہے۔ اپنے زمانہ طالب علمی میں ہر مقام پر جماعت کی عزت کو بڑھانے اور جماعت کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار رہتا تھا۔ اس دور میں جبکہ مجھے ساری توجہ اور وقت تعلیم کی طرف دینا چاہیے تھا۔ بہت سارا وقت بلکہ بہت زیادہ وقت جماعتی کاموں میں خرچ کیا۔ ظاہر ہے اس کے نتیجہ میں تعلیمی ترقی بہت ہی کمی رہی۔ مگر اس وقت ایک مذہبی جنون طاری تھا۔

پنجاب یونیورسٹی میں ایم ایس سی کے دوران قائد (زعیم) خدام الاحمدیہ نیو کیپس لاہور (حلقہ نیو کیپس ہاسٹلز) اور قیادت ماڈل ٹاؤن میں بطور ناظم تعلیم اور ضلع لاہور کی سطح پر نائب ناظم اصلاح و ارشاد (تبلیغ) کے طور پر کام کرتے ہوئے بہت زیادہ وقت جماعت کو دیا۔ 1984ء تا 1986ء راولپنڈی میں قیام کے دوران ناظم تعلیم قیادت خدام الاحمدیہ علاقہ راولپنڈی کی حیثیت سے کام کیا۔ چکوال کالج میں سروس کے دوران نگران خدام الاحمدیہ ضلع چکوال کے طور پر خدمات انجام دیں۔ گورنمنٹ ڈگری کالج جہلم میں ٹرانسفر ہونے کے بعد مقامی جماعت کے عہدیدار کے علاوہ ناظم تعلیم ضلع جہلم اور نائب امیر جماعت ضلع جہلم کے طور

پر خدمات انجام دیتا رہا۔ درج بالا عہدوں پر کام کرنا کوئی باعث فخر نہ سمجھتا تھا بلکہ ایک مخلص احمدی کی طرح سر جھکائے ہر خدمت میں آگے بڑھنا ایک سعادت سمجھتا تھا مگر پھر کیا ہوا؟

1990ء تا 1995ء جماعت کے ساتھ تمام قسم کے اخلاص کے باوجود بعض ایسے

واقعات ہوئے جنہوں نے مجھ کوڑ کر رکھ دیا۔ آہستہ آہستہ جماعت کی مذہبی اور اخلاقی حالت

منکشف ہوتی چلی گئی۔ نظام جماعت ”برہنہ“ ہوتا چلا گیا۔ اخلاقی اقدار کے محل زمین بوس

ہوتے گئے اور اپنے آباؤ اجداد کی طرف سے ورثے میں ملے ہوئے دین پر نظر ثانی کا موقع

ملا۔ چنانچہ غور و غوض کے بعد جو کم از کم پانچ سال کے عرصہ پر محیط ہے، میں ایک نتیجہ پر پہنچا جو

پندرہ جنوری 1999ء بروز جمعہ الوداع اپنے بھائی اور والد محترم سمیت کل 13 افراد کے ساتھ

قبول اسلام کے اعلان کی صورت میں ظاہر ہوا۔ بعد میں مزید چھ افراد اور شامل ہو گئے۔

احباب جماعت: میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے

اپنی سیالکوٹ میں سروس کے دوران چند عیسائی لوگوں سے بحث کے نتیجہ میں مذہبی مناظروں

کی طرف رخ کیا۔ اس وقت عیسائیوں کی حکومت کے نتیجہ میں مسلمانوں پر خاصا دباؤ تھا۔

مسلمانوں نے مرزا صاحب کی حوصلہ افزائی کی۔ مرزا صاحب مزید تیز ہو گئے۔ اپنے محل وقوع

میں عیسائیوں کے خلاف تقاریر و تحریر کا سلسلہ شروع کیا۔ مسلمانوں نے ان کی حوصلہ افزائی

جاری رکھی۔ مزید آگے بڑھتے ہوئے مرزا صاحب نے اعلان کیا کہ وہ اسلام کی حقانیت کو

واضح کرنے کے لیے 50 جلدوں پر مشتمل ”براہین احمدیہ“ نامی کتاب لکھیں گے، اس کے لیے

مسلمان حضرات کو 50 جلدوں کی کل رقم ایڈوانس دینے پر قائل کیا۔ اسلام کی تبلیغ کا جوش

رکھنے والے مخیر حضرات نے اس پر لبیک کہا اور 50 جلدوں کی رقم اکٹھی کر دی۔

مرزا صاحب نے چار جلدیں لکھیں اور خوب اشتہار بازی بھی کی۔ اس سے

مسلمانوں میں عزت سے دیکھے جانے لگے۔ واضح رہے کہ باوجود مسلمانوں کے اصرار کے،

صرف پانچ جلدیں لکھ کر اعلان کر دیا کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا کیونکہ 50 اور 5 میں صفر کا

فرق ہے۔ یہ مذاق میں بات نہ کی بلکہ اس دعوے کو شائع بھی کر دیا۔

اب جو لوگ ان کی طرف مائل ہو چکے تھے، ان کو کسی ”میٹ“ میں لانے کی

ضرورت تھی اور اپنی کوئی حیثیت بھی بنانے کی ضرورت تھی۔ لہذا اس پبلسٹی کو کیش کر داتے

ہوئے چودھویں صدی کے مجدد کا دعویٰ کر دیا اور ایک حدیث تلاش کر لی کہ ہر صدی کے سر پر

ایک مجدد آئے گا اور پھر خود ہی کچھ صدیوں کے مجدد دریافت کر دیئے۔

اس دعوے سے کچھ لوگ ان کے مزید قریب ہو گئے اور چند لوگ پیچھے ہٹ گئے جبکہ ایک اعتراض شروع ہو گیا کہ چودھویں صدی کا مجدد تو امام مہدی ہوگا۔ کیونکہ ایک تصور اسلامی لٹریچر میں موجود تھا کہ امام مہدی چودھویں صدی میں آئیں گے۔ اسے مرزا صاحب نے بھی خوب انکسپلائیٹ کیا۔ جب اعتراض زیادہ شدت اختیار کر گیا کہ چودھویں صدی کا مجدد تو امام مہدی ہوگا، اس لیے آپ کیسے مجدد بن گئے؟ تو مرزا صاحب نے ”ڈیماٹھ“ پوری کرتے ہوئے امام مہدی کا دعویٰ بھی کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی باقاعدہ جماعت بنانے کے لیے لوگوں کو مزید اکٹھا کرنے اور پابند رکھنے کے لیے 1889ء میں بیعت لینے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اب اعتراض یہ ہونے لگا کہ امام مہدی تو اس وقت ظاہر ہوں گے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے یعنی دونوں کا ایک زمانہ ہوگا۔ تو پھر عیسیٰ علیہ السلام کہاں ہیں؟ اس ”ڈیماٹھ“ کو پورا کرنے کے لیے اعلان کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور ان کی قبر سری نگر (کشمیر) میں محلہ خانیاں میں موجود ہے اور ایک حدیث تلاش کر لی کہ ”حضرت عیسیٰ کے سوا مہدی نہیں ہے“ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی امام مہدی ہیں اور وہ درجنوں حدیثیں نظر انداز کر گئے جو ان دونوں کو الگ الگ پیش کر رہی ہیں۔ اب دعویٰ یوں بنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو فوت ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی پیشگوئی ہے، وہ اصل میں مثیل عیسیٰ ہوں گے چنانچہ میں عیسیٰ کا مثیل ہوں۔ میں ہی امام مہدی ہوں۔ میں ہی مسیح موعود ہوں۔ اس طرح بحث، مناظروں اور تقاریر و تحریر کا لاقناعی سلسلہ شروع ہو گیا۔

اس عرصہ میں وہ ختم نبوت کے قائل تھے اور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ”لانی بعدی“ کا یہی مطلب لیتے تھے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ درج بالا دعوؤں کے بعد علماء اسلام نے اس ابھرنے والے ”فساد“ کو روکنے کے لیے زور لگانا شروع کر دیا، کیونکہ اس سے امت میں ایک عجیب سا مٹاؤ برپا ہونے والا تھا۔ علماء نے یہ اعتراض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو نبی اللہ تھے اور آپ ایک امتی۔ پھر آپ کیسے ان کے مثیل بن سکتے ہیں؟ اس اعتراض کو کافی عرصہ برداشت کیا اور پھر مجبوراً اس ”ڈیماٹھ“ کو پورا کرنے کا پروگرام بنایا۔ اور بہت بڑا قدم اٹھاتے ہوئے 1902ء میں ”امتی نبی“ کا دعویٰ کر دیا اور ختم نبوت کی نئی تاویلیں شروع

کر دیں اور قرآن کی آیات کے نئے معنی ایجاد ہو گئے۔ حالانکہ 1835ء تا 1902ء (مرزا صاحب کی 67 سالہ زندگی) تک قرآن مجید کی ان آیات کا ترجمہ معمول کے مطابق رہا مگر 1902ء میں یکسر اس کے معنی بدل گئے۔ مرزا صاحب کا یہ ایک ایسا قدم تھا جس نے مرزا صاحب کو سخت پریشان کیا اور ان کے بعد ان کی جماعت کو اس قدر اس دعوے سے نقصان ہوا ہے کہ جس کی تلافی کس طرح بھی ممکن نہیں۔ اگر وہ پہلے دعوؤں کو ہی کافی سمجھتے تو یہ جماعت احمدیہ یا اسلام پر ان کا ایک احسان ہوتا۔ ہزاروں انسانوں کا خون ان کی گردن پر نہ جاتا۔

مرزا صاحب نے ”امتی نئی“ کے جواز کے لیے حضرت محمد ﷺ کی عزت کو بڑھانے کی طرف توجہ دی۔ اور انہیں استاد اور اپنے آپ کو شاگرد ظاہر کر کے یہ ثابت کرنے لگے کہ جتنا بڑا استاد ہوگا اتنا بڑا شاگرد۔ دیکھو یہ استاد کتنی بڑی شان والا ہے کہ اس کا شاگرد نبوت کے عہدے تک پہنچ گیا ہے۔ مقصد نبی اکرم ﷺ کی شان بڑھانا نہ تھا بلکہ اپنے دعوے کا جواز مہیا کرنا تھا۔ جب کچھ عرصہ اس پر گذر گیا اور اس دعوے پر پکے ہو گئے تو پھر استاد سے آگے بڑھ گئے اور کہا

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(درمیں از مرزا قادیانی)

پھر اپنے استاد کے ماننے والوں کو کافر اور غیر مسلم کہنا شروع کر دیا اور ان سے ہر قسم کے تعلقات قطع کرنے کے کا اعلان کر دیا۔ یہاں تک کہ استاد کا بیروکار جنہمی اور شاگرد کا بیروکار بہشتی کے فلسفے تک پہنچ گئے۔

احباب جماعت: مرزا صاحب نے اتنے زیادہ دعوے کیے اور پھر کتابوں کے پڑھنے سے ان کے دعوؤں میں اختلاف نظر آتا ہے کہ آدمی کتنی بڑا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک جماعت احمدیہ کا ایک فرد بھی مرزا صاحب کے اصل دعوے کو بیان نہیں کر سکتا۔ ان کے دعوؤں کا خلاصہ کر کے اپنی شناخت نہیں بتا سکتا۔ کبھی وہ ایک طرف سے مسلمانوں سے الگ ہوں گے تو دوسری طرف سے مسلمانوں میں گھسنے کی کوشش کریں گے۔ اگر کوئی احمدی مرزا صاحب کا مکمل دعوئی اور فاضل حیثیت بیان کر سکتا ہے تو ضرور مجھے بتائے، میں اس کا شکر گزار ہوں گا۔

احباب جماعت: 1974ء کے بعد سے جماعت نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ مسلمانوں نے احمدیوں کو کافر یا غیر مسلم قرار دیا ہے جو اصولاً غلط ہے کیونکہ کسی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ کسی کو غیر مسلم قرار دے۔ یہ بندے اور خدا کے درمیان تعلق ہے۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ کون ایماندار ہے۔ مسلمانوں میں تکفیر بازی کو اچھا لکھ کر یہ ثابت کیا جاتا رہا ہے کہ مسلمانوں کا کوئی کام ہی یہ ہے کہ ایک دوسرے کو کافر قرار دیں، اور احمدیوں کو بھی اسی تکفیر بازی کا نشانہ بنایا ہے، حالانکہ حقیقت یہ ہے (مجھے بھی 40 سال بعد پتہ چلا ہے) کہ مرزا صاحب نے اپنے دور میں ہی عام مسلمانوں کو کافر اور غیر مسلم قرار دے دیا تھا۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد جو نہ صرف مرزا صاحب کے بیٹے تھے بلکہ جماعت کے دوسرے خلیفہ بھی، نے واضح طور پر عام مسلمانوں کو غیر مسلم اور کافر قرار دیا۔ جبکہ مرزا بشیر احمد ایم اے جو نہ صرف مرزا صاحب کے بیٹے تھے بلکہ جماعت انہیں ”قمر الانبیاء“ کا خطاب دیتی ہے، نے مرزا صاحب نبی نہ ماننے والے مسلمان کے لیے ”کافر بلکہ پکا کافر“ جیسے الفاظ استعمال کر کے انتہا کر دی۔

احباب جماعت: یہ بھی تو دیکھیں کہ مرزا صاحب نے کہا کہ میرے پاس پیسے نہیں۔ کتابیں شائع کرنے کے لیے چندہ کی روایت ڈالی اور پھر منظم طریق سے دینی اغراض کے لیے چندہ اکٹھا کرنا شروع کر دیا مگر ہم دیکھتے ہیں جب پاکستان بننے پر مرزا صاحب کی فیملی پاکستان میں داخل ہوئی تو ہر فرد کے حصے میں کلیم کے کئی کئی مربعے زمین آئی اور بہت سی زمین خریدی گئی بلکہ سندھ میں تو بہت سے گاؤں (سٹیٹس احمد آباد، محمود آباد، طاہر آباد، عامر آباد، بشیر آباد وغیرہ) آباد کر دیئے گئے۔ پھر مرزا صاحب کی فیملی کے تمام افراد کی رہائش، آسائش اور بود و باش کو دیکھو تو آپ کی ضرورتیں کھلیں کھل جانی چاہیے کہ بغیر کسی کاروبار کے، بغیر کسی سروں کے، اتنے شاہانہ اخراجات، اتنی جائیداد اور دولت کہاں سے آرہی ہے؟

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ہر احمدی (خواہ وہ غریب ہو) نے اپنی آمدنی کا تقریباً 10 فیصد ہر ماہ ادا کرنا ہے۔ کیا یہ ٹیکس ہے؟ جی ہاں، یہ ٹیکس ہے کیونکہ اس کا دینا لازمی ہے۔ اگر آپ نہیں دیتے تو آپ احمدی نہیں رہ سکتے۔ آپ ووٹ نہیں دے سکتے۔ آپ عہدیدار نہیں بن سکتے۔ اگر چندہ دیتے ہیں تو پھر مذہبی اور اخلاقی حالت کیسی ہی کیوں نہ ہو، آپ ”مخلص احمدی“ تصور ہوں گے۔

احباب جماعت: یہ بھی تو دیکھیں کہ پاکستان میں آپ کے ارد گرد موجود احمدی

جماعتوں کی کیا حالت ہے۔ پچھلے 30 سالوں میں کتنے نئے لوگ جماعت میں داخل ہوئے اور کتنے احمدی جماعت چھوڑ گئے؟ آپ یقیناً دیکھیں گے کہ آنے والوں کی نسبت، جانے والوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ دل کو آپ یہ سوچ کر تسلی دیں گے کہ دوسرے شہروں میں آنے والوں کی تعداد بہت ہو گئی ہے۔ مگر یہ صرف اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہوگا۔ پورے پاکستان میں تمام جماعتیں روز بروز تنزلی کا شکار ہیں اور آپ یہ یقین کر لیں کہ آج سے 50 سال پہلے جتنے خاندان احمدی تھے، وہ آہستہ آہستہ جماعت سے علیحدہ ہو رہے ہیں نہ کہ نئے خاندان جماعت میں آرہے ہیں۔ خصوصاً احمدی خاندانوں کے تعلیم یافتہ افراد نئی روشنی سے فائدہ اٹھا کر روشنی کی طرف سفر کرتے ہوئے اسلام کی پاکیزہ تعلیم کو قبول کر لیتے ہیں۔ اگر آپ یہ سمجھیں کہ باہر کی دنیا میں خاصے لوگ احمدی ہو رہے ہیں اور تعداد لاکھوں سے بڑھ کر وڑوں تک پہنچ گئی ہے جیسا کہ نام نہاد ”عالمگیر بیعت“ سے دھوکہ لگ رہا ہے تو:

پہلی بات یہ کہ آج سے 50 سال قبل کے احمدی خاندان، احمدیت کو بہتر طور پر سمجھ چکے ہیں، اس لیے جماعت کو آہستہ آہستہ چھوڑ رہے ہیں جبکہ باہر کے ”بھولے لوگ“ اصل بات کو جانتے نہیں لہذا دھوکے سے جماعت کے فکٹے میں کچھ آرہے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ آپ ذرا غور فرمائیں کہ 2000ء میں اعلان ہوا کہ 4 کروڑ افراد نے بیعت کی ہے جبکہ پچھلے سال کا ”سکور“ ایک کروڑ تھا۔ اس طرح گویا صرف دو سالوں میں پانچ کروڑ افراد نے احمدی ہو چکے ہیں۔ اب جماعت تو کسی شخص کو (احمدی کو) چندے کے حوالے سے بخش نہیں سکتی، کیونکہ یہ چندے تو مرزا صاحب نے لاگو کیے تھے، اسی لیے انہیں ”لازمی چندہ“ کہا جاتا ہے۔ اس طرح اگر فی کس ایک ڈالر فی مہینہ تصور کر لیں (یورپ، امریکہ میں ڈالر پاکستانی روپے کے برابر حیثیت رکھتا ہے۔ ایک روپیہ فی کس کسی طرح بھی جماعت برداشت نہیں کر سکتی لازماً زیادہ چندہ وصول کرے گی) تو 12 ڈالر فی کس سالانہ بنتا ہے جبکہ پانچ کروڑ افراد (نوا احمدی) کا سالانہ چندہ 60 کروڑ ڈالر بنتا ہے جو کہ پاکستانی روپیہ کے مطابق 36 ارب روپے بنتا ہے۔ یہ چندہ تو صرف دو سال میں نئے شامل ہونے والے احمدیوں کی طرف سے بنتا ہے جبکہ گزشتہ 10 سالوں میں نئے شامل ہونے والے افراد اور پہلے سے موجود احمدی افراد کا چندہ اس کے علاوہ ہے۔

اگر 36 ارب روپیہ کے برابر جماعت کے پاس چندہ آرہا ہے تو پھر پاکستانی

احمدیوں سے چندہ وصول کرنا نہ صرف زیادتی ہے بلکہ انتہا درجہ کا ظلم ہے جو ایک صدی سے غربت کے باوجود بڑے اخلاص سے چندہ دیتے آرہے ہیں، اب جبکہ جماعت کے پاس اربوں روپیہ آرہا ہے تو جماعت کو ان غریبوں کو ریلیف دینا چاہیے۔

احباب جماعت: جماعت احمدیہ اب ایک مذہبی تحریک سے نکل کر ایک تجارتی یا مالیاتی نیٹ ورک کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ اگر پیسے کی کونٹیکشن باہر نکال دیں تو باقی کچھ نہ بچے گا۔ جماعت احمدیہ کی قیادت احمدی افراد کو اسلام سے بہت دُور لے کر جا چکی ہے۔ ایک احمدی فرد کے دل میں مکہ، مدینہ کا احترام نہیں ہوگا جتنا احترام ربوہ، قادیان یا لندن کا ہوگا۔ ایک احمدی بچے سے دوسرے خلیفہ کا نام پوچھیں تو وہ حضرت عمرؓ کی بجائے مرزا بشیر الدین کا نام بتائے گا۔ زکوٰۃ سے احمدی کسوں کو دور جا چکے ہیں۔ حج سے جماعت تو پہلے ہی منہ موڑ چکی ہے۔

1974ء میں احمدیوں پر حج کے حوالے سے پابندی لگی۔ 1974ء میں مرزا طاہر

احمد جماعت کی طرف سے ترتیب دیئے گئے اس گروپ میں شامل تھے جو قومی اسمبلی میں جماعت کی ترجمانی کے لیے پیش ہوتا رہا ہے، گویا مرزا طاہر احمد صاحب اس وقت خاص حیثیت کے مالک تھے۔ کیا مرزا طاہر احمد اس وقت تک 10/5 حج کر چکے تھے یا 20/10 عمرے کر چکے تھے؟ جواب لٹنی میں ہوگا۔ پھر کیونکر پوری جماعت نے ان کو مذہبی لحاظ سے سب سے افضل پایا کہ ان کو "خلیفہ جن لیا" مرزا طاہر احمد نے بھی حج اس لیے نہیں کیے اور جماعت نے بھی اسی لیے اس کو اہمیت نہیں دی کہ ان کے نزدیک حج کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس "فضول" سے "نعوذ باللہ" پر وہ کیوں پیسہ برباد کریں؟

اسبوب جماعت: یہ بھی تو دیکھیں کہ مرزا صاحب نے خود ایک فیصلہ کن معرکہ لڑ کر شکست کھائی ہے اور اس بارے میں خود فیصلہ دیا ہے کہ جو جھوٹا ہوگا، شکست کھائے گا۔ ہوا اور اکٹر عبدالکیم آف پٹیالہ احمدی تھے۔ 20 سال احمدی رہنے کے بعد وہ علیحدہ ہو گئے اور مرزا صاحب کو چیلنج کر دیا۔ ان کو جھوٹا قرار دیا اور پیشگوئی کی کہ وہ 4 اگست 1908 تک ہلاک ہو جائیں گے۔ یعنی مرزا صاحب چونکہ جھوٹے ہیں، اس لیے 4 اگست 1908ء تک ہلاک ہو جائیں گے۔ مرزا صاحب نے چیلنج قبول کیا اور مقابل میں اس پیشگوئی کو اس پر لٹتے ہوئے کہا کہ جھوٹا ہوگا، وہ 4 اگست 1908 تک ہلاک ہو جائے گا اور یہ مقدمہ خدا کی مجال تک اور خدا صادق کا ساتھ دے گا۔ پھر یوں ہوا کہ مرزا صاحب نے چیلنج قبول

کر کے اپنی کتاب چشمہ معرفت میں یہ اعلان شائع کر دیا۔ (دیکھئے چشمہ معرفت از مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ 322)

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس اعلان کے شائع ہونے یعنی کتاب کے شائع ہونے کے صرف 11 دن بعد مرزا صاحب 26 مئی 1908ء کو یعنی مقررہ تاریخ سے دو ماہ قبل اس میعاد کے اندر پیشگوئی کے مطابق فوت ہو گئے۔ ”کیا فرماتے ہیں علماء احمدیت بیچ اس مسئلہ کے؟“

احباب جماعت: ذرا غور فرمائیں کہ 50 سال سے زائد عمر کا ایک بزرگ جو نہ صرف عالم ہے بلکہ ایک مذہبی جماعت کا سربراہ بھی ہے، ایک شریف زادی 11 سالہ لڑکی (محمدی بیگم) کے ساتھ شادی کرنے کے لیے ہر غیر اخلاقی حربہ اختیار کرتا ہے اور مسلسل 19 سال تک اشتہار بازی کے ذریعہ اس کی عزت کو اچھالتا ہے۔ کیا یہ کسی شریف آدمی کو زیب دیتا ہے؟ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیں آئینہ کمالات اسلام از مرزا قادیانی)

ایک بات مزید عرض کرنا چلوں کہ کسی کی بات، انداز محاطب، تحریر و تقریر، اس کی ذہنی اپروچ اور ذہنیت کی عکاسی کرتی ہے۔ ذرا اس کتاب کے صفحہ 344 تا 345 اور 391 تا 394 کو ضرور پڑھئے اور دل تمام کر جواب دیجئے کہ ”حضرت مسیح موعود“ کی یہ تحریر کیا آپ اپنی بہن، بیٹی یا ماں کے سامنے اپنے گھر والوں کو سنا سکتے ہیں؟ اگر یہ اخلاقی معیار پر پورا نہیں اترتی تو سمجھ لیں کہ اس تحریر سے آپ کی طرف سے بیزاری آپ پر قرض ہو چکی ہے۔

احباب جماعت: زیر نظر کتاب ”ثبوت حاضر ہیں“ مکمل طور پر ایک بار ضرور پڑھیں۔ کتاب پڑھنے کے بعد یقیناً آپ حقیقت کو پالیں گے اور اسلام کے دامن یقیناً وابستہ ہو جائیں گے۔ اگر آپ اس کتاب کو مکمل طور پر پڑھنے کے بعد بھی اپنے پاپے نظریات پر قائم رہیں تو پھر یقیناً سمجھیں کہ ہماری الہامی کتاب قرآن مجید میں آپ لوگوں کی ثانی ایک آیت میں یوں بیان ہوئی ہے۔ صم حکم عسی اور آپ اس کے یقیناً سداق ہیں۔ اس کتاب کے بعد دلائل کی ضرورت نہیں بلکہ ایک بار پھر 1974ء کی تحریک ”دوب کی ضرورت ہے۔ میرے خیال میں آج تک جتنی کہ احمدیت کے خلاف لکھی گئی ہیں، ان سب سے بڑھ کر محترم محمد متین خالد صاحب کی نہ کاوش ہے۔ متین صاحب نے ایک ایسا کام کر دیا ہے جو انتہائی مشکل اور ایک بڑے ہیٹ ورک کا متنازعہ تھا۔ ان کی انگلی محنت ایک ایسا شاہکار وجود میں لائی کہ اب اس سے آگے مزید کسی کتاب کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

ماسوائے کسی تحریک ختم نبوت کے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اگر آپ کی عمر 30 سال سے زائد ہو چکی ہے تو آپ ابھی اسلام سے زیادہ دور نہیں گئے۔ آپ پیدائشی طور پر مسلمان ہیں۔ 1974ء کے بعد آپ غیر مسلم قرار پائے، لہذا آپ کے ذائقے میں ابھی تک مسلمانی کا ذائقہ قائم ہوگا۔ ابھی تک آپ کوئی قارم پڑھتے ہوئے مسلمان کے کالم کو چھوڑ کر غیر مسلم کے خانے میں اپنا اندراج کرواتے ہوئے جھجکتے ہوں گے تو آؤ! اس ذائقہ کو بحال کرو۔ اور ہر اس ملاوٹ کو ختم کر دو جو نبی اکرم ﷺ کے قدموں میں جانے سے روکے، جو مدینہ اور مکہ کی طرف جانے والے راستوں پر ناکے لگائے اور اسلام کی مقدس تعلیم سے دور کرے۔

خدا تعالیٰ آپ کو خالص اسلام اپنانے کی توفیق بخشے۔ آمین!

پروفیسر منور احمد ملک
سابق نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع جہلم



کوزے میں دریا

قادیانیت اسلام کے متوازی ایک ایسا مذہب ہے جو اسلام دشمن سامراجی طاقتوں کا سیاسی لے پالک ہے۔ اس کا مقصد ان طاقتوں کی سرپرستی میں اسلام کی بنیادوں کو منہدم کرنا اور پاکستان میں عجمی اسرائیل کی زمین تیار کرنا ہے۔ یہ لوگ دن رات وطن عزیز کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ 1974ء میں تمام مسلمانوں نے آپس کے تمام اختلافات ختم کر کے بے مثال اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کیا تھا جس کی برکت سے منکرین ختم نبوت کا یہ گروہ غیر مسلم اقلیت قرار پایا۔ آج پھر وہی یکجہتی، اتفاق و اتحاد، وحدت اور جذبہ کی ضرورت ہے تاکہ اس فتنہ کا مکمل قلع قمع ہو سکے۔ اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے کوشش کرنا ہر مسلمان کا اولین ایمانی فریضہ ہے۔ عزیز نی محمد متین خالد خوش قسمت نوجوان ہیں جنہوں نے قادیانی کفریہ عقائد و عزائم کی عکس شہادتوں کے حوالہ سے ”نبوت حاضر ہیں“ نامی تاریخی کتاب تیار کر کے اپنی ذمہ داری پوری کی ہے۔ وہ تحفظ ختم نبوت کو اپنی زندگی کا واحد مقصد سمجھتے ہیں اور اس کے لیے ہر وقت اور مسلسل کوشاں رہتے ہیں۔ یہی ان کی شناخت ہے، انہوں نے برسوں کا سفر دنوں میں طے کیا ہے۔ زیر نظر کتاب ”نبوت حاضر ہیں“ کے حوالے سے وہ ایک بڑے محقق کے روپ میں سامنے آئے ہیں۔ انہوں نے ایک ماہر وکیل کی طرح ملیت اسلامیہ کی طرف سے ایک مضبوط کیس پیش کیا ہے جس کا قادیانیوں کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ محقق و جستجو کی دنیا میں قادیانیت کے حوالہ سے یہ اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ عزیز نی خالد نے اس کوزے کے لیے بلاشبہ بہت سے دریاؤں کی تہوں میں اتر کر حقیقت حال کا جائزہ لیا ہے، اور یوں بجد کدو کاوش، تحقیق و جستجو، بے پناہ مطالعہ، غور و فکر، عرق ریزی، شبانہ روز محنت اور خداداد صلاحیتوں کے سبب جو دستاویز تیار کی ہے، اس سے انہوں نے اپنی عاقبت سدھارنے کا انصرام کیا ہے اور بخشش کا سامان بھی۔ میں اس تاریخی دستاویز کی اشاعت پر انہیں دل کی اتھاہ

ہر ایموں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میری دعائیں ہمہ وقت ان کے ساتھ ہیں۔
 اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

فقیر ابو الخلیل (خواجہ) خان محمد
 امیر مرکزیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
 خانقاہ سراجیہ، کنڈیاں شریف



تاریخ ساز آئینہ

تحفظِ ختم نبوت ایک ایسا خدا داد جذبہ ہے جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ یہ ہر کسی کا مقدر نہیں کہ وہ قدرت کے ایسے عظیم عطیہ اور انمول نعمت سے سرفراز ہو جائے۔ نگو کرم جن دلوں کو اس انعام کے لیے جن لیتی ہے، صرف وہی اس سعادت سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ایسے ہی خوش نصیبوں میں برادر عزیز محمد متین خالد کا شمار ہوتا ہے جو اپنے سینے میں تحفظِ ناموس رسالت ﷺ کی شمع جلائے مسلسل اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ وہ قادیانیت کے معتبر نبض شناس ہیں اور بات سمجھانے بلکہ دل میں اتارنے کا اوراک جانتے ہیں۔ وہ اپنی تحریروں میں حیرت انگیز معلومات اور ہوش ربا انکشافات کا رنگ بھرتے ہیں جس سے اس کے ڈاٹے سنجیدگی اور تفکر سے جاملتے ہیں۔ زیر نظر کتاب ”شہوت حاضر ہیں“ اس کی تازہ مثال ہے۔ قادیانیت نے اپنے برص زدہ چہرے کے خدو خال چھپانے کے لیے ان پر اسلام کے گل صدر رنگ ریشم کی خوبصورت نقاب اوڑھ رکھی ہے جسے عزیز خالد نے تحقیق کے محذب شمشے سے بے نقاب کیا ہے۔ بلکہ یوں کہتے کہ انہوں نے قادیانیت کے اندر گھس کر اس کے عقائد کا محاصرہ کیا ہے تاکہ وہ اسے چھپانہ سکیں۔ خالد نے قادیانیت کے بعض ایسے روح فرسا عقائد بے نقاب کیے ہیں کہ انہیں پڑھ کر کلیجہ پھٹنے کو آتا ہے، دل ٹکڑے ہوتا ہے، سینہ چھلنی ہوتا ہے، آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں، ہاتھ پاؤں شل ہو جاتے ہیں، روح میں زہر آلود نشتر چبھتے اور دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ یہ کتاب ایک بار پڑھنے اور سو بار سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ اس کا مطالعہ بہت سے ذہنوں سے ٹھوک و شبہات کے کانٹے نکال دے گا۔ میرے خیال میں یہ کتاب قادیانیت کے موضوع پر عہد حاضر کی منفرد، بہترین

اور جامع کتاب ہے۔ بلاشبہ انہوں نے تحفہ ناموس رسالت ﷺ کے خداداد جذبہ، کمال محنت و ریاضت اور بے پایاں ذوق و شوق سے یہ دستاویز تیار کی ہے۔ ایسی کتاب وقت کی ضرورت تھی جسے خالد نے اپنی موثر کوشش سے بروقت پورا کر کے تحفہ ختم نبوت سے اپنی بے پایاں محبت کا ثبوت دیا ہے۔ قادیانیت کے خلاف جدوجہد میں تحفہ ختم نبوت کے ہر کارکن کے لیے یہ کتاب ایک راہنما مبلغ کا کام دے گی۔ اس طرح ہر مسلمان کے لیے اس کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ یہ کتاب بغیر توفیق الہی ممکن نہیں تھی۔ ان شاء اللہ یہ کتاب خالد کے لیے دین و دنیا میں فوز و صلاح کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

عزیز الرحمن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفہ ختم نبوت پاکستان



تاریخ ساز آئینہ

تحفظِ ختم نبوت ایک ایسا خدا داد جذبہ ہے جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ یہ ہر کسی کا مقدر نہیں کہ وہ قدرت کے ایسے عظیم عطیہ اور انمول نعمت سے سرفراز ہو جائے۔ نگو کرم جن دلوں کو اس انعام کے لیے جن لیتی ہے، صرف وہی اس سعادت سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشنده

ایسے ہی خوش نصیبوں میں برادر عزیز محمد متین خالد کا شمار ہوتا ہے جو اپنے سینے میں تحفظِ ناموس رسالت ﷺ کی شمع جلائے مسلسل اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ وہ قادیانیت کے معتبر نبض شناس ہیں اور بات سمجھانے بلکہ دل میں اتارنے کا ادراک جانتے ہیں۔ وہ اپنی تحریروں میں حیرت انگیز معلومات اور ہوش ربا انکشافات کا رنگ بھرتے ہیں جس سے اس کے ڈانڈے سنجیدگی اور تفکر سے جاملتے ہیں۔ زیر نظر کتاب ”ثبوت حاضر ہیں“ اس کی تازہ مثال ہے۔ قادیانیت نے اپنے برص زدہ چہرے کے خدو خال چھپانے کے لیے ان پر اسلام کے گل صدر رنگ ریشم کی خوبصورت نقاب اوڑھ رکھی ہے جسے عزیز ی خالد نے تحقیق کے محذب شمشے سے بے نقاب کیا ہے۔ بلکہ یوں کہتے کہ انہوں نے قادیانیت کے اندر گھس کر اس کے عقائد کا محاصرہ کیا ہے تاکہ وہ اسے چھپا نہ سکیں۔ خالد نے قادیانیت کے بعض ایسے روح فرسا عقائد بے نقاب کیے ہیں کہ انہیں پڑھ کر کلیجہ پھٹنے کو آتا ہے، دل ٹکڑے ہوتا ہے، سینہ چھلنی ہوتا ہے، آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں، ہاتھ پاؤں شل ہو جاتے ہیں، روح میں زہر آلود نشتر چبھتے اور دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ یہ کتاب ایک بار پڑھنے اور سو بار سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ اس کا مطالعہ بہت سے ذہنوں سے شکوک و شبہات کے کانٹے نکال دے گا۔ میرے خیال میں یہ کتاب قادیانیت کے موضوع پر عہد حاضر کی منفرد، بہترین

اور جامع کتاب ہے۔ بلاشبہ انھوں نے تحفہ ناموس رسالت ﷺ کے خدا داد جذبہ، کمال محنت و ریاضت اور بے پایاں ذوق و شوق سے یہ دستاویز تیار کی ہے۔ ایسی کتاب وقت کی ضرورت تھی جسے خالد نے اپنی موثر کوشش سے بروقت پورا کر کے تحفہ ختم نبوت سے اپنی بے پایاں محبت کا ثبوت دیا ہے۔ قادیانیت کے خلاف جدوجہد میں تحفہ ختم نبوت کے ہر کارکن کے لیے یہ کتاب ایک راہنما مبلغ کا کام دے گی۔ اس طرح ہر مسلمان کے لیے اس کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ یہ کتاب بغیر توفیق الہی ممکن نہیں تھی۔ ان شاء اللہ یہ کتاب خالد کے لیے دین و دنیا میں فوز و صلاح کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

عزیز الرحمن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفہ ختم نبوت پاکستان



تفسیر قلم

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے۔ قرآن و سنت میں اس عقیدہ کی اہمیت و عظمت واضح طور پر بیان کی گئی ہے۔ اس عقیدہ کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ یہ عقیدہ اتنا نازک اور حساس ہے کہ اگر اس پر ذرا سا بھی شک و شبہ کا گرو غبار پڑ جائے یا اس کے تحفظ کے سلسلہ میں ذرا سی بھی بے تمیزی، کمزوری یا لاپرواہی برتی جائے تو آدمی ایمان کی لازوال دولت سے محروم ہو سکتا ہے۔ اسے ایک چلتی پھرتی لاش تو کہا جاسکتا ہے۔ مگر وہ مسلمان کہلوانے کا ہرگز مستحق نہیں رہ سکتا۔ یہ عقیدہ اپنی اہمیت کے اعتبار سے ایمانیات کی معراج ہے۔ یہی وہ عقیدہ ہے جس پر ہر مسلمان اپنا سب کچھ قربان کر سکتا ہے اور یہی اسلامی غیرت و حمیت کا تقاضا ہے۔ یہ عقیدہ اسلام کے ازلی دشمنوں کی آنکھ میں شروع سے ہی کھٹکتا رہا ہے۔ انہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کی صفوں میں گھس کر اس منظم عقیدہ کو کمزور کرنے کی کوشش کی مگر انہیں ہمیشہ منہ کی کھانا پڑی۔ اسلامی تاریخ کے کسی بھی دور میں اگر کسی نے بھولے سے بھی اس عقیدہ پر حملہ کرنے کی جرأت کی تو اس کی موت کو عبرت کا نشان بنا کر اس عقیدہ کی عظمت کا اعتراف کیا گیا۔

عہد حاضر میں قادیانی فتنہ، منکرین ختم نبوت کا منظم گروہ ہے جو حکومت برطانیہ کے زیر سایہ پروان چڑھا جس کا مقصد اسلام کی بنیادوں کو مسخ کرنا، امت مسلمہ میں انتشار و تفریق پیدا کرنا اور انگریز کے مفادات کے لیے کام کرنا تھا۔ اس کی تخلیق (بلکہ تولید) مسلمانوں کی نظریاتی سرحدوں پر ایک سنگین اور منظم حملہ ہے اور یہ فتنہ اسلام کے لیے ایک مستقل خطرہ ہے۔ یہ لوگ اپنے عقائد کے لحاظ سے شیطان سے بڑھ کر ہیں۔ ان کے اذہان خیانت کی عمل گاہیں ہیں۔ یہ لوگ گفتار کے ساحر اور جھوٹ کو سچ میں بدل دینے کے ماہر ہیں۔ ان کی شریالوں میں توہین اسلام کا وہ قاسد خون ہے جس کی بنا پر انہیں ملک و ملت کے لیے بجا طور پر سرطان کہا جاسکتا ہے۔ ہر مسلمان کی خواہش ہے کہ اس کے عقائد کا تحفظ ہو اور اس کے مذہبی جذبات کی

ان آزادی نہ ہو۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک اقلیتی گروہ سامراجی اسلام دشمن طاقتوں کی طرف پر دین اسلام اور اس کی مقدس شخصیات پر ریک حملے کرے، نبی کریم ﷺ کی عظیم نبوت کے مقابلہ میں اپنی نئی نبوت قائم کرے، اور پھر یہ مطالبہ اور اصرار بھی کرے کہ اسے ان عقائد کی تبلیغ و تشہیر کی مکمل اجازت دی جائے۔ ہمارے بعض نام نہاد دانشور ایک خاص منصوبے کے تحت انہیں مظلوم قرار دیتے ہیں۔ ان پر عائد پابندیوں کو ”حقوق انسانی“ کے منافی قرار دیتے ہیں اور انہیں مکمل آزادی دینے کا مطالبہ کرتے ہیں خواہ اس سے پورا معاشرہ جزع و فزع کا شکار ہو جائے۔

الحمد للہ مجھے ایک عرصہ تک تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ایک کارکن کی حیثیت سے کام کرنے کی سعادت حاصل رہی ہے۔ اپنی تبلیغی جدوجہد کے دوران مجھے بے شمار تجربات و مشاہدات سے گزرنا پڑا۔ ایک مشکل یہ پیش آتی رہی کہ ہر وہ شخص جس سے قادیانیت کے کفریہ عقائد و عزائم کے بارے میں بحث ہوتی، اس کا پہلا مطالبہ یہ ہوتا کہ اسے قادیانی کتابوں کے اصل حوالہ جات دکھائے جائیں، ایسے حوالہ جات اور ثبوت اس کے لیے دلچسپی اور حیرانی کا باعث ہوتے۔ ایسے میں ایک ایسی کتاب کی شدت سے ضرورت محسوس ہوئی جسے پڑھ کر ہر شخص قادیانیت کے اصل عقائد و عزائم سے آگاہ ہو سکے اور جو عام یار کی انداز کی کتاب نہ ہو بلکہ ایک ایسی تحقیقی کاوش ہو جو اپنے اندر ٹھوس اور مضبوط دلائل لیے ہوئے ہو اور اس کے بعد کسی بھی شخص کے لیے قادیانیوں کے کفریہ عقائد و عزائم سے انکار کی گنجائش نہ ہو۔

اس مسئلہ کا حل یہی تھا کہ ایک ایسی کتاب مرتب کی جائے جس میں قادیانی کفریہ عقائد کے تقریباً تمام دستاویزی ثبوت ان کی مستند کتابوں سے عکسی صورت میں پیش کر دیے جائیں تاکہ ہر شخص کم از کم مذکورہ کتاب پڑھ کر قادیانی عقائد کی ”اصلیت“ سے واقفیت حاصل کر سکے۔ مجھے معلوم تھا کہ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے بلکہ خاردار وادی میں اترنے کے برابر ہے مگر میں نے کمر ہمت باندھی، اللہ تعالیٰ سے مدد اور توفیق کی دعا کی اور ایک آہنی عزم کے ساتھ کتاب کی تدوین میں مشغول ہو گیا۔ اس دوران مجھے جن جانگسل مراحل کے پل صراط سے گزرنا پڑا، وہ ایک لمبی داستان ہے۔

قادیانیوں کی مستند ترین کتابوں، رسائل اور اخبارات کو حاصل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ بعد ازاں ایک طویل عرصہ تک تقریباً پچاس ہزار سے زائد صفحات کو پوری

چھان پھنگ سے، کھنگال کر ان کی قابل اعتراض کفریہ عبارتوں کو تلاش کرنا ایک صبر آزما کام تھا۔ پھر نہایت ذمہ داری کے ساتھ اصل حوالہ جات کی فوٹو کاپی کروانا، اسے علیحدہ کاغذ پر چسپاں کر کے متعلقہ حصہ کو نمایاں کرنے کے لیے نشانات لگانا، اس کے پازٹیو تیار کروانا اور ان عکسی حوالہ جات کی بڑی احتیاط سے ترتیب و تدوین کرنا ایک نہایت کٹھن اور مشکل کام تھا جو محض توفیق الہی سے ممکن ہوا۔ زندگی میں جن خواہشات کے پورا ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی، ان میں ایک اس کتاب کی تکمیل تھی۔ آج اس کی اشاعت پر میں اپنے رب کا جتنا بھی شکر ادا کروں، کم ہے۔

میں نے کوشش کی ہے کہ مرزا قادیانی کی تحریروں ہی کو مختلف عنوانات کے تحت جمع کر دیا جائے تاکہ قاری کو قادیانیت کے عقائد و عزائم اور خیالات کا براہ راست علم ہو سکے اور وہ خود کسی واضح فیصلہ پر پہنچ سکیں۔ میرے خیال میں یہ کتاب ایک ایسا ”میر و میسر“ ہے جس سے قادیانیت کی سنگینی اور اس کے منافقانہ رویوں کا اندازہ آسانی سے لگایا جاسکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے مطالعہ سے نہ صرف ہر مسلمان قادیانیت کے اصل چہرہ کو پہچان سکے گا بلکہ تعصب کی عینک اتار کر اس کا مطالعہ کرنے والے قادیانی بھی راہ ہدایت پاسکتے ہیں۔

مجھے اکثر قادیانی مبلغوں سے مباحثہ یا مناظرہ کا موقع ملتا رہتا ہے۔ مناظرہ کے شروع میں، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے مرزا قادیانی اور اس کے بیٹوں وغیرہ کی کتنی کتابیں پڑھی ہیں؟ تو اس غیر متوقع سوال پر وہ پریشان ہو جاتے ہیں۔ آنجنابی مرزا قادیانی نے تقریباً 83 کتابیں لکھی ہیں۔ دو جلدوں پر مشتمل مجموعہ اشتہارات، پانچ جلدوں پر مشتمل ملفوظات، وحی و الہامات پر مبنی کتاب تذکرہ اور شاعری پر مبنی درمئین اس کے علاوہ ہیں۔ اس طرح اگر ان کو بھی شامل کر لیا جائے تو مرزا قادیانی کی کتابوں کی تعداد 100 سے کم بنتی ہے۔ میں اپنے تجربہ اور یقین کے ساتھ چیلنج کرتا ہوں کہ کسی بھی قادیانی نے مرزا قادیانی کی تمام کتب کا مطالعہ نہیں کیا۔ بلکہ شاید انہیں مرزا قادیانی کی کتب کے نام بھی یاد نہیں۔ حالانکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ جس قادیانی نے میری تمام کتب 3 دفعہ نہ پڑھی ہوں، مجھے اس کے ایمان پر شک ہے، گویا وہ قادیانی بھی نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے اپنی کتاب ”سیرت المہدی“ میں لکھتا ہے:

□ ”مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ حضرت (مرزا قادیانی) فرمایا

تھے کہ ہمارے آدمیوں کو چاہیے کہ کم از کم تین دفعہ ہماری کتابوں کا مطالعہ کریں اور
 اتنے تھے کہ جو ہماری کتب کا مطالعہ نہیں کرتا۔ اس کے ایمان کے متعلق مجھے شبہ ہے۔“
 (سیرت المہدی از مرزا بشیر احمد ایم اے جلد دوم صفحہ 78)

الحمد للہ

پاکستان اور بھارت میں اس کتاب کے درجنوں ایڈیشن شائع ہو کر مقبول عام
 ہو چکے ہیں۔ اب پاکستان میں یہ کتاب تازہ اضافوں کے ساتھ شائع ہو رہی ہے۔ پوری دنیا
 میں ہر خاص و عام نے اس کتاب کو بے حد پسند کیا۔ اس کتاب کے مطالعہ سے اندرون اور
 بیرون ممالک میں مقیم تقریباً 70 قادیانیوں کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت عطا کی۔ اس سے
 نکلا کر قادیانی قیادت نے تمام قادیانیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس کتاب کا مکمل بائیکاٹ
 کریں اور ہرگز مطالعہ نہ کریں۔ مزید برآں اس کتاب کی موجودگی میں بے شمار قادیانی
 مناظروں کو منہ کی کھانا پڑی اور انہیں اعتراف کرنا پڑا کہ اس کتاب کا ہمارے پاس کوئی جواب
 نہیں۔ الحمد للہ! میرے لیے یہ بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔ میں اس پر اللہ تعالیٰ کے حضور
 سزجود ہوں کہ اس نے میری محنت کو قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس محاذ پر کام کرنے کی مزید
 توفیق اور استقامت نصیب فرمائے! میں تمام مسلمانوں کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔

محمد متین خالد



قادیانیت
نبوتِ حاضرین!

نبوت حاضر ہیں!

عقیدہٴ حقیم نبوت

8

لکھتا ہوں خونِ دل سے یہ الفاظِ احمرس
بعد از رسولِ ہاشمی ﷺ کوئی نبی نہیں

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریحی، غیر تشریحی، ظنی، بروزی یا نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے، وہ کافر، مرتد، زندقہ اور واجب القتل ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور حضور نبی کریم ﷺ کی تقریباً دو سو احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اس حقیقت پر ایمان ”حقیقۃ حتم نبوت“ کہلاتا ہے۔

حتم نبوت اسلام کا منفقہ، اساسی اور اہم ترین عقیدہ ہے۔ دین اسلام کی پوری عمارت اس اعتقاد پر کھڑی ہے۔ یہ ایک ایسا حساس عقیدہ ہے کہ اگر اس میں ٹھوک و شبہات کا ذرا سی بھی رخنہ پیدا ہو جائے تو ایک مسلمان نہ صرف اپنی متاعِ ایمان کھو بیٹھتا ہے بلکہ اپنی بدقسمتی سے وہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے بھی یک قلم خارج ہو جاتا ہے۔

پوری امت مسلمہ کا اس امر پر اجماع ہے کہ سب سے اول نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے:

”دعویٰ النبوة بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع.“ □

(شرح فقہ اکبر صفحہ 202 از ملا علی قاریؒ)

(ترجمہ) ”ہمارے نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ بالجماع امت کفر ہے۔“

حضور نبی کریم ﷺ پر ہر قسم کی نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے اور آپ ﷺ خاتم الانبیاء یعنی آخر الانبیاء ہیں۔ آپ ﷺ کو تمام انبیائے سابقین علیہم السلام کے بعد آخری نبی ماننا ضروریات دین اور عقائد اسلام میں سے ہے۔ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا کفر و

ضلالت ہے اور جو شخص آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے، وہ مردود، کافر، دائرہ اسلام سے خارج، مرتد، واجب القتل اور دائمی جہنمی ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن و سنت کی موجودگی میں کسی نبی کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟ یہ رشد و ہدایت کے دو مستقل سرچشمے ہیں جو قیامت تک عالم اسلام کو سیراب کرنے کے لیے کافی ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے کسی کا مدعی نبوت ہونا صریح گمراہی ہے۔ عقیدہ ختم نبوت ہر اعتبار سے ضروریات دین میں داخل ہے۔ اس کا انکار یقیناً کفر و ارتداد ہے جس سے کوئی بھی تاویل نہیں بچا سکتی۔

ختم نبوت کا تحفظ بھی ہر مسلمان پر فرض اولین ہے۔ اس کی حفاظت میں کوتاہی

بہت بڑا گناہ ہے۔ جس کی پاداش میں روز قیامت ہم سے لازماً سوال ہوگا۔ تاریخ کے مختلف

ادوار میں جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکار ہمیشہ لالچینی تاویلات اور بے اصل باتوں کو

بنیاد بنا کر دین اسلام میں تبدیلی و تحریف کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ منکرین ختم نبوت اپنی

شپرہ چشمی کو آفتاب، کج فہمی کو دلیل، بکائین کو انگور، زہر کو امرت، ظلمت کو اجالا اور عقل کو زور

خالص تسلیم کروانے پر مصر رہے، مگر امت مسلمہ نے دین اسلام میں ذرا سا بھی تغیر، تصرف یا

کمی بیشی کو گوارا نہ کیا۔ بلکہ ہر قسم کے مشکل اور نامساعد حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے دل و جان

سے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کی اور منکرین ختم نبوت کے خلاف بھرپور جہاد کیا۔ منکرین ختم

نبوت ٹانگ وائٹن کی بدستی میں ختم نبوت کا چراغ پھونکوں سے بجھانے کی ناپاک سازشیں کرتے

رہے مگر نور ایمان کے حامل مجاہدین ختم نبوت نے کاذب مدعیان نبوت اور ان کے پیروکاروں

کے خلاف ناقابل فراموش سرفروشی اور جاٹاری کے ایسے ایمان پرور مناظر پیش کیے جس سے نہ

صرف حق کا سر بلند ہوا بلکہ منکرین ختم نبوت کو ان کے مکروہ عزائم سمیت ملبا میٹ کر دیا۔

موجودہ دور میں منکرین ختم نبوت کا گروہ فتنہ قادیانیت کے نام سے پہچانا جاتا

ہے۔ اس فتنہ کا بانی آنجنابی مرزا غلام احمد قادیانی ہے جس نے انگریزوں کے اشارے پر

قادیان (گورداسپور، بھارت) میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ پھر سلطنت برطانیہ کی سرپرستی میں اپنی

بھونڈی تاویلات اور تحریفات کے ذریعے امت محمدیہ کے مستحکم قلعہ میں شکاف ڈالنے اور ملت

اسلامیہ کو پارہ پارہ کرنے کی ناپاک سازشیں کیں۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں نے

اسی پر بس نہیں کیا بلکہ نبی کریم ﷺ اور شعائر اسلامی کی لاپرواہی سے شروع کر دی۔ اسلام اور

اس کی مقدس شخصیات کے خلاف قادیانیوں کی گستاخوں اور ہرزہ سرائیوں کو اکٹھا کیا جائے تو

کئی دفتر تیار ہو سکتے ہیں۔ قادیانیوں کی طرف سے شان رسالت ﷺ میں کی جانے والی بعض گستاخیاں ایسی ہیں جنہیں پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا اور آنکھوں میں خون اتر آتا ہے۔

پوری ملت اسلامیہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قادیانی کافر، مرتد اور زندقہ ہیں اور اس فتنہ کا استیصال اور قلع قمع کرنا ہر مسلمان کا اولین فریضہ ہے۔ علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا: ”قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔“ قادیانیوں کے کفریہ عقائد و عزائم اور علامہ اقبالؒ کے مذکورہ قول کی روشنی میں پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے 7 ستمبر 1974ء کو قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اس کے بعد ایک صدارتی آرڈی نینس کے ذریعے 26 اپریل 1984ء کو قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال اور اپنے مذہب (قادیانیت) کی تبلیغ سے روک دیا گیا۔ بعد ازاں پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں نے بھی حکومت کے ان فیصلوں کی توثیق کرتے ہوئے نہ صرف قادیانیوں کو اپنے کفریہ عقائد و عزائم کی تبلیغ و تشہیر سے منع کر دیا بلکہ اس کی خلاف ورزی پر سزا بھی مقرر کی۔ اس حوالے سے تحریرات پاکستان کی صفحات C-298، B-298 اور C-295 خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ختم نبوت اور قرآن مجید

قرآن مجید، کہنے کو تو ایک کتاب ہے مگر یہ سراپا اعجاز ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ علم و حکمت کا بے مثل خزینہ ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ ہر دور کے، ہر خطہ کے، ہر انسان کی مکمل راہنمائی کے لیے ہدایت کا عظیم سرچشمہ ہے۔ دشمنان اسلام کی طرف سے اسلام کی بیخ و بنیاد کو ہلا دینے والے خطرناک طوفانوں میں بھی اس کے عظمت و وقار میں رتی بھر فرق آیا، نہ قیامت تک آئے گا (ان شاء اللہ)! کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہوا ہے۔ جس طرح قرآن مجید ہر مسئلہ میں انسانوں کی راہنمائی کرتا ہے، اسی طرح وہ عقیدہ ختم نبوت کو بھی بڑے واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ ختم نبوت کے ہر پہلو کو کھول کھول کر بیان کرتی ہیں اور واضح الفاظ میں اعلان کر رہی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ قیامت تک اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی نیا نبی نہیں۔ صفحات

کی قلت کی وجہ سے صرف چند آیات مبارکہ اور ان کا ترجمہ پیش خدمت ہے: (ان کی باقاعدہ تشریح کے لیے قارئین کرام تفاسیر سے رجوع فرمائیں)۔

(1) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ

النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا. (احزاب: 40)

ترجمہ: ”نہیں ہیں محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔“

عرب سماج میں ایک قدیم رسم یہ بھی تھی کہ وہ اپنے متبھی یعنی لے پالک بیٹے کو حقیقی اور نسبی بیٹا سمجھتے۔ یہ لے پالک بیٹا وراثت میں بھی برابر کا شریک ہوتا۔ خرید برآں جس طرح ایک حقیقی بیٹا مر جاتا اور اس کی بیوی باپ کے لیے حرام ہوتی، اسی طرح لے پالک بیٹا جب مر جاتا یا وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا تو وہ عورت نے پالک بیٹے کے باپ کے لیے بطور منکوحہ حرام ہوتی۔ حضرت زید بن حارثہ، نبی کریم ﷺ کے لے پالک بیٹے تھے۔ تمام لوگ انہیں ”زید بن محمد“ کہہ کر پکارتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں اس فحیح رسم کو ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ یعنی دنیا میں انبیاء کے آنے کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ (واقعہ یہ ہے کہ جب حضور ﷺ نے حضرت زید کی مطلقہ حضرت زینب سے نکاح فرمایا تو جہلا زبان طعن دراز کرنے لگے کہ اپنی بہو کو عقد میں لے آیا گیا ہے، تو اللہ پاک نے اس شہادت کو تاریخ کا حصہ بنا دیا کہ محمد ﷺ تو کسی جوان مرد کے باپ ہی نہیں ہیں، سو جب زید کی اہلیہ آپ ﷺ کی بہو ہیں ہی نہیں تو انہیں زوجیت میں لانا قابل اعتراض کیسے ہوا؟ نیز اگر کسی کو پیار سے منہ بولا بیٹا کہہ دیا جائے تو وہ حقیقی فرزند نہیں بن جاتا..... اور آپ ﷺ کا اس ضمن میں اقدام بطور رسول اللہ کے ہے اور رسول کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ ”اپنے“ احکامات نافذ نہیں کرتا بلکہ اپنے رب سے پا کر آگے پہنچاتا ہے۔ گویا اصول یہ طے ہو گیا کہ لے پالک بیٹا یا بیٹی حقیقی بیٹا یا بیٹی نہیں بن جاتے..... اور عربوں کا اس حوالے سے رائج Taboo حضور ﷺ نے ذاتی حیثیت میں نہیں بلکہ بطور رسول اللہ پاش پاش کیا ہے۔ کسی غلط سماجی رسم کا خاتمہ ناممکن کے قریب قریب مشکل ہوا کرتا ہے اور ایسا انقلابی

قدم، اللہ کا رسول ﷺ ہی اٹھا سکتا تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے قرونوں سے مروج نامعقول تصور کو اپنے حسن عمل سے بکھیر کر رکھ دیا۔ پھر یاد رہے ایسا آپ ﷺ نے بطور رسول اللہ کے کیا۔ ”لیکن اس بری رسم کو، کوئی بھی آئندہ مبعوث ہونے والا رسول ختم کر سکتا تھا؟“ ہاں منطقی طور پر یقیناً یہ سوال ذہنوں میں جگہ پاسکتا تھا، سو وہ حکیم خدا جو سب جانتا ہے (وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا) نے عین اسی موقع پر اس استفسار کا جواب ”خاتم النبیین“ فرما کر فراہم کر دیا کہ جب آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی رسول، کوئی نبی نہیں آنے والا تو اس قضیے کو مستقبل کے لیے تشنہ نہیں چھوڑا جاسکتا تھا۔ آپ ﷺ سلسلہ انبیاء کے آخری فرد ہیں، ہر کجی کو راستی میں آپ ﷺ ہی کے ذریعے بدلا جائے گا۔ نہ صرف متذکرہ فکری گمراہی کو بلکہ جملہ بگاڑ آپ ﷺ ہی کے ذریعے ہی درستی میں مطلب ہوں گے۔ آپ ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے اصلاحات کا عمل اس طرح مکمل ہوگا کہ پھر کسی وحی، کسی ”مکالمہ و مخاطبہ“ کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ نئی نوع انسان کی رہنمائی کے تناظر میں کوئی زاویہ جب ادھورا نہیں رہے گا، کوئی پہلو کم نہیں رہے گا تو نبوت کی ضرورت ہی باقی نہیں رہے گی..... اس پس منظر میں یہ آیت مبارکہ آپ ﷺ کے سر پر ختم نبوت کا نہایت خوبصورت تاج رکھ رہی ہے اور قادیانی ہیں کہ تاویلات کے گورکھ دھندے کے ذریعے آپ ﷺ کی نبوت کو ناقص ثابت کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ کتنے عجیب ہیں یہ لوگ کہ ایک طرف ”خاتم الانبیاء“ کا ترجمہ ”افضل الانبیاء“ کرتے ہیں اور دوسری جانب نئے نبی کی ”اپائنٹ منٹ“ کے بغیر ان ﷺ کی نبوت و رسالت کو غیر مکمل یقین کرتے ہیں۔ بے شک خاتم الانبیاء کا مفہوم افضل الانبیاء ہے لیکن آپ ﷺ اسی صورت میں افضل و اکمل ہیں جب آپ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی احتیاج نہ رہے۔ قرآن کی تکمیل کے معانی ہی حضور ﷺ کی نبوت کی تکمیل ہے۔ اگر قرآن آخری آسمانی کتاب ہے تو حضور ﷺ آخری رسول اور آخری نبی ہیں۔ اور بے شک قرآن کے بعد کسی وحی کی ضرورت نہیں اور حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں!!!)

(2) الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا. (المائدہ: 3)

ترجمہ: ”آج میں نے مکمل کر دیا ہے تمہارے لیے تمہارا دین اور پوری کر دی ہے تم پر اپنی نعمت، اور میں نے پسند کر لیا ہے تمہارے لیے اسلام کو بطور دین۔“

یہ آیت حضور نبی رحمت ﷺ کے آخری حج میں عرفہ کے دن جمعہ کے روز نازل

رب میں اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ پہلے تمام قوم آگئی اور پھر کچھ مہلت کے بعد سب سے آخر میں عمر آیا۔

اس لیے النَّبِيِّنَ کے بعد ثُمَّ جَاءَ كُمْ رَسُولٌ کے یہ معنی ہوں گے کہ تمام انبیا علیہم السلام کے آنے کے بعد سب سے آخر میں آنحضرت ﷺ تشریف لائیں گے اور جبکہ اخذ یشاق میں سے کوئی نبی و رسول مستحکم نہیں تو آنحضرت ﷺ کا تمام انبیا علیہم السلام سے آخری نبی ہونا متعین ہو گیا، اور یہ واضح ہو گیا کہ آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی نبی پیدا نہ ہوگا، تشریحی و غیر تشریحی، ظنی و بروزی، ذیلی ضمنی وغیرہ کی خود ساختہ قسموں میں سے کوئی بھی اب باقی نہیں ہے۔

(4) قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا. (اعراف: 158)

ترجمہ: ”(اے محمد ﷺ) آپ فرمائیے: اے لوگو! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تم سب کی طرف۔“

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبی رحمت ﷺ پوری دنیا کے تمام انسانوں کے لیے رسول بن کر تشریف لائے خواہ وہ آپ کے زمانہ میں موجود ہوں یا آپ ﷺ کے بعد قیامت تک پیدا ہوں۔ نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ ہے کہ ”میں ان لوگوں کے لیے بھی رسول ہوں جن کو اپنی زندگی میں پاؤں اور ان کے لیے بھی جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ لہذا یہ آیت بھی حضور سرور کائنات ﷺ کے آخری نبی ہونے کی بین دلیل ہے۔“

(5) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ. (انبیاء: 107)

ترجمہ: ”اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر۔“

اس آیت سے واضح ہوا کہ حضور نبی رحمت ﷺ تمام اہل عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ یعنی آپ ﷺ صرف اس دنیا کے لیے نہیں بلکہ آپ کا وجود ہر عالم کے لیے سراسر رحمت ہے۔ پس آپ ﷺ پر ایمان لانا دعویٰ و اخروی نجات کے لیے کافی ہے۔

(6) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ قَاهِلًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا

إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا (احزاب: 45, 46)

ترجمہ: ”اے نبی (مکرم) ہم نے بھیجا ہے آپ کو (سب سچائیوں کا) گواہ

بنا کر اور خوشخبری سنانے والا اور بروقت ڈرانے والا اور دعوت دینے والا

اللہ کی طرف اس کے اذن سے اور آفتاب روشن کر دینے والا۔“

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو ”سراجا منیرا“ کے دنواز

لقب سے نوازا ہے۔ یعنی جس طرح دنیاوی سورج بذات خود روشنیوں کا معجا اور دوسرے

سیاروں کو خود روشنی بخشتا ہے۔ یعنی سب ستارے اپنی روشنی میں سورج کے محتاج ہیں، اسی طرح

حضور نبی کریم ﷺ صرف نبی ہی نہیں بلکہ ”نبی الانبیا“ ہیں۔ سب انبیا آپ ﷺ ہی کے فیض

سے نبی ہوئے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ آفتاب نبوت ہیں کہ آپ ﷺ کی تعلیمات میں جملہ

انبیا و رسل کی تعلیمات شامل ہیں، واقعہ تو یہ ہے کہ آپ کی تعلیمات بحولہ خورشید ہیں اور باقی انبیا

کی تعلیمات بحولہ کرنیں ہیں۔ سورج کرن کا محتاج نہیں، کرن سورج کی محتاج ہے۔ آپ ﷺ

کی نبوت کی روشنی قیامت تک کے لیے ہے یہ وصف صرف اور صرف حضور نبی کریم ﷺ ہی کو

حاصل ہے۔ اس لیے آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔

ختم نبوت اور احادیث مبارکہ

قرآن مجید کی طرح احادیث مبارکہ میں بھی عقیدہ ختم نبوت نہایت وضاحت اور

صراحت کے ساتھ مذکور ہے۔ تقریباً دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر بین دلالت کرتی

ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اب قیامت تک کسی بھی

مسئلہ میں جس شخص نے بھی ہدایت و راہنمائی حاصل کرنا ہے، اسے نبی کریم علیہ التحیہ والسلام کی

اطاعت اختیار کرنا ہوگی۔ ذیل میں عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر چند اہم احادیث مبارکہ

درج کی جاتی ہیں:

(1) عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان منلی و منلی

الانبياء من قبلى كمثل رجل بنى بيتا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة
من زاوية فجعل الناس يطوفون به و يعجبون له و يقولون هلا وضعت
هذه اللبنة وانا خاتم النبیین (بخاری و مسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال مجھ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو بہت عمدہ اور آراستہ و ہیرواستہ بنایا، مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے چھوڑ دی، پس لوگ اس کے دیکھنے کو جوق در جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (تا کہ مکان کی تعمیر مکمل ہو جاتی)؟ چنانچہ میں نے اس جگہ کو پورا کیا اور مجھ سے ہی قصر نبوت مکمل ہوا، اور میں ہی خاتم النبیین ہوں، (یا) مجھ پر تمام رسل ختم کر دیے گئے۔“

(2) عن جبير بن مطعم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال انا محمد انا احمد وانا الماحي الذي معي الله في الكفر و انا حاشر الذي يحشر الناس على عقبي و انا العاقب والعاقب الذي ليس بعده نبى.

(بخاری و مسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت جبیر بن مطعمؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی میرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا، اور میں حاشر ہوں، یعنی میرے بعد ہی قیامت آ جائے گی اور حشر برپا ہوگا (اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔“

(3) عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سيكون لى امتى كذايون ثلغون كلهم يزعم انه نبى و انا خاتم النبیین لا نبى بعدى. (مسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ

قریب ہے کہ میری امت میں تمیں جوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک بھی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔“

(4) عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الفنائم وجعلت لی الارض مسجدا و طهورا و ارسلت الی الخلق کافة و ختمت ہی النبیین. (مسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ اول یہ کہ مجھے جوامع الکلم دیے گئے اور دوسرے یہ کہ رعب سے میری مدد کی گئی (یعنی مخالفین پر میرا رعب پڑ کر ان کو مغلوب کر دیتا ہے) تیسرے میرے لیے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا (مخلاف انبیائے سابقین کے کہ مال غنیمت ان کے لیے حلال نہ تھا، بلکہ آسمان سے ایک آگ نازل ہوتی تھی جو تمام مال غنیمت کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی تھی، اور یہی جہاد کی مقبولیت کی علامت بھی جاتی تھی) اور چوتھے میرے لیے تمام زمین نماز پڑھنے کی جگہ بنا دی گئی (مخلاف امم سابقہ کے کہ ان کی نماز صرف مسجدوں ہی میں ہو سکتی تھی) اور زمین کی مٹی میرے لیے پاک کرنے والی بنا دی گئی (یعنی وقت ضرورت تیمم جائز کیا گیا جو کہ پہلی امتوں کے لیے جائز نہ تھا) پانچویں میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں (مخلاف انبیائے سابقین کے کہ وہ خاص خاص قوموں کی طرف کسی خاص اقلیم میں ایک محدود زمانہ تک کے لیے مبعوث ہوتے تھے) چھٹے یہ کہ مجھ پر انبیاء ختم کر دیے گئے۔“

(5) حضرت امی عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء (کنز العمال)
ترجمہ: ”میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد، مساجد انبیاء کی خاتم اور آخر ہے۔“

(6) حضرت انس بن مالکؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
 الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدى ولا نبى. (ترمذی شریف)
 ترجمہ: ”رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔“

(7) حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
 عن عقبه بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان
 بعدى نبى لكان عمر بن الخطاب (ترمذی شریف)
 ترجمہ: ”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطابؓ ہوتے۔“

ختم نبوت اور صحابہ کرامؓ

حضور خاتم النبیین ﷺ کے دور مبارک میں اسود عسی نامی ایک بد بخت نے دعویٰ
 نبوت کیا تو آپ ﷺ کے حکم اور خواہش پر آپ ﷺ کے ایک صحابی حضرت فیروز دیلمیؓ نے
 اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اسے جہنم واصل کیا۔ اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ
 کے آخری دنوں میں سیلمہ کذاب نامی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ بہت سارے لوگ
 اس کے پیروکار بن گئے۔ آقائے نامدار ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے
 سیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کے لیے جید صحابہ کرامؓ پر مشتمل ایک لشکر بھیجا۔ یہ تحفظ ختم نبوت
 اور اس کے منکرین کے مرتد اور واجب القتل ہونے پر صحابہ کرامؓ و تابعین کا پہلا اجماع تھا۔
 حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”ان امتی تجتمع علی ضلالة“ میری امت
 گمراہی پر کبھی متفق نہیں ہو سکتی۔ سیلمہ کذاب اور اس کی جماعت کے خلاف وہی معاملہ کیا گیا
 جو مفسد کفار کے ساتھ کیا جاتا ہے حالانکہ سیلمہ کذاب (قادیانیوں کی طرح) نماز، روزہ پر
 ایمان رکھتا تھا۔ وہ آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اپنی نبوت کا بھی مدعی
 تھا۔ یہاں تک کہ اس کی اذان میں برابر ”اشهد ان محمد رسول الله“ پکارا جاتا تھا اور وہ
 خود بھی اس کی تصدیق کرتا تھا۔ اس کے باوجود صحابہ کرامؓ نے بغیر مطالبہ معجزات متفقہ طور پر

مسئلہ کذاب کے خلاف جہاد کا اعلان کیا کیونکہ اس نے حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا تھا جو صحابہ کرام کے لیے قطعی طور پر ناقابل برداشت تھا۔ صحابہ کرام میں سے کسی ایک نے بھی مسئلہ کذاب کے خلاف جہاد سے انکار نہ کیا اور نہ کسی نے یہ کہا کہ یہ لوگ اہل قبلہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، حج اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، ان کو کیسے کافر سمجھ لیا گیا ہے؟ (جیسا کہ آج کل ہمارے ہاں قادیانیوں کو سمجھا جاتا ہے) بلکہ صحابہ کرام نے بہ اجماع مسئلہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کو ادعائے نبوت کی وجہ سے کافر، مرتد اور واجب القتل سمجھا۔ خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ نے دس ہزار صحابہ کرام پر مشتمل ایک عظیم الشان لشکر حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں مسئلہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جہاد کے لیے یمامہ روانہ فرمایا۔ اس لشکر میں بعض بدری صحابہ کرام بھی شریک ہوئے حالانکہ وہ بہت ضعیف ہو چکے تھے مگر تحفظ ختم نبوت کی خاطر وہ اس عظیم جہاد میں شریک ہوئے۔ مسئلہ کذاب کے خلاف اس جہاد میں تقریباً بارہ سو صحابہ کرام شہید ہوئے جن میں تقریباً 9 سو حفاظ قرآن تھے۔ مسئلہ کذاب کے لشکر کی تعداد چالیس ہزار مسلح جوانوں پر مشتمل تھی۔ ان میں سے 28 ہزار کے قریب ہلاک ہوئے۔ مسئلہ کذاب کو حضرت وحشیؓ نے اپنے نیزے سے واصل جہنم کیا۔ مسئلہ کی فوج کے باقی لوگوں نے ہتھیار ڈال دیے۔

ان واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کی کتنی بڑی جماعت جھوٹے مدعی نبوت سے مقابلہ کے لیے میدان میں آئی۔ صحابہ کرام نے نہ وقت کی نزاکت کا خیال کیا، نہ مسلمانوں کی بے سروسامانی کا، اور نہ اس جماعت کے نماز، روزہ، حج، تلاوت یا دیگر احکام اسلامی کے ادا کرنے کا۔ انہوں نے محض اس بات پر جہاد کیا کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت کا ہر مدعی کذاب، مرتد اور واجب القتل ہے اور اس کی سرکوبی ہر مسلمان کا اولین فریضہ ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کسی بھی شخص کا دعویٰ نبوت خواہ کسی بھی تاویل سے ہو، اس کی کتنی ہی بڑی جماعت کیوں نہ ہو، وہ ظاہری شکل و صورت سے کتنے ہی ”اسلامی“ کیوں نہ ہوں، خواہ وہ زبان سے کلمہ پڑھتے ہوں، تمام اسلامی شعائر کی پابندی کرتے ہوں، وہ سب لوگ با اتفاق قرآن و سنت و اجماع صحابہ کرام، کافر، مرتد اور واجب القتل ہیں۔

ختم نبوت اور اکابرین امت

حضور نبی کریم ﷺ پر ہر قسم کی نبوت کا اعتقاد قرآن و حدیث و اجماع صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ اس سلسلہ میں حضرات محدثین، مفسرین اور فقہاء کی چند ایک آرا پیش خدمت ہیں:

قاضی عیاضؒ

□ ”آپ ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ آپ ﷺ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں، اور اس پر امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام بالکل اپنے ظاہری معنوں پر محمول ہے، اور جو اس کا مفہوم ظاہری الفاظ سے سمجھ میں آتا ہے، وہ ہی بغیر کسی تاویل یا تخصیص کے مراد ہے۔ پس ان لوگوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے جو اس کا انکار کریں، اور یہ قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے۔“

(کتاب الشفا از قاضی عیاض صفحہ 62)

□ ”اور خلیفہ عبدالملک بن مروان نے حارث مدعی نبوت کو قتل کیا اور سولی پر چڑھایا، اور ایسا ہی معاملہ بہت سے خلفا اور بادشاہوں نے اس جیسے مدعیان نبوت کے ساتھ کیا ہے اور اس زمانہ کے علما نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ ان کا یہ فعل صحیح و درست تھا اور جو ان کے کافر کہنے کا مخالف ہے وہ خود کافر ہے۔“ (ایضاً)

□ ”اور ایسے ہی ہم اس شخص کو بھی کافر کہتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے یعنی آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں دعویٰ کرے جیسے مسیلمہ اور اسود عسی نے کیا، یا آپ ﷺ کے بعد کرے، اس لیے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، بتصریح قرآن و حدیث۔ پس دعویٰ نبوت اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب ہے مثل صیانیوں کے۔“ (ایضاً)

علامہ سید محمود آلوسیؒ

□ ”اور آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ان مسائل میں سے ہے جس پر تمام آسمانی کتابیں ناطق ہیں، اور احادیث نبویہ ﷺ اس کو بوضاحت بیان کرتی ہیں اور تمام امت کا

اجماع ہے، پس اس کے خلاف کامی کافر ہے، اگر توبہ نہ کرے تو قتل کروایا جائے۔“
(تفسیر روح المعانی صفحہ 65 ج 1 از مفتی بغداد علامہ سید محمود آلوسی)

علامہ ابن حجر مکیؒ

□ ”اور جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد کسی وحی کا معتقد ہو وہ بہ اجماع مسلمین کافر ہے۔“
(مقاوی ابن حجر مکیؒ)

ملا علی قاریؒ

□ ”اور ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ بالاجماع کفر ہے۔“
(شرح فقہ اکبر صفحہ 202 از ملا علی قاریؒ)

ابن حبانؒ

□ ”اور جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ نبوت کسب کر کے حاصل کی جاسکتی ہے اور وہ منقطع نہیں ہوئی، یا یہ عقیدہ رکھے کہ ولی نبی سے افضل ہے تو یہ شخص زندقہ ہے۔ اس کا قتل کرنا واجب ہے۔“ (زرقاتی صفحہ 188 جلد 6)

حضرت امام ابوحنیفہؒ

سراج الامت حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور ایک شخص (الہلونی) نے کہا کہ میں جا کر اس سے کوئی نشانی اور معجزہ طلب کرتا ہوں۔ تاکہ اس کا صدق و کذب عیاں ہو۔ اس پر حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

□ مَنْ طَلَبَ مِنْهُ عِلْمًا فَقَدْ كَفَرَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

ترجمہ: ”جو شخص اس سے علم طلب کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ آنحضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے کہ میرے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔“

(مناقب صدر الائمہ المکی جلد اول صفحہ 161 طبع دائر المعارف، حیدرآباد و کن

الغرض ختم نبوت کا مسئلہ اس طرح واضح اور بے غبار ہے کہ اس میں کسی قدر تاثر

کرنا بھی خالص کفر ہے۔

مادوی مالگیری

□ ”جب کوئی آدمی یہ عقیدہ نہ رکھے کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں، اور اگر کہے کہ میں رسول اللہ ہوں یا فارسی میں کہے کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ ہو کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں، تب بھی کافر ہو جاتا ہے۔“ (مادوی مالگیری صفحہ 263 ج 3)

محمد مصطفیٰ کا ہے یہ فرماں ”لانی بعدی“
 نہ ہو قائل جو اس کا وہ مسلمان ہو نہیں سکتا
 نہیں یہ جزو ایمان بلکہ ہے بنیاد ایمان کی
 نہ ہو جس کا یہ ایمان اہل ایمان ہو نہیں سکتا

اب نبی کی آخر ضرورت کیا ہے؟

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں:

”حضور ﷺ کے بعد نبوت کے دروازے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند تسلیم کرنا ہر زمانے میں تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ رہا ہے اور اس امر میں مسلمانوں کے درمیان کبھی کوئی اختلاف نہیں رہا کہ جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور جو اس کے دعوے کو مانے، وہ دائرۃ اسلام سے خارج ہے۔“

اب یہ دیکھنا ہر صاحب عقل آدمی کا اپنا کام ہے کہ لفظ خاتم النبیین کا جو مفہوم لغت سے ثابت ہے، جو قرآن کی عبارت کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے، جس کی تصریح نبی ﷺ نے خود فرمادی ہے، جس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے، اور جسے صحابہ کرام کے زمانے سے لے کر آج تک تمام دنیا کے مسلمان بلا اختلاف مانتے رہے ہیں، اس کے خلاف کوئی دوسرا مفہوم لینے اور کسی نئے مدعی کے لیے نبوت کا دروازہ کھولنے کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو کیسے مسلمان تسلیم کیا جاسکتا ہے، جنہوں نے باب نبوت کے مفتوح ہونے کا محض خیال ہی ظاہر نہیں کیا ہے، بلکہ اس دروازے سے ایک صاحب، حریم نبوت میں داخل بھی ہو گئے ہیں اور یہ لوگ ان کی نبوت پر ایمان بھی لے آئے ہیں۔

اس سلسلے میں تین باتیں قابل غور ہیں:

پہلی بات یہ ہے کہ نبوت کا معاملہ ایک بڑا ہی نازک معاملہ ہے۔ قرآن مجید کی رو سے یہ اسلام کے اُن بنیادی عقائد میں سے ہے، جن کے ماننے یا نہ ماننے پر آدمی کے کفر و ایمان کا انحصار ہے۔ ایک شخص نبی ہو اور آدمی اس کو نہ مانے تو کافر اور وہ نبی نہ ہو اور آدمی اس کو مان لے تو کافر۔ ایسے نازک معاملے میں تو اللہ تعالیٰ سے کسی بے احتیاطی کی بدوجہ اولیٰ توقع نہیں کی جاسکتی۔ اگر محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا ہوتا تو اللہ تعالیٰ خود قرآن میں صاف صاف اس کی تصریح فرماتا، رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ سے اس کا کھلا کھلا اعلان کرانا اور حضور ﷺ دنیا سے کبھی تشریف نہ لے جاتے، جب تک اپنی امت کو اچھی طرح خبردار نہ کر دیتے کہ میرے بعد بھی ایسا آئیں گے اور تمہیں ان کو ماننا ہوگا۔ آخر اللہ اور اس کے رسول کو ہمارے دین و ایمان سے کیا دشمنی تھی کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ تو کھلا ہوتا اور کوئی نبی آنے والا بھی ہوتا، جس پر ایمان لائے بغیر ہم مسلمان نہ ہو سکتے، مگر ہم کو نہ صرف یہ کہ اس سے بے خبر رکھا جاتا، بلکہ اس کے برعکس اللہ اور اس کا رسول، دونوں ایسی باتیں فرما دیتے جن سے تیرہ سو برس تک ساری امت یہی سمجھتی رہی اور آج بھی سمجھ رہی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔

اب اگر بغرض حال نبوت کا دروازہ واقعی کھلا بھی ہو اور کوئی نبی آ بھی جائے تو ہم بے خوف و خطر اس کا انکار کر دیں گے۔ خطرہ ہو سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی باز پرس ہی کا تو ہو سکتا ہے۔ وہ قیامت کے روز ہم سے پوچھے گا تو ہم یہ سارا ریکارڈ برسر عدالت لا کر رکھ دیں گے جس سے ثابت ہو جائے گا کہ معاذ اللہ اس کفر کے خطرے میں تو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہی نے ہمیں ڈالا تھا۔ ہمیں قطعاً کوئی اندیشہ نہیں ہے کہ اس ریکارڈ کو دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ ہمیں کسی نئے نبی پر ایمان نہ لانے کی سزا دے ڈالے گا۔ لیکن اگر نبوت کا دروازہ فی الواقع بند ہے اور کوئی نبی آنے والا نہیں ہے، اور اس کے باوجود کوئی شخص کسی مدعی نبوت پر ایمان لاتا ہے تو اسے سوچ لینا چاہیے کہ اس کفر کی پاداش سے بچنے کے لیے وہ کون سا ریکارڈ خدا کی عدالت میں پیش کر سکتا ہے، جس سے وہ رہائی کی توقع رکھتا ہو؟ عدالت میں پیش ہونے سے پہلے اسے اپنی صفائی کے مواد کا ہمیں جائزہ لے لینا چاہیے اور ہمارے پیش کردہ مواد سے مقابلہ کر کے خود ہی دیکھ لینا چاہیے کہ جس صفائی کے بھروسے پر وہ یہ کام کر رہا ہے، کیا ایک عقل مند آدمی اس پر اعتماد کر کے کفر کی سزا کا خطرہ مول لے سکتا ہے؟

دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ نبوت کوئی ایسی صفت نہیں ہے، جو ہر اس شخص میں پیدا ہو جایا کرے، جس نے عبادت اور عمل صالح میں ترقی کر کے اپنے آپ کو اس کا اہل بنا لیا ہو۔ نہ یہ کوئی ایسا انعام ہے، جو کچھ خدمات کے صلے میں عطا کیا جاتا ہو بلکہ یہ ایک منصب ہے جس پر ایک خاص ضرورت کی خاطر اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مقرر کرتا ہے۔ وہ ضرورت جب دائمی ہوتی ہے تو ایک نبی اس کے لیے مامور کیا جاتا ہے اور جب ضرورت نہیں ہوتی یا باقی نہیں رہتی تو خواہ مخواہ انبیاء پر انبیاء نہیں بھیجے جاتے۔

قرآن مجید سے جب ہم یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نبی کے تقرر کی ضرورت کن کن حالات میں پیش آئی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ صرف چار حالتیں ایسی ہیں، جن میں ایسا مبعوث ہوئے ہیں:

- اول: یہ کہ کسی خاص قوم میں نبی بھیجنے کی ضرورت اس لیے ہو کہ اس میں پہلے کبھی کوئی نبی نہ آیا تھا اور کسی دوسری قوم میں آئے ہوئے نبی کا پیغام بھی اُس تک نہ پہنچ سکتا تھا۔
- دوم: یہ کہ نبی بھیجنے کی ضرورت اس وجہ سے ہو کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کی تعلیم بھلا دی گئی ہو، یا اس میں تحریف ہو گئی ہو، اور اس کے نقش قدم کی پیروی کرنا ممکن نہ رہا ہو۔
- سوم: یہ کہ پہلے گزرے ہوئے نبی کے ذریعہ مکمل تعلیم و ہدایت لوگوں کو نہ ملی ہو اور تکمیل دین کے لیے مزید ایسا کی ضرورت ہو۔

چہارم: یہ کہ ایک نبی کے ساتھ اس کی مدد کے لیے ایک اور نبی کی حاجت ہو۔

اب یہ ظاہر ہے کہ ان میں سے کوئی ضرورت بھی حضور نبی کریم ﷺ کے بعد باقی نہیں رہی ہے۔ قرآن خود کہہ رہا ہے کہ حضور ﷺ کو تمام دنیا کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے اور دنیا کی تمدنی تاریخ بتا رہی ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت کے وقت سے مسلسل ایسے حالات موجود رہے ہیں کہ آپ ﷺ کی دعوت سب قوموں کو پہنچ سکتی تھی اور ہر وقت پہنچ سکتی ہے۔ اس کے بعد الگ الگ قوموں میں ایسا آنے کی کوئی حاجت باقی نہیں رہتی۔

قرآن اس پر بھی گواہ ہے اور اس کے ساتھ حدیث و سیرت کا پورا ذخیرہ اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ حضور ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم بالکل اپنی صحیح صورت میں محفوظ ہے۔ اس میں مسخ و تحریف کا کوئی عمل نہیں ہوا ہے۔ جو کتاب آپ ﷺ لائے تھے، اس میں ایک لفظ کی بھی کمی بیشی آج تک نہیں ہوئی، نہ قیامت تک ہو سکتی ہے۔ جو ہدایت آپ ﷺ نے

اپنے قول و عمل سے دی، اس کے تمام آثار آج بھی اس طرح ہمیں مل جاتے ہیں کہ گویا ہم آپ ﷺ کے زمانے میں موجود ہیں۔ اس لیے دوسری ضرورت بھی ختم ہوگئی۔

پھر قرآن مجید یہ بات بھی صاف صاف کہتا ہے کہ حضور ﷺ کے ذریعہ سے دین کی تکمیل کر دی گئی۔ لہذا تکمیل دین کے لیے بھی اب کوئی نئی درکار نہیں رہا۔ اب رہ جاتی ہے چوتھی ضرورت، تو اگر اس کے لیے کوئی نئی درکار ہوتا تو وہ حضور ﷺ کے زمانے میں آپ ﷺ کے ساتھ مقرر کیا جاتا۔ ظاہر ہے کہ جب وہ مقرر نہیں کیا گیا تو یہ وجہ بھی ساقط ہوگئی۔

اب ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ پانچویں وجہ کون سی ہے، جس کے لیے آپ ﷺ کے بعد ایک نئی ضرورت ہو؟ اگر کوئی کہے کہ قوم بگڑ گئی ہے، اس لیے اصلاح کی خاطر ایک نئی ضرورت ہے، تو ہم اُس سے پوچھیں گے کہ محض اصلاح کے لیے نیا دنیا میں کب آیا ہے کہ آج صرف اس کام کے لیے وہ آئے؟ نئی تو اس لیے مقرر ہوتا ہے کہ اس پر وحی کی جائے اور وحی کی ضرورت یا تو کوئی نیا پیغام دینے کے لیے ہوتی ہے یا پچھلے پیغام کی تکمیل کرنے کے لیے، یا اس کو تحریفات سے پاک کرنے کے لیے۔ قرآن اور سنت محمدیہ ﷺ کے محفوظ ہو جانے اور دین کے مکمل ہو جانے کے بعد جب وحی کی سب ممکن ضرورتیں ختم ہو چکی ہیں، تو اب اصلاح کے لیے صرف مصلحین کی حاجت باقی ہے نہ کہ انبیاء کی۔

تیسری قابل توجہ بات یہ ہے کہ نئی جب بھی کسی قوم میں آئے گا، فوراً اس میں کفر و ایمان کا سوال اٹھ کھڑا ہوگا۔ جو اس کو مانیں گے، وہ ایک امت قرار پائیں گے اور جو اس کو نہ مانیں گے، وہ لامحالہ دوسری امت ہوں گے۔ ان دونوں امتوں کا اختلاف محض فروغ اختلاف نہ ہوگا بلکہ ایک نئی پر ایمان لانے اور نہ لانے کا ایسا بنیادی اختلاف ہوگا، جو انہیں اس وقت تک جمع نہ ہونے دے گا جب تک ان میں سے کوئی اپنا عقیدہ نہ چھوڑ دے۔ پھر ان کے لیے عملاً بھی ہدایت اور قانون کے ماخذ الگ الگ ہوں گے، کیونکہ ایک گروہ اپنے تسلیم کردہ نئی کی پیش کی ہوئی وحی اور اس کی سنت سے قانون لے گا اور دوسرا گروہ اس کے ماخذ قانون ہونے کا سرے سے منکر ہوگا۔ اس بنا پر ان کا ایک مشترک معاشرہ بن جانا کسی طرح بھی ممکن نہ ہوگا۔

ان حقائق کو اگر کوئی محض نگاہ میں رکھے تو اُس پر یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی

کہ ختم نبوت اُمت مسلمہ کے لیے اللہ کی ایک بہت بڑی رحمت ہے، جس کی بدولت ہی اُس اُمت کا ایک دائمی اور عالمگیر برادری بننا ممکن ہوا ہے۔ اس چیز نے مسلمانوں کو ایسے ہر بنیادی اختلاف سے محفوظ کر دیا ہے، جو ان کے اندر مستقل تفریق کا موجب ہو سکتا ہو، اب جو شخص بھی محمد ﷺ کو اپنا ہادی و رہبر مانے اور ان کی دی ہوئی تعلیم کے سوا کسی اور ماخذ ہدایت کی طرف رجوع کرنے کا قائل نہ ہو، وہ اس برادری کا فرد ہے اور ہر وقت ہو سکتا ہے۔ یہ وحدت اس اُمت کو کبھی نصیب نہ ہو سکتی تھی، اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہو جاتا کیونکہ ہر نبی کے آنے پر یہ پارہ پارہ ہوتی رہتی۔

آدی سوچے تو اس کی عقل خود یہ کہہ دے گی کہ جب تمام دنیا کے لیے ایک نبی بھیج دیا جائے اور جب اس نبی کے ذریعہ سے دین کی تکمیل بھی کر دی جائے، تو نبوت کا دروازہ بند ہو جانا چاہیے تاکہ اس آخری نبی کی بھروی پر جمع ہو کر تمام دنیا میں ہمیشہ کے لیے اہل ایمان کی ایک ہی اُمت بن سکے اور بلا ضرورت نئے نئے نبیوں کی آمد سے اس اُمت میں بار بار تفرقہ نہ برپا ہوتا رہے۔ نبی خواہ ”مظلی“ ہو یا ”بروزی“ امتی ہو یا صاحب شریعت یا صاحب کتاب، بہر حال جو شخص نبی ہوگا اور خدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہوگا، اس کے آنے کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا کہ اس کے ماننے والے ایک اُمت بنیں اور نہ ماننے والے کافر قرار پائیں۔ یہ تفریق اس حالت میں تو ناگزیر ہے، جب کہ نبی کے بھیجے جانے کی فی الواقع ضرورت ہو۔ مگر جب اس کے آنے کی کوئی ضرورت باقی نہ رہے تو خدا کی حکمت اور اس کی رحمت سے یہ بات قطعی بعید ہے کہ وہ خواہ مخواہ اپنے بندوں کو کفر و ایمان کی کشمکش میں مبتلا کرے اور انہیں کبھی ایک اُمت نہ بننے دے، لہذا جو کچھ قرآن سے ثابت ہے اور جو کچھ سنت اور اجماع سے ثابت ہے، عقل بھی اسی کو صحیح تسلیم کرتی ہے اور اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اب نبوت کا دروازہ بند ہی رہنا چاہیے۔“

اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی

اس زمانہ میں حکومتیں اور بڑے بڑے ادارے اپنا نظم و نسق چلانے کے لیے کلیدی عہدوں (سفارت و وزارت) پر ایسے افراد کا انتخاب کرتے ہیں جو پوری اہلیت اور قابلیت کے مالک ہوں۔ مثلاً وہ عقل و فہم میں یگانہ روزگار ہوں، حکومت کے وفادار اور اطاعت شعار

ہوں۔ صادق اور امانت دار ہوں۔ جھوٹے اور مکار نہ ہوں۔ زیرک اور دانا ہوں کہ حکومت کے احکامات کو سمجھنے میں غلطی نہ کریں۔ اگر ان میں یہ اوصاف نہ ہوں تو حکومت انہیں اہم عہدوں پر فائز نہیں کرے گی۔ جب دنیاوی حکومتوں اور اداروں کے سفیروں، وزیروں اور ڈائریکٹروں کے یہ اوصاف ہیں تو ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں کے اوصاف حمیدہ ان سے ان گنت درجہ بڑھ کر ہوں گے۔ نبی اور رسول ایسی غیر معمولی خوبیوں اور حیران کن صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں کہ لوگ ان کی سیرت اور کردار کو دیکھ کر عرش عرش کراٹھتے ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد بے شمار لوگوں نے نبوت کے دعوے کیے جن میں ایک قادیان کا مرزا قادیانی بھی ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ کیا اس میں اوصاف نبوت میں سے کوئی ایک چیز بھی موجود تھی یا نہیں؟

1- سچا نبی کامل العقل بلکہ اکمل العقل ہوتا ہے تاکہ اس سے وحی الہی سمجھنے میں غلطی نہ ہو۔ نبی اپنے دور میں عقل و فہم کے لحاظ سے اس قدر بلند درجے پر فائز ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں اس کی کوئی نظیر نہ ہو۔ نبی اپنی تمام امت سے عقل سلیم اور دانائی و حکمت میں سب سے بالا اور برتر ہوتا ہے۔ کسی بڑے سے بڑے عاقل، فلاسفر اور دانشور کی ذہانت اور فہم اس کے ہم پلہ اور پاسنگ نہیں ہوتی۔ جبکہ مرزا قادیانی دائیں بائیں جوتے کی تمیز نہیں کر سکتا تھا۔ (سیرت المہدی 1 صفحہ 67 از مرزا بشیر احمد ایم اے) اپنی قمیض کے کاج بٹن اٹنے لگاتا تھا۔ (سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 126 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

جبکہ

مرزا قادیانی نبی کے بجائے نبی تھا۔ وہ ایک ناقص العقل اور بیوقوف شخص تھا۔ وہ اپنے کردار کے لحاظ سے عجیب و غریب حماقتوں کا مجموعہ تھا۔ اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنے باپ کے حالات زندگی پر ایک کتاب ”سیرت المہدی“ کے عنوان سے لکھ رکھی ہے۔ یہ کتاب مرزا قادیانی کے معھکہ خیز، مخبوط الحواس اور احمقانہ کردار پر شاہد ہے۔

2- سچے نبی کا حائضہ کامل بلکہ اکمل ہوتا ہے۔ (یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید کے پہلے حافظ، حضور نبی اکرم ﷺ میں یہ استفسار کرنے کی جسارت کرتا ہوں، کیا مرزا قادیانی بھی

اپنے الہامات، کثوف اور رویا وغیرہ کا حافظ تھا؟ مگر افسوس اس کا معاملہ تو..... را حافظ نہ باشد
 والا تھا، اسی لیے تو اس کے ”روحانی خزائن“ تناقضات و تضادات کا بے مثال مرقع ہیں۔) اگر
 نبی کا حافظ کمزور یا خراب ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی وحی بھی صحیح طریقے سے یاد نہ رہے
 گی اور ایک لفظ کی کمی و بیشی سے اللہ کے حکم میں زمین و آسمان کا فرق پیدا ہو
 جائے گا اور اس سے بجائے ہدایت کے گمراہی پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ شان
 رسالت کی پہلی شرط یہ ہے کہ مدعی نبوت کو دماغی عارضہ نہ ہو اور جسمانی بیماریوں
 سے بھی اس کے جسمانی حالات مستحبہ نہ ہوں تاکہ تبلیغ رسالت کا کام اچھی طرح
 انجام دے سکے۔

جبکہ

مرزا قادیانی کا حافظہ بہت خراب تھا۔ بقول مرزا قادیانی ”حافظہ کی یہ ابتری (یعنی
 بدترین حالت) ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔“ (مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 483 طبع
 جدید از مرزا قادیانی) مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں مانگو لیا، مراق اور خرابی
 حافظہ کا خود اقرار اور اعتراف کیا ہے۔ دنیا کے کسی شخص کے کلام اور تحریروں میں
 اتنا تضاد نہیں جتنا کہ مرزا قادیانی کے کلام اور تحریروں میں موجود ہے۔ اس کا حافظہ
 اتنا کمزور تھا کہ گڑ کے ڈھیلے اور مٹی کے ڈھیلوں میں فرق نہ کر سکا۔

-3

بچے نبی کا علم کامل اور اکمل ہوتا ہے۔ وہ دنیاوی استادوں سے علم حاصل نہیں کرتا
 بلکہ براہ راست اللہ تعالیٰ اُسے علم لدنی سے سرفراز فرماتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے
 فضل سے دنیا و جہاں کے تمام علوم اور معارف پر مکمل دسترس رکھتا ہے۔

جبکہ

”سلطان العلم“ مرزا قادیانی کو صحیح اردو تک نہ آتی تھی۔ اس کی نثر میں مذکورہ
 اور واحد جمع کی بے شمار اغلاط ہیں۔ یہی حال فارسی اور عربی کا ہے۔ انگریزی ایسی
 تھی کہ اگر کوئی انگریز سن لے تو بارے حیرت کے اُسے ہارٹ اٹیک ہو جائے۔
 مرزا قادیانی ایسا جاہل تھا کہ وہ اسلامی مہینہ صفر کو چوتھا مہینہ قرار دیتا ہے۔ (تریاق
 المثلوب صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 218 از مرزا قادیانی) مرزا
 قادیانی کی تحریروں میں اس قدر بے ربط اور سب و شتم سے بھری ہوئی ہیں کہ کوئی شریف

آدمی ان کتابوں کے دو صفحات نہیں پڑھ سکتا۔ مرزا قادیانی کی شاعری ایسی ہے کہ خود قادیانی خجالت کے مارے اُسے پڑھنے سے گھبراتے ہیں۔ مثلاً اس کا ایک مشہور شعر ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 127 از مرزا قادیانی)

کیا کوئی قادیانی اس کا ترجمہ اور تشریح کر سکتا ہے؟

سچا نبی اللہ تعالیٰ کا مکمل مطیع اور فرماں بردار ہوتا ہے اور اس کے دشمنوں سے بیزار

اور ناخوش رہتا ہے۔

جبکہ

مرزا قادیانی نے پوری زندگی اسلام کی مخالفت میں گزاری اور حکومتِ برطانیہ کی مسلسل خوشامد کر کے جہاد کو حرام قرار دیا اور اس کے فروغ کے لیے دعائیں کرتا رہا۔ مرزا قادیانی خود تو انگریزوں کا ”خودکاشتہ پودا“ تھا ہی مگر ساتھ ہی وہ مسلمانوں کو بھی یہ تعلیم دیتا تھا کہ وہ انگریزوں کی اطاعت کریں اور ہر قسم کا جہاد چھوڑ دیں۔

(مجموعہ اہتہارات جلد سوم صفحہ 21، 584 از مرزا قادیانی)

سچا نبی صادق اور امین ہوتا ہے۔ وہ کبھی جھوٹا اور خائن نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے اس

کا کردار اس قدر شفاف اور اجلا ہوتا ہے کہ مخالفین بھی اس کی اس خوبی کا برملا

اعتراف کرتے ہیں۔

جبکہ

مرزا قادیانی پر لے درجہ کا جھوٹا، خائن اور کذاب تھا۔ اس کے جھوٹ پر علمائے

کرام نے مستقل کتابیں تحریر کی ہیں۔ اس کی تمام پیش گوئیاں جھوٹ اور غلط ثابت

ہوئیں۔ اس نے اپنے جھوٹ کا نام پراپیگنڈا رکھ لیا تھا، اس لیے بعض بد نصیب

اس کے جال میں پھنس گئے۔ ورنہ مرزا قادیانی جس اعلیٰ درجے کا جھوٹ بولتا تھا،

اس سے شیطان بھی شرماتا تھا۔

سچا نبی کسی کی زمین، جائیداد یا مال و دولت کا وارث ہوتا ہے اور نہ اس کے بعد اس

کا کوئی وارث ہوتا ہے۔ وہ کوئی ترکہ نہیں چھوڑتا۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد

گرا می ہے: ”ہم گروہ انبیاء نہ ہم کسی کے وارث اور نہ ہمارا کوئی وارث۔ ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں، وہ خدا کے لیے وقف ہوتا ہے۔“

جبکہ

مرزا قادیانی کا معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ وہ اپنے باپ کی جائیداد اور مال و دولت کا وارث ہوا اور انگریزی عدالت سے اس کی باضابطہ رجسٹری ہوئی اور اس کے مرنے کے بعد اس کی تمام جائیداد اور مال و زر پر اس کی اولاد قابض ہوئی اور اس پر باقاعدہ جھگڑے بھی ہوئے۔

سچا نبی زاہد ہوتا ہے۔ اس کا زہد و تقویٰ سب سے اعلیٰ اور بڑھ کر ہوتا ہے۔ وہ دنیا کی شہوات اور لذات سے بے تعلق ہوتا ہے کیونکہ شہوت پرستی اللہ کے بندوں کو خدا پرست نہیں بنا سکتی۔

جبکہ

مرزا قادیانی میں زہد نام کی کوئی چیز سرے سے موجود نہ تھی۔ اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی تصنیف ”سیرت المہدی“ (جلد دوم صفحہ 132) میں موجود مرزا قادیانی کی خوراک پڑھ لی جائے تو پیٹو آدمی بھی کانوں کو ہاتھ لگاتا ہے۔ اس بسیار خور کے بارے ہر شخص کہتا کہ یہ پیٹ ہے یا بے ایمان کی قبر؟ اگر مرزا قادیانی اتنی خوراک کھانے کا مظاہرہ کسی سرکس میں کرتا تو اپنی جھوٹی نبوت سے زیادہ پیسہ اور شہرت کماتا۔ انبیاء کی جسمانی طاقت اور دماغی قوی، منک و عنبر کے مرکبات کے محتاج نہیں ہوتے (سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 50، 51) بلکہ روکھی سوکھی کھا کر فطرتی طور پر انوار شباب کو ساٹھ سال بلکہ سو سال تک نمایاں طور پر دنیا کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی طرح مریل اور دائم المریض نہیں ہوتے کہ مذہبی فرائض ادا کرنے سے بھی معذور ہوں۔ مرزا قادیانی نے مختلف حیلے بہانوں سے اس قدر روپیہ جمع کیا کہ وہ آج کے دور کے اربوں روپے بنتے ہیں۔

سچا نبی حسب و نسب کے اعتبار سے اعلیٰ اور برتر ہوتا ہے اس کا خاندان بہترین ہوتا ہے۔

جبکہ

مرزا قادیانی مغل برلاس قوم سے تعلق رکھتا تھا، اور اس کا خاندان کئی نسلوں سے

انگریز کا وفادار اور مسلمانوں کا مخبر چلا آ رہا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 376، طبع جدید، از مرزا قادیانی)

9- سچا نبی اپنے قول و فعل میں صادق ہوتا ہے۔ اس کے اقوال و افعال اور سیرت کے قریب بھی کذب پھٹک نہیں سکتا اور نہ کذب کے شائبہ کا اس کی زندگی میں تصور ہو سکتا ہے۔ یہی وہ بنیاد ہے جس کی وجہ سے نبی اپنی تصدیق کے لیے صدق کو معیار اور کسوٹی بناتا ہے۔

جبکہ

مرزا قادیانی اپنے قول و فعل اور سیرت کے اعتبار سے نہایت جھوٹا اور کذاب تھا۔ خود اس کا اپنی زبان سے اپنا تعارف، پیش گوئیاں اور اپنے دعوؤں میں صدق کی دجیاں اڑتی نظر آتی ہیں۔ یہ ایسے امور ہیں جنہیں سمجھنے کے لیے بیش بہا علم کی ضرورت نہیں ہے۔

10- سچے نبی کے لیے ضروری ہے کہ وہ مرد ہو کیونکہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں۔ نبی کا دین اور عقل کا ناقص ہونا محال ہے۔ عورت کے لیے پردہ ضروری ہے۔ اگر عورت نبی ہو تو لوگ اسے کیسے دیکھیں گے، نبیہ کو دیکھے بغیر صحابی کیسے بنیں گے۔ اگر وہ پردہ نہیں کرے گی تو موجب فتنہ ہوگی۔ نبی کی آواز بھی حسین و جمیل اور خوش نوا ہوتی ہے۔ اگر وہ نبیہ ہوگی تو مختلف فتنوں کا دروازہ کھولے گی۔

جبکہ

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ میں مریم ہوں۔ خدا نے میرے ساتھ رجولیت کا اظہار کیا، جس کے نتیجہ میں، میں حاملہ ہوا اور دس مہینے کے بعد میرے میں سے، میں نکلا۔ (کشتی نوح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی) ظاہر ہے مریم اور حاملہ تو صرف عورت ہی ہو سکتی ہے نہ کہ مرد۔ لہذا (پارٹ ٹائم) عورت ہونے کے ناتے مرزا قادیانی نبی نہ ہوا۔

11- سچا نبی اخلاق کاملہ اور کمالاتِ فاضلہ سے موصوف ہوتا ہے۔ بد اخلاق اور بد زبان نہیں ہوتا۔

جبکہ

مرزا قادیانی بدگو اور بدکلام تھا۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنے مخالفین کو گالیاں دیتا تھا۔ وہ انھیں جہنمی، کافر، کجخیروں کی اولاد، کتے، سور، شیطان، بدذات، دجال، خبیث اور کذاب وغیرہ کے ناموں سے یاد کرتا۔ لعنت بازی تو اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ حالانکہ خود اس کا کہنا ہے کہ گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔

(ست پجین صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی)

-12 سچا نبی، صاحب کتاب ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی پر کوئی مربوط الہامی کتاب نازل نہ ہوئی تھی۔

-13 سچا نبی شاعر نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی شاعر تھا۔

-14 سچا نبی دین سکھانے کی اجرت نہیں مانگتا جبکہ مرزا قادیانی اپنی کتابوں کی طباعت و اشاعت کا بھاری معاوضہ وصول کرتا رہا۔

-15 سچے نبی پر اس کی اپنی زبان میں وحی کا نزول ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی پر سنسکرت، فارسی، اردو، عبرانی، عربی، انگریزی اور پنجابی میں وحی ہوتی تھی جن میں بعض کے مغایم کو وہ خود بھی نہ سمجھ سکتا تھا۔

-16 سچا نبی کسی کا ملازم یا نوکر نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی پندرہ روپے ماہوار تنخواہ پر سیالکوٹ پچھری میں ملازم تھا۔

-17 ہر سچے نبی کا نام مفرد یعنی واحد تھا جیسے آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد ﷺ جبکہ مرزا قادیانی کا نام جمع یعنی دو ناموں غلام اور احمد کا مرکب ہے یعنی غلام ہو کر آقا کے تحت پر بیٹھنے کی ناپاک جسارت کی۔

-18 سچے نبی کا کوئی انسان استاد نہیں ہوتا، اس کا علم لدنی اور وہی ہوتا ہے، اکتسابی نہیں۔ وہ روح القدس کی وساطت سے تعلیم پاتا ہے جبکہ مرزا قادیانی کے اردو، فارسی، عربی اور انگریزی کے کئی استاد تھے۔ جن میں فضل الہی، فضل احمد، گل علی شاہ اور ڈاکٹر امیر شاہ مشہور ہیں۔

-19 سچا نبی مصنف نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی تقریباً سو کتابوں کا مصنف ہے۔

-20 سچے نبی کی تحریروں اور گفتگو میں تضاد نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی کی تمام کتب اور

خطبات و ملفوظات تضادات سے بھرے پڑے ہیں۔

21- سچا نبی جہاں فوت ہو، وہیں دفن ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی لاہور میں مرا اور قادیان (بھارت) میں دفن ہوا۔

22- سچے نبی کو اللہ تعالیٰ جو وحی کرتا ہے، وہ اس کو سمجھتا ہے جبکہ مرزا قادیانی اپنی وحی کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے ہندو لڑکوں اور اپنے مریدوں کا محتاج تھا۔

23- سچے نبی کی کوئی پیش گوئی بھی غلط نہیں ہوتی جبکہ مرزا قادیانی کی لاتعداد پیش گوئیاں غلط ثابت ہوئیں۔

24- سچا نبی مشرکین اور جاہر حکومت کے خلاف نبرد آزما رہتا ہے جبکہ مرزا قادیانی ٹیلیٹ پرست انگریزوں کی حکومت کے استحکام کی خاطر جہاد فی سبیل اللہ کو منسوخ کرنے اور ان کی اطاعت کرنے کے لیے تاحیات کوشاں رہا۔

25- سچا نبی ہجرت کرتا ہے جبکہ مرزا قادیانی نے زندگی بھر ہجرت نہیں کی۔
خود مرزا قادیانی کا اعتراف ہے:

□ ”انبیاء علیہم السلام کی نسبت یہ بھی ایک سنت اللہ ہے کہ وہ اپنے ملک سے ہجرت کرتے ہیں۔ جیسا کہ یہ ذکر ”صحیح بخاری“ میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی مصر سے کنعان کی طرف ہجرت کی تھی اور ہمارے نبی ﷺ نے بھی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ 350 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 350 از مرزا قادیانی)
26- سچے نبی کی ذات اور اس پر نازل شدہ کتاب اس کے دعوے کی صداقت کے لیے کافی ہوتی ہے جبکہ مرزا قادیانی نے اپنے دعویٰ کی صداقت میں ایک سو کتب تصنیف کیں مگر لوگ پھر بھی اسے کذاب ہی کہتے رہے۔

27- سچے نبی کو مراق سمیت کوئی غیر معزز بیماری لاحق نہیں ہوتی جبکہ مرزا قادیانی خود اعتراف کرتا ہے کہ اسے مراق، ہسٹیریا، بالٹو لیا اور کثرت بول کے امراض لاحق تھے۔

28- سچا نبی جھوٹ نہیں بولتا جبکہ مرزا قادیانی پر لے درجے کا جھوٹا اور مکار تھا۔ بلکہ اس

کے دعویٰ کی بنیاد ہی جھوٹ پر تھی۔

سچا نبی مصوم عن الخطا ہوتا ہے۔ اس لیے برائی کو حکم ہے کہ وہ نبی کے پاس نہ

جائے جبکہ مرزا قادیانی خود برائی کے پاس چل کر جاتا تھا۔ مرزا قادیانی شراب

پیتا، زنا کرتا تھا اور سو دکھاتا تھا۔ یہ تمام حوالے مستند قادیانی کتب میں موجود ہیں۔

سچا نبی اپنی پیدائش سے نبی ہوتا ہے اور اپنی عمر کے چالیس سال پورے کرنے کے

بعد اذن خداوندی سے مخلوق کے سامنے اپنی نبوت کا اعلان کر دیتا ہے۔ بتدریج،

مرحلہ بہ مرحلہ اور آہستہ آہستہ اسے درجہ نبوت نہیں ملتا جبکہ مرزا قادیانی نے بتدریج

آہستہ آہستہ اپنی نبوت کا دعویٰ کیا۔ پہلے عالم، پھر مناظر، پھر محدث، پھر مہدی،

پھر مسیح موعود اور آخر میں نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا۔

سچا نبی انتہائی خوبصورت اور وجیہہ ہوتا ہے۔ اس کو ایسا حسن و جمال عطا ہوتا ہے جو

کسی غیر نبی کو نہ ملا ہو جبکہ مرزا قادیانی انتہائی بدصورت، مکروہ شکل اور کریہہ

خدوخال کا مالک تھا۔ اکثر مائیں اپنے شریر بچوں کو مرزا قادیانی کی تصویر دکھا کر

ڈراتی ہیں!

سچا نبی خدا سے خبر اور اجازت پا کر جب اعلان نبوت کر دیتا ہے تو پھر وہ کبھی کسی شے،

شک یا تذبذب کا شکار نہیں ہوتا جبکہ مرزا قادیانی مدت العمر اپنی نبوت کے حوالے

سے ٹھنڈے کا ہی شکار رہا۔ صادق انبیاء میں سے ایک مثال بھی نہیں پیش کی جاسکتی کہ

اسے اللہ نبی کہتا ہو اور وہ تاویل کرے کہ میں نبی نہیں ہوں۔ سوچنے کا مقام ہے، آخر

مرزا قادیانی کی کیا پرابلیم تھی جو 1882ء سے 1902ء تک وہ اپنے ادعائے نبوت

کے تناظر میں خود واضح ہوا نہ اپنے مریدین پر اپنی حقیقی پوزیشن واضح کر سکا؟

سچے نبیوں کا اقرار ضروری ہے

جھوٹے نبیوں کا انکار ضروری ہے

ختم نبوت کی نگری میں چور گھسے

نگری والے ہوں بیدار ضروری ہے

ختم نبوت پر قادیانی اعتراضات اور ان کے جوابات
(1) قادیانی اجرائے نبوت پر بحث کرتے ہوئے مندرجہ ذیل آیت پیش کر کے کہتے ہیں:

يَا بَنِي آدَمَ إِنَّمَا يَلْبَسُكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَفْضُلُونَ عَلَيْكُمْ الْبَنِي فَمَنْ اتَّقَى
وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (الاعراف: 35)

(ترجمہ): ”اے اولادِ آدم! اگر تمہارے پاس پیغمبر آئیں جو تم سے ہوں، جو میرے احکام تم سے بیان کریں، تو جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور اپنی اصلاح کرے تو ان لوگوں پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“

یہ آیت حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی، لہذا اس میں نبی ﷺ کے بعد آنے والے رسولوں کا تذکرہ ہے۔ نبی ﷺ کے بعد بنو آدم کو خطاب ہے، لہذا جب تک اولادِ آدم دنیا میں موجود ہے، اس وقت تک نبوت کا سلسلہ جاری رہے گا؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس آیت کا پس منظر دیکھنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہاں کوئی نیا حکم اس امت کو نہیں دیا جا رہا ہے، بلکہ زمانہ ماضی کے واقعہ کی حکایت بیان ہو رہی ہے۔ چنانچہ سورہ اعراف کے دوسرے رکوع میں حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کی پیدائش کا ذکر ہے، اس کے بعد ان کے جنت میں رہنے، اور پھر وہاں سے اتارے جانے کا قصہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اسی ضمن میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارنے کے بعد ان کی اولاد سے بجانب خداوندی خطاب کیا گیا تھا اور یہ خطاب عالم ارواح کا ہے۔ جیسے قرآن کریم میں حسب ذیل چار آیتوں میں ذکر کیا گیا ہے:

(1) یٰٰنٰی آدَمُ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلٰیكَ الْبَرٰکٰتِ۔۔۔ (اعراف: 26)

(2) یٰٰنٰی آدَمُ لَا یَفْعَلْکُمُ الشَّیْطٰنُ۔۔۔ (اعراف: 27)

(3) یٰٰنٰی آدَمُ عَلٰی اَنْتُمْ۔۔۔ (اعراف: 31)

(4) یٰٰنٰی آدَمَ اِنَّمَا یَلْبَسُکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ۔۔۔ (اعراف: 35)

ان چاروں جگہوں میں اس وقت اولاد آدم کو خطاب کیا گیا ہے۔ یہ براہ راست امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو خطاب نہیں ہوا بلکہ ان کے سامنے یہ ماضی کی حکایت بیان کی گئی ہے۔ اس لیے کہ قرآن مجید کے اسلوب پر نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی امت دعوت کو یا ایہا الناس اور امت اجابت کو یا اللہین امنو کے الفاظ سے خطاب کیا گیا ہے۔ قرآن کریم نے اس واقعہ اور الفاظ خطاب کو ذکر کرنے کے بعد متعدد انبیاء الوالعزم کا ذکر کیا ہے۔ گویا کہ یہ اما یا ایہکم رسل منکم کی تشریح و تفصیل کی جا رہی ہے۔ سب کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں حضور سرور کائنات فخر دو عالم خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر مبارک ان الفاظ میں ہوتا ہے: الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکشوباً عنہم فی التوراة والانجیل۔ (اعراف: 157) اور پھر آپ ﷺ ہی کی زبانی اعلان کرایا جاتا ہے۔ قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ (اعراف: 158) ”اے نبی ﷺ! آپ فرمادیجیے، میں تم سب (لوگوں) کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔“ اور اسی پر بس نہیں بلکہ اس با عظمت اعلان کی قرآن کریم کی متعدد سورتوں میں مختلف پیرایوں میں تاکید و تائید فرمائی گئی ہے تاکہ اس بارے میں کوئی الجھن باقی نہ رہے کہ رسول اکرم ﷺ آخری رسول ہیں اور آخری شریعت لے کر آنے والے ہیں۔ چنانچہ کبھی ارشاد ہوا: وما ارسلک الا رحمة للعالمین۔ (انبیاء: 107) پھر کھل وضاحت کے ساتھ اعلان کیا گیا۔ ما کان محمد اباحد من رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ (احزاب: 40) (حضرت) عمر ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور پھر احادیث مبارکہ میں بھی اس مضمون اور اعلان کی تشریح میں غیر معمولی اہمیت کا مظاہرہ کیا گیا، کیونکہ علم خداوندی میں یہ بات تھی کہ مرزا قادیانی جیسے جھوٹے مدعی نبوت اس امت میں پیدا ہوں گے اور سادہ لوح مسلمانوں کو جہنم کا ایندھن بنائیں گے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہوا: ان النبوة والرسالة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی (ترمذی جلد 2 صفحہ 51) ”پس نبوت و رسالت کا سلسلہ قطعاً ختم ہو گیا، لہذا میرے بعد کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔“ تو اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی آدم سے

رسولوں کے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ چنانچہ انبیاء و رسل بھیجے گئے اور وعدہ کا پوری طرح ایفا کیا گیا تا آنکہ ہدایت کا سورج، ذاتِ مصطفویٰ ﷺ کی صورت میں طلوع ہوا جس کے بعد رسول کی ضرورت باقی رہی اور نہ کسی نئی شریعت کی۔ اب قیامت تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی اور رسول ہیں، انہی کی شریعت کا سکہ چلے گا اور انہی پر سلسلہ رسل و انبیاء کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔

اگر حضور اکرم ﷺ کی امت اجابت یا امت دعوت میں نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری ہوتا تو ”یا ایہا الذین آمنوا“ یا ”یا ایہا الناس“ کے الفاظ سے خطاب کر کے نبیوں اور رسولوں کی آمد بتائی جاتی۔ میں تمام قادیانیوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ پورے قرآن میں کہیں کسی ایک جگہ ”یا ایہا الذین آمنوا“ یا ”یا ایہا الناس“ کے خطاب کے بعد رسولوں کی آمد کا تذکرہ دکھا دیں، میں انہیں منہ مانگا انعام دینے کے لیے تیار ہوں۔

اگر اس سے مراد تمام بنو آدم ہیں تو بنو آدم میں تو ہندو، عیسائی، مجوسی، یہودی، سکھ، بدھ مت وغیرہ سبھی افراد شامل ہیں۔ کیا ان میں سے بھی نبی پیدا ہو سکتا ہے؟ اگر جواب نفی ہے تو پھر انہیں اس آیت کے عموم سے خارج کرنے کی دلیل کیا ہے؟ اس پر مستزاد یہ کہ بنی آدم میں تو عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں، تو کیا اس عموم سے انہیں خارج نہیں کیا جائے گا؟ لہذا ثابت ہوا کہ خطاب عام ہونے کے باوجود حالات و واقعات اور قرآن کے باعث اس عموم سے کئی چیزیں خارج ہیں۔

قادیانیوں کے نزدیک نبوت کی کئی اقسام ہیں۔ ایک نبوت تشریحی اور دوسری نبوت غیر تشریحی۔ پھر غیر تشریحی نبوت کی مزید قسمیں ہیں۔ ایک بلا واسطہ اور دوسری بالواسطہ۔ گو بال آپ کے نزدیک نبوت کی کل 3 قسمیں ہوں گی۔ (1) تشریحی نبوت (2) غیر تشریحی بلا واسطہ نبوت (3) غیر تشریحی نبوت بالواسطہ نبوت۔ قادیانیوں کے نزدیک نبوت کی دو قسمیں تشریحی، غیر تشریحی نبوت بلا واسطہ، بند ہیں جبکہ صرف ایک جاری ہے، یعنی غیر تشریحی نبوت بالواسطہ۔ لہذا قادیانی قرآن مجید کی وہ آیات پیش کریں جو خاص اس دعویٰ کو ثابت کریں کہ نبوت کی دو قسمیں بند ہیں البتہ نبوت غیر تشریحی بالواسطہ جاری ہے۔

اگر فرض محال اس آیت کو اجرائے نبوت کی دلیل تسلیم کر بھی لیا جائے، تب بھی مرزا قادیانی روز قیامت تک نبی قرار نہیں پاتا۔ اس لیے کہ وہ بقول خود آدم علیہ السلام کی اولاد ہی

نہیں، جبکہ آیت تو صرف اولاد آدم سے متعلق ہے کیونکہ مرزا قادیانی اپنا تعارف یوں کراتا ہے:

□ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(برائین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127 از مرزا قادیانی)

جو شخص خود کو بشر کی جائے نفرت (شرمگاہ) قرار دے اور اپنے اولاد آدم ہونے کی

نفی کرے، وہ کس طرح اس آیت سے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے؟ لہذا اگر مرزا

قادیانی بنی آدم سے تھا، تو پھر اس نے اپنی آدمیت سے انکار کر کے سفید جھوٹ بولا ہے اور

جھوٹا شخص نبی نہیں ہو سکتا اور اگر وہ واقعی دائرہ آدمیت سے خارج تھا تو پھر مذکورہ آیت سے

اس کی نبوت کا اثبات چہ معنی دارو؟

بعض قادیانیوں کا کہنا ہے کہ مرزا صاحب بہت زیادہ متواضع، منکسر المزاج اور

سادہ تھے۔ انہوں نے اس شعر میں اپنی عاجزی کا اظہار کیا ہے۔ قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے

یہ کہاں کی عاجزی اور انکساری ہے کہ کوئی شخص اپنے انسان ہونے سے ہی انکار کر دے اور خود

کو ”بشر کی جائے نفرت“ (شرمگاہ) قرار دے۔ انکساری، عاجزی اور سادگی شخصیت کا مستقل

حصہ ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ کبھی عاجزی کا اظہار اور کبھی غرور تکبر کے نشے میں بڑے بڑے کفریہ

دعوے کرنا۔ مثلاً مرزا قادیانی نے اپنے متعلق تعلیٰ بکھاری:

□ ”میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب

ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں

محمد ﷺ ہوں۔“

(تمہ حقیقت الوحی صفحہ 521 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521 از مرزا قادیانی)

□ ”منم مسیح زمان و منم کلیم خدا

منم محمد ﷺ و احمد ﷺ کہ مجتبیٰ باشد“

ترجمہ: ”میں مسیح زمان ہوں، میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں، میں محمد ﷺ ہوں، میں

احمد مجتبیٰ ہوں۔“

(تزیاق القلوب صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 134 از مرزا قادیانی)

□
 ”انبیاء گرچہ بود اند بے
 من برفان نہ کترم ز کے
 آدم نیز احمد مختار
 در ہم جلمہ ہمہ ابرار
 آنچہ داد بست ہر نی را جام
 داد آن جام را مرا بہ تمام
 زعمہ شد ہر نی باندنم
 ہر رسولے نہاں بہ پیرہنم
 کم نیم زان ہمہ بروئے یقین
 ہر کہ گوید دروغ ہست لعین“

ترجمہ:

- 1- ”اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں، میں عرفان میں ان نبیوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔“
- 2- میں آدم ہوں، نیز احمد مختار ہوں، میں تمام نیکوں کے لباس میں ہوں۔
- 3- خدا نے ہر نبی کو (کمالات و معجزات کا) جام دیا ہے مگر وہی جام مجھے لبالب بھر کر دیا ہے۔
- 4- میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زعمہ ہو گیا، ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔
- 5- مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور اس یقین میں، میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں جو اسے جھوٹ کہتا ہے وہ لعنتی ہے۔“

(نزل اسح صفحہ 100، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477، 478 از مرزا کاویانی)

□
 ”کربلا بیست میر ہر آنم
 صد حسین است در گریبانم“

ترجمہ: ”میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔ سو (100) حسین ہر وقت میری جیب میں ہیں۔“

(نزل اسح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477 از مرزا کاویانی)

مرزا قادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود، مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا شعر کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

□ "شہادت کا یہی مفہوم ہے جس کو مد نظر رکھ کر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا

کربلا یحییٰ میر ہر آنم
مد حسین است در گریبانم

میرے گریبان میں سو حسین ہیں، لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے، میں سو حسین کے برابر ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں اس سے بڑھ کر اس کا یہ مفہوم ہے کہ سو حسین کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے۔ وہ شخص جو اہل دنیا کے فکروں میں گھلا جاتا ہے۔ جو ایسے وقت میں کھڑا ہوتا ہے جبکہ ہر طرف تاریکی اور ظلمت پھیلی ہوئی ہے اور اسلام کا نام مٹ رہا ہے۔ وہ دن رات دنیا کا غم کھاتا ہوا، اسلام کو قائم کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے، کون کہہ سکتا ہے کہ اس کی قربانی سو حسین کے برابر نہ تھی۔ پس یہ تو ادنیٰ سوال ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) امام حسین کے برابر تھے یا ادنیٰ؟ حضرت امام حسین ولی تھے مگر ان کو وہ غم اور صدمہ کس طرح پہنچ سکتا تھا جو اسلام کو مٹا دیکھ کر حضرت مسیح موعود کو ہوا۔ حضرت امام حسین اس وقت ہوئے جبکہ لاکھوں اولیا موجود تھے۔ اسلام اپنی شان و شوکت میں تھا۔ ایسی حالت میں ان کو وہ غم کہاں ہو سکتا تھا جو اس شخص کو ہوا، جو ایسے ہی حالات میں مبعوث ہوا جن حالات میں خود محمد ﷺ کی بعثت ہوئی تھی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت امام حسین کی شہادت رسول کریم ﷺ کی شہادت سے بڑی تھی؟ نہیں! اس لیے کہ جو غم اور تکلیف آپ کو اسلام کے لیے اٹھانی پڑی، وہ حضرت امام حسین کو نہیں اٹھانی پڑی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کی شہادت بھی بہت بڑھی ہوئی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے گھر پر بیٹھے رہے۔ پھر کس طرح امام حسینؑ سے بڑھ گئے۔ میں کہتا ہوں کیا محمد ﷺ اسی طرح فوت ہوئے، جس طرح امام حسینؑ فوت ہوئے تھے؟ نہیں! مگر کوئی ہے جو کہے، محمد ﷺ کی قربانی حضرت امام حسین کی قربانی سے کم تھی۔ محمد ﷺ کی ایک ایک سیکنڈ کی قربانی حضرت امام حسین کی ساری عمر کی قربانی سے بڑھ کر تھی۔ پس جس طرح محمد ﷺ کی قربانی بڑی تھی، اسی طرح وہ شخص جو انہی حالات میں کھڑا ہوگا جن میں محمد ﷺ کھڑے ہوئے اس کی قربانی بھی بہت بڑھ کر ہوگی۔ اسی لیے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کہا ہے:

کربلا کیست میر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

کہ مجھ پر تو ہر لمحہ سو سو کربلا کی مصیبتیں گزرتی ہیں اور میں تو ہر گھڑی کربلا کی سیر کر

رہا ہوں۔“

(خطبہ مرزا بشیر الدین محمود، ابن مرزا قادیانی روزنامہ افضل قادیان شمارہ نمبر 80 جلد نمبر 13، 26 جنوری 1926ء)

□ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240 از مرزا قادیانی)

پھر کہا:

□ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127 از مرزا قادیانی)

قادیانی بتائیں، کیا یہ عاجزی اور اکساری ہے یا تکبر و غرور؟ اگر یہ عاجزی

اور اکساری ہے تو تمام قادیانی یہ شعر اپنے اپنے گمروں اور دکانوں پر نمایاں طور پر لکھوائیں

تاکہ سب کی عاجزی و اکساری ہر شخص پر عیاں ہو جائے۔ ہمیں تو اس شعر کی تشریح کرتے

ہوئے شرم آتی ہے کہ انسان کی جائے نفرت کے دو مقام ہیں۔ لیکن قادیانی بتائیں کہ مرزا

قادیانی جائے نفرت کی کوئی جگہ تھا؟..... یا.....؟؟؟

(2) قادیانی اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ. (النساء: 69)

ترجمہ: ”اور جس نے اطاعت کی اللہ اور رسول (ﷺ) کی تو یہ لوگ

ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے اپنا انعام کیا، یعنی انبیاء

صدیقین، شہدا اور صالحین۔“

کا مطلب ہے کہ جو اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے، وہ نبی ہوں

گے، صدیق ہوں گے، شہید ہوں گے اور صالح ہوں گے۔ اس آیت میں چار درجات ملنے کا ذکر ہے۔ اگر انسان صدیق، شہید اور صالح بن سکتا ہے تو نبی کیوں نہیں بن سکتا؟ تین درجات کو ماننا اور ایک کا انکار کرنا قرآن میں تحریف نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر آیت میں صرف معیت مراد ہو تو کیا حضرت ابو بکر و عمر صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوں گے؟ وہ بذات خود صدیق اور شہید نہ تھے؟

قادیانیوں کا یہ اعتراض بالکل جہالت پر مبنی ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ مذکورہ آیت کی یہ تفسیر تحریف قرآن کے زمرے میں آتی ہے۔ اس آیت کو بار بار پڑھنے اور غور کرنے سے اشارہ تک بھی نہیں ملتا کہ نبوت کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کا ایک پہلو یہ ہے کہ اس آیت میں معیت مراد ہے، عینیت مراد نہیں، کیونکہ معیت فی الدنیا ہر مومن کو حاصل نہیں، اس لیے معیت فی الآخرة ہی مراد ہے۔ جیسا کہ علامہ مجدد جلال الدین سیوطیؒ جنہیں مرزا قادیانی نے دسویں صدی کا مسلمہ مجدد تسلیم کیا ہے، اپنی تفسیر جلالین میں اس آیت کی شان نزول یوں بیان کرتے ہیں:

”بعض صحابہ کرامؓ نے نبی کریمؐ سے عرض کی کہ آپ تو جنت کے بلند و بالا مقامات میں ہوں گے اور ہم جنت کے نچلے درجات میں ہوں گے تو آپؐ کی زیارت کیسے ہوگی؟ تو یہ آیت نازل ہوئی: ”ومن يطع الله و الرسول“ یہاں رفاقت سے مراد جنت کی رفاقت ہے کہ صحابہ کرامؓ انبیاء علیہم السلام کی زیارت سے فیض یاب ہوں گے، اگرچہ ان (انبیاء علیہم السلام) کا قیام بلند و بالا مقامات میں ہوگا۔“ (تفسیر جلالین، ص: 80)

اس طرح کی روایت امام فخر الدین رازیؒ نے بھی حضرت ثوبانؓ کے حوالے سے بیان کی ہے جس سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوتی ہے کہ اس ”معیّت“ سے مراد جنت کی ”رفاقت“ بھی ہے۔ اگر نہاں معیت کی بجائے، عینیت مراد ہے تو نبی کریمؐ کا فرمان ہے:

□ ”التاجر الصدوق الامين مع النبيين والصديقين والشهداء“

”سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے

ساتھ ہوگا۔“ (مسند احمد)

قادیانی بتائیں کہ اس زمانے میں کتنے امین و صادق تاجر، نبی ہوئے ہیں؟

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ: "من یطع اللہ" میں من عام ہے جس میں عورتیں، بچے اور بھجڑے سب شامل ہیں۔ اگر یہاں معیت کی بجائے عینیت مراد ہے تو پھر کیا یہ سب نبی ہو سکتے ہیں؟ اگر نبوت اطاعت کاملہ کا نتیجہ ہے تو پھر عورت کو بھی نبوت ملنی چاہیے، کیونکہ اعمال صالحہ کے نتائج میں مرد و عورت کو یکساں حیثیت حاصل ہے جس کی صراحت قرآن مجید کی کئی آیات میں موجود ہے۔ مثال کے لیے دیکھیے سورۃ النحل کی آیت: 97

اگر نبوت، اطاعت کاملہ کا نتیجہ ہے تو کیا 13 سو سال میں کسی نے نبی ﷺ کی اطاعت کاملہ نہیں کی؟ اگر کی ہے تو نبی کیوں نہ بنے؟ اگر کسی نے بھی اطاعت نہیں کی تو (نعوذ باللہ)! آپ ﷺ کی امت خیر الامۃ کی بجائے شر الامۃ ہوئی جس میں کسی نے بھی اپنے نبی کی کامل اطاعت نہیں کی۔ حالانکہ سورۃ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے خود صحابہؓ کے متعلق شہادت دی ہے: وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ (التوبہ: 71) "وہ (صحابہؓ) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت جو اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کی اتباع میں اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز تھی جس نے اتباع نبوت کا ایسا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا کہ رہتی دنیا تک پوری امت مل کر بھی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ انہیں دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ نے ابدی رضوان اور جنت کا سرٹیفکیٹ دے دیا تھا اور بقول مرزا قادیانی ان میں حقیقت محمدیہ حقیق ہو چکی تھی۔ ان سب فضائل و امتیازات کے باوجود ان میں سے کوئی ایک بھی مقام نبوت پر فائز نہ ہو سکا۔ بلکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ "باوجود کمال اتباع کے صدیق ہی رہے اور حضرت عمرؓ باوجود عدل بے مثال کے شہید اور محدث کے درجہ پر ہی رہے، ان میں سے کوئی ظلی اور بروزی نبی بھی نہ بنا تو کیا ان کے بعد امت کا کوئی شخص یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس نے ان حضرات سے بڑھ کر رسول ﷺ کی اتباع کی ہے اور نبوت کا حق دار ہو گیا ہے۔ مرزا قادیانی جیسے نافرمان خدا اور رسول اور انگریز کے خود کاشتہ پودے کے بارے میں تو کوئی باہوش آدمی، اُسے نبی تو کیا، ایک شریف آدمی کہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

قادیانی بتائیں کہ اگر اطاعت سے نبوت ملتی تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ نبوت حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ جیسے جلیل القدر صحابہؓ کو کیوں نہ ملی؟ کیا وہ قیامت

یہ روز یہ سوال کرنے میں حق بجانب نہیں ہوں گے کہ یا اللہ! ہم نے تیری اور تیرے رسول ﷺ کی اتباع میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا، مگر تو نے ہمیں نبوت نہ دی اور ایک ایسے شخص پر ادا دیا جی کو جو تیرے بچے دشمنوں یعنی انگریزوں کا ایجنٹ اور جاسوس تھا، اس نعمت سے سرفراز فرما، کیا تیرے انصاف کا تقاضا یہی تھا؟ ہر آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی بے انصافی ہرگز نہیں کر سکتا۔ مذکورہ آیت سے چار آیات قبل اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل کے متعلق فرمایا ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رُسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ (النساء: 64)

اور ہم نے ہر رسول صرف اسی لیے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے۔“
مطلب یہ کہ ہر رسول مطاع اور امام بنانے کے لیے بھیجا جاتا ہے نہ کہ اس لیے بھیجا جاتا ہے کہ وہ کسی دوسرے رسول کا مطیع اور تابع ہو، جبکہ قادیانیوں کا استدلال و من یطیع اللہ الرسول من یطیع اللہ سے ہے جس میں مطیعون (اطاعت کرنے والوں) کا ذکر ہے۔ اور مطیع کسی بھی صورت میں نبی اور رسول نہیں ہوتا۔ مختصر یہ کہ نبی و رسول (لوگوں کا) مطاع و متبوع بن کر آتا ہے نہ کہ مطیع و تابع۔ عربی زبان کے قواعد کی رو سے اس مقام پر مع، من کے معنی میں ہرگز استعمال نہیں ہوا۔ اگر یہاں مع کا معنی من لیا جائے تو حسب ذیل آیت کے معنی کیا ہوں گے؟
ان اللہ مع الصابرين، لا تحزن ان اللہ معنا، محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار وحمایینہم۔

پھر سب سے اہم بات یہ ہے کہ آیت کا آخری حصہ و حسن اولینک رفیقاً اس کی واضح تفسیر کر رہا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے سے نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کی رفاقت نصیب ہوگی۔ یعنی ”اور کیا ہی اچھے ہیں یہ ساتھی!“ اس آخری جملہ میں لفظ رفیق نے یہ بات واضح کر دی کہ یہاں سوائے ساتھی بننے کے کوئی اور مطلب نہیں۔

(3) قادیانی اجرائے نبوت کے سلسلہ میں ایک اور آیت کا حوالہ دیتے ہیں:

اللَّهُ يَضْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ (الحج: 75)

اور کہتے ہیں: ”يَضْطَفِي“ مضارع کا صیغہ ہے جو حال، استقبال اور استمرار کے لیے ہے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں سے رسول منتخب کرتا ہے، کرے گا اور کرتا رہے گا۔ حضور ﷺ مفرد ہیں

اور ”رسل“ جمع کا صیغہ ہے۔ واحد پر جمع کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ انتہائی جاہل اور بے عقل بھی یہ سمجھتا ہے کہ ہر مضارع استمرار کے معنی میں ہوتا ہے۔ آیت مذکورہ میں صیغہ مضارع فعل کے اثبات کے لیے ہے نہ کہ استمرار تہجد کے لیے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ (الحمدید: 9)

یہاں بھی صیغہ مضارع ہے۔ اگر یہاں بھی استمرار ہے تو ماننا پڑے گا کہ قرآن مجید قیامت تک نازل ہوتا رہے گا۔ قادیانی بتائیں، کیا آپ اس کے قائل ہیں؟ مرزا قادیانی کا ایک الہام ہے:

□ ”ہر یسوں ان یروا طمعک“ یعنی بابو الہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے، مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بخولہ اطفال اللہ ہے۔“

(تمہ حقیقت الوحی ص 581 مندرجہ روحانی خزائن ج 22 ص 581 از مرزا قادیانی) یہاں بھی صیغہ مضارع ہے۔ اگر یہ استمرار کے لیے ہے تو ثابت ہوا کہ بابو الہی بخش، مرزا قادیانی کا حیض قیامت تک دیکھتے رہنے کا خواہش مند تھا۔ مرید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ فرشتوں اور انسانوں میں رسول منتخب کرتا ہے جبکہ مرزا قادیانی نہ تو فرشتہ ہے اور نہ انسان۔ بلکہ وہ کہتا ہے:

□ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127 از مرزا قادیانی) اس شعر کی تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

(4) اجرائے نبوت کے سلسلہ میں قادیانی ایک اور آیت پیش کرتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا. (المومنون: 51)

(ترجمہ) ”اے برگزیدہ و پیغمبرو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک

عمل کرو۔“

اور کہتے ہیں، یہ آیت حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ آپ ﷺ کا

نام ”محمد“ واحد ہے جبکہ رسل جمع کا صیغہ ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ نبی ﷺ اور آپ کے بعد آنے والے رسول مراد ہیں جنہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ”میرے رسولوا پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔“ ورنہ کیا اللہ تعالیٰ وفات شدہ رسولوں کو حکم دے رہا ہے کہ اٹھو پاک کھانے کھاؤ اور نیک کام کرو؟

قادیانوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ سورۃ المؤمنون کے دوسرے رکوع سے مذکورہ بالا آیت کریمہ تک سابقہ انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہے۔ سب سے آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا:

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَهُمَا إِلَىٰ رِبْوَةٍ قَرَارٍ وَمَعِينٍ.

(المؤمنون: 50)

(ترجمہ) ”اور ہم نے ابن مریم اور ان کی والدہ کو بڑی نشانی بنایا اور ہم نے ان دونوں کو بلند، صاف، قرار والی اور جاری پانی والی جگہ میں پناہ دی۔“ اس سے آگے آیت 52 میں فرمایا: وَإِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ. (المؤمنون: 52) اور یقیناً تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے اور میں ہی تم سب کا رب ہوں، پس تم مجھ سے ڈرتے رہو۔“ ان آیات میں حکایت ماضیہ کے ضمن میں یہ بتانا مقصود ہے کہ پاکیزہ اور نیک چیزوں کا استعمال کرو۔ مطلب یہ کہ اصول دین کا طریق کسی شریعت میں مختلف نہیں ہوا۔ گویا انبیاء علیہم السلام کو اپنی امتوں کا نمونہ بننے کے لیے رزق حلال و طیب استعمال کرنے اور کردار صالح اپنانے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ تو فی الحقیقت امتوں کو حکم دینا مقصود ہے۔ جیسا کہ آیت: 53 میں فرقہ بازی کے ارتکاب پر متنبہ کیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ تفرقہ کا شکار امت ہوتی ہے نہ کہ انبیائے کرام۔ حضرت مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت سح ہوں یا اور رسول، ہم نے ان سب کو حکم دیا تھا کہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے عمل کرو اور میں تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہوں۔ یہ سب لوگ ایک واحد تھے۔ میں تم سب کا رب ہوں، لہذا مجھ سے ڈرو۔ مگر اس تاکید کے بعد بھی انبیاء علیہم السلام کی اقوام نے دین الہی میں پھوٹ ڈال دی اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ہر گروہ

اپنی جگہ خوش ہے کہ وہ حق پر ہے۔ غرض آیات اپنے مطلب کو صاف صاف ظاہر کر رہی ہیں کہ یہ امر ہر ایک رسول کو اپنے اپنے وقت پر ہوتا رہا ہے۔ اس سے اگلی آیت فقطعوا امرہم بینہم ذبوا کل حزب بما لدیہم فرحون۔ (المومنون: 53) نے تو بات بالکل واضح کر دی کہ یہ ان امتوں کا ذکر ہے جو گزر چکی ہیں، جنہوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ لہذا یہاں گذشتہ واقعہ کی خبر حکایت کی گئی ہے نہ کہ بعد میں آنے والے رسولوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

اگر یہاں ”رسل“ سے مراد نبی ﷺ کے بعد آنے والے رسول ہیں تو قادیانی حضور نبی کریم ﷺ کے بعد صرف ایک رسول کی نبوت ہی کے کیوں قائل ہیں؟ جبکہ آیت میں ”یا ایہا الرسل“ جمع کے الفاظ آئے ہیں نہ کہ یا ایہا الرسولان۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بہت سے رسول آسکتے ہیں۔ اس طرح یہ آیت خود قادیانیوں کے عقیدے کے خلاف ہے کیونکہ قادیانی صرف مرزا قادیانی کی نبوت کے قائل ہیں جس کی کوئی دلیل نہیں۔

(5) قادیانی اجرائے نبوت کے سلسلہ میں ایک اور آیت کا حوالہ دے کر کہتے ہیں:

اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین النعمت علیہم

(الفاتحہ: 7)

”اے اللہ ہمیں ان لوگوں کا سیدھا راستہ دکھا جن پر تو نے انعام کیا۔“
یعنی ہمیں بھی وہ نعمتیں عطا فرما جو پہلے لوگوں کو عطا کی گئیں۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ نعمتیں کیا تھیں؟ قرآن مجید میں ہے:

بِقَوْمٍ اذْکُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَعَلَ لَیْسَٰنَکُمْ اَلْبَیِّنَاتِ وَجَعَلَ لَکُمْ
مُلُوکًا۔ (المائدہ: 20)

”موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب اس نے تم میں نبی بنائے اور تم کو بادشاہ بنایا۔“ لہذا ثابت ہوا کہ نبوت اور بادشاہی دونوں نعمتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کسی کو دیا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں دعا سکھائی ہے اور خود ہی نبوت کو نعمت قرار دیا ہے اور دعا سکھانا بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی قبولیت کا فیصلہ فرما چکا ہے۔ لہذا امت محمدیہ ﷺ میں نبوت ثابت ہوئی۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ آیت مذکورہ میں ”مُنْعَم عَلَيْهِمْ“ کی راہ پر چلنے اور قائم رہنے کی دعا ہے نہ کہ نبی بننے کی۔ اگر انبیاء علیہم السلام کی بیروی سے بندہ نبی بن سکتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ کی بیروی سے اللہ بن جائے گا؟ (نعوذ باللہ من ذلک) ! فرمان الہی ہے: ”وان هذا صراطی مستقیماً فاتبعوا“ (الانعام: 153) ”اور یقیناً یہ میرا ہی سیدھا راستہ ہے پس تم اس کی بیروی کرو۔“ کیا گورنر کے راستے پر چلنے والا گورنر یا وزیر کے راستے پر چلنے والا وزیر بن جاتا ہے؟

قادیانیوں کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ پوری تاریخ نبوت میں ایک مثال بھی نہیں ملتی کہ کسی شخص کو اس کی ذاتی دعاؤں کے صلہ میں نبوت عطا کی گئی ہو اور ایسی چیز کی دعا کرنا لغو اور باطل ہے۔ نبوت تو عطیہ خداوندی ہے اور سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم پوری امت کو ہے۔ گویا پوری امت کا ہر فرد اپنے لیے نبوت کی دعا کر رہا ہے اور یہ بددعا باطل ہے۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں تشریحی نبی بھی تھے تو لازم ہوا کہ تشریحی نبوت کی بھی دعا کی جائے اور ہر شخص صاحب شریعت ہوا کرے۔ نبوت کسی شیخبر کو دعاؤں سے نہیں ملی تھی، کیونکہ نبوت وہی ہے نہ کہ اکتسابی۔ اگر نبوت دعاؤں سے ملتی تو تیرہ سو برس میں کوئی نبی نہیں بنا، جس کا مطلب تو پھر یہی ہوا کہ کسی کی دعا قبول نہیں ہوئی۔ جس دین میں اربوں انسانوں کی دعا قبول نہ ہو، وہ بہترین امت نہیں کہلا سکتی اور نہ اسے کہلانے کا حق ہے۔

”اِهْدِنَا“ جمع کا صیغہ ہے، اس حوالے سے قادیانیوں کے مطابق اس کا ترجمہ ہونا چاہیے: ”اے اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی بنا۔“ اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی دعا بھی قبول نہیں ہوئی، ورنہ سب قادیانیوں کو نبی ہونا چاہیے تھا۔ اور اگر سب نبی بن جائیں تو پھر امتی کہاں سے آئیں گے؟ تو کیا مرزائیوں میں سے کوئی نبوت چھوڑ کر امتی بننے کے لیے تیار ہے؟ نیز یہی دعا عورتوں کو بھی سکھائی گئی ہے۔ اسی طرح عورتیں بھی منصب نبوت پر فائز ہو سکتی ہیں۔ اگر جواب نفی میں ہے تو یہ دعا انہیں کیوں سکھائی گئی؟ اگر اثبات میں ہے تو خود قادیانی مذہب کے خلاف ہے۔ یہ دعا نبی ﷺ نے اس وقت مانگی جب آپ ﷺ نبی منتخب ہو چکے تھے اور قرآن مجید بھی آپ ﷺ پر اترنا شروع ہو چکا تھا جس سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اس دعا سے نبی نہیں بنے تو پھر اس دعا کا فائدہ کیا ہوا؟ مزید یہ کہ چودہ سو سال میں کسی ایک شخص کی یہ دعا قبول ہوئی یا نہ ہوئی؟ اگر ہوئی تو وہ کون ہے جو اس دعا سے نبی بنا؟ اور اگر یہ نبوت

طلب کرنے کی دعا ہے تو پھر مرزا قادیانی نبی بن جانے کے بعد یہ دعا کیوں مانگتا تھا؟ کیا اسے اپنی نبوت پر یقین نہ تھا (اور یقین تو واقعی اسے نہیں تھا کہ عمر بھر اسی تذبذب میں مبتلا رہا کہ وہ نبی ہے یا نہیں؟) یا اسے نبوت کے چھن جانے کا خطرہ تھا؟ (تاہم امت محمدیہ کی دعا بھگت اللہ پوری ہوئی ہے کہ اسے زمین پر بادشاہت بھی نصیب ہوئی ہے اور تمام رسولوں سے بے نیاز کر دینے والی دائمی رسالت بھی..... سو سلام ہو آخری رسول ﷺ پر کہ ہر امتی آپ کی نبوت و رسالت سے فیض یاب ہے)!!

(6) قادیانی اجرائے نبوت کے حوالہ سے ایک اور آیت کا حوالہ دے کر ترجمہ کرتے ہیں:

”وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا“ (النور: 55)

(ترجمہ) ”تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک اعمال کیے ہیں، اللہ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے، اور یقیناً ان کے لیے ان کے دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جمادے جو وہ ان کے لیے پسند فرما چکا ہے۔ اور ضرور ان کے خوف و خطر کو وہ امن و امان سے بدل دے گا۔“

قادیانی بزرگمہروں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سلطنت عنایت کرے گا، نہ یہ کہ نبی اور اس کے خلفا ہوں گے۔ اگر یہاں خلیفہ سے مراد غیر تشریحی انبیاء ہیں تو حسب ذیل آیت کا کیا مطلب ہوگا:

”عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ“

(الاعراف: 129)

”قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور تمہیں زمین کا خلیفہ

بنادے۔“

بلکہ یہ آیت تو ختم نبوت پر دلالت کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ نبی ﷺ کے بعد نبوت

بند ہے۔ آگے صرف خلفا ہوں گے۔ پھر یہ وعدہ خلافت بھی اس سے ہے جو مومن
نے کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ سے بھی متصف ہو۔ کیا صحابہ کرام ان دونوں صفات سے
متصف نہ تھے؟ اگر تھے تو تشریحی یا غیر تشریحی نبوت کا دعویٰ انہوں نے کیوں نہ کیا؟

قابل غور بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے خود اس آیت سے ایسے خلفا مراد لیے ہیں
ان کے مصداق خلفائے راشدین ہیں، چنانچہ آیت مذکورہ کے تحت مرزا قادیانی لکھتا ہے:
”نبی تو اس امت میں آنے کو رہے۔ اب اگر خلفائے نبی بھی نہ آویں اور وقتاً
تاً روحانی زندگی کے کرشمے نہ دکھلاویں تو پھر اسلام کی روحانیت کا خاتمہ ہے۔“

(شہادت القرآن ص 59 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 ص 355)

مزید کہتا ہے:

”خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس نبی کریم کے خلیفے وقتاً فوقتاً بھیجتا رہوں گا اور خلیفہ
کے لفظ کو اشارہ کے لیے اختیار کیا گیا کہ وہ نبی کے جانشین ہوں گے۔“

(شہادت القرآن: ص 43 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 339 از مرزا قادیانی)

پھر کہا:

”فالحاصل ان هذه الايات كلها منخبة عن خلافة الصديق وليس لها

عمل اخر فانظر على وجه التحقيق واخش الله ولا تكن من المتعصبين.“

(سراخلافت صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 336 از مرزا قادیانی)

ترجمہ: ”خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ تمام آیات سیدنا ابو بکر صدیق کی خلافت پر ڈال
لیں۔ ان کا دوسرا کوئی اور محل نہیں۔ (انہیں کسی اور جگہ پر محمول نہیں کیا جاسکتا) آپ انہیں
تعمیق کی نگاہ سے دیکھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور نافرمانوں سے نہ ہو جائیں۔“

ان حوالوں میں واضح طور پر تسلیم کیا گیا ہے کہ امت محمدیہ ﷺ کی اصلاح و
تربیت کے لیے کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا بلکہ انبیاء کی بجائے مجددین اور خلفا آتے رہیں گے۔
الاستخلاف فی الارض سے مراد زمین کی حکومت و سلطنت ہے جیسا کہ سورۃ الاعراف میں
ہے ”وہستخلفکم فی الارض“ اور مرزا قادیانی، حکمران تو کجا غلام ابن غلام تھا، پھر اس کو

تشریحی یا غیر تشریحی نبوت سے کیا سروکار؟ آیت میں وعدہ کیا گیا ہے کہ حکمین دین ہوگی جبکہ مرزا قادیانی زندگی بھر انگریز عدالتوں کی خاک چھانتا رہا اور انہیں کا رہن منت رہا اور ان کا خود کاشتہ پودا ہونے پر فخر رہا۔

آیت بتا رہی ہے کہ خوف کے بعد امن ہوگا، جبکہ مرزا قادیانی کے امن کا حال یہ تھا کہ بوجہ خوف اپنی حفاظت کے لیے حفاظتی کتا رکھتا تھا اور محض خوف کی وجہ سے حج نہ کر سکا۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

□ ”ڈاکٹر اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے گھر کی حفاظت کے لیے ایک دفعہ گدی کتا بھی رکھا تھا۔ وہ دروازے پر بندھا رہتا تھا اور اس کا نام ”شیر و تھا۔“ (سیرت المہدی جلد 3 صفحہ 298) (طرفہ لطیفہ ہے کہ نسلًا سگ ہے اور نام کا ”شیر و“۔ گویا ”آزیری لائن“ ہونے کے باوجود کتے کا کتا ہی ہے)۔

مذکورہ آیت میں خلفا کی صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ اللہ سے شرک نہیں کریں گے جبکہ مرزا قادیانی پکا مشرک تھا، کیونکہ وہ پچاس سال سے زائد عرصے تک حیات عیسائی کے عقیدے پر قائم رہا، پھر خود ہی اسے شرک قرار دے دیا تو وہ بقول خود پچاس سال سے زائد عرصہ تک مشرک رہا۔ ظاہر ہے کوئی مشرک، نبی ہو سکتا اور نہ مسیح موعود، بلکہ کافر ہوتا ہے۔ جس امت کا نبی مشرک ہو، اس کے امتی کیا ہدایت پائیں گے؟ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا (النساء: 48)

(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ کسی مشرک کو نہیں بخشنے گا اور اس کے علاوہ جس کو

چاہے، بخش دے!

(7) قادیانی کہتے ہیں کہ بعض لوگ اپنے اکابرین کے لیے لفظ خاتم المحدثین یا خاتم المفسرین استعمال کرتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے لیے لفظ خاتم النبیین استعمال کیا۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ خاتم المحدثین، خاتم المفسرین یا خاتم المحققین وغیرہ

انسان کا کلام ہے۔ اس میں مبالغہ آمیزی شامل ہو سکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے کلام میں مبالغہ نہیں ہو سکتا۔ وہ حقیقت پر مبنی کلام ہے۔ ایسے الفاظ کوئی شخص اپنے حسن ظن یا اپنے محدود علم کی بنا پر کہتا ہے اور درحقیقت وہ اسے ایسا ہی سمجھتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ اس کے الفاظ وحی یا الہام نہیں اور کہنے والا رسول نہ خدا ہے۔ بس اس میں یہی فرق ہے۔

قادیانی مزید کہتے ہیں کہ اگر لفظ ”خاتم“ کے ساتھ جمع کا صیغہ ہو تو اس کا ترجمہ آخری نہیں بنتا کیونکہ عربی میں اس کی کوئی مثال نہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ خود مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تریاق القلوب صفحہ 351 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479 پر اپنے متعلق لفظ ”خاتم الاولاد“ استعمال کیا ہے۔ کیا یہ عربی کا لفظ نہیں ہے؟ قادیانی ایک اور اعتراض کرتے ہیں کہ لفظ خاتم کا ترجمہ ہے افضل اور خاتم النبیین کا مطلب ہے، تمام نبیوں سے افضل۔ قادیانیوں کی یہی بات ان کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ دنیا کی کسی لغت یا ڈکشنری میں لفظ خاتم کا معنی افضل نہیں ہے۔ میرا تمام قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ اگر وہ خاتم کا معنی ”افضل“ کسی بھی ڈکشنری سے دکھا دیں تو میں ان کو منہ بولا انعام دوں گا۔ قادیانی ایک اور تاویل کرتے ہیں کہ خاتم النبیین میں لفظ خاتم کا ترجمہ ہے مہر، لہذا خاتم النبیین کا معنی ہے نبیوں کی مہر۔ یعنی نبی کریم ﷺ جس شخص پر مہر لگائیں گے وہ نبی بن جائے گا۔ قادیانیوں کی یہ دلیل غلط اور باطل ہے کیونکہ اگر ”خاتم النبیین کا معنی آپ ﷺ کی مہر سے نبی بنتے ہیں“ تو پھر کلام عرب سے قادیانی ایک مثال ہی پیش کر دیں۔ اگر قادیانیوں کا پیش کردہ یہ معنی تسلیم کر لیا جائے تو پھر وہ بتائیں کہ خاتم الاقوام کا کیا معنی ہوگا؟ یعنی اس کی مہر سے قوم بنتی ہے۔ خاتم الاولاد کا کیا معنی ہوگا؟ یعنی اس کی مہر سے اولاد بنتی ہے۔

قادیانیوں کا یہ موقف سراسر غلط، باطل، تحریف اور جعل سازی پر مبنی ہے۔ قادیانیوں کو چاہیے کہ خاتم النبیین کا معنی نبیوں کی مہر قرآن مجید کی کسی ایک آیت، احادیث نبویہ میں سے کسی ایک حدیث (خواہ ضعیف ہی کیوں نہ ہو)، کسی ایک صحابی رسول کا قول، کسی ایک تابعی کا قول یا کسی بھی عربی لغت، سے صرف ایک مثال پیش کر دیں تو ان کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔ میں پورے چیلنج کے ساتھ کہتا ہوں کہ تمام قادیانی اٹھ لٹک جائیں تب بھی کوئی مثال پیش نہیں کر سکتے۔ ”ہاتوا برہانکم ان کنتم صدقین۔“

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ خود مرزا قادیانی نے خاتم النبیین کا ترجمہ ”ختم

کرنے والا نبیوں کا“ کیا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی تحریروں میں مختلف مقامات پر لفظ خاتم کو جمع کی طرف مضاف کیا ہے۔ ایک جگہ پر لکھا ہے ”نبی اسرائیل کے خاتم الانبیاء کا نام جو جیسی ہے۔“ (نصرۃ الحق ضمیمہ برائین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 412 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 412) فی الاصل شروع میں مرزا قادیانی ختم نبوت کا قائل تھا اور عام مسلمانوں کی طرح حضور نبی کریم ﷺ کو آخری نبی مانتا تھا۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کی مندرجہ ذیل تحریریں ملاحظہ فرمائیں:

□ ”ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول الله و خاتم النبیین“ (الاحزاب: 40) یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 614 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431، از مرزا قادیانی)

□ ”ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول الله و خاتم النبیین“ (یعنی محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ ہاں وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ فضل اور رحم کرنے والے رب نے ہمارے نبی کا نام بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء رکھا اور آنحضرتؐ نے لانی بعدی سے طالبوں کے لیے بیان واضح سے اس کی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور اگر ہم آنحضرتؐ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے جو بالبداهت باطل ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر مخفی نہیں اور ہمارے رسولؐ کے بعد کوئی نبی آ کیسے سکتا ہے جبکہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی ہے اور اللہ نے آپؐ کے ذریعہ نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا۔“

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 34 مندرجہ روحانی خزائن نمبر 7 صفحہ 200، از مرزا قادیانی)

□ ”ایسا ہی آیت الیوم اکملت لکم دینکم اور آیت ولكن رسول الله و خاتم النبیین میں صریح نبوت کو آنحضرتؐ پر ختم کر چکا ہے اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرتؐ خاتم الانبیاء ہیں۔ جیسا کہ فرمایا ہے ولكن رسول الله و خاتم النبیین۔“ (تحفہ گلرویہ صفحہ 51 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 174 از مرزا قادیانی)

□ ”میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر، بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔ اور جیسا کہ اہل سنت جماعت کا عقیدہ ہے، ان سب باتوں کو مانتا ہوں، جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صلی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ پر ختم ہوئی۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 214 (طبع جدید) از مرزا قادیانی)

□ ”ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔“
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 2 (طبع جدید) از مرزا قادیانی)

ایک اور موقع پر اپنی کتاب میں لکھا:

□ ”میرے ساتھ (جزواں) ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا۔“

(تربیاق القلوب صفحہ 351 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے مذکورہ بیان سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ اس کے نزدیک آخر کے معنی ”سب سے آخر میں آنے والا، جس کے بعد کوئی دوسرا نہ ہو“ ہی تھے۔ اگر خاتم الاولاد کا یہ ترجمہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے ماں باپ کے ہاں آخری ولد تھا اور مرزا قادیانی کے بعد اس کے ماں باپ کے ہاں کوئی لڑکی یا لڑکا، لڑکھن یا بیٹا، چھوٹا یا بڑا، ظلی یا بروزی کسی قسم کا پیدا نہیں ہوا تو خاتم النبیین کا بھی یہی ترجمہ ہوگا کہ رحمت اللعالمین ﷺ کے بعد کوئی ظلی، بروزی، مستقل، غیر مستقل تشریحی یا غیر تشریحی کسی قسم کا کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا اور اگر خاتم النبیین کا معنی ہے کہ حضور ﷺ کی مہر سے نبی نہیں گئے تو خاتم الاولاد کا بھی یہی ترجمہ قادیانیوں کو کرنا ہوگا کہ مرزا قادیانی کی مہر سے مرزا قادیانی کے والدین کے ہاں بچے پیدا ہوں گے۔ اس صورت میں مرزا قادیانی کے بعد مرزا کا باپ فارغ۔ اب مرزا قادیانی مہر لگاتا جائے گا اور مرزا قادیانی کی ماں بچے جنتی چلی جائے گی۔ قادیانیوں میں ہمت ہے تو وہ خاتم کا یہی ترجمہ کیا

کریں۔ اے کاش! قادیانی خاتم کا ترجمہ ”مہر“ کرتے ہوئے Seal اور Stamp کے فرق کو
عی طحوظ خاطر رکھ لیا کریں۔

(8) قادیانی کہتے ہیں کہ حدیث میں آتا ہے:

”قال النبی ﷺ لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسى“

(ترمذی، رواہ احمد وابن ماجہ)

”رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علی! تو مجھ سے ایسے
ہی ہے جیسے ہارون موسیٰ سے۔ چونکہ حضرت ہارون علیہ السلام نبی تھے
لہذا حضرت علیؑ کو بھی وہی درجہ حاصل ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو
حاصل تھا۔

قادیانیوں کا یہ اعتراض جہالت پر مبنی ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ حضور نبی
کریم ﷺ ایک دفعہ جہاد پر روانہ ہو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اے
علیؑ! تم میرے بعد مدینہ طیبہ کا تمام انتظام سنبھالنا اور لوگوں کے فیصلے کرنا۔ حضرت علیؑ کے دل
میں خیال آیا کہ اس طرح میں جہاد کے ثواب سے محروم ہو جاؤں گا۔ چنانچہ وہ غمزہ ہوئے اور
جہاد میں شامل ہونے کے لیے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ اس پر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
ارشاد فرمایا، اے علیؑ! کیا تو سمجھتا ہے کہ میں تجھے معذوروں، اپاہج مردوں، عورتوں کی حفاظت
اور دیگر معاملات کے لیے یہاں چھوڑ کر جا رہا ہوں؟ یہ بات نہیں بلکہ میرے ہاں تیری وہی
حیثیت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ سے تھی۔ چونکہ دونوں خدا کے نبی
ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کبھی باہر تشریف لے جاتے تو اپنے بھائی کو اپنا قائم مقام بنا
کر جاتے تھے۔ اس سے یہ شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی نبی اور حضرت
ہارون علیہ السلام بھی نبی۔ جس طرح وہاں ایک نبی اپنے جس جانشین کو چھوڑ کر جا رہا تھا، وہ
نبی تھا، یہاں بھی یہی صورت حال ہے؟ حضور کریم ﷺ نے اس شبہ کا ازالہ کرتے ہوئے
فرمایا ”انت منی بمنزلة هارون من موسى الا ان لا نبی بعدی“ یعنی اے علی! تو مجھ سے
ایسے ہی ہے جیسے ہارون موسیٰ کے لیے، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ قادیانیوں کو شرم کرنی

چاہیے کہ وہ حدیث بیان کرتے ہوئے کس قدر خیانت اور بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ اس حدیث مبارکہ کا آخری جملہ حذف کر دیتے ہیں جس سے مفہوم میں شک و شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

(9) قادیانی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا: اے میرے چچا! آپ مطمئن ہو جائیں کہ آپ خاتم المہاجرین ہیں لیکن اس کے باوجود ہجرت اب بھی ہوتی ہے۔

قادیانیوں کے اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ صحیح اور صریح دلائل سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق نبوت اور رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے۔ خود مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تفسیر اور شرح کے بعد کسی کی بھی شرح اور تفسیر کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

□ ”اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کے معنی سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ ﷺ تھے۔ پس اگر آنحضرت ﷺ سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلا توقف اور بلا دغدغہ قبول کرے۔ نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہوگی۔“

(برکات الدعائے 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 18 از مرزا قادیانی)

اسی لیے مرزا قادیانی یہ کہنے پر مجبور ہو گیا:

□ ”آنحضرت ﷺ نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لائبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ قطعی ہے، اپنی آیت کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔“

(کتاب البریہ صفحہ 184 حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 217، 218 از مرزا قادیانی)

فرض حال اس روایت کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو بھی یہ دلیل نہیں بنتی، کیونکہ فتح مکہ سے پہلے جو بھی مسلمان مکہ میں مقیم تھا، اس کے لیے مدینہ کی طرف ہجرت کرنا فرض اور واجب تھا۔ حضرت عباسؓ مکہ فتح ہونے سے تھوڑا سا پہلے ہی مسلمان ہوئے تھے اور مدینہ کی

طرف ہجرت کی۔ حضرت عباسؓ ابھی راستے ہی میں تھے کہ آنحضرت ﷺ سے ملاقات ہو گئی تو ہجرت مکمل نہ ہونے پر انہوں نے افسوس ظاہر کیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا، اے میرے چچا! آپ مطمئن ہو جائیں، آپ ”خاتم المرسلین“ ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بات فتح مکہ کا وقت قریب ہونے کی وجہ سے فرمائی جیسا کہ ”مجاہد بن مسعود سلمی“ اور ان کے بھائی ”مجاہد بن مسعود سلمی“ ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن اسلام پر بیعت ہے۔ (بخاری شریف) چنانچہ اس اعتبار سے حضرت عباسؓ مکہ سے ہجرت کرنے والوں میں سے آخری مہاجر ہوئے۔

(10) قادیانی کہتے ہیں کہ ”حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”مسجدی آخر المساجد“ ظاہر ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی مسجد کے بعد بھی دنیا میں روزانہ مسجدیں بن رہی ہیں، اس طرح نبی بھی بن سکتے ہیں۔“

قادیانیوں کی یہ بات ان کے دجل و تلہیس کا شاہکار ہے۔ جہاں ”مسجدی آخر المساجد“ کے الفاظ حدیث میں آتے ہیں، وہاں ”آخر المساجد الانبیاء“ کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ حضرت امی عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم المساجد الانبیاء“ ”میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد، مساجد انبیاء کی خاتم اور آخر ہے۔“ (کنز العمال) انبیاء کی مساجد میں سے آخری مسجد ”مسجد نبوی“ ہے۔ اس کے بعد کوئی نبی نہیں آیا اور نہ دنیا میں اس کی کوئی مسجد ہے۔ لہذا یہ حدیث مبارکہ ختم نبوت کی بین دلیل ہے۔

(11) قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ: قولوا: خاتم

الانبياء ولا تقولوا لانی بعدہ.

”تم رسول اللہ ﷺ کو ”خاتم الانبیاء“ کہہ لیا کرو اور ”لا نبی بعدہ“ نہ کہا کرو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔“ اس سے معلوم ہوا کہ ام المؤمنینؓ کے نزدیک رسول اکرم ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہے

قادیانوں کا یہ استدلال بھی صریح دھوکے اور التباس پر مبنی ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہؓ کا یہ قول حدیث کی کسی بھی معروف کتاب میں موجود نہیں۔ البتہ ”مجمع البحار“ کے کلمہ میں مذکور ہے اور وہاں بھی اس کی کوئی سند مذکور نہیں۔ لہذا نصوص شرعیہ و صحیحہ ثابتہ کے بالمقابل بے سند قول کی علمی دنیا میں کچھ بھی حیثیت نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر قول کو اس کے سیاق و سباق سے ملا کر پڑھا جائے تو اس کا صحیح مفہوم اور اس عائشہؓ کی مراد واضح ہو جاتی ہے۔ چنانچہ وہاں اصل اور مکمل عبارت یوں ہے:

□ وفي حديث عيسى انه يقتل الخنزير ويكسر الصليب ويزيد في الحلال اي يزيد في حلال نفسه بان يتزوج و يولد له و كان لم يتزوج قبل رفعه الى السماء فزاد بعد الهبوط في الحلال فحينئذ يومن كل احدى من اهل الكتاب بيقين بانه بشر و عن عائشة: قولوا: انه خاتم الانبياء ولا تقولوا: لاني بعده، وهذا ناظر الى نزول عيسى و هذا ايضا لا ينافي حديث لاني بعدى لانه اراد لاني ينسخ شرعه. (كلمة، مجمع البحار، صفحہ 58)

”سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آیا ہے کہ وہ (دنیا میں نزول کے بعد) خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور جو چیزیں ان کے لیے حلال تھیں (اور ان سے اپنی زندگی میں مستفید نہ ہو پائے تھے) ان میں اضافہ کریں گے اور ان کے ہاں اولاد ہو گی۔ آسمان کی طرف اٹھائے جانے سے قبل انہوں نے نکاح نہیں کیا تھا۔ تب تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے اور یقین کر لیں گے کہ بلاشبہ وہ ایک بشر ہیں، الہ نہیں جیسا کہ جہاں قبل ازیں ان کو الہ یا الہ کا جزو سمجھتے رہے اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ سے جو یہ بات مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: تم رسول اللہ ﷺ کو خاتم الانبیاء کہا کرو اور یوں نہ کہا کرو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کا یہ ارشاد نزول عیسیٰ کی روشنی میں ہے۔ نیز عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حدیث ”لانی بعدی“ کے منافی نہیں۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کر کے نئی شریعت پیش کرے جبکہ عیسیٰ علیہ السلام تو شریعت محمدی ﷺ ہی کے قیام ہوں گے۔“

اس عبارت سے واضح ہوا کہ ام المومنین سیدہ عائشہؓ کو نہ تو عقیدہ ختم نبوت سے انکار ہے اور نہ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کے اجرا یا جواز کی قائل ہیں۔ ان کی مراد صرف یہ ہے کہ ”لانی بعدی“ کے عموم سے یہ سمجھنا کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل نہ ہوں گے، یہ درست نہیں۔ اس تفصیل سے سیدہ عائشہؓ کے فرمان اور عقیدہ کی وضاحت ہوگی۔

مزید یہ کہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں ”خاتم النبیین“ اور ”لانی بعدی“ سے تمام اہل اسلام نے یہ مفہوم لیا ہے کہ یہ ارشادات نئے پیدا ہونے والے انبیاء کے بارے میں ہیں، جبکہ عیسیٰ علیہ السلام نئے نہیں بلکہ گزشتہ نبی ہیں۔ چنانچہ تفسیر کشاف میں علامہ زحشری رقم طراز ہیں:

□ ”فان قلت کیف كان آخر الانبياء و عيسى ينزل في آخر الزمان؟ قلت معنى كونه آخر الانبياء انه لا يبا احد بعده و عيسى ممن نبى قبله.“

(الكشاف جلد 2، صفحہ 215)

”کہ اگر آپ کہیں کہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی کیونکر ہیں جبکہ آخری زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے تو آپ کے سوال کے جواب میں کہتا ہوں کہ آپ کے ”آخر الانبیاء“ ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت سے نوازا نہیں جائے گا۔ جبکہ عیسیٰ علیہ السلام تو آپ ﷺ سے قبل نبوت سے سرفراز ہو چکے ہیں۔“

ام المومنین سیدہ عائشہؓ عقیدہ ختم نبوت کی قائل تھیں۔

□ عن عائشه رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال: لا یقی بعده من النبوة الا المبشرات، قالو یا رسول اللہ وما المبشرات؟ قال: الرویا الصالحة یراها المسلم او تری له. (مسند الامام احمد بن حنبل جلد 6، صفحہ 129)

”ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ”میرے بعد نبوت میں سے سوائے ”مبشرات“ کے کوئی چیز باقی نہیں رہے گی۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! ”مبشرات“ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان خود کوئی اچھا خواب دیکھے یا اس کے متعلق کوئی دوسرا آدمی اچھا خواب دیکھے۔“

نیز ام المومنین سیدہ عائشہؓ ہی سے ایک اور حدیث مروی ہے:

□ انا خاتم الانبياء و مسجدی خاتم المساجد الانبياء.

(مسند الامام احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 361)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیا کی تعمیر کردہ

مسجد میں سے آخری مسجد ہے۔“

کیا اس قدر وضاحت کے بعد بھی کوئی دیانت دار یہ کہہ سکتا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ محقیدہ ختم نبوت کی انکاری یا رسول اکرم ﷺ کے بعد اجرائے نبوت کی قائل تھیں؟ حاشا وکلا ہرگز نہیں!

قادیانی لاہوری جماعت کے امیر محمد علی لاہوری نے اپنی کتاب بیان القرآن جلد 2

صفحہ 1103 پر لکھا ہے:

□ ”اور ایک قول حضرت عائشہ کا پیش کیا جاتا ہے جس کی سند کوئی نہیں کہ: ”قولوا

خاتم النبیین، ولا تقولوا لانی بعدہ“ ”خاتم النبیین کہو، اور یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی

نبی نہیں۔“ اور اس کا یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے نزدیک ”خاتم النبیین“

کے معنی کچھ اور تھے۔ کاش وہ معنی بھی کہیں مذکورہ ہوتے۔ حضرت عائشہ کے اپنے قول میں

ہوتے، کسی صحابی کے قول میں ہوتے۔ نبی کریم ﷺ کی حدیث میں ہوتے، مگر وہ معنی دوطن

قائل ہیں اور اس قدر حدیثوں کی شہادت جن میں ”خاتم النبیین“ کے معنی ”لانی بعدی“ کیے

گئے ہیں، ایک بے سند قول پر پس پشت پھینکی جاتی ہیں۔ یہ غرض پرستی ہے، خدا پرستی نہیں کہ

رسول اللہ ﷺ کی تیس حدیثوں کی شہادت ایک بے سند قول کے سامنے روکی جاتی ہے۔ اگر

اس قول کو صحیح مانا جائے تو کیوں اس کے معنی یہ نہ کیے جائیں کہ حضرت عائشہ کا مطلب یہ تھا

کہ دونوں باتیں اکٹھی کہنے کی ضرورت نہیں ”خاتم النبیین“ کافی ہے۔ جیسا کہ مغیرہ بن شعبہ کا

قول ہے کہ ایک شخص نے آپ کے سامنے کہا ”خاتم الانبیاء لانی بعدہ“ تو آپ نے کہا

”خاتم الانبیاء“ کہنا تجھے بس ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کا مطلب ہو کہ جب اصل الفاظ

”خاتم النبیین“ واضح ہیں تو وہی استعمال کرو یعنی الفاظ قرآنی کو الفاظ حدیث پر ترجیح دو۔ اس

سے یہ کہاں نکلا کہ آپ الفاظ حدیث کو صحیح نہ سمجھتی تھیں؟ اور اتنی حدیثوں کے مقابل اگر ایک

حدیث ہوتی تو وہ بھی قابل قبول نہ ہوتی۔ چہ جائیکہ صحابی کا قول ہو جو شرعاً حجت نہیں۔“

محمد علی لاہوری قادیانی نے سیدنا مغیرہ بن شعبہ کے جس قول کی طرف اشارہ کیا

ہے، وہ یوں ہے:

□ ”عن الشعبي قال قال رجل عند المغيرة بن شعبه: صلى الله على

محمد خاتم الانبياء لاني بعدہ، فقال المغيرة بن شعبه: حسبك اذا قلت: خاتم الانبياء، فانا كنا نحدث ان عيسى عليه السلام خارج فان هو خرج فقد كان قبله وبعده.“ (تفسير الدر المنثور جلد 5، صفحہ 204)

”شعسی سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے مغیرہ بن شعبہ کے سامنے یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو محمد ﷺ پر جو کہ ”خاتم الانبیا“ ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں تو مغیرہ نے فرمایا: تمہارے لیے ”خاتم الانبیا“ کہہ دینا ہی کافی ہے۔ (یعنی اس کے ساتھ ”لانی بعدہ“ کہنے کی ضرورت نہیں) کیونکہ ہم تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام (دوبارہ) ظہور کریں گے۔ پس جب وہ آئیں گے تو ان کی ایک بار آمد آپ ﷺ سے قبل اور دوسری آمد آپ کے بعد ہوگی۔“

اس پوری تفصیل اور سیاق و سباق سے سیدنا مغیرہ کے ارشاد اور ان کی مراد کی بھی وضاحت ہو گئی کہ وہ بھی حتمی طور پر ختم نبوت کے قائل ہیں۔ البتہ عقیدہ نزول عیسیٰ بن مریم کے پیش نظر انہوں نے ”لانی بعدہ“ کہنے سے منع فرمایا تا کہ ان کے نزول کا انکار نہ ہو۔

(12) قادیانی کہتے ہیں کہ ”نیک خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے۔ جو امت محمدیہ ﷺ میں باقی ہے۔ اس جزو کے اعتبار سے نبوت باقی ہے اور اب نبی آسکتے ہیں۔“

قادیانیوں کی اس دلیل کی اساس بھی جہل ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اچھا اور نیک خواب مبشرات میں سے ہے جسے حدیث پاک میں نبوت کا چھیا لیسواں حصہ کہا گیا ہے۔ کہاں مکمل نبوت اور کہاں نبوت کا چھیا لیسواں حصہ! جس طرح آپ ایک اینٹ کو مکان، نمک کو پلاؤ ایک دھاگے کو کپڑا اور ایک ٹائر کو گاڑی نہیں کہہ سکتے، اس طرح نبوت کے 1/46 حصہ کو بھی نبوت نہیں کہہ سکتے۔

(13) قادیانی کہتے ہیں کہ ”قرآنی آیت ”مبشر برسول ہاتی من بعدی“ اسمہ احمد“ میں لفظ احمد سے مراد مرزا غلام احمد ہے۔“

قادیانیوں کی یہ بات تو بین رسالت ﷺ کے زمرے میں آتی ہے۔ چودہ سو سال سے آپ ﷺ کی امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس سے مراد حضور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ بشارت: ”من بعدی“ کے الفاظ کے ساتھ دی تو ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو اس کا مصداق آپ ﷺ ہوئے۔ نبی کریم ﷺ خود ارشاد فرماتے ہیں: ”انا بشارۃ عیسیٰ“ مرزا قادیانی کا نام غلام احمد تھا۔ اس کا نام احمد نہیں تھا۔ اس لیے وہ اسمہ احمد کا مصداق کیسے بن گیا؟

1953ء کی تحریک ختم نبوت کے اسباب کا جائزہ لینے کے لیے منیر انکوائری ٹریبونل قائم ہوا جس میں جید علمائے کرام پیش ہوئے۔ قادیانیوں کی طرف سے قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود پیش ہوا۔ ایک موقع پر مرزا بشیر الدین محمود نے مذکورہ بالا آیت پڑھی اور کہا کہ اس میں ”احمد“ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ وہاں عدالت میں موجود امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ آیت میں تو لفظ احمد ہے جبکہ اس کے باپ کا نام غلام احمد تھا۔ اس پر بشیر الدین نے کہا کہ غلام کاٹ دیں، احمد رہ جائے گا۔ اس پر شاہ جی نے برجستہ کہا کہ میرا نام عطاء اللہ ہے۔ عطا کاٹ دیں، اللہ رہ جاتا ہے۔ لہذا میں نے اس آٹو کے پٹھے کو نبی بنا کر بھیجا ہی نہیں۔ اس پر کمرہ عدالت کشت زعفران بن گیا اور بشیر الدین محمود فوراً عدالت سے نو دو گیارہ ہو گیا۔

(14) قادیانی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے سے پہلوں کے لیے آخری ہیں، آئندہ آنے والے نبیوں کے لیے نہیں۔

اگر قادیانیوں کی اس بات کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر خاتم النبیین کا وصف آپ ﷺ کے ساتھ مخصوص نہیں رہتا۔ کیونکہ اس طرح تو ہر نبی (حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ) اپنے سے پہلے نبی کا خاتم اور آخر ہے۔

(15) قادیانی کہتے ہیں کہ ”آپ ﷺ کے بعد میں جموٹے دجال آئیں گے۔ باقی سچے آئیں گے۔“

قادیانیوں کی یہ دلیل نہایت احمقانہ اور تلبیس پر مبنی ہے۔ حالانکہ اس حدیث مبارکہ کے آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”لانی بعدی“ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا آپ ﷺ کے بعد بے شمار مدعیان نبوت پیدا ہوئے مگر جن جھوٹے مدعیان نبوت کی وجہ سے اسلام کو بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑا یا جن جھوٹے مدعیان نبوت کی حکومتیں قائم ہوئیں، یا جن کا مذہب پھلا پھولا، ان کی تعداد تیس ہوگی۔ امت مسلمہ کے متفقہ فیصلہ کے مطابق مرزا قادیانی ان تیس دجالوں کذابوں میں شامل ہے۔

حق اور باطل کو اس طرح ملایا جائے کہ حق لوگوں کے سامنے باطل کے ساتھ ٹوٹ ہو کر رہ جائے، اسے دجل کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا شمار کاذبین کے ساتھ ساتھ دجالین میں بھی بجا طور پر ہوتا ہے۔ وہ اپنے تمام دعاوی میں ایسی چال چلا ہے کہ اپنے ہر غلط موقف کے ساتھ اس نے کسی سچائی کو جوڑا اور پھر سچ کو ملتیس و مشتبه کر دیا۔

(16) قادیانی کہتے ہیں کہ ”جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو اس سے ختم نبوت کی مہر ٹوٹ جائے گی۔ حضور ﷺ کی ختم نبوت کے بعد حضرت عیسیٰ کا تشریف لانا ختم نبوت کے منافی ہے۔“

قادیانیوں کی یہ بات بھی دجل پر مبنی ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا میں دوبارہ نزول اور مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت و رسالت آپ ﷺ سے پہلے کی مل چکی ہے۔ اس کے باوجود جب وہ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو شریعت محمدی ﷺ کی مکمل پیروی کریں گے۔ بات صرف اتنی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی شخص نئے سرے سے منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا۔

(17) قادیانی کہتے ہیں کہ نبوت بھی ایک نعمت ہے، امت محمدیہ ﷺ اس سے کیوں محروم ہو گئی ہے؟

قادیانیوں کے اس بھونڈے سوال کا یہ جواب دینا چاہیے کہ کیا قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نعمت نہیں۔ جب اس میں اضافہ و ترمیم نہیں ہو سکتا تو قادیانیوں کو نبوت کے بند ہونے پر کیوں اعتراض ہے؟ جس طرح سورج کے طلوع ہونے کے بعد کسی چراغ کی ضرورت نہیں، اسی طرح آپ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ اگر نبوت نعمت ہے اور یہ جاری رہنی چاہیے تو قادیانی بتائیں کہ مرزا قادیانی کے بعد کون نبی ہے؟ مرزا قادیانی کے بعد یہ نعمت کیوں بند ہو گئی؟ اور نبوت کا دروازہ چودہویں صدی میں صرف مرزا قادیانی پر کھل کر کیوں بند ہو گیا؟ مرزا قادیانی سے پہلے کسی مدعی نبوت کا پتہ چلتا ہے اور نہ اس کے بعد قادیانی جماعت میں کوئی نبی تسلیم کیا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کی پیروی میں مولوی یار محمد قادیانی، احمد نور کاہلی قادیانی، عبداللطیف گناچور قادیانی، الہی بخش ملتانی قادیانی، محمد بخش قادیانی، چراغ دین جمونی قادیانی اور عبداللہ حناپوری قادیانی وغیرہ نے نبوت کے دعوے کیے اور کہا کہ ہم بھی نبوت کی کھڑکی سے گزر کر آئے ہیں۔ اس سے زیادہ منصب نبوت کی تذلیل اور کیا ہوگی؟

(18) قادیانی کہتے ہیں کہ ”استحارہ کرنا سنت ہے۔ مرزا قادیانی کی نبوت کے بارے میں بھی مسلمان استحارہ کر لیں۔“

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ استحارہ بے شک سنت ہے مگر یہ ایسے کاموں میں ہوتا ہے جن کا کرنا یا نہ کرنا مباح ہو۔ کسی ایسے امر میں استحارہ کرنا جس کا حلال یا حرام شریعت نے واضح کر دیا ہو، جائز نہیں۔ جیسے ایک ماں نکاح کے لحاظ سے اپنے بیٹے پر حرام ہے۔ لیکن کوئی بیٹا یہ استحارہ نہیں کر سکتا کہ میری ماں مجھ پر حلال ہے یا حرام۔ ایسا کرنے والا حدود اللہ کو توڑنے والا کہلائے گا۔ مزید کوئی مسلمان نماز کی فرضیت یا عدم فرضیت پر استحارہ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح کوئی مسلمان حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت پر استحارہ نہیں کر سکتا۔ حضور نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جو شخص کسی جھوٹے مدعی نبوت کے لیے استحارہ کرے گا، وہ فی الفور دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا کیونکہ ایسے شخص کو نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر (نعوذ باللہ) شک ہے۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ مرزا قادیانی کے دور میں ہی اس کے صدق و کذب پر استخارہ ہو گیا تھا جس کا اعتراف خود مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں کیا ہے: □ حضرت عبدالرحمن صاحب اور ان کے رفیق نیت میاں عبدالحق غزنوی کے استخارہ پر وہ بھس القرین ترت حاضر ہو گیا اور ان کی زبان پر جاری کرا دیا کہ وہ شخص یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) جہنمی ہے اور طہ ہے اور ایسا کافر ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہوگا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 128 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 228 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے بھی ایک دفعہ استخارہ کیا تھا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ غلام حسین نامی ایک شخص مرزا قادیانی کا رشتہ دار تھا۔ وہ 25 سال سے غائب تھا۔ اس کی جائیداد اس کی بیوی جو مرزا احمد بیگ کی ہمشیرہ تھی، کے نام منتقل ہو گئی۔ اب وہ عورت اپنی جائیداد اپنے بیٹے کے نام ٹرانسفر کرنا چاہتی تھی مگر اس کے لیے مرزا قادیانی کی عدالت میں گواہی یا بیان ضروری تھا۔ اس نے مرزا قادیانی سے درخواست کی کہ آپ اس سلسلہ میں متعلقہ دستاویز پر دستخط کر دیں۔ اس پر مرزا قادیانی نے اسے کہا کہ وہ اس سلسلہ میں استخارہ کرے گا۔ استخارہ اس لیے کہ اگر غلام حسین زندہ ہے تو اس کا حق نہ مارا جائے اور اگر غلام حسین زندہ نہیں تو آپ کا حق نہ مارا جائے۔ لہذا چند دنوں بعد مرزا قادیانی نے استخارہ کرنے کے بعد کہا کہ مجھے اشارہ ہوا ہے اگر مرزا احمد بیگ اپنی لڑکی محمدی بیگم (جس کی عمر 12 سال تھی) کا نکاح میرے ساتھ کر دے تو میں عدالت میں بیان دوں گا ورنہ میرا صاف جواب ہے۔ یعنی اگر محمدی بیگم سے نکاح ہو جائے تو غلام حسین مر گیا اور جائیداد کے سلسلہ میں بیان دے دوں گا۔ اگر محمدی بیگم کا رشتہ نہ دیا تو غلام حسین زندہ ہے اور جائیداد کے سلسلہ میں بیان دوں گا نہ کسی دستاویز پر دستخط کروں گا۔ مرزا قادیانی کی عیاری اور چالاکی ملاحظہ کریں کہ استخارہ غلام حسین کے متعلق کہ وہ زندہ ہے یا مردہ اور جواب محمدی بیگم کے رشتہ کے متعلق۔ لعنت ہے مرزا قادیانی کے استخارہ پر!

(19) آخر میں قادیانیوں سے ایک سوال ہے کہ بتایا جائے، خاتم النبیین کون ہے؟ میرے خیال میں قادیانیوں سے نبوت ختم یا نبوت جاری کی بحث نہیں کرنی چاہیے کیونکہ مسلمان اور قادیانی دونوں ختم نبوت پر یقین رکھتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ مسلمان حضور نبی

کریم ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں جبکہ قادیانی جماعت مرزا قادیانی کو خاتم النبیین مانتی ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں بن سکتا جبکہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں۔ فرق واضح ہو گیا کہ مسلمان نبی کریم ﷺ پر نبوت کو بند مانتے ہیں جبکہ قادیانی گروہ مرزا قادیانی پر۔ عجیب بات ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد ساڑھے چودہ سو سال کے عرصہ میں اگر کوئی نبی آیا تو مرزا قادیانی آیا اور اس کے بعد اب کوئی نبی نہیں۔ قادیانی، قرآن مجید کی کوئی ایک آیت یا احادیث نبویہ میں سے کوئی ایک حدیث دکھا دیں جس سے ثابت ہو کہ اب مرزا قادیانی کے بعد قیامت تک اور کوئی نبی نہیں بنے گا۔ قادیانیوں نے قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ میں ختم نبوت کا انکار ثابت کرنے کے لیے جو تحریفات کی ہیں، ان کا مقصد صرف اور صرف مرزا قادیانی کی نبوت ثابت کرنا ہے۔ ورنہ مرزا قادیانی کے بعد قادیانی بھی نبوت بند تسلیم کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں درج ذیل حوالے ملاحظہ فرمائیں:

□ ”غرض اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔“

(ہیئۃ الوحی صفحہ 391 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406، 407 از مرزا قادیانی)

□ ”چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موجود تھا، وہ میں ہوں۔ اس لیے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔ ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لیے مقدر تھا۔ سو وہ ظاہر ہو گیا۔ اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لیے باقی نہیں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 215 از مرزا قادیانی)

□ ”ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی

ہے۔“ (کشتی نوح صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 60، 61 از مرزا قادیانی)

□ ”امت محمدیہ ﷺ میں ایک سے زیادہ نبی کسی صورت میں بھی نہیں آسکتے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت سے صرف ایک نبی اللہ کے آنے کی خبر دی ہے جو مسیح موعود ہے اور اس کے سوا قطعاً کسی کا نام نبی اللہ یا رسول اللہ نہیں رکھا جائے گا اور نہ کسی اور نبی کے آنے کی خبر آپ ﷺ نے دی ہے بلکہ لانی بعدی فرما کر اوروں کی نفی کر دی اور کھول کر بیان فرما دیا کہ مسیح موعود کے سوا میرے بعد قطعاً کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔“

(رسالہ تشہید الاذہان قادیان مارچ 1914ء)

مرزا قادیانی نے اگرچہ چھوٹی بڑی 100 کے قریب کتب چھوڑی ہیں۔ اگر وہ اس بات کا قائل نہ ہوتا کہ وہ آخری نبی ہے تو وہ اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دیتا اور اپنی امت کو اس کی نشانیاں بتاتا تاکہ وہ اسے پہچان سکے لیکن اس نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔ قادیانی گروہ بھی کسی نئے نبی کا منتظر نہیں ہے بلکہ وہ مرزا قادیانی کو ہی آخری نبی مانتا ہے۔



نبوت حاضر ہے!

نبوت بند ہے

ختم نبوت اسلام کی اساس اور اہم ترین بنیادی عقیدہ ہے۔ دین اسلام کی پوری عمارت اس عقیدہ پر کھڑی ہے۔ یہ ایک ایسا احساس عقیدہ ہے کہ اس میں شکوک و شبہات کا ذرا سا بھی رخنہ پیدا ہو جائے تو ایک مسلمان نہ صرف اپنی متاع ایمان کھو بیٹھتا ہے بلکہ وہ حضرت محمد ﷺ کی امت سے بھی خارج ہو جاتا ہے۔ ایمان و ہدایت محض نبی کریم ﷺ کو سچا جاننے کا نام نہیں بلکہ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کو آخری تسلیم کرنا، ایمان و ہدایت کی بنیاد ہے۔ قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور حضور نبی کریم ﷺ کی تقریباً دو سو دس احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت تک اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اس عقیدے سے انکار یقیناً کفر و ارتداد ہے جس سے کوئی تاویل نہیں بچا سکتی۔ صحابہ کرام سے لے کر آج تک امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا منکر وہی شخص ہو سکتا ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کی نبوت پر ایمان نہ رکھتا ہو کیونکہ اگر یہ شخص آپ ﷺ کی رسالت کا قائل ہوتا تو جن چیزوں کی آپ ﷺ نے خبر دی ہے، ان میں آپ ﷺ کو سچا سمجھتا۔ جن دلائل اور طریق تو اترے آپ کی رسالت، نبوت اور دعوت ہمارے لیے ثابت ہوئی ہے، ٹھیک اسی وجہ کے تو اترے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہ ہوگا اور جس شخص کو ختم نبوت کے اس مفہوم میں شک ہو، اسے خود رسالت محمدی ﷺ میں بھی یقیناً شک ہوگا۔

مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین اولین وجہ علیحدگی، آنجنابانی مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت ہے، ہم تأسف کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ مرزا قادیانی اور ان کی امت کا رویہ، زیر بحث مسئلہ میں دیانت اور مذہبی تقدس کی نفی کے مترادف ہے۔ قادیانی امت کا قادیانی یا ربوی فرقہ اگرچہ قطعی طور پر مرزا قادیانی کو نبی تسلیم کرتا ہے اور ان کا لاہوری مرزائیوں سے نزاع اسی عنوان پر ہے، بیسیوں مناظرے ان دونوں گروہوں کے مابین ہو چکے

ہیں اور قادیانی، لاہوری مرزائیوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات سے منحرف قرار دینے کی سب سے بڑی وجہ اسی امر کو قرار دیتے ہیں کہ لاہوری گروہ نے 1914ء میں مرزا محمود سے شکست کھانے کے بعد مرزا قادیانی کی نبوت سے انکار کر دیا تھا اور اب تک وہ اسی طرز کو اپنائے ہوئے ہیں۔ حالانکہ 1913ء تک تمام لاہوری مرزائی، اہل قادیان و ربوہ ہی کی طرح مرزا قادیانی کو نبی اور رسول تسلیم کرتے تھے۔

اسی طرح قادیانی، تمام امت مسلمہ کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں اور اس کی سب سے بڑی دلیل ان کے ہاں یہ ہے کہ مسلمان مرزا قادیانی کی نبوت کے منکر ہیں۔ یہی نہیں بلکہ قادیانی، مسلمانوں کا مذہبی، سوشل اور معاشرتی بائیکاٹ بھی اسی وجہ سے کیے ہوئے ہیں کہ مسلمان اس وقت کے نبی کے منکر ہیں۔

امت کے اس تیرہ سو سالہ اجتماعی ایمان و عقیدے ہی کا نتیجہ تھا کہ مرزا قادیانی ایسا شخص جو اپنے اقوال و اعمال کی قطعی شہادتوں کے باعث اس معاملے میں انتہائی خائن شخص ثابت ہوا، اپنی تمام تر ضلالت کے باوجود اپنے ابتدائی دعویٰ الہامیہ --- زمانہ براہین احمدیہ --- کے ریلج صدی بعد تک اسی مفہوم ختم نبوت کو پیش کرتا رہا۔ ملاحظہ فرمائیں چند واضح اعتراضات:-

وحی رسالت بند ہے

(1) ”قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل بہ عہد ایہ وحی رسالت مسدود ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 411، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 511 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ 533 پر)

وحی رسالت کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آمد، ناممکن (2) ”یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جبرائیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت شروع ہو جائے اور ایک نئی کتاب اللہ کو مضمون میں قرآن شریف سے توارد رکھتی ہو، پیدا ہو جائے اور جو امر مستلزم محال ہو، وہ محال ہوتا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 314، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 414 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 534 پر)

حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی نبوت لانے سے منع کر دیا گیا ہے
 (3) ”ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النبیین
 میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیل بعد وفات
 رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لیے وحی نبوت کے لانے سے منع کیا گیا ہے۔“
 (ازالہ اوہام صفحہ 577 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 412 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 535 پر)

وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے

(4) ”رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دینی علوم کو بذریعہ جبرائیل
 حاصل کرے اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے۔“
 (ازالہ اوہام صفحہ 614 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 432 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 536 پر)

نئی شریعت، نیا الہام..... ناممکن

(5) فرقان مجید کے اصول حقہ کا محرف اور مبدل ہو جانا یا پھر ساتھ اس کے تمام خلقت
 پر تاریکی شرک اور مخلوق پرستی کا بھی چھا جانا عندا عقل محال اور ممتنع ہوا تو نئی شریعت اور نئے
 الہام کے نازل ہونے میں بھی امتناع عقلی لازم آیا کیونکہ جو امر مستلزم محال ہو، وہ بھی محال ہوتا
 ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ حقیقت میں خاتم الرسل ہیں۔“
 (براہین احمدیہ صفحہ 112 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 103 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 537 پر)

خاتم الانبیاء ﷺ کی نبوت میں کوئی شریک نہیں

(6) ”اور (اللہ نے) مجھے الہام کیا کہ دین اللہ اسلام ہی ہے اور سچا رسول مصطفیٰ ﷺ
 سردار امام ہے جو رسول امی امین ہے۔ پس جیسا کہ عبادت صرف خدا کے لیے ہے اور وہ وحدہ
 لا شریک ہے، اسی طرح ہمارا رسول اس بات میں واحد ہے کہ اس کی پیروی کی جائے اور اس
 بات میں واحد ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ہے۔“
 (من الرضیٰ صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 164 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 538 پر)

ختم نبوت پر ایمان اور اصرار، قرآن مجید کی روشنی میں

(7) ”ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين (الاحزاب: 40) یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔ یہ بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 331، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 539 پر)

(8) (ترجمہ) ”ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين“ یعنی محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ ہاں وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ فضل اور رحم کرنے والے رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء رکھا اور آنحضرت ﷺ نے لانی بعدی سے طالبوں کے لیے بیان واضح ہے، اس کی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے جو بالبداهت باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر حتمی نہیں اور ہمارے رسول ﷺ کے بعد کوئی نبی آ کیسے سکتا ہے جبکہ آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی ہے اور اللہ نے آپ ﷺ کے ذریعہ نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا۔“

(جملة البشرى صفحہ 34، مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 200 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 540 پر)

تمام آدم زادوں کے لیے محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں

(9) ”نوع انسان کے لیے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لیے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ۔“

(کشتی نوح صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 541 پر)

حدیث لانی بعدی مستند ہے

(10) ”حدیث لانی بعدی میں بھی لانی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی بیرونی کر کے لصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔“

(ایام الصلح صفحہ 167 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 393 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 542 پر)

(11) ”آنحضرت ﷺ نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لانی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ قطعی ہے، اپنی آیت کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔“

(کتاب البریہ صفحہ 199، 200 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 13 صفحہ 217، 218 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 543، 544 پر)

حضور خاتم النبیین ﷺ پر ہر قسم کی نبوت ختم ہو گئی

(12) ”ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام“

(سراج منیر صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 93 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 545 پر)

ہر شخص جو علم ادب سے واقف ہے، بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ لفظ ”ہر“ میں تمام اقسام نبوت شامل ہیں۔ خواہ وہ حقیقی ہو یا غیر حقیقی، مستقل ہو یا غیر مستقل، تشریحی ہو یا غیر تشریحی، ظلی ہو یا بروزی، سب کے اختتام پر دلیل ہے۔

نبی کریم ﷺ پر نبوت کا ہر کمال ختم ہو گیا

(13) ”ختم شد بر نفس پاش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے“

(برایین احمدیہ ضمیرہ صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 19 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 546 پر)

دین و رسالت کمال تک پہنچ گیا

(14) ”خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں صحابہ کو مخاطب کیا کہ میں نے تمہارے دین کو کامل

کیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کی اور آیت کو اس طور سے نہ فرمایا کہ اے نبی، آج میں نے قرآن کو کامل کر دیا۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ تا ظاہر ہو کہ صرف قرآن کی تکمیل نہیں ہوئی بلکہ ان کی بھی تکمیل ہو گئی کہ جن کو قرآن پہنچایا گیا اور رسالت کی صلت غائی کمال تک پہنچ گئی۔“

(نور القرآن صفحہ 23 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 352 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 547 پر)

(15) ”اور تمام رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری نقطہ پر آ کر جو ہمارے سید و مولیٰ ﷺ

کا وجود تھا، کمال کو پہنچ گئیں۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 367 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 548 پر)

تمام نبوتیں رسول اللہ ﷺ پر ختم

(16) ”میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں

اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 324 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 340 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 549 پر)

میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں

(17) ”میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں، یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے۔ میں تو محمدی اور کامل طور پر اللہ و رسول کا قبیح ہوں اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمارے مذہب کے رو سے ان نشانوں کا نام کرامات ہے جو اللہ و رسول ﷺ کی پیروی سے دیے جاتے ہیں۔“
(حک مقدس صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 156 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 550 پر)

ختم المرسلین ﷺ کے بعد مدعی نبوت و رسالت کاذب اور کافر ہے
(18) ”میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر، بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہلسنت جماعت کا عقیدہ ہے، ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صلی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوگئی..... اس میری تحریر پر ہر ایک شخص گواہ رہے۔“
(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 214، 215 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 551، 552 پر)

نبوت کا دعویٰ کرنے والے پر لعنت

(19) ”ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الہ الا اللہ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔“
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 2 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 553 پر)

نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر

(20) ”وما كان لي ان ادعي النبوة واخرج من الاسلام والحق بقوم

کافرین..... ادعی النبوة والا من المسلمین۔ (ترجمہ:) مجھے کہاں حق پہنچتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جاٹوں اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ میں مسلمان ہو کر نبوت کا دعویٰ کروں۔“

(حجرات البشریٰ صفحہ 131 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 297 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 554 پر)

نبوت کا دعویٰ کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج

(21) ”خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہلسنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں۔ اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔“

(آسمانی فیصلہ صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 313 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 555 پر)

مدعی نبوت، مسیلمہ کذاب کا بھائی

(22) ”اور اصل حقیقت جس کی میں علی رؤس الاشهاد گواہی دیتا ہوں۔ یہی ہے جو ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا۔ ومن قال بعد رسولنا و سئلنا اتی نبی او رسول علی وجه الحقیقة والافراء وترک القرآن و احکام الشریعة الفراء فهو کافر کذاب۔ غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے اور آنحضرت ﷺ کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہتا ہے تو وہ طحہ بیدین ہے اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے گا اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کر دے گا۔ پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے۔“

(انجام آتم صفحہ 27، 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 27، 28 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 556، 557 پر)

وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری کر کے دشمن قرآن نہ بنو

(23) ”اے لوگو، اے مسلمانوں کی ذریت کہلانے والو، دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اور اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کیے جاؤ گے۔“

(اسلمانی فیصلہ صفحہ 25 معراج روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 335 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 558 پر)

ختم نبوت کا منکر بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

(24) ”دوسرے الزامات جو میرے پر لگائے جاتے ہیں کہ یہ شخص لیلۃ القدر کا منکر ہے اور معجزات کا انکاری اور معراج کا منکر اور نیز نبوت کا مدعی اور ختم نبوت سے انکاری ہے، یہ سارے الزامات باطل اور دروغ محض ہیں۔ ان تمام امور میں میرا وہی مذہب ہے جو دیگر اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے اور میری کتاب توفیح مرام اور ازالہ اوہام سے جو اعتراض نکالے گئے ہیں، یہ نکتہ چینیوں کی سرسراہٹ ہے۔ اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا مسجد (جامع مسجد دہلی) میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو، اس کو بیدین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 232 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 559 پر)

آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا بد بخت ہے

(25) ”کیا ایسا بد بخت منقزی جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں۔“

(انجام آختم صفحہ 27 معراج روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 27 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 560 پر)

ختم نبوت کے منکر کو ملعون سمجھتا ہوں

(26) ”ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ اس نالائق نذیر حسین اور اس کے ناسعدات مند شاگرد محمد حسین کا یہ سراسر افترا ہے کہ ہماری طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ گویا ہمیں معجزات انبیاء علیہم السلام سے انکار ہے یا ہم خود دعویٰ نبوت کرتے ہیں یا نعوذ باللہ حضرت سید المرسلین محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم الانبیاء نہیں سمجھتے یا ملائک سے انکاری یا حشر و نشر وغیرہ اصول عقائد اسلام سے منکر ہیں۔ یا صوم و صلوة وغیرہ ارکان اسلام کو نظر استخفاف سے دیکھتے یا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ ہم ان سب باتوں کے قائل ہیں اور ان عقائد اور ان اعمال کے منکر کو ملعون اور خسر الدنیا والآخرہ یقین رکھتے ہیں۔“

(انجام آتم صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 45 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 561 پر)

یہ جھوٹ ہے کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کیا

(27) ”پھر ہمارے مخالف جبکہ اس بحث میں عاجز آ جاتے ہیں تو افترا کے طور پر ہم پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ گویا ہم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور گویا ہم معجزات اور فرشتوں کے منکر ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ تمام افترا ہیں۔“

(کتاب البریہ صفحہ 197 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 215 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 562 پر)

معاذ اللہ، میں نبوت کا مدعی کیوں ہوں

(28) ”معاذ اللہ ان ادعی النبوة بعد ما جعل اللہ نبینا و سلینا محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین۔“

ترجمہ: خدا کی پناہ، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی اور سردار دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبیین بنا دیا تو میں نبوت کا مدعی بناؤں۔

(جملۃ البشریٰ صفحہ 136 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 302 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 563 پر)

اب نی نہیں، مجدد آئیں گے

(29) ”اگر کوئی کہے کہ فساد اور بدعتیہ کی اور بد اعمالیوں میں یہ زمانہ بھی تو کم نہیں پھر اس میں کوئی نی کیوں نہیں آیا تو جواب یہ ہے کہ وہ زمانہ توحید اور راست روی سے بالکل خالی ہو گیا تھا اور اس زمانہ میں چالیس کروڑ لا الہ الا اللہ کہنے والے موجود ہیں اور اس زمانہ کو بھی خدا تعالیٰ نے مجدد کے بیٹے سے محروم نہیں رکھا۔“

(نور القرآن صفحہ 10 منہجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 339 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 564 پر)

ہمارا مذہب

(30) زعشق فرقان و غمیریم

بدیں آدمیم و بدیں بگذریم

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے، یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب ساوی ہے اور ایک حصہ یا نقطہ اس کی شراعی اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ظہر اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ وجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی ﷺ کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتدا اس امام المرسل علیہ السلام کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز وحی اور کمال متابعت اپنے نبی ﷺ کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 146، 147 منہجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 169، 170 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 565، 566 پر)

اجماعی عقیدہ کا منکر لعنتی ہے

(31) (ترجمہ) ”میرا اعتقاد ہے کہ میرا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں، اور میں کوئی کتاب بجز قرآن کے نہیں رکھتا۔ اور میرا کوئی شیخ بجز محمد مصطفیٰ ﷺ کے نہیں، جس پر خدا نے بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل کی ہیں، اور اس کے دشمنوں پر لعنت بھیجی ہے۔ گواہ رہو کہ میرا تمسک قرآن شریف ہے اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی جو چشمہ حق و معرفت ہے، میں بیحدوی کرتا ہوں اور تمام باتوں کو قبول کرتا ہوں جو کہ اس خیر القرون باجماع صحابہ کرام قرار پائی ہیں۔ نہ ان پر کوئی اضافہ کرتا ہوں اور نہ ان میں کوئی کمی اور اسی اعتقاد پر میں زندہ رہوں گا اور اسی پر میرا خاتمہ اور انجام ہوگا، اور جو شخص ذرا بھر بھی شریعت محمدیہ میں کمی بیشی کرے یا کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے، اس پر خدا اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔“

(انجام آقلم صفحہ 143، 144، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 143، 144 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 567، 568 پر)

اہل سنت کی اجماعی رائے کو ماننا فرض ہے

(32) ”فرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں، ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔“

(ایام اصلاح صفحہ 87 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 323 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 569 پر)

اعتراف حقیقت

(33) ”خدا اُن دلوں پر لعنت کرتا ہے جو سچائی کو پا کر پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔“

(راز حقیقت صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 165 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 570 پر)

اہم نکات

قارئین کرام: اس باب میں آنجنابی مرزا قادیانی کی کتب سے جو مذکورہ بالا

اقتباسات پیش کیے گئے، ان کا خلاصہ اور اہم نکات درج ذیل ہیں۔ بقول مرزا قادیانی:

- 1- اب وحی رسالت بند ہے۔
- 2- حضرت جبرائیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت ناممکن ہے۔
- 3- حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اب حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ہمیشہ کے لیے وحی نبوت لانے سے منع کر دیا گیا ہے۔
- 4- اب وحی رسالت باقیامت منقطع ہے۔
- 5- قرآن مجید کا محرف ہونا، نئی شریعت اور نئے الہام کا نازل ہونا عندالعقل ناممکن ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ حقیقت میں خاتم الرسل ہیں۔
- 6- رسول کریم ﷺ اس بات میں واحد ہیں کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔
- 7- قرآن مجید کی آیت ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین (الاحزاب: 40) صاف دلالت کر رہی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔
- 8- اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے جو باطل ہے۔
- 9- اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے نبیوں کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا۔
- 10- روئے زمین پر تمام آدم زادوں کے لیے حضور نبی کریم ﷺ کے علاوہ اب اور کوئی رسول نہیں۔
- 11- حدیث ”لانی بعدی“ کے ہوتے ہوئے یہ کس قدر جرات، دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے خاتم الانبیاء کے بعد کسی نبی کا آنا مان لیا جائے۔
- 12- قرآن شریف اپنی آیت کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔
- 13- حضور خاتم النبیین ﷺ پر ہر قسم کی نبوت ختم ہو گئی۔
- 14- حضور نبی کریم ﷺ پر نبوت کا ہر کمال ختم ہو گیا۔
- 15- خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں صحابہ کرام کو مخاطب کیا کہ میں نے تمہارے دین کو کامل کیا۔ اس کا مطلب ہے کہ رسالت کمال تک پہنچ گئی۔

16- تمام رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری نقطہ پر آ کر ہمارے سید و مولا ﷺ پر اپنے کمال کو پہنچ گئیں۔

17- میں اس بات پر ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں حضور نبی کریم ﷺ پر ختم ہیں اور ان کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔

18- میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں۔ ضروری نہیں جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے، وہ نبی بھی ہو جائے۔

19- میں نبوت کا مدعی نہیں ہوں بلکہ ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔

20- ختم المرسلین حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔

21- میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صلی اللہ سے شروع ہوئی اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو گئی۔ میری اس تحریر پر ہر ایک شخص گواہ رہے۔

22- میں نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتا ہوں۔

23- یہ کیسے ممکن ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جا ملوں۔

24- میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

25- جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے، بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کے متعلق کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے۔

26- مسلمانوں کی اولاد دکھلانے والوں، دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین ﷺ کے بعد وحی نبوت کا سلسلہ جاری نہ کرو۔ خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کیے جاؤ گے۔

27- میں مسلمانوں کے سامنے اس خانہ خدا (جامع مسجد دہلی) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضور خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو، اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

28- جو شخص رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، وہ بد بخت اور مفتری ہے۔

29- جو لوگ میری طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ مجھے معجزات انبیاء کرام علیہم السلام سے انکار ہے یا میں نبوت کا دعویٰ دار ہوں یا نعوذ باللہ حضرت سید المرسلین محمد مصطفیٰ ﷺ

- کو خاتم الانبیاء نہیں سمجھتا، یہ سراسر افترا ہے۔ خدا گواہ ہے کہ میں ان سب باتوں کا قائل ہوں اور ان عقائد کے منکر کو ملعون اور خسر الدنیا و الاخرہ یقین رکھتا ہوں۔
- 30- میرے مخالف افترا کے طور پر مجھ پر تہمت لگاتے ہیں کہ گویا میں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔
- 31- معاذ اللہ، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد میں نبوت کا دعویٰ کروں۔
- 32- اب نبی نہیں، مجدد آئیں گے۔
- 33- ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا۔ اگر کوئی اس کے برخلاف عقیدہ رکھے تو وہ جماعت مومنین سے خارج، طرد اور کافر ہے۔
- 34- میرا اعتقاد ہے کہ جو شخص کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے، اس پر خدا، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔
- 35- وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا، ان سب کو ماننا ہوں۔ آسمان اور زمین کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ یہی میرا مذہب ہے۔
- 36- خدا ان دلوں پر لعنت کرتا ہے جو سچائی کو پا کر پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔



نبوت حاضر ہیں!

نبوت جاری ہے

مسلمانان عالم کا حضور نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر اجماع اور عقیدہ جہاد 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد اسلام دشمن طاقتوں بالخصوص انگریزوں کے لیے سوہان روح بنا ہوا تھا اور ہے۔ ان کی شدید خواہش تھی اور ہے کہ کسی طرح کوئی ایسا اہتمام ہو جائے کہ مسلمانوں کے دل سے حضور نبی کریم ﷺ کی محبت و عقیدت اور جہاد کی روح دونوں ختم ہو جائیں، اب چونکہ ایک نبی کے حکم میں ترمیم و تہذیب دوسرے نبی کے ذریعے ہی سے ہوتی ہے۔ چنانچہ حکومت برطانیہ کے ایما اور لالچ پر سیالکوٹ کی ضلع کچھری کے ایک منشی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ بد بخت شخص گورداسپور (بھارت) کی تحصیل بٹالہ کے ایک پسماندہ گاؤں قادیان کا رہنے والا تھا۔ آنجنابی مرزا قادیانی نے پہلے خود کو عیسائیت اور ہندو مخالف مناظر کی حیثیت سے متعارف کرایا اور مسلمانوں کی جذباتی اور نفسیاتی ہمدردیاں حاصل کیں۔ پھر بتدریج مجدد، محدث، اتی نبی، ظلی نبی، بروزی نبی، مثیل مسیح اور مسیح موعود کا دعویٰ کرتے ہوئے انجام کار امر و نبی کے حامل ایک صاحب شریعت نبی ہونے کے ادعا تک جا پہنچا۔ یعنی باقاعدہ نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا حتیٰ کہ اعلان کیا وہ خود ”محمد رسول اللہ“ ہے۔ (نحوذ باللہ)!

قارئین محترم! گذشتہ باب میں آپ مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ ”نبوت بند ہے“ اور حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول اور نبی ہیں۔ قرآن مجید کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر یہ کلام، اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت سے اختلافات پائے جاتے۔ اس آیت کریمہ نے فیصلہ کر دیا کہ اگر مدعی نبوت کے اقوال میں اختلاف ہو تو وہ اپنے دعویٰ نبوت میں سچا نہیں بلکہ جھوٹا ہے، اور آنجنابی مرزا قادیانی بھی اس کی تائید کرتے ہوئے لکھتا ہے:

مخبوط الحواس کون؟

(34) ”اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض

اپنے کلام میں رکھتا ہے۔“

(ہدیۃ الوحی صفحہ 184 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 191 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 571 پر)

پاگل اور منافق کون؟

(35) ”ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا

انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔“

(ست پنچن صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 143 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 572 پر)

سچے، عقل مند اور صاف دل انسان کے کلام کی نشانی

(36) ”کسی سچیا اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں

اگر کوئی پاگل اور مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو،

اس کا کلام بیشک متناقض ہو جاتا ہے۔“

(ست پنچن صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 142 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 573 پر)

چونکہ مرزا قادیانی خود مدعی نبوت ہے، اس لیے اس کے صدق و کذب کے پرکھنے

کی ایک آسان سی صورت یہ بھی ہے کہ دیکھا جائے آیا خود مرزا قادیانی کے کلام میں تناقض تو

نہیں پایا جاتا؟ اگر اس کی تحریروں میں تناقض و تعارض پایا جاتا ہو تو بحوالہ فیصلہ قرآنی، مرزا

قادیانی اپنے دعویٰ نبوت میں کاذب قرار پاتا ہے۔ آنجہانی مرزا قادیانی نے پیترہ بدلتے

ہوئے اپنے سابقہ عقیدہ میں بددیانتی سے انحراف کیا اور ختم نبوت کے مسلمہ عقیدہ پر چوٹ

لگاتے ہوئے نبوت کے جاری ہونے پر اصرار کیا اور خود نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

جبکہ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے:

□ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ الْفَرِیِّ عَلَى اللَّهِ كَلِبًا أَوْ قَالَ أُوحًیَ إِلَىٰ وَلَمْ نُوحِ إِلَیْهِ

حَسْبُةٌ. (الانعام: 93)

ترجمہ: اور اس سے زیادہ ظالم کون جو باندھے اللہ پر بہتان یا کہے مجھ پر وحی اتری

اور اس پر وحی نہیں اتری کچھ بھی (جیسا کہ مسیلمہ کذاب یا مرزا قادیانی)۔

یہ آیت کریمہ ان تمام جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی کرتی ہے جو اللہ تعالیٰ پر

بہتان اور ناحق تہمت لگاتے ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے۔ حالانکہ

حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت و وحی کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے۔

□ فمن اظلم ممن كذب على الله و كذب بالصدق اذ جاءه هـ. (زمر: 32)
ترجمہ: سو اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور سچی بات کو جبکہ وہ اس کے پاس پہنچی، جھٹلاوے۔

□ فنجعل لعنة الله على الكاذبين. (آل عمران: 61)
ترجمہ: اور لعنت کریں اللہ کی ان پر کہ جو جھوٹے ہیں۔
آئیے! مرزا قادیانی کے نئے عقیدہ کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

نبی نہیں محدث

(37) ”تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح الاسلام و توضح مرام و ازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے، یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کے رد سے بیان کیے گئے ہیں۔ ورنہ حاشا وکلاء، مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ 137 میں لکھ چکا ہوں، میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ اور نفاق ڈالنا منظور نہیں ہے۔ جس حالت میں ابتداء سے میری نیت میں جس کو اللہ جل شانہ خوب جانتا ہے اس لفظ نبی سے مراد نبوت حقیقی نہیں ہے بلکہ صرف محدث مراد ہے، جس کے معنی آنحضرت ﷺ نے مکہ مراد لیے ہیں۔ یعنی محدثوں کی نسبت فرمایا ہے: عن ابی ہریرۃ قال قال النبی ﷺ قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یكلمون من غیر ان یمکونوا انبیاء فان ى ک فی امتی منهم احد فعمرو۔ صحیح بخاری جلد اول صفحہ 521 پارہ 14 باب مناقب عمرؓ۔ تو پھر مجھے اپنے مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کے لیے اس لفظ کو دوسرے ہر ایہ میں بیان کرنے سے کیا عذر ہو سکتا ہے۔ سو دوسرا ہر ایہ یہ ہے کہ بجائے لفظ

نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اور اس کو (یعنی لفظ نبی کو) کاٹا ہوا خیال فرمائیں۔“
(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 257، 258، طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 574، 575 پر)

محدث نہیں نبی

(38) ”اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں، یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الہیہ ہے جو آنحضرت ﷺ کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بحکم الہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان بصطلاح۔ اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے صحیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔“ (تمہ حقیقت الوحی صفحہ 68)

پس آپ کے دعویٰ میں کوئی جھوٹیلی نہیں ہوئی اور نہ ہی آپ کا کوئی الہام یا آپ کی کوئی تحریر منسوخ ہوئی بلکہ نبوت کی مسلمانوں میں رائج تعریف کے پیش نظر 1901ء سے پہلے آپ نبی کے لفظ کو ظاہر سے پھیر کر بمعنی محدث لیتے تھے لیکن 1901ء کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو نبوت کی حقیقت کا انکشاف کیا، اسی پہلی چیز کا نام بحکم الہی نبوت رکھا اور اس نئی تعریف کے ماتحت اپنے آپ کو نبی قرار دیا۔“
(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 9 دیباچہ قادیانی میں مبلغ مولوی جلال الدین ٹنڈی) (عکس صفحہ نمبر 576 پر)

ختم نبوت، ایک باطل عقیدہ، اسلام شیطانی مذہب

(39) ”یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الہی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔ صرف قصوں کی پوجا کرو۔ پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا۔ جو کچھ ہیں، قصے ہیں اور کوئی اگرچہ اس کی راہ میں

اپنی جان بھی فدا کرے، اس کی رضا جوئی میں فنا ہو جائے اور ہر ایک چیز پر اس کو اختیار کر لے، تب بھی وہ اس پر اپنی شناخت کا دروازہ نہیں کھولتا اور مکالمات اور مخاطبات سے اس کو مشرف نہیں کرتا۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا۔ (دریں چہ شک-ناقل) میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں کہ کہ رحمانی، اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور اندھا رکھتا ہے اور اندھا ہی مارتا اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے۔“

(براین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ صفحہ 184، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 354 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 577 پر)

ایک غلطی کا ازالہ

(40) ”ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے، وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے، اس لیے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ہدایت اٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے، وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی ہے، اس میں ایسے الفاظ، رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ اس وقت تو پہلے زمانے کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 206 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 578 پر)

میرے پاس جبرائیل آیا

(41) ”میرے پاس آئیل آیا اور اس نے مجھے جن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ

اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آ گیا..... اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبرائیل کا نام رکھا ہے، اس لیے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔“

(ہیئتہ الوحی صفحہ 103، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 106 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 579 پر)

امور غیبیہ کی نعمت

(42) ”یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔“

(ہیئتہ الوحی صفحہ 391 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 580 پر)

خدا تعالیٰ کی وحی

(43) ”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا..... اور یہ دعویٰ امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔“

(ہیئتہ الوحی صفحہ 378، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 581 پر)

کثرت وحی

(44) ”غرض اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔“

(ہیئتہ الوحی صفحہ 391، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406، 407 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 582، 583 پر)

بارش کی طرح وحی نازل ہوئی

(45) ”مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی، اس نے مجھے عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔“

(ہیوہ الہوی صفحہ 150، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 153، 154 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 584، 585 پر)

23 برس کی متواتر وحی

(46) ”میں خدا تعالیٰ کی تیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رو کر سکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔“

(ہیوہ الہوی صفحہ 150، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 154 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 586 پر)

امتی بھی، نبی بھی

(47) ”جس قدر نبی گزرے ہیں، ان سب کو خدا نے براہ راست جن لیا تھا۔ حضرت موسیٰ کا اس میں کچھ بھی دخل نہیں تھا لیکن اس امت میں آنحضرت ﷺ کی پیروی کی برکت سے ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔ اس کثرت فیضان کی کسی نبی میں نظیر نہیں مل سکتی۔“

(ہیوہ الہوی صفحہ 28 (حاشیہ) روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 30 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 587 پر)

خدا کا فرستادہ

(48) ”اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن چہنمی ہے۔“

(انجام آقلم صفحہ 62، مسجد روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 62 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 588 پر)

ہم نبی اور رسول ہیں

(49) ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔“
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 447، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 589 پر)

خدا نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا

(50) ”خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔“

(از بعین نمبر 3 صفحہ 36، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 426 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 590 پر)

سچا خدا

(51) ”سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“
(دافع البلاء صفحہ 11، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 591 پر)

تو بھی ایک رسول ہے

(52) ”جس طرح فرعون کے پاس رسول بھیجا گیا تھا وہی الفاظ ہم کو بھی الہام ہوئے ہیں کہ تو بھی ایک رسول ہے جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا۔“
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 17، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 592 پر)

قادیان، رسول کا تخت گاہ

(53) ”تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ جاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے، قادیان کو اس کی خونخاک جابھی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان ہے۔“
(دافع البلاء صفحہ 14، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 230 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 593 پر)

خدا نے میرا نام نبی رکھا، تصدیق کے لئے تین لاکھ نشان دیئے
(54) ”اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے
مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور
اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔“
(ہیجہ الوہی صفحہ 387، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 594 پر)

سب لوگوں کی طرف خدا کا رسول

(55) ”وقل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔“
اور کہہ دو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔
(تذکرہ مجموعہ وحی مقدس والہامات صفحہ 292، طبع چھام، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 595 پر)

ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا

(56) ”انا ارسلنا الیکم رسولا شاهداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔“
”ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے، اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف
بھیجا گیا تھا۔“

(ہیجہ الوہی صفحہ 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 105 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 596 پر)

خدا کا مرسل

(57) ”تیس۔ انک لمن المرسلین۔“

اے سردار تو خدا کا مرسل ہے۔

(ہیجہ الوہی صفحہ 107 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 110 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 597 پر)

تیری خبر قرآن و حدیث میں

(58) ”مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ”هو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ۔“ (اعجاز احمدی صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 598 پر)

نبوت کا دروازہ کھلا ہے

(59) ”پس یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ مگر نبوت صرف آپ کے فیضان سے مل سکتی ہے، براہ راست نہیں مل سکتی۔ اور پہلے زمانہ میں نبوت براہ راست مل سکتی تھی۔ کسی نبی کی اتباع سے نہیں مل سکتی تھی۔“ (ہیچہ النبوة حصہ اول صفحہ 226، مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 540، از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 599 پر)

مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کی گواہی

(60) ذیل میں مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا محمود کی کتاب کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے جس میں وہ مرزا قادیانی کے حوالہ جات نقل کر کے استدلال کرتا ہے کہ نبوت جاری ہے اور مرزا قادیانی نبی ہے۔

(19) ”میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔“ (نزول اسح صفحہ 48)

(20) ”میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے، میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔“ (نزول اسح صفحہ 3 حاشیہ)

(21) ”ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اللہ رسول رکھا ہے۔ اور تمام خدا تعالیٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے اور اس تمام انبیاء کی صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔“ (نزول اسح صفحہ 48)

- (22) ”اس فیصلہ کرنے کے لیے خدا آپان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا۔ وہ قرنا کیا ہے؟ وہ اس کا نبی ہوگا۔“ (چشمہ معرفت صفحہ 318)
- (23) ”اس طرح پر، میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ بن مریم کہلایا۔ چونکہ مریم ایک امتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 189)
- (24) ”خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا، کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“ (دافع البلاء)
- (25) ”ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے، وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ میں دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔“ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 1)
- (26) ”میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیش گوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر چشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔“ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3)
- (27) ”اس واسطہ کا ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمد اور احمد میں مسمی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔“ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4)
- (28) ”میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔“
- (29) (آخری خط مرزا قادیانی مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)
- ”میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنی ہیں کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیشین گوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنی متحقق نہیں ہو سکتے۔“ (آخری خط مرزا قادیانی مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)
- (30) ”پس اسی بناء پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے کہ اس زمانے میں کثرت مکالمہ، مخاطبہ الہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے۔“ (آخری خط مرزا قادیانی مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)
- (31) ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ

جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کیت و کیفیت دوسروں سے بہتر بڑھ کر ہو اور اس میں پیشین گوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں۔“ (بدر 5 مارچ 1908ء)

(32) ”جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں، اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں۔“

(آخری خط مرزا قادیانی مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)

(33) ”میں نبی ہوں اور امتی بھی ہوں تاکہ ہمارے سید آقا کی وہ پیش گوئی پوری ہو کہ آنے والا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔“

(آخری خط مندرجہ اخبار عام 26 مئی 1908ء)

(36) ”کبھی نبی کی وحی خبر واحد کی طرح ہوتی ہے اور مع ذالک مجمل ہوتی ہے اور کبھی وحی ایک امر میں کثرت سے اور واضح ہوتی ہے۔ پس میں اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ کبھی میری وحی بھی خبر واحد کی طرح ہو اور مجمل ہو۔“ (لیکچر سیا لکوٹ صفحہ 33)

(37) ”اس زمانہ میں خدا نے عطا کیا کہ جس قدر نیک اور راستہ باز مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کیے جائیں۔ سو وہ میں ہوں۔ اسی طرح اس زمانے میں تمام بدوں کے نمونے بھی ظاہر ہوئے۔ فرعون ہو یا وہ یہود ہوں جنہوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھایا یا ابو جہل ہو، سب کی مثالیں اس وقت موجود ہیں۔“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 90)

(حیوۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ 208 تا 211، مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 523 تا 526، از مرزا بشیر الدین محمود)

(عکس صفحہ نمبر 600، 603)

امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا انخفاء نہ رکھنا چاہیے

(61) ”5 مارچ 1908ء کے پرچہ اخبار بدر میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی ڈائری کے ذیل میں مذکور ہے کہ ایک احمدی سے ایک نواب ریاست نے سوال کیا کہ کیا حضرت مرزا صاحب رسالت کے مدعی ہیں جس کے جواب میں اس احمدی دوست نے کہا

کہ ان کا ایک شعر ہے

من میتم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم اتم وز خداوند منذرم

اس سوال و جواب کا ذکر اس احمدی دوست نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی)

کی خدمت میں کیا جس پر حضور نے فرمایا کہ

”اس کی تشریح کر دینا تھا کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے جو صاحب کتاب ہو۔ دیکھو جو امور سماوی ہوتے ہیں ان کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہیے اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا قاعدہ نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز عمل پر نظر کرو، وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور جو کچھ ان کا عقیدہ تھا، وہ صاف صاف کہہ دیا اور حق کہنے سے ذرا نہیں جھبکے، جیسی تو لا ینخافون لومة لائم کے مصداق ہوئے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیش گوئیاں بھی کثرت سے ہوں، اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریحی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نبی کتاب لائے۔ ایسے دعوے کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں، بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی، صرف خدا کی طرف سے پیش گوئیاں کرتے تھے جس سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو، پس وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے۔ بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لیے اور کونسا امتیازی لفظ ہے جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے۔ دیکھو اور لوگوں کو بھی بعض اوقات سچے خواب آ جاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ کوئی کلمہ بھی زبان پر جاری ہو جاتا ہے جو سچ کھل آتا ہے۔ یہ اس لیے تا ان پر حجت پوری ہو اور وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم کو یہ حواس نہیں دیئے گئے، پس ہم سمجھ نہیں سکتے کہ یہ کس بات کا دعویٰ کرتے ہیں۔

آپ کو سمجھانا تو چاہیے تھا کہ وہ کس قسم کے نبوت کے مدعی ہیں، ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو، وہ مردہ ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لیے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرنے۔ کس لیے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں،

آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہیے، صرف سچے خوابوں کا آنا تو کافی نہیں کہ یہ تو چوہڑے چماروں کو بھی آجاتے ہیں۔ مکالمہ مخاطبہ الہیہ ہونا چاہیے اور وہ بھی ایسا کہ جس میں پیش گوئیاں ہوں اور بلحاظ کیفیت و کیفیت کے بڑھ چڑھ کر ہو، ایک مصرع سے تو شاعر نہیں ہو سکتے، اسی طرح معمولی ایک دو خوابوں یا الہاموں سے کوئی مدعی رسالت ہو تو وہ جھوٹا ہے۔ ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں۔ اسی لیے ہم نبی ہیں، امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اہتمام نہ رکھنا چاہیے۔“ (پدر 5 مارچ 1908ء جلد 7 نمبر 9 صفحہ 2) (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 447، از مرزا قادیانی)

(ہقیقۃ النبوة صفحہ 272 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 580، 581 از مرزا بشیر الدین محمود)

(عکس صفحہ نمبر 604، 605 پر)

گردن پر تلوار

(62) ”اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا، تو جھوٹا ہے۔ کذاب ہے۔ آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں۔ اور ضرور آسکتے ہیں۔“

(انوار خلافت صفحہ 65 مندرجہ انوار العلوم جلد 3، صفحہ 127، از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ 606 پر)

نبوت کا قادیانی تصور

(63) ”مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گروں کی گندی تالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل میں قید بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جیل بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے۔ اور پھر بہ جگہ

ایسا فعل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے۔“
(تزیان القلوب صفحہ 152 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 279، 280 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 607، 608 پر)

منافق کون ہے؟

(64) ”یاد رکھو منافق وہی نہیں ہے جو ایفائے عہد نہیں کرتا یا زبان سے اخلاص ظاہر کرتا ہے مگر دل میں اس کے کفر ہے بلکہ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دورنگی ہے۔“
(ملفوظات جلد سوم صفحہ 455، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 609 پر)

کتوں، سوروں اور بندروں سے بدتر

(65) ”ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بد ذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔“

(ضمیمہ برائے احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 126 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 292 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 610 پر)

اہم نکات

آنجہانی مرزا قادیانی اور اس کے بیٹے مرزا محمود کی مذکورہ بالا تحریروں سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

- 1- وہ شخص مجبوظ الحواس ہوتا ہے جس کی تحریروں میں کھلا تضاد پایا جائے۔
- 2- ایک دل سے دو متضاد باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ اس طرح وہ شخص پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔
- 3- کسی سچے، عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تضاد نہیں ہوتا۔
- 4- پاگل، مجنون اور منافق کے کلام میں تضاد ہوتا ہے۔
- 5- میں نبی نہیں بلکہ محدث ہوں۔
- 6- میں محدث نہیں بلکہ نبی ہوں۔
- 7- ختم نبوت کا عقیدہ کہ آنحضرت ﷺ کے بعد وحی الہی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے، لغو اور باطل عقیدہ ہے۔ ایسا مذہب، شیطانی مذہب ہے جو جہنم کی طرف

لے جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

-8 خدا تعالیٰ کی پاک وحی جو مجھ پر نازل ہوتی ہے، اس میں میرے لیے رسول، مرسل

اور نبی کے الفاظ سیکڑوں دفعہ استعمال ہوتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

-9 میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام، خدا کی وحی لے کر بار بار آئے۔ (نعوذ باللہ)

-10 مجھ سے خدا تعالیٰ نے اس قدر مکالمہ کیا اور اس قدر غیبی امور ظاہر کیے کہ گذشتہ 3

سو برس میں میرے علاوہ کسی کو یہ نعمت عطا نہیں ہوئی۔ (نعوذ باللہ)

-11 میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے اوپر خدا تعالیٰ کا کلام نازل ہوتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

-12 اس امت میں نبی کا نام پانے کے لیے صرف میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔

دوسرے تمام لوگ اولیاء، ابدال اور اقطاب جو اس امت میں گزر چکے ہیں، نبوت

کے مستحق نہیں۔ (نعوذ باللہ)

-13 خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح مجھ پر نازل ہوئی۔ (نعوذ باللہ)

-14 میں اپنے اوپر نازل ہونے والی وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جس طرح خدا کی

دوسری وحیوں پر جو مجھ سے پہلے نازل ہوئیں۔ (نعوذ باللہ)

-15 خدا تعالیٰ کے الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا کہ یہ خدا کا فرستادہ ہے

وہ خدا کی طرف سے آیا ہے۔ وہ جو کچھ کہتا ہے، اس پر ایمان لاؤ۔ اس کا دشمن جہنم

ہے۔ (نعوذ باللہ)

-16 ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ (نعوذ باللہ)

-17 خدا نے اس عاجز کو رسول بنا کر بھیجا۔ ہدایت، دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ

-18 سچا خدا ہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (نعوذ باللہ)

-19 مجھے الہام ہوا کہ تو بھی ایک رسول ہے جو فرعون کی طرف بھیجا گیا۔

-20 وحی سے ثابت ہے کہ قادیان (ضلع گورداسپور، بھارت) اس کے رسول کا تخت

ہے اور تمام امتوں کے لیے نشان ہے۔ (نعوذ باللہ)

-21 میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے

بھیجا ہے، اس نے میرا نام نبی رکھا ہے اور میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے

نشان ظاہر کیے جو 3 لاکھ کے قریب ہیں۔ (نعوذ باللہ)

-22 اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت **وَقُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ**

جمعاً دوبارہ مجھ پر نازل کی کہ اے مرزا! کہہ دو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف

خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ (نعوذ باللہ)
 اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت یسن، انک لمن المرسلین دوبارہ مجھ پر
 نازل کی اور کہا اے مرزا تو خدا کا مرسل ہے۔ (نعوذ باللہ)
 خدا تعالیٰ نے مجھے بتلایا کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس
 آیت ہو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین
 کملہ کا مصداق ہے۔ (نعوذ باللہ)
 یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت کے بعد نبوت کا دروازہ
 کھلا ہے۔ (نعوذ باللہ)

جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو، وہ مردہ ہے۔ (نعوذ باللہ)
 ہم نبی ہیں، امر حق پہنچانے میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھنی چاہیے۔
 ایک چوہڑہ جو پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہو، چوری اور زنا کا مرتکب ہو، جیل میں بند
 رہ چکا ہو، گاؤں کے نمبرداروں نے اسے جوتے مارے ہوں، اس کی ماں، دادیاں
 اور نانیاں ایسے ہی نجس کام میں مشغول ہوں، سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے
 ہوں۔ ممکن ہے وہ مسلمان ہو جائے اور رسول اور نبی بھی بن جائے۔ (نعوذ باللہ)
 جو شخص خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی
 ہے۔ ایسا شخص کتوں، سوروں اور بندروں سے زیادہ بدتر ہوتا ہے۔

قادیانی جماعت کے لاہوری گروپ کا عقیدہ

1908ء میں مرزا قادیانی جہنم واصل ہوا۔ اس کے بعد حکیم نور الدین خلیفہ بنا۔
 1911ء میں اس کے مرنے کے بعد قادیانی جماعت میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ مرزا قادیانی کا
 دوست مولوی محمد علی لاہوری چاہتا تھا کہ وہ قادیانی خلافت کا زیادہ حق دار ہے۔ لیکن
 قادیانی کے خاندان والے چاہتے تھے کہ ”خلافت“ خاندان سے باہر نہ جائے۔ چنانچہ
 قادیانی کا بیٹا مرزا محمود اس قادیانی گروپ پر سوار ہو گیا۔ اس کے بعد محمد علی لاہوری اپنے
 خاندان سمیت قادیان چھوڑ کر لاہور آ گیا اور یہاں اپریل 1914ء میں ”احمدیہ انجمن
 اسلام“ کے نام سے نئی تنظیم بنا کر کام شروع کر دیا۔ لاہوری جماعت کا عقیدہ ہے کہ
 قادیانی کو دوسرے مجددوں کی طرح ایک مجدد مانتے ہیں۔ حالانکہ محمد علی لاہوری مرزا

قادیانی کے دعویٰ نبوت و رسالت کو نہ صرف ماننا تھا بلکہ پورے زور و شور کے ساتھ اسکی تبلیغ و تشہیر بھی کرتا تھا۔ اس نے پورے زور قلم کے ساتھ اپنے پرچہ میں تحریر کیا:

□ جھوٹے مدعی نبوت کو نصرت نہیں دی جاتی بلکہ اسے ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا

جاتا ہے..... اس طرح مرزا صاحب کے ساتھ نہیں کیا۔ پس جس شخص کے ساتھ خدا تعالیٰ اپنی

کتاب کے مقرر کردہ قوانین کی رو سے جھوٹوں والا سلوک نہیں کرتا بلکہ صادقوں اور سچے رسولوں

والا سلوک کرتا ہے، اس کی صداقت پر شبہ کرنا خدا تعالیٰ سے جنگ کرنا اور اس کے کلام کی خلاف

ورزی کرنا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت کسی کی صداقت کا نہیں ہو سکتا اور اگر یہ ثبوت کافی

نہیں تو پھر کسی نبی کی نبوت ثابت نہیں ہو سکے گی۔“ (ریویو آف ریلیجنز جلد 7 صفحہ 294)

□ ”معلوم ہوا کہ بعض احباب کو غلط فہمی میں ڈالا گیا ہے کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق

رکھنے والے اصحاب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن

کا کسی نہ کسی صورت میں اخبار پیغام صلح سے تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر علی

الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود کو اس

زمانہ کا نبی، رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا

ہے اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔“

(اخبار پیغام صلح جلد 1 صفحہ 42، 16 اکتوبر 1913ء)

□ ”ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا ایمان یہ ہے کہ مسیح موعود یعنی

(مرزا قادیانی) اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لیے دنیا میں نازل

ہوئے۔ آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔“

(اخبار پیغام صلح جلد 1 صفحہ 35، 7 ستمبر 1913ء)

بقول پروفیسر محمد الیاس برٹی: ”قادیانیوں کی ان دونوں جماعتوں میں درحقیقت

کوئی فرق نہیں بلکہ یہ اختلاف اور نزاع صرف اقتدار کا ہے اگر مولوی محمد علی کو مرزا محمود کی جگہ

خلافت مل جاتی تو وہ بھی وہی کہتا جو عام قادیانی کہتے ہیں۔..... ان دونوں فرقوں میں صرف اتنا

فرق ہے کہ ایک کا رنگ گہرا احنابی اور دوسرے کا ہلکا گلابی ہے۔ ان دونوں میں سے کوئی ایک

دوسرے کو کافر نہیں کہتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان میں اختلاف حقیقی نہیں بلکہ بتاوتی ہے۔“

(قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ از پروفیسر محمد الیاس برٹی)



ثبوت حاضر ہیں!

اللہ تعالیٰ
کی توفیق

1974ء میں ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بنا پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ کے تاریخی فیصلہ (1993 SCMR 1718) کی رو سے کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہلوا سکتا اور نہ اپنے مذہب کی تبلیغ ہی کر سکتا ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ C-295 اور C-298 کے تحت سزائے موت کا مستوجب ہے۔ اس کے باوجود قادیانی آئین، قانون اور اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا مذاق اڑاتے ہوئے خود کو مسلمان کہلاتے، اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے، گستاخانہ لٹریچر تقسیم کرتے، شعائر اسلامی کا تمسخر اڑاتے اور اسلامی مقدس شخصیات و مقامات کی توہین کرتے ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ قادیانیوں کی ان آئین شکن، خلاف قانون اور انتہائی اشتعال انگیز سرگرمیوں پر قانون نافذ کرنے والے ادارے مجرمانہ غفلت اور خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں جس سے بعض اوقات لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ نقل کر، کفر نہ باشد کے مصداق، آئیے بوجھل دل کے ساتھ روح فرسا قادیانی عقائد پر ایک نظر ڈالتے ہیں جنہیں پڑھ کر کلیجا پھٹنے کو آتا، دل کلڑے کلڑے ہوتا، آنکھیں خون کے آنسو روتی، سینہ جھلنی ہوتا، روح میں زہر آلود نشتر چبھتے اور دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ افسوس صد افسوس! اسلام کے نام پر حاصل کیے جانے والے ملک میں ایسے گستاخانہ، دل آزار اور کفریہ عقائد کی سرعام تبلیغ و تشہیر ہوتی ہے!!!

آواز دو انصاف کو، انصاف کہاں ہے؟

اللہ تعالیٰ کی توہین

اللہ تعالیٰ تمام کائناتوں اور جہانوں کا واحد حقیقی خالق و مالک اور پروردگار ہے۔

وہ وحدہ لا شریک ہے۔ وہ زندگی، رزق اور موت بلکہ دنیا و آخرت کی ہر چیز پر قادر مطلق ہے۔ وہ روز قیامت کا مالک ہے۔ وہ سب جہانوں کو پالنے والا ہے۔ سب تعریفیں صرف اسی کے لیے ہیں۔ وہ سب سے بڑا ہے۔ اس کی ذات ہر عیب و نقص سے پاک ہے۔ اس کا کوئی ہمسر یا برابر کرنے والا نہیں۔ وہ ازل سے ابد تک یکتا و یگانہ ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، وہ اکیلا ہے جسے فنا نہیں۔ اسے کسی نے جنم نہیں دیا اور نہ اُس نے ہی کسی کو جنم دیا۔ وہ ہر ایک چیز سے بے نیاز ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ کسی صفت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ بے نظیر و بے مثل ہے۔ وہ حی و قیوم ہے۔ اُسے نیند آتی ہے نہ اونگھ۔ وہ تھکتا بھی نہیں۔ وہ نہایت رحیم و کریم ہے۔ اس کا باب رحمت کبھی بند نہیں ہوتا۔ اس کا غضب محدود اور رحمت لامحدود ہے۔ ایک ماں کو اپنے بچے سے جس قدر محبت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اس سے ستر گنا زیادہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اپنے منکروں کو بھی مایوس نہیں کرتا۔ وہ ستار العیوب ہے۔ وہ ہمارا اصل محافظ و نگہبان ہے۔ اولاد، زندگی، موت، صحت، بیماری، عزت، ذلت، کامیابی، ناکامی، خوشی، غمی، امیری، غریبی سب اسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اپنے بندوں کو بن مانگے عطا کرتا ہے۔ وہ ہر پکارنے والے کی پکار سنتا ہے۔ وہ ہر انسان کی رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔ وہ دلوں کے راز جانتا ہے، وہ دعاؤں اور خواہشات کو پورا کرتا ہے۔ وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ وہ گن کہتا ہے تو ہر چیز جو وہ چاہتا ہے، خود بخود وجود میں آ جاتی ہے۔ کائنات کے ذرے ذرے پر اس کی حکومت ہے۔ رات کی تاریکی ہو یا دن کا اجالا، وہ ہر چیز سے علیم و خبیر اور سمیع و بصیر ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اس کی ذات، صفات اور کمالات لامحدود اور بے پایاں ہے۔ پوری کائنات میں صرف اسی کی تجلیات کا ظہور ہے۔ وہی اول و آخر اور وہی ظاہر و باطن ہے۔ اس کی عظمت حیطہ ادراک میں نہیں آ سکتی۔ اس کا جلال انسانی عقل میں نہیں ساسکتا۔ صد شکر کہ اس نے بغیر کسی محنت و کوشش کے ہمیں ایمان و اسلام کی نعمت کے علاوہ دیگر بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ لیکن قادیان کے دہقان جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی نے جس ویدہ دلیری سے خالق ارض و سما کے بارے میں ہرزہ سرائی کی اور اپنی خود ساختہ نبوت کے ثبوت کے لیے اللہ تعالیٰ کے متعلق خرافات کا پلندہ گھڑا ہے، اسے پڑھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ ایسے عقائد مرزائی جماعت کی نامرادی کا سب سے بڑا ثبوت ہیں۔ دل پر ہاتھ رکھ کر ان محرفیات کو

پر ہمیں اور زبان سے استغفار کریں۔

اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ پیر

(66) ”قوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔“
(توضیح مرام، صفحہ 42، معراجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 90 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 611 پر)

اللہ کی زبان پر مرض

(67) ”کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولا نہیں۔ پھر بعد اس کے یہ سوال ہوا کہ کیوں نہیں بولا۔ کیا (اس کی) زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے؟“

(ضمیمہ برائے ابن احمد یہ حصہ پنجم صفحہ 144 معراجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 312 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 612 پر)

اللہ اور چور

(68) ”وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے، اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔“

(تجلیات الہیہ صفحہ 4 معراجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 396 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 613 پر)

اللہ خطا کرتا ہے

مرزا قادیانی کی وحی ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے:

(69) ”انی مع الافواج الیک بغفۃ. انی مع الرسول اجیب. اخطی و اصبیب.“

میں فوجوں کے ساتھ ناکہانی کے طور پر آؤں گا۔ میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا۔ میں قلمی بھی کرتا ہوں اور ٹھیک بھی کرتا ہوں۔
(ہیرو الوجی صفحہ 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 106 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 614 پر)

قادیان میں خدا

(70) ”ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ خدا قادیان میں نازل ہوگا، اپنے وعدہ کے موافق۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 358، طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 615 پر)

سچا خدا

(71) ”سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“
(دافع البلاء صفحہ 11، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 616 پر)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ سچے خدا کی نشانی صرف یہ ہے کہ اس نے مرزا قادیانی کو قادیان میں رسول بنا کر بھیجا ہے اور اگر مرزا قادیانی رسول نہیں ہے تو پھر خدا کی سچائی مشکوک ہے۔ (نعوذ باللہ)

اولاد کی طرح ہے

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:
(72) ”الت منی بمنزلہ اولادی“

”(اے مرزا) تو میرے نزدیک میری اولاد کی طرح ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 345 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 617 پر)

میرے بیٹے کی طرح ہے

(73) انت منى بمنزلة ولدى.

(اے مرزا) تو مجھ سے بخولہ میرے بیٹے کے ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 442 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 618 پر)

اے میرے بیٹے!

(74) "اسمع ولدى"

ترجمہ: "اے میرے بیٹے سن"

(البشرى مجموعہ الہامات و مکاشفات مرزا قادیانی جلد اول صفحہ 49 از محمد منگوراہی قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 619 پر)

لڑکا اور خدا

(75) "ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا

آسمان سے خدا اترے گا۔"

(ہیجۃ الوحى صفحہ 95، 96، معجمہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 98، 99 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 620، 621 پر)

تو ہمارے پانی سے ہے

(76) انت من ماءنا وهم من لشل.

تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ بزدلی سے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 164، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 622 پر)

میں چاند، اللہ سورج، میں سورج، اللہ چاند

(77) "ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اس وحی الہی میں جو لکھی جاتی ہے۔ میرے ہاتھ پر دین

اسلام کے پھیلانے کی خوشخبری دی جیسا کہ اس نے فرمایا۔ یا قمر یا شمس انت منی وانا منک۔ یعنی اے چاند اور اے سورج! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اس وحی الہی میں ایک دفعہ خدا تعالیٰ نے مجھے چاند قرار دیا اور اپنا نام سورج رکھا۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ جس طرح چاند کا نور سورج سے فیضیاب اور مستفاد ہوتا ہے، اسی طرح میرا نور خدا تعالیٰ سے فیضیاب اور مستفاد ہے۔ پھر دوسری دفعہ خدا تعالیٰ نے اپنا نام چاند رکھا اور مجھے سورج کر کے پکارا۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنی جلالی روشنی میرے ذریعہ سے ظاہر کرے گا۔ وہ پوشیدہ تھا۔ اب میرے ہاتھ سے ظاہر ہو جائے گا اور اس کی چمک سے دنیا بے خبر تھی مگر اب میرے ذریعہ سے اسکی جلالی چمک دنیا کی ہر ایک طرف پھیل جائے گی اور جس طرح تم بجلی کو دیکھتے ہو کہ ایک طرف سے روشن ہو کر ایک دم میں تمام سطح آسمان کی روشن کر دیتی ہے۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی ہوگا۔ خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تیرے لیے میں زمین پر اترا اور تیرے لیے میرا نام چمکا۔“

(تجلیات الہیہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 397 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 623 پر)

مرزا قادیانی سے اللہ تعالیٰ کی تعزیت

(78) ”میں اس بات کو فراموش نہیں کروں گا کہ میرے والد صاحب کی وفات کے وقت خدا تعالیٰ نے میری عزا پر سی کی اور میرے والد کی وفات کی قسم کھائی جیسا کہ آسمان کی قسم کھائی۔ جن لوگوں میں شیطانی روح جوش زن ہے وہ تعجب کریں گے کہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا کسی کو اس قدر عظمت دے کہ اس کے والد کی وفات کو ایک عظیم الشان صدمہ قرار دے کر اس کی قسم کھاوے۔ مگر میں پھر دوبارہ خدائے عزوجل کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ واقعہ حق ہے اور وہ خدا ہی تھا جس نے عزا پر سی کے طور پر مجھے خبر دی اور کہا کہ والسماء والطارق اور اسی کے موافق ظہور میں آیا۔“

(ہیبتہ الوحی صفحہ 219 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 219 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 624 پر)

مرزا قادیانی، اللہ کے ساتھ ایک پلنگ پر

(79) ”میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت وسیع اور مصلیٰ مکان ہے، اس میں ایک پلنگ بٹھا ہوا ہے اور اس پر ایک شخص حاکم کی صورت میں بیٹھا ہے۔ میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ حکم الٰہی کیم یعنی رب العظیمین ہیں اور میں اپنے آپ کو ایسا سمجھتا ہوں، جیسے حاکم کا کوئی سررشتہ دار ہوتا ہے۔ میں نے کچھ احکام قضا و قدر کے متعلق لکھے ہیں اور ان پر دستخط کرانے کی غرض سے ان کے پاس لے چلا ہوں۔ جب میں پاس گیا تو انھوں نے مجھے نہایت شفقت سے اپنے پاس پلنگ پر بٹھا لیا۔ اس وقت میری ایسی حالت ہو گئی کہ جیسے ایک بیٹا اپنے باپ سے چھڑا ہوا سالہا سال کے بعد ملتا ہے اور قدرتا اس کا دل بھر آتا ہے یا شاید فرمایا اس کو رقت آ جاتی ہے اور میرے دل میں اس وقت یہ بھی خیال آیا کہ یہ حکم الٰہی کیم یا فرمایا رب العظیمین ہیں اور کس محبت اور شفقت سے انھوں نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا ہے اس کے بعد میں نے وہ حکام جو لکھے تھے، دستخط کرانے کی غرض سے پیش کیے۔“

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 82 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ 625 پر)

اللہ تعالیٰ کے دستخط

(80) ”ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیش گوئیاں لکھیں جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لیے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تاثر کے سرخی کے اس پر دستخط کیے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیاہی آتی ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں۔ اور پھر دستخط کر دیئے اور میرے پر اس وقت نہایت کرم کا عالم تھا، اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں چاہا، بلا توقف اللہ تعالیٰ نے اس پر دستخط کر دیئے۔ اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور اس میں میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرہ میں میرے پیر دبار رہا تھا کہ اس کے روبرو غیب سے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر گرے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس سرخی کے گرنے اور قلم کے جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا، ایک سینڈ کا بھی فرق نہ تھا۔ ایک غیر

آدمی اس راز کو نہیں سمجھے گا اور شک کرے گا کیونکہ اس کو صرف ایک خواب کا معاملہ محسوس ہوگا۔ مگر جس کو روحانی امور کا علم ہو وہ اس میں شک نہیں کر سکتا۔ اسی طرح خدا نیست سے ہست کر سکتا ہے۔ غرض میں نے یہ سارا قصہ میاں عبداللہ کو سنایا اور اس وقت میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ عبداللہ جو ایک روایت کا گواہ ہے، اس پر بہت اثر ہوا اور اس نے میرا کرتہ بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا جو اب تک اس کے پاس موجود ہے۔“

(ہدیۃ الوحی صفحہ 255، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 267 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 626 پر)

میں خود خدا ہوں

(81) ”ورایتی فی المنام عین اللہ وتیقنت انی ہو“

ترجمہ ”میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے

یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 564، مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 564 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 627 پر)

(82) ”میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔“

(کتاب البریہ صفحہ 85، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 103 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 628 پر)

”خدا تیرے اندر اتر آیا“

(83) ”جیسا کہ اس عاجز کو اپنے الہامات میں خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ ”مگر

مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں، اور زمین و آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے ساتھ ہیں،

اور تو ہمارے پانی میں سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے، اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری

توحید، اور تو مجھ سے اس مقام اتحاد میں ہے جو کسی مخلوق کو معلوم نہیں۔ خدا اپنے عرش سے تیری

تعریف کرتا ہے۔ تو اس سے نکلا اور اس نے تمام دنیا سے تجھ کو چنا۔ تو میری درگاہ میں وجہ

ہے۔ میں نے اپنے لیے تجھ کو پسند کیا۔ تو جہان کا نور ہے۔ تیری شان عجیب ہے۔ میں تجھے

اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے گروہ کو قیامت تک غالب رکھوں گا۔ تو برکت دیا گیا۔ خدا نے تیری مجد کو زیادہ کیا۔ تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا۔ تو کلمتہ الازل ہے پس تو مٹایا نہیں جائے گا۔ میں فوجوں کے سمیت تیرے پاس آؤں گا۔ میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملے گا۔ میں تجھے عزت دوں گا اور تیری حفاظت کروں گا۔ یہ ہوگا یہ ہوگا اور پھر انتقال ہوگا۔ تیرے پر میرے کامل انعام ہیں۔ لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے چلو تا خدا بھی تم سے پیار کرے۔ میری سچائی پر خدا گواہی دیتا ہے پھر کیوں تم ایمان نہیں لاتے۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا۔ خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہیں گے کہ اس نور کو بجا دیں مگر خدا اس نور کو جو اس کا نور ہے کمال تک پہنچائے گا۔ ہم ان کے دلوں میں رعب ڈالیں گے۔ ہماری فتح آئے گی اور زمانہ کا کاروبار ہم پر ختم ہوگا۔ اس دن کہا جائے گا کہ کیا یہ حق نہ تھا، میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تو ہے، جس طرف تیرا منہ اس طرف خدا کا منہ۔ تجھ سے بیعت کرنا ایسا ہے جیسا کہ مجھ سے۔ تیرا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔ لوگ دور دور سے تیرے پاس آئیں گے اور خدا کی نصرت تیرے پر اترے گی۔ تیرے لیے لوگ خدا سے الہام پائیں گے اور تیری مدد کریں گے۔ کوئی نہیں جو خدا کی پیشگوئیوں کو ٹال سکے۔ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی اور تیرا ذکر بلند کیا گیا۔ خدا تیری حجت کو روشن کرے گا۔ تو بہادر ہے۔ اگر ایمان ثریا میں ہوتا تو تو اس کو پالیتا۔ خدا کی رحمت کے خزانے تجھے دیے گئے۔ تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور خدا ابتدا تجھ سے کرے گا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا جانشین بناؤں تو میں نے آدم کو یعنی تجھے پیدا کیا ہے۔ آواہن (خدا تیرے اندر اتر آیا) خدا تجھے ترک نہیں کرے گا اور نہ چھوڑے گا جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرے۔ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے۔ میں نے اپنی روح تجھ میں پھونکی۔ تو مدد دیا جائے گا اور کسی کو گریز کی جگہ نہیں رہے گی۔ تو حق کے ساتھ نازل ہوا اور تیرے ساتھ نبیوں کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ خدا نے اپنے فرستادہ کو بھیجا تا اپنے دین کو قوت دے اور سب دینوں پر اس کو غالب کرے۔ اس کو خدا نے قادیان کے قریب نازل کیا اور وہ حق کے ساتھ اتر اور حق کے ساتھ اتارا گیا اور ابتدا سے ایسا ہی مقرر تھا۔ تم گڑھے کے کنارے پر تھے خدا نے تمہیں نجات دینے

کے لیے اسے بھیجا۔ اے میرے احمد تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری بزرگی کا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا اور تیری مدد کروں گا۔ کیا لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں کہ خدا عجیب ہے جن لیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا۔ خدا کا سایہ تیرے پر ہوگا اور وہ تیری پناہ رہے گا۔ آسمان بندھا ہوا تھا اور زمین بھی۔ ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ تو وہ عیسیٰ ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے لیے نشان بنائیں گے اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تو دنیا اور آخرت میں وجیہ اور مقرب ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہے اور تمام دنیا پر تجھے بزرگی ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ میں اپنی چکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا سے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اس کے لیے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لیے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اے لوگو! تمہارے پاس خدا کا نور آیا۔ پس تم منکرمت ہو۔“ وغیرہ الخ۔“

(کتاب البریہ صفحہ 82 تا 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 100 تا 103 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 629 تا 632 پر)

(84) ”میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا۔ اور میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا ہوں، یا اس شے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی بغل میں دبا لیا ہو اور اسے اپنے اندر بالکل مخفی کر لیا ہو یہاں تک کہ اس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا۔ یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اس کے اعضاء اور میری آنکھ اس کی آنکھ اور میرے کان اس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی تھی۔ میرے رب نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ میں بالکل اس میں محو

ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ حضرت عزت کے خیمے میرے دل کے چاروں طرف لگائے گئے اور سلطان جبروت نے میرے نفس کو پیس ڈالا۔ سونہ تو میں میں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنا ہی باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی اور رب العالمین کی عمارت نظر آنے لگی اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور میں سر کے بالوں سے ناخن پاتک اس کی طرف کھینچا گیا۔ پھر میں ہمہ مغز ہو گیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور ایسا تیل بن گیا کہ جس میں کوئی میل نہیں تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں جدائی ڈال دی گئی۔ پس میں اس شے کی طرح ہو گیا جو نظر نہیں آتی یا اس قطرہ کی طرح جو دریا میں جا ملے اور دریا اس کو اپنی چادر کے نیچے چھپالے۔ اس حالت میں میں نہیں جانتا تھا کہ اس سے پہلے میں کیا تھا اور میرا وجود کیا تھا۔ الوہیت میری رگوں اور پٹھوں میں سرایت کر گئی اور میں بالکل اپنے آپ سے کھویا گیا، اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب اعضاء اپنے کام میں لگائے اور اس زور سے اپنے قبضہ میں کر لیا کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔ چنانچہ اس کی گرفت سے میں بالکل معدوم ہو گیا اور میں اس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضاء میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں۔ اور میں خیال کرتا تھا کہ میں اپنے سارے وجود سے معدوم اور اپنی ہویت سے قطعاً نکل چکا ہوں، اب کوئی شریک اور مناع روک کرنے والا نہیں رہا۔ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا اور اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے فائن پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا: انا زینا السماء الدنيا بمصابیح۔ پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا اردت ان استخلف فخلقت آدم۔ انا خلقنا الانسان لى احسن تقويم۔“

(کتاب البریہ صفحہ 87 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 103 تا 105 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 633 تا 635 پر)

(85) ”خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور علم اور تلخی اور شرعی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا اور اسی حالت میں، میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی، پھر میں نے فضاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا انا زینا السماء الدنيا بمصا بیح پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا۔ اردت ان استخلف فخلق آدم. انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔“

(کتاب البریہ صفحہ 86، 87، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 104، 105 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 636، 637 پر)

کن فیکون

(86) انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون۔
”تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے، وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔“

(حقیقت الوری صفحہ 108، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 108 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 638 پر)

اب دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی کا یہ الہام قرآن مجید کی آیت میں تحریف کے مترادف ہے۔ سورہ یٰسین کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان کے بارے میں اس طرح ارشاد ہے۔ انما امرہ اذا اراد شیئا ان يقول له کن فیکون۔ (یسین: 82)

یعنی اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ جب کسی چیز کے ہو جانے کا ارادہ کرے اور اسے کہہ دے کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

مرزا قادیانی اپنی وحی و الہام میں مذکورہ آیت کو اپنے لیے بیان کرتا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ تیری شان یا تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے اور کہہ دے کہ ہو جا، تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

اس کا حاصل یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کی وہ خاص صفت جس سے اس کی کامل قدرت ہر

شے پر ظاہر ہوتی ہے اور جو کسی ولی اور کسی عالی مرتبہ نبی کو بھی نہیں دی گئی، مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مجھے دی گئی۔ مرزا قادیانی کی یہ وحی بتاتی ہے کہ جو قدرت اور فضیلت و مرتبہ مرزا قادیانی کو دیا گیا، وہ کسی نبی اور کسی بزرگ کو نہیں دیا گیا۔ یہ وہ عظیم الشان صفت ہے جس کی حد و اعتدال نہیں ہے۔ اس کے عطا ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گویا اپنی خدائی مرزا قادیانی کے حوالے کر دی اور اپنا شریک بنا لیا اور مرزا قادیانی وہی کام کر سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کر سکتا ہے۔ صرف فرق یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ خود ہی قادر تھا اور ہے، اور مرزا قادیانی کو خدا نے یہ قدرت دے دی اور اس خاص صفت میں اپنے شریک کر لیا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اپنی خدائی میں شریک کر لیا اور مرزا قادیانی کو قادر مطلق کر دیا۔ اس وحی نے تو مرزا قادیانی کو خدائی کے درجہ تک پہنچا دیا اور خدا تعالیٰ میں اور مرزا قادیانی میں صرف بالذات اور بالغیر کا فرق رہ گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ خود بخود بغیر کسی کے بنائے اس صفت کے ساتھ موجود ہے اور مرزا قادیانی کو خدا تعالیٰ نے یہ صفت عنایت کی، اس وجہ سے وہ قادر مطلق ہو گیا۔ مرزا قادیانی نے اس وحی کی تشریح دوسرے مقام پر یوں کی ہے:

فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت

(87) "اعطيت صفة الافناء والاحياء من الرب الفعال."

(خطبہ الہامیہ صفحہ 55، 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 55، 56 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 639، 640 پر)

ترجمہ: "مجھ (مرزا قادیانی) کو قانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور

یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔"

خدا سے نہانی تعلق

(88) "در حقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں

جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔"

(بماہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 63 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 81 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 641 پر)

اللہ مرد، مرزا قادیانی عورت؟

(89) ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔“

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34، از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی) (مکس صفحہ نمبر 642 پر)

اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات پر اس سے بڑھ کر کینہ حملہ اور اوپاشانہ بہتان اور کیا ہو سکتا ہے!!! نعوذ باللہ! خدا تعالیٰ کی ذات اقدس بھی مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں سے نہ بچ سکی۔ ایسا فاسد خیال اور لغو عقیدہ ابلیس سے لے کر آج تک کسی بھی گستاخ، منہ پھٹ اور زبان وراز سے نہیں سنا گیا۔ چونکہ مرزا قادیانی کا مرید اس سانحہ پر اصرار کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ شیطان نے ایک انتہائی بارعب اور وجیہہ نورانی شخصیت کے روپ میں مرزا قادیانی کو ورغلا پھسلا کر رجولیت کی طاقت کا اظہار (یعنی جنسی بد فعلی) کیا ہو اور پھر مرزا قادیانی نے اسے اللہ تعالیٰ سے منسوب کر دیا ہو۔ جب ہے یہ دنیا قائم ہوئی ہے، آج تک کسی شخص نے بھی اللہ تعالیٰ پر ایسا بے ہودہ، گھٹیا اور بدترین کفریہ الزام نہیں لگایا۔ یہ ذلت و رسوائی صرف مرزا قادیانی کو ہی نصیب ہوئی، جس کا نقد انعام اسے دنیا میں لیٹرین میں عبرتناک موت کی صورت میں ملا! فاعبروا یا اولی الابصار!!!

حاملہ

(90) ”اُس (اللہ تعالیٰ) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ ”براہین احمدیہ“ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں، میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں لٹخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بتایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔“

(کشتی نوح صفحہ 47، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی) (مکس صفحہ نمبر 643 پر)

درودِ زہ

(91) ”خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نوحؑ کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا۔ فاجاءها المنخاض الی جلع النخلة قالت یا لیتی مت قبل هذا وکت نسیمنسیا۔ یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ درودِ زہ تہ کجور کی طرف لے آئی۔“
(کشتی نوح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 51 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 644 پر)

خدا پر بہتان کا نتیجہ

(92) ”اے بد قسمت بدگمانو! کیا ممکن ہے کہ کوئی خدا پر جھوٹ باندھے اور پھر اس کے دستِ قہر سے بچ رہے۔ خدا جھوٹوں کو ہلاک کرے گا۔ اور وہ جو اپنے دل سے باتیں بناتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا کا الہام ہے وہ ہلاک کیے جائیں گے کیونکہ انہوں نے دلیری کر کے خدا پر بہتان باندھا۔“

(ایام اصلاح صفحہ 115 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 341 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 645 پر)

بدکاروں کو سچی خوابیں

(93) ”نبیوں اور ولیوں پر امور غیبیہ کھلتے ہیں تو دوسرے لوگوں پر بھی کبھی کبھی کھل جاتے ہیں بلکہ بعض فاسقوں اور فاقیت درجہ کے بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آ جاتی ہیں اور بعض پر لے درجہ کے بد معاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ پس جبکہ ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے تئیں نبی یا کسی اور خاص درجہ کے آدمی تصور کرتے ہیں ایسے ایسے بد چلن آدمی بھی شریک ہیں جو بد چلنیوں اور بد معاشیوں میں چھٹے ہوئے اور شہرہ آفاق ہیں تو نبیوں اور ولیوں کی کیا فضیلت باقی رہی۔“

(توضیح مرام صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 94، 95 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 646، 647 پر)

جو خود کو خدا کہے، وہ کافر

(94) ”مسلمانوں اور یہودیوں کے عقیدہ کی رُو سے جو شخص عورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر خدا یا خدا کا بیٹا ہونا اپنے تئیں بیان کرتا ہے، وہ سخت گنہگار بلکہ کافر ہے۔“
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 380، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 648 پر)

وجال کی نشانی

(95) ”وجال کا بھی حدیثوں میں ذکر پایا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا اور پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا اور پھر خدائی کا دعویٰ کرے گا۔“
(تحفہ گوڑویہ صفحہ 147 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 233 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 649 پر)

قرآن کا فتویٰ

□ ومن یقل منهم انی الہ من دونہ فذلک نجسہ جہنم کذلک نجسہ
الظلمین ۝ (الانبیاء: 29)
ترجمہ: اور جو ان میں سے یہ کہے کہ میں خدا ہوں، اللہ تعالیٰ کے سوا، تو ہم اسے جہنم
رسید کریں گے۔ ہم ظالموں کو یونہی سزا دیا کرتے ہیں۔

اہم نکات

جموٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے یہ نتائج مرتب
ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

- 1- اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ اور عجز ہیں اور تیندوے (درندے) کی طرح اس کی
تاریں ہیں جو دنیا کے تمام کناروں تک پھیل جاتی ہیں۔ (نعوذ باللہ)
- 2- اس زمانہ میں اللہ بولتا کیوں نہیں، کیا اس کی زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گیا

ہے۔ (نعوذ باللہ)

اللہ چوروں کی طرح چھپ کر آتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

اللہ غلطی کرتا ہے اور ٹھیک بھی کرتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

اللہ قادیان (ضلع گورداسپور، بھارت) میں نازل ہوا۔ (نعوذ باللہ)

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول (مرزا قادیانی) بھیجا۔ (نعوذ باللہ)

خدا نے مرزا قادیانی کو کہا کہ تم میرے نزدیک میری اولاد کی طرح ہو۔ (نعوذ باللہ)

خدا نے مرزا قادیانی کو کہا کہ تم چاند اور سورج ہو۔ میں تیرے لیے زمین پر اترا اور

تیری وجہ سے میرا نام چکا۔ (نعوذ باللہ)

جب مرزا قادیانی کا والد مرا تو اللہ نے مرزا قادیانی سے تعزیت کی اور اس کے

والد کی قسم کھائی جس طرح آسمان کی قسم کھائی اور یہ آیت نازل کی۔ والسماء

والطارق۔ (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی نے خواب میں دیکھا کہ وہ قضا و قدر کے احکامات پر دستخط کروانے

کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس گیا۔ اللہ تعالیٰ نے باپ کی طرح اس پر شفقت کی اور

اپنے ساتھ پتنگ پر بٹھا لیا۔ (نعوذ باللہ)!

ایک دفعہ مرزا قادیانی نے چند کاغذات پر اللہ تعالیٰ سے دستخط کروائے، اللہ تعالیٰ

نے دستخط کرنے کے لیے قلم کو چھڑکا تو ”سیاہی“ کے قطرے مرزا قادیانی کے

کرتے اور ٹوپی پر جا گرے۔ مرزا قادیانی کے مرید عبداللہ سنوری نے وہ کرتا بطور

تبرک اپنے پاس رکھ لیا۔ (نعوذ باللہ)!

مرزا قادیانی نے خواب میں دیکھا کہ وہ خود خدا ہے اور یقین کر لیا کہ میں وہی

ہوں۔ (نعوذ باللہ)!

خدا نے مرزا قادیانی سے کہا کہ ”تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ خدا عرش

سے تیری تعریف کرتا ہے اور تیرے پر درود بھیجتا ہے۔ تو اس سے نکلا ہے۔ تو خدا

کا دکار ہے۔“ (نعوذ باللہ)!

- 14 مرزا قادیانی نے کشف میں دیکھا کہ وہ خود خدا ہے۔ پھر اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ (نعوذ باللہ)!
- 15 مرزا قادیانی جس بات کا ارادہ کرتا ہے، وہ فی الفور ہو جاتی ہے۔ (نعوذ باللہ)!
- 16 مرزا قادیانی کو زعمہ کرنے اور مارنے کی صفت دی گئی ہے۔ (نعوذ باللہ)!
- 17 مرزا قادیانی، حضرت مریمؑ کی طرح حاملہ ہوا۔ درود زہ ہوا اور پھر مریم سے عیسیٰ بنا۔ (نعوذ باللہ)!
- 18 خدا اور مرزا قادیانی کے درمیان ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔ (نعوذ باللہ)!
- 19 مرزا قادیانی نے کشف میں دیکھا کہ وہ عورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے مرزا سے رجولیت کی۔ (نعوذ باللہ) اثم نعوذ باللہ!!



نبوت حاضر ہیں!

نبی کریم حضرت محمد ﷺ
کی توہین

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ سید الانبیاء اور خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کا مقام بہت اعلیٰ اور ارفع ہے۔ آپ ﷺ پر قرآن جیسی حکیمانہ کتاب نازل ہوئی، آپ ﷺ کی شریعت گذشتہ تمام شریعتوں کی تنسیخ کرتی ہے، قرآن گذشتہ تمام کتابوں کو منسوخ کرتا ہے، آپ ﷺ کی امت تمام امتوں میں افضل ہے، آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے محشر میں مقام محمود، لوامہ الحمد، حوض کوثر اور جنت میں سب سے اعلیٰ و افضل مقام 'وسیلہ عطا فرمایا ہے، انبیاء و رسل میں آپ ﷺ ہی جنت کا دروازہ کھولیں گے اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے، آپ ﷺ کی امت تمام امتوں میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی، اللہ تعالیٰ نے خود آپ ﷺ کے بلند اخلاق کی شہادت دی ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام ملائکہ آپ ﷺ ہی پر درود و سلام بھیجتے ہیں، اللہ نے آپ ﷺ کو آپ کی دنیوی زندگی ہی میں معراج سے سرفراز کیا، آپ ﷺ کی دیانت و امانت کی شہادت آپ ﷺ کے جانی و بدترین دشمن ابوجہل اور مشرکین قریش بھی دیتے تھے۔ آپ ﷺ کی صداقت کی گواہی مکہ کے شجر و حجر بھی دیتے تھے، آپ کی شجاعت و بہادری پر غزوہ حنین اور مدینہ کی خوف ناک راتیں شہد ناطق ہیں، آپ ﷺ کی صفت و پاک دامنی کی شہادت آپ ﷺ کی ازواج مطہرات دیتی ہیں، آپ ﷺ کی عدالت کی شہادت اسامہ کے والد اور چچا دیتے ہیں، آپ ﷺ کے تحمل و بردباری کی گواہی عرب کے بدو، مدینہ کے یہودی اور ثمامہ بن اثال دیتے ہیں، آپ ﷺ کے افضل ترین صحابہ نے آپ کی شہادت وہ اعرابی دیتا ہے جس نے آپ ﷺ کے بسترہ و کمرہ کو پاخانہ کی ملامت سے آلودہ کر دیا تھا، آپ ﷺ کے دینی استقامت کی شہادت اسامہ کی سفارش والا واقعہ دیتا ہے، آپ ﷺ کی شب بیداری و تہجد گزاری کی شہادت آپ ﷺ کے سوجے ہوئے قدم دیتے ہیں، آپ ﷺ کے حسن عبادت کی شہادت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عبادت دیتی ہے، آپ ﷺ کے حسن سلوک کے بارے میں سالہ انس رضی اللہ عنہ سے

دریافت کرو، آپ ﷺ کے حسن اخلاق کے بارے معلوم کرنا ہو تو قرآن کی سورہ القلم کا مطالعہ کرو، آپ ﷺ کے غنودرگز رکاز کا دریا مشاہدہ کرنا ہو تو فتح مکہ کے وقت مکہ کے خون کے پیا سے باسیوں سے دریافت کرو، آپ ﷺ کا مقام و مرتبہ معلوم کرنا ہو تو آیت فلا و ہک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم کی تفسیر پڑھو، یہ داخلی شہادات ہستے نمونہ از خروارے کے مصداق ہے ورنہ اہل علم نے آپ ﷺ کی سیرت پر کتابوں کے پتارے لگا دیے ہیں، غرض آپ ﷺ کی کس خوبی کا ذکر کریں اور کس کو ترک کریں۔

آپ ﷺ کی شان جامعیت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ذات اقدس تمام انبیائے کرام علیہم السلام اور تمام رسولان عظام کے اوصاف و محاسن اور فضائل و شمائل کا بھرپور مجموعہ اور حسین مرقع ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کی شخصیت میں آدم علیہ السلام کا خلق، شیث علیہ السلام کی معرفت، نوح علیہ السلام کا جوش تبلیغ، لوط علیہ السلام کی حکمت، صالح علیہ السلام کی فصاحت، ابراہیم علیہ السلام کا ولولہ توحید، اسماعیل علیہ السلام کی جاں نثاری، اسحاق علیہ السلام کی رضا، یعقوب علیہ السلام کا گریہ و بکا، ایوب علیہ السلام کا صبر، لقمان علیہ السلام کا شکر، یونس علیہ السلام کی انابت، دانیال علیہ السلام کی محبت، یوسف علیہ السلام کا حسن، موسیٰ علیہ السلام کی کلیسی، یوشع علیہ السلام کی سالاری، داؤد علیہ السلام کا ترنم، سلیمان علیہ السلام کا اقتدار، الیاس علیہ السلام کا وقار، زکریا علیہ السلام کی مناجات، یحییٰ علیہ السلام کی پاکدامنی اور عیسیٰ علیہ السلام کا زہد جمع ہے بلکہ یوں کہیے کہ پوری کائنات کی ہمہ گیر سچائی اور ہر خوبی آپ ﷺ کی ذات والا صفات میں سمائی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ کی صفات حمیدہ اتنی ہیں کہ شمار نہیں ہو سکتیں۔
ماحصل یہ ہے کہ:

حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضا داری

آنچه خوبان ہمہ دارند تو تنها داری

اور سب کا خلاصہ یہ ہے کہ:

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجہک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حضور خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لاکھروں اور غیر مشروط محبت و احترام ہر مسلمان کے ایمان کی بنیاد ہے۔ وہ جب تک نبی کریم ﷺ کو اپنے والدین، اولاد، عزیز رشتہ دار، دولت و کاروبار حتیٰ کہ خود اپنی جان سے زیادہ عزیز ترین نہ جانے، مسلمان نہیں کہلوا سکتا۔ یہ قانون، قرون اولیٰ کے صحابہ کرام سے لے کر قیامت کی ساعت اول کے آغاز تک اسلام قبول کرنے والے ہر شخص پر یکساں لاگو ہے۔ اس سے ذرہ برابر روگردانی، رتی بھر انحراف، معمولی لاپرواہی اور ادنیٰ سی بے توجہی بھی ایک مسلمان کو احسن تقویم کی چوٹیوں سے اٹھا کر اسفل السافلین کی اتھاہ گہرائیوں میں گرا دیتی ہے۔

سیلہ کذاب کے جانشین اور ولید بن مغیرہ کی معنوی اولاد جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی نے ہمارے پیارے نبی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں جو بکواس کی، اُسے پڑھ کر سینہ شق ہونے لگتا ہے۔ اس کے بے لگام اور گستاخ قلم سے شافع محشر حضور نبی مکرم ﷺ کے متعلق وہ وہ دلخراش عبارتیں نکلیں کہ الامان والحفیظ!! ایسی جسارت تو ابلیس اعظم علیہ ما علیہ بھی نہ کر سکا۔ ہم ان کفریہ عبارات کو دل پر پتھر رکھ کر نقل کر رہے ہیں۔ آپ بھی ہزار بار استغفار کرتے ہوئے ان ملعون تحریرات کو دیکھ کر مرزائی اور مرزائی نوازوں کو آئینہ دکھائیے!

مرزا قادیانی محمد رسول اللہ ہے

(96) ”پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار ورحماء بینہم اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 650 پر)

(97) ”اور چونکہ میں غلطی طور پر محمد ہوں ﷺ پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہر حال محمد ﷺ ہی نبی رہے نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات

محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے
 طیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 8، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 651 پر)

(98) ”خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد
 اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔“

(ہفت روزہ الوحی تتر صفحہ 67، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 502 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 652 پر)

(99) ”مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بتایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام
 نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد
 مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے
 کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 12، مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 216 از مرزا قادیانی)
 (عکس صفحہ نمبر 653 پر)

مرزا قادیانی خاتم النبیین ہے

(100) ”مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے، مجھے
 رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹی
 ہے۔ کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و آعمومین منهم لما بلحقواہم
 بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں، میرا
 نام محمد ﷺ اور احمد ﷺ رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور
 سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ کل
 اپنے اصل سے طیحدہ نہیں ہوتا۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 10، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 654 پر)

(101) ”مبارک ہے وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔“

(کشی نوح صفحہ 56، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 61 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 655 پر)

مرزا قادیانی تمام نبیوں کا مجموعہ

(102) ”میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں۔“

(تتر حقیقت الوحی صفحہ 521، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 656 پر)

قادیان میں محمد رسول اللہ

(103) ”اور چونکہ مشابہت نامہ کی وجہ سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور نبی کریم ﷺ میں کوئی ڈوبی (فرق) باقی نہیں کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ صبار وجودی وجودہ (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ 171) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) میری قبر میں دفن کیا جائے گا جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تاکہ اشاعت اسلام کا کام پورا کرے اور ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لظہرہ علی الدین کلہ کے فرمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچا دے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آخرین منہم لما یلحقوا بہم میں فرمایا تھا۔“

(کلمہ انصل صفحہ 104، 105، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 657، 658 پر)

محمد رسول اللہ ﷺ کے تمام کمالات مرزا قادیانی میں

(104) ”ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت، کسی کو کم۔ مگر مسیح موعودؑ کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوتِ محمدیہ ﷺ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعودؑ کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔“
(کلمۃ الفصل صفحہ 113، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 659 پر)

قادیانی کلمہ

(105) ”ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی و بین المصطفیٰ لما عرفنی و ماریٰ اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منہم سے ظاہر ہے، پس مسیح موعودؑ خود محمد ﷺ رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد ﷺ رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔“
(کلمۃ الفصل صفحہ 158 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 660 پر)

جناب نور محمد قریشی لکھتے ہیں:

اب ایک قادیانی کے نزدیک مرزا قادیانی اسی مقام و منصب پر فائز ہے جو مسلمانوں کے نزدیک محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے اگر کوئی قادیانی اس سے انکار کرتا ہے تو وہ یا تو خود کو فریب دے رہا ہوتا ہے یا دوسروں کو فریب دینے کی کوشش کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فریب کا دوسرا نام ”قادیانیت“ ہے۔ ایک قادیانی کے نزدیک کس طرح محمد رسول اللہ ﷺ اور مرزا قادیانی میں فرق نہیں ہے اس کو ایک مساوات کے ذریعے سمجھتے ہیں۔

مساوات کا ایک سوال

$$4 = 2 + 2$$

$$4 = 3 + 1$$

پس ثابت ہوا کہ

$$2 + 2 = 3 + 1$$

مساوات کا دوسرا سوال

مرزا غلام احمد قادیانی کا انکار = کفر

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا انکار = کفر

مرزا غلام احمد قادیانی کا انکار = حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا انکار

پس ثابت ہوا

مرزا غلام احمد قادیانی = حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

میں قادیانی امت کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ مساوات کے مذکورہ بالا حل شدہ سوال کو غلط

ثابت کر سکتے ہوں تو کریں! چونکہ قادیانی امت کے نزدیک مرزا قادیانی اسی مقام و منصب پر

فائز ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے، اس لیے قادیانی امت مرزا قادیانی کا یہ حق تسلیم کرتی

ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی تعلیم میں جو تہدیلی چاہے، کر دے یا پوری تعلیم کی تصدیق کر

دے۔ اسی طرح وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو یہ حق حاصل ہے کہ قرآن کریم

میں جو تہدیلی چاہے، کر دے۔“ (حیات مسیح اور ختم نبوت از نور محمد قریشی ایڈووکیٹ)

افہمیت مرزا قادیانی

(106) ”اس (نبی کریم ﷺ) کے لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے

چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا۔“

(انجاز احمدی صفحہ 71، مستند روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 183 از مرزا قادیانی) (مکس صفحہ نمبر 661 پر)

مرزا قادیانی پر درود

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا عقائد و نظریات، جن سے مسلمانوں کو شدید صدمہ پہنچا ہے اور ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، کے بعد مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی طرح درود و سلام کا مستحق ہے۔ بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ اس پر درود بھیجنا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(107) ”صلی اللہ علیک و علی محمد“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 661، طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 662 پر)

(108) ”اے محمدی ﷺ سلسلہ کے برگزیدہ مسیح تھے پر خدا کا لاکھ لاکھ درود اور لاکھ لاکھ سلام ہو۔“

(سیرت المہدی جلد سوئم صفحہ 208 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 663 پر)

(109) ”سلام علیکم طبعم. نحمدک و نصلی. صلوة العرش الی العرش“

ترجمہ: (اے مرزا) تم پر سلام تم پاک ہو۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ عرش سے فرش تک تیرے پر درود ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 553 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 664 پر)

مرزا قادیانی دعویٰ کرتا ہے کہ مندرجہ ذیل وحی اس پر اتری ہے:

(110) اصحاب الصفة وما ادوک ما اصعب الصفة تری اعینہم تفیض من

الدمع یصلون علیک.

ترجمہ: صفہ کے رہنے والے اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفہ کے رہنے والے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ خیرے (مرزا قادیانی) پر درود بھیجیں گے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 197 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 665 پر)

مطلب یہ ہے کہ اصحاب صفہ مرزا قادیانی پر درود بھیجتے ہیں۔ پس اس سے ثابت ہے کہ قادیانی، مرزا غلام احمد قادیانی کے لیے درود و سلام پڑھتے ہیں اور ساتھ ہی مرزا قادیانی کو حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کے برابر گردانتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) قادیانیوں کی اس بات اور فعل سے واضح طور پر حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کے مقدس اور مبارک نام کی تحقیر اور حرمتی ثابت ہوتی ہے۔

(111) "اللهم صلی علی محمد و علی عبدک المسیح الموعود۔"
(روزنامہ الفضل قادیان 31 جولائی 1937ء صفحہ 5 کالم 2) (عکس صفحہ نمبر 666 پر)
ترجمہ: اے اللہ محمد ﷺ اور اپنے بندے مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر درود و سلام بھیج۔

مرزا قادیانی پر درود و سلام

(112) اے امام الوری سلام علیک
 بہ بدر الدینی سلام علیک
 مہدی عہد و عیسیٰ موعود
 احمد ﷺ مجتبیٰ سلام علیک
 مطلع قادیان پہ تو چکا
 ہو کے شمس الہدیٰ سلام علیک
 تیرے آنے سے سب نبی آئے
 مظہر الانبیاء سلام علیک
 مقتدی وحی مہبط جبرئیل
 سدرۃ المنتہیٰ سلام علیک
 ماننے ہیں تیری رسالت کو
 اے رسول خدا سلام علیک
 ہے صدق تیرا کلام خدا
 اے میرے میرزا سلام علیک

تیرے یوسف کا تھکے صبح و ما
ہے درود و دعا سلام علیک

(قاضی محمد یوسف قادیانی کی تلم، روزنامہ افضل قادیان جلد 7 شمارہ نمبر 100 مورخہ 30 جون 1920
(عکس صفحہ نمبر 667)

مرزا قادیانی پر درود و سلام کے اعتراض کا قادیانی جواب

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب اربعین نمبر 2 میں مندرجہ ذیل دعویٰ کیا ہے
(113) ”بعض بے خبر یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اس
نقرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ
میں مسیح موعود ہوں اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف، خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا
کہ جو شخص اس کو پاوے، میرا سلام اس کو کہے اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں
موعود کی نسبت صداہا جگہ صلوٰۃ و سلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جبکہ میری نسبت نبی
السلام نے یہ لفظ کہا، صحابہ نے کہا بلکہ خدا نے کہا، تو میری جماعت کا میری نسبت یہ نقرہ
کیوں حرام ہو گیا۔“

(اربعین نمبر 2 صفحہ نمبر 6، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 349 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 668)

نبی کریم ﷺ سورج، مرزا قادیانی چاند

(114) ”مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔
اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج
کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی شعشی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے
میں ہو کر میں ہوں۔“

(اربعین نمبر 4، صفحہ 103، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 445، 446 از مرزا قادیانی
(عکس صفحہ نمبر 669، 670)

مرزا قادیانی بعینہ محمد رسول اللہ

(115) ”اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم ﷺ کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم ﷺ کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا، یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا پس وہ میری جماعت میں داخل ہوا، درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین ﷺ کے صحابہ میں داخل ہوا۔ اور یہی معنی آخرین منہم کے لفظ کے بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ ﷺ میں تفریق کرتا ہے، اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانتا ہے۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 171، مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 258، 259 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 671، 672 پر)

پہلے محمد رسول اللہ سے بڑھ کر

(116) ”جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشہد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 182، مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 271، 272 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 673، 674 پر)

نبی کریم ﷺ کے تین ہزار معجزات

(117) ”مثلاً کوئی شریر انفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کر رہے ہیں پوری نہیں ہوئی۔“

(تحدہ کلادویہ صفحہ 67، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 153 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 675 پر)

مرزا قادیانی کے 10 لاکھ نشانات

(118) ”ان چند سطروں میں جو پیش گوئیاں ہیں، وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں۔“
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 72، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 72 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 676 پر)

نشان اور معجزہ ایک ہی ہے

(119) ”امتیازی نشان جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے پس یقیناً سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی راست باز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے۔“
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 63، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 63 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 677 پر)

نبی کریم ﷺ کے معجزات پر سیکڑوں مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں اور ہر ہر معجزہ کو علیحدہ علیحدہ سند متصل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مرزا قادیانی کے چیلوں کو چاہیے کہ وہ مرزا قادیانی کے دس لاکھ معجزات پر کوئی کتاب لکھ کر دنیا کے سامنے پیش کریں تاکہ دنیا کو علم ہو سکے کہ آخر وہ کیا معجزات تھے؟ کبھی ہم تفصیل سے مرزا قادیانی کے ”معجزات“ پر کتاب تحریر کریں گے تو ان کی ماہیت اور جزئیات کو پڑھ کر قارئین نہیں گے بھی اور روئیں گے بھی کہ نیم خواندہ مرزا قادیانی تو چلیے معمولی آئی کیو لیول کا مالک تھا، اس کے اعلیٰ تعلیم یافتہ مریدین اس سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں جو اس کے اوٹ پٹانگ نشانات کو معجزات تسلیم کرنے کے دھوکے میں مبتلا ہیں۔

محمد دیکھنے ہوں جس نے

(از قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی)

(120) "امام اپنا عزیزو اس زماں میں
غلام احمد ہوا دارالاماں میں

غلام احمد ہے عرش رب اکرم
مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں

غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جاں میں

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں"

(روزنامہ بدر قادیان، 25 اکتوبر 1906ء از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 678 پر)

یہ محفل "مریداں می پرائنڈ" والی شاعری نہیں ہے، بلکہ یہ اشعار، شاعر نے خود مرزا قادیانی کو سنائے اور اسے لکھ کر پیش کیے۔ مرزا قادیانی نے اس پر جزاک اللہ کہہ کر شاعر کو داد دیا اور اس قطعہ کو اپنے ساتھ گمراہ لے گیا۔ چنانچہ طعون قاضی اکمل 22 اگست 1944ء کے عدالت میں لکھتا ہے:

(12) "وہ اس نظم کا ایک حصہ ہے جو حضرت مسیح موعود کے حضور میں پڑھی گئی اور خوش خط

لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور اُسے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ اس وقت کسی نے اس شعر پر اعتراض نہ کیا، حالانکہ مولوی محمد علی صاحب (امیر جماعت لاہور) اور اَعْوَانُہُمْ موجود تھے اور جہاں تک حافظہ مدد کرتا ہے، بوٹوق کہا جاسکتا ہے کہ سن رہے تھے اور اگر وہ اس سے بوجہ مرور زمانہ انکار کریں تو یہ نظم ”بدر“ میں چھپی اور شائع ہوئی۔ اس وقت ”بدر“ کی پوزیشن وہی تھی بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر جو اس عہد میں ”الفضل“ کی ہے، حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر سے ان لوگوں کے مہبانہ اور بے تکلفانہ تعلقات تھے۔ وہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں ان سے پوچھ لیں اور خود کہہ دیں کہ آیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر ناراضی یا ناپسندگی کا اظہار کیا اور حضرت مسیح موعود کا شرف سماعت حاصل کرنے اور جزاک اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا تھا کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان اور قلت عرفان کا ثبوت دیتا۔“

(روزنامہ الفضل قادیان، 22 اگست 1944ء، جلد 32، نمبر 196، صفحہ 6 کالم 1) (عکس صفحہ نمبر 679 پر)

اس سے واضح ہے کہ یہ محض شاعرانہ مبالغہ آرائی نہ تھی، بلکہ ایک مذہبی عقیدہ تھا۔ جس کی مرزا قادیانی نے بذات خود نہ صرف تصدیق بلکہ تحسین کی تھی۔

رسولِ قدنی

(از قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی)

(122) اے مرنے پیارے مری جان رسولِ قدنی
تیرے صدقے، ترے قربان رسولِ قدنی
تو نے ایمان ثریا سے ہمیں لا کے دیا
نازشِ دودۃِ سلمانِ رسولِ قدنی

انت منی و انا منک خدا فرمائے
میں بتاؤں تری کیا شان رسولِ قدنی

عرش اعظم پہ تری حمد خدا کرتا ہے
ہم ہیں ناچنے سے انسان رسولِ قدنی

دعوتِ قادِ مطلق تری مسلوں پہ کرے
اللہ اللہ! یہ تری شان رسولِ قدنی

آسمان اور زمین تو نے بنائے ہیں نئے
تیرے کھنوں پہ ہے ایمان رسولِ قدنی

پہلی بخت میں محمد ﷺ ہے تو اب احمد ﷺ ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسولِ قدنی

سرِ چشمِ تری خاکِ قدم بنواتے
غوثِ اعظم شہ جیلان رسولِ قدنی

عرشِ بقیعِ معانی ہے ترے قبضے میں
اس زمانہ کے سلیمان رسولِ قدنی

(نورِ اکمل از قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی، صفحہ 167، روزنامہ اخبار الفضل قادیان جلد 10
شمارہ نمبر 30، 16 اکتوبر 1922ء) (عکس صفحہ نمبر 680 اور 846 پر)

منعجہ بالا نظم بھی طعونِ قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی کی ہے جس میں اس نے
نبی کریم ﷺ، جن کو تمام مسلمان ان ﷺ کے شہر مبارک ”مدینہ طیبہ“ کی نسبت سے ”رسولِ
مدنی“ کہتے ہیں، کی نقل اتارتے ہوئے مرزا قادیانی کی شان میں اس کے شہر ”قادیان“ کی
نسبت سے ”رسولِ قدنی“ کے عنوان سے نظم لکھی۔

محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر

(123) ”یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔“

(مرزا بشیر الدین محمود کی ڈائری، اخبار انجمن قادیان نمبر 5، جلد 10، 17، 18، 19، 20، 21، 22، 1922ء) (عکس صفحہ نمبر 681 پر)

حضور نبی کریم ﷺ سور کی چربی استعمال کرتے تھے

(نعوذ باللہ و لعلہ اللہ علی الکاذبین والمرزائین)

(124) ”آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب..... عیسائیوں کے ہاتھ کاغذ کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور یہ تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔“

(مرزا قادیانی کا مکتوب، روزنامہ انجمن قادیان 22 فروری 1924ء) (عکس صفحہ نمبر 682 پر)

مرزا قادیانی پر لعنت بے شمار..... مرزائی نوازوں پر لعنت بے شمار

روضہ رسول ﷺ کی توہین

(125) ”ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ حضرت سح کو اتنی بڑی خصوصیت آسمان پر زندہ چڑھنے اور اتنی مدت تک زندہ رہنے اور پھر دوبارہ اترنے کی جو دی گئی ہے، اس کے ہر ایک پہلو سے ہمارے نبی ﷺ کی توہین ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک بڑا تعلق جس کا کچھ حد و حساب نہیں، حضرت سح سے ہی ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً آنحضرت ﷺ کی سو برس تک بھی عمر نہ پہنچی مگر حضرت سح اب قریباً دو ہزار برس سے زندہ موجود ہیں اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لیے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔ مگر حضرت سح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی مسائیل کا مکان ہے، بلا لیا۔ اب بتاؤ محبت کس سے زیادہ کی۔ عزت کس کی زیادہ کی۔ قرب کا مقام کس کو دیا اور پھر دوبارہ آنے کا شرف کس کو بخشا۔“

(تجدد کلاویہ صفحہ 112) (حاشیہ) معجزہ روحانی خزانہ جلد 17 صفحہ 285 (مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 683 پر)

وہ نبی بھی کیسا نبی ہے؟

(126) ”اسی طرح اس قوم کا جس کے جو شیلے آدمی قتل کرتے ہیں، خواہ انبیاء کی توہین کی وجہ سے ہی وہ ایسا کریں، فرض ہے کہ پورے زور کے ساتھ ایسے لوگوں کو دہائے اور ان سے اظہار بیات کرے۔ انبیاء کی عزت کی حفاظت قانون شکنی کے ذریعہ نہیں ہو سکتی، وہ نبی بھی کیسا نبی ہے جس کی عزت کو بچانے کے لیے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں، جس کے بچانے کے لیے اپنا دین تباہ کرنا پڑے۔ یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہ کی عزت کے لیے قتل کرنا جائز ہے، سخت نادانی ہے.....“

وہ لوگ (غازی علم الدین شہید، ناقل) جو قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں، وہ بھی مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں اور جو ان کی پیٹھ ٹھونکتا ہے، وہ بھی قوم کا دشمن ہے۔ میرے نزدیک تو اگر بھی شخص (راج پال کا) قاتل ہے جو گرفتار ہوا ہے تو اس کا سب سے بڑا خیر خواہ وہی ہو سکتا ہے جو اس کے پاس جاوے اور اسے سمجھائے کہ دنیاوی سزا تو تمہیں اب ملے گی ہی، لیکن قتل اس کے کہ وہ ملے، تمہیں چاہیے، خدا سے صلح کر لو۔ اس کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ اسے (غازی علم الدین شہید کو) بتایا جائے کہ تم سے غلطی ہوئی ہے۔“

(خطبہ جمعہ مرزا محمود خلیفہ قادیان مسجد روزنامہ الفضل قادیان جلد 16 نمبر 82 صفحہ 8، 9 مورخہ 19 اپریل 1929ء)

(عکس صفحہ نمبر 684 پر)

تکمیل اشاعتِ ہدایت

(127) ”چونکہ آنحضرت ﷺ کا دوسرا فرض منہی جو تکمیل اشاعتِ ہدایت ہے، آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا، اس لیے قرآن شریف کی آیت و آخرین منہم لما یلحقوا بہم میں آنحضرت ﷺ کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس وعدہ کی ضرورت اسی وجہ سے پیدا ہوئی کہ تا دوسرا فرض منہی آنحضرت ﷺ کا یعنی تکمیل اشاعتِ ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیے تھا، اس وقت باعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا، سو اس فرض کو آنحضرت ﷺ نے اپنی آمد ثانی سے جو بروزی رنگ میں تھی، ایسے زمانہ میں پورا کیا جبکہ زمین کی تمام قوموں تک اسلام پہنچانے کے لیے وسائل پیدا ہو گئے تھے۔“

(تحدہ کلادیہ (ماشہ) صفحہ 177 مسجد روحانی قرآن جلد 17 صفحہ 263 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 685 پر)

مرزا قادیانی کی تعلیم نوح کی کشتی

(128) ”چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام تجدید ہے۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الہی کی یہ عبارت ہے۔ واصنع الفلک باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ابلیسہم یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں، وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اور دیکھو، خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لیے اس کو مدار نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔“

(اربعین نمبر 4، صفحہ 93 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 435 از مرزا قادیانی) (مکس صفحہ نمبر 86)

مرزا قادیانی، تمام انبیاء کا لباس

(129) ”خاکسار عرض کرتا ہے کہ مکرم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے اپنی اس روایت میں ایک وسیع دریا کو کوزے میں بند کرنا چاہا ہے۔ ان کا نوٹ بہت خوب ہے اور ایک لمبے ذاتی تجربہ پر مبنی ہے اور ہر لفظ دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا ہے۔ مگر ایک دریا کو کوزے میں کرنا، انسانی طاقت کا کام نہیں۔ ہاں خدا کو یہ طاقت ضرور حاصل ہے اور میں اس جگہ کوزے کا خاکہ درج کرتا ہوں جس میں خدا نے دریا کو بند کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود (قادیانی) کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جری اللہ فی حلل الانبیاء

یعنی خدا کا رسول جو تمام نبیوں کے لباس میں ظاہر ہوا ہے۔

اس فقرہ سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی جامع تعریف نہیں ہے۔ آپ ہرنی کے ظل اور بروز تھے اور ہرنی کی اعلیٰ صفات اور اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ طاقتیں میں جلوہ فگن تھیں۔ کسی نے آنحضرت ﷺ کے حقائق کہا اور کیا خوب کہا ہے:

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
 آنکہ خوباں ہمہ وارند تو تنہاداری
 یہی ورثہ آپ کے ظل کامل (مرزا قادیانی) نے بھی پایا۔ مگر لوگ صرف تین نبیوں
 کان کر رہ گئے۔ لیکن خدا نے اپنے کوزے میں سب کچھ بھر دیا۔“
 (سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 308 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 687 پر)

اے مومنو! اپنی آواز مرزا قادیانی کی آواز سے بلند نہ کرو

(130) ”حافظ محمد ابراہیم صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ 1903ء کا واقعہ ہے کہ میں
 ایک دن مسجد مبارک کے پاس والے کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم
 شریف لائے اور اندر سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھی تشریف لے آئے اور تھوڑی
 دیر میں مولوی محمد احسن صاحب امر وہی بھی آگئے اور آتے ہی حضرت مسیح موعود سے حضرت
 مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کے خلاف بعض باتیں بطور شکایت بیان کرنے لگے۔ اس
 پر مولوی عبدالکریم صاحب کو جوش آ گیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہر دو کی ایک دوسرے کے خلاف
 آوازیں بلند ہو گئیں اور آواز کمرے سے باہر جانے لگی۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا لا
 ارفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (یعنی اے مومنو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز کے
 سامنے بلند نہ کیا کرو) اس حکم کے سنتے ہی مولوی عبدالکریم صاحب تو فوراً خاموش ہو گئے اور
 مولوی محمد احسن صاحب تھوڑی دیر تک آہستہ آہستہ اپنا جوش نکالتے رہے اور حضرت اقدس
 وہاں سے اٹھ کر ظہر کی نماز کے واسطے مسجد مبارک میں تشریف لے آئے۔“

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 30 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 688 پر)

”احمد“ سے مراد مرزا قادیانی

(131) ”اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے، وہ بھی اس کے
 کنیہ ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد ﷺ جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ
 اپنے جمالی معنوں کے رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے و مبشراً برسول

یاتی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد ﷺ بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں بر طبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے، بھیجا گیا۔“ (ازالہ اوہام صفحہ 673، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 463 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 300 پر) اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمد ﷺ و احمد ﷺ کی پیش گوئی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے۔ پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیش گوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔“

(انوار خلافت صفحہ 37 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 101 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 689 پر)

مرزا قادیانی کو دیکھنے کے لیے نبیوں کی خواہش

(132) ”اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔“

(اربعین نمبر 14 صفحہ 100، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 442 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 690 پر)

مرزا قادیانی کے کئی نام

(133) ”پھر ایک یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے کئی نام رکھے ہیں۔ حالانکہ کسی اور نبی نے اپنے کئی نام نہیں رکھے۔ اس لیے یہ نبی نہیں ہو سکتے۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا العاشر الذی یحشر الناس علی قلمی وانا

العالم والعالم الذي ليس بعده لشيء يعني آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے پانچ نام ہیں۔ پس اگر حضرت مسیح موعود کے بھی خدا تعالیٰ نے کئی نام رکھ دیئے اور آپ کو مہدی اور کرشن بنا دیا۔ تو اس سے آپ کی نبوت کس طرح باطل ہوگئی۔ آپ نے اپنے آقا سے تو ایک نام کم ہی پایا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کی نبوت پانچ نام رکھنے کے باوجود ثابت ہو سکتی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کی نبوت چار نام رکھنے کی وجہ سے ثابت نہیں ہو سکتی۔ وہ لوگ جو یہ اعتراض کرتے ہیں، سوچیں اور بتائیں کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کیوں ثابت نہیں ہو سکتی۔“

(انوار خلافت صفحہ 59 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 121 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 691، 692 پر)

مرزا قادیانی، احمد مجتبیٰ

(134) ”منم مسیح زمان و منم کلیم خدا

منم محمد ﷺ و احمد ﷺ کہ مجتبیٰ باشد“

ترجمہ: ”میں مسیح زمان ہوں، میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں، میں محمد ﷺ ہوں، میں احمد

مجتبیٰ ہوں۔“

(تریاق القلوب صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 134 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 693 پر)

اپنی وحی پر ایمان

(135) ”مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔“

(اربعین نمبر 4 صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 454 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 694 پر)

قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی وحی

(136) ”انا اعطیناک الکوثر. فصل لربک و البحر. ان شانک هو الابر“

(تذکرہ محمود وحی والہامات صفحہ 235 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 695 پر)

(137) ”انا اعطینک الکوثر یعنی ہم تجھے بہت سے اراوت مند عطا کریں گے اور ایک کثیر جماعت تجھے دی جائے گی۔ دیکھو اس پیشگوئی کو بیس برس گزر گئے اور اب وہ کثیر جماعت ہوئی اور نہ صرف ستر ہزار بلکہ اب تو یہ جماعت لاکھ کے قریب ہو گئی اور ان دنوں میں ایک بھی نہ تھا۔“
(نزدول المسیح صفحہ 133 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 509 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 696 پر)

(138) ”ورفعناک لک ذکرک“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 236 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 697 پر)

(139) ”هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 538 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 698 پر)

(140) ”وما ینطق عن الہوی. ان هو الا وحی یوحی.“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 321 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 699 پر)

(141) ”دنی فتدلی لکان قاب قوسین او ادنی.“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 542 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 700 پر)

(142) ”وقل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً.“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 292 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 701 پر)

(143) ”وداعیا الی اللہ و سراجا منیراً“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 541 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 702 پر)

(144) ”سبحان الذی اسری بعبدہ لیللاً“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 63، 543 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 703 پر)

(145) "تبت پیدا ابی لہب وتب"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 546 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 704 پر)

(146) "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی بحببکم اللہ"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 547 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 705 پر)

(147) "وما ارسلک الا رحمة للعالمین"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 547 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 706 پر)

(148) "یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 39 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 707 پر)

اگر تجھے پیدانہ کرتا.....

(149) لولاک لما خلقت الافلاک

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 525، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 708 پر)

سب جانتے ہیں کہ یہ حدیث قدسی ہے اور اس کے مصداق صرف اور صرف حضور نبی کریم ﷺ ہیں جبکہ ملعون مرزا قادیانی اس حدیث کو اپنے اوپر منطبق کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اے مرزا، اگر میں تجھے پیدانہ کرتا تو آسمان وزمین اور جو کچھ اس میں ہے، کچھ پیدانہ کرتا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر انبیائے کرام اور اولیائے عظام تشریف لائے اور انہیں مراتب عالیہ عنایت ہوئے، یہ سب مرزا قادیانی کے طفیل سے ہوا۔ یعنی تمام انبیا اور اولیا، مرزا قادیانی کے طفیل اور زلہ ربا ہیں۔ قادیانی عقیدہ کے مطابق اس میں حضور سرور عالم ﷺ بھی شامل ہیں۔ (نعوذ باللہ)

روضہ آدم اور مرزا قادیانی

(150) ”روضہ آدم کہ تھا وہ مکمل اب تک

میرے آنے سے ہوا کامل بھلہ برگ و بار“

(برائین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 114، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 144، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 709 پر)

آخری اینٹ کون؟

مرزا قادیانی نے نہ صرف رحمت عالم ﷺ کے مقابلہ میں نبوت کا اعلان کیا بلکہ حضور علیہ السلام کے مقابلہ میں اپنے عقائد باطلہ و نظریات قاسدہ کی بنیاد رکھی۔ مثلاً حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ نبوت بند ہے۔ مرزا قادیانی نے مقابلہ میں کہا کہ نبوت جاری ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جہاد جاری ہے۔ مرزا قادیانی نے مقابلہ میں کہا کہ جہاد بند ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ مدار نجات میری ذات ہے۔ مرزا قادیانی نے مقابلہ میں کہا کہ مدار نجات میری ذات ہے۔ جو مجھے نہیں مانتا، وہ کافر ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”نبوت کے محل کی آخری اینٹ میں ہوں اور میں ہی نبیوں کا (سلسلہ) ختم کرنے والا ہوں۔“ (بخاری، مسلم)
جبکہ مرزا قادیانی نے اس کے جواب میں کہا:

(151) ”پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیش گوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 178، مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 178 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 710 پر)

جس طرح شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کا مقابلہ کیا تھا، اسی طرح ملعون مرزا قادیانی ہر بات میں حضور نبی کریم ﷺ کا مقابلہ کرتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے معراج جسمانی کا انکار

(152) ”حقیقت میں معراج ایک کشف تھا جو بڑا عظیم الشان اور صاف کشف تھا، اور اتم مراحل تھا۔ کشف میں اس جسم کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ کشف میں جو جسم دیا جاتا ہے اس میں کسی قسم کا حجاب نہیں ہوتا بلکہ بڑی بڑی طاقتیں اس کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اور آپ ﷺ کو اس جسم کے ساتھ جو بڑی طاقتوں والا ہوتا ہے، معراج ہوا۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 446، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 711 پر)

(153) ”نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زمہریر تک بھی پہنچ سکے۔ بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی معرصحت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں۔ پس اس جسم کا کرۂ ماہتاب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔“

(الذوالہوام صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 126 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 712 پر)

حضور نبی کریم ﷺ کی معراج یعنی حالت بیداری میں آسمان کی طرف جانا قرآن

مجید، احادیث متواترہ، اقوال صحابہ اور جمہور علمائے کرام سے ثابت ہے۔ جید فقہاء و مفسرین نے لکھا ہے کہ جو شخص حضور رحمت عالم ﷺ کی معراج جسمانی کا انکار کرے، وہ گمراہ اور پرلے ہے۔ بد بخت ہے۔ یقیناً آنجہانی مرزا قادیانی ایسے ہی بد بختوں میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ لیے مردود اعتقاد سے ہر مسلمان کو اپنی پناہ میں محفوظ رکھے! (آمین)

کثیف جسم

(154) ”اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت ﷺ کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔“

(الذوالہوام صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 126 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 713 پر)

حضور خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا جسم اطہر مظہر نور الانوار تھا۔ آپ ﷺ جس طرح آگے دیکھتے تھے، اسی طرح آپ ﷺ پیچھے بھی دیکھتے تھے۔ آپ کے جسم مبارک پر کبھی مکھی نہ بیٹھتی تھی۔ اس لیے آپ کے جسم مبارک کا سایہ نہ تھا۔ لیکن مرزا قادیانی بد بخت نے آپ کے جسم اطہر کو کثیف لکھا ہے جو شان رسالت ﷺ میں بدترین توہین کے زمرے میں آتا ہے۔

گستاخ رسول حرامی ہے

(155) ”اس کے مقابلہ میں آنحضرت ﷺ کو دیکھو۔ آپ کا دعویٰ کل جہان کے لیے اور سخت سے سخت دکھ اور تکالیف آپ کو پہنچے۔ جنگیں بھی آپ نے کیں۔ ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ آپ کی زندگی میں موجود تھے۔ پھر ان باتوں کے ہوتے ہوئے جو شخص آنحضرت ﷺ کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائے گا۔ جس سے آپ کی جنگ ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے؟“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 208، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 714 پر)

اہم نکات

- 1- مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے یہ نکات مرتب ہوتے ہیں: (استغفر اللہ، خاتم بدہن)
مرزا قادیانی بذات خود ”محمد رسول اللہ“ ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 2- مرزا قادیانی خاتم الانبیاء ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 3- مرزا قادیانی خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہے۔ سب نوروں میں سے آخری نور ہے۔ جو اسے چھوڑتا ہے، وہ بد قسمت ہے۔ مرزا قادیانی کے بغیر سب تاریکی ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 4- مرزا قادیانی تمام نبیوں کا مجموعہ ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 5- اللہ تعالیٰ نے قادیان میں ”محمد رسول اللہ“ کو مرزا قادیانی کی شکل میں دوبارہ بھیجا۔ (نعوذ باللہ)
- 6- نبی کریم ﷺ کی صداقت کے لیے چاند گرہن لگا جبکہ مرزا قادیانی کی صداقت کے

لیے چاند اور سورج گرہن دونوں لگے۔ (نعوذ باللہ)

- 7 اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی پر عرش سے فرش تک درود بھیجتا ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 8 حضور نبی کریم ﷺ پہلی رات کا چاند اور مرزا قادیانی چودھویں رات کا چاند ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 9 حضور نبی کریم ﷺ کے تین ہزار معجزات جبکہ مرزا قادیانی کے 10 لاکھ معجزات ہیں۔ (نعوذ باللہ)
- 10 حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اپنی شان میں پہلے سے بڑھ کر قادیان میں آئے ہیں۔ جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو مکمل طور پر دیکھنا ہو، وہ مرزا قادیانی کو قادیان میں دیکھ لے۔ (نعوذ باللہ)
- 11 قرآن مجید، مرزا قادیانی پر دوبارہ نازل ہوا۔ (نعوذ باللہ)
- 12 ہر شخص ترقی کر کے محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑا درجہ پاسکتا ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 13 حضور نبی کریم ﷺ سور کی چربی والا خیر کھاتے تھے۔ (نعوذ باللہ)
- 14 حضور نبی کریم ﷺ اپنا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت تھا، وسائل نہ ہونے کی وجہ سے پورا نہ کر سکے۔ اب وہ فرض منصبی مرزا قادیانی نے پورا کیا۔ (نعوذ باللہ)
- 15 مرزا قادیانی کی تعلیم حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے۔ تمام انسانوں میں سے اب جو شخص مرزا قادیانی کی بیعت کرے گا، صرف اسی کی نجات ہوگی۔ (نعوذ باللہ)
- 16 مرزا قادیانی تمام نبیوں کے لباس میں ظاہر ہوا۔ (نعوذ باللہ)
- 17 قرآنی آیت ”وہبشر ہر رسول یاتنی من بعدی اسمہ احمد“ میں احمد سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 18 مرزا قادیانی کو دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے خواہش کی۔ (نعوذ باللہ)
- 19 رحمۃ للعالمین سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 20 حضور نبی کریم ﷺ کو جسمانی معراج نہیں ہوا تھا بلکہ وہ ایک کشف تھا۔ (نعوذ باللہ)
- 21 جو شخص حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرے، وہ حرامی ہے۔ (بے شک)

اب قادیانی خود فیصلہ کریں کہ مرزا قادیانی کیا تھا؟؟؟



ثبوتِ حاضرین!

انبیاءِ کرام
علیہم السلام
کی توہین

اللہ تعالیٰ کی رنگا رنگ مخلوقات میں انسان سب سے اعلیٰ و اشرف ہے، جسے اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہے۔ پھر گروہ انسانیت میں وہ سعادت مند بڑی عظمتوں کے حامل ہیں، جنہیں وحی ربانی کی تسلیم و اطاعت کا شرف حاصل ہوا اور اس گروہ مسلمین میں سے لاتعداد عظمتوں کے امین و حامل وہ ہیں جنہیں نبوت و رسالت کا تاج پہنایا گیا، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی سب سے بڑی امانت کا امین قرار دیا اور سب سے بڑی نعمت سے نوازا۔ یہ گروہ پاک باز، انسان ہو کر بھی اتنا عظیم المرتبت ہے کہ معصومیت ان کے لوازم میں سے ہے۔ بچپن سے آخر تک ان کی تعلیم و تربیت اللہ تعالیٰ کی خاص نگرانی اور حفاظت میں ہوتی ہے کہ معمولی گناہ بھی ان کے گھر کا رخ نہیں کر سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مقدس وحی کے حامل اور اس کے مبلغ ہوتے ہیں۔ اپنی جان جو کھوں میں ڈال کر اس کی تبلیغ کرتے اور اف تک نہیں کرتے، چاہے اس راستہ میں ان کا جسم آرے سے چیرا جائے۔ نبی اور رسول ایسی اعلیٰ ترین خوبیوں، صلاحیتوں اور اوصاف حمیدہ کے مالک ہوتے ہیں کہ لوگ ان کی سیرت اور کردار کو دیکھ کر عیش عیش کراٹھتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں سے یہ بھی ہے کہ جس طرح ہم اپنے آقا حضور نبی کریم ﷺ پر ایمان لا کر مسلمان کہلانے کے حق دار ہوئے ہیں، ایسے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے تمام انبیاء و رسل پر ایمان لانا بھی نہایت ضروری ہے۔ ہر لحاظ سے ان کا احترام لازم ہے۔ کسی رسول یا نبی کی شان میں ادنیٰ سی بھی گستاخی موجب کفر و ارتداد ہے۔ لیکن قادیان کے شیطان مجسم مرزا قادیانی نے اس گروہ پاک باز کو جس طرح یاد کیا، ان کی توہین و تحقیر کی اور اپنے ناپاک وجود کو ان سے برتر قرار دیا، وہ اس کے واضح کفر کا بین ثبوت ہے۔ اس سہولت آمیز تحریرات کی نقل و مطالعہ کسی شریف انسان کے بس کا روگ نہیں لیکن ضرورت و جدی سے انہیں لکھا جا رہا ہے۔

نبی کی تحقیر غضب الہی کا موجب

(156) ”اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے۔..... کسی

نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الہی۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 390، مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 390 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 715 پر)

تمام انبیاء سے اجتہاد میں غلطی ہوئی

(157) ”میں اس بات کا خود قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کبھی

اجتہاد میں غلطی نہیں کی۔“

(تمر حقیقت الوحی صفحہ 135، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 573 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 716 پر)

رسولوں کی وحی میں شیطانی کلمہ

(158) ”دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے۔ یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو

جاتا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 629 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 439 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 717 پر)

چار سونبیوں کی پیشگوئی جھوٹی نکلی

(159) ”ایک بادشاہ کے وقت میں چار سونبیوں نے اس کی فتح کے بارے میں پیشگوئی کی

اور وہ جھوٹے نکلے۔“

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 629 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 439 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 718 پر)

تمام انبیاء کا مجموعہ

(160) ”خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسمعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد ﷺ اور احمد ہوں۔“

(حقیقت الوحی (حاشیہ) صفحہ 73، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 76 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 719 پر)

(161) ”میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 133 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 720 پر)

بقول شخصے: ”پھر اس پر بھی غور کیجیے کہ مرزا قادیانی ابراہیم ہے تو اسماعیل بھی ہے۔ مرزا قادیانی اسحاق ہے تو یعقوب اور یوسف بھی ہے۔ تاریخ اسلام میں حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام کے رشتے بتلائے گئے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو فرزند حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق خدا نے عطا فرمائے تھے، حضرت اسحاق کے ہاں حضرت یعقوب عطا کیے گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہیتے بیٹے تھے۔ اب دیکھیے کہ ان کا شجرہ نسب کیا کہتا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام باپ، حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق ان کے بیٹے اور آئندہ نسل چلتی چلتی حضرت یعقوب سے حضرت یوسف تک پہنچتی ہے۔ اس شجرہ نسب کے مطابق اگر مرزا قادیانی ابراہیم ہے، اگر مرزا قادیانی اسماعیل ہے، اگر مرزا قادیانی اسحاق ہے، اگر مرزا قادیانی یعقوب اور یوسف ہے تو ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی بیک وقت باپ بھی ہے، بیٹا بھی ہے، تو پوتا بھی ہے اور پڑپوتا بھی ہے۔ تو کوئی صاحب جو مسئلہ تناخ آواگون

کے ماہر ہوں، اس طالب حق کو بتائیں کہ یہ کیا گورکھ دھندہ ہے؟“

مرزا قادیانی کی ہزاروں پیش گوئیاں

(162) ”میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہزار ہا میری ایسی کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ ان کی نظیر اگر گذشتہ نبیوں میں تلاش کی جائے تو بجز آنحضرت ﷺ کے کسی اور جگہ ان کی مثل نہیں ملے گی۔“
(کشتی نوح صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 6 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 721 پر)

مرزا قادیانی، ہزار نبیوں پر بھاری

(163) ”خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔“
(چشمہ معرفت صفحہ 317 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 332 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 722 پر)

حضرت آدم علیہ السلام سے مماثلت

(164) ”دنیا میں کوئی روحانی انسان موجود نہ تھا جس سے یہ آدم روحانی تولد پاتا۔ اس لیے خدا نے خود روحانی باپ بن کر اس آدم کو پیدا کیا اور ظاہری پیدائش کے رو سے اسی طرح نر اور مادہ پیدا کیا جس طرح کہ پہلا آدم پیدا کیا تھا یعنی اس نے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں جوڑا پیدا کیا جیسا کہ الہام یا آدم اسکن انت و زوجک الجنة میں اس کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے اور بعض گذشتہ اکابر نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ وہ انتہائی آدم جو مہدی کامل اور خاتم ولایت عامہ ہے، اپنی جسمانی خلقت کے رو سے جوڑا پیدا ہوگا۔ یعنی آدم صغی اللہ کی طرح مذکر اور مونث کی صورت پر پیدا ہوگا اور خاتم الاولاد ہوگا کیونکہ آدم نوع انسان میں سے پہلا مولود تھا۔ سو ضرور ہوا کہ وہ شخص جس پر بکمال و تمام دورہ ہفتیج

آدمیہ ختم ہو، وہ خاتم الاولاد ہو یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔ اب یاد رہے کہ اس بندۂ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیشگوئی کے مطابق بھی ہوئی۔ یعنی میں تو ام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا اور یہ الہام کہ یا آدم اسکن انت و زوجک الجنة جو آج سے بیس برس پہلے برائین احمدیہ کے صفحہ 496 میں درج ہے۔ اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہو گئی تھی۔ غرض چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام اور الہام میں مجھے آدم صلی اللہ سے مشابہت دی تو یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس قانون قدرت کے مطابق جو مراتب وجود دوریہ میں حکیم مطلق کی طرف سے چلا آتا ہے، مجھے آدم کی خو اور طبیعت اور واقعات کے مناسب حال پیدا کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ واقعات جو حضرت آدم پر گزرے، منجملہ ان کے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی۔ یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی۔ یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا۔ اور یہ میری پیدائش کی وہ طرز ہے جس کو بعض اہل کشف نے مہدی خاتم الولاہیت کی علامتوں میں سے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ آخری مہدی جس کی وفات کے بعد اور کوئی مہدی پیدا نہیں ہوگا، خدا سے براہ راست ہدایت پائے گا۔ جس طرح آدم نے خدا سے ہدایت پائی اور وہ ان علوم اور اسرار کا حامل ہوگا جن کا آدم خدا سے حامل ہوا اور ظاہری مناسبت آدم سے اس کی یہ ہوگی کہ وہ بھی زوج کی صورت پیدا ہوگا۔ یعنی مذکر اور مؤنث دونوں پیدا ہوں گے۔ جس طرح آدم کی پیدائش تھی کہ ان کے ساتھ ایک مؤنث بھی پیدا ہوئی تھی یعنی حضرت حوا علیہا السلام۔ اور خدا نے جیسا کہ ابتدا میں جوڑا پیدا کیا، مجھے بھی جوڑا پیدا کیا کہ تا اولیت کو آخریت کے ساتھ مناسبت تام پیدا ہو جائے۔“

(تریاق القلوب صفحہ 352 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 478 تا 480 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 723 تا 725 پر)

حضرت آدم علیہ السلام کی طرح مرزا قادیانی کے لیے سجدہ

(165) ”جیسا کہ آدم توام پیدا ہوا تھا میری پیدائش بھی توام ہے اور جس طرح آدم جمعہ کے روز پیدا ہوا تھا میں بھی جمعہ کے دن ہی پیدا ہوا تھا اور جس طرح آدم کی نسبت فرشتوں نے اعتراض کیا میری نسبت بھی وہ وحی الہی نازل ہوئی جو یہ ہے۔ قالوا ان جعل فیہا من یفسد فیہا۔ قال انی اعلم مالا تعلمون۔ اور جس طرح آدم کے لیے سجدہ کا حکم ہوا، میری نسبت بھی وحی الہی میں یہ پیشگوئی ہے۔ یخرون علی الاذقان سجداً ربنا اغفر لنا انا کنا خاطئین۔“
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 260 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 726 پر)

حضرت آدم علیہ السلام کی توہین

(166) (ترجمہ) ”اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کر کے انہیں تمام ذی روح انس و جن پر سردار، حاکم اور امیر بنایا جیسا کہ آیت اسجدو الادم سے معلوم ہوتا ہے۔ پھر شیطان نے انہیں بہکایا اور جنتوں سے نکلوا دیا اور حکومت اس اڑوے کی طرف لوٹائی گئی۔ اس جنگ جہاد میں آدم کو ذلت و رسوائی نصیب ہوئی اور جنگ کبھی اس رخ اور کبھی اس رخ ہوتی ہے اور رحمن کے ہاں پرہیزگاروں کے لیے نیک انجام ہے۔ اس لیے اللہ نے مسیح موعود کو پیدا کیا تاکہ آخر زمانہ میں شیطان کو شکست دے اور یہ وعدہ قرآن میں لکھا ہوا تھا۔“
(خطبہ الہامیہ صفحہ 312 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 312 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 727 پر)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین

(167) ”موسیٰ“ نے کئی لاکھ بے گناہ بچے مار ڈالے، کوئی عیسائی نہیں کہتا کہ برا کام کیا۔“
(نور القرآن صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 353 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 728 پر)

حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت

(168) ”خدا تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔“

(تمہ حقیقت الہی صفحہ 137، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 575 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 729 پر)

حضرت یوسف علیہ السلام پر فضیلت

(169) ”پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 99، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 99 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 730 پر)

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت

(170) ”وہ نشان جو ظاہر ہونے والے ہیں، وہ موسیٰ نبی کے نشانوں سے بڑھ کر ہوں گے۔“

(ہیوہ الہی تر صفحہ 83 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 519 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 731 پر)

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فضیلت

(171) ”اسی مناسبت سے خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام ابراہیم رکھا جیسا کہ فرمایا اسلام

علی ابراہیم صلیناہ و نجیناہ من الغم۔ واتخلوا من مقام ابراہیم مصلی۔ قل رب

لا تلونی فردا و انت خیر الوارثین۔ یعنی سلام ہے ابراہیم پر (یعنی اس عاجز پر) ہم نے

اس سے خالص دوستی کی اور ہر ایک غم سے اس کو نجات دے دی اور تم جو پیروی کرتے ہو تم اپنی

پازگاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ یعنی کامل پیروی کرو تا نجات پاؤ۔ اور پھر فرمایا کہ اے

میرے خدا، مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو بہتر وارث ہے۔ اس الہام میں یہ اشارہ ہے کہ خدا اکیلا

میں چھوڑے گا اور ابراہیم کی طرح کثرت نسل کرے گا اور بہتر ہے اس نسل سے برکت پائیں

گے اور یہ جو فرمایا کہ واتخلوا من مقام ابراہیم مصلی یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور

اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم (مرزا غلام احمد قادیانی) جو بھیجا گیا، تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجالادو، اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ۔ اور جیسا کہ آیت و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں یہ اشارہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا آخر زمانہ میں ایک مظہر ظاہر ہوگا۔ گویا وہ اس کا ایک ہاتھ ہوگا جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلانے گا۔ ایسا ہی یہ آیت واخلدوا من مقام ابراہیم مصلی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے۔ تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔“

(اربعین نمبر 3 صفحہ 38 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 420، 421 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 732، 733 پر)

مرزا قادیانی بلندی کے مینارہ پر

(172) ”اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے مینارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔“
(خطبہ الہامیہ صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 70 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 734 پر)

پرلے درجہ کی بے غیرتی

(173) ”علاوہ اس کے ہمیں یہ بھی تو دیکھنا چاہیے کہ مسیح موعود تمام انبیاء کا مظہر ہے جیسے کہ اس کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جوی اللہ فی حلال الانبیاء اس لیے اس کے آنے سے گویا امت محمدیہ میں تمام گذشتہ نبی پیدا کیے گئے پس نبیوں کی تعداد کے لحاظ سے بھی محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ سے بڑھ کر رہا کیونکہ علاوہ ان نبیوں اور رسولوں کے جو تورات کے خدمت کے لیے موسیٰ کو عطا ہوئے تھے اس امت میں وہ تمام نبی بھی مبعوث کیے گئے جو موسیٰ سے پہلے گزر چکے تھے بلکہ خود موسیٰ بھی دوبارہ دنیا میں بھیجے گئے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کے وجود باجود میں پورا ہوا۔ پس اب کیا یہ پرلے درجہ کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم لا نفرت

ابن احد من رسلہ میں داؤد اور سلیمان، زکریا اور یحییٰ کو شامل کرتے ہیں وہاں مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جاوے۔“
(کلمۃ الفصل صفحہ 117، از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 735 پر)

ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے

(174) ”انبیاء گرچہ بودہ اند بے
من عرفان نہ کترم ز کے
آدم نیز احمد مختار
در ہم جلمہ ہمہ ابرار
آنچہ داد ست ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بہ تمام
زندہ شد ہر نبی باندہم
ہر رسولے نہاں بہ پیرہنم
کم نیم زان ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین“

ترجمہ

- 1- ”اگرچہ دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں، میں عرفان میں ان نبیوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں۔“
- 2- میں آدم ہوں، نیز احمد مختار ہوں، میں تمام نیکوں کے لباس میں ہوں۔
- 3- خدا نے ہر نبی کو (کمالات و معجزات کا) جام دیا ہے مگر وہی جام مجھے لبالب بھر کر دیا ہے۔
- 4- میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا، ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔
- 5- مجھے اپنی وحی پر یقین ہے اور اس یقین میں، میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں جو اسے جھوٹ کہتا ہے وہ لعنتی ہے۔“

(نزول اسح صفحہ 100، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477، 478 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 736، 737 پر)

نبوت کا قادیانی تصور

(175) ”مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ وہ وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے۔ اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے۔“

(تریاق القلوب صفحہ 152 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 279، 280 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 738، 739 پر)

اہم نکات

مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا تحریروں سے یہ نکتے سامنے آتے ہیں:

- 1- دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اجتهاد میں غلطی نہ کی ہو۔ (نعوذ باللہ)
- 2- انبیاء اور رسولوں کی وحی میں کبھی شیطانی کلمہ بھی داخل ہو جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 3- ایک دفعہ 400 نبیوں کی پیش گوئی صحیبت ثابت ہوئی۔ (نعوذ باللہ)
- 4- مرزا قادیانی تمام انبیاء کا منظر اور مجموعہ ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 5- مرزا قادیانی کے معجزات اگر ہزار نبیوں پر تقسیم کیے جائیں تو اس سے ان کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔
- 6- حضرت آدم علیہ السلام اور مرزا قادیانی میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 7- جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کے لیے سجدہ کا حکم ہوا، اسی طرح مرزا قادیانی کے لیے بھی سجدے کا حکم ہوا۔ (نعوذ باللہ)

مرزا قادیانی کی آمد سے ہر نبی زندہ ہو گیا اور ہر رسول مرزا قادیانی کی قمیض میں
چھپا ہوا ہے۔ (نعوذ باللہ)

ایک چھڑا جو زانی، شرابی اور چور ہو، مردار کھاتا اور گواہ اٹھاتا ہو، اس کا خاندان
بدکار اور نجس ہو، اس کی دادیاں اور نانیاں زنا کار ہوں، ایسا شخص بھی نبی اور رسول
بن سکتا ہے۔ (نعوذ باللہ)



نبوتِ حاضر ہیں!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی توحید

حضرات انبیائے کرام علیہم السلام میں سے سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام والتسليم اپنی بعض خصوصیات کے پیش نظر امتیازی مقام کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے بن باپ پیدا ہونا، ایک خاص موقع پر زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت میں دوبارہ دنیا میں واپسی، ایسی امتیازی خصوصیات ہیں جن میں ان کا کوئی دوسرا مقابل نہیں۔ بقول شخصے: عیسائی اور قادیانی اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ مسلمان حضرت مسیح علیہ السلام اور بی بی مریم علیہ السلام سے ہمیشہ جو ولولہ انگیز محبت کا اظہار کرتے آئے ہیں، اس کا منبع قرآن حکیم ہی ہے۔ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ مسلمان مسیح علیہ السلام کا نام زبان پر لانے سے پہلے حضرت اور بعد میں علیہ السلام کا اضافہ کرتے ہیں۔ اور جو مسلمان بھی حضرت مسیح علیہ السلام کا نام ان مؤدبانہ الفاظ کے بغیر ادا کرتا ہے، اسے گستاخ سمجھا جاتا ہے۔ عیسائیوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کا نام حضرت محمد ﷺ کے نام مبارک سے پانچ گنا زیادہ مرتبہ مذکور ہے یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کا نام (25) مرتبہ اور حضرت محمد ﷺ کا نام (5) مرتبہ۔ اگرچہ قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا (25) مرتبہ براہ راست نام مذکور ہے لیکن اس کے علاوہ بھی قرآن مجید میں انھیں کئی ایک مؤدبانہ القابات دیے گئے ہیں۔ مثلاً ابن مریم (یعنی مریم کا بیٹا) مسیح علیہ السلام (عبرانی مسایا) جس کا انگریزی میں کرائسٹ ترجمہ کیا گیا۔ عبد اللہ (اللہ کا بندہ یا خادم) رسول اللہ (اللہ کا پیغمبر)۔

اس کے علاوہ قرآن مجید میں ان کو کلمۃ اللہ، خدا کی رُوح اور خدا کی نشانی جیسے کئی اور پیارے القابات سے بھی یاد کیا گیا اور جن کا ذکر قرآن مجید کی چندہ سورتوں پر محیط ہے۔ قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کے اس جلیل القدر پیغمبر کا ذکر انتہائی مؤدبانہ انداز سے کیا ہے۔ اسی وجہ سے مسلمان پچھلے چودہ سو سال سے ان کے اس بلند پایہ مقام کی قدر و منزلت کرتے چلے

آئے ہیں۔ اور ان سے بھولے سے بھی اس میں کوئی کمی سرزد نہیں ہوئی ہے۔ سارے قرآن مجید میں کوئی ایک لفظ، جملہ یا مقام بھی ایسا نہیں جس سے اللہ تعالیٰ کے اس جلیل القدر پیغمبر کی تحقیر ہوتی ہو اور جسے ایک حاسد ترین عیسائی یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بدترین دشمن قادیانی بھی قابل اعتراض سمجھتا ہو۔

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سات معجزات درج ہیں:-

1- حضرت مریمؑ والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بشارت ہونا کہ تجھے خدا کی طرف سے بیٹا عطا ہوگا۔

2- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا۔

3- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مہد میں کلام کرنا یعنی بحالت شیر خوارگی جبکہ گویائی کی طاقت نہیں ہوتی، اپنی والدہ کی تصدیق فرمائی۔

4- مٹی کی مور تیں بنا کر ان کو پھونک مار کر اللہ کے حکم سے اڑانا۔

5- اندھے مادر زاد کو پینا کرنا، کھڑکی کو اچھا کرنا، گھر میں جو رکھا ہو یا جو کچھ کوئی گھر سے کھا کر آئے، اس کو تازہ دینا۔

6- مردہ کو زندہ کرنا۔

7- زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور کفار کے ہاتھ سے قتل ہونا نہ مصلوب ہونا۔

مرزا قادیانی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان معجزات کا انکاری ہے۔ اس کی

سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو حضرات ہمیا میں سے

نہیں کرتا یا ان سے کوئی خاص عداوت رکھتا ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی مغضوب و مردود

یہود نے سب سے بڑھ کر سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی پاک دامن و عفت ماب والدہ محترمہ

سیدتنا مریم صدیقہ طاہرہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا رضوانہ، پر طرح طرح کے الزامات لگائے۔

اذیت پہنچائی۔ سیدنا مسیح علیہ السلام کے قتل کے منصوبے بنائے اور تکلیف و اذیت کے حوالے

جو ہو سکا، انہوں نے کیا۔ صدیوں بعد اس روایت کو قادیانی دہقان مرزا قادیانی نے دہرایا اور اسے

گستاخ و بے لگام قلم سے سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی عظیم المرتبت والدہ کے خلاف وہ بہت

طرازیوں کیں کہ یہود کی روح بھی شاید شرما اٹھی ہو۔ یہ بدزبانی اور روں نہادوں جس کا رویہ

کریک انسان کہنا بھی مشکل ہے۔

کئی سال پیش حکومت نے موجودہ شناختی کارڈوں کی جگہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ بنانے کا پروگرام بنایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس نئے کارڈ پر بلڈ گروپ اور مذہب کا خانہ بھی ہونا چاہیے تاکہ معلوم ہو سکے کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے؟ مجلس کے اس مطالبہ کی تمام دینی جماعتوں نے نہ صرف حمایت کی بلکہ بھرپور انداز میں کریک کا ساتھ بھی دیا۔

مذہب کا اظہار فخر کی علامت ہے۔ اگر مذہب کا اظہار شرمندگی کا باعث بنتا ہے تو اس پر لعنت بھیج کر اسے چھوڑ دینا چاہیے۔ یہودیوں کو اپنے یہودی ہونے پر فخر ہے، عیسائیوں کو اپنے عیسائی ہونے پر فخر ہے، مسلمانوں کو اپنے مسلمان ہونے پر فخر ہے اور ہر مسلمان لاکھوں کے مجمع میں ڈنکے کی چوٹ پر اپنے دین کا اظہار کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے، خواہ اس کے لیے اسے کوئی بھی قربانی کیوں نہ دینا پڑے۔ آئین اور تعزیرات پاکستان کی رو سے قادیانی خود کو مسلمان کہہ سکتے اور نہ اپنا مذہب اسلام کے طور پر پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن ڈھٹائی کی حد دیکھیے کہ قادیانی خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے بلکہ وہ مسلمانوں کو غیر مسلم کہتے ہیں اور خود کو مسلمان کہتے ہیں، اس لیے آئین اور قانون کی رو سے قابل تعزیر ہیں۔ حکومت نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس مطالبہ کو تسلیم کر لیا، جس پر پورے ملک میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ قادیانیوں نے اس مطالبہ کی منظوری کو اپنی موت سمجھا، لہذا انہوں نے عیسائی اقلیت کو ورغلابا اور پورے ملک میں احتجاجی تحریک شروع کر دی۔ پاکستان میں اسلام دشمن سیکولر لابیوں امریکی سفیر کی سرپرستی میں حسب سابق ان کی حمایت میں کل کر میدان میں آ گئیں، جس کے نتیجے میں حکومت نے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ختم کر دیا۔ اس کامیابی پر عیسائی اور قادیانی اقلیت نے خوب جشن منایا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قادیانیوں نے عیسائی اقلیت کو استعمال کر کے پاکستان اور بیرون ملک اپنے مذہب کی تبلیغ کی راہ ہموار کی۔ عیسائی اقلیت سے تعلق رکھنے والوں کے لیے یہ بات لکھ کر یہ ہے

سبکی برادری جو آج کل قادیانیوں کی سرپرستی کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے، ذرا مرزا قادیانی کی ان تحریرات اور عقائد کو ملاحظہ کرے کہ کیا وہ ان کی

حمایت کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کر رہی ہے یا ناراضی؟ قادیانیت کے جال میں پھنسنے والے اور ان سے نرم گوشہ رکھنے والے مسلمان بھی ذرا مرزا قادیانی کی ان تحریرات کا مطالعہ کر کے فیصلہ کریں کہ کیا ایسا فحش مسلمان ہو سکتا ہے؟ قادیانیوں کی ان گستاخانہ عبارات پر کاش آسمان سے ان پر پتھروں کی بارش برسی اور وہ نیست و نابود ہو جاتے!

اعتراف عظمت

(176) ”ہم اس بات کے لیے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لادیں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شان بزرگ کے برخلاف ہو اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکا کھانے والا اور جھوٹا ہے۔“

(ایام الصلح [ٹائٹل پیج] صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 228 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 740 پر)

خبیث لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ہتھتیں لگاتے ہیں

(177) ”آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) خدا کے مقبول اور پیارے تھے۔ خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر یہ ہتھتیں لگاتے ہیں۔“

(نزول اسح (ضمیمہ) صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 134 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 741 پر)

نعوذ باللہ

(178) ”وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ایک عورت کے پیٹ میں نو مہینہ تک بچہ بن کر رہا اور خون جنین کھاتا رہا اور انسانوں کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا۔ اور پکڑا گیا اور صلیب پر لٹکا دیا۔“

پہا گیا۔“

(ست بچن صفحہ 141 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 265 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 742 پر)

(179) ”عیسیٰ بن مریم، مریم کے خون سے اور مریم کی منی سے پیدا ہوا۔“

(مہین احمدیہ صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 50 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 743 پر)

(180) ”ایک ضعیفہ عاجزہ کے پیٹ سے تولد پا کر (بقول عیسائیوں) وہ ذلت اور رسوائی اور ناتوانی اور خواری عمر بھر دکھی کہ جو انسانوں میں سے وہ انسان دیکھتے ہیں کہ جو بد قسمت اور بے نصیب کہلاتے ہیں۔ اور پھر مدت تک ظلمت خانہ رحم میں قید رہ کر اور اس ناپاک راہ سے کہ جو پیشاب کی بدر رو ہے، پیدا ہو کر ہر یک قسم کی آلودہ حالت کو اپنے اوپر وارد کر لیا اور شری آلودگیوں اور نقصانوں میں سے کوئی ایسی آلودگی باقی نہ رہی، جس سے وہ بیٹا باپ کا نام کتھہ ملوث نہ ہو۔“

(مہین احمدیہ صفحہ 368 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 440 (حاشیہ) از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 744 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام گالیاں دیتے تھے

(181) ”آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی، ادنیٰ بات میں غصہ آ جاتا تھا، اپنے نفس کو جذبات سے نہیں روک سکتے تھے، مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔“

(حاشیہ انجام آتم صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 289 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 745 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل چرا کر لکھی

(182) ”نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے،

یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے
(حاشیہ انجام آتم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 746)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ نہیں

(183) ”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا، اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔“
(حاشیہ انجام آتم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 747)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کی حقیقت

(184) ”سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو بیروں سے چلنا ہو کیونکہ حضرت ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے اور ظاہر ہے کہ بڑھتی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں گلوں کے ایجاد کرنے اور طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے اور جیسے انسان میں توئی موجود ہوں ان کے موافق اعجاز کے طور پر بھی مذوقی ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 154، 155 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 254، 255 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 748، 749)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکر و فریب

(185) ”آپ کے ہاتھ میں سوا کر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔“

(انجام آتم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 750)

(186) ” مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مہزوم، مفلوج، مبروس وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 751 پر)

(187) ” یہ اعتقاد بالکل فطرت اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں مسیح مٹی کے جانور بنا دیتا تھا۔ نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 752 پر)

حالانکہ قرآن مجید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ معجزہ بڑے واضح الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ (دیکھئے آل عمران: 49، 50) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کا انکار کرنا کفر ہے جیسا کہ مرزا قادیانی نے اختیار کیا۔

(188) ” یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لیے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی، جیسے سامری کا گوسالہ۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 263 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 753 پر)

(189) ” ماسواہ اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسریزی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسریزم کہتے ہیں، ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 155، 156 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 255، 256 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 754، 755 پر)

(190) ”مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں، جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔“
(ازالہ اوہام صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 257، 258 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 756، 757 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کیڑے مکوڑے

(191) ”جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قوی سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔“
(چشمہ مسکئی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 356 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 758 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیاں

(192) ”ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں، اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقیدہ کو حل کر سکے۔“
(اعجاز احمدی، ضمیمہ نزول اسحٰق صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 121 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 759 پر)

(193) ”یسوع کی تمام پیشگوئیوں میں سے جو جیساٹیوں کا مردہ خدا ہے، اگر ایک پیشگوئی بھی اس پیشگوئی کے ہم پلہ اور ہموزن ثابت ہو جائے تو ہم ہر ایک تاوان دینے کو تیار ہیں۔ اس درمائدہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں۔ صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے، قحط پڑیں گے لڑائیاں ہوں گی پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشگوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں اور ایک مردہ کو اپنا خدا بنا لیا۔ کیا ہمیشہ زلزلے آئے؟ کیا ہمیشہ قحط نہیں

پڑے؟ کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا؟ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا، محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے۔ اور جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں کہ حرامکار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں۔ ان کو کوئی معجزہ دکھایا نہیں۔“

(انجام آتم ضمیر صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 288 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 760 پر)

(194) ”سج کے معجزات اور پیشگوئیوں پر جس قدر اعتراضات اور شکوک پیدا ہوتے ہیں، میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں۔ کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دُور نہیں کرتا؟ اور پیشگوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ تر اتر ہے۔ کیا یہ بھی کچھ پیشگوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے، مری پڑے گی، لڑائیاں ہوں گی، قحط پڑیں گے۔ اور اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکل سکیں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 106 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 761 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے

(195) ”یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے، اس کا سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔“

(کشتی نوح حاشیہ صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 762 پر)

جول مرزا قادیانی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے، اس جگہ ”پیا کرتے تھے“ صیغہ ماضی استمراری کے ہیں اور ہیچکلی پر دال ہیں۔ یعنی (نعوذ باللہ) ہمیشہ پیا کرتے تھے۔ مرزا قادیانی چونکہ خود ناک وائٹن شراب پیتا تھا۔ اسی لیے اس نے اپنے لیے حجاز پیدا کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مجھوتا الزام لگا دیا۔

شراب کی تخم ریزی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کی

(196) ”پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اس کی تخم ریزی مسیح نے کی۔“
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 423، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 763 پر)

شراب اور افیون

(197) ”ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لیے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کے لیے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔“
(نسیم دعوت صفحہ 69 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 434، 435 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 764، 765 پر)

شراب اور خدائی کا دعویٰ

(198) ”یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خواری کا ایک بد نتیجہ ہے۔“
(ست چمن حاشیہ صفحہ 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 296 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 766 پر)

مسیح کا چال چلن

(199) ”مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو۔ شرابی، نہ زاہد نہ عابد۔ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔“
(نور القرآن صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 387 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 767 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کجخیریاں

(200) ”آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کجخیروں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کجخیری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“

(انجام آتم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 768 پر)

(201) ”ایک کجخیری خوبصورت ایسی قریب بیٹھی ہے گویا بغل میں ہے۔ کبھی ہاتھ لمبا کر کے سر پر عطر مل رہی ہے، کبھی پیروں کو پکڑتی ہے اور کبھی اپنے خوشنما اور سیاہ بالوں کو پیروں پر رکھ دیتی ہے اور گود میں تماشا کر رہی ہے۔ یسوع صاحب اس حالت میں وجد میں بیٹھے ہیں اور کوئی اعتراض کرنے لگے تو اس کو جھڑک دیتے ہیں اور طرفہ یہ کہ عمر جوان اور شراب پینے کی عادت اور پھر مجرد۔ اور ایک خوبصورت کسی عورت سامنے پڑی ہے جسم کے ساتھ جسم لگا رہی ہے۔ کیا یہ نیک آدمیوں کا کام ہے اور اس پر کیا دلیل ہے کہ اس کسی کے چھونے سے یسوع کی شہوت نے جنبش نہیں کی تھی۔ افسوس کہ یسوع کو یہ بھی میسر نہیں تھا کہ اس فاسقہ پر نظر ڈالنے کے بعد اپنی کسی بیوی سے صحبت کر لیتا۔ کجخت زانیہ کے چھونے سے اور ناز و ادا کرنے سے کیا کچھ نفسانی جذبات پیدا ہوئے ہوں گے۔ اور شہوت کے جوش نے پورے طور پر کام کیا ہوگا۔ اسی وجہ سے یسوع کے منہ سے یہ بھی نہ نکلا کہ اے حرام کار عورت مجھ سے دور رہ۔ اور یہ بات انجیل سے ثابت ہوتی ہے کہ وہ عورت طوائف میں سے تھی اور زنا کاری میں سارے شہر میں مشہور تھی۔“

(تور القرآن صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 449 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 769 پر)

شراب اور فاحشہ عورتیں

(202) ”لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حضور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قسے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔“

(دافع البلاء مقدمہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 220 از مرزا قادیانی) (مکس صفحہ نمبر 770 پر)

(203) ”مسیح تو خود کجریوں سے تیل ملواتا رہا۔ اگر استغفار کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی..... مفتی محمد صادق صاحب جو کتاب سنیا کرتے ہیں جس میں مشیوہ عہدت کا اور مشیح یہودی عاشق سلوی کا ذکر ہے کہ وہ عہدت سلوی مشیح کو چھو کر یسوع کے شاگردوں میں جا ملی۔ اس لیے اس مشیح نے یہ سارا منصوبہ صلیب کا بنایا۔ گویا ایک عہدت کے واقعہ نے ان کی صلیب تک اورت پہنچائی..... ان کے نزدیک زیادہ شادیاں کرنا گناہ ہے مگر ایک بازاری عورت عطر ملتی ہے، تیل بالوں کو لگاتی ہے، بالوں میں کنگھی کرتی ہے اور یہ مہنت کی طرح بیٹھے ہوئے مزے سے سب کرواتے جاتے ہیں..... ان کو کجریوں سے کیا تعلق تھا۔ اور اگر کہو کہ اس کجری نے توبہ کی تھی تو کجری کی توبہ کا اعتبار کیا۔ ایک طرف توبہ کرتی ہیں۔ ایک طرف پھر موڑھے پر بازار میں جا بیٹھتی ہیں..... پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اس کی عجم ریزی مسیح نے کی۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 422، 423، طبع جدید از مرزا قادیانی) (مکس صفحہ نمبر 771، 772 پر)

حرام کار عورتوں کے خمیر سے!

(204) ”اور نہ عیسائی مذہب کی طرح یہ سکھلاتا ہے کہ خدا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے انسان کی طرح ایک عورت کے پیٹ سے جنم لیا اور نہ صرف نو مہینہ تک خون حیض کھا کر ایک گنہگار جسم سے جو بہت سخی اور تمر اور راحاب جیسی حرام کار عورتوں کے خمیر سے اپنی فطرت میں اللہیت کا

حصہ رکھتا تھا، خون اور ہڈی اور گوشت کو حاصل کیا بلکہ بچپن کے زمانہ میں جو جو بیماریوں کی صعوبتیں ہیں جیسے خسرہ چچک، دانٹوں کی تکالیف وغیرہ تکلیفیں، وہ سب اٹھائیں اور بہت سا حصہ عمر کا معمولی انسانوں کی طرح کھو کر آخر موت کے قریب پہنچ کر خدائی یاد آگئی مگر چونکہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ تھا اور خدائی طاقتیں ساتھ نہیں تھیں، اس لیے دعویٰ کے ساتھ ہی پکڑا گیا۔“
(ست پین صفحہ 173 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 297، 298 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 773، 774 پر)

کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا!

(205) ”یورپ جو زنا کاری سے بھر گیا، اس کا کیا سبب ہے۔ یہی تو ہے کہ نامحرم عورتوں کو بے تکلف دیکھنا عادت ہو گیا۔ اول تو نظر کی بدکاریاں ہوئیں اور پھر معانقہ بھی ایک معمولی امر ہو گیا۔ پھر اس سے ترقی ہو کر بوسہ لینے کی بھی عادت پڑی، یہاں تک کہ استاد جوان لڑکیوں کو اپنے گھروں میں لے جا کر یورپ میں بوسہ بازی کرتے ہیں، اور کوئی منع نہیں کرتا۔ شیرینیوں پر فسق و فجور کی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ تصویروں میں نہایت درجہ کی بدکاری کا نقشہ دکھایا جاتا ہے۔ عورتیں خود چھپواتی ہیں کہ میں ایسی خوبصورت ہوں اور میری ناک ایسی اور آنکھ ایسی ہے۔ اور ان کے عاشقوں کے ناول لکھے جاتے ہیں اور بدکاری کا ایسا دریا بہہ رہا ہے کہ نہ تو کانوں کو بچا سکتے ہیں نہ آنکھوں کو نہ ہاتھوں کو۔ نہ منہ کو۔ یہ یسوع صاحب کی تعلیم ہے۔ کاش! ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا۔“

(نورالقرآن صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 417 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 775 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سوروں کا شکار

(206) ”میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے کہ بقول ہمارے مخالفین کے جب مسیح آئے گا اور لوگ اس کو ملنے کے لیے اس کے گھر پر جائیں گے تو گھروالے کہیں گے کہ مسیح صاحب باہر نکل میں سو مارنے کے لیے گئے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح

ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لیے آیا ہے اور باہر سوروں کا شکار کھیلتا پھرتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کی آمد سے تو سانسوں اور گنڈیلوں کو خوشی ہو سکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں، مسلمانوں کو کیسے خوشی ہو سکتی ہے۔ یہ الفاظ بیان کر کے آپ بہت ہنستے تھے۔ یہاں تک کہ اکثر اوقات آپ کی آنکھوں میں پانی آ جاتا تھا۔“

(سیرت الہدی جلد 3 صفحہ 291، 292 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 776، 777 پر)

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی سور بھی کھایا تھا؟

(207) ”سچ ہے“ عیسائی باش ہرچہ خواہی بکن۔“ سور کو حرام ٹھہرانے میں توریت میں کیا کیا تاکیدیں تھیں، یہاں تک کہ اس کا چھوٹا بھی حرام تھا اور صاف لکھا تھا کہ اس کی حرمت ابدی ہے۔ مگر ان لوگوں نے اس سور کو بھی نہیں چھوڑا جو تمام نبیوں کی نظر میں نفرتی تھا۔ یسوع کا شرابی کبابی ہونا تو خیر ہم نے مان لیا مگر کیا اس نے کبھی سور بھی کھایا تھا۔“

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 373 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 778 پر)

اخلاقی تعلیم؟

(208) ”پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیل کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو دغا کرنا سکھلایا، اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔ مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور بڑے بڑے ان کے نام رکھے۔ اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلا دے۔ پس کیا ایسی تعلیم ناقص جس پر انہوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے؟“

(چشمہ مسیحی صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 346 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 779 پر)

دماغ میں خلل

(209) ”آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو، شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔“

(انجام آقلم ضمیرہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 780 پر)

دیوانہ

(210) ”یسوع در حقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا۔“

(ست پنن صفحہ 171 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 295 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 781 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شرمناک بہتان

(211) ”مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے۔ بھجوا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں۔ جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے بچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔“

(نور القرآن صفحہ 17، 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 392، 393 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 782، 783 پر)

پہلے مسیح سے بڑھ کر

(212) ”خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں

بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔“

(دافع البلاء صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 784 پر)

پیٹ میں باتیں

(213) ”یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس (مرزا

قادیانی کے) لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔“

(تریاق القلوب صفحہ 89 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 217 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 785 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت

(214) ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے“

(دافع البلاء صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 786 پر)

(215) ”ایک منم کہ حسب بشارات آدم

عیسیٰ کجاست و تاہ نہد پا بمعمرم“

(ازالہ اوہام صفحہ 158 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 180 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 787 پر)

ترجمہ میں (مرزا) حسب بشارات آ گیا ہوں عیسیٰ کہاں ہے کہ میرے منبر پر قدم رکھے

(216) ”دنیا میں بہت سے نبی گزرنے ہیں مگر ان کے شاگرد و محدثیت کے درجہ سے آگے

نہیں بڑھے سوائے ہمارے نبی صلعم کے کہ اس کے فیضان نے اس قدر وسعت اختیار کی کہ

اس کے شاگردوں میں سے علاوہ بہت سے محدثوں کے، ایک (مرزا قادیانی) نے نبوت کا بھی

درجہ پایا اور نہ صرف یہ کہ نبی بنا بلکہ اپنے مطاع کے کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر کے بعض

اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا چنانچہ خدا تعالیٰ نے مسیح ناصری جیسے اولوالعزم نبی پر اس

فضیلت دی۔“

(ہدیۃ النبوة صفحہ 257 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 568، از مرزا بشیر الدین محمود)

(عکس صفحہ نمبر 788 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوسرے نام

(217) ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو یسوع اور جیزس یا یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہیں۔“
(راز حقیقت صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 171 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 789 پر)

(218) ”وہ دونی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور اوریس بھی ہے، دوسرے مسیح ابن مریم بن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔“

(توضیح مرام صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 52 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 790 پر)

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی اور رسول ہے، اس سے ہرگز توقع نہ تھی کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایسی عامیانه زبان استعمال کرتا۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی محض اس لیے کردار کشی کی ہے کہ وہ ان کی بلند پایہ شخصیت کو مسخ کر کے آنے والے مسیح کے طور پر اپنی جگہ بنانا چاہتا تھا تا کہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متنفر ہو کر ان کی آمد ثانی کو بھول جائیں اور اسے (یعنی مرزا قادیانی کو) مسیح موعود تسلیم کر لیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا توہین آمیز عبارات کے بارے میں قادیانیوں کا کہنا ہے کہ یہ عبارات انجیل سے لی گئیں ہیں جبکہ مرزا قادیانی ان کی تورات کے بارے میں لکھتا ہے۔

توریت و انجیل تحریف شدہ ہیں

(219) ”میں اس جگہ تورات اور انجیل کا نام نہیں لیتا کیونکہ تورات اور انجیل تحریف کرنے والوں

انہوں سے اس قدر محرف و تبدیل ہو گئی ہیں کہ اب ان کتابوں کو خدا کا کلام نہیں کہہ سکتے۔“

(مذکورہ اشہاد تین صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 4 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 791 پر)

(220) ”سچ تو یہ بات ہے کہ وہ کتابیں آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک رومی کی طرح ہو

چکی تھیں اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہیں۔ چنانچہ اس واقعہ پر زمانہ میں بڑے بڑے محقق انگریزوں نے بھی شہادت دی ہے۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 255 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 266 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 792)

(221) ”غرض یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں۔“

(تریاق القلوب صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 142 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 793)

مرزا قادیانی مزید اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

میں نے جو کچھ لکھا، وہ یہودیوں کے الفاظ ہیں

(222) ”ہمارے قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے ہے، وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے اور وہ وسائل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کیے ہیں۔“ (چشمہ مسیحی صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 336 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 794)

شیخ قربت بچھ گئی یہ کس نے شخڑی سانس لی

ہائے ہمدردی کے پردے میں اندھیرا ہو گیا

مرزا قادیانی فراموش کر گیا کہ یہودیوں کے ہاں حضرت مسیح علیہ السلام گردن

تھے اور ہمارے ہاں وہ ایک اولوالعزم رسول ہیں۔ کیا ایک مسلمان کے لیے مناسب ہے

یہودیوں کا ہم آہنگ ہو کر ایک جلیل المرتبت پیغمبر کے خلاف زبان کھولے؟ یہودی تو ہمارے

حضور پر نور ﷺ کو بھی گالیاں دیتے ہیں، کیا ہم (نعوذ باللہ) اس معاملے میں بھی

تقلید کریں؟

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

یہودیوں کی پیروی

(223) ”جس طرح یہود محض تعصب سے حضرت عیسیٰؑ اور ان کی انجیل پر حملے کرتے ہیں۔ اسی رنگ کے حملے عیسائی قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ پر کرتے ہیں۔ عیسائیوں کو مناسب نہ تھا کہ اس بد طریق میں یہودیوں کی پیروی کرتے۔“
(چشمہ سبکی صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 337 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 795 پر)

اگر عیسائیوں کے لیے یہود کے ”طریق بد“ کی پیروی نامناسب تھی تو مرزا قادیانی کے لیے اسی پیروی کا جواز کہاں سے نکل آیا۔“
حالانکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی نہیں دے سکتا

(224) ”مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی ﷺ کو گالی دے تو ایک مسلمان اس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے۔“
(تزیان القلوب صفحہ 363 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 491 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 796 پر)

میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہر لحاظ سے ایک ہی ہیں
(225) ”میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔“

(تحدہ قیصریہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 273 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 797 پر)

(226) ”خدا نے میرا نام مسیح موعود رکھا، یعنی ایک شخص جو عیسیٰ مسیح کے اخلاق کے ساتھ
ہر رنگ ہے۔“

(کشف الغطاء صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 192 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 798 پر)

(227) ”اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔“

(کشتی نوح صفحہ 49 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 53 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 799 پر)

(228) ”مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا

دیا ہے۔“

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 14 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 800 پر)

(229) ”حضرت مسیح کے اوتار کی سخت ضرورت تھی۔ سو میں وہی اوتار ہوں جو حضرت مسیح

کی روحانی شکل اور خواہ اور طبیعت پر بھیجا گیا ہوں۔“

(ضمیمہ رسالہ جہاد صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 26 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 801 پر)

میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا نمونہ ہوں

(230) ”اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور اکسار اور توکل اور ایثار

اور آیات اور انوار کے رُوسے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے، اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی

فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے، گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت

کے دو پھل ہیں۔“

(براہین احمدیہ جلد 1 صفحہ 499 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 802 پر)

میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں بھائی ہیں

(231) ”میں ایسے شخص کو جو عورت کے پیٹ سے نکل کر خدا ہونے کا دعویٰ کرے، بہت

ہی بڑا گنہگار اور ناپاک انسان سمجھتا ہوں۔ مگر ہاں میرا یہ مذہب ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اس

الزام سے پاک ہے۔ اس نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا۔ میں اسے اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں۔

چہ خدا تعالیٰ کا فضل مجھ پر اس سے بہت زیادہ ہے۔ اور وہ کام جو میرے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کے کام سے بہت ہی بڑھ کر ہے۔ تاہم میں اس کو اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں اور میں نے اسے بارہا دیکھا ہے۔ ایک بار میں نے اور مسیح نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا۔ اس لیے میں اور وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔“
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 251، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 803 پر)

عیسیٰ کی روح مجھ میں نفع کی گئی

(232) ”اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفع کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔“

(کشتی نوح صفحہ 52 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 804 پر)

مرزا قادیانی کے ان مذکورہ بالا دعوؤں کے باعث سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس نے ان تحریروں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جن نازیبا اور غیر اخلاقی الزامات کی بوچھاڑ کی ہے، کیا وہ خود اس کی زد میں نہیں آتا؟؟؟

اعتراف

(233) ”کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔“

(انزالہ ایہام صفحہ 239 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 220 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 805 پر)

(234) ”کسی سچا اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں

اگر کوئی پاگل اور مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو۔

اس کا کلام بے شک تناقض ہو جاتا ہے۔“

(ست پنجم صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 142 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 806 پر)

(235) ”جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔“

(برائین احمدیہ (ضمیمہ) حصہ پنجم صفحہ 111 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 275 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 807 پر)

اہم نکات

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا حوالہ جات سے پتہ چلتا ہے کہ:-

1- مرزا قادیانی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔

2- مرزا قادیانی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فطرت باہم متشابہ ہے۔ گویا ایک ہی

جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں۔

3- مرزا قادیانی کے جسم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح سکونت کرتی ہے۔

4- مرزا قادیانی اخلاق کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہم رنگ ہے۔

5- مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حالت بیداری میں کئی دفعہ دیکھا اور

ملاقات کی۔ دونوں نے ایک ہی خیال میں کھایا۔

6- مرزا قادیانی کو ہر پہلو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دی گئی ہے۔

7- مرزا قادیانی کو حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ پہنایا گیا۔

8- مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اوتار ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

روحانی شکل، خواہر طبیعت پر بھیجا گیا۔

لہذا ان حوالہ جات کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ صورت حال منظر عام پر آتی ہے کہ خود

1- مرزا قادیانی اپنی ماں کے پیٹ میں 9 ماہ تک بچہ بن کر رہا اور خون حیض کھاتا رہا۔

اور گندی راہ سے پیدا ہوا۔

مرزا قادیانی نے تمام عمر ذلت، رسوائی، ناتوانی اور خواری دیکھی۔

مرزا قادیانی نے ظلمت خانہ رحم میں قید رہ کر اس ناپاک راہ سے جو پیشاب کی بدرو ہے، پیدا ہو کر ہر قسم کی آلودہ حالت کو اپنے اوپر وارد کر لیا۔

مرزا قادیانی کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات پر غصہ میں آ جاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتا تھا۔

مرزا قادیانی کو جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔

مرزا قادیانی شراب پیتا تھا۔ بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔

مرزا قادیانی شرابی اور کہابی تھا۔ چال چلن بھی خراب تھا۔

مرزا قادیانی کی 3 وادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے ناپاک خون سے اس کا جنم ہوا۔

مرزا قادیانی قاحلہ اور کج رویوں سے میل جول رکھتا تھا۔ ان سے اپنے جسم پر تیل ملواتا تھا۔ آپ خود سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے؟

مرزا قادیانی کے بدن میں حرام کار عورتوں کا خمیر تھا۔

کاش مرزا قادیانی دنیا میں نہ آیا ہوتا کیونکہ اس کی تعلیمات کی وجہ سے بدکاری اور زنا کاری میں اضافہ ہوا۔

مرزا قادیانی سور کا گوشت کھاتا تھا۔

مرزا قادیانی مرگی کی وجہ سے دیوانہ ہو گیا تھا۔

مرزا قادیانی مردانہ صفات سے محروم تھا، یعنی بھڑا تھا۔



نبوت حاضر ہیں!

حضرت مریم علیہا السلام
کی توہین

حضرت مریم علیہا السلام، اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں۔ قرآن حکیم میں حضرت مریم کا بنت عمران (التحریم: 12) اور "اخت حارون" کے نام سے بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ان کی ولادت اور ابتدائی حالات کا ذکر سورہ آل عمران میں آیا ہے اور بعد کے حالات، بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا مفصل ذکر، سورہ مریم میں آیا ہے، جو حضرت مریم ہی کے نام سے منسوب ہے۔

عمران کی اولاد نہ تھی۔ ان کی بیوی حدیث بنت قاقوز، جو بعد میں حضرت مریم علیہ السلام کی والدہ بنیں، ہانچ تھیں۔ ایک روز حدیث نے ایک پردے کو دیکھا، جو اپنے بچے کی چونچ بھر رہا تھا۔ دل پر چوٹ لگی اور بچے کی آرزو سے چناب ہو گئیں۔ بے ساختہ بارگاہ ایزدی میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور تھوڑے ہی عرصے بعد وہ امید سے ہو گئیں۔ اس حالتِ امید میں انہوں نے یہ نذر مانی کہ وہ ہونے والے بچے کو بیت المقدس کی خدمت کے لیے وقف کر دیں گی، چنانچہ قرآن عزیز میں ہے:

(ترجمہ) "اللہ اس وقت سن رہا تھا جب عمران کی بیوی کہہ رہی تھیں کہ میرے رب کریم! میں اس بچے کو، جو میرے پیٹ میں ہے، تیری نذر کرتی ہوں، وہ تیرے ہی کام کے لیے وقف ہوگا، میری اس پیشکش کو قبول فرما، تو سننے اور جاننے والا ہے۔ پھر جب وہ بچی اس کے ہاں پیدا ہوئی تو اس نے کہا: رب کریم! میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہو گئی ہے حالانکہ جو کچھ اس نے جانتا تھا، اللہ کو اس کی خبر تھی اور..... لڑکا لڑکی کی طرح نہیں ہوتا، میں نے اس کا نام مریم رکھ دیا ہے اور میں اسے اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔" (آل عمران: 35 تا 36)

علامہ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ ام مریم نے بچی کے پیدا ہونے پر تاسف کا اظہار اس

لیے کیا کہ اس زمانے میں یہود بیت المقدس کی خدمت کے لیے اپنی نرینہ اولاد ہی وقف کرنا کرتے تھے۔ حہ نے بچی کا نام مریم رکھ دیا۔ سریانی میں اس کے معنی خادم کے ہیں۔ البیضاوی، الحازن اور النسفی نے اس کے معنی عابدہ اور خادمہ کے تحریر کیے ہیں۔ حہ نے اپنی نذر کی نیت کو نہ بدلا، البتہ مریم چونکہ سدانست اور کاہنوں کے سے فرائض انجام نہ دے سکتی تھی، اس لیے اسے زهد و عبادت کے لیے وقف کر دیا اور اس بچی کے لیے اور اس کی آئندہ اولاد کے لیے بارگاہ ایزدی میں یہ دعا کی کہ رب کریم انھیں شیطان مردود کے فتنے سے محفوظ رکھے۔ یہ دعا سب سے بڑا ہدیہ اور تحفہ ہے، جو کوئی ماں اپنی جگر گوشہ کے لیے پیش کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ام مریم کے دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی اس دعا کو بھی شرف قبول بخشا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے۔ ”مامن مولود یولد الا مسہ الشیطان حین یولد فسیتھل صارخا من مسہ ایاه الا مریم و ابنہا“ یعنی ہر بچے کی پیدائش پر شیطان بچے کو مس کرتا ہے تو اس کے مس سے بچہ چیخ اٹھتا ہے، مگر مریم اور ابن مریم اس کے مس سے محفوظ رہے ہیں۔

قرآن عزیز نے حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کی اس دعا کو قبول ہونے اور ان کے بہترین ہاتھوں میں تربیت پانے کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے: ”چنانچہ اس کے رب کریم نے اس لڑکی کو پسندیدگی کے ساتھ قبول فرمایا اور اسے بڑی اچھی صفات سے آراستہ کر کے پروان چڑھایا اور حضرت زکریا علیہ السلام کو اس کا متکفل بنا دیا۔“ (آل عمران: 37)

جب حضرت مریم علیہا السلام سن رشد کو پہنچ گئیں اور بیت المقدس کی عبادت گاہ (ہیکل) میں ایک حجرے میں جسے یہود کے ہاں محراب کہا جاتا ہے، شب و روز عبادت میں مشغول رہنے لگیں اور جب کبھی حضرت زکریا علیہ السلام خبر گیری کے لیے ان کے پاس جاتے تو ان کے ہاں اللہ کی نعمتیں پاتے: ”یعنی زکریا علیہ السلام جب کبھی ان کے پاس محراب میں جاتے تو ان کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان پاتے، پوچھتے، مریم ایہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ وہ جواب دیتیں: اللہ کے پاس سے آیا ہے، اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔“ (آل عمران: 37)

قرآن عزیز نے حضرت مریم علیہا السلام کو عقیقہ، پاکباز اور اپنے زمانے کی سیدہ نساء العالمین بیان کیا ہے۔ ان کے زهد و عبادت کا ذکر کرتے ہوئے ان کے علوم مرتبت کے

یہ بتایا ہے کہ فرشتے ان کے پاس آتے تھے: ”اور (اس وقت کو یاد کرو) جب میں نے مریم علیہا السلام سے آکر کہا: اے مریم! اللہ نے تجھے برگزیدہ کیا اور پاکیزگی عطا کرنا تمام دنیا کی عورتوں پر تجھ کو ترجیح دے کر اپنی خدمت کے لیے چن لیا۔ اے مریم علیہا السلام اپنے رب کی تابع فرمائی کرنا، اس کے آگے سجدہ کرنا اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکنا۔“ (آل عمران: 42 تا 43) اس کیر نے غیر معمولی اہمیت اور عظمت و فضیلت رکھنے والی خواتین کے بارے میں متعدد احادیث نقل کی ہیں، چنانچہ عورتوں میں سے حضرت مریم علیہا السلام، حضرت خدیجہ بنت خویلد، حضرت فاطمہ بنت محمد ﷺ اور آسیہ امراة فرعون کو بھی قرار دیا گیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ کی عظمت کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

قرآن مجید ان لمحات کا بھی ذکر کرتا ہے جب کنواری مریم کو فرشتوں نے بیٹے کی خبر سنائی تو وہ حیرت و استعجاب کا پیکر بن کر رہ گئیں: ”جب فرشتوں نے کہا اے مریم! تجھے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے۔ اس کا نام مسیح ابن مریم ہوگا۔ وہ دنیا اور آخرت میں معزز اور اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا، لوگوں سے گوارے میں بھی کلام آئے گا اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی اور نیکو کاروں میں ہوگا۔ یہ سن کر مریم بولی: پروردگار! میرے ہاں بچہ کیونکر ہوگا، مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔ اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے، جب وہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو بس کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہے۔“ (آل عمران: 45 تا 47)

حضرت مسیح علیہ السلام کی معجزانہ ولادت کا ذکر مفصل طور پر سورہ مریم میں ہوا ہے ان حکیم نے اتنی صراحت کے ساتھ معجزانہ ولادت کا ذکر کیا ہے کہ کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہ رہتا۔ یہود و نصاریٰ نے چونکہ ولادت مسیح علیہ السلام سے متعلق بہت سے بے سرو پا قصے کہے تھے اس بنا پر سورہ مریم میں ولادت مسیح علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: (ترجمہ) ”اور نبی نے یہ منہم اس کتاب میں مریم علیہا السلام کا حال بیان کرو، جبکہ وہ لوگوں سے الگ ہو کر مشرقاً جانب گوشہ نشین ہو گئی تھی اور پردہ ڈال کر ان سے چھپ گئی تھی اس حالت میں، ہم نے اس کے پاس اپنے خاص فرشتے کو بھیجا اور وہ اس کے پاس پہنچ کر اسے انسان کی شکل میں نمودار ہو گیا۔ مریم علیہا السلام کا ایک بول اٹھی کہ اگر تو میری ماں آدمی ہے تو میں تجھ سے رخصت کی پناہ مانگتی ہوں۔ اس نے کہا: میں تو تیرے رب

کا فرستادہ ہوں اور اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔ مریم نے کہا: میرے ہاں کیسے لڑکا ہوگا جبکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے اور میں کوئی بدکار عورت بھی نہیں ہوں۔ فرشتے نے کہا: ایسا ہی ہوگا۔ تیرا رب فرماتا ہے کہ ایسا کرنا میرے لیے بہت آسان ہے اور ہم یہ اس لیے کریں گے کہ اس لڑکے کو لوگوں کے لیے ایک نشانی بنائیں اور اپنی طرف سے ایک رحمت، اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔ مریم علیہا السلام کو اس بچے کا حمل رہ گیا اور اس حمل کو لیے ہوئے ایک دوز کے مقام پر چلی گئی۔ پھر زچگی کی تکلیف نے اسے کھجور کے درخت کے نیچے پہنچا دیا۔ وہ کہنے لگی: کاش میں اس سے پہلے ہی مر جاتی اور میرا نام و نشان نہ رہتا۔ فرشتے نے پائنتی سے اس کو پکار کر کہا: غم نہ کر، تیرے رب نے تجھے ایک چشمہ رواں کر دیا ہے اور تو ذرا اس درخت کے تنے کو ہلا: تیرے اوپر تروتازہ کھجوریں ٹپک پڑیں گی پس تو کھا، پی اور اپنی آنکھیں شہنڈی کر۔ پھر اگر کوئی آدمی تجھے نظر آئے تو اس سے کہہ دے کہ میں نے رحمن کے لیے روزے کی نذر مانی ہے، اس لیے آج میں کسی سے نہ بولوں گی۔ پھر وہ اس بچے کو لیے ہوئے اپنی قوم میں آئی۔ لوگ کہنے لگے: اے مریم! یہ تو نے بڑا پاپ کیا ہے۔ اے ہارون کی بہن، نہ تیرا باپ کوئی برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی کوئی بدکار عورت تھی۔ مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ لوگوں نے کہا: ہم اس سے کیا بات کریں جو گوارے میں پڑا ہوا ایک بچہ ہے۔ بچہ بول اٹھا: میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنا دیا اور مجھے بابرکت کیا ہے جہاں بھی رہوں اور زندگی بھر کے لیے نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا اور اپنی والدہ کا حق ادا کرنے والا بنایا اور مجھ کو شقی نہیں بنایا۔ سلام ہے مجھ پر جب کہ میں پیدا ہوا اور جبکہ میں مروں اور جبکہ میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں۔ یہ ہے عیسیٰ ابن مریم اور ہے اس کے بارے میں وہ سچی بات جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔“ (مریم: 12 تا 34)

امام رازیؒ کے بقول حضرت مریم علیہا السلام کو معمول کے مطابق مدت حمل گزار

نہ پڑی، بلکہ نفع کے فوری بعد ولادت مسک عمل میں آگئی۔

یہاں مناسب ہوگا کہ حضرت مریم علیہا السلام سے متعلق یہودی اور نصرانی

بھی مختصر سا جائزہ لے لیا جائے۔ سورۃ النساء میں یہود کے گناؤں نے کردار کا ذکر کرتے ہوئے

قرآن عزیز نے بتایا ہے کہ انہوں نے دیگر سنگین جرائم کے ارتکاب کے ساتھ ساتھ اس

بھی ارتکاب کیا کہ حضرت مریم علیہا السلام پر بہتان لگایا۔

”یعنی یہود اپنے کفر میں اتنے بڑھے کہ مریم پر سخت بہتان لگایا۔“ جیسا کہ سورہ مریم میں مذکور ہوا ہے۔ یہود کو ابتدا میں حضرت مریم علیہا السلام پر شبہ گزرا، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت کا ثبوت جب ان کے گہوارے میں معجزانہ کلام سے انہیں مل گیا تو ایک محیر العقول عظیم شخصیت کے بارے میں یہودیوں کو کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہا۔ چنانچہ انہوں نے نہ تو عقیقہ مریم علیہا السلام پر تیس برس کے عرصے میں تہمت لگائی اور نہ ہی عیسیٰ علیہ السلام کو کبھی ناجائز ولادت کا طعن کیا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر تیس برس ہو گئی اور انہوں نے نبوت کے کام کی ابتدا کی اور اخلاقی بنیادوں پر مبنی تعلیم پیش کی تو یہود جو مسیح منتظر سے عسکری توقعات وابستہ کیے ہوئے تھے، ان کے مخالف ہو گئے، اور انہوں نے نہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر زبان طعن دراز کی بلکہ ان کی پاکباز والدہ پر بہتان عظیم کے مرتکب ہوئے۔ اس وقت سے یہودی لٹریچر میں حضرت مریم علیہا السلام سے عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت کا انکار کیا جاتا ہے، نیز اس امر کو بھی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کو کوئی اعلیٰ روحانی مقام حاصل نہ تھا، بلکہ وہ بھی موروثی گناہ کے داغ سے بچ نہ سکی تھیں۔

جہاں تک نصرانیوں کا تعلق ہے وہ حضرت مریم علیہا السلام کا غلو کی حد تک احترام کرتے ہیں۔ ان کے آرٹ، میوزک اور ادب میں حضرت مریم علیہا السلام کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ عیسائیوں کے ہاں مریم Mary کی شخصیت تدریجاً ارتقا پذیر ہوئی ہے جس کا اندازہ ان القابات سے لگایا جاسکتا ہے جو وقتاً فوقتاً انہیں دیے جاتے رہے ہیں، مثلاً کنواری ماں (Virgin Mother)، حوا ثانی (Second Eve)، مادر خداوند (Mother of God)، عذرا (Ever Virgin) وغیرہ (تفصیل کے لیے دیکھیے: "The New Encyclopaedia Britannica" کا 1974ء، 6:662)

اس بارے میں ایک خاص بات یہ قابل ذکر ہے کہ خود اناجیل میں حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں یہ ادب و احترام مفقود نظر آتا ہے۔

قرآن حکیم جو خدا کا محفوظ اور ابدی کلام ہے اور جس کی روش وقتی و سیاسی مصلحتوں سے بالاتر ہے، یہود کی روش اور نصاریٰ کے موقف کی واضح تردید کرتا ہے۔ یہود اور نصاریٰ دونوں کے مقامات لغزش کی نشاندہی بھی کرتا ہے، اس میں حضرت مریم علیہا السلام کو ایک صالحہ، زاہدہ، عقیقہ، عابدہ، سیدہ نساء العالمین، فرشتوں سے مکالمہ کرنے والی اور رب کریم سے

مناجات کرنے والی اعلیٰ روحانی شخصیت کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے (دیکھیے آل عمران: 36، 37، 42، 45) سورۃ مائدہ میں انہیں صدیقہ کہا گیا ہے۔ سورۃ الانبیاء میں حضرت مریم علیہا السلام کا تائیناک کردار ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے: یعنی وہ خاتون جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی، ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اسے اور اس کے بیٹے کو دنیا بھر کے لیے نشانی بنا دیا۔ (الانبیاء: 91)

سورۃ التحریم کی ایک جامع اور بلیغ آیت میں حضرت مریم علیہا السلام کا کردار ایک عظیم روحانی شخصیت کی صفات حسنہ سے آراستہ و مزین پیش کیا گیا ہے: یعنی (اور اللہ تعالیٰ) عمران کی بیٹی مریم علیہا السلام کی مثال دیتا ہے جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی، پھر ہم نے اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور اس نے اپنے رب کے ارشادات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت گزار لوگوں میں سے تھی۔ (التحریم: 12)

(ماخوذ از اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

بقول جناب احمد دیدات ”قرآن مجید کا پورا ایک باب سورۃ مریم حضرت مسیح علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی مریم علیہا السلام کے نام سے منسوب ہے۔ ایسا بلند پایہ مقام بی بی مریم علیہا السلام کو بائبل میں بھی حاصل نہیں ہے۔ رومن کیتھولک کی 73 اور پروٹسٹنٹ کی 66 کتابوں میں سے ایک کتاب بھی ایسی نہیں جس کا نام بی بی مریم علیہا السلام یا ان کے بیٹے حضرت یسوع علیہ السلام کے نام سے منسوب ہو۔ آپ کو بائبل میں متی، مرقس، لوقا، یوحنا، پطرس، پولوس اور ایسے ہی بیسیوں گنام ناموں سے منسوب کتابیں تو ملیں گی۔ لیکن کوئی ایک واحد کتاب بھی ایسی نہیں جس کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا ان کی والدہ بی بی مریم علیہا السلام کے نام سے منسوب ہو۔“

حضرت مریم علیہا السلام ولیہ اور صدیقہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمانی جمال اور علمی و عملی کمال عطا فرمایا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی صحیح حدیث ہے کہ ”مرد تو بہت سارے کمال ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں صرف فرعون کی بیوی آسیہ اور عمران کی بیٹی مریم صاحب کمال ہوئی ہیں اور تمام عورتوں پر عائشہ کو وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو سارے کھانوں پر حاصل ہے۔“

حضرت مریم علیہا السلام کو بہت ساری وہی خصوصیات کی بنا پر اپنے زمانے کی عورتوں پر فضیلت حاصل تھی۔ جو لوگ اللہ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں وہ اتنے ہی زیادہ تابع

ان اور عبادت گزار ہوتے ہیں۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام نماز میں اتنا طویل قیام فرماتی تھیں کہ ان کے قدموں میں ورم آ جاتا تھا۔
 قارئین کرام! آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں حضرت مریم علیہا السلام کی ان اور عظمت ملاحظہ فرمائی کہ وہ کس قدر اعلیٰ خوبیوں اور روشن سیرت سے آراستہ تھیں۔ مگر بھائی مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں اس عظیم روحانی شخصیت کا ذکر جس بازاری زبان میں کیا، اسے پڑھ کر ہر مسلمان کا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ آئیے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں کیا ہرزہ سرائی کی؟

حضرت مریم علیہا السلام کی صدیقیت؟؟؟

(236) ”مولوی محمد ابراہیم صاحب بقا پوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا: ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کے لیے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے، جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں ”بھرجائی کا بے سلام آکھناں“ جس سے مقصود کا نا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا۔ اسی طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار۔“
 سیرت الہدی جلد سوم صفحہ 230 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی (عکس صفحہ نمبر 808 پر)

حضرت مریم کی اولاد؟

(237) ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔“

(کشتی نوح صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 (حاشیہ) از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 809 پر)

حضرت مریم علیہا السلام کا دوسرا نکاح؟

(238) ”اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا، پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔“
(کشتی نوح صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 810 پر)

حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب سے نکاح سے پہلے تعلق

(239) ”پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے مگر خوانین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیونکہ یہودیوں کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔“
(ایام اصلاح صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 300 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 811 پر)

نکاح سے دو ماہ بعد (نعوذ باللہ)

(240) ”مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو۔ اور تمام خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا۔ تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ

کے بعد مریم کو پینا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔“
(چشمہ منکھی صفحہ 24 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 355، 356 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 812، 813 پر)

قارئین کرام: مرزا قادیانی نے حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی پاکباز شخصیت پر جو بہتان ترازی کی ہے، وہ سراسر جھوٹ ہے۔ جھوٹ کے بارے مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

کنجر اور ولد الزنا بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں

(241) ”وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں، وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔“
(صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 814 پر)

جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے

(242) ”جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔“
(ہجرت الہی صفحہ 206 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 815 پر)

اہم نکات

- 1- مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے ثابت ہوا:
مرزا قادیانی کنجر اور ولد الزنا سے بھی بدتر ہے کیونکہ (بقول مرزا قادیانی) ایسے لوگ
جھوٹ بولنے سے شرماتے ہیں۔
- 2- مرزا قادیانی نے جھوٹ بول کر گوہ کھایا۔



تہذیب حاضرہ میں!

صحابہ کرام
اللہ علیہم جمیعہ
رضوان میں آمین

واہل بیت
اللہ علیہم جمیعہ
رضوان میں آمین

کی توہین

حضرات انبیائے علیہم الصلوٰۃ والسلام جیسے مبارک اور پاک طینت افراد کے بعد اس دھرتی پر انسانی آبادی میں جو طبقہ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا مورد بنا، وہ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ہے۔ ان کی تربیت اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول ﷺ سے بذریعہ وحی کروائی۔ صحابہ کرام کے دل نور ایمان سے روشن، پیشانیاں سجود عاشقانہ سے مزین، قلب حب خدا اور حب رسولؐ سے سرشار، زبانیں ذکر الہی سے تروتازہ اور اعضا اطاعت الہی سے مہکتے تھے۔ اسی لیے ہر مسلمان کے لیے اسوہ صحابہؓ کو اپنانا اور ان کے نقوش قدم کی پیروی کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ قرآن عزیز اس پاک باز جماعت کو ”اللہ کی جماعت“ قرار دیتا ہے۔ ایسی جماعت کہ فلاح اور کامیابی اس کا مقدر ہے اور وہ ہر حال میں کامیاب ہو کر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت راشدہ صادقہ کو اپنی رضا کے سرٹیفکیٹ سے نوازا اور جنت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ حضور نبی مکرم، رسول رحمت، خاتم النبیین ﷺ نے اس جماعت راشدہ کو آسمان ہدایت کے ستارے قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی چاہے پیروی کر لو، ہدایت پا جاؤ گے۔“ (مشکوٰۃ شریف) مزید ارشاد فرمایا ”خبردار ان کو اذیت پہنچانا، مجھے اذیت پہنچانا ہے، اور مجھے اذیت پہنچانا، اللہ رب العزت کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔“ ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میرے صحابی کو گالیاں نہ دو، اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مٹھی بھر صدقہ کو نہیں پہنچ سکتا بلکہ مٹھی کے نصف کے نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔“ ایک اور حدیث پاک میں آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں، تم کہو لعنت ہے تمہاری بدکلامی پر۔“ (ترمذی شریف)

اہل بیت عظام کا نسب نہایت پاکیزہ و عالی ہے۔ وہ تمام لوگوں میں سے بہتر، برگزیدہ اور پاکباز ہیں۔ ان کے حق میں قرآن کریم کی کئی آیات نازل ہوئیں اور کئی احادیث

نبویہ ان کی شان میں وارد ہوئیں۔ وہ طیب شجر نبوی کی مقدس شاخیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ہر آلائش کو دور کر دیا ہے اور ان کا تزکیہ کیا ہے۔ اسلام کی سر بلندی کے لیے ان کی خدمات، اسلامی تاریخ کا روشن باب ہیں۔ وہ سب مسلمانوں کے احترام، توقیر اور ان کی محبت کے لائق اور مستحق ہیں۔ ہر مسلمان اہل بیت سے محبت اپنے لیے سرمایہ حیات سمجھتا ہے۔ حضور نبی مکرم ﷺ نے اس گروہ صفا پر طعن و تشنیع کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کا مستحق قرار دیا۔ لیکن اس دنیا میں ایسے بد بختوں اور نامرادوں کی کمی نہیں جو درس گاہ نبوت کے ان تربیت یافتہ رجال کار اور اہل بیت عظام کے خلاف اپنی گز گز بھر لمبی زبانیں کھولتے ہیں۔ ایسے ہی نامرادوں میں ایک آنجہانی مرزا قادیانی ہے جس کی سو قیانہ زبان اور بد بختی کے چند نمونے پیش نظر ہیں:-

نادان صحابی

(243) ”بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 285 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 285 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 816 پر)

حضرت ابو ہریرہؓ کی توہین

(244) ”جیسا کہ ابو ہریرہؓ غیبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 127 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 817 پر)

(245) ”جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہیے کہ ابو ہریرہ کے قول کو ایک

روی متاع کی طرح پھینک دے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 410 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 410 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 818 پر)

(246) ”بعض کم تدبیر کرنے والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی (جیسے ابو ہریرہ)..... اکثر باتوں میں ابو ہریرہ بیچہ اپنی سادگی اور کمی درایت کے ایسے دھوکوں میں پڑ جایا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک صحابی کے آگ میں پڑ جانے کی پیشگوئی میں بھی اس کو یہی دھوکہ لگا تھا اور آیت و ان من اهل الکعب الا لیومنن به قبل موتہ کے ایسے لٹے معنی کرتا تھا جس سے سننے والے کو ہنسی آتی تھی۔“

(ھیروالوجی صفحہ 34 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 36 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 819 پر)

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی توہین

(247) ”میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابو بکرؓ کے درجہ پر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابو بکرؓ کیا، وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 396، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 820 پر)

حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی توہین

(248) ”ابو بکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تھے کھولنے کے لائق نہ تھے۔“

(قادیانی ماہنامہ المہدی بابت جنوری، فروری 1915ء، 3/2 صفحہ 157 احمدیہ انجمن اشاعت اسلام) (عکس صفحہ نمبر 821 پر)

قادیانی خلیفہ حکیم نور الدین ابو بکرؓ ہے

(249) ”خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھ سے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت صاحب آخری سفر میں لاہور تشریف لے جانے لگے تو آپ نے ان سے کہا مجھے ایک کام درپیش ہے، دعا کرو اور اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا۔ مبارکہ بیگم نے خواب دیکھا کہ وہ چوبارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نور الدین صاحب ایک کتاب لیے بیٹھے

ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور میں ابو بکر ہوں اور دوسرے دن صبح مبارکہ بیگم سے حضرت صاحب نے پوچھا کہ کیا کوئی خواب دیکھا ہے؟ مبارکہ بیگم نے یہ خواب سنائی تو حضرت صاحب نے فرمایا۔ یہ خواب اپنی اماں کو نہ سنانا۔ مبارکہ بیگم کہتی ہیں کہ اس وقت میں نہیں سمجھتی تھی کہ اس سے کیا مراد ہے۔“
(سیرت المہدی جلد سوئم صفحہ 37 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 822 پر)

خلیفہ راشد حضرت علیؑ کے بارے میں مرزا قادیانی زبان دراز کرتے ہوئے لکھتا ہے:

زندہ علی، مردہ علی

(250) ”پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 400، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 823 پر)

نواسہ رسول ﷺ اور شہید کربلا حضرت امام حسینؑ کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

حضرت امام حسینؑ کی توہین

(251) ”اور انہوں نے کہا اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا، میں کہتا ہوں کہ ہاں اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 52 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 164 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 824 پر)

مرزا قادیانی اور حضرت امام حسینؑ میں فرق

(252) ”اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے، کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 181 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 825 پر)

(253) ”اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 193 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 826 پر)

پس فرق نہایت ظاہر ہے۔ عاشقان رسول ﷺ دیکھیں کہ مرزا قادیانی کہہ رہا ہے کہ تمہارا حسین یعنی ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ تمہارا ہے۔ کیا کوئی مسلمان اس طرح کہہ سکتا ہے؟ حضرت امام حسینؑ کے عالی مقام کے بارے میں بے حد گستاخانہ زبان استعمال کرتے ہوئے مزید لکھا:

(254) ”تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔ اور تمہارا اور صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ (ذکر حسینؑ) کا ڈیر ہے۔“ (قلل کفر کفر نباشد) مرزا قادیانی پہ لعنت بے شمار۔

(اعجاز احمدی صفحہ 82 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 194 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 827 پر)

کربلا کی سیر

(255) ”کربلا نیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم“

ترجمہ: ”میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔ سو (100) حسینؑ ہر وقت میری جیب

میں ہیں۔“

(نزل المسح صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 828 پر)

مرزا قادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین، مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا شعر کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

سو حسینؑ کی قربانی، مرزا قادیانی کی ایک گھڑی کے برابر

(256) ”شہادت کا یہی مفہوم ہے جس کو مد نظر رکھ کر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا

کربلا نیست سیر ہر آنم
مد حسین است در گریبانم

میرے گریبان میں سو حسین ہیں، لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے، میں سو حسین کے برابر ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں اس سے بڑھ کر اس کا یہ مفہوم ہے کہ سو حسین کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے۔ وہ شخص جو اہل دنیا کے فکروں میں گھلا جاتا ہے۔ جو ایسے وقت میں کھڑا ہوتا ہے جبکہ ہر طرف تاریکی اور ظلمت پھیلی ہوئی ہے اور اسلام کا نام مٹ رہا ہے۔ وہ دن رات دنیا کا غم کھاتا ہوا، اسلام کو قائم کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے، کون کہہ سکتا ہے کہ اس کی قربانی سو حسین کے برابر نہ تھی۔ پس یہ تو ادنیٰ سوال ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) امام حسین کے برابر تھے یا ادنیٰ۔ حضرت امام حسینؑ ولی تھے مگر ان کو وہ غم اور صدمہ کس طرح پہنچ سکتا تھا جو اسلام کو ٹھنڈا دیکھ کر حضرت مسیح موعود کو ہوا۔ حضرت امام حسینؑ اس وقت ہوئے جبکہ لاکھوں اولیا موجود تھے۔ اسلام اپنی شان و شوکت میں تھا۔ ایسی حالت میں ان کو وہ غم کہاں ہو سکتا تھا جو اس شخص کو ہوا، جو ایسے ہی حالات میں مبعوث ہوا جن حالات میں خود محمد ﷺ کی بعثت ہوئی تھی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت امام حسینؑ کی شہادت رسول کریم ﷺ کی شہادت سے بڑی تھی۔ نہیں۔ اس لیے کہ جو غم اور تکلیف آپ کو اسلام کے لیے اٹھانی پڑی، وہ حضرت امام حسینؑ کو نہیں اٹھانی پڑی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کی شہادت بھی بہت بڑی ہوئی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے گھر پر بیٹھے رہے۔ پھر کس طرح امام حسینؑ سے بڑھ گئے۔ میں کہتا ہوں کیا محمد ﷺ اسی طرح فوت ہوئے، جس طرح امام حسینؑ فوت ہوئے تھے؟ نہیں۔ مگر کوئی ہے جو کہے۔ محمد ﷺ کی قربانی حضرت امام حسینؑ کی قربانی سے کم تھی۔ محمد ﷺ کی ایک ایک سیکنڈ کی قربانی حضرت امام حسینؑ کی ساری عمر کی قربانی سے بڑھ کر تھی۔ پس جس طرح محمد ﷺ کی قربانی بڑی تھی، اسی طرح وہ شخص جو انہی حالات میں کھڑا ہوگا جن میں محمد ﷺ کھڑے ہوئے اس کی قربانی بھی بہت بڑھ کر ہوگی۔ اسی لیے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کہا ہے:

کربلا یکسیر میر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

کہ مجھ پر تو ہر لمحہ سو سو کربلا کی مصیبتیں گزرتی ہیں اور میں تو ہر گھڑی کربلا کی سیر کر رہا ہوں۔“
(خطبہ مرزا بشیر الدین محمود، مندرجہ روزنامہ الفضل قادیان شمارہ نمبر 80 جلد نمبر 13، 26 جنوری 1926ء)
(عکس صفحہ نمبر 829 پر)

حضرت امام حسینؑ سے بڑھ کر

(257) ”اے عیسائی مشنریو! اب رہنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس سچ سے بڑھ کر ہے اور اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔“
(دافع البلاء صفحہ 17، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 830 پر)

عبداللطیف قادیانی کی فضیلت

(258) ”امام حسینؑ کی شہادت سے بڑھ کر حضرت مولوی عبداللطیف صاحب (قادیانی) کی شہادت ہے جنہوں نے صدق اور وفا کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا اور جن کا تعلق شدید بوجہ استقامت سبقت لے گیا تھا۔“
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 364، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 831 پر)

(259) ”صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی نسبت حضرت اقدس نے فرمایا کہ وہ ایک اسوۂ حسنہ چھوڑ گئے ہیں اور اگر غور سے دیکھا جائے تو ان کا واقعہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے واقعہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔“
(ملفوظات جلد سوم صفحہ 496، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 832 پر)

حضرت امام حسینؑ کی توہین سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے

(260) ”غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسینؑ کی توحید کی جائے اور جو شخص حسینؑ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے، تحقیر کرتا ہے کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے، وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔“
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 654، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 833)

آبروئے کائنات، خاتون جنت، جگر گوشہ رسولؐ، سیدہ طاہرہ، حضرت فاطمہ الزہراءؑ کی عظمت و شان سے کون واقف نہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”بے شک فاطمہ الزہراءؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسنؑ و حسینؑ دونوں جنت کے نوجوانوں کی سردار ہیں۔“ (ترمذی) کتب صحاح میں حضرت بتولؑ کے بے شمار فضائل و محاسن مرقوم ہیں۔ آپ کی جلالت شان اور مقام مصومیت کے متعلق سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے وسط عرش سے مناد، ندا کرے گا کہ اے اہل محشر! اپنے سروں کو جھکا دو اور اپنی آنکھوں کو بند کر لو کہ فاطمہ بنت محمد ﷺ ہل صراط سے گزر جائے۔ اس وقت ستر ہزار حوریں ان کے ہمراہ بجلی کی طرح ہل صراط سے گزر جائیں گی۔“ لیکن بد بخت ملعون مرزا قادیانی حضرت فاطمہؑ کے بارے میں نہایت دل آزار اور نہایت گستاخانہ بکواس کرتے ہوئے لکھتا ہے:

سیدہ النساء حضرت بی بی فاطمہؑ کی شرمناک توہین

(261) جگر گوشہ رسولؐ، سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہراءؑ کی ذات پاک کے بارے میں مرزا قادیانی نے جو بکواس کی ہے، ہمارا قلم اسے لکھنے کا حوصلہ نہیں رکھتا۔ اگر کسی نے بکواس دیکھنی ہو تو ملعون مرزا قادیانی کی کتاب کا حوالہ درج ہے۔
(ایک قلمی کا ازالہ (حاشیہ) صفحہ 11 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 834)

بیچ تن کی توہین

(262) ”میری اولاد سب تیری عطا ہے
 ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
 یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
 یہی ہیں بیچ تن جن پر بنا ہے“
 (درشمین اردو صفحہ 29 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 835 پر)

مرزا قادیانی کی بیوی..... ام المومنین؟

(263) ”ام المومنین“ کا لفظ جو مسیح موعود کی بیوی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سن کر فرمایا:
 ”اعتراض کرنے والے بہت ہی کم غور کرتے اور اس قسم کے اعتراض صاف بتاتے ہیں کہ وہ محض کینہ اور حسد کی بنا پر کیے جاتے ہیں، ورنہ نبیوں یا ان کے اظلال کی بیویاں اگر امہات المومنین نہیں ہوتی ہیں تو کیا ہوتی ہیں؟ خدا تعالیٰ کی سنت اور قانون قدرت کے اس تعال سے بھی پتہ لگتا ہے کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں کہ ام المومنین کیوں کہتے ہو؟ پوچھنا چاہیے کہ تم بتاؤ جو مسیح موعود تمہارے ذہن میں اور جسے تم سمجھتے ہو کہ وہ آ کر نکاح بھی کرے گا۔ کیا اس کی بیوی کو تم ام المومنین کہو گے یا نہیں؟“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 555، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 836 پر)

مرزا قادیانی کے 313 صحابی

(264) ”میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست تیار کی تو بعض دوستوں نے اس فہرست کو دیکھا کہ حضور ہمارا نام بھی اس فہرست میں درج کیا جائے۔ یہ دیکھ کر ہم کو بھی خیال پیدا

ہوا کہ حضور علیہ السلام سے دریافت کریں کہ آیا ہمارا نام درج ہو گیا ہے یا کہ نہیں؟ تب ہم تینوں برادران مع منشی عبدالعزیز صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ میں نے آپ کے نام پہلے ہی درج کیے ہوئے ہیں۔ مگر ہمارے ناموں کے آگے ”مع اہل بیت“ کے الفاظ بھی زائد کیے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1896-97ء میں تیار کی تھی اور اسے ضمیرہ انجام آتھم میں درج کیا تھا۔ احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے بھی ایک دفعہ اسی طرح اپنے اصحاب کی ایک فہرست تیار کروائی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ تین سو تیرہ کا عدد اصحاب بدر کی نسبت سے چنا گیا تھا۔ کیونکہ ایک حدیث میں ذکر آیا ہے کہ مہدی کے ساتھ اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق 313 اصحاب ہوں گے جن کے اسماء ایک مطبوعہ کتاب میں درج ہوں گے۔ دیکھو ضمیرہ انجام آتھم صفحہ 40 تا 45۔“

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 128 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 837 پر)

سید کون؟

مرزا قادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود لفظ ”سید“ کی

تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

(265) ”اب جو سید کہلاتا ہے اس کی یہ سیادت باطل ہو جائے گی۔ اب وہی سید ہوگا جو

حضرت مسیح موعود (مرزا) کی اتباع میں داخل ہوگا۔ اب پرانا رشتہ کام نہیں آئے گا۔“

(قول الحق صفحہ 32 مندرجہ انوار العلوم جلد 8 صفحہ 80 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 838 پر)

اہم نکات

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ:

1- بعض صحابہ کرامؓ نادان تھے۔ (نعوذ باللہ)

2- حضرت ابو ہریرہؓ بھی تھے۔ ان کے قول کو ردی کی نوکری میں بیٹک دینا چاہیے۔ (نعوذ باللہ)

3- حضرت ابو ہریرہؓ قرآن مجید کے ایسے ائمہ تھے کہ جس سے سننے والے کو

ہی آتی تھی۔ (نعوذ باللہ)

4- حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اس قابل بھی نہ تھے کہ وہ آنجہانی مرزا قادیانی کی جوتیوں کے تھے کھول سکیں۔ (نعوذ باللہ)

5- آنجہانی مرزا قادیانی کے پہلا خلیفہ حکیم نور الدین کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی حیثیت حاصل ہے۔ (نعوذ باللہ)

6- زعمہ علی (مرزا قادیانی) کی موجودگی میں مردہ علی چھوڑ دیں۔ (نعوذ باللہ)

7- مرزا قادیانی اور حضرت امام حسینؓ میں بہت فرق ہے کیونکہ مرزا قادیانی کو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔ (نعوذ باللہ)

8- مرزا قادیانی خدا کا کشتہ ہے اور حضرت امام حسینؓ (اسلام کے) دشمنوں کا کشتہ ہیں۔ (نعوذ باللہ)

9- مرزا قادیانی کستوری کی خوشبو ہے جبکہ حضرت امام حسینؓ..... (نعوذ باللہ)

10- مرزا قادیانی ہر وقت کربلا کی سیر کرتا ہے۔ 100 حضرت حسینؓ ہر وقت اس کی جیب میں ہیں۔ (نعوذ باللہ)

11- 100 حضرت حسینؓ کی قربانی، مرزا قادیانی کی ایک گھڑی کے برابر ہے۔ (نعوذ باللہ)

12- مرزا قادیانی کے مرید عبداللطیف قادیانی کی ہلاکت حضرت امام حسینؓ کی شہادت سے بڑھ کر ہے۔ (نعوذ باللہ)

13- بیچ تن سے مراد مرزا قادیانی کی اولاد ہے۔ (نعوذ باللہ)

14- مرزا قادیانی کی بیوی ام المؤمنین ہے۔ (نعوذ باللہ)

15- مرزا قادیانی کے ساتھی صحابہ کرام ہیں۔ (نعوذ باللہ)

16- اب سید صرف وہ کہلوائے گا جو مرزا قادیانی کی بیعت میں داخل ہوگا۔ پرانا رشتہ (حضور نبی کریم ﷺ کا) کام نہیں آئے گا۔ (نعوذ باللہ)



تعمیرت حاضر ہیں!

قرآن و سنت
کی توحید

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لیے جہاں سلسلہ نبوت قائم فرمایا اور اس کا اہتمام حضرت محمد ﷺ پر کر دیا، وہاں مختلف اوقات میں آسمانی کتابیں بھی نازل فرمائیں۔ اس سلسلہ کتب کی آخری کڑی قرآن مجید ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ یہ کتاب بین پوری انسانیت کے لیے قیامت تک رحمت، ہدایت اور شفا ہے۔ اس کے ایک ایک لفظ کی حفاظت و صیانت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے کیا جس کی آیات کے سامنے بڑے بڑے زبان آور، دم بخوردہ گئے اور اس کی کوئی ایک آیت کا مقابلہ کرنے کی تاب نہ لاسکے۔

یہ عظیم کتاب صدیوں سے اپنی عظمت کا لوہا منوار ہی ہے۔ آنجہانی مرزا قادیانی کی سرپرست برطانوی سرکار نے اسے مٹانے کی عجیب اہتمام تدابیر کیں لیکن ہمیشہ منہ کی کھائی۔ ”عربی بین“ میں نازل ہونے والی اس کتاب کے بالقابل قادیانی گنوار نے وحی و الہام کا جس طرح ڈھونگ رچایا اور اسے قرآن سے برتر و بالا قرار دیا اور جا بجا فخریہ اس کا اظہار کیا، وہ ایسی ناروا جسارت ہے جس پر آسمان ٹوٹ پڑے اور زمین پھٹ جائے تو عجب نہیں! قرآن کے بالقابل خرافاتی الہام کے لیے مرزا کی تحریرات دیکھیں اور سوچیں کہ آیا یہ شخص صحیح الدماغ تھا یا اس کا ذہن تو وزن خراب تھا؟

قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا

(266) ”انا انزلناه قریباً من القادیان“

اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناه قریباً من دمشق بطرف شرقی عند المنارة البیضاء کیونکہ اس عاجز کی سکونت جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔

(تذکرہ محمود وحی والہامات صفحہ 59 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 839 پر)

مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ مندرجہ بالا عبارت قرآن مجید کی آیت ہے اور قرآن مجید میں موجود ہے اور قرآن مجید میں قادیان کا نام درج ہے۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ بتائیں کہ یہ آیت قرآن مجید کے کس پارہ اور رکوع میں درج ہے؟ قادیانی قیامت تک ہمارے اس سوال کا جواب نہ دے سکیں گے۔ قادیانیوں کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیے کہ مرزا قادیانی نے اس عبارت کے ذریعے قرآن مجید میں تحریف کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے اور ایسا کرنے والا طحطا اور کافر ہے جیسا کہ مرزا قادیانی نے خود لکھا:

قرآن مجید میں تبدیلی کرنے والا طحطا اور کافر ہے

(267) ”ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مؤمنین سے خارج اور طحطا اور کافر ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 170 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 840 پر)

لیجئے! مرزا قادیانی خود اپنے ہی عقیدہ اور الہامی تحریر سے جماعت مؤمنین سے خارج، طحطا اور کافر ہو گیا ہے۔ اب خرید کسی فتوے کی ضرورت نہیں رہی۔ مولانا محمد رفیع دلاوریؒ اپنی کتاب میں مرزا قادیانی کی عظمت قرآن کے حوالہ سے ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں:

□ ”مرزا قادیانی کے منجملے صاحبزادہ میاں بشیر احمد نے سیرۃ المہدی، جلد اول کے مقامات (ص 236 و 252) پر مولوی میر حسن صاحب سیالکوٹی کا ذکر کیا ہے۔ مولوی صاحب مرحوم مرے کالج سیالکوٹ میں عربی، فارسی اور اردو کے پروفیسر اور علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم کے استاد تھے۔ یاد رہے کہ علامہ مرحوم دراصل سیالکوٹ کے باشندہ تھے۔ لیکن عرصہ دراز سے لاہور میں بود و باش اختیار کر لی تھی۔ سیرۃ المہدی جلد اول کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی میر حسن صاحب سچ قادیان کے خاص سیالکوٹی احباب میں سے تھے۔ اسی بنا پر ایک

مرتبہ بشیر احمد صاحب نے سیرۃ المہدی کی تالیف کے وقت ان سے اپنے باپ کے وہ حالات دریافت کیے جو مرزا قادیانی کے قیام سیالکوٹ کے دوران میں ان کے علم و مشاہدہ میں آئے تھے۔ چنانچہ اس استدعا کے بموجب انہوں نے مرزا قادیانی کے چشم دید حالات لکھ بھیجے۔ چونکہ مولوی صاحب خداخواستہ مرزائی نہیں تھے، اس لیے قرینہ ہے کہ انہوں نے ہر قسم کے بھلے برے حالات بے کم و کاست لکھ بھیجے ہوں گے لیکن بشیر احمد صاحب نے ان میں سے صرف مفید مطلب چیزیں انتخاب کر لی ہوں گی۔ مثلاً مولوی میر حسن صاحب کا مندرجہ ذیل بیان جو ایک سیالکوٹی پروفیسر صاحب نے خاکسار راقم الحروف سے بیان کیا ”سیرۃ المہدی“ میں درج نہیں ہے اور نہ اس قسم کے واقعات کے اندراج کی کوئی توقع ہو سکتی تھی۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ مولوی میر حسن مرحوم کے سامنے مسیح قادیان کے سوانح حیات جو کسی مرزائی گم کردہ راہ نے ترتیب دیے ہوں گے، پڑھے جا رہے تھے، ان میں لکھا تھا کہ مرزا قادیانی کے دل میں قرآن پاک کی بڑی عظمت تھی۔ یہ سن کر مولوی میر حسن صاحب مرحوم نے فرمایا کہ ”ہاں عظمت قرآن کا اندازہ اس سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ مرزا قادیانی کی تلاوت کا جو قرآن تھا، اس میں مرزا قادیانی نے خاتمہ قرآن پر یعنی سورۃ ناس کے اختتام پر قوت باہ کا ایک نسخہ لکھ رکھا تھا۔“ (ریس قادیان صفحہ 55، 56 از مولانا محمد رفیق دلاوری)

قادیان کا نام قرآن مجید میں

(268) مرزا قادیانی نے ایک کشف میں دیکھا کہ قادیان کا نام قرآن مجید میں درج ہے۔ مرزا قادیانی چونکہ نبوت و رسالت کا دعویٰ دار ہے، اس لیے اس کے کشف پر شک نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن کیا کیجیے کہ مسلمانوں کے قرآن میں قادیان کا ذکر کہیں نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کا کشف ملاحظہ فرمائیں:

”اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر نے قریب بیٹھ کر باواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان آیات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قرینا من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو، لکھا ہوا ہے۔“

تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 841 پر)

(269) ”خواب میں دیکھا کہ میرے پاس مرزا غلام قادر میرے بھائی کھڑے ہیں اور میں یہ آیت قرآن شریف کی پڑھتا ہوں۔ غلبت الروم فی ادنی الارض وہم من بعد غلبہم سیغلبون اور کہتا ہوں کہ ادنی الارض سے قادیان مراد ہے اور میں کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں قادیان کا نام درج ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 649 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 842 پر)

کیا قادیانی بتا سکتے ہیں کہ قرآن مجید کی کس سورہ یا رکوع میں یہ آیت موجود ہے جس میں قادیان کا نام درج ہے؟ قادیانی کہتے ہیں کہ یہ کشف ہے۔ ظاہر ہے کہ نبی کا کشف اور خواب وحی ہوتا ہے۔ چنانچہ قادیانیوں کو چاہیے، اب ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کشفی آیت کو قرآن کے متن میں شامل کر لیں۔ لیکن یہ ایسا کبھی نہیں کر سکیں گے کہ درحقیقت کسی قادیانی کا مرزا قادیانی پر سچا ایمان ہی نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کشف کی اہمیت کے بارے میں کہتا ہے:

ناقصوں کا کشف، خواب اور الہام ناقص ہوتا ہے

(270) ”حالانکہ کشف اور خواب بھی ہر ایک کے یکساں نہیں ہوتے۔ وہ کامل کشف جس کو قرآن شریف میں اظہار علی الغیب سے تعبیر کیا گیا ہے جو دائرہ کی طرح پورے علم پر مشتمل ہوتا ہے وہ ہر ایک کو عطا نہیں کیا جاتا، صرف برگزیدوں کو دیا جاتا ہے اور ناقصوں کا کشف اور الہام ناقص ہوتا ہے جو بالآخر ان کو بہت شرمندہ کرتا ہے۔“

(حقیقت الہدی صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 442 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 843 پر)

الہام اور کشف قرآن مجید کے برابر

(271) ”الہام اور کشف کی عزت اور پایہ عالیہ قرآن شریف سے ثابت ہے۔..... یہی ایک صداقت تو اسلام کے لیے وہ اعلیٰ درجہ کا نشان ہے جو قیامت تک بے نظیر شان و شوکت اسلام کی ظاہر کر رہا ہے یہی تو وہ خاص برکتیں ہیں جو غیر مذہب والوں میں پائی نہیں جاتیں۔“
(ازالہ اوہام صفحہ 153 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 178 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 844 پر)

قرآن، مرزا قادیانی پر دوبارہ اترا

(272) ”ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ (مرزا قادیانی) کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔“

(کلمۃ الفصل صفحہ 173 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 845 پر)

”تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن، رسول قدنی“

(273) ”تو نے ایمان ثریا سے ہمیں لا کے دیا
نازش دودۃ سلمان رسول قدنی
آسمان اور زمیں تو نے بنائے ہیں نئے
تیرے کشفوں پہ ہے ایمان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ﷺ ہے تو اب احمد ﷺ ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی“

(روزنامہ افضل قادیان جلد 10 شمارہ نمبر 30 مورخہ 16 اکتوبر 1922ء) (عکس صفحہ نمبر 846 پر)

20 سپارے

(274) ”خدا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو میں جزو (سپارے) سے کم نہیں ہوگا۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 407 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 407 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 847 پر)

میں قرآن کی طرح ہوں

(275) ”ما انا الا كالقران و سيظهر على يدى مظهر من الفرقان.“

میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور عنقریب میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ

فرقان سے ظاہر ہوا۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 570 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 848 پر)

قرآن شریف، مرزا قادیانی کی باتیں

(276) ”قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 77 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 849 پر)

مرزا قادیانی کے الہامات، قرآن کی طرح

(277) ”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں

جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور

قطعاً طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا

کلام یقین کرتا ہوں۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 220 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 220 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 850 پر)

قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ اپنی نمازوں اور عبادات میں مرزا قادیانی کی وحیاں

اور الہامات کیوں نہیں پڑھتے؟ جبکہ مرزا قادیانی نے اسے قرآن کے مساوی قرار دیا ہے۔

خدا کی قسم میری وحی کلام مجید ہے

”آنچه من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانش ز خطاء
بہوں قرآن منزہ اش دانم
از خطا ہا ہمیت ایمانم
بخدا ہست این کلام مجید
از وہان خدائے پاک و وحید
آں یقینے کہ بود عیسیٰ را
بر کلامے کہ شد برو القاء
وان یقین کلیم بر تورات
وان یقین ہائے سید سادات
کم نیم زان ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین“

(278)

ترجمہ: ”جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں۔ خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطا سے پاک

سمجھتا ہوں۔

قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔ یہ میرا ایمان ہے۔

خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے، جو خدائے پاک یکتا کے منہ سے نکلا ہے۔

جو یقین عیسیٰؑ کو اپنی وحی پر، موسیٰؑ کو تورات پر اور حضور ﷺ کو قرآن مجید پر تھا،

میں از روئے یقین ان سب سے کم نہیں ہوں، جو جھوٹ کہے وہ لعنتی ہے۔“

(نزول اسحٰص صفحہ 99 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477، 478 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 851، 852 پر)

قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں! (معاذ اللہ)

(279) ”قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے، ایک قایت درجہ کا فحی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے۔ لیکن قرآن شریف نہ صرف حیوان بلکہ کفار اور منکرین کو دنیا کے تمام حیوانات سے بدتر قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ ان شر الاذواب عند اللہ الذین کفروا۔ ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی خاص آدمی کا نام لے کر یا اشارہ کے طور پر اس کو نشانہ بنا کر گالی دینا زمانہ حال کی تہذیب کے برخلاف ہے لیکن خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف میں بعض کا نام ابولہب اور بعض کا نام کلب اور خنزیر کہا اور ابو جہل تو خود مشہور ہے۔ ایسا ہی ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں، استعمال کیے ہیں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 116 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 853، 854 پر)

احادیث رسول ﷺ کی توہین

(280) ”میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے مخاض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم رومی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔“

(اعجاز احمدی [ضمیمہ نزول اسح] صفحہ 36 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 140 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 855 پر)

مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے.....

(281) ”جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے، کون اس کو روکتا ہے۔“
(اعجاز احمدی (نزول اسح) صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 109 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 856 پر)

اہم نکات

- 1- آنجہانی مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں کا خلاصہ یہ ہے کہ:
- 2- قرآن مجید قادیان (ضلع گورداسپور، بھارت) میں نازل ہوا۔ (نعوذ باللہ)
- 3- قادیان کا نام قرآن مجید میں ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 4- قرآن، مرزا قادیانی پر دوبارہ نازل ہوا۔ (نعوذ باللہ)
- 5- خدا کا کلام مرزا قادیانی پر اس قدر نازل ہوا کہ اس سے 20 سپارے تیار ہو جائیں۔ (نعوذ باللہ)
- 6- مرزا قادیانی قرآن ہی کی طرح ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 7- قرآن شریف، مرزا قادیانی کے منہ کی باتیں ہیں۔ (نعوذ باللہ)
- 8- مرزا قادیانی پر نازل ہونے والے الہامات قرآن کی طرح ہیں۔ (نعوذ باللہ)
- 9- قرآن شریف گندی گالیوں سے بھرا ہوا ہے۔ (نعوذ باللہ)
- 10- جو حدیث مرزا قادیانی کی وحی کے مطابق نہیں، وہ رومی کی ٹوکری میں پھینک دینی چاہیے۔ (نعوذ باللہ)
- 11- جب انسان حیا چھوڑ دیتا ہے تو بکواس کرتا رہتا ہے۔



نبوت حاضر ہیں!

حرمین شریفین
کی توحین

انوار و تجلیات، فیوض و برکات، عقیدت و افتخار کے لحاظ سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دو ایسے روحانی و نورانی مراکز ہیں جن کی روئے زمین پر نظیر نہیں ملتی۔ مکہ فضیلتوں کا شہر ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کا وہ گھر ہے جسے ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام نے مل کر از سر نو بنایا۔ اس شہر میں انبیا کے امام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ یہی وہ شہر ہے جس کی اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں قسمیں کھاتا ہے۔ یہی وہ شہر ہے جسے مختلف محبوب ناموں سے کبھی بلد الامین، کبھی ام القرئی اور کبھی حرم امن کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اس شہر کو ارض قرآن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ بیت اللہ میں پڑھی جانے والی ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

مدینہ منورہ میں سرکار دو عالم ﷺ کا روضہ اقدس ہے جو مرجع خلاق ہے۔ کل روئے زمین پر ایسے آستانہ جو دو کرم کی مثال نہیں ملتی۔ یہاں شاہ و گدا سبھی بھکاری ہیں۔ اس سرزمین کی فضیلت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی مٹی کے ذروں نے رحمت عالم ﷺ کی قدم بوسی کا اعزاز حاصل کیا۔ اس سرزمین کی معراج قسمت کہ امام الانبیا ﷺ ہی میں پردہ نشین ہیں۔ مسجد نبوی ﷺ میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے، حضرت ابن عمرؓ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس کی آیت رکھتا ہو کہ مدینہ طیبہ میں مرے، اسے چاہیے کہ وہیں مرے، اس لیے کہ میں اس شخص کا شہرشی ہوں گا جو مدینہ میں مرے گا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ میں اس کا گواہ بنوں گا۔“ (ترمذی، ابن ماجہ) حج بیت اللہ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک ہے جو سچے عشق اور صادق جنون کا سفر ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ کے بندے اپنی نیاز مندی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہیں۔ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تخلص امتیوں کے لیے ارض مدینہ کی زیارت بھی گویا اس ایک سفر کا ایک حصہ ہے۔ یہی وہ شہر ہے جہاں گنبد خضریٰ کی بہاروں سے فضا گلغام ہے۔

ستر ہزار ملائکہ روزانہ درود و سلام کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ مدینہ طیبہ میں ہر دن عید اور ہر شب شب سعید ہے۔

سراجاً منیراً ننگار مدینہ
تجلی مکہ بہار مدینہ

جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کا دل حضور رسالت مآب ﷺ کی ذات اور آپ ﷺ کے دونوں شہروں کے بارہ میں بغض اور عداوت سے بھرا پڑا تھا۔ وسائل کے باوجود اس کا ارتدادی جذبہ اور زندقیت اسے مکہ اور مدینہ نہ لے جاسکی اور نہ اسے مراکھ مہر و وفا کا دیدار ہی کرنے کی توفیق ہوئی۔ مرزا قادیانی کے زمانہ حیات (1891ء) میں معروف سیرت نگار قاضی سلمان منصور پوری نے فرمایا تھا کہ احادیث کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام حج کریں گے، عمرہ کریں گے، مدینہ طیبہ میں حاضری دیں گے اور نزول کے پینتالیس سال بعد فوت ہو کر روضہ طیبہ میں دفن ہوں گے۔ مرزا قادیانی خود کو مسیح کہتا ہے لیکن:

□ ”میں نہایت جزم کے ساتھ با آواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نصیب میں نہیں۔ میری اس پیشگوئی کو سب صاحب یاد رکھیں۔“ (تائید اسلام صفحہ 116)

اس اعلان کے پندرہ سال بعد تک آنجہانی مرزا قادیانی زندہ رہا مگر اسے حرمین کی حاضری سے قدرت نے محروم رکھا۔ جس طرح حضور رسالت مآب ﷺ کے مقابل مرزا قادیانی نے اپنی جھوٹی اور خانہ ساز نبوت کا ڈھونگ رچایا، اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مرکز قادیان کو مکہ و مدینہ سے برتر ثابت کرنے میں مختلف نوعیت کے دعوے کیے۔ آئے نوجمل دل کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی جیسے شاطر، فریبی اور بیہودہ نصاریٰ کے ایجنٹ نے کس طرح ان پاک شہروں کی توہین کی! اپنی جنم بھومی قادیان کا ان سے کس طرح جوڑ جوڑا بلکہ اسے قرآن میں مندرج قرار دے کر اسے مکہ و مدینہ سے بھی بہتر و افضل قرار دیا اور قادیان ہی کی زیارت کو حج سے تعبیر کر کے بیت اللہ اور مناسک حج کی شرمناک توہین کی۔

قرآن شریف میں تین شہروں کے نام

(282) ”اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام احمد قادیانی میرے قریب بیٹھ کر با آواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے

قرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریباً من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا یہ دیکھو، لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔“

(ازالہ اوہام (حاشیہ) حصہ اول صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 40 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 857 پر)

مسجد اقصیٰ کی توہین

(283) ”مسجد اقصیٰ سے مراد مسج موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل لہ۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بینه مفعول اور قائل واقع ہوا، قرآن شریف کی آیت بار کنا حوالہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سبحان الذی اسرى بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بار کنا حوالہ“

(خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 21 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 858 پر)

(284) ”والمسجد الاقصیٰ المسجد الذی بناہ المسیح الموعود فی القادیان“

مسجد اقصیٰ سے مراد وہ مسجد ہے جسے قادیان میں مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بنایا۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 25 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 859 پر)

(285) ”معراج میں جو آنحضرت ﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ ہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 22 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 860 پر)

(286) قادیان کی عبادت گاہ کے بارے میں مرزا قادیانی کو الہام ہوا:

”وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا.“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 82، طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 861 پر)

یہ قرآن مجید کی آیت ہے (آل عمران: 97) جو اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو اس میں داخل ہو گیا، اسے امن مل گیا۔ لیکن مرزا قادیانی اسے قادیان میں اپنی عبادت گاہ پر منطبق کر رہا ہے۔

قادیان کی فضیلت

(287) ”لوگ معمولی اور نقلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں آتا-ناقل) نقلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور قافل رہنے میں نقصان اور خطر، کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 352، مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 352 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 862 پر)

(288) ”زمین قادیاں اب محترم ہے

ہجوم خلق سے ارض حرم ہے“

(درئین صفحہ 56 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 863 پر)

مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ

(289) ”حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار

یہاں نہیں آتے، مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا، وہ کاٹا

جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں

کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔“

(ہیضہ الروایہ صفحہ 46 طبع اول از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 864 پر)

قادیان تمام دنیا کی بستیوں کی ماں

(290) ”اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے قادیان کو تمام دنیا کی بستیوں کی ام قرار دیا ہے۔ اس لیے اب وہی بستی پورے طور پر روحانی زندگی پائے گی جو اس کی چھاتیوں سے دودھ پیئے گی۔“
(ہیچہ الروایہ صفحہ 45 طبع اول از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 865 پر)

قادیانی جلسہ، حج کی طرح

(291) ”آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ حج خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کے لیے مقرر کیا تھا، آج احمدیوں کے لیے دینی لحاظ سے حج تو مفید ہے مگر اس سے جو اصل غرض یعنی قوم کی ترقی تھی، وہ انھیں حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے، جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لیے مقرر کیا ہے۔ ہمارے آدمیوں میں سے جن کو خدا تعالیٰ توفیق دیتا ہے، حج کرتے ہیں مگر وہ فائدہ جو حج سے مقصود ہے، وہ سالانہ جلسہ پر ہی آ کر اٹھاتے ہیں۔“
(برکات خلافت صفحہ 5، طبع اول از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 866 پر)

اہم نکات

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے:-

- 1- قرآن شریف میں قادیان (خلع گورداسپور، بھارت) کا نام موجود ہے۔
- 2- مسجد اقصیٰ سے مراد مرزا قادیانی کی عبادت گاہ ہے جو قادیان میں واقع ہے۔
- 3- یہی وہ مسجد ہے کہ سفر معراج میں پہلے حضور نبی کریم ﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک گئے۔
- 4- قادیان کی عبادت گاہ کو بیت اللہ شریف کا درجہ حاصل ہے۔
- 5- قادیان میں جانا نقلی حج سے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔
- 6- مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو گیا ہے، اب ہدایت و فیض صرف قادیان سے ملے گا۔
- 7- قادیان روحانی طور پر تمام بستیوں کی ماں ہے۔
- 8- قادیان کا جلسہ حج کی طرح ہے۔

تہذیب حاضر ہیں!

اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم

وعلما کرام رحمۃ اللہ علیہم

کی توہین

حضرات اولیائے عظام اور علمائے کرام، اللہ تعالیٰ کی انسانی مخلوق کا نہایت بیش قیمت حصہ ہے۔ ایسا حصہ جسے اللہ رب العزت نے خود اپنا دوست قرار دیا۔ انہیں ایمان و تقویٰ کا طمبردار بتلایا اور واضح فرمایا کہ دنیا و آخرت میں ہر قسم کی بشارتیں ان کے لیے ہیں۔ اہل علم کے لیے قرآن و سنت میں جا بجا تعریف آمیز کلمات ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ علم نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اس سے کسی کو حصہ ملنا بڑی ہی سعادت ہے۔ علمائے کرام کی توہین و تذلیل کو حضور نبی کریم ﷺ نے بدترین جرم قرار دیا اور ایسے لوگوں کے متعلق واضح کیا کہ ان لوگوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن صد ہزار حیف مرزا قادیانی مردود پر کہ اس نے قریب العہد اور قریب العصر نامور علماء و صلحا کا نام لے لے کر انہیں مغفلات سنائیں اور برا بھلا کہا۔ بھلا ایسا آدمی اس قابل ہے کہ اسے کوئی منہ لگائے؟ حیرت ہے ان لوگوں پر جو اس کینے شخص کو نبی بنا کر بیٹھے ہیں!!!

پرلے درجہ کی خباثت اور شرارت

(292) ”مختلف فرقوں کے بزرگ ہادیوں کو بدی اور بے ادبی سے یاد کرنا پرلے درجہ کی خباثت اور شرارت سمجھتے ہیں۔“

(برائین احمدیہ صفحہ 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 92 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 867 پر)

مرزا قادیانی، خاتم الاولیا

(293) ”اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیا ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 70 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 868 پر)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی توہین

(294) ”سلطان عبدالقادر، اس الہام میں میرا نام سلطان عبدالقادر رکھا گیا کیونکہ جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے، اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباریوں پر افسری عطا کی گئی ہے۔ یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ان کا تعلق نہیں رہے گا جب تک وہ میری اطاعت نہ کریں۔ اور میری اطاعت کا جو آ اپنی گردن پر نہ اٹھائیں۔ یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیسا کہ یہ فقرہ قلمی ہدہ علی رقبہ کل ولی اللہ یہ فقرہ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ہے جس کے معنی ہیں کہ ہر ایک ولی کی گردن پر میرا قدم ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 599 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 869 پر)

(295) ”حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ دیکھا کہ سید عبدالقادر صاحب جیلانی آئے ہیں اور آپ نے پانی گرم کرا کر مجھے غسل دیا ہے اور نئی پوشاک پہنائی ہے اور گول کرے کی میٹھیوں کے پاس کھڑے ہو کر فرمائے لگے کہ آؤ ہم اور تم برابر برابر کھڑے ہو کر قد نائیں پھر انہوں نے میرے بائیں طرف کھڑے ہو کر کندھے سے کندھا ملایا تو اس وقت دونوں برابر برابر رہے۔“

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 16 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 870 پر)

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی توہین

پاسبان ختم نبوت، تاجدار گولڑہ شریف حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ نے قادیانی کے کفریہ عقائد کے رد میں ایک معرکتہ لآراء کتاب ”سیف چشتیانی“ لکھی اور اسے مرزا قادیانی کو بھجوا دیا۔ مرزا قادیانی اسے پڑھ کر آپے سے باہر ہو گیا اور اول بکے لگا۔ اس نے کہا:

(296) ”مجھے ایک کتاب کذاب (حضرت پیر مہر علی شاہ) کی طرف سے پہنچی ہے خبیث کتاب اور پچھو کی طرح نیش زن۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین،

ملعون کے سبب سے ملعون ہوگئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔“
(اجاز احمدی صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 188 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 871 پر)

مرزا قادیانی کی ذہنی حالت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ قادیانی عقائد کے الفاظ کتاب طے پر اس نے نہ صرف پیر صاحب کو برا بھلا کہا بلکہ اس پورے علاقے اور اس کے مکینوں کو بھی ملعون قرار دے ڈالا۔ جبکہ قادیانی جماعت کا نعرہ ہے: ”محبت سب کے لیے، لڑت کسی سے نہیں۔“

(297) ”دیکھو اہل حق پر حملہ کرنے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ مجھے چند فقرہ کا سارق قرار دینے سے ایک تمام وکمال کتاب کا خود چور ثابت ہو گیا اور نہ صرف چور بلکہ کذاب بھی کہ ایک گندہ جھوٹ اپنی کتاب میں شائع کیا اور کتاب میں لکھ مارا کہ یہ میری تالیف ہے حالانکہ یہ اس کی تالیف نہیں۔ کیوں پیر جی اب اجازت ہے کہ اس وقت ہم بھی کہہ دیں کہ لعنة الله على الكاذبين۔ رہا محمد حسن پس چونکہ وہ مرچکا ہے، اس لیے اس کی نسبت لمبی بحث کی ضرورت نہیں، وہ اپنی سزا کو پہنچ گیا۔ اس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے منہ میں رکھ دی۔“
(نزل آج حاشیہ صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 448 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 872 پر)

(298) ”معمار، معمار کی نکتہ چینی کر سکتا ہے اور حداد، حداد کی مگر ایک خاکروب کو حق نہیں پہنچتا کہ ایک دانا معمار کی نکتہ چینی کرے۔ آپ کی ذاتی لیاقت تو یہ ہے کہ ایک سطر بھی عربی نہیں لکھ سکتے۔ چنانچہ سیف چشتیائی میں بھی آپ نے چوری کے مال کو اپنا مال قرار دیا تو پھر اس لیاقت کے ساتھ کیوں آپ کے نزدیک شرم نہیں آتی۔ اے بھلے آدمی پہلے اپنی عربی دانی ثابت کر، پھر میری کتاب کی غلطیاں نکال اور فی غلطی ہم سے پانچ روپیہ لے اور بالمقابل عربی رسالہ لکھ کر میرے اس کلامی معجزہ کا باطل ہونا دکھلا۔ افسوس کہ دس برس کا عرصہ گزر گیا، کسی نے شریفانہ طریق سے میرا مقابلہ نہیں کیا۔ غایت کاراگر کیا تو یہ کیا کہ تمہارے فلاں لفظ میں فلاں غلطی ہے اور فلاں فقرہ فلاں کتاب کا مسروقہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر صاف ظاہر ہے کہ جب تک خود انسان کا صاحب علم ہونا ثابت نہ ہو کیونکہ اس کی نکتہ چینی صحیح مان لی جائے، کیا ممکن نہیں کہ وہ خود غلطی کرتا ہو اور جو شخص بالمقابل لکھنے پر قادر نہیں، وہ کیوں کہتا ہے کہ کتاب

میں بعض فقرے بطور سرقہ ہیں، اگر سرقہ سے یہ امر ممکن ہے تو کیوں وہ مقابل پر نہیں آتی۔ لونی کی طرح بھاگا پھرتا ہے۔ اے نادان، اول کسی تفسیر کو عربی فصیح میں لکھنے سے اپنی دانی ثابت کر، پھر تیری نکتہ چینی بھی قابل توجہ ہو جاوے گی ورنہ بغیر ثبوت عربی دانی کے نکتہ چینی کرنا اور کبھی سرقہ کا الزام دینا اور کبھی صرفی غلطی کا۔ یہ صرف گوہ کھانا ہے۔ جاہل، بے حیا، اول عربی بلیغ فصیح میں کسی سورۃ کی تفسیر شائع کر، پھر تجھے ہر ایک کے نزدیک حق حاصل ہوگا کہ میری کتاب کی غلطیاں نکالے یا سرقہ قرار دے۔“

(نزدول المسح صفحہ 65 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 441 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 873)

علمائے کرام کی توہین

مولانا ثناء اللہ امرتسری کو

(299) ”عورتوں کی عار کہا۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 92 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 196 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 874)

اہل حدیث راہنما مولانا محمد حسین پٹالوی کے متعلق لکھا:

(300) ”کذاب، متکبر، سربراہ گمراہان، جاہل، شیخ احمقان، عقل کا دشمن، بد بخت، ظالم

فی منحوس، لاف زن، شیطان، گمراہ شیخ مفتری۔“

(انجام آقلم صفحہ 241، 242 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 241، 242، 243 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 875، 876، 877)

مولانا رشید احمد کنگوہی کے متعلق لکھا ہے:

(301) ”اندھا شیطان، گمراہ دیو، شقی، ملعون“

(انجام آقلم صفحہ 252 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 252 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 878)

مولانا سعد اللہ کے بارے میں لکھا:

(302) ”اور لکھنوں میں ایک قاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے۔“

بدگو ہے اور غبیث اور مفسد اور جھوٹ کو بلع کر کے دکھانے والا، منحوس ہے جس کا نام
 اللہ نے سدا اللہ رکھا ہے۔“
 (الوئی تترہ صفحہ 445 مندجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 445 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 879 پر)

سلطان القلم کی گل افشائیاں

”اے عبدالحق غزنوی، اے گمراہ عبد الجبار، اور تم نے دیکھ لیا کہ تمہیں طاقت نہیں
 ہے کہ میری کلام جیسی کلام بنا لاؤ۔ اور عبد الجبار کی جماعت میں سے ایک موذی نے کہا کہ یہ
 کلام و جال اور اکفر الکفار ہے اور ان میں سے ایک غزنوی شخص ہے جس کو عبدالحق کہتے ہیں
 اور اسے گالیاں دیں اور پیشہ کی طرح اچھلا اور وہ ایک چوہا ہے شیروں کو اپنے سوراخ میں آواز
 سے ڈراتا ہے اور ایک شیخ لمبی زبان والا بہت ہڈیان والا عبدالحق سے مشابہ ہے۔ اس نے
 گمان کیا ہے کہ وہ زمانہ کے فاضلوں میں سے ہے اور یہ شیخ نجفی ہے اور شیعہ ہے۔ اور اس نے
 عربی میں میری طرف ایک خط لکھا۔ بلکہ اسے باوجود اس کے سب اور ستم کو کمال تک پہنچا دیا۔
 اور کسی گالی کو نہ چھوڑا جسکو کمینہ رذیلوں کی طرح نہ لکھا۔ اور نہیں جانتا کہ ایمان کیا ہے
 اور کونوں کی خصلتیں کیا ہیں۔ اور ہم گالی کی طرح رجوع نہیں کرتے جیسا کہ اس نے عناد
 سے کیا۔ مگر تو کمینوں اور سفلوں میں سے تھا۔ اور تمام تر تعجب یہ ہے کہ عبدالحق غزنوی پانچ
 برس سے مجھے گالیاں نکال رہا ہے۔ اور ہم نے بخش گوئی سے پرہیز کیا ہے اور ہر ایک درخت
 سے پھانا جاتا ہے۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے تجاوز سے باز آجائیں گے اور بکو اس
 سے باز نہ آئے۔ پس میں نے جان لیا کہ وہ مردود اور مخذول ہیں۔ اور بد بخت اور محروم ہیں
 جس کو تو بہت نیک آدمیوں میں سے خیال کرتا ہے اور بد بختوں کے طریق پر چلتا ہے۔
 اور اس کی طرح تو زعمی بسر کرتا ہے۔ تیری باطنی پلیدی نے تیری صورت کو متغیر کر دیا تو ایک
 ہے نہ انسان کی قسم اور شریروں میں سے ہے اور تو بوڑھا ہو گیا اور چڑا پرانا ہو گیا اور خبیث اور
 کے طریقوں کو تو نہیں چھوڑتا۔ قبل اس کے جو تجھ کو کیڑے کھالیں اور موت آجائے اور تو نے
 دشمنی کی پس خدا تجھے تباہ کرے اور جلد بازوں کی طرح بکو اس مت کر پس خدا نے تیرا منہ
 اور کلب العناد، پس اے مسخ شدہ اور تیرا سر تیرے ہی جوتوں کے ساتھ نرم کیا جائے گا۔
 تجھ پر لعنت، اے غزنی کے بندر، تو کتوں کی طرح تھا، بک بک کرنے والا، کم
 لعنت لسان کا داغ رکھنے والا
 اور کتا ایک صورت ہے اور تو اسکی روح ہے۔“

پس تیرے جیسا آدمی کتے کی طرح بھونکتا ہے اور فریاد کرتا ہے۔
 ہم نے سمجھنے کے لیے تجھے طمانچہ مارا مگر تو نے طمانچہ کو کچھ نہ سمجھا۔
 پس کاش ہماری پاس مضبوط اونٹ کے چڑے کا جوتا ہوتا۔
 اور جو گالی تو دینا چاہے گا وہ ہم سے سنے گا۔
 اور اگر تو بات اور حملہ میں نرمی کرے گا تو ہم بھی نرمی کریں گے۔
 اور میں تیرے نفس میں علم اور عقل نہیں دیکھتا۔
 اور تو خنزیر کی طرح حملہ کرتا ہے اور گدھوں کی طرح آواز کرتا ہے۔
 اور تو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیا۔
 اور مجھے فاسق ٹھہرایا حالانکہ تو سب سے زیادہ فاسق ہے۔
 اے شیخ شقی سوچ۔

اور انسان کی طرح فکر کر اور گدھے کی طرح آواز نہ کر۔
 پس میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر خدا کا خوف اور حیا نہ ہوتا۔

تو میں قصد کرتا کہ گالیوں سے تجھے فنا کر دیتا۔

(حجۃ اللہ ص 12 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر 12، ص 172 تا 236 از مرزا قادیانی)

قارئین کرام! آپ نے مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا مغالطات و ہنوت پڑھی ہیں۔ اس کے باوجود اس کا دعویٰ ہے:

گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے

(303) ”ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔“

(ست پنجم صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 880 پر)

بد زبان ہر ایک سے بدتر ہے

(304) ”بدتر ہر ایک سے وہ ہے جو بد زبان ہے

جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء بھی ہے“

(قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 458 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 881 پر)

شہادت حاضر ہیں!

مسلمانوں کو گندی گالیاں
اور کفر کا فتویٰ

حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کی امت آخری امت ہے۔ جس طرح آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، اس طرح آپ ﷺ کی امت کے بعد کوئی امت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی امت کو ”خیر امة“ قرار دیا۔ اس امت کی فضیلت ملاحظہ فرمائیں کہ بڑے بڑے انبیاء و رسل نے اس امت میں شامل ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اور وہ قرب قیامت دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ ان کی حیثیت نبی کی نہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی کی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیگر مسلمانوں کی طرح آپ ﷺ کی تعلیمات کی اتباع کریں گے۔

امت مسلمہ کا ہر فرد اس لحاظ سے خوش قسمت ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی امت میں سے ہے۔ آپ ﷺ کی سچی اطاعت اور اتباع سے دنیا و آخرت میں کامیابی ہے۔ اس کے برعکس جھوٹا مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی اپنی اطاعت اور فرماں برداری کو ہر شخص پر لازم قرار دیتا ہے۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت سے جنت مل سکتی ہے نہ جہنم سے نجات، بلکہ جو شخص اسے (مرزا قادیانی کو) نبی نہیں مانتا، وہ کافر، کھنسی، جیسائی، یہودی، مشرک، کجخیوں کی اولاد، خنزیر اور ولد الحرام ہے۔ غلام ہندوستان میں گھروں کی ضروریات کی تکمیل کے لیے نبوت کا ڈھونگ رچانے والے آنجہانی مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کے خلاف جو زبان استعمال کی، وہ اس کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ مرزا قادیانی کا مقام انسانیت سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ آئیے! ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت نے امت مسلمہ کے خلاف کیا ہرزہ سرائی کی ہے:

مرزا قادیانی نے کہا تھا:

جب دل بگڑتا ہے

(305) ”جب دل بگڑتا ہے تو زبان ساتھ ہی بگڑ جاتی ہے۔“

(آسمانی فیصلہ، ص 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 ص 347 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 882 پر)

اخلاقی معلم کا فرض

(306) ”اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلاوے۔“

(چشمہ مسیحی صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 346 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 883 پر)

میری فطرت

(307) ”میری فطرت اس سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لاؤں۔“

(آسمانی فیصلہ صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 320 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 884 پر)

تہذیب اخلاق

(308) ”خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق

اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔“

(اربعین نمبر 3 صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 426 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 885 پر)

گالیاں سن کے دعا دو

(309) ”گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو

کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ اکسار“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 114 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 144 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 886 پر)

سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے

(310) ”مخالف جو گالیاں دیتے ہیں اور گندے اور ناپاک اشتہار شائع کرتے ہیں، ہم کو ان کا جواب گالیوں سے کبھی دینا نہیں چاہیے۔ ہم کو سخت زبانی کی ضرورت نہیں کیونکہ سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ اپنی برکت کو کم کریں۔“
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 161، طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 887 پر)

مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کا کہنا ہے:

گالیاں ٹکست کو ثابت کرتی ہیں

(311) ”جب انسان دلائل سے ٹکست کھاتا اور ہار جاتا ہے تو گالیاں دینی شروع کر دیتا ہے اور جس قدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے اس قدر اپنی ٹکست کو ثابت کرتا ہے۔“
(انوار خلافت صفحہ 20 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 80 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 888 پر)

مرزا قادیانی اور اس کے بیٹے کی مذکورہ بالا تحریروں سے مندرجہ ذیل باتیں اخذ ہوتی ہیں:

- 1- جب دل بگڑتا ہے تو زبان ساتھ ہی بگڑ جاتی ہے۔
- 2- اخلاقی معلم کا یہ فرض ہے کہ پہلے خود اپنے اخلاق کریمہ دکھائے۔
- 3- مرزا قادیانی کی یہ فطرت نہیں ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لائے۔
- 4- خدا وہ خدا ہے جس نے مرزا قادیانی کو ہدایت، دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا۔
- 5- گالیاں سن کر دعائیں دو اور دکھ سہہ کر دوسروں کو آرام دو۔
- 6- اگر تم کسی میں تکبر کی عادت دیکھو تو اس کے مقابلہ میں انکسار دکھاؤ۔
- 7- مخالف کی گالیوں کا جواب گالیوں سے کبھی نہیں دینا چاہیے کیونکہ سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے۔
- 8- جب انسان دلائل سے ٹکست کھاتا ہے اور ہار جاتا ہے تو پھر گالیاں دینا شروع کر دیتا ہے، اور جس قدر زیادہ گالیاں دیتا ہے، اسی قدر اپنی ٹکست کو ثابت کرتا ہے۔

اب آئیے! ان ”فرمودات عالیہ“ کے برعکس مرزا قادیانی کا تضاد دیکھتے ہیں:

ولد الحرام

(312) ”اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔“

(انوار اسلام صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 31 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 889 پر)

عیسائی، یہودی، مشرک

(313) ”جو میرے مخالف تھے، ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔“

(نزدول المسیح (حاشیہ) صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 382 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 890 پر)

کنجریوں کی اولاد

(314) ”تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة وينفع من معارفها ويقبلني و يصدق دعوتي. الا ذرية البغايا.“

ترجمہ ”میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر کنجریوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547، 548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 891، 892 پر)

”اصل عبارت عربی میں ہے۔ اس کا ترجمہ ہم نے لکھا ہے۔ مرزا کے الفاظ یہ ہیں

الا ذرية البغايا. عربی کا لفظ البغايا جمع کا صیغہ ہے۔ واحد اس کا بغیة ہے جس کا معنی بدکار، قاحشہ، زانیہ ہے۔

(315) خود مرزا نے خطبہ الہامیہ صفحہ 49 (مندیجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 49) پر لفظ بتایا کا ترجمہ بازاری عورتیں کیا ہے۔ (عکس صفحہ نمبر 893 پر)

(316) ”نور ایسے ہی انجام آتھم کے صفحہ 282 (مندیجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 282) (عکس صفحہ نمبر 894 پر)

(317) نور الحق حصہ اول صفحہ 123 (مندیجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 163) پر لفظ بتایا کا ترجمہ نسل بدکاران، زنا کار، زن بدکار وغیرہ کیا ہے۔

نیز قرآن پاک میں ہے کہ جب یہودیوں نے حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے بعد کہا تھا:

□ وما کانت امک بغیا (سورۃ مریم: 28)

ترجمہ: تری ماں زنا کار اور بدکار نہ تھی۔

مسلمان مرد خنزیر، ان کی عورتیں کتیاں

(318) ان العنا صاردا خنازیر الفلا

و نساء ہم من دونہن الاکلب

”دشمن ہمارے بیانوں کے خنزیر ہو گئے۔ اور ان کی عورتیں کتوں سے بڑھ گئی ہیں۔“

(نجم الہدیٰ صفحہ 53 مندیجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 53 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 895 پر)

مرزا قادیانی کو نہ ماننے والا پکا کافر

(319) ”ہر ایک ایسا شخص جو موٹی کو تو مانتا ہے مگر صبیح کو نہیں مانتا یا صبیح کو مانتا ہے مگر محمدؐ

کو نہیں مانتا اور یا محمدؐ کو مانتا ہے پر سچ موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ

اسلام سے خارج ہے۔“

(کلمہ اتھصل صفحہ 110 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 896 پر)

مرزا قادیانی کا انکار کفر

(320) ”اب معاملہ صاف ہے، اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے۔ کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اتوی اور اکمل اور اشد ہے، آپ کا انکار کفر نہ ہو۔“

(کلمۃ الفصل صفحہ 146، 147 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 897، 898 پر)

(321) ”خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 519 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 899 پر)

(322) ”اس الہام کی تفسیح میں حضرت مسیح موعود نے اللہین کفروا غیر احمدی مسلمانوں کو قرار دیا ہے۔“

(کلمۃ الفصل صفحہ 143 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 900 پر)

خواہ نام بھی نہیں سنا

(323) ”کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“

(آئینہ صداقت صفحہ 35 مندرجہ انوار العلوم جلد 6 صفحہ 110 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 901 پر)

جہنمی

(324) ”جو شخص تیری بھروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 280 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 902 پر)

بندروں اور سوروں کی طرح

(325) ”جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی، تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے؟ اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے نکلڑے نکلڑے نہیں ہو جائیں گے؟ ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منخوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔“
(انجام آتم صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 903 پر)

خنزیر سے زیادہ پلید لوگ

(326) ”دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لیے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ اے مردار خور مولو پو اور گندی روح تم پر افسوس کہ تم نے میری عداوت کے لیے اسلام کی سچی گواہی کو چھپایا۔ اے اندھیرے کے کیڑو۔“
(انجام آتم صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 904 پر)

جیسا کہ سنڈاس پاخانہ سے

(327) ”مشی الہی بخش صاحب نے جموٹے الزاموں اور بہتان اور خلاف واقعہ کی نجاست سے اپنی کتاب عصائے موسیٰ کو ایسا بھر دیا ہے جیسا کہ ایک نالی اور بدر رو گندے کچھڑ سے بھری جاتی ہے یا جیسا کہ سنڈاس پاخانہ سے۔“

(اربعین نمبر 4 حاشیہ صفحہ 114، 115 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 456، 457 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 905، 906 پر)

کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھانے والے

(328) ”مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔“

(انجام آتقم) صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 309 از مرزا قادیانی (عکس صفحہ نمبر 907 پر)

خراب عورتیں اور دجال کی نسل

(329) ”اور جاننا چاہیے کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں اور دجال کی نسل میں سے نہیں ہے، وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کرے گا یا تو بعد اس کے دروغگوئی اور افترا سے باز آ جائے گا یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کرے گا۔“

(نور الحق صفحہ 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 163 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 908 پر)

پیٹ سے چوہا؟

(330) ”اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیے کہ اس کا وہ مہلبہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا؟ کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہتری کر کے نطفہ بن گیا۔۔۔۔۔ اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔“

(انجام آتقم صفحہ 311، 317 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 311، 317 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 909، 910 پر)

رحم پر نمبر

(331) ”خدا تعالیٰ نے اس (عبدالحق غزنوی) کی بیوی کے رحم پر نمبر لگا دی“

(تجرہ ہیئتہ الوحی صفحہ 444 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 444 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 911 پر)

عضو تناسل کاٹ دیتا.....

(332) ”حضرت مسیح موعود کے قریباً ہم عمر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی تھے۔ ان کے والد کا جس وقت نکاح ہوا، اگر ان کو حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی حیثیت معلوم ہوتی اور وہ جانتے کہ میرا ہونے والا بیٹا محمد رسول اللہ ﷺ کے ظل اور بروز کے مقابلہ میں وہی کام کرے گا جو آنحضرت ﷺ کے مقابلہ میں ابو جہل نے کیا تھا تو وہ اپنے آلہ تناسل کو کاٹ دیتا اور اپنی بیوی کے پاس نہ جاتا۔“

(مرزا بشیر الدین محمود کا خطبہ نکاح۔ روزنامہ الفضل قادیان مورخہ 2 نومبر 1922ء جلد 10 شمارہ 35) (عکس صفحہ نمبر 912 پر)

جہاں سے نکلے تھے.....

(333) ”جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے رو برو تو بہت گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے، وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔“

(حیات احمد، حضرت مسیح موعود کے سوانح حیات جلد دوم نمبر اول صفحہ 25 از یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر احکم قادیان) (عکس صفحہ نمبر 913 پر)

افغانوں کی شکلیں اور رسوم

(334) ”افغانوں کی شکلیں بھی اسرائیلیوں سے بہت ملتی ہیں۔ اگر ایک جماعت یہودیوں کی ایک افغانوں کی جماعت کے ساتھ کھڑی کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا منہ اور ان کا اونچا ناک اور چہرہ بیضاوی ایسا باہم مشابہ معلوم ہوگا کہ خود دل بول اٹھے گا کہ یہ لوگ ایک ہی خاندان میں سے ہیں۔“

چوتھا قرینہ افغانوں کی پوشاک بھی ہے۔ افغانوں کے لمبے کرتے اور جبے یہ وہی وضع اور پیرایہ اسرائیلیوں کا ہے جس کا انجیل میں بھی ذکر ہے۔

پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔ مگر خوامین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیونکہ یہودی کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔

چھٹا قرینہ افغانوں کے بنی اسرائیل ہونے پر یہ ہے کہ افغانوں کا یہ بیان کہ قیس ہمارا مورث اعلیٰ ہے ان کے بنی اسرائیل ہونے کی تائید کرتا ہے کیونکہ یہودیوں کی کتب مقدسہ میں سے جو کتاب پہلی تاریخ کے نام سے موسوم ہے اس کے باب 9 آیت 36 میں قیس کا ذکر ہے اور وہ بنی اسرائیل میں سے تھا۔ اس سے ہمیں پتہ ملتا ہے کہ یا تو اسی قیس کی اولاد میں سے کوئی دوسرا قیس ہوگا جو مسلمان ہو گیا ہوگا اور یا یہ کہ مسلمان ہونے والے کا کوئی اور نام ہوگا اور وہ اس قیس کی اولاد میں سے ہوگا اور پھر باعثِ خطا و حافظہ اس کا نام بھی قیس سمجھا گیا۔ بہر حال ایک ایسی قوم کے منہ سے قیس کا لفظ نکلنا جو کتب یہود سے بالکل بے خبر تھی اور محض ناخواندہ تھی، یقینی طور پر سمجھا جاتا ہے کہ یہ قیس کا لفظ انہوں نے اپنے باپوں سے سنا تھا کہ ان کا مورث اعلیٰ ہے۔ پہلی تاریخ آیت 29 کی یہ عبارت ہے۔ ”اور نیر سے قیس پیدا ہوا اور قیس سے ساؤل پیدا ہوا اور ساؤل سے یہوئین۔“

ساتواں قرینہ اخلاقی حالتیں ہیں۔ جیسا کہ سرحدی افغانوں کی زودرنجی اور تلون مزاجی اور خود غرضی اور گردن کشی اور کج مزاجی اور کج روی اور دوسرے جذبات نفسانی اور خوبی خیالات اور جاہل اور بے شعور ہونا مشاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ تمام صفات وہی ہیں جو توریت اور دوسرے صحیفوں میں اسرائیلی قوم کی لکھی گئی ہیں۔ اور اگر قرآن شریف کھول کر سورۃ بقرہ سے بنی اسرائیل کی صفات اور عادات اور اخلاق اور افعال پڑھنا شروع کرو تو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا سرحدی افغانوں کی اخلاقی حالتیں بیان ہو رہی ہیں۔“

(ایام اسح صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 300 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 914 پر)

”سلطان القلم“ کی گل افشائیاں

□ ”اے عبدالحق غزنوی، اے گمراہ عبدالجبار، اور تم نے دیکھ لیا کہ تمہیں طاقت نہیں ہوئی کہ میری کلام جیسی کلام بنا لاؤ۔ اور عبدالجبار کی جماعت میں سے ایک موذی نے کہا کہ یہ شخص دجال اور اکفرا لکفار ہے اور ان میں سے ایک غزنوی شخص ہے جس کو عبدالحق کہتے ہیں اور اسے گالیاں دیں اور پیشہ کی طرح اچھلا اور وہ ایک چوہا ہے شیروں کو اپنے سوراخ میں آواز سے ڈراتا ہے اور ایک شیخ لمبی زبان والا بہت ہڈیان والا عبدالحق سے مشابہ ہے۔ اس نے گمان کیا ہے کہ وہ زمانہ کے فاضلوں میں سے ہے اور یہ شیخ نجفی ہے اور شیعہ ہے۔ اور اس نے عربی میں میری طرف ایک خط لکھا۔ بلکہ اسے باوجود اس کے شب اور ستم کو کمال تک پہنچا دیا۔ اور کسی گالی کو نہ چھوڑا جسکو کمینہ رذیلوں کی طرح نہ لکھا۔ اور نہیں جانتا کہ ایمان کیا ہے اور مومنوں کی خصالتیں کیا ہیں۔ اور ہم گالی کی طرح رجوع نہیں کرتے جیسا کہ اس نے عناد سے کیا۔ مگر تو کمینوں اور سفلوں میں سے تھا۔ اور تمام تر تعجب یہ ہے کہ عبدالحق غزنوی پانچ برس سے مجھے گالیاں نکال رہا ہے۔ اور ہم نے فحش گوئی سے پرہیز کیا ہے اور ہر ایک درخت پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے تجاوز سے باز آجائیں گے اور بکو اس سے باز نہ آئے۔ پس میں نے جان لیا کہ وہ مردود اور مخذول ہیں۔ اور بد بخت اور محروم ہیں اپنے تئیں تو بہت نیک آدمیوں میں سے خیال کرتا ہے اور بد بختوں کے طریق پر چلتا ہے۔ فاستوں کی طرح تو زندگی بسر کرتا ہے۔ تیری باطنی پلیدی نے تیری صورت کو متغیر کر دیا تو ایک بھیڑیا ہے نہ انسان کی قسم اور شریروں میں سے ہے اور تو بوڑھا ہو گیا اور چمڑا پرانا ہو گیا اور خبث اور فساد کے طریقوں کو تو نہیں چھوڑتا۔ قبل اس کے جو تجھ کو کیڑے کھالیں اور موت آجائے اور تو نے مجھ سے دشمنی کی پس خدا تجھے تباہ کرے اور جلد بازوں کی طرح بکو اس مت کر پس خدا نے تیرا منہ کالا کیا۔ کلب العناد، پس اے مسخ شدہ اور تیرا سر تیرے ہی جوتوں کے ساتھ نرم کیا جائے گا۔

تجھ پر لعنت، اے غزنی کے بندر، تو کتوں کی طرح تھا، بک بک کرنے والا، کم

معرفت لکنت لسان کا داغ رکھنے والا

اور کتا ایک صورت ہے اور تو اسکی روح ہے۔

پس تیرے جیسا آدمی کتے کی طرح بھونکتا ہے اور فریاد کرتا ہے۔

ہم نے تمہیہ کے لیے تجھے طمانچہ مارا مگر تو نے طمانچہ کو کچھ نہ سمجھا۔

پس کاش ہماری پاس مضبوط اونٹ کے چمڑے کا جوتا ہوتا۔

اور جو گالی تو دینا چاہے گا وہ ہم سے سنے گا۔
 اور اگر تو بات اور جملہ میں نرمی کرے گا تو ہم بھی نرمی کریں گے۔
 اور میں تیرے نفس میں علم اور عقل نہیں دیکھتا۔
 اور تو خنزیر کی طرح حملہ کرتا ہے اور گدھوں کی طرح آواز کرتا ہے۔
 اور تو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیا۔
 اور مجھے فاسق ٹھہرایا حالانکہ تو سب سے زیادہ فاسق ہے۔
 اے شیخ شقی سوچ۔

اور انسان کی طرح فکر کر اور گدھے کی طرح آواز نہ کر۔
 پس میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر خدا کا خوف اور حیا نہ ہوتا۔
 تو میں قصد کرتا کہ گالیوں سے تجھے ناکر دیتا۔

(حجتہ اللہ ص 12 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر 12، ص 172 تا 236 از مرزا قادیانی)

قادیانی جماعت کے خلیفہ مرزا مسرور نے 4 دسمبر 2005ء کو جلسہ سالانہ مارشل
 کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "ایک اور خرابی زبان کا غلط استعمال ہے
 گالی دینا، نامناسب الفاظ کا استعمال اور دوسروں کے جذبات کو مجروح کرنا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ
 حکم ہے کہ ہمیشہ لوگوں کو اچھی بات کہو۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ جھوٹ اور زبان کے غلط
 استعمال سے بچے۔" (روزنامہ الفضل 17 دسمبر 2005ء) قادیانیوں کو زبان کے استعمال
 و حفظ و نصیحت کرنے سے پہلے مرزا مسرور کو اپنے دادا مرزا قادیانی کی بازاری زبان پر مشتمل
 تحریروں پر بھی ایک نظر ضرور ڈالنی چاہیے تھی۔ مزید برآں قادیانی جماعت کا نعرہ ہے
 "Love for all hatred for none" یعنی محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں۔ اس
 سلسلہ میں میری ہر قادیانی سے درمندانہ درخواست ہے کہ وہ مرزا قادیانی کے اخلاق و صحبت
 کے بارے میں مرزا قادیانی کی کتاب انجام آتھم صفحہ 329 تا 340 (مندرجہ روحانی خزائن
 جلد 11 صفحہ 329 تا 340) کا بھی ضرور مطالعہ کریں۔ انہیں خود اعزازہ ہو جائے گا کہ اس
 طرح کی گفتگو کوئی بھیاں بھی نہیں کرتی جبکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے:

ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے

(33) ”ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔“
تہذیب و تمدن 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی (عکس صفحہ نمبر 915 پر)

میری طرف سے گالیوں کا جواب خدا دے گا

(33) ”غرض خداوند قادر و قدوس میری پناہ ہے اور میں تمام کام اپنا اسی کو سونپتا ہوں اور یوں کے عوض میں گالیاں نہیں دینا چاہتا اور نہ کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ایک ہی ہے جو کہے گا۔“
آسمانی فیصلہ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 25 از مرزا قادیانی (عکس صفحہ نمبر 916 پر)

کتابچہ

(337) ”ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا۔ گھر آیا تو گھر والوں نے دیکھا کہ اسے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی تھی۔ وہ بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟“
میں نے جواب دیا۔ بیٹی۔ انسان سے کتہن نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے انسان کو چاہیے کہ جب کوئی گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے نہیں تو وہی کتہن کی مثال صادق آئے گی۔“
(ملفوظات جلد اول صفحہ 64 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 917 پر)

بدتر ہر ایک بد سے

(33) ”بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزباں ہے جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء بھی ہے“
(آب حیات کے آریہ اور ہم صفحہ 61 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 458، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 918 پر)

مرزا قادیانی اس شعر کا خود مصداق ہے۔ اس نے اپنی کتابوں میں مختلف لوگوں کو جو گالیاں دی ہیں، ان کی تعداد ہزاروں میں بنتی ہے۔ صفحات کی کمی کے پیش نظر صرف چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

- | | | |
|---|----------------------------|---|
| □ | اے مردار خور مولویو | (انجام آہنم ضمیرہ صفحہ 21 / حاشیہ، مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی) |
| □ | اندھیرے کے کیرو | (انجام آہنم ضمیرہ صفحہ 21، حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی) |
| □ | اے بد ذات | (انجام آہنم ضمیرہ صفحہ 45، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی) |
| □ | اے خبیث | (انجام آہنم ضمیرہ صفحہ 45، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی) |
| □ | اے پلیدو جال | (انجام آہنم ضمیرہ صفحہ 46، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 330 از مرزا قادیانی) |
| □ | اسلام کے عار مولویو | (انجام آہنم ضمیرہ صفحہ 48، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 332 از مرزا قادیانی) |
| □ | اے نابکار (بد کردار) | (انجام آہنم ضمیرہ صفحہ 50، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 334 از مرزا قادیانی) |
| □ | اے بد ذات فرقہ مولویاں | (انجام آہنم ضمیرہ صفحہ 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی) |
| □ | الو | (ضمیرہ، یہاں احمدیہ پنجم صفحہ 165، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 332 از مرزا قادیانی) |
| □ | امام الفتن | (اتمام الحجہ صفحہ 24، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 303 از مرزا قادیانی) |
| □ | انسانوں سے بدتر اور پلیدتر | (ایام الصلح صفحہ 166، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 413 از مرزا قادیانی) |
| □ | اے بد بخت مفتر کو | (انجام آہنم ضمیرہ صفحہ 58، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 342 از مرزا قادیانی) |
| □ | ایہا الکنڈیون الغالون | (انجام آہنم صفحہ 224، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 224، از مرزا قادیانی) |
| □ | اے شیخ احمقان | (انجام آہنم صفحہ 241، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 241 از مرزا قادیانی) |
| □ | ایہا الشیخ الضال | (انجام آہنم صفحہ 251، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 251 از مرزا قادیانی) |
| □ | اول درجہ کے کاذب | (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 601، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 601 از مرزا قادیانی) |
| □ | نگ اسلام مولویو | (آئینہ کمالات اسلام صفحہ (د)، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 608 از مرزا قادیانی) |
| □ | اے کوتاہ نظر مولوی | (آئینہ کمالات اسلام صفحہ (د)، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 608 از مرزا قادیانی) |
| □ | اے نفسانی مولویو | (ازالہ اوہام صفحہ 105، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 105 از مرزا قادیانی) |
| □ | اے غبی (کم عقل) | (مواہب الرحمن صفحہ 131، روحانی خزائن صفحہ 352 ج 19 از مرزا قادیانی) |

- انسانیت کے حیرانہ (ہاس) (نورالحق حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 4، 5 از مرزا قادیانی)
- سے بے بہرہ اور بے ہنہ
- اے بے ایمانو (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 69 از مرزا قادیانی)
- بد بخت پلید طبع مولوی (ایام اصلاح صفحہ 165، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)
- بے ایمان اور اندھے (انجام آہنم ضمیرہ ص 22 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 306 از مرزا قادیانی)
- بد ذات (انجام آہنم ضمیرہ ص 45، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)
- بندروں (انجام آہنم ضمیرہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)
- باطل پرست بظالوی (انجام آہنم ص 59، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 59 از مرزا قادیانی)
- بدکار آدمی (شہادت القرآن ص 84، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380 از مرزا قادیانی)
- بے ہنہ (نورالحق صفحہ 3 حصہ اول، روحانی خزائن جلد 8 ص 5 از مرزا قادیانی)
- بھیڑیے (اعجاز احمدی صفحہ 39، روحانی خزائن جلد 19 ص 150 از مرزا قادیانی)
- بچھو (اعجاز احمدی صفحہ 75، روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی)
- بے حیاہ (تذکرہ اشہادین ص 38، روحانی خزائن جلد 20 ص 40 از مرزا قادیانی)
- بڑا خبیث (ہزیبہ الوحی تتمہ ص 107، روحانی خزائن ج 22 ص 543 از مرزا قادیانی)
- پلید ملاؤں (ایام اصلاح ص 165، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)
- پلید جاہلوں (ایام اصلاح ص 166، روحانی خزائن جلد 14 ص 414 از مرزا قادیانی)
- پلید تر (ایام اصلاح ص 166، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)
- پلید دل (انجام آہنم ضمیرہ ص 4، روحانی خزائن جلد 11 ص 288 از مرزا قادیانی)
- پلید دجال (انجام آہنم ضمیرہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)
- شہداء اللہ کو علم اور ہدایت سے (اعجاز احمدی ص 43، روحانی خزائن جلد 19 ص 155 از مرزا قادیانی)
- ذرہ مس نہیں
- شہداء اللہ تجھے جھوٹ کا (اعجاز احمدی ص 51، روحانی خزائن جلد 19 ص 163 از مرزا قادیانی)
- دودھ پلایا گیا
- جاہل سجادہ نشین (انجام آہنم ضمیرہ ص 18 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 302 از مرزا قادیانی)
- جنگل کے وحشی (انجام آہنم ضمیرہ ص 49، روحانی خزائن جلد 11 ص 333 از مرزا قادیانی)

- (نزول المسحیح ص 8، روحانی خزائن جلد 18 ص 386 از مرزا قادیانی) جانور □
- (اعجاز احمدی ص 81، روحانی خزائن جلد 19 ص 193 از مرزا قادیانی) جنگلوں کے غول □
- (انجام آہنم ضمیرہ ص 50، روحانی خزائن جلد 11 ص 334 از مرزا قادیانی) جھوٹ کا گوہ کھایا □
- (نزول المسحیح ص 9، روحانی خزائن جلد 18 ص 387 از مرزا قادیانی) جھوٹ بولنے کا سرغنہ □
- (انجام آہنم ضمیرہ ص 10، روحانی خزائن جلد 11 ص 294 از مرزا قادیانی) چار پائے ہیں نہ آدمی □
- (شہادۃ القرآن ص 3 ج، روحانی خزائن جلد 6 ص 380 از مرزا قادیانی) حرامی □
- (انوار اسلام ص 30، روحانی خزائن جلد 9 ص 32 از مرزا قادیانی) حرام زادہ □
- (نور الحق ص 89 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 120 از مرزا قادیانی) حرص کے جنگل کے شیطان □
- (انوار اسلام ص 30، روحانی خزائن جلد 9 ص 31 از مرزا قادیانی) حلال زادہ نہیں □
- (آئینہ کمالات اسلام ص 600، روحانی خزائن جلد 5 ص 600 از مرزا قادیانی) جاطب اللیل □
- (انجام آہنم ضمیرہ صفحہ 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی) خبیث طبع □
- (انجام آہنم ضمیرہ صفحہ 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی) خنزیر سے زیادہ پلید □
- (انجام آہنم ضمیرہ صفحہ 47، روحانی خزائن جلد 11 ص 331 از مرزا قادیانی) خالی گدھے □
- (شہادۃ القرآن ص 5، روحانی خزائن جلد 8 ص 382 از مرزا قادیانی) خبیث نفس □
- (انجام آہنم ضمیرہ صفحہ 8، روحانی خزائن جلد 11 ص 292 از مرزا قادیانی) خبیث طینت □
- (انجام آہنم ضمیرہ صفحہ 9 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 293 از مرزا قادیانی) خبیث فرقہ □
- (انجام آہنم ضمیرہ صفحہ 17 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 17 از مرزا قادیانی) خناسوں □
- (نور الحق ص 64 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 87 از مرزا قادیانی) خسیں ابن خسیں □
- (نور الحق ص 123 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 163 از مرزا قادیانی) خراب عورتوں اور دجال کی نسل □
- (ضیاء الحق ص 9، روحانی خزائن جلد 9 ص 259 از مرزا قادیانی) خبیث النفس □
- (انوار اسلام ص 21، روحانی خزائن جلد 9 ص 23 از مرزا قادیانی) خبیث القلب □
- (ست بچن ص 9، روحانی خزائن جلد 10 ص 121 از مرزا قادیانی) خشک دماغ □
- (انجام آہنم ضمیرہ ص 21 / ج، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی) دل کے مجذوم □
- (انجام آہنم ضمیرہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی) دجال □
- (براہین پنجم ص 143، روحانی خزائن جلد 21 ص 311 از مرزا قادیانی) دنیا کے کیرے □

(ازالہ اوہام ص 510، روحانی خزائن جلد 3 ص 373 از مرزا قادیانی)	ولیۃ الارض	□
(استثناء ص 20، روحانی خزائن جلد 12 ص 128 از مرزا قادیانی)	دنیا کے کتے	□
(انجام آتھم ص 47، روحانی خزائن جلد 11 ص 47 از مرزا قادیانی)	دجال اکبر	□
(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 125 از مرزا قادیانی)	دیوٹوں	□
(ضیاء الحق ص 35، روحانی خزائن جلد 9 ص 296 از مرزا قادیانی)	دیوانے درندوں	□
(انجام آتھم ص 204، روحانی خزائن جلد 11 ص 204 از مرزا قادیانی)	دجال فریبہ	□
(انجام آتھم ص 206، روحانی خزائن جلد 11 ص 206 از مرزا قادیانی)	دجال کمینہ	□
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 69 از مرزا قادیانی)	دجال کے ہمراہیو	□
(ایام الصلح ص 166، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 413 از مرزا قادیانی)	ذلیل	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)	ذلت کے سیاہ داغ	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 24/ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 308 از مرزا قادیانی)	ذریت شیطان	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 59، روحانی خزائن جلد 11 ص 343 از مرزا قادیانی)	ذلت کے روسیاتی کے	□
	اند غرق	
(انجام آتھم ضمیمہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)	رئیس الدجالین	□
(انجام آتھم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)	رئیس المعتمدین	□
(انجام آتھم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)	راس الغاویں	□
(انجام آتھم ص 251، روحانی خزائن جلد 11 ص 251 از مرزا قادیانی)	رئیس المصلفین	□
(آئینہ کمالات اسلام ص 548، روحانی خزائن جلد 5 ص 548 از مرزا قادیانی)	رٹھیوں کی اولاد	□
(آئینہ کمالات اسلام ص 599، روحانی خزائن جلد 5 ص 599 از مرزا قادیانی)	رئیس المتکبرین	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)	سوروں	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)	سیاہ داغ	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 229، روحانی خزائن جلد 11 ص 229 از مرزا قادیانی)	سگان قبیلہ	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 251، روحانی خزائن جلد 11 ص 251 از مرزا قادیانی)	سلطان المتکبرین	□
(انجام آتھم ضمیمہ ص 253، روحانی خزائن جلد 11 ص 253 از مرزا قادیانی)	سنبھاء	□
(تمہ حقیقۃ الوحی ص 14، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)	سنبھوں کا نطفہ	□

(نور الحق ص 23 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 32 از مرزا قادیانی)	سانپوں	□
(انجام آتھم ضمیرہ ص 62، روحانی خزائن جلد 11 ص 346 از مرزا قادیانی)	سڑے گلے مردہ	□
(انجام آتھم ضمیرہ ص 4، روحانی خزائن جلد 11 ص 288 از مرزا قادیانی)	شیطان	□
(انجام آتھم ضمیرہ ص 18 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 302 از مرزا قادیانی)	شیاطین الانس	□
(انجام آتھم ضمیرہ ص 198، روحانی خزائن جلد 11 ص 198 از مرزا قادیانی)	شیخ نجدی	□
(انجام آتھم ضمیرہ ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)	شیخ احمقان	□
(انجام آتھم ضمیرہ ص 251، روحانی خزائن جلد 11 ص 251 از مرزا قادیانی)	شیخ الضال	□
(انجام آتھم ضمیرہ ص 252، روحانی خزائن جلد 11 ص 252 از مرزا قادیانی)	شقی	□
(آئینہ کمالات اسلام ص 604، روحانی خزائن جلد 5 ص 295 از مرزا قادیانی)	شغال	□
(آئینہ کمالات اسلام ص 301، روحانی خزائن جلد 5 ص 301 از مرزا قادیانی)	شیطنت کی بدبو	□
(آئینہ کمالات اسلام ص 306، روحانی خزائن جلد 5 ص 306 از مرزا قادیانی)	شیخ نامہ سیاہ	□
(کرامات الصادقین ص 27، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 69 از مرزا قادیانی)	شیخ مفضل	□
(انجام آتھم ص 9، روحانی خزائن جلد 11 ص 9 از مرزا قادیانی)	شریر بھیڑیے	□
(انجام آتھم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)	شیخ ضال بطالوی	□
(اعجاز احمدی ص 76، روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی)	شیخ الضالہ	□
(کرامات الصادقین ص 22، روحانی خزائن جلد 7 ص 65 از مرزا قادیانی)	شیخ چالباز	□
(نزول المسح ص 11، روحانی خزائن جلد 18 ص 389 از مرزا قادیانی)	شیاطین	□
(آریہ دھرم ص 31، روحانی خزائن جلد 10 ص 31 از مرزا قادیانی)	شریر النفس	□
(انجام آتھم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)	ضال بطالوی	□
(حقیقۃ الوحی ص 311، روحانی خزائن جلد 22 ص 324 از مرزا قادیانی)	ضلالت پیشہ	□
(انجام آتھم ضمیرہ ص 23 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 307 از مرزا قادیانی)	طوائف	□
(دافع البلاء ص 18، روحانی خزائن جلد 18 ص 238 از مرزا قادیانی)	ظالم طبع	□
(انجام آتھم ضمیرہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)	علیم نعال لعن اللہ الف	□
(انجام آتھم ضمیرہ ص 58، روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی)	الف مرۃ	□
	عبدالشیطان	□

- عورتوں کے عار (اعجاز احمدی ص 83، روحانی خزائن جلد 19 ص 196 از مرزا قادیانی)
- عبدالحق کا منہ کالا (انجام آتھم ضمیرہ ص 58، روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی)
- قانون (انجام آتھم ص 224، روحانی خزائن جلد 11 ص 224 از مرزا قادیانی)
- غوی فی البطالہ (انجام آتھم ص 230، روحانی خزائن جلد 11 ص 230 از مرزا قادیانی)
- قانون (انجام آتھم ص 254، روحانی خزائن جلد 11 ص 254 از مرزا قادیانی)
- غول (انجام آتھم ص 252، روحانی خزائن جلد 11 ص 252 از مرزا قادیانی)
- غبی (انجام آتھم ضمیرہ ص 33، روحانی خزائن جلد 11 ص 317 از مرزا قادیانی)
- غدار زمانہ (اعجاز احمدی ص 77، روحانی خزائن جلد 19 ص 190 از مرزا قادیانی)
- غول البراری (کرامات الصادقین ص (د)، روحانی خزائن جلد 7 ص 152 از مرزا قادیانی)
- غریبوں کی جماعت پر لعنت (انجام آتھم ضمیرہ ص 58، 59، روحانی خزائن جلد 11 ص 342، 343 از مرزا قادیانی)
- فرعون سے مراد شیخ محمد (انجام آتھم ضمیرہ ص 56، روحانی خزائن جلد 11 ص 340 از مرزا قادیانی)
- حسین بطالوی
- قسمت یا عبدالشیطان (انجام آتھم ضمیرہ ص 58، روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی)
- قاسق آدمی (تقرہ ہدیۃ الوحی ص 14، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)
- قوم کے خناسوں (انجام آتھم ص 17 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 17 از مرزا قادیانی)
- کتے (استثناء ص 20، روحانی خزائن جلد 12 ص 128 از مرزا قادیانی)
- کج طبع (آئینہ کمالات اسلام ص 301، روحانی خزائن جلد 5 ص 301 از مرزا قادیانی)
- کوئی نظر مولوی (آئینہ کمالات اسلام ص (د)، روحانی خزائن جلد 5 ص 608 از مرزا قادیانی)
- کوڑ مغزی (نزول المسح ص 66، روحانی خزائن جلد 18 ص 444 از مرزا قادیانی)
- کذاب (تقرہ ہدیۃ الوحی ص 128 / ح، روحانی خزائن جلد 22 ص 565 از مرزا قادیانی)
- کیترا (ضمیرہ براءین احمدیہ پنجم ص 165، روحانی خزائن جلد 21 ص 332 از مرزا قادیانی)
- کینہ ور (چشمہ معرفت ص 131 ج 2، روحانی خزائن جلد 23 ص 336 از مرزا قادیانی)
- کینتگی (مواہب الرحمن ص 13، روحانی خزائن جلد 19 ص 352 از مرزا قادیانی)
- کرگس (اعجاز احمدی ص 43، روحانی خزائن جلد 19 ص 155 از مرزا قادیانی)
- کج بدل (کرامات الصادقین ص 6، روحانی خزائن جلد 7 ص 48 از مرزا قادیانی)

(الہدیٰ ص 18، روحانی خزائن جلد 18 ص 262 از مرزا قادیانی)	کینوں	□
(انجام آہنگم ص 206، روحانی خزائن جلد 11 ص 206 از مرزا قادیانی)	کینہ	□
(انجام آہنگم ضمیرہ ص 25، روحانی خزائن جلد 11 ص 309 از مرزا قادیانی)	کتوں	□
(انجام آہنگم ص 265، روحانی خزائن جلد 11 ص 265 از مرزا قادیانی)	کلانعام	□
(انجام آہنگم ضمیرہ ص 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)	گندی روح	□
(انجام آہنگم ضمیرہ ص 47، روحانی خزائن جلد 11 ص 331 از مرزا قادیانی)	گدھے	□
(تحریر ہیچہ الوہی ص 115، روحانی خزائن جلد 21 ص 320 از مرزا قادیانی)	گمراہ	□
(مواہب الرحمن ص 13، روحانی خزائن جلد 19 ص 352 از مرزا قادیانی)	گرگ	□
(گمراہی اور حرم جنگل کے شیطان (کوراہق ص 89 ج 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 120 از مرزا قادیانی)	گمراہی اور حرم جنگل کے شیطان	□
(تحریر ہیچہ الوہی ص 14-15 ح، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)	لیہوں	□
(برائین احمدیہ مجسم ص 149، روحانی خزائن جلد 21 ص 317 از مرزا قادیانی)	لاف و گزاف کے بیٹے	□
(انجام آہنگم ضمیرہ 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)	مردار خور	□
(انجام آہنگم ضمیرہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)	منخوس چہروں	□
(انجام آہنگم ضمیرہ ص 58، روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی)	مفتربو	□
(انجام آہنگم ص 252، روحانی خزائن جلد 11 ص 252 از مرزا قادیانی)	ملعونین	□
(آئینہ کمالات اسلام ص 402، روحانی خزائن جلد 5 ص 402 از مرزا قادیانی)	منکثوں	□
(نزول المسح ص 224، روحانی خزائن جلد 18 ص 602 از مرزا قادیانی)	مردار	□
(تحریر ہیچہ الوہی ص 14-15 ح، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)	ملعون	□
(تحریر ہیچہ الوہی ص 14-15 ح، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)	مفسد	□
(آسمانی فیصلہ ص 32، روحانی خزائن جلد 4 ص 342 از مرزا قادیانی)	مگس طینت مولویوں	□
(استکفاء ص 20، روحانی خزائن جلد 12 ص 128 از مرزا قادیانی)	مخبط الحواس	□
(انجام آہنگم ضمیرہ ص 28 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 312 از مرزا قادیانی)	مخالفوں کی ذلت	□
(انجام آہنگم ص 24 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 24 از مرزا قادیانی)	مولویوں کی ذلت	□
(انجام آہنگم ص 24 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 24 از مرزا قادیانی)	مولوی سخت ذلیل	□
(انجام آہنگم ص 224، روحانی خزائن جلد 11 ص 224 از مرزا قادیانی)	مکذوبوں	□

(تحریر الہدیٰ الہدیٰ ص 14، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)	منہوس	□
(تحریر الہدیٰ الہدیٰ ص 115، روحانی خزائن جلد 22 ص 551 از مرزا قادیانی)	مغرور	□
(آسمانی فیصلہ ص 14، روحانی خزائن جلد 4 ص 324 از مرزا قادیانی)	مجتون درعدہ	□
(ایام اصلاح ص 165، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)	ناپاک طبع	□
(انجام آیتکم ص 20 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 20 از مرزا قادیانی)	نادان بطالوی	□
(انجام آیتکم ص 24 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 24 از مرزا قادیانی)	نفاق زدہ	□
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 69 از مرزا قادیانی)	نیم صیائیو	□
(انجام آیتکم ص 45، روحانی خزائن جلد 11 ص 45 از مرزا قادیانی)	تالاق نذیر حسین	□
(نزول اسح ص 8، روحانی خزائن جلد 18 ص 386 از مرزا قادیانی)	نجاست خور جانور	□
(انجام آیتکم ضمیرہ ص 24 (حاشیہ)، روحانی خزائن جلد 11 ص 308 از مرزا قادیانی)	ناکاروں	□
(براین احمدیہ پنجم ص 120، روحانی خزائن جلد 21 ص 285 از مرزا قادیانی)	نادان صحابی	□
(ضیاء الحق ص 27، روحانی خزائن جلد 9 ص 285 از مرزا قادیانی)	تالاق چیلوں	□
(انجام آیتکم ضمیرہ ص 23 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 308 از مرزا قادیانی)	ناپاک فرقہ	□
(انجام آیتکم ضمیرہ ص 47، روحانی خزائن جلد 11 ص 331 از مرزا قادیانی)	وہ گدھا ہے نہ انسان	□
(انجام آیتکم ضمیرہ ص 49، روحانی خزائن جلد 11 ص 333 از مرزا قادیانی)	جنگل کے وحشی	□
(انوار اسلام ص 30، روحانی خزائن جلد 9 ص 31 از مرزا قادیانی)	ولد الحرام	□
(انوار اسلام ص 29، روحانی خزائن جلد 9 ص 31 از مرزا قادیانی)	ولد الحلال نہیں	□
(انوار اسلام ص 30، روحانی خزائن جلد 9 ص 40 از مرزا قادیانی)	واہ رے شیخ جلی کے	□
	بڑے بھائی	
(انجام آیتکم ص 251، روحانی خزائن جلد 11 ص 251 از مرزا قادیانی)	والد جال البطل	□
(انجام آیتکم ضمیرہ ص 56، روحانی خزائن جلد 11 ص 340 از مرزا قادیانی)	ہامان	□
(انجام آیتکم ص 59 حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 59 از مرزا قادیانی)	ہندو زادہ	□
(اعجاز احمدی ص 43، روحانی خزائن جلد 19 ص 154 از مرزا قادیانی)	ہوا و ہوس کا بیٹا	□
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 77 از مرزا قادیانی)	ہزار لعنت کا رسہ	□
(مواہب الرحمن ص 131، روحانی خزائن جلد 19 ص 352 از مرزا قادیانی)	پھوگرگ	□

(مواہب الرحمن ص 138، روحانی خزائن جلد 19 ص 359 از مرزا قادیانی)	ہمچو جین	□
(انجام آہنم ضمیرہ ص 3، روحانی خزائن جلد 11 ص 287 از مرزا قادیانی)	یہودی صفت	□
(انجام آہنم ضمیرہ ص 19 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 303 از مرزا قادیانی)	یادہ گوہ	□
(انجام آہنم ص 24 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 24 از مرزا قادیانی)	یہودی سیرت	□
(انجام آہنم ضمیرہ ص 45، روحانی خزائن جلد 11 ص 329 از مرزا قادیانی)	یہودی	□
(اعجاز احمدی ص 76، روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی)	یا شیخ العسلالہ	□
(انجام آہنم ضمیرہ ص 24 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 308 از مرزا قادیانی)	یک چشم	□
(انجام آہنم ضمیرہ ص 21 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)	یہودیت کا خمیر	□
(کرامات الصادقین صفحہ 4)، روحانی خزائن جلد 7 ص 152 از مرزا قادیانی)	یہ غول البراری	□



نبوتِ حاضرہ میں!

مسلمانوں سے نفرت
اور معاشرتی بائیکاٹ

مرزائیوں کا عجب معاملہ ہے کہ وہ ایک طرف تو مسلمانوں سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ انہیں اپنا حصہ سمجھا جائے، انہیں برابر کے حقوق ملیں اور مسلمان معاشرتی زندگی میں ان سے مل جل کر رہیں۔ اس کو آپ حقیقت کا نام دیں گے یا منافقت کا کہ ان کی یہ جملہ خواہشیں اور جملہ تقاضے ان کے گرو اور ان کے پسماندگان کی تعلیمات کے یکسر خلاف ہیں۔ قادیانی ”تبلیغ رسالت“ میں شادی بیاہ سے لے کر جنازہ اور تدفین تک جملہ معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور انقطاع کی تعلیم ہے اور اس پر بھرپور زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں سے کسی قسم کا معاملہ نہ رکھیں حتیٰ کہ ان کے محصوم بچوں کا جنازہ نہ پڑھیں۔ مرزا قادیانی کے سلسلہ کے تمام لوازم اور مناسبات کو دیکھتے ہوئے اس امر کا فیصلہ کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی کہ وہ اپنے پیروؤں کو تمام مسلمانوں سے ایک الگ امت بنانے میں کسی درجہ ساعی و کوشاں ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب مرزا قادیانی اور اس کی ”ذریعہ البغایا“ کی تعلیمات یہ ہیں تو پھر وہ مسلمانوں سے باہمی روابط کی کیوں شدید تمنا رکھتے ہیں؟ اس دو غلے پن اور منافقانہ رول کا اندازہ کرنے کے لیے درج ذیل تحریرات سب سے بڑا ثبوت ہے۔ حسب ذیل تصریحات بلا حقلہ فرمائیں:

مسلمانوں سے ہر چیز میں اختلاف

(339) ”حضرت مسیح موعود نے تو فرمایا ہے کہ ان کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور، ان کا خدا اور ہے اور ہمارا خدا اور ہے، ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور۔ اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے۔“

(روزنامہ الفضل قادیان 21 اگست 1917ء جلد 5 نمبر 15 صفحہ 8) (عکس صفحہ نمبر 919 پر)

□ ”حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔“

(خطبہ جمعہ مرزا بشیر الدین خلیفہ قادیان، مندرجہ اخبار ”الفضل“ قادیان، جلد 19، نمبر 13، مورخہ 30 جولائی 1931ء)

مسلمانوں سے تعلقات حرام

(340) ”ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریمؐ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔“

غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں، ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا، ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا، اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں، ایک دینی، دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناٹھ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کہا جاتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریمؐ نے یہودیوں تک کو سلام کا جواب دیا ہے۔“

(کلمۃ الفصل صفحہ 169، 170 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 920، 921)

مسلمانوں کے پیچھے نماز قطعی حرام

(341) ”خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکر اور کذب یا مترود کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 318 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 922)

مسلمانوں کے پیچھے نماز؟؟

(342) ”کسی نے سوال کیا کہ جو لوگ آپ کے مرید نہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے

آپ نے اپنے مریدوں کو کیوں منع فرمایا ہے؟ حضرت نے فرمایا:

”جن لوگوں نے جلد بازی کے ساتھ بدظنی کر کے اس سلسلہ کو جو اللہ تعالیٰ نے قائم

کیا ہے، رد کر دیا ہے اور اس قدر نشانوں کی پروا نہیں کی اور اسلام پر جو مصائب ہیں، اس سے

لا پرواہ پڑے ہیں، ان لوگوں نے تقویٰ سے کام نہیں لیا اور اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا

ہے۔ انما یعقل اللہ من المتقین (المائدہ: 28) خدا صرف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا

ہے۔ اس واسطے کہا گیا ہے کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھو جس کی نماز خود قبولیت کے درجہ

تک پہنچنے والی نہیں۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 449 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 923 پر)

مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی حکمت

(343) ”صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر (مسلمانوں) کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری

اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا

موجب ہے۔ دیکھو دنیا میں روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے

دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا کے لیے ہے۔ تم اگر ان میں

رلے ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے، وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب

الگ ہو، تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 525، طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 924)

مسلمانوں کی نماز جنازہ

(344) ”اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے، اس

لیے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے، لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ

کیوں نہ پڑھا جائے، وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہے، شریعت وہی مذہب ان کے بچے کا قرار دیتی ہے۔ پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا۔ اس لیے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے۔“

(انوار خلافت صفحہ 93 مندرجہ انوار العلوم، جلد 3 صفحہ 150 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 925)

مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے اور انہیں قادیانی لڑکیوں

کا رشتہ نہ دینے کے متعلق احکامات

(345) چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

”یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر یا کذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تمہیں میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کا ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ امام منکم یعنی جب کسی نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں، بکلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔“

دوسری ہدایت جو آپ نے اپنی جماعت کے لیے جاری فرمائی، وہ احمدیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق تھی۔ اس وقت تک جیسا کہ احمدیوں اور غیر احمدی مسلمانوں کی نماز مشترک تھی یعنی احمدی لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے، اسی طرح باہمی رشتہ ناطہ کی اجازت تھی یعنی احمدی لڑکیاں غیر احمدی لڑکوں کے ساتھ بیاہ دی جاتی تھیں مگر 1898ء میں حضرت مسیح موعود نے اس کی بھی ممانعت فرمادی اور آئندہ کے لیے ارشاد فرمایا کہ کوئی احمدی لڑکی، غیر احمدی مرد کے ساتھ نہ بیاہی جائے۔ یہ اس حکم کی ایک ابتدائی صورت تھی جس کے بعد اس میں مزید وضاحت ہوتی گئی اور اس حکم میں حکمت یہ تھی کہ طبعاً اور قانوناً ازدواجی زندگی میں مرد کو عورت پر انتظامی لحاظ سے غلبہ حاصل ہوتا ہے پس اگر ایک احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ بیاہی جائے تو اس بات کا قوی اندیشہ ہو سکتا ہے کہ مرد، عورت کے دین

اب کرنے کی کوشش کرے گا اور خواہ اسے، اس میں کامیابی نہ ہو لیکن بہر حال یہ ایک خطرہ کا
 ہے جس سے احمدی لڑکیوں کو محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ علاوہ ازیں چونکہ اولاد عموماً باپ کی
 ہی ہوتی ہے اس لیے اس قسم کے رشتوں کی اجازت دینے کے یہ معنی بھی بنتے ہیں کہ ایک
 لڑکی کو اس غرض سے غیر احمدیوں کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس کے ذریعہ غیر احمدی
 اولاد پیدا کریں۔ اس قسم کی وجوہات کی بنا پر آپ نے آئندہ کے لیے یہ ہدایت جاری فرمائی
 کہ گو حسب ضرورت غیر احمدی لڑکی کا رشتہ لیا جاسکتا ہے مگر کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی کے
 ساتھ نہ بیاہی جائے بلکہ احمدیوں کے رشتے صرف آپس میں ہوں۔“

(سلسلہ احمدیہ صفحہ 84، 85 از صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 926، 927 پر)

(346) ”ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ
 پڑھیں، کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔“

(انوار خلافت صفحہ 90 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 148 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 928 پر)

قائد اعظم کی نماز جنازہ

اپنے مذہب اور خلیفہ کے حکم کی تعمیل میں چودھری ظفر اللہ خاں سابق وزیر خارجہ
 پاکستان نے قائد اعظم کی نماز جنازہ میں بھی شرکت نہیں کی۔ منیر انکوائری کمیشن کے سامنے تو
 ان کی وجہ اس نے یہ بیان کی۔

”نماز جنازہ کے امام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ احمدیوں کو کافر، مرتد اور واجب القتل
 قرار دے چکے تھے، اس لیے میں اس نماز میں شریک ہونے کا فیصلہ نہ کر سکا جس کی امامت
 ادا کر رہے تھے۔“ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت پنجاب صفحہ 212)

لیکن عدالت سے باہر جب اس سے یہ بات پوچھی گئی کہ آپ نے قائد اعظم کی
 نماز جنازہ کیوں ادا نہیں کی؟ تو اس نے کہا:

”آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر۔“

(زمیندار لاہور 8 فروری 1950ء)

جب اخبارات میں یہ واقعہ منظر عام پر آیا تو قادیانیوں کی طرف سے اس کا یہ

جواب دیا گیا:

□ ”چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قاندا عظیم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ قاندا عظیم احمدی نہ تھے، لہذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔“

(ٹریکٹ 22 بعنوان ”احزابی علماء کی راست گوئی“ کا نمونہ ناشر: مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کا جنازہ نہ پڑھا

(347) ”آپ (مرزا قادیانی) کا ایک بیٹا فوت ہو گیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا، جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے، آپ ٹھلٹے مجاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی بلکہ میرا فرمانبردار ہی رہا ہے۔ ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا اور شدت مرض میں مجھے غش آ گیا، جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس کھڑا نہایت درد سے رو رہا تھا۔ آپ یہ بھی فرماتے کہ یہ میری بڑی عزت کیا کرتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ حالانکہ وہ اتنا فرمانبردار تھا کہ بعض احمدی بھی اتنے نہ ہوں گے۔ محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا تو اس کی بیوی اور اس کے رشتہ دار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت صاحب نے اس کو فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ اس نے طلاق لکھ کر حضرت صاحب کو بھیج دی کہ آپ کی جس طرح مرضی ہے، اسی طرح کریں۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔“

(انوار خلافت صفحہ 91 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 149 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 929 پر)

مرزا قادیانی کا بیٹا فضل احمد سمجھتا تھا کہ اس کے والد نے نبوت کا دعویٰ کر کے امت مسلمہ سے غداری کی ہے، اس لیے اس نے اپنے باپ کے ”دعویٰ نبوت“ کو کبھی تسلیم نہیں کیا جس کی بنا پر مرزا قادیانی نے اپنے فرماں بردار بیٹے کا نماز جنازہ نہ پڑھا کیونکہ وہ

اپنے بیٹے کو غیر مسلم سمجھتا تھا۔

مسلمانوں کو لڑکی دینا

(348) ”ایک اور بھی سوال ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریاں کو پیش کیا۔ لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اول (حکیم نور الدین) نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا۔ اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔“

(انوار خلافت صفحہ 93، 94 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 151 از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 930 پر)

پیارے مسلمان بھائیو!

آج کل قادیانی پوری قوت کے ساتھ ختم نبوت کے قلعے پر حملہ آور ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں بے شمار گستاخوں پر مشتمل لٹریچر باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے، اور پوری آزادی کے ساتھ مسلمانوں میں تقسیم ہو رہا ہے۔ قادیانی اپنی مذموم کارروائیوں کے ساتھ ملت اسلامیہ کو ختم اور شیخ اسلام کو بھگانا چاہتے ہیں..... جبکہ ہم خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں..... خواب غفلت کے مزے لوٹ رہے ہیں..... سوچیے! شائع محشر حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے ہم آخر کب بیدار ہوں گے؟ اسلام کی غیرت اور لاج کے لیے آخر کب متحرک ہوں گے؟ عقیدہ ختم نبوت پر پے در پے یورشوں سے بچاؤ کے لیے آخر کب میدان کارزار میں اتریں گے؟ نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کی بے حرمتی اور ان کی عزتوں کو پامال کرنے والے بدبختوں کے خلاف آخر کب ایک آہنی دیوار بن کر کھڑے ہوں گے؟ یاد رکھیے! جس جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت پر ڈاکازنی ہو رہی ہو، وہاں ختم نبوت کی حفاظت کرنا آپ کا فرض عین ہے، اس سے ذرا سا بھی

اعراض کرنا خود کو حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔
 تحفظ ختم نبوت اور جنت الفردوس لازم و ملزوم ہیں۔ اس حقیقت میں کسی شک و شبہ
 کی گنجائش نہیں کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کرنے والا ہر شخص جنتی ہے۔ دلیل اس کی یہ
 ہے کہ جب مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار جہنم میں ہوں گے اور فرض کریں کہ وہاں تحفظ ختم
 نبوت کا کام کرنے والا کوئی شخص بھی موجود ہو تو مرزا قادیانی اس شخص کو طعنہ دے گا کہ ”میں تو
 جھوٹے دعویٰ نبوت کے جرم میں یہاں آیا ہوں۔ تم دنیا میں میرے دعویٰ کی تکذیب اور
 سرکوبی میں پیش پیش تھے، تمہیں کیا ملا؟ میں دعویٰ نبوت کے جرم میں جہنمی اور تم تحفظ ختم نبوت
 کا کام کرنے پر جہنمی، تو پھر فرق کیا ہوا؟“ خدا کی قسم! ایسا ممکن ہی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس
 کے حبیب مکرم ﷺ کو یہ گوارا ہی نہیں کہ کوئی شخص تحفظ ختم نبوت کا کام کرے اور وہ جہنم میں
 جائے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ایک ارشاد پاک کا مفہوم ہے ”اگر کسی نے ہم پر کوئی احسان کیا
 ہے تو ہم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے سوائے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کہ ان کے احسانات کا
 بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دے گا۔“ یہ قاعدہ و قانون اب بھی موجود ہے۔ آج بھی اگر کوئی
 شخص حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت اور عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے کام کرتا ہے تو
 حضور علیہ الصلوٰۃ السلام اس کے اس فعل سے نہ صرف بے حد خوش ہوتے ہیں بلکہ آپ ﷺ،
 اس شخص کے اس احسان کا بدلہ قیامت کے دن اپنی شفاعت کے ذریعے ادا فرمائیں گے.....
 ایک گنہگار امتی کو اس سے بڑھ کر اور کیا انعام چاہیے! آئیے تحفظ ختم نبوت کی روشنی کو
 پھیلائیں..... شفاعت محمدی ﷺ آپ کی منتظر ہے!

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
 مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
 نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا ﷺ کی حرمت پر
 خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا



تہذیب حاضرہ میں!

مرزا قادیانی
کے دعوتے

ہم طالب شہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام
بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہو گا

بڑے بڑے مستند ڈاکٹروں اور حکیموں کا کہنا ہے کہ مراق یا ہسٹیر یا ایسا موذی مرض ہے کہ یہ جسے لاحق ہو جائے وہ خود کو مافوق الفطرت چیز سمجھنے لگتا ہے۔ بھارت کے ضلع گورداسپور کی تحصیل پٹالہ کے ایک پسماندہ گاؤں قادیان کا رہنے والا جھوٹا مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی مختلف دائمی بیماریوں کا ”موبائل ہسپتال“ تھا۔ ان میں مرگی، مراق اور ہسٹیر یا مرہرست ہیں۔ ڈاکٹروں کے بقول مراق کے اسباب میں سب سے بڑا سبب ورشہ میں ملا ہوا طبعی میلان ہے۔ جب کسی خاندان میں اس مرض کی ابتدا ہو جائے تو پھر یہ اگلی نسل میں منتقل ہو جاتا ہے۔ یہ مانجھو لیا کی ایک قسم ہے۔ یہ مرض تیز سودا جو معدہ میں جمع ہوتا ہے، سے پیدا ہوتا ہے اور جس عضو میں یہ مادہ جمع ہو جاتا ہے، اس سے سیاہ بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف بڑھتے ہیں جس سے مریض میں احساس برتری کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ ہر ایک بات میں مبالغہ آرائی کرتا ہے۔ بعض مریضوں میں گا ہے گا ہے یہ فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو غیب دان سمجھنے لگتے ہیں اور بعض میں یہ بیماری یہاں تک ترقی کر جاتی ہے کہ مراقوں کو اپنے متعلق یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ ملائکہ میں سے ہیں۔ پھر وہ نبوت اور معجزات کے دعوے کرنے لگتے ہیں، خدائی کی باتیں کرتے ہیں اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتے ہیں۔

معروف قادیانی ڈاکٹر شاہنواز کا کہنا ہے:

”ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیر یا، مانجھو لیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لیے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔“

(ماہنامہ ریویو آف ریلیجنس قادیان اگست 1926ء)

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

(349) ”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ”میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹیریا ہے۔ بعض اوقات آپ مراقب بھی فرمایا کرتے تھے لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی عصبی علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو ہسٹیریا کے مریضوں میں بھی عموماً دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً کام کرتے کرتے یک دم ضعف ہو جانا، چکروں کا آنا، ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا، گھبراہٹ کا دورہ ہو جانا، ایسا معلوم ہونا کہ ابھی دم لگتا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیر ذالک۔“

(سیرۃ المہدی حصہ دوم، صفحہ 55، روایت نمبر 369، از مرزا بشیر احمد انیم اے) (عکس صفحہ نمبر 931 پر)

آنجہانی مرزا قادیانی ایک متلون مزاج اور مخبوا الحواس شخص تھا۔ اس نے اپنی زندگی میں اتنے معطلکنہ خیر دعوے کیے، اگر انہیں یکجا کر دیا جائے تو اچھی خاصی ضخیم کتاب تیار کی جا سکتی ہے۔ اس کے دعوؤں سے خود اس کے اپنے ماننے والے بھی پریشان و حیران ہیں۔ بقول شخصے مرزا قادیانی نے شاید بچپن میں اتنی چڑیاں نہ تبدیل کی ہوں جتنے اس نے دعاوی کیے ہیں۔ جس طرح گرگٹ اپنا رنگ بدلتا اور چھلاوا اپنی ہیئت تبدیل کرتا ہے، اسی طرح مرزا قادیانی نے بھی ہر روز ایک نیا دعویٰ کر کے بڑی عیاری سے اپنا بہروپ بدلا۔ اس نے عالم سے مناظر، مناظر سے محدث، محدث سے نبی، نبی سے خدا اور خدا کے بعد نجانے کیا کیا سوانگ رچائے کہ

۔ ناطقہ سر بگربیاں ہے اسے کیا کہیے

والا معاملہ ہے۔ مرزا قادیانی آج زندہ ہوتا تو ہالی وڈ کا معروف مزاحیہ اداکار Mr. Bean اُسے دیکھ کر اپنا سر پیٹ کر رہ جاتا۔ آنجہانی مرزا قادیانی کے تقریباً 100 سے زائد مختلف دعوے ہیں۔ صفحات کی کمی کے پیش نظر محض اہم دعوے پیش خدمت ہیں۔ پڑھیے اور اپنی حیرانی میں اضافہ کیجئے کہ

۔ اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں

میں بشر ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(350) "قل انما انا بشر مثلکم۔"

"کہو میں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 70 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 932 پر)

میں غلام احمد قادیانی ہوں

(351) "مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ

دیکھو یہاں کج ہے کہ جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے:

غلام احمد قادیانی

اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں، بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں اور اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہ بعض اسرار اعداد حروف کلمی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 144 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 933 پر)

میں کرم خاکی، بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار ہوں

(352) "کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار"

(برائین احمدیہ، حصہ پنجم، صفحہ 97، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 127، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 934 پر)

میں سورا مار ہوں

(353) ”ایک دفعہ قادیان میں آوارہ کتے بہت ہو گئے۔ اور ان کی وجہ سے شور و غل تھا۔ پیر سراج الحق صاحب نے بہت سے کتوں کو زہر دے کر مار ڈالا۔ اس پر بعض لڑکوں نے پیر صاحب کو چڑانے کے واسطے ان کا نام پیر کتے مار رکھ دیا۔ پیر صاحب حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی خدمت میں شاکی ہوئے کہ لوگ مجھے کتے مار کہتے ہیں۔ حضرت صاحب نے تبسم کے ساتھ فرمایا کہ اس میں کیا حرج ہے۔ دیکھیے حدیث شریف میں میرا نام ”سورا مار لکھا ہے۔ کیونکہ مسیح کی تعریف میں آیا ہے کہ یقتل الخنزیر“

(ذکر حبیب، صفحہ 162، از مفتی محمد صادق قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 935 پر)

میں امین الملک بے سنگھ بہادر ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(354) ”امین الملک بے سنگھ بہادر“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 568 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 936 پر)

میں کرشن ہوں

(355) ”اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لیے مسیح موعود کر کے بھیجا

ایسا ہی میں ہندوؤں کے لیے بطور اوتار کے ہوں۔ اور میں عرصہ میں برس سے یا کچھ زیادہ

برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دُور کرنے کے لیے

سے زمین پر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ

بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا، یا یوں کہنا چاہئے کہ

روحانی حقیقت کے رُو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ

جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ

بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لیے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لیے مسیح موعود ہے۔

کہتا ہوں کہ جاہل مسلمان اس کو سن کر فی الفور یہ کہیں گے کہ ایک کافر کا نام اپنے اوپر لے کر
مذکر کو صریح طور پر قبول کیا ہے۔ لیکن یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں رہ نہیں سکتا
اور آج یہ پہلا دن ہے کہ ایسے بڑے مجمع میں اس بات کو میں پیش کرتا ہوں کیونکہ جو لوگ خدا
کی طرف سے ہوتے ہیں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔“

(بیکریا لکوث، صفحہ 24، 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 228 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 937 پر)

(356) ”خدا تعالیٰ نے کشفی حالت میں بارہا مجھے اس بات پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قوم
میں کرشن نام ایک شخص جو گزرا ہے، وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا،
اور ہندوؤں میں اوتار کا لفظ درحقیقت نبی کے ہم معنی ہے۔ اور ہندوؤں کی کتابوں میں ایک
پیشگوئی ہے اور وہ یہ کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار آئے گا، جو کرشن کے صفات پر ہوگا اور اس کا
بمذہب ہوگا۔ اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ میں ہوں۔ کرشن کی دو صفت ہیں۔ ایک زورور یعنی
دردوں اور سوروں کو قتل کرنے والا، یعنی دلائل اور نشانوں سے۔ دوسرے گوپال یعنی گائیوں کو
پالنے والا یعنی اپنے انھاس سے نیکوں کا مددگار۔ اور یہ دونوں صفتیں مسیح موعود کی صفتیں ہیں اور
یہی دونوں صفتیں خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہیں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 311 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 938 پر)

میں آریوں کا بادشاہ ہوں

(357) ”اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے۔ چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا
ہے جس کو زور گوپال بھی کہتے ہیں (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے
دیا گیا ہے۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں، وہ
کرشن میں ہی ہوں۔ اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر
ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔“

(ظہیر الوحی، صفحہ 521، 522 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521، 522 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 939، 940 پر)

میں کرشن جی رُودر گوپال ہوں

(358) ”شام کے وقت حضرت اقدس نے ذیل کی روایا بیان فرمائی کہ

ایک بڑا تخت مربع شکل کا ہندوؤں کے درمیان بچھا ہوا ہے جس پر میں بیٹھا ہوا ہوں۔ ایک ہندو کسی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ کرشن جی کہاں ہیں؟ جس سے سوال کیا گیا وہ میری طرف اشارہ کرنے کہتا ہے کہ یہ ہے۔ پھر تمام ہندو روپیہ وغیرہ نذر کے طور پر دینے لگے۔ اتنے جھوم میں سے ایک ہندو بولا۔ ”کرشن جی رُودر گوپال“

(ملفوظات، جلد سوم صفحہ 444 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 941 پر)

میں سلطان القلم ہوں

(359) ”اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 58، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 942 پر)

میں غازی ہوں

(360) ”اس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے۔“

(نشان آسمانی صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 375 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 943 پر)

میں گورنمنٹ برطانیہ کے لیے پناہ اور تعویذ ہوں

(361) ”میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں یہ کہہ سکتا

ہوں کہ میں ان تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لیے

بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچا دے اور خدا

نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچا دے اور تو ان میں ہو۔ پس اس

گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثل نہیں اور مقترب یہ

گورنمنٹ جان لے گی، اگر مردم شناسی کا اس میں ماہر ہے۔“

(نور الحق، صفحہ 33، مندرجہ روحانی خزائن جلد 8، صفحہ 44، 45 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 944، 945 پر)

میں محدث ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(362) "انت محدث اللہ۔"

تو محدث اللہ ہے۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 82، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 946 پر)

میں عبدالقادر ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(363) "یا عبدالقادر انی معک۔ اے عبدالقادر میں تیرے ساتھ ہوں۔"

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 296، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 947 پر)

میں ذوالقرنین ہوں

(364) "سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آئندہ پیشگوئی کے مطابق وہ

ذوالقرنین میں ہوں جس نے ہر ایک قوم کی صدی کو پایا۔"

(برائین احمدیہ جلد پنجم صفحہ 146 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 314 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 948 پر)

میں آدم ہوں، میں احمد ہوں، میں مریم ہوں

میں موسیٰ ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(365) "یا ادم اسکن ائب و ذرؤبک الجنة یا مریم اسکن۔ مرزا قادیانی اس

الہام کی تفسیح کرتے ہوئے کہتا ہے۔ "مریم سے مریم ام عیسیٰ مراد نہیں اور نہ آدم سے آدم

ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اس جگہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ مراد ہیں، اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات میں کہ جو موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد وغیرہ نام بیان کیے گئے ہیں، ان ناموں سے بھی وہ انبیاء مراد نہیں ہے بلکہ ہر ایک جگہ یہی عاجز مراد ہے۔ اب جبکہ اس جگہ مریم کے لفظ سے کوئی موٹ مراد نہیں بلکہ مذکر مراد ہے تو قاعدہ یہی ہے کہ اس کے لیے صیغہ مذکر ہی لایا جائے یعنی یا مریم اسکن کہا جائے..... اور زوج کے لفظ سے رفقاء اور اقرباء مراد ہیں زوج مراد نہیں ہے اور لغت میں یہ لفظ دونوں طور پر اطلاق پاتا ہے اور جنت کا لفظ اس عاجز کے الہامات میں کبھی اس جنت پر بولا جاتا ہے کہ جو آخرت سے تعلق رکھتا ہے اور کبھی دنیا کی خوشی اور فحشیاہی اور سرور اور آرام پر بولا جاتا ہے۔“ (مکتوبات احمدیہ، جلد اول صفحہ 82، 83 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب)

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 55، 56 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 949، 950 پر)

میں خاتم الاولیاء ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(366) ”وانا خاتم الاولیاء.“

اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔

(خطبہ الہامیہ، صفحہ 35، مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 70 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 951 پر)

میں معجون مرکب ہوں

(367) ”میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور

بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے۔“

(تریاق القلوب، صفحہ 159، مندرجہ روحانی خزائن جلد 15، صفحہ 287 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 952، 953 پر)

میں خلیفۃ اللہ ہوں

(368) ”میرے لیے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی۔ اسی طرح میرے لیے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفہ اللہ ہوں۔“
(ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 210 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 954 پر)

میں امام الزماں ہوں

(369) ”امام الزماں میں ہوں۔“
(ضروریۃ الامام صفحہ 24، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 495 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 955 پر)

میں مجدد ہوں، میں مہدی ہوں، میں مسیح موعود ہوں

□ ”وَالْمُجِدِّدُ الْمَأْمُورُ وَالْعَبْدُ الْمَنْصُورُ. وَالْمَهْدِيُّ الْمَعْتَهُودُ.
وَالْمَسِيحُ الْمَوْعُودُ.“

اور (میں) وہ مجدد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے اور بندۂ مدد یافتہ ہوں اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا۔
(خطبہ الہامیہ، صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 51 از مرزا قادیانی)

میں حجر اسود ہوں

(370) ”یکے پائے من سے بوسید من سے گفتتم کہ حجر اسود منم۔“

(ترجمہ) ایک شخص نے میرے پاؤں کو چمکا اور میں نے (اسے) کہا کہ حجر اسود میں ہوں۔
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 29 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 956 پر)

میں بیت اللہ ہوں

(371) ”خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 28، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 657 پر)

میں قرآن ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(372) مَا آتَا إِلَّا كَالْقُرْآنِ.

ترجمہ: میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 570 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 658 پر)

میں میکائیل ہوں

(373) ”بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بطور استعارہ فرشتہ کا لفظ آ گیا ہے اور دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند۔“

(اربعین 3 (حاشیہ) صفحہ 25، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 413، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 659 پر)

میں حضرت حسینؑ سے بڑھ کر ہوں

(374) ”اے عیسائی مشنریو! اب رہنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اُس سچ سے بڑھ کر ہے۔ اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہے۔“

(دافع البلاء، صفحہ 17، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 233، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 660 پر)

میں زندہ علی ہوں

(375) ”پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے، اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔“

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 400، طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 961 پر)

میں مدینۃ العلم ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(376) ”انت مدینۃ العلم. تو علم کا شہر ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 320، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 962 پر)

میں مریم اور عیسیٰ ہوں

(377) ”اور یہ الہام اصل میں آیات قرآنی ہیں جو حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے متعلق ہیں۔ ان آیتوں میں جس عیسیٰ کو لوگوں نے ناجائز پیدائش کا انسان قرار دیا ہے، اسی کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس کو اپنا نشان بنائیں گے اور یہی عیسیٰ ہے جس کی انتظار تھی اور الہامی مبارکوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں۔“

(کشتی نوح، صفحہ 54، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 52، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 963 پر)

میں مریم ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں ابن مریم ہوں

(378) ”اس (اللہ) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ ڈھایا تا رہا۔ پھر جب اس پردہ برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 117 میں درج ہے، مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفع کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں اللہ شہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بزرگیہ اس الہام کے جو

سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بتایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔“

(کشتی نوح، صفحہ 52، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 50، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 964 پر)

میں ابن مریم سے افضل ہوں

(379) ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے“

(دافع البلاء، صفحہ 20، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 240، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 965 پر)

میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں

(380) ”میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ یعنی بیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی

خبریں پانے والا بھی۔“

(ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ 7، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 211، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 966 پر)

میں آدم اور احمد مختار ہوں

(381) ”آدم نیز احمد مختار

میں آدم اور احمد مختار ہوں“

(نزول المسیح، صفحہ 99، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 477، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 967 پر)

میں مسیح زماں ہوں، میں کلیم خدا ہوں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں

(382) ”منم مسیح زمان و منم کلیم خدا

منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد“

(ترجمہ) ”میں سچ زماں ہوں، میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں، میں محمد ہوں، میں احمد
مجتبیٰ ہوں۔“

(تریاق القلوب، صفحہ 6، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 134، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 968 پر)

میں تمام انبیاء کا مجموعہ ہوں

(383) ”خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام
میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم
ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسمعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں،
میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر
محمد اور احمد ہوں۔“

(حقیقت الوجدی، حاشیہ) صفحہ 73، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 76، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 969 پر)

میں محمد ہوں

(384) ”پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے۔ محمد رسول اللہ
واللین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم۔ اسی وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“
(ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ 3، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 207، از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 970 پر)

میں احمد ہوں

(385) ”وسمانی رہی احمد فاحمدونی۔“

میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے۔ پس میری تعریف کرو۔“

(خطبہ الہامیہ، صفحہ 21، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ 53، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 971 پر)

میں رحمتہ للعالمین ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(386) ”وما ارسلک الا رحمة للعالمین.“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 64 طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 972 پر)

میں خاتم الانبیاء ہوں

(387) ”بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ 8، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 212، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 973 پر)

میں توحیدِ خدا اور تفریدِ خدا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(388) ”انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی۔“

تو مجھ سے ایسا ہے جیسا میری توحید اور تفرید۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 53، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 974 پر)

میں عرشِ خدا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(389) ”انت منی بمنزلة عروسی۔“

تُو میرے نزدیک عرش کی مانند ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 427، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 975 پر)

میں مالکِ کن فیکون ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(390) "إِنَّمَا أَمْرُكَ إِذَا أَرَدْتَ لِشَيْءٍ أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ."

(ترجمہ) تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے، وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔
(تذکرہ محمود وحی والہامات، صفحہ 443، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 976 پر)

میں زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(391) "وَاعطيت صفة الافناء والاحياء."

اور مجھ کو قافی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔

(طلبہ الہامیہ، صفحہ 21، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ 56، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 977 پر)

میں نطفہ خدا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(392) "آلت من ماء فاعلم من فاعلم."

تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ بزدلی سے ہیں۔

(تذکرہ محمود وحی والہامات، صفحہ 164، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 978 پر)

(نوٹ) عربی لغت میں ماء سے مراد اکثر جگہ نطفہ ہے۔ مثلاً هو الذی خلق من

سورا (الفرقان: 54) اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے انسان کو پانی (نطفہ) سے پیدا

کریا جگہ فلینظر الانسان مع خلقه خلق من ماء دافقہ ۵ یخرج من بین

والعواقب. (الطارق: 5 تا 7) ترجمہ: پس انسان کو چاہیے کہ دیکھے کہ وہ کس چیز سے

پیدا ہوا۔ وہ اچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا جو کہ باپ کی پیشہ اور ماں کی چھاتیوں سے

کلتا ہے۔ اور بھی کئی آیات ہیں۔ جن میں ماء سے مراد نطفہ لیا گیا ہے۔ لہذا مرزا قادیانی کا الہام ”انت من ماء نا“ اس کے معنی ہوں گے۔ ”انت من نطفتنا“ تو ہمارے نطفہ میں سے ہے اور لوگ بزدلی کے کچھڑے۔

میں خدا کا بیٹا ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(393) ”انت منی بمنزلة اولادی۔

تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 325، 326 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 979، 980 پر)

میں خدا کی بیوی ہوں

(394) ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ

کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔“

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34 از قاضی یار محمد قادیانی مرید آنجناب مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 981 پر)

حالانکہ قرآن مجید میں ہے:

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ.

”اس (اللہ تعالیٰ) کے لیے کوئی بیوی نہیں ہے۔“ (انعام: 101)

میں خدا کا باپ ہوں

بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اُسے الہام کیا:

(395) ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِفَلَامٍ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ. كَأَنَّ اللَّهَ لَوَلَّ مِنَ السَّمَاوَاتِ

ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 554 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 982 پر)
نوٹ: اس الہام میں مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کو خدا قرار دیا تو اس کا معنی یہ ہوا کہ مرزا قادیانی خدا کا باپ ہوا۔ (نعوذ باللہ)!

میں خود خدا ہوں

(396) ”میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، صفحہ 152، طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 983 پر)

جھوٹ ہیں باطل ہیں دعوے قادیانی آپ کے
بات سچی ایک بھی ہم نے نہ پائی آپ کی
ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

جب کسی میں حیا ختم ہو جائے تو وہ جو چاہے کرتا پھرے۔“

بلاشبہ قادیانی جماعت کا بانی آنجنابی مرزا قادیانی اس حدیث مبارکہ کا مصداق ہے۔ لیکن افسوس ان پڑھے لکھے قادیانیوں پر ہے جو ایسے مخبوط الحواس اور قاترا العقل شخص کے بددکار ہیں۔ قادیانیوں کا کہنا ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو صرف مہدی یا مسیح موعود مانتے ہیں جبکہ اس نے 100 سے زائد مختلف دعوے کیے ہیں۔ قادیانیوں کو چاہیے کہ وہ ہر قسم کے تعصب، حسد، لالچ اور خود غرضی سے علیحدہ ہو کر مرزا قادیانی کے ان مذکورہ دعوؤں کو دیکھیں، پڑھیں، سوچیں اور اپنے ضمیر کی آواز پر صدق نیت کے ساتھ قادیانی عقائد سے تائب ہو کر واپس اسلام کی آغوش میں آجائیں کیونکہ اسلام ہی وہ سچا دین ہے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔



تعمیرت حاضر ہیں!

مرزا قادیانی
فرد یا عورت

مرزا قادیانی کی زندگی بھی ایک عجیب مسخرانہ اور مضحکہ خیز تھی۔ اس میں درجنوں ایسے نادر واقعات ملتے ہیں جن کے مطالعے سے بے اختیار ہنسی آتی ہے اور ضبط کرنے پر بھی ضبط نہیں ہوتی۔ پنجابی نبی کے حالات زندگی اور تحریرات کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ پتہ لگانا مشکل ہے کہ وہ مرد تھا یا عورت؟ حیرانی ہوتی ہے کہ کیا لکھیں اور کیا کہیں؟ قارئین کرام خود ملاحظہ فرمائیں:

اللہ کا بچہ

(397) ”اسی طرح میری کتاب اربعین نمبر 4 صفحہ 19 میں بابوالہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہے..... یعنی بابوالہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے۔ ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔“

(تحریر حقیقت الہی صفحہ 581 ہندجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 581 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 984 پر)

کم بخت بابوالہی بخش کو سوچھی بھی تو کیا سوچھی اور دیکھا بھی تو کیا دیکھا! مرزا قادیانی کا حیض و نفاس اور وہ بھی کن دنوں میں جبکہ مرزا قادیانی ایام ماہواری کی مصیبت میں دوچار تھا۔

یا مظهر العجائب
بچہ مع زچہ کے غائب

اللہ مرد، مرزا عورت؟

(398) ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت

کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔“

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34، از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 985 پر)

اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر اس سے بڑھ کر کمینہ حملہ اور اوباشانہ بہتان اور کیا ہو سکتا ہے۔ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کی ذات اقدس بھی مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں سے نہ بچ سکی۔ ایسا فاسد خیال اور نعوذ عقیدہ ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک کسی بھی گستاخ، منہ پھٹ زبان دراز سے نہیں سنا گیا۔ چونکہ مرزا قادیانی کے مرید اس سانحہ پر اصرار کرتے ہیں، چنانچہ حکایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک دفعہ رات کا وقت تھا۔ عراق کا ایک اجاڑ اور بیابان صحرا تھا۔ اس ویرانے میں خدا کا ایک نیک بندہ دنیا و مافیہا سے بے خبر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول تھا۔ یہ کوئی عام آدمی نہیں بلکہ تمام ولیوں کے سردار سید عبدالقادر جیلانی تھے۔ آپ عبادت الہی میں مصروف تھے کہ یکا یک آپ نے ایک روشنی دیکھی۔ اس روشنی سے سارا آسمان روشن ہو گیا۔ پھر آپ کو ایک آواز سنائی دی:

”اے عبدالقادر! میں تیرا رب ہوں۔ میں تیری عبادت سے راضی ہوا اور خوش ہو کر آج سے تجھے اپنی ہر قسم کی عبادت کی تکلیف سے آزاد کرتا ہوں۔“

سید عبدالقادر جیلانی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اس آواز کو سن کر اپنے ظاہری اور باطنی علوم پر توجہ کی تو مجھے اس آزادی کا کوئی بھی جواز دکھائی نہ دیا اور میں نے سوچا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اس عظیم مرتبے کے باوجود بھی آپ کو عبادت کی تکلیف سے آزادی نہیں ملی تو پھر دوسرا کوئی کس طرح اس معاملے میں معافی کا حق دار ہو سکتا ہے۔ اس خیال کے آتے ہی میں نے فوراً بلند آواز سے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا تو اس پر پھر آواز آئی۔ ”اے عبدالقادر! مبارک ہو آپ اپنے علم کی وجہ سے بچ گئے ہیں۔“ اس پر میں نے ایک مرتبہ پھر بلند آواز سے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا اور کہا ”اے لعین دفع ہو جا، میں اپنے علم کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی مدد و فضل و کرم کی وجہ سے محفوظ رہا ہوں۔“ اس پر فوراً شیطان مردود اپنی اصلی شکل میں میرے سامنے آ گیا اور اپنا سر پٹیتے ہوئے مجھ سے کہنے لگا۔ ”اے عبدالقادر! میں نے اس سے پہلے بے شمار لوگوں کو اسی طریقے سے گمراہ کیا ہے۔“

یقیناً شیطان مرزا قادیانی کے پاس بھی آیا ہوگا۔ مرزا قادیانی نے پوچھا ہوگا، کیا حکم ہے پھرے آقا! اس پر شیطان نے اپنی ہوس کا اظہار کیا ہوگا۔ تب مرزا قادیانی شیطان کی خدمت بجالایا۔ مگر افسوس اس نے اللہ تعالیٰ پر الزام لگا دیا۔
جب سے یہ دنیا قائم ہوئی ہے، آج تک کسی شخص نے بھی اللہ تعالیٰ پر ایسا بے ہودہ، گھٹیا اور بدترین کفریہ الزام نہیں لگایا۔ یہ ذلت و رسوائی صرف مرزا قادیانی کو ہی نصیب ہوئی، جس کا نذر انعام اُسے دنیا میں لیٹرین میں موت کی صورت میں ملا۔ ملاحظہ فرمائیے اور اولیٰ الابصار۔

خدا سے نہانی تعلق

(399) ”درحقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابل بیان نہیں۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 63 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 81 از مرزا قادیانی)
(عکس صفحہ نمبر 986 پر)

یہ نہانی تعلق کہیں وہ تو نہیں جس کی پردہ دری مرزا قادیانی کے مرید قاضی یار محمد کے ہاتھوں ہوئی؟ (استغفر اللہ)!

حاملہ

(400) ”اُس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے، دو برس تک صفت مریمیت میں نہیں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفع کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام کے جس سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں امین مریم ٹھہرا۔“

(کشتی لوح صفحہ 47، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 987 پر)

مرزا قادیانی کو دروزہ

(401) ”خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نوح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا۔ فاجاءها المنخاص الى جذع النخلة قالت يا ليتني مت قبل هذا وكت نسيا نسيا۔ یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ دروزہ تہہ کجھور کی طرف لے آئی۔“
(کشتی نوح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 51 از مرزا قادیانی) (مکس صفحہ نمبر 988 پر)

دروزیہ عورتوں کو ہوتی ہے۔ کیا کوئی قادیانی یہ بتانے کی زحمت گوارا کرے گا کہ کون سے زمانہ میں مرزا صاحب پر نسوانیت غالب آئی اور وہ دروزہ سے کاٹکتے رہے؟

مرزا قادیانی عیسیٰ ابن مریم کیسے بنا؟

(402) ”سورہ تحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر پوری اتباع شریعت کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے روح پھونکی گئی اور روح پھونکنے کے بعد اس مریم سے عیسیٰ پیدا ہو گیا اور اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ بن مریم رکھا کیونکہ ایک زمانہ میرے پر صرف مریمی حالت کا گزرا۔ اور پھر جب وہ مریمی حالت خدا تعالیٰ کو پسند آگئی تو پھر مجھ میں اُس کی طرف سے ایک روح پھونکی گئی۔ اس روح پھونکنے کے بعد میں مریمی حالت سے ترقی کر کے عیسیٰ بن گیا، جیسا کہ میری کتاب، براہین احمدیہ حصہ سابقہ میں مفصل اس بات کا تذکرہ موجود ہے کیونکہ براہین احمدیہ حصہ سابقہ میں اول میرا نام مریم رکھا گیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: یا مریم اسکن انت و زوجک الجنة یعنی اے مریم! تو اور وہ جو تیرا رفیق ہے، دونوں بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ اور پھر اسی براہین احمدیہ میں مجھے مریم کا خطاب دے کر فرمایا ہے: نفخت لہک من روح الصدیق یعنی اے مریم! میں نے تجھ میں صدق کی روح پھونک دی۔ پس استعار کے رنگ میں روح کا پھونکنا اس حمل سے مشابہ تھا جو مریم صدیقہ کو ہوا تھا۔ اور پھر اس حمل کے بعد آخر کتاب میں میرا نام عیسیٰ رکھ دیا، جیسا کہ فرمایا کہ یا عیسیٰ انی معوفیک واللعک الی۔ یعنی اے عیسیٰ میں تجھے دوں گا اور مومنوں کی طرح میں تجھے اپنی طرف

اٹھاؤں گا اور اس طرح پر میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ بن مریم کہلایا۔ چونکہ مریم ایک امتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے۔ پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ مگر وہ نبی جو اجاب کی برکت سے ظلی طور پر خدا تعالیٰ کے نزدیک نبی ہے اور میرا نام عیسیٰ بن مریم ہونا وہی امر ہے جس پر نادان اعتراض کرتے ہیں کہ حدیثوں میں تو آنے والے عیسیٰ کا نام عیسیٰ بن مریم رکھا گیا ہے۔ مگر یہ شخص تو ابن مریم نہیں ہے اور اس کی والدہ کا نام مریم نہ تھا اور نہیں جانتے کہ جیسا کہ سورہ تحریم میں وعدہ تھا میرا نام پہلے مریم رکھا گیا اور پھر خدا کے فضل نے مجھ میں نفع روح کیا۔ یعنی اپنی ایک خاص تجلی سے اس مریمی حالت سے ایک دوسری حالت پیدا کی اور اس کا نام عیسیٰ رکھا۔“

(براہین احمدیہ (ضمیمہ) صفحہ 189 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 361 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 989 پر)

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

قارئین کرام! مرزا قادیانی نے اپنے ”عیسیٰ“ بننے کی کہانی جس معشکہ خیز انداز میں پیش کی، اس پر مجھے ایک لطیفہ یاد آ گیا۔ ملاحظہ فرمائیں:

ڈاکٹر نے پاگل خانے میں آنے والے نئے مریض کا معائنہ کیا۔ وہ مریض ڈاکٹر صاحب کو صحت مند دکھائی دیا۔

ڈاکٹر ”کیوں میاں کیسے پہنچے؟“

مریض: دراصل کچھ عرصہ قبل میں نے ایک بیوہ سے شادی کر لی۔ عورت کی ایک جواں سال بیٹی بھی تھی۔ اتفاق سے وہ لڑکی میرے باپ کو پسند آ گئی۔ میرے باپ نے اس سے نکاح کر لیا۔ یوں میری بیوی میرے باپ کی ساس بن گئی۔ کچھ عرصہ بعد میرے باپ کے گھر ایک بچی پیدا ہوئی۔ یہ رشتے میں میری بہن لگتی تھی کیونکہ میں اس کے باپ کا بیٹا تھا۔ دوسری طرف وہ میری نواسی بھی لگتی تھی، کیونکہ میں اس کی نانی کا خاوند تھا۔ گویا میں اپنی بہن کا نانا بن گیا۔ پھر کچھ مدت کے بعد میرے گھر بیٹا پیدا ہوا، ایک طرف وہ لڑکی میرے بیٹے کی سوتیلی بہن لگتی تھی کیونکہ وہ بچہ اس کی ماں کا بیٹا تھا۔ دوسری طرف وہ اس کی دادی بھی لگتی تھی،

کیونکہ وہ میری سوتیلی ماں تھی، چنانچہ میرا بیٹا اپنی دادی کا بھائی بن گیا۔

مریض ”ڈاکٹر صاحب، ذرا سوچئے میرا باپ میرا داماد ہے اور میں باپ کا سر ہوں۔ میری سوتیلی ماں میرے بیٹے کی بہن ہے اور یوں میرا بیٹا میرا ماموں بن گیا اور میں اپنے بیٹے کا بھانجا۔

ڈاکٹر صاحب نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا اور چیخ کر کہا ”خاموش ہو جاؤ، ورنہ میں بھی پاگل ہو جاؤں گا۔“

بقول شخصے: ”کسی مسئلہ میں ایسے تشابہات سے، جن کی طرف ذہن بھی نہ جاتا ہو، استدلال کرنا اور اس باب میں محکمات کو چھوڑ دینا الحاد نہیں تو اور کیا ہے؟ چنانچہ مرزا قادیانی طہ نے ان امور کو، جو کتابوں میں بدوین و بے ایمان لوگوں کے وساوس و شبہات کے طور پر ذکر کیے گئے ہیں، جمع کر کے انہیں اپنا دین و مذہب بنا لیا ہے اور جب کسی کو اسلام سے متنفر کرنا چاہتا ہے تو (صریح نصوص میں) شیطانی شبہات کھڑے کر دیتا ہے اور جب اپنی جانب کھینچنا چاہتا ہے تو طبع کاری کے ساتھ مناسبتیں پیدا کرتا ہے اور نصوص قطعیہ کو استعارہ و مجاز پر محمول کرنے کی تاویل جس کو اس نے اپنے ذخیرۃ الحاد کا موضوع بنا رکھا ہے، اس کے ذریعہ وہ اکثر اسلامی عقائد اور بعض احکام شرعیہ، مثلاً زکوٰۃ، حج اور جہاد سے سبکدوش ہو چکا ہے اور اس کے مرید عنقریب دیگر احکام سے بھی بے باق ہو جائیں گے اور صرف الفاظ کی گردان کالی ہوگی، اور ذخیرۃ آخرت اور ہدیہ بارگاہ الہی کے لیے لے دے کر چند تاویلیں رہ جائیں گی اور بس۔ کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ وہ افعال میں بھی استعارہ مانتا ہے۔

اس فعلی استعارہ کو سن رکھو جو اس کے خاص علوم میں سے ہے اور جس کے ذریعہ وہ خارج میں حاملہ بھی ہو سکا (پس اس ”استعاراتی حمل“ کے ذریعہ جب وہ عیسیٰ کو جنم دے کر خود عیسیٰ بن سکتا ہے تو دیگر افعال کے بارے میں یہ کیوں نہیں کہا جاسکتا کہ مثلاً ہم نے استعارہ کے طور پر زکوٰۃ دے دی، استعارہ کے طور پر حج کر لیا، استعارہ کے طور پر نماز پڑھ لی، اور استعارہ کے طور پر روضہ اطہر میں دفن ہو گئے۔ وغیرہ وغیرہ۔“

اب اگر کوئی مرزا قادیانی سے یہ پوچھ لے کہ جناب! اگر آپ نے ”ابن مریم“ بنا تھا تو چاہیے یہ تھا کہ آپ کی والدہ میں پہلے مرگیا ہوتی، نہ کہ آپ میں (یہ دوسری بات ہے کہ آپ کی حقیقی والدہ نہیں تو اُن کی کوئی مثل ہوتی) وہی حاملہ ہوتی، وہیں آنحضرت

ہا المخاصی کا مصداق بنتیں یعنی دروڑہ کی مثالی کیفیت سے انھیں واسطہ پڑتا اور پھر انہی سے آپ کا ظہور ہوتا، پھر تو شاید کوئی بات بھی بن جاتی لیکن یہ وحدۃ الوجودی فلسفہ یعنی مولود اور والدہ کا ایک ہونا، نہ حکمائے اشرافین پیش کر سکے ہیں نہ مشائخین، ایسی نکتہ سنجی تو نہ طلمائے اسلام کے حصے میں آئی ہے نہ دانایان یورپ کے۔ بہت ممکن ہے کہ اس اعتراض کے جواب میں قادیانی نکمال سے نکلنے والے فضلا کچھ موٹھکافیاں کرنے لگیں۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ فلسفہ مخیرانہ دعوت کے نام پر عقل و خرد کا منہ چڑانے کے مترادف ہے اور بس۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلیوں سے منع فرمایا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے: نہی عن الاغلو طات. اور یہاں یہ حال ہے کہ مرزا قادیانی کی دعوت کی بنیاد ہی معموں اور لغتوں پر ہے۔ اَفَلَا تَعْقِلُونَ؟ جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

”سلطان القلم“ کا دعویٰ

(403) ”میں بار بار یہی کہتا ہوں کہ دو قسم کی برکتیں جن کا نام عیسوی برکتیں اور محمدی برکتیں ہیں، مجھ کو عطا کی گئی ہیں۔ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر اس بات کو جانتا ہوں کہ جو دنیا کی مشکلات کے لیے میری دعائیں قبول ہو سکتی ہیں، دوسروں کی ہرگز نہیں ہو سکتیں اور جو دینی اور قرآنی معارف حقائق اور اسرار مع لوازم بلاغت اور فصاحت کے میں لکھ سکتا ہوں، دوسرا ہرگز نہیں لکھ سکتا۔ اگر ایک دنیا جمع ہو کر میرے اس امتحان کے لیے آوے تو مجھے غالب پائے گی اور اگر تمام لوگ میرے مقابل پر اٹھیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے میرا ہی پلہ بھاری ہوگا۔“

(ایام اصلاح صفحہ 160 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 407 از مرزا قادیانی) (مکس صفحہ نمبر 990 پر)

شیطان اس کو دیکھ کے کہتا تھا رشک سے
بازی یہ مجھ سے لے گیا تقدیر دیکھے



تعمیرت حاضر ہیں!

مرزا قادیانی
کفر شنی

اللہ تعالیٰ کے چار فرشتے بہت زیادہ مشہور ہیں۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت جبرائیل علیہ السلام۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کے ذمہ ہر جاندار کی روح قبض کرنا ہے۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کے ذمہ ہواؤں اور بارشوں کا نظام سپرد ہے، حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ذمہ روز قیامت صور پھونکنا ہے جس سے پوری کائنات درہم برہم ہو جائے گی اور زمانہ آخرت شروع ہو جائے گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا پیغام (وحی نبوت و رسالت) لے کر تمام انبیاء و رسل تک پہنچاتے رہے۔ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ پر سلسلہ نبوت اور رسالت ختم ہو گیا اور وحی کا دروازہ بھی۔ لہذا حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ڈیوٹی (اللہ کے نبیوں پر وحی پہنچانا) بھی ختم ہو گئی۔ ان چاروں فرشتوں کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے ہیں جو اپنے اپنے فرائض منصبی انجام دے رہے ہیں۔

جھوٹے مدعیان نبوت کا ہمیشہ یہ دعویٰ رہا ہے کہ ان پر بھی فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ کہاوت مشہور ہے: جیسی روح، ویسے فرشتے!! یہ ضرب المثل جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی پر پوری طرح صادق آتی ہے۔ جس طرح مرزا قادیانی ایک مخبوط الحواس اور معسک خیز شخصیت کا مالک تھا، اس کے نام نہاد فرشتے بھی ایسی ہی خصلت رکھتے تھے۔ آئیے! ملتے ہیں مرزا قادیانی کے ”خصوصی“ فرشتوں سے۔

ٹپھی ٹپھی

(404) ”کوئی شخص ہے اس سے میں کہتا ہوں کہ تم حساب کر لو۔ مگر وہ نہیں کرتا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے ایک مٹھی بھر کر روپے مجھے دیے ہیں۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا جو الہی بخش کی طرح ہے مگر انسان نہیں بلکہ فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ روپوں کے

بھر کر میری جھولی میں ڈال دیے ہیں تو وہ اس قدر ہو گئے ہیں کہ میں ان کو گن نہیں سکتا۔ پھر میں نے اس کا نام پوچھا تو اس نے کہا۔ میرا کوئی نام نہیں۔ دو بارہ دریافت کرنے پر کہا کہ میرا نام ہے ٹیچی۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع دوم صفحہ 526 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 991 پر)

ٹیچی ٹیچی مرزا قادیانی کا عجیب فرشتہ تھا۔ مرزا قادیانی نے اس سے نام پوچھا تو پہلے اس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا، میرا کوئی نام نہیں۔ پھر دو بارہ دریافت کرنے پر بتایا کہ میرا نام ٹیچی ہے۔ قادیانیوں کا کہنا ہے کہ ٹیچی ٹیچی تیز رفتار فرشتہ ہے جو ٹچ کر کے جاتا ہے اور ٹچ کر کے آتا ہے۔ لیکن یہ بھی عجیب بات ہے کہ جب قادیانیوں کو ٹیچی ٹیچی کہا جاتا ہے تو وہ اس کا برا محسوس کرتے ہیں بلکہ بعض دفعہ تو وہ غصے میں آ کر جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔

شیر علی

(405) ”میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے۔ اس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں اور میل اور کدورت ان میں سے پھینک دی اور ہر ایک بیماری اور کوتاہ بینی کا مادہ نکال دیا ہے اور ایک مصفا نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا مگر بعض مواد کے نیچے رہا ہوا تھا، اس کو ایک چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح بنا دیا ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 24 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 992 پر)

معلوم ہوتا ہے کہ اس فرشتے (آئی سپیشلسٹ) نے مرزا قادیانی کی آنکھیں جھانک کر طریقے سے صاف نہیں کیں کیونکہ مرزا قادیانی آخر وقت تک آنکھوں کی بیماری ”مائی اوپٹیمیا“ میں مبتلا رہا جس کی وجہ سے وہ چاند بھی نہ دیکھ سکتا تھا۔ (سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 119)

مرزا بشیر احمد ایم اے

مرزا غلام قادر

(406) ”میں نے کشتی حالت میں دیکھا کہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی محل پر ایک شخص آیا ہے۔ مگر مجھے فوراً معلوم کرایا گیا کہ یہ فرشتہ ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 151 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 993 پر)

خیراتی

(407) ”عرصہ قریباً پچیس برس کا گزرا ہے کہ مجھے گورداسپور میں ایک رویا ہوا کہ میں ایک چارپائی پر بیٹھا ہوں اور اسی چارپائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم بیٹھے ہیں۔ اتنے میں میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ میں مولوی صاحب موصوف کو چارپائی سے نیچے اتار دوں۔ چنانچہ میں نے ان کی طرف کھسکنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ چارپائی سے اتر کر زمین پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہو گئے جن میں سے ایک کا نام خیراتی تھا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 23 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 994 پر)

مٹھن لال

(408) ”فرمایا، نصف رات سے فجر تک مولوی عبدالکریم کے لیے دعا کی گئی۔ صبح کے بعد جب سویا تو یہ خواب آئی۔ میں نے دیکھا کہ عبداللہ سنوری میرے پاس آیا ہے اور وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اس کاغذ پر میں نے حاکم سے دستخط کرانا ہے اور جلدی جانا ہے مری عورت سخت بیمار ہے اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں۔ دستخط نہیں ہوتے۔ اس وقت میں نے عبداللہ کے چہرے کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اس کے چہرہ پر ٹپک رہی ہے۔ میں نے اس کو کہا کہ یہ لوگ روکھے ہوتے ہیں۔ نہ کسی کی سپارش مانیں اور نہ کسی کی نفاعت۔ میں تیرا کاغذ لے جاتا ہوں۔ آگے جب کاغذ لے کر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مٹھن لال نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اکسٹرا اسٹنٹ تھا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا

ہے اور گرد اس کے عملہ کے لوگ ہیں۔ میں نے جا کر کاغذ اس کو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پرانا دوست ہے اور واقف ہے۔ اس پر دستخط کر دو۔ اس نے بلا تامل اسی وقت لے کر دستخط کر دیے۔ پھر میں نے واپس آ کر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا خبردار ہوش سے پکڑو، ابھی دستخط کیلئے ہیں اور پوچھا کہ عبداللہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا کہ کہیں باہر گیا ہے۔ بعد اس کے آنکھ کھل گئی اور ساتھ پھر غنودگی کی حالت ہو گئی۔ تب میں نے دیکھا کہ اس وقت میں کہتا ہوں۔ مقبول کو بلاؤ۔ اس کے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ فرمایا۔ یہ جو مٹھن لال دیکھا گیا ہے، ملائک طرح طرح کے تمسکات اختیار کر لیا کرتے ہیں۔ مٹھن لال سے مراد ایک فرشتہ تھا۔ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 474 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 995، 996 پر)

حفیظ

(409) ”صوفی نبی بخش صاحب لاہوری نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ ”بڑے مرزا صاحب پر ایک مقدمہ تھا۔ میں نے دعا کی تو ایک فرشتہ مجھے خواب میں ملا جو چھوٹے لڑکے کی شکل میں تھا۔ میں نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے، وہ کہنے لگا، میرا نام حفیظ ہے۔ پھر وہ مقدمہ رفع دفع ہو گیا۔“ (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 643 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 997 پر)

درشنی

(410) ”ایک فرشتہ کو میں نے 20 برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا۔ صورت اس کی مثل انگریزوں کے تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں۔ اس نے کہا ہاں میں درشنی آدمی ہوں۔“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 69 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 998 پر)



تجربہ حاضر ہیں!

مرزا قادیانی
کے الزامات اور جواب

جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ اس پر عربی، اردو، فارسی، انگریزی، پنجابی، عبرانی اور دوسری زبانوں میں وحیاں اور الہامات نازل ہوئے۔ اس کی بعض وحیاں اور الہامات اس قدر معجزانہ اور مہمل ہیں کہ خود مرزا قادیانی کو بھی اس کی سمجھ نہیں آئی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کی وحی اور الہامات من جانب الرحمن تھے یا منجانب الشیطان؟ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے:

□ هل انبکم علی من تنزل الشیطان ۝ تنزل علی کل افاک الیم ۝ یلقون السمع واکثرهم کذبون۔ (الشعراء: 221 تا 223)

ترجمہ: کیا میں تم کو بتا دوں کہ شیطان کن پر اترتے ہیں۔ وہ ہر جعل ساز بدکار (مرزا قادیانی ایسے جھوٹے مدعیان نبوت) پر اترا کرتے ہیں، جو سنی سنائی بات (اپنے پیروکاروں کے دلوں میں) ڈالتے ہیں اور ان سے بھی اکثر جھوٹے ہی ہوتے ہیں۔ (الشعراء: 221 تا 223)

مرزا قادیانی خود بھی اس اصول کو مانتا ہے۔

شیطانی الہامات کا ہونا حق ہے

(411) ”واضح ہو کہ شیطانی الہامات کا ہونا حق ہے۔“

(ضروریۃ الامام صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 483 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 999 پر)

مزید کہا:

(412) ”ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو کیونکہ اگرچہ

شیطان بڑا جھوٹا ہے لیکن کبھی سچی بات بتلا کر دھوکا دیتا ہے تا ایمان چھین لے۔“
(ہدیۃ الوحی صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 3 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1000 پر)

وحی خواہ کسی زبان کی بھی ہو، کوئی انسان اس کی مثال و نظیر پیش نہیں کر سکتا کیونکہ خدا کا کلام ہوتا ہے۔ آئندہ سطور میں مرزا قادیانی کی ہر زبان یعنی اردو، عربی، فارسی، انگریزی اور پنجابی کی وحیاں درج کی جا رہی ہیں۔ صاحب ذوق حضرات انہیں پڑھ کر سنجیدگی سے غور فرمائیں کہ کیا یہ خدائی کلام ہو سکتا ہے؟ کیا زبان کے اعتبار سے مرزا قادیانی کی کسی وحی میں بھی فصاحت و بلاغت یا ادبیت کی شان پائی جاتی ہے؟ کیا یہ اس درجہ کا بھی کلام کہلایا جاسکتا ہے، جو ایک عام عالم یا ادیب پیش کرتا ہے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام ملک کنعان سے تعلق رکھتے تھے، اس لیے ان پر تورات عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے ملک کی زبان سریانی تھی، اس لیے زبور سریانی زبان میں نازل ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ملک کی زبان یونانی تھی، اس لیے اللہ تعالیٰ نے انجیل کو یونانی زبان میں نازل فرمایا اور حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ عرب میں مبعوث فرمائے گئے، اس لیے قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل فرمایا گیا۔ ایک نبی کا فرض منہی ہی یہ ہے کہ جو وحی بھی من جانب اللہ نازل ہو، اس کا معنی مفہوم لوگوں کو بتائے جیسا کہ قرآن میں واضح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

□ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لهم فیصل اللہ من یشاء

ویہدی من یشاء وهو العزیز الحکیم ۵ (ابراہیم: 4)

ترجمہ: اور ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ ان کے لیے (پیغام حق) خوب واضح کر سکے، پھر اللہ جسے چاہتا ہے، گمراہ ٹھہرا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے، اور وہ غالب حکمت والا ہے۔
مرزا قادیانی اس حقیقت کی تائید میں لکھتا ہے۔

غیر معقول اور بے ہودہ امر

(413) ”یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔“

(پشم معرفت صفحہ 209 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 218 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1001 پر) جبکہ اس کے برعکس مرزا قادیانی خود اعتراف کرتا ہے:

تعجب کی بات

(414) ”مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔“

(نزل المسح صفحہ 57 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 435 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1002 پر)

آنجہانی مرزا قادیانی ہندوستان میں پیدا ہوا اور وہیں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس لیے ضروری تھا کہ اسے اردو یا پنجابی میں وحی ہوتی لیکن اس پر ایسی زبانوں میں وحی والہام ہوئے جس کو پکارہ خود بھی سمجھنے یا سمجھانے سے قاصر تھا۔ دراصل مرزا قادیانی کے ”خدا“ کا بھی کچھ پتہ نہیں کہ وہ کون ہے؟ کیونکہ مرزا قادیانی خود اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

ربنا عاج

(415) ”ربنا عاج“ ”ہمارا رب عاجی ہے۔“ (اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے)

(بماہین احمدیہ صفحہ 556 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 663 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1003 پر)

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کو اپنے خدا کا بھی علم نہیں کہ وہ کون ہے؟ افسوس! جس شخص کو اپنے خدا کا بھی پتہ نہ ہو، اس کے الہاموں کا کیا پتہ ہو سکتا ہے کہ وہ

کیا ہیں؟ پھر کیا اعتبار کہ وہ الہام واقعی رحمانی ہیں یا شیطانی؟ ایسے الہامات پر کوئی یقین کرے تو کیسے؟ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

ہوشعنا نعسا

(416) ”پھر بعد اس کے فرمایا ہوشعنا نعسا۔ یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر بعد اس کے دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت باعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں آئی لو یو۔ آئی شیل گو یو۔ لارج پارٹی اوف اسلام۔ چونکہ اس وقت یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خوان نہیں اور نہ اس کے پورے پورے معنی کھلے ہیں۔ اس لیے بغیر معنوں کے لکھا گیا ہے۔“

(براہین احمدیہ صفحہ 557 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 664 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1004 پر)

اس عبارت سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کا عاجی خدا مرزا قادیانی پر ایسے الہام کرتا ہے جس کا مفہوم دونوں کو معلوم نہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ مرزا قادیانی جن زبانوں کے سمجھنے سے بالکل عاری اور نابلد ہے، اسے انہی زبانوں میں بار بار الہامات ہوتے ہیں۔ اس سے مرزا قادیانی اور اس کے عاجی خدا کی جہالت اور بے علمی ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر مرزا قادیانی کے خدا کو معلوم ہوتا کہ مرزا قادیانی عبرانی، انگریزی اور عربی زبان سے بالکل ناواقف اور عاری ہے تو وہ کبھی ایسے الہام یا وحی نازل نہ کرتا۔

الہامات کی حقیقت کے بارے میں مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

ظن اور شک کی تاریکی

(417) ”جس دل پر درحقیقت آفتاب وحی تجلی فرماتا ہے، اس کے ساتھ ظن اور شک کی تاریکی ہرگز نہیں رہتی۔“

(نزول المسیح صفحہ 89 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 467 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1005 پر)

بے یقینی کا کلام

(418) ”لیکن اگر کوئی کلام یقین کے مرتبہ سے کمتر ہو تو وہ شیطانی کلام ہے نہ ربانی۔“
(نزول المسح صفحہ 108 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 486 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1006 پر)

عجیب و غریب الہامات جن کی سمجھ نہیں آئی

(419) ”عید کل تو نہیں پر پرسوں ہوگی۔ معلوم نہیں کل اور پرسوں کی کیا تعبیر ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 161 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1007 پر)

(420) ”اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں..... اور وہ کلمات یہ ہیں:
پریشن، عمر براطوس، یا پلاطوس۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 91 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1008 پر)

(421) ”بعد 11 انشاء اللہ (فرمایا اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ 11 سے کیا مراد ہے۔ گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ 11 کا دکھایا گیا ہے)۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 327 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1009 پر)

(422) ”عشاء سے قبل حضرت اقدس نے یہ الہام سنایا۔

لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِّنْ رِّجَالِكُمْ.

فرمایا۔ اس کے حقیقی معنی کہ تمہارے رجال میں کوئی نہ مرے گا، تو ہو نہیں سکتے

کیونکہ موت تو انبیاء تک کو آتی ہے اور نہ قیامت تک کسی نے زندہ رہنا ہے۔ شاید کوئی اور

معنی ہوں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 377 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1010 پر)

(423) ”میں ان کو سزا دوں گا۔ میں اس عورت کو سزا دوں گا۔ معلوم نہیں یہ کس کے متعلق ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 564 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1011)

(424) ”عورت کی چال۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 509 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1012)

(425) ”موت، تیراں ماہ حال کو۔“
قالباً تیراں ماہ حال سے مراد تیراں ماہ شعبان ہے۔ واللہ اعلم۔ اور میں نہیں جانتا
کہ تیراں ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیراں تاریخ، اور میں قطعی طور پر
نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے۔ اس لیے طبیعت غمگین ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 570 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1013)

(426) ”افسوسناک خبر آئی ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 589 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1014)

(427) ”بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں۔“
فرمایا: معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 589 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1015)

(428) ”کترین کا بیڑا غرق ہو گیا۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 574 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1016)

(429) ”خَفَمَ لَه.“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 266 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1017)

(430) ”نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا۔“

”آخر کا لفظ ”نہیک“ یاد نہیں اور یہ بھی پختہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 358 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1018 پر)

(431) ”انلی آوس۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 71 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1019 پر)

(432) ”ایک دم میں دم رخصت ہوا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 563 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1020 پر)

(433) ”پیٹ پھٹ گیا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 568 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1021 پر)

(434) ”تختہ الملوک۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 590 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1022 پر)

(435) ”ہیضہ کی آمدن ہونے والی ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 614 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1023 پر)

(436) ”۱۱-۱۵-۲۳-۱-۲۸-۲-۲۶-۲-۲۷-۲-۱۳-۲۷-۲۸“

۱۱-۱۳-۳۳-۱۱-۱۶-۲۷-۲۷-۲۸-۱-۱۰-۱۳-۲۷-۲-۱

۱-۱-۱۳-۲۳-۷-۱۳-۱۱-۳۳-۲۳-۳۳-۵-۱-۷

۱-۱۳-۱-۵-۷-۱-۲-۷-۱۳-۱-۱۶-۱۱-۳۳-۷-۱-۳۳-۷-۲۸-۵-۱۳

”۷-۱-۲۸-۲-۱۳“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 157 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1024 پر)

(437) ”تائی آئی۔ ہماری سمجھ میں اس کے معنی اور مطلب نہیں آیا۔ ہمارے کوئی تائی

نہیں۔ نہ حقیقی نہ رشتہ کی۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 665 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1025 پر)

محترم قارئین! آپ نے مرزا قادیانی کے ”انسانی سمجھ سے بالاتر“ انٹ سنٹ الہامات ملاحظہ کیے۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ کیا یہ غیر معقول اور بے ہودہ امر نہیں ہے کہ مرزا قادیانی کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور اسے الہام کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ خود بھی نہیں سمجھ سکتا۔

عربی الہامات

(438) وقالوا لولا نزل على رجل من قريتين عظيم. وقالوا انى لك هذا ان

هذا لمكر مكرتموه فى المدينة. قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم

الله. عسى ربكم ان يرحمكم. وما ارسلناك الا رحمة للعالمين. اليس

الله بكاف عبده. انت منى بمنزلة توحيدى و تفريدى. فحان ان تعان و تعرف بين

الناس. انت منى بمنزلة عرشى. انت منى بمنزلة ولدى. انت منى بمنزلة لا يعلمها

الخلق. انا انزلناه قريبا من القاديان. وبالحق انزلناه و بالحق نزل. صدق الله

ورسوله. وكان امر الله مفعولا. الحمد لله الذى جعلك المسيح ابن مريم.

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 547، 548، 549 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1026، 1027، 1028 پر)

انگریزی الہامات

1. You must do what I told you. (439)

2. Though all men should be angry but God is with you. He shall help you. Words of God cannot exchange.

3. I shall help you.

4. You have to go Amritsar.

5. He halts in the Zilla Peshawar.

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 92 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1029 پر)

مرزا قادیانی کے خدا کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ضلع کی انگریزی Zilla نہیں بلکہ District ہوتی ہے۔

1- I love you. I am with you. Yes I am happy. (440)

2- Life of pain. I shall help you. I can, what I

3- will do. We can, what we will do. God is coming by

4- His army. He is with you to kill enemy. The days

5- shall come when God shall help you. Glory be to the Lord.

6- God maker of earth and heaven.

(ہیئۃ الوحی صفحہ 304 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 316 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1030 پر)

(441) ”ایک دفعہ کی حالت یاد آئی ہے کہ انگریزی میں اول یہ الہام ہوا۔ آئی لو یو یعنی

میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر یہ الہام ہوا۔ آئی ایم و دیو یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں پھر

الہام ہوا۔ آئی شیل ہیلپ یو یعنی میں تمہاری مدد کروں گا۔ پھر الہام ہوا آئی کین ویٹ

آئی ول ڈو۔ یعنی میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔ پھر بعد اس کے بہت ہی زور سے جس سے

بدن کانپ گیا یہ الہام ہوا۔ وی کین ویٹ وی ول ڈو۔ یعنی ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے اور

اس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے۔“

(براہین احمدیہ صفحہ 480 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 571، 572 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1031، 1032 پر)

کم بخت ٹیچی بڑا گستاخ تھا کیا اسے یہ معلوم نہ تھا کہ ۔ نازک مزاج شاہاں تاب سخن نہ دارند

آمیزش کسی چیز میں صرف دھوکا دینے اور دنیاوی منفعت چاہنے کے لیے ہی کی

جاتی ہے مثلاً دودھ میں پانی اسی لیے ملایا جاتا ہے کہ دھوکا دے کر زیادہ پیسہ کمایا جائے، یا اصلی

کھی میں ڈالنا وغیرہ ملانے کا مقصد بھی دھوکا، فریب اور دنیاوی مال و دولت کمانا ہی مقصود ہوتا ہے مگر اس سے آخرت برباد ہو جاتی ہے۔ بطور نمونہ صرف ایک نکلڑا ملاحظہ فرمائیں جس میں قرآنی وحی کے الفاظ، انگریزی لفظ (Feeling) اور اردو عبارت کی آمیزش کر کے عوام کو دھوکا دیا گیا ہے کہ یہ الفاظ مرزا قادیانی پر بطور وحی نازل ہوئے ہیں۔

(442) اَلَمْ تَعْلَمِ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ يَلْقٰى الرُّوْحَ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ۔
 كُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَتَبَارَكَ مَنْ عِلْمٌ وَتَعْلَمُ۔ خُدا كى فېلنگ اور
 خُدا كى مېر نے كتنى بڑا كام كيا۔ ان معك و مع اهلك و مع كل من احبك۔
 (ھيٲٲ الوحى صفحہ 96 مندرجہ روحانى خزائن جلد 22 صفحہ 99 از مرزا قاديانى) (عكس صفحہ نمبر 1033 پر)

فارسی الہامات

شیخ سعدی شیرازی (1184ء تا 1292ء) شہرہ آفاق فارسی ادیب، شاعر، صوفی اور مصنف گلستان و بوستان ہیں۔ ان کا ایک مشہور شعر ہے:

مکن تکلیہ بر عمر ناپائدار
 مباش ایمن از بازی روزگار
 مرزا قادیانی نے اس شعر کو اپنے الہامات میں شامل کر لیا۔

(443) 17 مئی 1908ء ”مکن تکلیہ بر عمر ناپائدار“
 (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 640 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1034 پر)

(444) 26 اپریل 1908ء ”مباش ایمن از بازی روزگار“
 (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 640 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1035 پر)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی نے فارسی کی مشہور ضرب الامثال کو اپنا الہام قرار دیا۔ مثلاً

(445) رسیدہ بود بلائے و لے بکیر گذشت
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 434 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1036 پر)

(446) اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 104 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1037 پر)
عقل حیران ہے کہ خالق نے مخلوق کے کلام کو اپنا کلام بنا کر کیسے نازل کر دیا؟
شاعری کی اصطلاح میں ایسے کلام کو تواریخ دیا سرتہ کہتے ہیں۔ کیا قادیانیوں کے پاس اس کا کوئی
جواب ہے؟

پنجابی الہامات

”مرزا غلام احمد قادیانی نے محمدی بیگم کے ساتھ شادی کروانے کی ہر ممکن کوشش
کی۔ ترفیب، لالچ، دھمکیاں، ڈرانے اور دھمکانے کا ہر حربہ استعمال کیا مگر ناکام رہے۔ آخر
محمدی بیگم کی شادی اس کے رشتہ دار سلطان محمد سے ہو گئی۔ سلطان محمد موضع ”پٹی“ ضلع لاہور کا
رہنے والا تھا۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ اسے الہام ہوا ہے:

(447) ”پٹی پٹی گئی!“

یعنی ”پٹی“ تباہ ہو جائے گی۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 681 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1038 پر)

(448) واللہ! واللہ! سدھا ہو یا اولا۔

فرمایا۔ یہ پنجابی فقرہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کج طبع آدمی درست ہو گیا ہے۔
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 631 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1039 پر)

محترم قارئین! آخر میں ایک دلچسپ واقعہ ملاحظہ فرمائیں: مرزا قادیانی کے ایک

مرید میر عباس علی شاہ تھے۔ وہ پہلے حضرت شاہ سلیمان تونسوی کے مرید تھے۔ ان کی وفات کے بعد میر عباس علی شاہ صاحب بد قسمتی سے بغیر تحقیق کیے مرزا قادیانی کے کشتی دعوؤں سے متاثر ہو کر اس کے حلقہ ارادت میں آ گئے۔ یہ وہ دور تھا کہ مرزا قادیانی نے ابھی تک نبوت کا اعلان نہ کیا تھا۔ میر عباس علی شاہ صاحب نے ایسی وقاداری اور تابع فرمائی کا مظاہرہ کیا کہ وہ تمام قادیانیوں سے سبقت لے گئے۔ مکتوبات احمد کی پہلی اور سب سے ضخیم جلد ان خطوط پر مشتمل ہے جو مرزا قادیانی نے میر عباس کو لکھے۔

ایک دفعہ مرزا قادیانی کو میر عباس لدھیانوی کے بارے میں الہام ہوا:

(449) ”سجا ارادت مند۔ اصلها ثابت و فرعها فی السماء۔ یعنی اس کی ارادت ایسی قوی اور کامل ہے کہ جس میں نہ کچھ تزلزل ہے نہ نقصان ہے۔“
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 45 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1040 پر)

9 سال تک تاریکی میں بھٹکنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت دی اور وہ دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ ان کے قبول اسلام کی وجوہات کا بڑا سبب ایک اہم خط ہے جو مرزا قادیانی نے میر عباس علی شاہ صاحب کو لکھا اور ان سے اپنے الہامات کے سلسلہ میں راہنمائی اور علمی معاونت طلب کی۔ میر عباس علی شاہ صاحب نے سوچا کہ یہ کیسا نبی ہے جو اپنے امتی سے راہنمائی حاصل کرتا ہے۔ اس واقعہ نے ان کی کایا پلٹ دی اور وہ قادیانیت پر تین حروف بھیج کر اسلام کی آغوش میں آ گئے۔ اب آپ میر عباس علی شاہ صاحب کے نام مرزا قادیانی کا خط پڑھیے اور قادیانی نبوت کے بارے میں خود فیصلہ کیجیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(450) ”مخدومی مکرئی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد ہذا چونکہ اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں اور اگرچہ بعض ان میں سے ایک ہندو لڑکے سے دریافت کیے ہیں مگر قابل اطمینان نہیں، اور بعض منجانب اللہ بطور ترجمہ الہام ہوا تھا اور بعض کلمات شاید عبرانی ہیں۔ ان سب کی تحقیق نتیجہ ضرور ہے تاہم“

نتیجہ جیسا کہ مناسب ہو آخر جزو میں کہ اب تک چھپی نہیں درج کیے جائیں۔ آپ جہاں تک ممکن ہو، بہت جلد دریافت کر کے صاف خط میں جو پڑھا جاوے اطلاع بخشیں۔ اور وہ کلمات یہ ہیں۔ پریشن۔ عمر پراطوس، یا پلاطوس یعنی پراطوس لفظ ہے یا پلاطوس لفظ ہے۔ باعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور عمر عربی لفظ ہے اس جگہ پراطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں؟ پھر دو لفظ اور ہیں ہوشعنا نعسا معلوم نہیں کس زبان کے ہیں؟ اور انگریزی یہ ہیں اول عربی فقرہ ہے یا داؤد عامل بالناس رفقا و احساناً۔ یوسٹ ڈڈوہاٹ آئی ٹولڈ یو۔ تم کو وہ کرنا چاہیے جو میں نے فرمایا ہے۔ یہ اردو عبارت بھی الہامی ہے۔ پھر بعد اس کے ایک اور انگریزی الہام ہے اور ترجمہ اُس کا الہامی نہیں۔ بلکہ اس ہندو لفظ کے نے بتلایا ہے۔ فقرات کی تقدیم تاخیر کی صحت بھی معلوم نہیں۔ اور بعض الہامات میں فقرات کا تقدم تاخیر بھی ہو جاتا ہے۔ اُس کو غور سے دیکھ لینا چاہیے اور وہ الہام یہ ہیں دو آل من کڈ بی انگری بٹ گاڈ از وو۔ عی مثل ہلپ یو۔ واژڈس آف گاڈناٹ کین ایکس چیج۔ ترجمہ: اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے۔ لیکن خدا تمہارے ساتھ ہوگا وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اللہ کے کلام بدل نہیں سکتے۔ پھر بعد اس کے ایک دو اور الہام انگریزی ہیں، جن میں سے کچھ تو معلوم ہے اور وہ یہ ہے:

آئی مثل ہلپ یو۔ مگر بعد اس کے یہ ہے۔ یو ہیڈو گو امر تسر۔ پھر ایک فقرہ ہے، جس کے معنی معلوم نہیں اور وہ یہ ہے: عی مل ٹس ان دی ضلع پٹاور۔ یہ فقرات ہیں ان کو نتیجہ سے لکھیں اور براہ مہربانی جلد تر جواب بھیج دیں تا اگر ممکن ہو تو آخر جزو میں بعض فقرات بموضع مناسب درج ہو سکیں۔ بخیرت مولوی عبدالقادر صاحب و خواجہ علی صاحب سلام مسنون پہنچے۔“

12 دسمبر 83ء مطابق 11 صفر 1301ھ

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 583 مکتوب نمبر 36 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1041، 1042 پر)

ایک اور ہندو کاتب وحی

(451) ”ان دنوں میں ایک ہندو الہامی پیشگوئی کے لکھنے کے لیے بطور روزنامہ نویس نوکر رکھا ہوا تھا۔ اور بعض امور غیبیہ جو ظاہر ہوتے تھے، اس کے ہاتھ سے ناگری اور قاری میں قبل

از وقوع لکھائے جاتے تھے اور اس پر اس کے دستخط بھی کرائے جاتے تھے۔“

(تریاق القلوب صفحہ 59 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 260 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1043)

مرزا قادیانی کے الہامات بارے قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب انگریز تھے، اس لیے ان پر متعدد زبانوں میں وحی نازل ہوئی۔ قادیانیوں کی یہ تاویل جہالت ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ ساری کائنات کے نبی اور رسول ہیں۔ آپ پر متعدد زبانوں میں وحی کیوں نہ آئی؟ جبکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ ”محمد رسول اللہ“ کا بروز ہے۔ عجیب بات ہے کہ بروز اصل سے بڑھ جائے۔ اس وقت دنیا میں تقریباً 4 ہزار سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اگر مرزا قادیانی ”انگریز تھے“ تھا تو پھر اس کو 4 ہزار زبانوں میں وحی ہونی چاہیے تھی۔ علاوہ ازیں مرزا قادیانی کو ایسی زبانوں میں بھی وحی ہوتی تھی، جو اسے سمجھ بھی نہ آتی تھیں۔ وہ اس کا ترجمہ دھروں سے پوچھتا پھرنا تھا بلکہ اس نے اس کام کے لیے ایک ہندو لکھ رکھا ہوا تھا۔ (مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 583 مکتوب نمبر 36 طبع جدید از شیخ یعقوب علی مرعانی) سچے نبیوں (تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار) کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کی وحی لے کر آتے تھے اور اس کام کے لیے صرف وہی مخصوص تھے۔ حیرانی ہے کہ مرزا قادیانی کے لیے جو فرشتہ وحی لے کر آتا تھا، اس کا نام ”ٹپٹی ٹپٹی“ ہے (حقیقت الوحی صفحہ 332، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 346 از مرزا قادیانی) مرزا قادیانی کے الہاموں کی بجلی خود مرزا قادیانی پر گر گئی۔ وہ اعتراف کرتا ہے

(452) ”یہ کیا بات ہو گئی کہ ان کے الہاموں کی بجلی انہیں پر گر گئی۔ کیا کوئی ہے کہ اس کا جواب دے؟“

(حقیقت الوحی صفحہ 125 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 561 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1044)

مرزا قادیانی کے عجیب و غریب خواب

بلی کو پھانسی

(45) ”میں نے دیکھا کہ ایک بلی ہے اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے۔ وہ اس پر حملہ کرتا ہے۔ بار بار ہٹانے سے باز نہیں آتی تو آخر میں نے اس کا ناک کاٹ دیا ہے اور خون بہہ رہا۔ پھر بھی باز نہ آئی تو میں نے اسے گردن سے پکڑ کے اس کا منہ زمین سے رگڑنا شروع کیا۔ بار بار کرتا تھا لیکن پھر بھی سر اٹھاتی جاتی تھی تو آخر میں نے کہا کہ آؤ اسے پھانسی دے دیں۔“

ذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 402، 403 طبع چہارم از مرزا قادیانی (عکس صفحہ نمبر 1045، 1046 پر)

نامرد ہاتھی

(45) ”ہم ایک جگہ جا رہے ہیں۔ ایک ہاتھی دیکھا۔ اس سے بھاگے اور ایک اور کوچہ چلے گئے۔ لوگ بھی بھاگے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ہاتھی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا کہ وہ کسی اور کوچہ میں چلا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک نہیں آیا۔“

پھر قطارہ بدل گیا۔ گویا گھر میں بیٹھے ہیں۔ قلم پر میں نے دو نوک لگائے ہیں جو اسی سے آئے ہیں۔ پھر میں کہتا ہوں یہ بھی نامرد ہی نکلا۔ اس کے بعد الہام ہوا۔

ان اللہ عزیز ذوالانعام۔“

ذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 421 طبع چہارم از مرزا قادیانی (عکس صفحہ نمبر 1047 پر)

مرغ، بکرا، بلی، چوہا

(45) ”چند آدمی سامنے ہیں۔ ایک چادر میں کوئی شے ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ لے لیں۔ دیکھا تو اس میں چند مرغ ہیں اور ایک بکرا ہے۔ میں ان مرغوں کو اٹھا کر اسے اونچا کر کے لے چلا تا کہ کوئی بلی وغیرہ نہ پڑے۔ راستہ میں ایک بلی ملی جس نے اس کوئی شے چھل چوہا ہے مگر اس بلی نے اس طرف توجہ نہیں کی اور میں ان مرغوں کو

مخفوظ لے کر گھر پہنچ گیا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 472 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1048 پر)

مرغی کے الفاظ

(456) ”دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے۔ وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں

رہے مگر آخری فقرہ جو یاد رہا، یہ تھا۔

ان کنتم مسلمین۔

اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں؟ پھر الہام ہوا۔

انفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 492 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1049 پر)

بلا عنوان!

(457) ”بارک اللہ فی الہامیگ و وحیک و رؤیاک۔

برکت دی اللہ تعالیٰ نے تیرے الہام میں اور تیری وحی میں اور تیری خوابوں میں۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 569 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1050 پر)

قسم ہے قازیاں کے گل رخوں کی گل عذاری کی
غلام احمد کی الماری پٹاری ہے ماری کی



تعمیرت حاضر ہیں!

مرزا قادیانی
امیر الحجلاء

اسلام میں علم کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔ قرآن اور حدیث کی رُو سے علم اور اہل علم کا درجہ بہت بڑا ہے۔ علم ایک نور ہے اور جہالت تاریکی۔ جس طرح نور اور ظلمت یا روشنی اور تاریکی دونوں برابر نہیں ہو سکتے، اسی طرح ایک عالم اور جاہل دونوں ہمسر نہیں ہو سکتے۔ قرآن مجید کی رُو سے ایک اندھا اور ایک آنکھوں والا شخص دونوں مساوی نہیں ہو سکتے۔ قادیان کے جھوٹے مدعی نبوت و رسالت مرزا غلام احمد قادیانی کو زعم تھا کہ وہ بہت بڑا عالم ہے اور اسے تمام علوم خود خدا نے سکھائے ہیں۔ وہ اپنی کتب میں بار بار کہتا ہے کہ میری معلومات خدائی ہیں اور میں نے علم براہ راست اللہ سے حاصل کیا ہے۔ مرزا قادیانی اپنی وحی و انعام میں کہتا ہے:

(458) "انک باعیننا ستمیجک المعرکل و علمنه من لئنا علما"

ترجمہ: تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، ہم نے تیرا نام توکل رکھا، اپنی طرف سے علم سکھلایا۔"

(انالہ اوہام صفحہ 698 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 476 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1051 پر)

(459) "وہب لی علوماً مقلمة نقیة و معارف صافیة جليلة و علمنی ما لم

یعلم غیری من المعاصرین۔"

ترجمہ: "اللہ نے مجھے پاک مقدس علوم نیز صاف و روشن معارف عطا کیے۔ اور وہ

کچھ سکھایا جو میرے سوا کسی اور انسان کو اس زمانے میں معلوم نہ تھا۔"

(انجام آقلم صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 75 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1052 پر)

(460) ”وَعَلَّمَنِي مِنَ لَدُنِّهِ وَآكْرَمَ. اور مجھ کو اپنے پاس سے سکھایا اور عزت دی۔“
 (خطبہ الہامیہ صفحہ 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 249 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1053 پر)
 قارئین کرام! آئیے دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو کون کون سے
 صاف اور روشن معارف عطا کیے:

نبی کریم ﷺ کے والد محترم

(461) ”تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے
 چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔ اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔“
 (پیغام صلح صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 465 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1054 پر)

سیرت النبی ﷺ کا ہر طالب علم بخوبی جانتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے والد
 محترم حضرت عبداللہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے چند ماہ پہلے ایک تجارتی سفر میں
 انتقال کر گئے تھے اور آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ کا سانحہ ارتحال آپ ﷺ کی
 ولادت باسعادت کے 6 سال بعد ہوا تھا۔ مگر مرزا قادیانی کو ان تاریخی حقائق کا علم نہیں۔
 بقول ڈاکٹر غلام جیلانی برق: ”مت بھولے کہ یہ مرزا صاحب کی آخری تحریر تھی جو انہتر برس
 کے علمی مطالعہ کا نچوڑ تھی۔ پھر تحریر بھی اس ہستی کے متعلق جن کا ذکر ہر زبان پر اور جہ چاہر گھر میں
 ہے۔ اور واقعہ بھی ایسا جسے ہمارے لاکھوں واعظین تیرہ سو برس سے گلی گلی سنا رہے ہیں اور جس
 سے ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے بھی آگاہ ہیں۔ حیرت ہے کہ جناب مرزا صاحب تاریخ نبوی
 کے اس مشہور ترین واقعہ سے بھی بے خبر نکلے۔“ (حرفِ عمرانیہ از ڈاکٹر غلام جیلانی برق)
 اس عبارت میں مرزا قادیانی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ کے بارے میں
 بارے میں ”مرگئی“ ایسے الفاظ استعمال کر کے بدترین توہین کا ارتکاب کیا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے گیارہ لڑکے

(462) ”تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 286 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 299 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1055 پر) مذکورہ بات مرزا قادیانی کی جہالت پر بین دلیل ہے، حالانکہ سب جانتے ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے صاحبزادوں کی تعداد 3 تھی۔ (1) حضرت قاسم (2) حضرت عبداللہ (ان کا لقب طیب و طاہر بھی ہے) (3) حضرت ابراہیم۔

نبی کریم ﷺ کی 12 لڑکیاں

(463) ”دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں 12 لڑکیاں ہوئیں۔ آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 372 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1056 پر)

یہ عبارات مرزا قادیانی کے مراق اور مانچو لیا کا نتیجہ ہیں یا پھر ٹانک وائین کا اثر کہ کبھی کہتا ہے آپ ﷺ کے 11 بیٹے تھے اور کبھی کہتا ہے 12 لڑکیاں تھیں۔

امام بخاریؒ

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

(364) ”یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس الحدیث امام محمد اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 110 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 210 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1057، 1058 پر)

تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ نامور محدث اور صاحب الجامع اتح بخاری

شریف کا اصل نام امام ابو عبداللہ محمد ہے۔ ان کے والد گرامی کا نام محمد اسماعیل تھا جبکہ مرزا

قادیانی کا کہنا ہے کہ امام بخاری کا نام محمد اسماعیل بخاری تھا۔ یہ بات مرزا قادیانی کے جمل کا ایک اور ثبوت ہے۔

چوتھا مہینہ صفر، چوتھا دن چار شنبہ

مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کی پیدائش کے بارے میں لکھا:

(465) ”اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا۔ اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر۔ اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چار شنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا۔“

(تریاق القلوب صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 218 از مرزا قادیانی) (مکس صفحہ نمبر 1059 پر) اسلامی سال محرم سے شروع ہوتا ہے جس کا دوسرا مہینہ صفر ہے لیکن مرزا قادیانی اسے چوتھا قرار دیتا ہے۔ پھر اسلامی ہفتہ شنبہ سے شروع ہو کر جمعہ پر ختم ہوتا ہے۔

1 2 3 4 5 6 7

شنبه یک شنبہ دو شنبہ پے شنبہ چار شنبہ پنج شنبہ جمعہ
چار شنبہ پانچواں دن ہے لیکن مرزا قادیانی اسے چوتھا کہتے ہیں۔

مرزا قادیانی کی زبان اور قلم صدیقیوں کی طرح خدا کی حفاظت میں نہ تھیں بلکہ شیطان کے زیر اثر تھیں۔ اس لیے وہ معمولی معمولی باتوں میں غلط گوئی کر جاتا تھا۔ اس کی ہم ایسی مثال پیش کرتے ہیں کہ جسے پڑھ کر معمولی علم رکھنے والا شخص بھی اپنی ہنسی پر قابو نہ رکھ سکے گا۔

قادیان؟

(466) ”قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو لاہور سے گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے۔“

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ صفحہ جلد مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 22، 23 از مرزا قادیانی) (مکس صفحہ نمبر 1060، 1061 پر)

پنجاب کا ہر باشعور جانتا ہے کہ قادیان ضلع گورداسپور میں واقع ہے اور گورداسپور

لاہور سے شمال مشرق کو ہے مگر مرزا قادیانی اس کو مغرب میں لکھتا ہے۔ جب یہ حوالہ قادیانیوں کو سنایا جاتا ہے تو وہ بے حد شرمندہ ہوتے ہیں اور دل میں سوچتے ہیں ہمارے مرزا قادیانی کا کمال علمی کیا تھا کہ اسے مشرق و مغرب کی بھی خبر نہ تھی۔

چائے

(467) ”کہتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوکر چائے کی پیالی لایا جب قریب آیا تو غفلت سے وہ پیالی آپ کے سر پر گر پڑی۔ آپ نے تکلیف محسوس کر کے ذرا حیرت سے قلام کی طرف دیکھا۔ قلام نے آہستہ سے پڑھا۔ وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ. (آل عمران: 135) یہ سن کر امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کظمت. قلام نے پھر کہا وَالْعَاقِبِينَ عَنِ النَّاسِ. کظلم میں انسان غصہ دہا لیتا ہے اور اظہار نہیں کرتا ہے مگر اندر سے پوری رضا مندی نہیں ہوتی۔ اس لیے غصہ کی شرط لگا دی ہے۔ آپ نے کہا کہ میں نے غصہ کیا۔ پھر پڑھا۔ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ. محبوب الہی وہی ہوتے ہیں جو کظلم اور غصہ کے بعد نیکی بھی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ جا آزاد بھی کیا۔ راستبازوں کے نمونے ایسے ہیں کہ چائے کی پیالی گرا کر آزاد ہوا۔ اب بتاؤ کہ یہ نمونہ اصول کی عمدگی ہی سے پیدا ہوا۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 115 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1062 پر) یہ واقعہ بھی مرزا قادیانی کی جہالت کا بین ثبوت ہے۔ حضرت امام حسن نے چائے کا استعمال کیا ہو، ایسا کوئی واقعہ تاریخ میں نہیں ملتا۔

کروڑ ہا انسانوں کی موت

(468) ”دیکھو زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک ساعت میں کروڑ ہا انسان مر جاتے ہیں اور کروڑ ہا اس کے ارادہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔“

(کشتی نوح صفحہ 37 منہجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 41 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1063 پر) یہ تحریر بھی مرزا قادیانی کی نام نہاد طبیعت کا پول کھول دینے کے لیے کافی ہے۔ دنیا میں ایسا واقعہ کہیں رونما نہیں ہو رہا۔ جھوٹ پر مبنی ایسی مبالغہ آرائی قادیانیت ہی کا خاصہ ہے۔

آسانی روح

(469) ”میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے، اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لیے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسانی روح بول رہی ہے، جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 563 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1064 پر)

علمی قوت کی ضرورت

(470) ”امام الزمان کو مخالفوں اور عام سائلوں کے مقابل پر اس قدر الہام کی ضرورت نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے کیونکہ شریعت پر ہر ایک قسم کے اعتراض کرنے والے ہوتے ہیں۔ طہابت کے رُوسے بھی، ہیئت کے رُوسے بھی، طبعی کے رُوسے بھی، جغرافیہ کے رُوسے بھی اور کتب مسلمہ اسلام کے رُوسے بھی اور عقلی بنا پر بھی اور نقلی بنا پر بھی۔“

(ضرورت الامام صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 480 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1065 پر)

میں زمین کی باتیں نہیں کہتا

(471) ”میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔“

(پیغام صلح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 485 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1066 پر)



شیرت حاضر ہیں!

مُتَفَرِّقَات

قادیانی کلمہ کی حقیقت

یہ تصویر نائیجیریا (افریقہ) میں قادیانیوں کی بڑی عبادت گاہ ”احمدیہ سنٹرل ماسک“ ہے، جو قادیانی جماعت کے تیسرے بڑے سربراہ مرزا ناصر احمد کے دورہ افریقہ پر تصویری کتاب ”AFRICA SPEAKS“ سے لی گئی ہے۔ قادیانیوں کی اس عبادت گاہ پر کلمہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بجائے لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ لکھا ہے، جس کا ترجمہ ہے ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، احمد (مرزا غلام احمد قادیانی) اللہ کے رسول ہیں۔“ قادیانی کلمہ کی مزید وضاحت مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے مندرجہ ذیل اقتباس سے ہو جاتی ہے۔

احمد سے مراد مرزا قادیانی

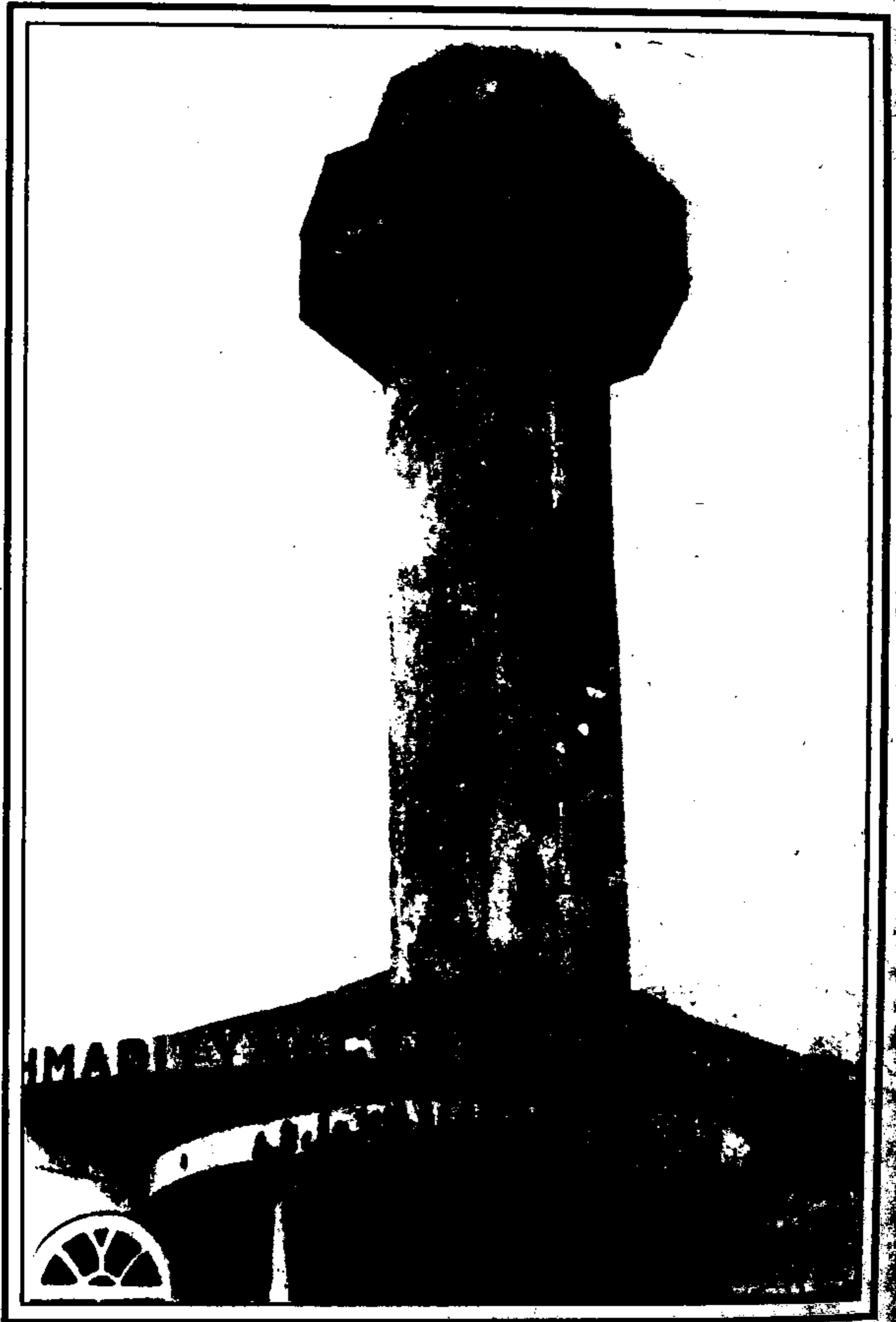
(472) ”اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے، وہ بھی اس کے مثل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ لکھنے جمالی معنوں کے رُو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے و مبشراً برسول یاتنی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں بر طبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے، لکھا گیا۔“ (ازالہ اوہام صفحہ 673 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 463 از مرزا قادیانی) اس آیت سے ظاہر ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد لیتے تو محمد و احمد کی پیش گوئی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے۔ پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیش گوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔“

(انوار خلافت صفحہ 37 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 101 مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1067 پر)

AFRICA SPEAKS

Published by:
Majlis Nusrat Jahan Tahrik-i-Jadid,
Rabwah — West Pakistan



تصویر بولتی ہے

اسرائیل میں نام نہاد مذہبی جماعت (قادیانی جماعت) کی موجودگی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ قادیانی مذہبی نہیں بلکہ ایک خالص سیاسی جماعت ہے۔ یہودی دوسرا بنیا ہے جو کبھی خسارے کا سودا نہیں کرتا۔ اسرائیل نے قادیانیوں کو اپنے نظریاتی ملک میں جو مذہبی آزادی دے رکھی ہے، وہ اس کے اصول اور قواعد و ضوابط کے صریحاً خلاف ہے۔ قادیانی جماعت یہودی کلچروں پر پلنے والا استعماری پٹھو ہے۔ قادیانیوں اور اسرائیل کے باہمی تعلقات اور روابط کا اندازہ قومی اخبارات میں 22 فروری 1985ء کے ”یروشلم پوسٹ“ کے حوالے سے چھپنے والی اس تصویر سے لگایا جاسکتا ہے، جس میں دو قادیانی مبلغوں کو اسرائیلی صدر کے ساتھ نہایت مودب انداز میں ملاقات کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اس تصویر میں اسرائیل میں سبکدوش ہونے والے قادیانی سربراہ شیخ شریف امینی نے سربراہ شیخ محمد حمید کا اسرائیل کے صدر سے تعارف کروا رہے ہیں۔ اس موقع پر شیخ شریف نے قادیانیوں کو اسرائیل میں مکمل مذہبی آزادی دینے پر اسرائیلی حکومت کی تعریف کی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ یہ تصویر قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور یہودی دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔



”یروشلیم پوسٹ“ کے حوالہ سے شائع ہونے والی تصویر میں اصل عبارت سے قادیانیوں کے اسرائیل کے ساتھ باہمی روابط کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ہندوستان میں بٹالہ کے نزدیک واقع قادیان اور پاکستان میں ربوہ کے بعد ان کا سب سے منظم مرکز اسرائیل کے شہر ”حیفہ“ میں ہے۔ اس وقت بھی جب اسرائیل میں مسلمانوں کا رہنا دو بھر ہے، قادیانیوں کو اسرائیل میں کام کرنے کی پوری آزادی ہے۔ فلسطینی عرب مسلمان آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اور قادیانی اسرائیلی وزیر اعظم، صدر اور میئر وغیرہ سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔ اسرائیل کا مسلمانوں پر ظلم و ستم اور قادیانیوں پر اتنی عنایات! آخر کس صیہونی منصوبے کا حصہ ہیں؟

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

صدر ایوب خان مرحوم کے دور میں 1962ء کی قومی اسمبلی میں میاں عبدالخالق مرحوم رکن قومی اسمبلی نے سوال اٹھایا کہ آیا اسرائیل میں قادیانی مشن موجود ہے؟ اس پر اس وقت کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے کہا کہ اگر کوئی صاحب اس سلسلہ میں ٹھوس معلومات فراہم کریں تو حکومت پاکستان ان کی ممنون ہوگی۔ اس موقع پر بھٹو صاحب نے یہ بھی بتایا کہ پاکستانی شہری اسرائیل نہیں جاسکتے اور نہ پاکستان سے ہی اسرائیل رقم بھیجی جاسکتی ہے، کیونکہ پاکستان کے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات نہیں ہیں۔ چنانچہ میرے والد تاج محمود مرحوم نے ربوہ لائبریری سے چنیوٹ کے ایک طالب علم پرویز کی معرفت قادیانی جماعت کے یرونی مشنوں کے متعلق کتابیں منگوائیں۔ ایک کتاب آور فارن مشن (Our Foreign Mission) جو قادیانی جماعت کے زیر اہتمام ربوہ میں چھپی تھی اس کے صفحہ 97 پر قادیانی جماعت کے اسرائیل میں حیفہ کے مقام پر قادیانی مشن کی تفصیلات کا ذکر موجود ہے۔ میرے والد گرامی نے وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو بذریعہ ٹیلی گرام یہ بتا دیا کہ یہ بیوقوف بہم پہنچائے۔ بعد ازاں آفا شورش کاشمیری نے اپنے ہفت روزہ جریدہ چٹان لاہور میں اس کتاب کی تحریر کے فوٹو شائع کیے۔ اس طرح پہلی مرتبہ یہ بات منظر عام پر آئی۔ اسرائیل میں قادیانی مشن کی بابت تفصیلات کا عکس ملاحظہ فرمائیں۔..... یہ کتاب مرزا غلام احمد کے پوتے مرزا مبارک احمد کی تصنیف کردہ ہے۔

OUR FOREIGN MISSIONS

A TABSHIR BOOK

A brief Account of the Ahmadiyya Work
to push Islam in various
parts of the World

MIRZA MUBARAK AHMAD



ISRAEL MISSION

The Ahmadiyya Mission in Israel is situated in Haifa at Mount Karmal. We have a mosque there, a Mission House, a library, a book depot, and a school. The mission also brings out a monthly, entitled *Al-Bushra* which is sent out to thirty different countries accessible through the medium of Arabic. Many works of the Promised Messiah have been translated into Arabic through this mission.

In many ways this Ahmadiyya Mission has been deeply affected by the Partition of what formerly was called Palestine. The small number of Muslims left in Israel derive a great deal of strength from the presence of our mission which never misses a chance of being of service to them. Some time ago, our missionary had an interview with the Mayor of Haifa, when during the discussion on many points, he offered to build for us a school at Kababeer, a village near Haifa, where we have a strong and well-established Ahmadiyya community of Palestinian Arabs. He also promised that he would come to see our missionary at Kababeer, which he did later, accompanied by four notables from Haifa. He was duly received by members of the community, and by the students of our school, a meeting having been held to welcome the guests. Before his return he entered his impressions in the Visitors' Book.

Another small incident, which would give readers some idea of the position our mission in Israel occupies, is that in 1956 when our missionary Choudhry Muhammad Sharif, returned to the Headquarters of the movement in Pakistan, the President of Israel's next word that he (our missionary) should see him before embarking on the journey back. Choudhry Muhammad Sharif utilized the opportunity to present a copy of the German translation of the Holy Quran to the President, which he gladly accepted. This interview and what transpired at it was widely reported in the Israeli Press, and a brief account was also broadcast on the radio.

(OUR FOREIGN MISSIONS)
(by Mirza Mubarak Ahmad)

تفصیل آمد و خرچ مشنمائے بیرون

دائریہ پبلشنگ
۱۹۶۶ء

حیفہ

(۱۲)

آمد				خرچ					
بجٹ	بجٹ	اصل عدد	نام و مدت	شمار	بجٹ	بجٹ	اصل عدد	نام و مدت	شمار
۶۶-۶۷	۶۵-۶۶	۶۳-۶۵			۶۶-۶۷	۶۵-۶۶	۶۳-۶۵		
۱۳۵۰	۱۳۵۰		ہفتہ تحریک ہدیہ	۱	۹۷۲	۹۷۲	۹۷۲	مرکزی مبلغین	۱
۱۶۰۰	۱۶۰۰		عام و حصہ آمد	۲					۲
۱۰۰	۱۰۰		زکوٰۃ	۳					
		۲۳۰۰	عہد فنڈ	۴	۹۷۲	۹۷۲	۹۷۲	میزان عمل	
۱۲۵	۱۲۵		فرائض	۵					
۱۲۵	۱۲۵		متفرق	۶					
									سائز
					بجٹ	بجٹ	اصل عدد	نام و مدت	شمار
					۶۶-۶۷	۶۵-۶۶	۶۳-۶۵		
			میزان آمد		۴۰	۴۰		شام لڑپور	۱
					۶۰	۶۰		تعلیمی مجلس و ہدیہ	۲
					۴۰	۴۰		اداریہ و متفرق	۳
					۵۰	۵۰		کمان ڈاڑھی	۴
								گراہ سبک فریئر	۵
							۱۰۵۵	بیمہ پالیسی و غیرہ	۶
					۱۵	۱۵		سٹیجنگ	۷
					۵۰	۵۰		ڈاک کارڈ ٹیلیفون	۸
					۵۰	۵۰		کتاب اطہارات	۹
					۵۰	۵۰		متفرق	۱۰
					۷۰۰	۷۰۰		اطہارات، سلا، بیٹری	۱۱
								میزان سائز	۱۲
					۱۰۵۵	۱۰۵۵	۱۰۵۵		
					۶۰۲۸	۶۰۲۸	۶۰۲۸	لائسنس کارڈ سائز	
					۱۳۸۳	۱۳۸۳	۱۳۸۳	دیوارہ مرکزی	
					۲۳۰۰	۲۳۰۰	۲۳۰۰	کل میزبان	

خلاصہ	
آمد	۲۳۰۰
خرچ	۲۳۰۰
خالص	-

(احمدیہ تحریک جدید کے سالانہ بجٹ ۱۹۶۶-۶۷ء کے صفحہ ۲۵ کا عکس)

ترجمہ: ”احمدیہ مشن اسرائیل میں حیفہ (ماؤنٹ کرمل) کے مقام پر واقع اور وہاں ہماری ایک مسجد، ایک مشن ہاؤس، ایک لائبریری، ایک بک ڈپو اور ایک سکول موجود ہے۔ ہمارے مشن کی طرف سے ”البشری“ کے نام سے ایک ماہانہ عربی رسالہ جاری ہے جس میں مختلف ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ مسیح موعود کی بہت سی تحریریں اس مشن نے عربی میں ترجمہ کی ہیں۔“

فلسطین کے تقسیم ہونے سے یہ مشن کافی متاثر ہوا۔ چند مسلمان جو اس وقت اسرائیل میں موجود ہیں، ہمارا مشن ان کی ہر ممکن خدمت کر رہا ہے اور مشن کی موجودگی سے ان کے حوصلے بلند ہیں۔ کچھ عرصہ قبل ہمارے مشنری کے لوگ حیفہ کے میٹر سے ملے اور ان سے گفت و شنید کی۔ میٹر نے وعدہ کیا کہ احمدیہ جماعت کے لیے کہا پیر میں حیفہ کے قریب وہ ایک سکول بنانے کی اجازت دے دیں گے۔ یہ علاقہ ہماری جماعت کا مرکز اور گڑھ ہے۔ کچھ عرصہ بعد میٹر صاحب ہماری مشنری دیکھنے کے لیے تشریف لائے۔ حیفہ کے چار معززین بھی ان کے ہمراہ تھے۔ ان کا پروقار استقبال کیا گیا، جس میں جماعت کے سرکردہ ممبر اور سکول کے طالب علم بھی موجود تھے۔ ان کی آمد بکھے اعزاز میں ایک جلسہ بھی منعقد ہوا، جس میں انہیں سپاس نامہ پیش کیا گیا۔ واپسی سے پہلے میٹر صاحب نے اپنے تاثرات مہمانوں کے رجسٹر میں بھی تحریر کیے۔ ہماری جماعت کے موثر ہونے کا ثبوت ایک چھوٹے سے مندرجہ ذیل واقعہ سے ہو سکتا ہے۔ 1956ء میں جب ہمارے مبلغ چودھری محمد شریف صاحب ریوہ پاکستان واپس تشریف لارہے تھے، اس وقت اسرائیل کے صدر نے ہماری مشنری کو پیغام بھیجا کہ چودھری صاحب روانگی سے پہلے صدر صاحب سے ملیں۔ موقع سے فائدہ اٹھا کر چودھری صاحب نے ایک قرآن حکیم کا نسخہ جو جرمن زبان میں تھا، صدر محترم کو پیش کیا، جس کو خلوص دل سے قبول کیا گیا۔ چودھری صاحب کا صدر صاحب سے انٹرویو اسرائیل کے ریڈیو سے نشر کیا گیا، اور ان کی ملاقات کو اخبارات میں جلی سرخیوں سے شائع کیا گیا۔“

”لندن سے شائع ہونے والی کتاب ”اسرائیل اے پروڈائل“ (ISRAELA

PROFILE) میں انکشاف کیا گیا ہے کہ حکومت اسرائیل نے اپنی فوج میں پاکستانی قادیانیوں کو بھرتی ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ کتاب پولیٹیکل سائنس کے ایک یہودی پروفیسر آئی۔ آئی۔ نوامائی نے لکھی ہے اور اسے ادارہ پال مال، لندن نے شائع کیا ہے۔ اس

کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ”1972ء تک اسرائیلی فوج میں چھ سو پاکستانی قادیانی شامل ہو چکے ہیں۔“ (روزنامہ نوائے وقت لاہور صفحہ 5، 29 دسمبر 1975ء)

مندرجہ بالا کرب انگیز انکشاف پر اہل فکر تشویش کا اظہار کر رہے تھے کہ قومی اسمبلی کے فاضل رکن ظفر احمد انصاری صاحب نے ایک ہفت روزہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ وہ آئندہ اجلاس میں اس مسئلے کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں کہ اسرائیلی فوج میں احمدیوں کی موجودگی ایک خوفناک انکشاف ہے، یہودیوں اور احمدیوں میں اس تعاون کی کیا تفصیل ہے اور آپ اسے پاکستان کی قومی اسمبلی میں کیوں زیر بحث لانا چاہتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا:

پاکستان مسلم مملکت ہے اور یہودی ہر مسلم مملکت کو نیست و نابود کرنے کا عہد کر چکے ہیں۔ وہ اس کے لیے ہر ذریعے اور ہر واسطے کو استعمال میں لارہے ہیں۔ ان کے آلہ کار بننے والوں میں یہ مرزائی یا قادیانی بھی شامل ہیں جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ اسرائیلی یہودی صیہونیت کا ہتھیار ہے، جس کے ذریعے یہودی عالم اسلام کو زیر کرنا چاہتے ہیں۔.....

1972ء تک اسرائیل میں موجود ”احمدیوں“ کی تعداد چھ سو تھی جن پر اسرائیلی فوج میں ”خدمت“ کے دروازے کھول دیے گئے تھے۔ یہ تفصیل پولیٹیکل سائنس کے یہودی پروفیسر آئی۔آئی ٹومائی کی کتاب (ISRAEL A PROFILE) کے صفحہ 75 پر موجود ہے۔

یہ کتاب پال مال لندن سے 1972ء میں چھپی ہے۔ دلچسپ چیز یہ ہے کہ اس کتاب کے صفحہ 54 پر صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ عربوں میں یہ پابندی اب بھی قائم ہے کہ وہ کسی سرسبز گاؤں میں نہیں رہ سکتے اور اسرائیلی فوج میں بھرتی نہیں ہو سکتے۔ اس کتاب کے صفحہ 75 پر یہ بھی موجود ہے کہ یہ ”احمدی“ پاکستان سے ہیں اور مسلمان بالخصوص پاکستانی مسلمان کے لیے یہ بات یوں بھی اچھائی افسوس کا موجب ہے کہ ان احمدیوں کو پاکستانی قرار دیا گیا ہے۔ اس لیے بھی یہ تحریک التوا کے ذریعے اسے پاکستان کے معتد رٹوئین ایوان میں زیر بحث لانا چاہتے ہیں۔

اب اسرائیل سے احمدیوں کے گٹھ جوڑ کی مصدقہ کہانی خود ان کے رسائل و جرائد سے حاضر ہے۔ ان شرمناک سرگرمیوں اور استحصالی جھکنڈوں کا سلسلہ تو بہت پرانا اور طویل ہے۔ تاہم چند واقعات ملاحظہ کریں۔ تحریک جدید کے مبلغ فلسطین رشید احمد چغتائی اسرائیل سے پاکستان ارسال کردہ ماہ اگست تا اکتوبر 1948ء اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:

”فلسطین کے شہر صور اپنے حیفہ کے احمدی بھائیوں تک پہنچنے کے سلسلہ میں گیا۔ جہاں فلسطینی پناہ گزینوں میں تبلیغ کی۔ احمدی بھائیوں کی خواہش پر دو یوم قیام رہا۔ تبلیغ کے علاوہ ان کی تربیت کے لیے بھی وقت صرف کیا۔ یہاں 29 کس کو تبلیغ کی۔ ایک شخص سے خاص طور پر تبادلہ خیالات دو روز تک چار سے چھ گھنٹے تک ہوتا رہا۔ انہیں بعض کتب بھی مطالعہ کے لیے دی گئیں۔“ (اخبار ”الفضل“ 12 مارچ 1949ء)

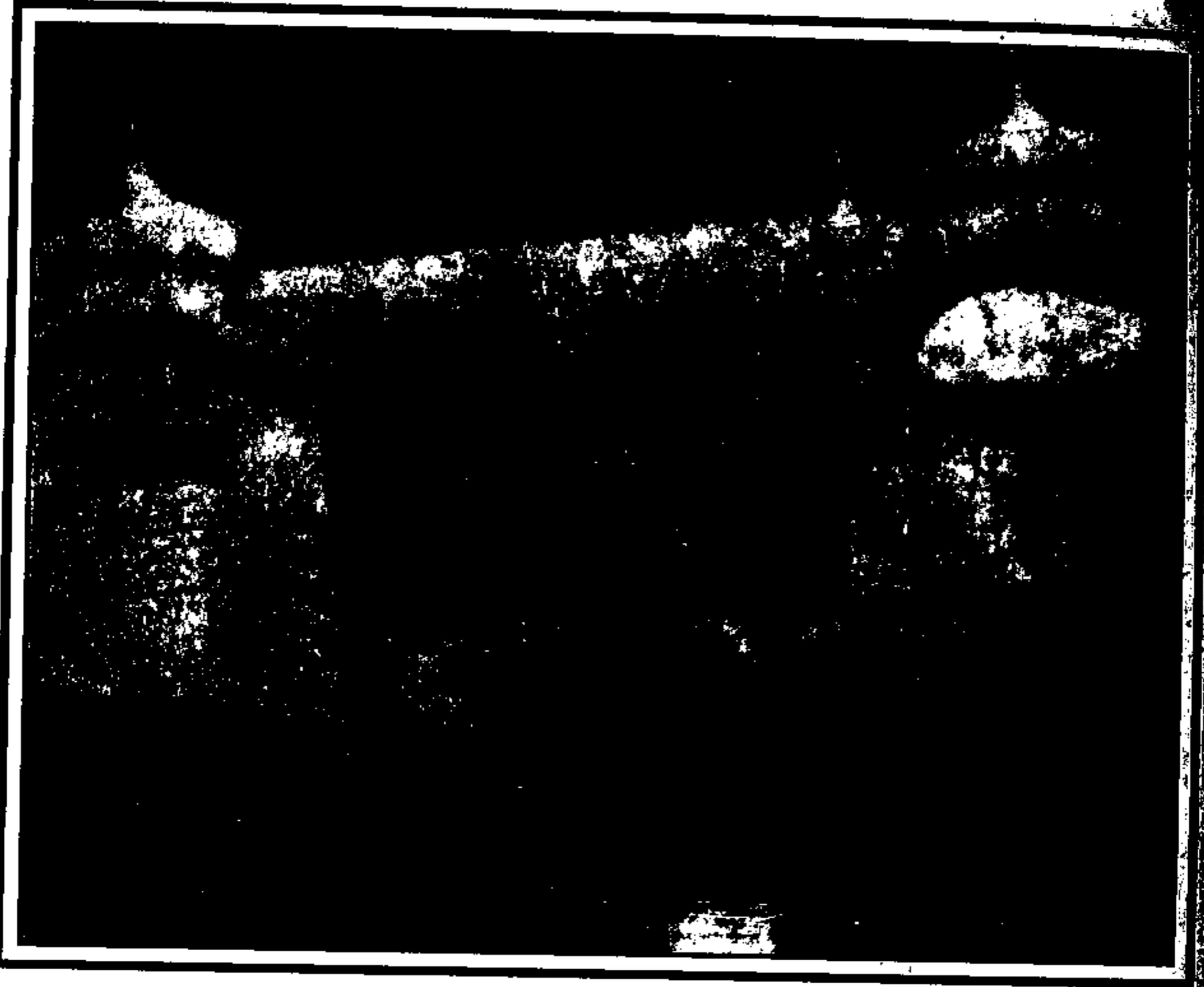
تاریخی حقائق

اسرائیلی مشن کے بارے میں قادیانیوں کا یہی موقف رہا ہے کہ یہ مشن قادیانیوں (بھارت) کے ماتحت ہیں، حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ ربوہ (پاکستان) قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر ہے اور قادیانی جماعت کی تمام تنظیمیں اسی مرکز سے وابستہ ہیں اور اسی کے زیر انتظام چلتی ہیں۔ قادیانی اپنے نام نہاد اور جعلی نبی کی طرح جھوٹ بولنے میں ماہر ہیں۔ اسرائیل میں قادیانی مشن کی موجودگی اور قادیانیوں کے اسرائیل کی حکومت کے ساتھ سفارتی تعلقات اور روابط کی قلعی تاریخی دستاویزات اور حقائق سے کھل جاتی ہے۔

○ ربوہ کی تحریک جدید کے سالانہ بجٹ 67-1966 سے ثابت ہوتا ہے کہ اسرائیل میں جماعت احمدیہ کا مشن کس کے زیر اہتمام چل رہا ہے؟ اس بجٹ کے صفحہ 25 کا فوٹو سٹیٹ ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ قادیانی اپنے موقف میں سچے ہیں یا جھوٹے؟



اکھنڈ بھارت



یہ تصویر پاکستان میں قادیانیوں کے مرکز ربوہ ضلع جمعنگ کے قادیانی قبرستان میں نصرت جہاں بیگم (مرزا قادیانی کی بیوی) اور مرزا بشیر الدین محمود کی بیوی کی قبروں کی ہے جن پر مرزا بشیر الدین محمود کے حسب ذیل فرمودات کا بورڈ آویزاں ہے:

”ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ“

”جماعت کو نصیحت ہے کہ جب بھی ان کو توفیق ملے، حضرت ام المومنین (مرزا قادیانی کی بیوی) اور دوسرے امن بیت (مرزا قادیانی کے گھر والے) کی نعشوں کو مقبرہ بہشتی قادیان میں لے کر جا کر دفن کریں، چونکہ مقبرہ بہشتی کا قیام اللہ تعالیٰ کے الہام سے ہوا ہے، اس میں حضرت ام المومنین اور خاندان حضرت مسیح موعود کے دفن کرنے کی پیشگوئی ہے، اس لیے یہ بات فرض کے طور پر ہے، جماعت کو اسے کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔“

ایک اور موقع پر مرزا بشیر الدین محمود نے کہا تھا کہ

□ ”ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضا مند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے، اور یہ
یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں۔“

(روزنامہ الفضل قادیان 17 مئی 1947)

باؤنڈری کمیشن میں قادیانیوں کا موقف

صاحبزادہ طارق محمود اپنی شہرہ آفاق کتاب ”قادیانیت کا سیاسی تجزیہ“ میں لکھتے ہیں:
□ ”قادیانی جماعت کی بھرپور مخالفت کے باوجود جب ہندوستان کی تقسیم ناگزیر ہو گئی
اور پاکستان کا قیام ممکن نظر آنے لگا تو قادیانیوں نے پاکستان کی جغرافیائی صورت کو نقصان
پہنچانے کی بھیانک کوشش کی۔ کشمیر اپنی تاریخی ہیئت اور جغرافیائی محل وقوع کے اعتبار سے
پاکستان کا حصہ ہونا چاہیے تھا۔ چونکہ پاکستان میں بننے والے سارے دریاؤں کا منبع اور
سرچشمہ کشمیر ہے، بھارت ہمارے دریاؤں کا پانی بند کر کے ہمارے سرسبز کھیتوں اور لہلہاتی فصلوں
کو تباہ کر سکتا تھا۔ کشمیر اور پاکستان مذہبی، سیاسی اور ثقافتی نقطہ نظر سے بھی ایک دوسرے کے لیے
لازم و ملزوم تھے۔ اس لیے قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔
حد بندی کمیشن جن دنوں بھارت اور پاکستان کی حد بندی کی تفصیلات طے کر رہا تھا، کانگریس اور
مسلم لیگ کے نمائندے اپنا اپنا موقف بیان کر رہے تھے۔ مسلم لیگ کی طرف سے سر ظفر اللہ خان
قادیانی وکالت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ باؤنڈری کمیشن اس وقت درملہ حیرت میں پڑ
گیا، جب جماعت احمدیہ کی طرف سے الگ میمورنڈم (مخبر نامہ) پیش کیا گیا، جس میں قادیانی
جماعت نے اپنے بانی کے مولد و مرکز قادیان کو وٹیکن سٹی (Vatican City) قرار دینے کا
مطالبہ کیا۔

جماعت احمدیہ کے میمورنڈم میں علیحدہ مذہب، نسل و فوجی ملازمین کی مبالغہ آمیز
تعداد، کیفیت اور آبادی کی تفصیلات درج ہیں۔ گزشتہ چند برس پہلے حکومت پاکستان کی طرف
سے شائع ہونے والی کتاب (Partition of the Punjab) جلد 1، صفحہ 428 تا
469 میں قادیانی عرضداشت اور اس کی جملہ تفصیلات موجود ہیں۔

قادیانی جماعت نے ریڈ کلف کمیشن کو اپنا نقشہ بھی پیش کیا، جس میں قادیانیوں کی ادوی کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کیا گیا۔ جماعت احمدیہ نے یہ نقشہ 1940ء میں تیار کیا تھا۔ ہندی کمیشن کو الگ میمورنڈم پیش کرنے کا افسوسناک پہلو یہ تھا کہ قادیانی جماعت کا مقدر اللہ خان ایک طرف تو کمیشن کے سامنے پاکستان کی وکالت کر رہا تھا، جبکہ دوسری طرف اس کی جماعت کی طرف سے الگ میمورنڈم پیش کیا جا رہا تھا۔..... قادیانیوں کا (Vatican City) مطالبہ تو تسلیم نہ کیا گیا، البتہ باؤنڈری کمیشن نے احمدیوں کے محضر نامہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احمدیوں کو مسلمانوں سے خارج کر کے گورداسپور کو مسلم اقلیت کا ضلع قرار دے کر اس کے اہم علاقے بھارت میں شامل کر دیے۔ اس طرح نہ صرف گورداسپور کا ضلع پاکستان سے گیا بلکہ بھارت کو کشمیر ہڑپ کر لینے کی راہ میسر آ گئی۔ نتیجتاً کشمیر پاکستان سے کٹ گیا۔“

سید میر نور احمد سابق ڈائریکٹر تعلقات عامہ اپنی یادداشتوں: ”مارشل لا سے مارشل لا“ میں برصغیر پاک و ہند کی تقسیم پر قادیانی جماعت کے منافقانہ کردار کا پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

”لیکن اس سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ ایوارڈ پر ایک مرتبہ دستخط ہونے کے بعد ضلع فیروز پور کے متعلق، جس میں 17 اور 19 اگست کے درمیانی عرصہ میں ردوبدل کیا گیا اور کلف سے ترمیم شدہ ایوارڈ حاصل کیا گیا۔“

کیا ضلع گورداسپور کی تقسیم اس ایوارڈ میں شامل تھی جس پر ریڈ کلف نے 18 اگست 1947ء دستخط کیے تھے یا ایوارڈ کے اس حصہ میں بھی ماؤنٹ بیٹن نے نئی ترمیم کرائی؟ انواہ یہی ہے اور ضلع فیروز پور والی قائل سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ اگر ایوارڈ کے ایک حصہ میں از طریق ردوبدل ہو سکتی تھی تو دوسرے حصوں کے متعلق بھی یہ شبہ پیدا ہوتا ہے۔ پنجاب ہندی کمیشن کے مسلمان ممبروں کا تاثر ریڈ کلف کے ساتھ آخری گفتگو کے بعد یہی تھا کہ گورداسپور، جو بہر حال مسلم اکثریت کا ضلع تھا، قطعی طور پر پاکستان کے حصے میں آ رہا ہے، جب ایوارڈ کا اعلان ہوا تو نہ ضلع فیروز پور کی تحصیلیں پاکستان میں آئیں اور نہ ضلع گورداسپور (ماسوا تحصیل شکر گڑھ) پاکستان کا حصہ بنا۔ کمیشن کے سامنے وکلاء کی بحث کا کوئی اثر موجود نہیں۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ کمیشن کے سامنے کشمیر کے نقطہ نگاہ سے ضلع گورداسپور کی

تحصیل پٹھان کوٹ کی اہمیت کا کوئی ذکر آیا تھا یا نہیں، غالباً نہیں آیا تھا، کیونکہ یہ پہلو کمیشن کے نقطہ نگاہ سے قطعاً غیر متعلق تھا۔ ممکن ہے ریڈ کلف کو اس نکتے کا کوئی علم ہی نہ ہو، لیکن ماؤنٹ بیٹن کو معلوم تھا کہ تحصیل پٹھانکوٹ کے ادھر ادھر ہونے سے کن امکانات کے راستے کھل سکتے ہیں اور جس طرح وہ کانگریس کے حق میں ہر قسم کی بے ایمانی کرنے پر اتر آیا تھا، اس کے پیش نظر یہ بات ہرگز بعید از قیاس نہیں کہ ریڈ کلف عواقب اور نتائج کو پوری طرح سمجھا ہی نہ ہو اور اس پاکستان دشمنی کی سازش میں کردار اعظم ماؤنٹ بیٹن نے ادا کیا ہو۔

ضلع گورداسپور کے سلسلے میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ اس کے متعلق چودھری ظفر اللہ خان، جو مسلم لیگ کی وکالت کر رہے تھے، خود ہی ایک افسوسناک حرکت کر چکے تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ عام مسلمانوں سے (جن کی نمائندگی مسلم لیگ کر رہی تھی) جداگانہ حیثیت میں پیش کیا۔ جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ بے شک یہی تھا کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا پسند کریں گی، لیکن جب سوال یہ تھا کہ مسلمان ایک طرف اور باقی سب دوسری طرف تو کسی جماعت کا اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کرنا مسلمانوں کی عدوی قوت کو کم ثابت کرنے کے مترادف تھا۔ اگر جماعت احمدیہ یہ حرکت نہ کرتی تب بھی ضلع گورداسپور کے متعلق شاید فیصلہ وہی ہوتا جو ہوا، لیکن یہ حرکت اپنی جگہ بہت عجیب تھی۔“

(روزنامہ ”مشرق“ 3 فروری 1964ء)

اب اس سلسلہ میں خود حد بندی کمیشن کے ایک ممبر جسٹس منیر کا ایک حوالہ بھی

ملاحظہ فرمائیں:

□ ”اب ضلع گورداسپور کی طرف آئیے۔ کیا یہ مسلم اکثریت کا علاقہ نہیں تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ضلع میں مسلم اکثریت بہت معمولی تھی، لیکن پٹھانکوٹ تحصیل اگر بھارت میں شامل کر دی جاتی تو باقی ضلع میں مسلم اکثریت کا تناسب خود بخود بڑھ جاتا۔

مزید برآں مسلم اکثریت کی تحصیل شکر گڑھ کو تقسیم کرنے کی مجبوری کیوں پیش آئی۔ اگر اس تحصیل کو تقسیم کرنا ضروری تھا تو دریائے راوی کی قدرتی سرحد یا اس کے ایک معاون نالے کو کیوں نہ قبول کیا گیا، بلکہ اس مقام سے اس نالے کے مغربی کنارے کو سرحد قرار دیا گیا، جہاں یہ نالہ ریاست کشمیر سے صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔ کیا گورداسپور کو اس لیے بھارت میں شامل کیا گیا کہ اس وقت بھی بھارت کو کشمیر سے منسلک رکھنے کا عزم و ارادہ تھا۔

اس ضمن میں، میں ایک بہت ناگوار واقعہ کا ذکر کرنے پر مجبور ہوں۔ میرے لیے یہ بات ہمیشہ ناقابل فہم رہی ہے کہ احمدیوں نے علیحدہ نمائندگی کا کیوں اہتمام کیا۔ اگر احمدیوں کو مسلم لیگ کے موقف سے اتفاق نہ ہوتا تو ان کی طرف سے علیحدہ نمائندگی کی ضرورت ایک افسوسناک امکان کے طور پر سمجھ میں آ سکتی تھی۔ شاید وہ علیحدہ ترجمانی سے مسلم لیگ کے موقف کو تقویت پہنچانا چاہتے تھے۔ لیکن اس سلسلہ میں انہوں نے شکر گڑھ کے مختلف حصوں کے لیے حقائق اور اعداد و شمار پیش کیے۔ اس طرح احمدیوں نے یہ پہلو اہم بنا دیا کہ نالہ بھین اور نالہ بستر کے درمیانی علاقہ میں غیر مسلم اکثریت میں ہیں اور اسی دعویٰ کے لیے دلیل میسر کر دی کہ اگر نالہ اچھ اور نالہ بھین کا درمیانی علاقہ از خود بھارت کے حصہ میں آ جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ علاقہ ہمارے (پاکستان) کے حصے میں آ گیا ہے، لیکن گورداسپور کے متعلق احمدیوں نے اس وقت ہمارے لیے سخت مخمضہ پیدا کر دیا۔ (روزنامہ ”نوائے وقت“ 7 جولائی 1964ء)

1953ء کی تحریک ختم نبوت کے متعلق حالات و واقعات کی تحقیقات کرنے والی عدالت میں باؤٹری کمیشن کے سامنے قادیانی جماعت کی دوغلی پالیسی کا کردار سامنے آیا تھا۔ قادیانیوں نے اس الزام کے جواب میں واقعات کا سرے سے انکار کیا تھا۔ حد یہ کہ تحقیقاتی عدالت کے ایک رکن چیف جسٹس منیر نے قادیانیوں کی صفائی میں قادیانیوں سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اور بڑے تند و تیز لہجے میں الزام عائد کرنے والوں کا استخفاف کیا تھا لیکن دس گیارہ برس کے بعد منیر صاحب کو ہوش آیا یا شاید حالات نے ثابت کر دکھایا کہ جماعت احمدیہ پر لگائے گئے الزامات بے بنیاد نہ تھے، بلکہ وہ حقائق پر مبنی تھے۔

ہائے اس زود پشیمیاں کا پشیمیاں ہونا

ان حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ سر ظفر اللہ خان نے تقسیم کے عمل میں کس قدر گھناؤنا کردار ادا کیا۔ روزنامہ مشرق کے ایک ادارے سے قادیانی جماعت کے راہنما چوہدری ظفر اللہ خان کے منافقانہ کردار اور خبیث باطنی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

”بھارت کے مشہور اخبار ”ہندوستان ٹائمز“ میں بھارت کے سابق کمشنر سری پرکاش کی قسط وار خودنوشت سوانح عمری چھپ رہی ہے، جس میں انہوں نے پاکستان کے

نقشہ ماحول قادیان

(یہ ضلع گورداسپور پنہلی تحصیل گورداسپور وینلا کے حصے پر مشتمل ہے)

پیمانہ بحساب فی میل ایک انچ



چند مندرجہ ذیل کے علاقے

کتبہ ۱۰۰ - قادیان میں مندرجہ ذیل علاقے

علامات	نام
-----	جسبل
()	دیوہات
⊙	مقام زیدی
—■—	روستایان و پیشین
—	پڑھہ راجتہ
	نہرو تالے
•	دوبا
⊗	مردم مقام خاں
□	ذیل
⊠	ظفر آباد
⊕	پہلوانیہ
⊞	پانچ پور
△	پانچ آبادی سلطان
⊞	پانچ آبادی
×	پانچ آبادی
۳	سلطان آبادی
نقطہ	پانچ آبادی
س	پانچ آبادی
ح	پانچ آبادی
۲	پانچ آبادی
۴	پانچ آبادی
---	پانچ آبادی



تیسرا گوردوارہ پورہ شاہ گوردوارہ

تیسرا شاہ گوردوارہ

تجویز کردہ و شائع کردہ
مرزا بشیر احمد
 قادیان

15/7/40

سابق وزیر خارجہ اور عالمی عدالت کے جج سر ظفر اللہ کے بارے میں لکھا ہے کہ 1947ء میں انہوں نے قائد اعظم محمد علی جناح کو بیوقوف قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر پاکستان بن گیا تو اس سے ہندوؤں سے زیادہ مسلمانوں کو نقصان پہنچے گا۔ ”مسٹری پرکاش نے مزید لکھا ہے کہ ”کچھ عرصہ بعد جب کراچی میں سر ظفر اللہ خان سے ملاقات ہوئی اور میں نے ان سے پوچھا کہ اب قائد اعظم اور پاکستان کے بارے میں کیا خیال ہے تو انہوں نے کہا ”میرا جواب اب بھی وہی ہے جو پہلے دن تھا۔“ (روزنامہ مشرق لاہور 15 فروری 1964ء)

تقسیم ہند کے وقت مسلمان 51 فیصد تھے، ہندو 49 فیصد قادیانی 2 فیصد جب یہ مسلمانوں سے علیحدہ ہو گئے تو مسلمان 51 فی بجائے 49 فیصد ہو گئے۔ اس سے گورڈ اسپور جاتا رہا اور کشمیر کا مسئلہ پیدا ہو گیا۔



سپریم کورٹ آف پاکستان کا تاریخ ساز فیصلہ

7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے تقریباً 14 روز کی طویل بحث کے بعد حلقہ طور پر قادیانوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بنا پر غیر مسلم قرار دے دیا۔ اسمبلی میں قادیانوں کے سربراہ مرزا ناصر احمد کو مکمل متعلق کا موقع فراہم کیا گیا۔ ان دنوں ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کے وزیر اعظم تھے۔ ان کے بعد صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے 26 اپریل 1984ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا، جس میں قادیانوں کو شعائر اسلامی استعمال کرنے اور خود کو مسلمان ٹاہر کرنے پر پابندی لگا دی گئی۔ قادیانوں نے اس قانون کی سرینا خلاف ورزی کی اور آئین شکنی پر اتر آئے جس پر قادیانوں کے خلاف مقدمات، سول دھاتوں سے ہائی کورٹوں تک پہنچے۔ چاروں صوبوں کی ہائی کورٹس نے بھی قادیانوں کے کفریہ عقائد پر ہر تصدیق مثبت کی۔ قادیانوں نے ہائی کورٹوں کے ان فیصلوں کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیلیں دائر کیں۔ جوں جوں ہائی کورٹوں میں ان کے خلاف فیصلے ہوتے گئے، قادیانی سپریم کورٹ سے رجوع کرتے گئے۔ 1992ء تک ان اپیلوں کی تعداد آٹھ ہو گئی۔

جولائی 1993ء میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس جناب محمد افضل خاں نے ان اپیلوں کی سماعت کے لیے پانچ رکنی بنچ تشکیل دیا، جو جسٹس شفیع الرحمن، جسٹس عبدالقادر چوہدری، جسٹس محمد افضل اور جسٹس ولی محمد میں اور جسٹس سلیم اختر پر مشتمل تھا۔ سپریم کورٹ کے اس بنچ نے حلقہ طور پر قادیانوں کے کفریہ عقائد پر تاریخ ساز فیصلہ دیا جو پڑھنے کے لائق ہے۔ اس فیصلہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں قادیانوں کے کفریہ عقائد پر سیر حاصل بحث کی گئی اور آخر میں صحیح صاحبان اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ہر قادیانی اپنے کفریہ عقائد کی بناء پر ”مسلمانِ رشیدی“ کی طرح ہے۔

ذیل میں اس فیصلہ کے چند اقتباسات دیئے جا رہے ہیں جو اس فیصلہ کی روح ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

(473) ”سادہ الفاظ میں جو لوگ دوسروں کو دھوکا دیتے ہیں، ان کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہیے، خواہ ان کی حرکت سے بچنے والے نقصان کی مالیت چند کوڑیوں کے برابر ہو۔ ہمارے ہاں قائد اعظم اور اس کے مماثل لقب کی حفاظت کے لیے قانون وضع کیا گیا ہے جسے کسی نے چیلنج نہیں کیا۔ بہر حال پاکستان جیسی نظریاتی ریاست میں ایبل کنٹنگان (کادیانی) جو کہ غیر مسلم ہیں، اپنے عقیدہ کو اسلام کے طور پر پیش کر کے دھوکہ دینا چاہتے ہیں؟ یہ بات خوش آئند اور لائق تحسین ہے کہ دنیا کے اس خطے میں عقیدہ آج بھی مسلمان کے لیے سب سے قیمتی متاع ہے، وہ ایسی حکومت کو ہرگز برداشت نہیں کرے گا جو اسے ایسی چیل ساز یوں اور دوسرے کاریوں سے تحفظ فراہم کرنے کو تیار نہ ہو۔

دوسری طرف ایبل کنٹنگان اصرار کر رہے ہیں کہ انہیں نہ صرف اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر پیش کرنے کا لائسنس دیا جائے بلکہ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ انتہائی محترم و مقدس شخصیات کے ساتھ استعمال ہونے والے القابات اور خطابات وغیرہ کو ان بدعتی غیر مسلموں کے ناموں کے ساتھ چسپاں کیا جائے، جو مسلم شخصیات کے پاسک بھی نہیں۔ حیناً مسلمان اس اقدام کو اپنی عظیم ہستیوں کی بے حرمتی اور توہین و تمسخر پر محمول کرتے ہیں۔ ایبل کنٹنگان اور ان کی برادری کی طرف سے ممنوعہ القابات اور شعائر اسلام کے استعمال پر اصرار اس بارے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا کہ وہ قصداً ایسا کرنا چاہتے ہیں جو نہ صرف ان مقدس ہستیوں کی بے حرمتی کرنے بلکہ دوسروں کو دھوکا دینے کے مترادف بھی ہے۔ اگر کوئی مذہبی گروہ دھوکہ دہی و فریب کاری کو اپنا بنیادی حق سمجھ کر اس پر اصرار کرے اور اس سلسلے میں عدالتوں سے مدد کا طلب گار ہو تو اس کا خدای حافظ ہے۔ امریکہ کی سپریم کورٹ ”Cantwell vs Connecticut (310US 296 at 306)“ کی مقدمہ میں قرار دے چکی ہے کہ

”مذہب یا مذہبی عقیدہ کا لبادہ کسی شخص کو، عام لوگوں کو فریب دینے پر تحفظ فراہم نہیں کرتا۔“

ملاوہ ازیں اگر ایبل کنٹنگان یا ان کی برادری، دوسروں کو دھوکہ دینے کا ارادہ نہیں رکھتے تو وہ اپنے لیے نئے القاب وغیرہ کیوں وضع نہیں کر لیتے؟ کیا انہیں اس بات کا احساس نہیں کہ دوسرے مذاہب کے شعائر، مخصوص نشانات، علامات اور اعمال پر انحصار کر کے وہ خود

اپنے مذہب کی ریبا کاری کا پردہ چاک کریں گے۔ اس صورت میں اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ان کا نیا مذہب، اپنی طاقت، میرٹ اور صلاحیت کے بل پر ترقی نہیں کر سکتا یا فروغ نہیں پاسکتا بلکہ اسے جملہ سازی ذریعہ پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے؟ آخر کار دنیا میں اور بھی بہت سے مذاہب ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں یا دوسرے لوگوں کے اعتقالات وغیرہ پر کبھی غاصبانہ قبضہ نہیں کیا۔ بلکہ وہ اپنے عقائد کی بیرونی اور اس کی تبلیغ بڑے فخر سے کرتے ہیں اور اپنے ہیروز کی، اپنے طریقہ سے مدح و ستائش کرتے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں ایسا کوئی قانون نافذ نہیں جو احمدیوں کو ان کے اپنے اعتقالات تخلیق کرنے اور انہیں مخصوص افراد کے ساتھ استعمال کرنے سے روکتا ہو نیز ان کے مذہب پر کسی قسم کی دوسری پابندیاں عائد نہیں ہیں۔

84۔ جہاں تک رسول اکرم کی ذات گرامی کا تعلق ہے، مسلمانوں کو ہدایت دی گئی ہے: ”ہر مسلمان کے لیے جس کا ایمان پختہ ہو، لازم ہے کہ وہ رسول اکرم کے ساتھ اپنے بچوں، خاندان، والدین اور دنیا کی ہر محبوب ترین شے سے بڑھ کر پیار کرے۔“

(صحیح بخاری کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان)

کیا ایسی صورت میں کوئی کسی مسلمان کو مورد الزام ٹھہرا سکتا ہے، اگر وہ ایسا توہین آمیز مواد جیسا کہ مرزا صاحب نے تخلیق کیا ہے، سننے، پڑھنے یا دیکھنے کے بعد اپنے آپ پر کاہنہ رکھ سکے؟

85۔ ہمیں اس پس منظر میں احمدیوں کے صد سالہ جشن کی تقریبات کے موقع پر احمدیوں کے اعلیٰ رویہ کا تصور کرنا چاہیے اور اس رد عمل کے بارے میں سوچنا چاہیے جس کا اظہار مسلمانوں کی طرف سے ہو سکتا تھا۔ اس لیے اگر کسی احمدی کو انتظامیہ کی طرف سے یا قانوناً شہر اسلام کا اعلیٰ اظہار کرنے یا انہیں پڑھنے کی اجازت دے دی جائے تو یہ اقدام اس کی شکل میں ایک اور ”زشتی“ تخلیق کرنے کے مترادف ہوگا۔ کیا اس صورت میں انتظامیہ اس کی جان، مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت دے سکتی ہے اور اگر دے سکتی ہے تو کس قیمت پر؟ طریقہ برآں اگر گلیوں یا جائے عام پر جلوس نکالنے یا جلسہ کرنے کی اجازت دی جائے تو یہ خانہ جنگی کی اجازت دینے کے برابر ہے۔ یہ محض قیاس آرائی نہیں، حقیقتاً ماضی میں ایسا ہوا چکا ہے اور ہماری جانی و مالی نقصان کے بعد اس پر قابو پایا گیا (تفصیلات کے لیے سیر ڈیپارٹمنٹ دیکھی جاسکتی ہے) رد عمل یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی احمدی یا قادیانی سرعام کسی پلے کارڈ، بیچ یا پوسٹر پر فکر کی نمائش کرتا ہے، یا دیوار یا نمائشی دروازوں یا جھنڈیوں پر لکھتا ہے یا

دوسرے شعائر اسلامی کا استعمال کرنا یا انہیں پڑھنا ہے تو یہ اعلیٰ رسول اکرم کے نام ہی کی بے حرمتی اور دوسرے انبیاء کرام کے اسمائے گرامی کی توہین کے ساتھ ساتھ مرزا صاحب کی مرتبہ اونچا کرنے کے مترادف ہے جس سے مسلمانوں کا احساس ہونا اور ملیش میں آنا ایک فطری بات ہے اور یہ چیز امن عامہ کو خراب کرنے کا موجب بن سکتی ہے، جس کے نتیجہ میں جان و مال کا نقصان ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت حال میں احتیاطی تدابیر بروئے کار لانا لازمی ہے تاکہ امن و امان برقرار رکھا جاسکے اور جان و مال خصوصاً احمدیوں کے نقصان سے بچا جاسکے۔ اس صورت حال میں مقامی انتظامیہ نے جو فیصلے کیے، یہ حالات انہیں کا عدم خیال کر سکتی۔ وہ اس معاملے میں بہترین حجت ہیں تاکہ قانون یا حقیقت کے ذریعے اس کے برعکس ثابت نہ کیا جائے۔

89- ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ احمدیوں کو اپنی شخصیات، مقامات اور معمولات کے لیے بے خطاب، القاب یا نام وضع کرنے میں کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آخر کار ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر برادریوں نے بھی تو اپنے بزرگوں کے لیے القاب و خطاب رکھے ہیں اور وہ اپنے تہوار، امن و امان کا کوئی مسئلہ یا الجھن پیدا کیے بغیر ان امور پر متاثر ہیں۔ انتظامیہ جو امن و امان قائم رکھنے اور شہریوں کے جان و مال عزیزت و آمد کا تحفظ کرنے کی ذمہ دار ہے، بہر حال مذکورہ بالا اقدار میں سے کسی کو خطرہ لاحق ہونے کی صورت میں مداخلت کرے گی۔

مذکورہ بالا بحث کے نتیجہ میں اس سے حلقہ انگلیں بھی ناگوار کی جاتی ہیں۔

وخطا

جشن عبدالقادر چوہدری

جشن محمد افضل لون

جشن ولی محمد خان

جشن سلیم اختر

جشن شعیب الرحمن

(SCMR 1993 1718) (گس ستمبر 1968-1969)

پندرہویں صدی کا آغاز اور قادیانیوں کے لیے لمحہ فکریہ

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں ایک حدیث نقل کرتا ہے:

(474) "قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يبعث ليله الامه على رأس كل مائة سنة من يجد لها دينها. (رواه ابو داود) یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کے لیے ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو اس کے لیے دین کو تازہ کرے گا۔"

(ہجرت الہدیٰ صفحہ 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 200 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1070 پر)

مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں چودھویں صدی کا مجدد ہوں۔ اور چونکہ آخری زمانہ جس میں آخری مجدد کو آنا تھا، یہی صدی ہے، اس لیے میں مسیح موعود بھی ہوں۔ لیکن اب چودھویں صدی ختم ہو کر پندرہویں صدی شروع ہو گئی ہے۔ اس لیے ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق اس صدی میں بھی کسی مجدد کا آنا ضروری ہے اور مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ چونکہ وہ چودھویں صدی کا مجدد ہے، اس لیے مسیح موعود بھی ہے، غلط ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ مسیح موعود تو آخری مجدد ہوگا جو آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔

قادیانیوں سے درخواست ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں غور کریں کہ آیا نئی صدی کے لیے کوئی مجدد آئے گا یا نہیں؟ اگر آئے گا اور ضرور آئے گا تو مرزا قادیانی آخری مجدد نہ ہوا؟ اور جب زمانے نے ثابت کر دیا کہ وہ آخری مجدد نہیں تو مسیح موعود بھی نہ ہوا، کیونکہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(475) "یہ بھی اہل سنت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔"

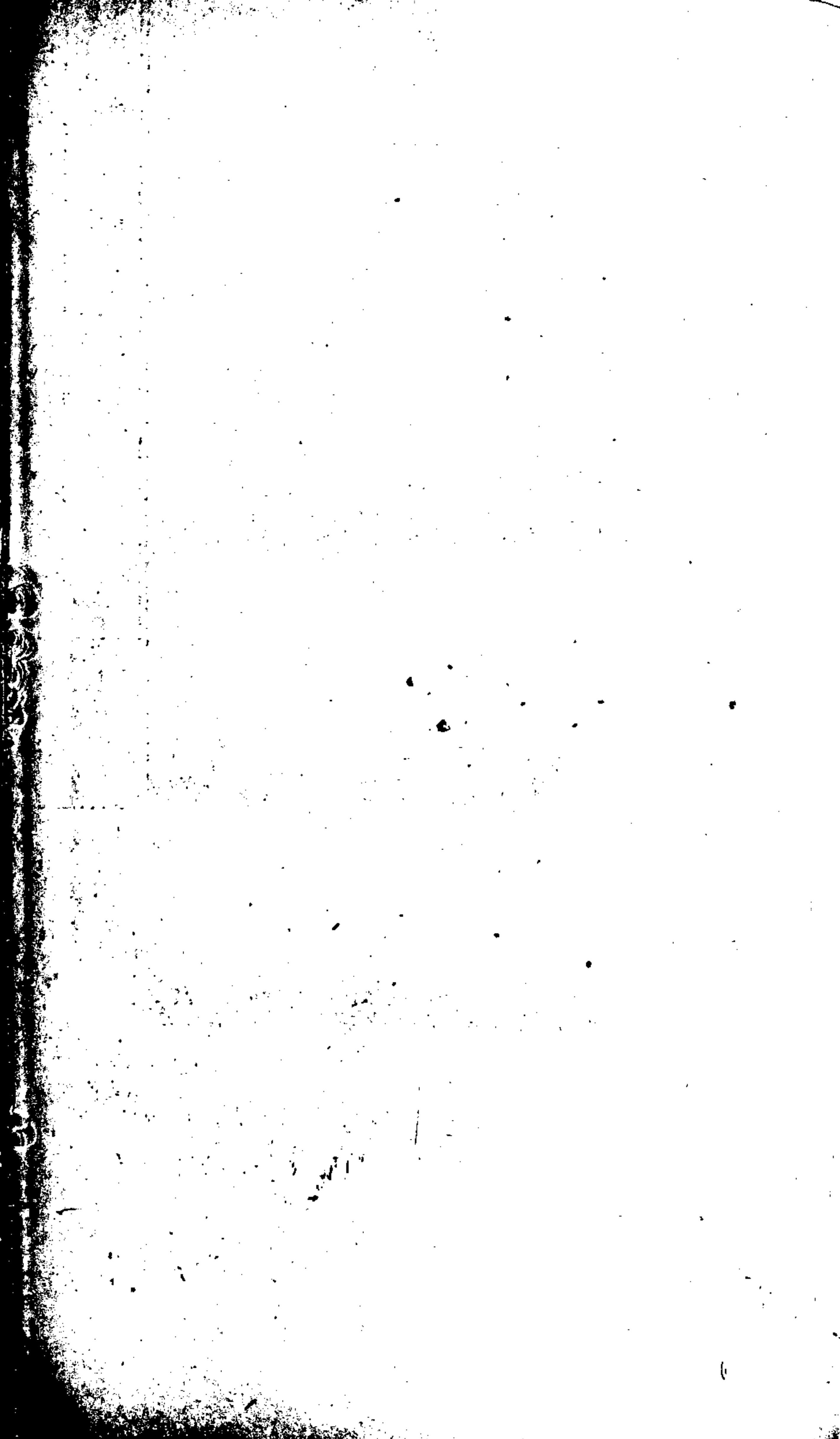
(ہجرت الہدیٰ صفحہ 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 201 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1071 پر)

اور ظاہر ہے جب مسیح موعود نہ ہوا تو نبی بھی نہ ہوا۔

کیا قادیانیوں میں کوئی ایسا رجل رشید ہے جو حضور خاتم النبیین ﷺ کے مذکورہ بالا زمان پر غور کر کے اپنے عقیدے کی اصلاح کے لیے تیار ہو؟

تعمیرت حاضر ہیں!

عکسی شہادتیں



نقل ٹائٹل پوراؤل

حصہ اول

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْقُرْءَانَ عَلٰی سَبْطٍ مُّبِیْنٍ
 وَبَيَّنَّ الْاٰیٰتِ الْكُبْرٰی

ازالمواہم

قیوم بیا من شدید بند و متاع فؤادنا
 و بے پناہ مہربان بانی عالم

الحمد والمنت کریماء ہلک ذی الجہ ۳۰۰۰ کتاب

بلخ معارف قرآنی و شایع اسرار کلام ربانی از

تالیفات مرسل زردانی و مامور رحمانی

جناب میرزا غلام احمد صاحب قادریانی

مطبع منیر ہندوستان لکھنؤ
 نمبر ۱۰۷، بازار مسافراں، نزد مہر گنج
 قیوم پبلشرز، لاہور
 قیمت فی جلد ۷۰۰

وہابی قرآن

تصنیفات

حضرت میرزا غلام احمد قادیانی

سیح نو گو دینی مہو بیلا اللہ

جلد ۱

برائے حضرت احمدیہ
چارلس

ذکرِ حسین

نصیبِ اولادِ حسین

غزلِ اہلسنّتِ علیہ السلام

من الحسن

حسین

عربی کو آہستہ آہستہ کیا گیا ہے

تعمیرِ لطیف حضرت محمدؐ کا نام ہے اور وہ علیہ السلام

جسے

اہانت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ ایبہ اللہ تعالیٰ عنہ

بزرگوار اور اہل بیت کے شاہکی

© 2011 All rights reserved. www.marfat.com

جامعنا تطير بوش شرق وفي مقارها تحب السلام
الى وطن النبي حبيبتي وسيد رسله عمير ازاد نام

الرسالة

الطيفة المشتملة على معارف القرآنية ودقائق المسألة

حَمَامَةُ الْبَشَرِ

أَهْلُ مَكَّةَ وَصَلَاءُ أُمِّ الْقُرَى

لحضرة آية الله العظمى الميرزا محمد باقر الخليلي

عليه وعلى من أطاعه الصلاة والسلام

الطبعة الأولى في رجب سنة ١٣٠٠ هـ

مذہب سے برآمد



فائل برطان

الحمد لله والمنة کریمہ

موسومہ

مُضَامِح اَتَاکِ اِح

موسومہ

موسومہ

مطبع ضیاء الاسلام لاہور میں بابہ حکیم حافظ فضل الدین صاحب

بیرونی ملک مطبع کے مطبوعہ ہوا

حکم جنوری ۱۸۹۹ء

ماہیٹل طبع اول

مطبوعہ ضیاء الاسلام

۱۴۱۲ھ
سراج منیر

مشتمل بر نشانہائے ربیہ

قادیان اراکامی الامان

مئی ۱۸۹۷ء

مَثلُ مُعَدَّلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تُورَةُ الْقُرْآنِ

المُعَدَّلِ

یہ تورہ قرآن اور اس میں جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ یہ ہے
 ہر قریب چھ ماہ یعنی جون جولائی اگست ستمبر کے ہر ماہ میں ہے
 قیمت باقی ہے ایک سو پندرہ سالانہ ہے

رقم نمبر ۱۰۰ ج ۱۰ ج ۱۰ ج ۱۰ ج ۱۰ ج ۱۰ ج

اسلامی اصول کی فتاویٰ



— ارشد —

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام پرانی ہوا میں

دفعہ سے مراد ہرگز نہیں ہے اور نہ ہرگز نہ ہو جائے

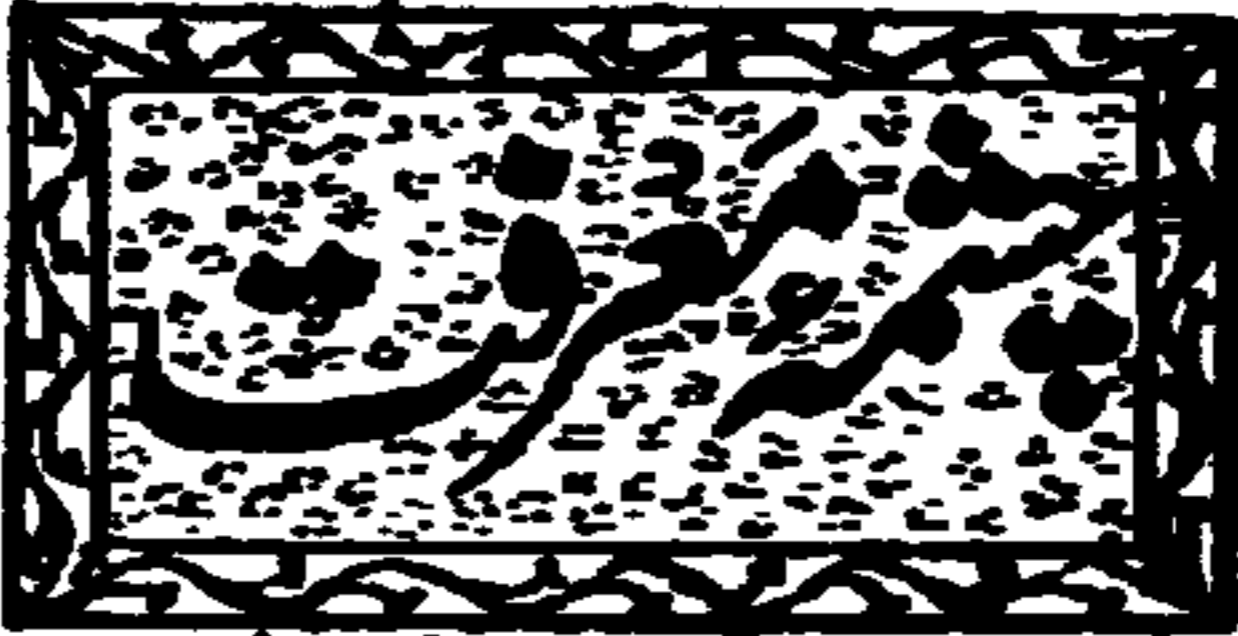
حفظ اول

قد فرغنا من القول على قديم يعقوب آرية فالصديق يلبس العارفين
 واذا كان لكاتبه قديم فسأله صباح المنعرون
 بہنیر کا کتھ سے زلفت کہ ایک سوسہی نکالے اس امر سے جو تمام چھوڑا کہ
 ہر جگہ ہم پر ہوا کہ قہر اس کا کہ جس نے تو قہر تو نہ مسج کی ایک کی
 معانی سے جو تالیف کی ہو

توینہ

مکمل ہے

کتاب سے صاحب کے اس عنوان سے جو کہ اپنے قہر سے جس نے
 ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ
 یہ ہے کہ اس کے قہر سے جو کہ اپنے قہر سے جس نے
 یہ ہے کہ اس کے قہر سے جو کہ اپنے قہر سے جس نے



از کائنات حضرت میرزا غلام صاحب کے ہوا

۱۵ مارچ ۱۹۰۰ء کو

طبع قدار احمدی پبلشرس قادیان ضلع گورداسپور میں طبع ہوئی
 بہت کم شخ سے توب علی ربیب نے

مکمل ہے

کتابت مجاہد نے روپیے

میرزا غلام نے

جنگِ مقلد

یعنی

تحقیق حق کی واسطے اہل اسلام اور عیسائیوں اور تیسریں بمقام امرت سر

مباحثہ

۲۲ مئی ۱۸۹۲ء سے شروع ہو کر ۵ جلی ۱۸۹۲ء کو

ختم ہوا

اہل اسلام کی طرف سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بیٹے کیلئے
قادیان کے امرتسر تشریف لائے اور قادیان صاحب کی طرف سے مولانا عبدالقادر
صاحب پٹنہ انتخاب ہو کر جلسہ مباحثہ میں پیش ہوئے۔ راقم کو مصدقہ تحریریں
چھاپ کر منتشر کرنے کی جلسہ بحث میں ہر دو جانب سے اجازت دی گئی۔

جو
حرف و حرکت مطابق روزانہ مصدقہ بحث ہر دو جانب چھپ کر شائع ہوا ان اہل حق
کلیں اور فرقت ہو گئیں۔ اب بار دوم اسی حیثیت سے شائع کیا گیا چھاپی گئیں۔

راقم
شیخ نور احمد مالک بہتر ریاض ہند پریس امرتسر پنجاب

مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر

مجموعه

اشتهارات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی مہرود علیہ السلام

جلد اول

مجموعہ

اشتہارات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام

جلد دوم

سائل و جواب

ان سائلوں کا جواب

جواب سائلوں کے

بعض اہل

یہ رسائل اللہ تعالیٰ کے نام پر تفصیل سے ہیں

انجامِ اہم

خدائی فیصلہ - دعوتِ قوم

مکتوبِ عربی بنام علماء

طبع خدیوہ اسلام میں طبع ہو کر عام فائدہ
کے لئے شائع کئے گئے

کتابخان

قیمت فی جلد

بمقام

طبع اول

ان کے بارے میں جو سب سے پہلے معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ان کی زندگی بھر
 میں انہوں نے اپنے آپ کو کسی اور سے الگ نہیں سمجھا۔ ان کی زندگی بھر
 انہوں نے اپنے آپ کو کسی اور سے الگ نہیں سمجھا۔ ان کی زندگی بھر
 انہوں نے اپنے آپ کو کسی اور سے الگ نہیں سمجھا۔ ان کی زندگی بھر

هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ يَتَّبِعُونَ
 یہ وہی ہے جس کے لئے تم جلتے جا رہے تھے

میرا نذیر حسین صاحب مدظلہ کے شاگرد مولوی کوچروات دہلہ صاحب کتاب
 انٹرایم اور جامعہ اسلامیہ لاہور اور دہلی کے کتب خانہ اور مدرسے ایمان اور
 اور دوسرے مدرسے میں پڑھاتے ہیں اور ان کے تمام تلمیذوں
 مولویوں اور فیصلہ پر فیصلہ فقیروں پر بھروسہ نشینوں کو
 آسانی فیصلہ کی طرف دعوت اور نیز ان کے
 گزشتہ کتابچوں کی کیفیت
 دیکھو شدہ والی متنتہ
 کہ یہ دہلی مدرسہ ہے

اسما فیصلہ

مطبع ریاض ہند اور کس میں چھپا
 ایک اور جگہ سے بی بی انور تقسیم گئی ہے

ان کے بارے میں جو سب سے پہلے معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ان کی زندگی بھر
 میں انہوں نے اپنے آپ کو کسی اور سے الگ نہیں سمجھا۔ ان کی زندگی بھر
 انہوں نے اپنے آپ کو کسی اور سے الگ نہیں سمجھا۔ ان کی زندگی بھر
 انہوں نے اپنے آپ کو کسی اور سے الگ نہیں سمجھا۔ ان کی زندگی بھر

تذکرہ

اے خدا اے چشم زور ہستی
 از کرم با چشم این امانت کشا
 یک نظر کن سوئے این راز نہال
 تا رہی اے طالب از وہم و گماں
 کہ یہ رسد جس کا نام

حقیقت

حضرت عینی علیہ السلام کے صحیح اور سچے موانع ظاہر کرتا ہے اور ہمارے بیچارے کے سبق
 کی نصیحتیں کر کے اہل غرض ہمارے بتلاتا ہے

اور نظام تعلیم میں نیا اور مسہم میں باہتمام حکم فرمایا
 بیرون ملک طبع چھاپا ہے اور تیار
 ۱۸۹۸ء
 فتح پور

ثابت ہے ہر اقل

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے۔ کافر کو کتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

وَقَدْ سَبَقَتْ كَيْدَنَا الْعِيَانُ مَا الْمُرْسَلِينَ الْإِهْمَامُ الْمُنْتَهَى
 وَرَأَى جَدًّا نَا أَسَدًا الْقَالِعُ فَدَسَّ سُدَّ سَانَاتِ الْوَعْدِ
 وَكَفَلْنَا عِمَّتًا لَوْ رَجَى إِلَيْنَا هَذَا الْوَجْهُ الْمُبْتَشِرِ
 وَاللَّذِيكَ أَنَّهُ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَا يَرِيضُنَا فَمَا تَنْزَلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ
 مَا أَرْسَلْنَا نَبِيًّا إِلَّا نَحْنُ بِهِ نَاهِيَةٌ وَمَا كُنَّا نُرْسِلُهُ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ
 وَالَّذِينَ هُمْ مَحْسُوفَةٌ وَبَشَرًا قَدِيمًا أَمْ وَالَّذِينَ كُنَّا نُرْسِلُهُمْ
 نُوْرًا وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ كَمَا نَحْنُ لَا نَحْنُ نَحْنُ لَا نَحْنُ لَا نَحْنُ
 — حُرِّدِي الْمُرْسَلُونَ —

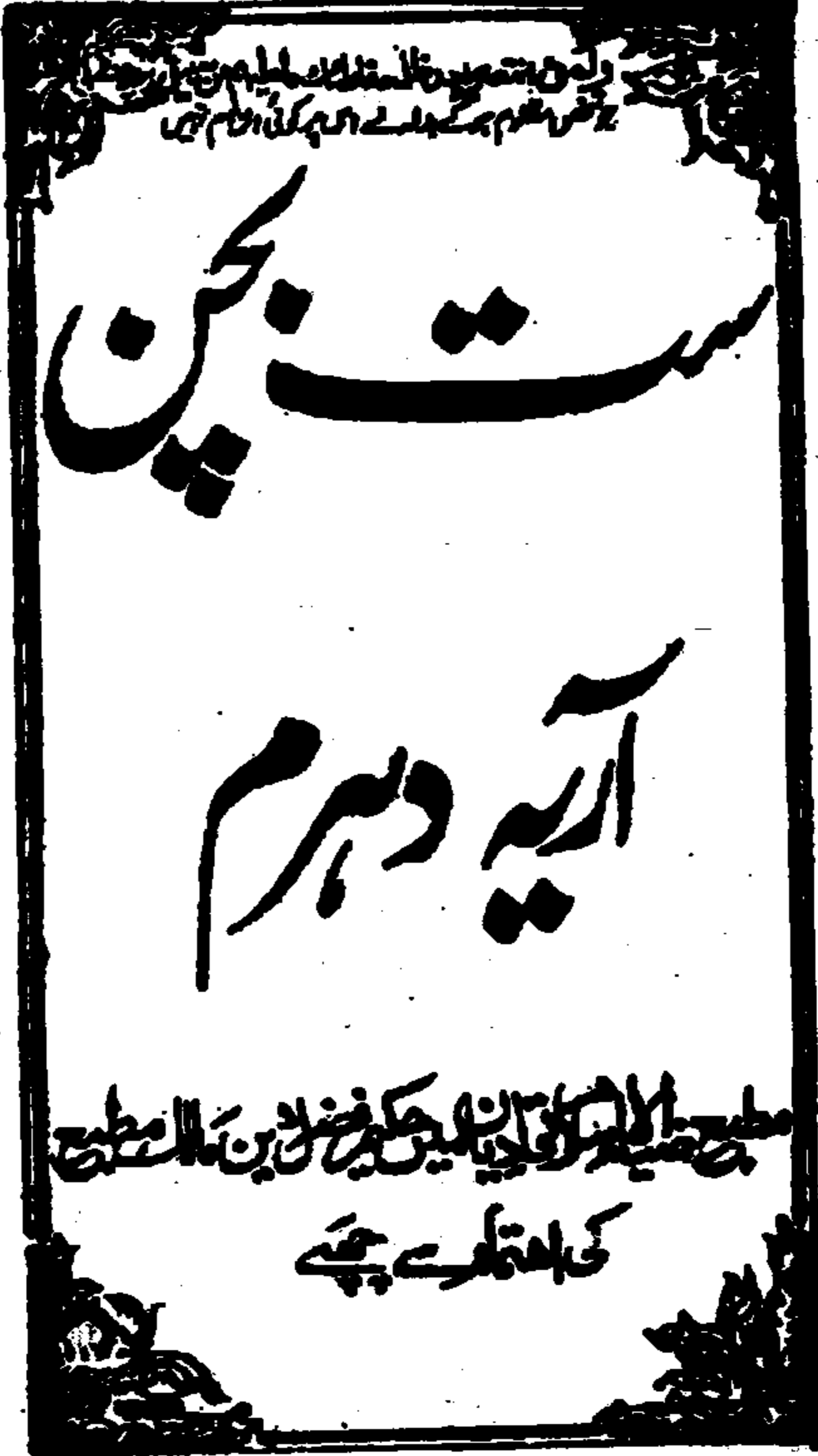
حقیقۃ الوحی

خدا تعالیٰ کا ہر امر اور حکم ہے کہ یہ کتاب جامع حسینہ ہر ایک قسم کے
 حقائق اور معارف اور ہر ایک اسمانی نشان و کجائیں میں کسی
 فضل اور کرم اور خاص اسکی توفیق اور ماہرید مرتبہ تالیف ہو کر

سطح میں گریں قادیان میں باہتمام میں نچر و طبع کے چھپی

تعداد ایک ہزار عدد تاریخ اشاعت مارچ ۱۹۷۱ء

۴۷۷



چاره حق و باطل است الباطل کاتب حق

و در راه چیل عمره با بریا کنند	آنانکه بر دعوی با حمله کنند
بست بر حقین که تکلیف با کتب	گریک نظر کنند بر نیکتاب
وین امر در است که ترک می کنند	باور نمی گنم که نیاید عذر خواه

برای ابن احمد

حصه (۵)

لقب

بالبراهین الاجتهاد علی حقیقه کتاب القرآن والنبوة والاسلام

حضرت آیت الله العظمیٰ امام خمینی

ایک غلطی کا ازالہ

از۔
حضرت سید محمد علی سلیمان

پبلشر۔ ناظر الیوم و تصنیف
بہارہ ضلع جمنگ

دومبر

تھانہ

ملفوظات

حضرت میرزا غلام احمد قادیانی

شیخ مولود و مہدی ہمدانی

بانی جماعت اہل حق

جنوری ۱۹۰۶ء تا اکتوبر ۱۹۰۸ء

جلد پنجم

پیشہ بردار

الحمد لله والمنة

کہ تمام مخالفوں پر الہی حجت پوری کر دی گئی

یہ رسالہ

جس کا نام ہے

البعین

لائم تمام الحجج علی المناقضین

بمقام قادیان مطبع ضیاء الاسلام میں یا ہتمام حکیم فضل الدین صاحب

مالک مطبع چمپک

شائع ہوا

قیمت ۱۵

جلد ۰۰

۱۵- دسمبر ۱۹۰۰ء

طبع و اشاعت

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ
الْفَاتِحِينَ

الحمد لله کہ زمانہ کی ضرورت کے موافق بہتروں کو طاعون سے نجات
دینے کے لئے یہ رسالہ تالیف کیا گیا اور اس کا نام

←

دَاعِمُ الْبِلَادِ وَوَعِيَا أَهْلِ الْأَرْضِ طَعْنًا

بمقام

قادیان دارالامان

بانتظام حکیم فضل دین صاحب مطبع ضیاء الاسلام

میں چھپایا

اپریل ۱۹۰۰ء

تعداد جلد ۵۰۰

تذکرہ

مجموعہ

الہامات، کشوف و رویا

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مسیحی مہرود علیہ السلام

دماغی براتوں

الکبریا کا عین ہے الیہ السلام کا عین ہے الیہ السلام کا عین ہے الیہ السلام کا عین ہے

الحمد لله والمنة لکرمیمہ زوال المسیح جبکہ سنا تم
 دس ہزار روپیہ کا اشتہار ہے
 حسب استدعا مولوی شہزاد صاحب امرت سہری کے
 محض پانچ دن میں ابتداء ۸ نومبر ۱۹۰۷ء سے

طیارہ چکر اس کا نام

انجمن

نکاح گیا

اور اس رسالہ میں پیر میر علی شاہ صاحب مولوی امیر علی صاحب
 مولوی علی خاں صاحب صاحب وغیرہ بھی مخاطب ہیں جن کا نام

رسالہ میں مفصل درج ہے ذیل طبع دار زویرت لکھنؤ

بتھا آقا یان بیاہ تمام مکتبہ فضل الدین صاحب مطبعہ ضیاء الاسلام لکھنؤ

الکبریا کا عین ہے الیہ السلام کا عین ہے الیہ السلام کا عین ہے الیہ السلام کا عین ہے

توانا خات ۲۵

الہامی
مقام اومبیین ازرا و تحقیق
بدوراش بنحوال نماز کردند

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله
اشاد حضرت سید مولانا علی نقوی رحمہ اللہ

انہی واد است ہرچی ماہام	داو آں جام را مرا تمام
انبیا گرچہ بودہ اند پیے	من برقان نہ کتر منکے
کم نیم نساں ہر برے کے تقین	ہر کہ گوید مدین ہست لعین

اگر شد تم اگر شد کہ کتاب

حقیقۃ النبوة

حداقل

ان کتابت حضرت صاحبزادہ نور الدین محمد باقر صاحب کتب اللہیہ فیہ شرح علیہ
قلیہ شافی ایضا کتابت ہر مکتوب ہر اہل علم اور ہر حضرت جبرائیل وصال الانبیاء
میں مولود ہمدانی ہر خطبہ و کتابت کی نبوت و رسالت ہر اہل علم کے
بیت علی ہے کہ ہر مکتوب ہر مکتوب ہر مکتوب ہر مکتوب ہر مکتوب ہر مکتوب
ان کتابت اسلام کی طرف سے شریف علی ہمدانی ہمدانی ہمدانی ہمدانی ہمدانی

بازدم و میر سید علی نقوی

تعداد ۱۰۰۰

باعتبار ہر مکتوب

انوار خلافت

یعنی

ان تقریروں کا مجموعہ جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی نے اپنی تقریریں جمع کر کے
خلیفۃ المسیح ثانی نے پیشانی پر لکھی ہیں۔ یہ کتاب ۲۴ - ۲۶ - ۲۸ - ۳۰ دسمبر ۱۹۱۵ء کو فریض
جلسہ پر

۱۰ صفحات

مرتبہ

منشی غلام نبی (بانی)

اکتوبر ۱۹۱۶ء

مطبوعہ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

قیمت ۱۰۰۰

تعداد ۱۰۰۰

انظر الكتاب يدفع وساوس الغفاس - وفيه
شفاء للناس - وهو يهب المسكينة
ويجلا الكروب - وسديته -

ترياق القلوب

تصنيف

امام رباني حضرت ميرزا غلام احمد صاحب قادياني
مسبح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام -

ملفوظات

حضرت مرزا قلام احمد قادیانی

شیخ مولود وہب دیوبند

بانی جماعت احمدیہ

جلد سوم

ماہی بیچ طبع اول

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا

ضندہ سرور الفتح اسلام آباد لیکچرر محمد دوران
بیچ الزمان مرقا اعلام احمد حبیبہ بیچ طبع اول

الماہی

تشیخ مرقا

الماہی
بیاقا سے بنائے ہیں اس کتاب کے جس کی مہارت کو غلط جاننا

الماہی
ماتوق بیچ طبع اول ہے یہی غلطیوں کا دور ہے اور اس کی ترقی سے سب سے جاننا

ہندوستان ہندوستان ہندوستان ہندوستان ہندوستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا

جاء الحق وذهب الباطل ان الباطل كان زهوقاً

و زرا و پیل مرید با بروا کنند	آنانکه برد علوی با عملیه کردند
ست بر پیش که کجا با کجا	گریک نظر کنند میں نسوز کتب
وین امر و گریست که ترک حیا کنند	باور نمی گنم که نیایند عند خواہ

برایان احمدیہ

چشم (۱۵)

لقب

بالبراهین للائمان علی حقیقہ کتب القرآن و النبوة الخ

مؤلف

حضرت آیت الله مرزا علی احمد صاحب مؤلف

نیرنگی بادل

دریا کا گہرا پانی نہایت گہرا ہے اور نہایت گہرا ہے
 بحالیہ عالم اسلام
 حضرت علامہ صاحب فرزند مولانا محمد علی صاحب
 صاحب فرزند مولانا محمد علی صاحب
 نیرنگی ڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے شائع کیا
 مولانا صاحب فرزند مولانا محمد علی صاحب
 مولانا صاحب فرزند مولانا محمد علی صاحب

مرا بہ نگار و نگارش بخت است

کتب در باندی یک کتابم دوری

التبصر

جلد اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 ایمانت کائنات و عبادت و بركات و بركاتی صمد الوار قرآنی ضوئاً
 و انواراً و نوراً و کرماتاً و کرماتاً و کرماتاً و کرماتاً
 و کرماتاً و کرماتاً و کرماتاً و کرماتاً
 و کرماتاً و کرماتاً و کرماتاً و کرماتاً
 و کرماتاً و کرماتاً و کرماتاً و کرماتاً

و کرماتاً و کرماتاً و کرماتاً و کرماتاً
 و کرماتاً و کرماتاً و کرماتاً و کرماتاً
 و کرماتاً و کرماتاً و کرماتاً و کرماتاً
 و کرماتاً و کرماتاً و کرماتاً و کرماتاً

بہ ما ہفت نظریں و ماہیت
 اہمیتیں و پریس اہمیتیں و پریس اہمیتیں

.....

بنی حنیئہ

بنی حنیئہ



وَقَدْ كَرِهَ اللَّهُ لِيَأْخُذَ بِالْحَمِيَّةِ أَهْلُهَا

بنی حنیئہ



مترجمہ

حضرت صاحبزادہ میرزا شہیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ قادیان

مترجمہ

مولانا محمد کرم مستوفی صاحب لکھنؤ، مولانا محمد امین صاحب لکھنؤ، مولانا محمد امین صاحب لکھنؤ، مولانا محمد امین صاحب لکھنؤ

مولانا محمد امین صاحب لکھنؤ، مولانا محمد امین صاحب لکھنؤ، مولانا محمد امین صاحب لکھنؤ، مولانا محمد امین صاحب لکھنؤ

بھارتیہ مسلم لیگ

بھارتیہ مسلم لیگ

بھارتیہ مسلم لیگ

ذات جلیل

المعروف والمنتهى كريمة توفيق من نعم المولى ونعم النصير وحنانيات
أبي ذوات جلیل وعلیم وکرم خستادونی کتاب لاجلک وعلیم

ایٹلہ مکالا اسلا

جس کا اردو ترجمہ نام واضح ہوتا ہے

بمقام فروری سن ۱۸۹۳ء

مطبع ریاض ہند قادیان میں باہتمام شیخ نور احمد ہستم

دہلیک مطبع ہجرت شائع ہوا

تأمل بما نقل

هذا هو الكتاب الذي اهدى الله سبحانه من نور الهدى في يوم عيد من الاعياد المباركة في الحادي عشر
 من شهر ربيع الاول من سنة ١٢١٩ هـ في مدينة دمشق في داره من ايامه المباركة وما كان يشهد ان
 ينطق كل من يقرأه في مثل تلك الاعياد المباركة وكان الناس يربون طبعه رغبة في ربه عليه
 ويستظفون بصوت المساق المريد - فالله اعلم بقلوبهم مقصودهم بعد الامتنان
 بعد ما طردوا كرسيا من مذلة افسادهم من النار - وانه منيعه احسن
 المحفورة - وسطية تليخ الناس الى السعادة وانه فيك من الله بعد ما
 اتى من عباده وهم للفساد - ولان تجد هذا المعارف في الاثر المتكافئ
 المدققة من اللغات - بل هي حقائق اوجبت اتي من رب
 الكائنات - وانه الجار تام - وهل بعد الميعودكم - وهل
 بعد خاتم الخلق على الصبر الحاتم - وليس من العجب
 ان تسمع من خاتم النبوة - كما ما اصحت من
 قبل من عباد الله - بل العجب كل العجب ان
 يأتي الخبير بالوجود والامام المتكلم بخلق
 من عوالمها الخلاء ثم لا يأتي بحجة
 جديدة من حقايق الكبرياء - وكلم
 تكلم الخلة بين الخلق ولا
 ينطق في كتابين العظمة
 والظهور والاهميت
 هذه الرسالة

خُطْبَةُ الْإِقَامِيَّةِ

وَأَيُّ عُلَمَتِهَا الْإِقَامِيَّةِ قَدْ كَانَتْ أَيْدِيهَا

وانها طبع في مطبع ضياء الاسلام قاريا باهتمام الحكيم فضل الدين
 البهيروى في سنة ١٣١٩ من الهجرة القداسة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سَلَامٌ عَلَيْكَ

سَلَامٌ عَلَيْكَ

سَلَامٌ عَلَيْكَ

سَلَامٌ عَلَيْكَ

سَلَامٌ عَلَيْكَ

سَلَامٌ عَلَيْكَ

سَلَامٌ عَلَيْكَ

سَلَامٌ عَلَيْكَ

سَلَامٌ عَلَيْكَ

سَلَامٌ عَلَيْكَ

سَلَامٌ عَلَيْكَ

سَلَامٌ عَلَيْكَ

مشرق کی بیعت

المعروف بالذکر

کہ یہ رسالہ میر میر علی شاہ صاحب گورکھی لہور کے مریدوں
 اور خیال لوگوں پر تمام حجت کے لئے معنی نصیر شاہ شائع کیا
 گیا ہے اور بخرن اس کے کہ عام لوگوں پر حق واضح ہو جائے
 اس رسالہ کے ساتھ پانچ روپیہ کے انعام کا اسٹیپنڈی
 دیا گیا ہے جو اسٹیٹ لٹریچر کے دوسرے مضمون پر مندرج ہے اور
 یہ رسالہ موصوف پر

مشرق کی بیعت

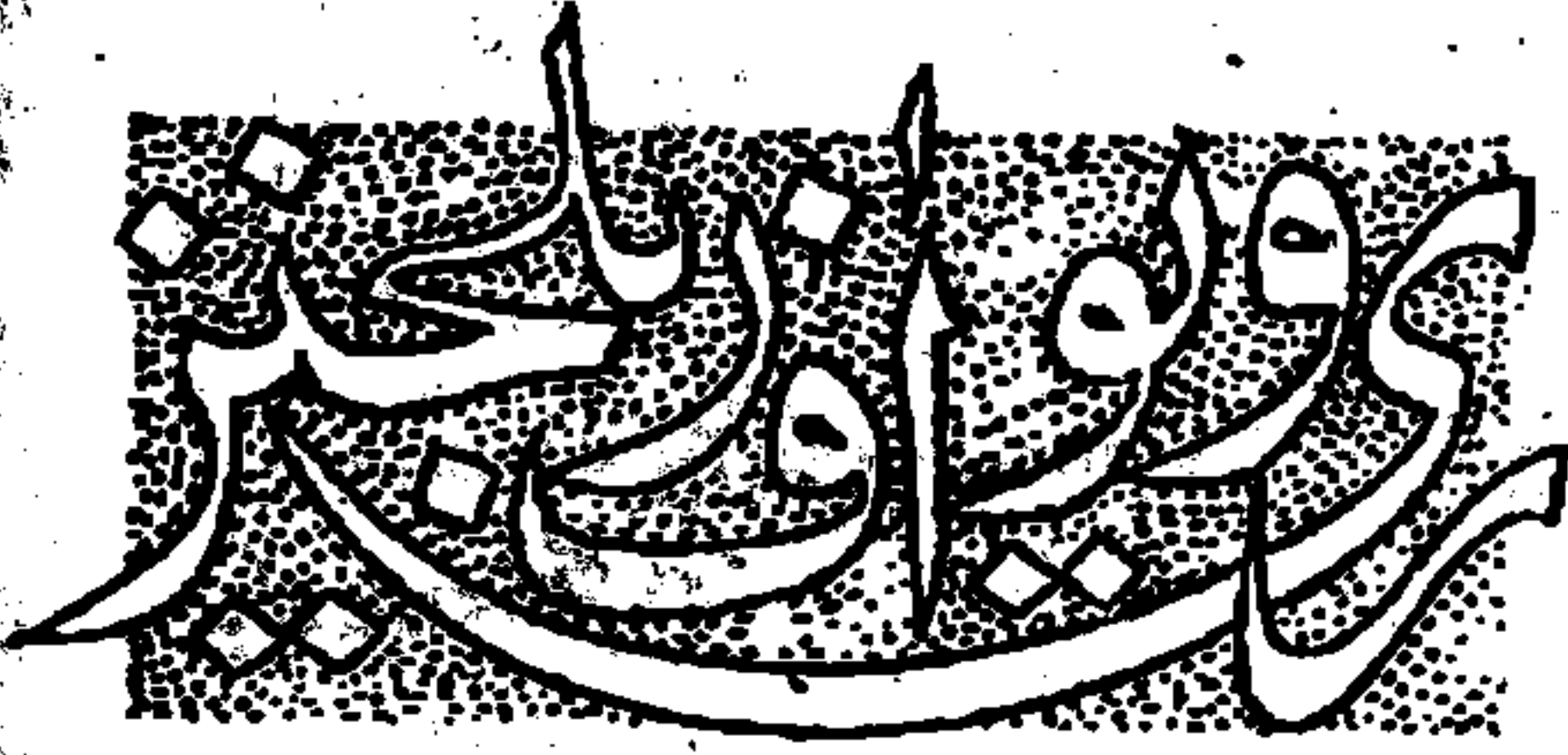
مطبع ضیاء الاسلام قادیان ضلع گورداسپور میں پانچواں
 حکیم فضل الدین صاحب بیسوی ملک بیچ پورہ کیمبر ۱۹۰۲ء
 کو شائع ہوا

قیمت ۱۰ روپے

جلد ۱۰۰

قیمت ۱۰ روپے

آؤ لوگوں کو ہمیں نور خدا پاؤ گے • تمہیں نور تسلی کا بتایا ہم نے



یعنی

دنیا کا مذاہب پر

تبرہ

پایت ماہ مارچ و اپریل ۱۹۱۵ء

جلد ۱۲

مطابق جمادی الاول و جمادی الثانی ۱۳۳۴ھ

نام کتاب

فرست مضامین

جلد ۱۲

۱۹۱۵ - ۱۹۱۶

کتابت فی سبیل اللہ

میرا مہدی

حصہ سوم

ترقیہ و ترقی

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کلمہ

چشمہ

خا

پندرہویں نمبر، مئی ۱۹۳۳ء، لاہور

شعبہ

پیشہ ورانہ، ص ۱۲۵، لاہور

قَالَ رَبُّكَ بِمَا تُحِبُّونَ يَا لَيْلَىٰ فَاسْمِعِي بِحَبِيبِ اللَّهِ

شیر المہدی

جستہ دوم

تالیف لطیف حضرت صاحبزادہ میرا شیر خاں صاحبزادہ

جے

یہ جو کتاب ڈیوٹی بلڈنگ اشاعت میان اور اللہ

نے

ماہ دسمبر ۱۹۲۴ء میں شائع کیا +

اس پر پوری ملاحظہ فرمائیے اور اگر کوئی ترمیم

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

سیخ مولود و مہدی مہود

بانی جماعت لہیریہ

جلد سوم

نیل طبع تل

کتابت آیتہ ازل فیکم انعموا علیکم وعلیٰ اولادکم

فرائض تفلح کے بہ ائمہ مساند میں سے یہ بھی ایک عظیم الشان فن ہے۔
 کہ کتابت قرآن فی عین وقرآن مستحب ہے

معارف و کتب و کتب و کتب

معارف و کتب و کتب و کتب

تذوق المسیح

پہلے شہدائے مسیح سے

فی آخر الزمان

تذوق مسیح

تذوق مسیح علیہ السلام کے قلب کی تہائی جس کا نزول جمالی اور جلالی
 رنگوں میں حضرت ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے
 مطابق دو آخری زمانہ کے متعلق تھیں اس وقت کے اولوالکباب و اولوالابناء
 نے بڑی اہمیت سے مشاہدہ کیا

طبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر کئی مرتبہ تجدید سے نواز گیا اور
 علیہ السلام کے زیور گرائی شدہ ہے۔

پہلا اول تعداد اشاعت ۲۹۰۰

شعبان ۱۳۸۰ھ

۱۹۰۹ء

بکلیتاً

انکوشدہ

یہ رسالہ ایک عیسائی کی کتاب "نایح الامم" کے
جواب میں تالیف ہو کر اس کا نام مندرجہ ذیل رکھا گیا

یعنی

چشمہ مسیحی

۱۹۰۶ء

مطبع میگزین قادیان میں باہرستانم چوہدری
ملک زاد صاحب امرتسر ۱۹۰۶ء کو طبع ہو کر

شعبہ ہندو

تعداد ۱۰۰ (۱۰۰)

ذاتِ مطلقہ

وہ خدا جس نے تمام دوسری اور ذرہ ذرہ عالم طوی اور مطلق کو پیدا کیا اس کے
اپنے فضل و کرم سے اس رسالہ کا حضور و مہدی سے دل میں پیدا کیا۔

اور
اس کا نام

نسیمِ رحمت

آرزوں کے لئے رحمت ہے
طالعوں کا یہ یارِ خلوت ہے
ہر ورق اس کا ہمامِ صحت ہے
یہ خدا کے لئے نصیحت ہے
نہ تو سختی نہ کوئی شدت ہے
آخر اس کی طرف ہی رحلت ہے
سر پہ طالعون پہ چھوڑی طاقت ہے
پھر بھی تو ہر نہیں یہ حالت ہے

نام نہیں کا نسیمِ رحمت ہے
دلِ بیدار کا یہ درماں ہے
کفر کے زہر کو یہ ہے تریاق
خود کر کے اسے چھو پیلو
خاکساری سے ہم نے لکھا ہے
قوم سے مت ڈرو خدا سے ڈرو
سخت دل کیسے ہو گئے ہیں لوگ
ایک دنیا ہے مری کی اب تک

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باجماع حکیم فضل الدین صاحب بھیروی
بناؤں ۸۸ ہر فری سٹیشن چیکر شائع ہوا

ڈائریل پبلشرز

سراج الدین

عینائی

کے چار سوالوں کا

جواب

۱۸۹۷ء
۲۲ جون

مطبع انیسویں الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل الرحمن صاحب

کے چھپوا

تعداد ...

(بیشل مطبع قتلہ)

احمد شہدائتہ

کہ یہ رسالہ مبارکہ میں احمد زادہ سید عطاء
کابل اور شیخ اجل افغانستان اور سید عظیم
مولوی محمد عبداللطیف صاحب مرحوم کی شہادت کا
ذکر ہے اور نیز ان کے شاگرد رشید میاں عبدالرحمن کے
شہید ہونے کے حالات مذکور ہیں تالیف ہو کر
نامہں کا مندرجہ ذیل دکھا گیا ہے

مذکرۃ الشہداء و شہدائین

مع رسالہ عربی وطلحات المقرئین

اور یہ رسالہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام
حکیم مولوی فضل الدین صاحب مالک مطبع
اکتوبر کے مہینہ میں چھاپ کر شائع کیا گیا۔

دانشگاہ اسلامیہ

الہدیۃ المبارکہ

یعنی کتاب

تفہیم قرآن

بمقام قادیان

مطبع ضیاء الاسلام میں چھپا

۲۵ مئی ۱۸۹۶ء

لے تھوڑا:

اس گورنٹ علیہ نگلثیہ کو ہماری طرف سے نیک جواب دے اور
اس سے نیکی کر سکیں نہ ہم سے نیکی
آیے۔

کَشْفُ الْغَطَاءِ

پہنچے

ایک ہسوسی فرقہ کے پیشوا فرزاغلام احمد صاحب دہلوی کی طرف سے
بعض گورنٹ علیہ اس فرقہ کے حالات اور خیالات کے بارے میں اطلاع اور
نیز اپنے خاندان کا کچھ ذکر اور اپنے منشی کے اصول اور باتوں اور قیصوں کا بیان اور
نیز ان لوگوں کی حالات واقعہ باتوں کا رد جو اس فرقہ کی نسبت خلاف حقیقت پھیلائے
جاتے ہیں

اور یہ مولف

تاج عزت جناب ملک مظفر قیسوہ ہندو لہم اقبالہا کا واسطہ ڈال کر
بہت گورنٹ علیہ نگلثیہ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام کے بارے میں
کتاب کے بلوغت ہی درم گتھی اس دلائل کو لکھنے سے انکے پڑھنے والے کو

یہ اطلاع ہو کہ یہ سب ۱۸۹۵ء کو مطبع ضیاء اسلام کوئیوں میں باقیام حکیم غلامی نے
مک مطبع کے مطبع سے پڑا۔

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

گورنمنٹ انگریزی

اور

جماد

۱۲ مئی ۱۹۰۰

مطبع ضیاء الاسلام طویلیں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب

تعداد ۴۰۰

غنیمہ رسالہ جہاد

علی مسیح اور محمد ہمدی کے دعویٰ کی اصل حقیقت اور جناب
نواب والیس رائے صاحب بالقرابہ کی خدمت میں ایک
درخواست

اگرچہ میں نے اپنی بہت سی کتابوں میں اس بات کی تشریح کر دی ہے کہ میری
طریقہ یہ دعویٰ کہ میں علی مسیح ہوں اور نیز محمد ہمدی ہوں اس خیال پر مبنی نہیں ہیں کہ
میں درحقیقت حضرت علی علیہ السلام ہوں اور نیز درحقیقت حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام
ہوں۔ مگر پھر بھی وہ لوگ جنہوں نے خود سے میری کتابیں نہیں دیکھیں وہ اس شبہ میں
متلا ہو سکتے ہیں کہ گویا میں نے تاریخ کے طے پر اس دعویٰ کو پیش کیا ہے۔ وہ گویا میں اس
بات کا مدعی ہوں کہ مسیح نبی ابن مریم کی مد میں میرے والد حلال کر گئی ہیں۔ لیکن
واقعہ امر ایسا نہیں ہے۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ آخری زمانہ کی نسبت پہلے نبیوں
نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ وہ ایک زمانہ ایسا ہوگا کہ جو وہ قسم کے ظلم سے بھر جائے گا۔ ایک
ظلم مخلوق کے حقوق کی نسبت ہوگا اور دوسرا ظلم خالق کے حقوق کی نسبت مخلوق کے
حقوق کی نسبت یہ ظلم ہوگا کہ جہاد کا نام رکھ کر نوع انسان کی خونریزیوں کو ہائی یہاں تک
کہ جو شخص ایک بے گناہ کو قتل کرے گا وہ خیال کرے گا کہ گویا وہ ایسی خونریزی سے ایک
نواب ظلم کو حاصل کرتا ہے۔ اس کے سوا اور بھی کئی قسم کی ایذاؤں میں غنیمہ رسالہ کے
بیانات پر نوع انسان کو پہنچائی جائیں گی۔ چنانچہ وہ زمانہ بھی ہے کہ اگرچہ میں نے اس بات

لَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَبِيتًا

قرآن شریف مجزوم نم

یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ کافر مومنوں کو ملام کرنے کے لئے ماہ پاسکیں۔

کتاب لاجواب

شخصاً لاجواب

تین کا دوسرا نام یہ ہے

آریوں کی کسی قدر خدمت

اور

ان کے ویڈیوں اور نکتہ چینیوں کے پھر ماہریت

رسالہ جو تالیفات مرزا غلام احمد صاحب مؤلف ذرا تین احمدیہ میں سے ہے
 اور ان کے رسائل کا جواب ہے جو چند قادیان کے ہندوؤں کی طرف سے بلالہ و انعام
 رام پشاور کی چشمہ نور پبلشرز میں چھاپا تھا وہ عام فائدہ کے لئے مرزا صاحب
 مصروف کی طرف سے

مطبع لاجواب نند اترس میں باہتمام شیخ ذرا احمد ملک مطبع برکات پورہ شائع ہوا

ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

شیخ مودود مہدی بہود

بانی جماعت احمدیہ

آغاز مئی ۱۹۰۳ء تا اواخر ۱۹۰۵ء

جلد چہارم

دُرِّ مَنِّین

حضرت میرزا غلام احمد قادیانی

سیکس مولد و ہمدی ہمد

بانی جماعت احمدیہ

کا

پہر معارف اُردو منظوم کلام

قول الحق

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

میں برکت

As the Muslims of India entertain different beliefs with regard to the coming "Mehdi" and especially the nature of his appearance among the Muslims, according to some, that he will be a reformer and expender of new life, like a true lover of peace and tranquillity and a peace man in heart, — the Muslims of his party considering his appearance as merely spiritual, while other Muslims, such as Maulvi Muhammad Hossain of Batala, editor of *Jaha-at-Nasrullah* and leader and advocate of Ahl-i-hadis or Wahabis of his class, believe that the "coming Mehdi" will be Ghazi, general slaughterer and uprooter of the empires of the nations other than Muslims, especially the bitter opponent of the British Empire and speak of the terrible consequences resulting from the bloody deeds of this Mehdi. I have written this pamphlet to show which of these two Muslim parties is right in its beliefs with regard to "the coming Mehdi".

It will be better that our benign Government will get this pamphlet translated into English and hence make itself acquainted with these differences concerning "the coming Mehdi".

Haqiqat - ul - Mehdi

حقیقت المہدی

The true nature of Mehdi

میں برکت

نورانی برادری

خدایا کیوں ہے کہ
 یوں تو ہے کہ
 کی ہے کہ
 کی ہے کہ
 کی ہے کہ
قادیان کے آریزم
 اور
 پتھر ہے
 قادیان
 قادیان
 قادیان

کشفۃ الزواجا

جلد ۲ / ۱۳ / ۱۳۰۴

حضرت مولانا بشیر الدین محمود لکھنؤی صاحب جامعہ اسلامیہ مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند
کی تقریباً ۱۳۰۴ء میں لکھی گئی اور ۱۳۰۴ء میں شائع ہوئی۔

مرتبہ

غلام نبی بہنجا ایدیرا فیاض

قیمت فی جلد ۲۰

برکاتِ خلافت

یعنی

ان تقریروں کا مجموعہ جو

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود انصاری صاحب قیامہ السیاحی نے

نے اپنے ہمدردانہ کے

پہلے سالانہ جلسہ پر تواریخ ۲۴-۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر ۱۹۱۹ء فرمائیں

تقریریں ترقی یافتہ عالم کی ذمہ داریوں اور قیامہ کے

دانش پیچ و مادل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انوار الاسلام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تعداد اشاعت (۳۰۰۰)

بانتظاركم وبقول

يَا خَلَّ الْكِتَابِ لَوْ إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ

الحمد لله الموفق اني كتبت هذه الرسالة والعيضة الجائلة لعلاج مرض
المتنصرين الذي امتد مداه وعرقته مدها واكلامهم نار انكار الفرقان. والوصول
على كتاب الله القرآن. فأردت ان نجيبهم من مخيل الحجاب. وتزهد سوء اداهم ونجيبكم
الى دواء السقام. فالتنا هذا الكتاب مع انعام كثير من اجاب. وهو خمسة
الآيات من الدرر اعم لكل من اني بمثله وارى الحجاب. وهو فضل الله حسن
وطيب الطع وادق. وسميت الحصة الاولى من

وزن الحق

”عسى ربكم ان يرحمكم

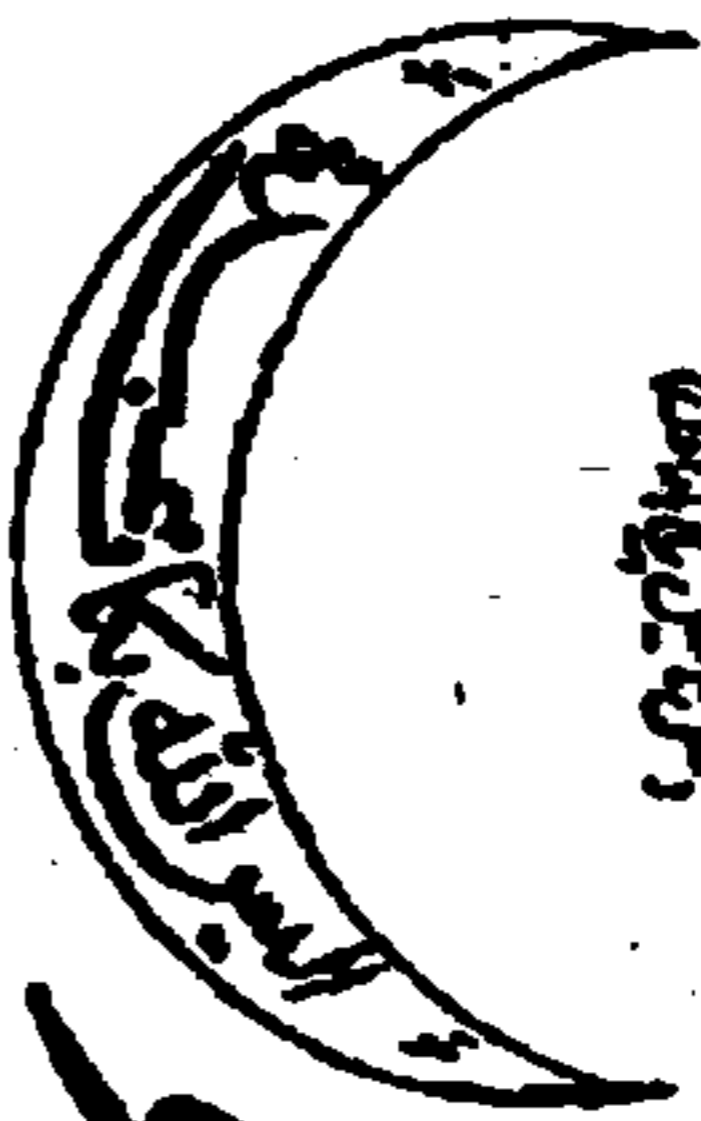
و ان عدم عدنا و جعلنا جهنم
للكافرين حصيدا ان هذا القرآن
يهدي للتي هي اقوم و يبشر المؤمنين
الذين يعملون الصالحات ان لهم
اجرا كبيرا“

قد طبع في المطبع المصطفوي في لا هور سنة ١٣١١ هـ

بار اول جلد ١٣٠٠

منازل

السلامة



تسعة عشر من رمضان

در مطبخ فضيلة الامام محمد باقر عجل الله فرجه وفضل الدين صاحب
منازل

ایک صد اوقات

میں

حضرت شہید تاجدار حضرت مولانا محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی نے

نے

مولانا محمد علی صاحب مدظلہ العالی کے تصدیق سے مولانا محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی کے
مسابیح و مقامات اور کلمات کا انتخاب اور پبلشرس نے پیش کیا ہے

فلاح پبلسنگ ہاؤس، لاہور

1971ء



تقریباً سلاسل

سلسلہ احمدیہ

تصنیف لطیف

حضرت صاحبزادہ مرزا ابوبکر احمد رضا ایم اے

جس میں سلسلہ احمدیہ کے چاروں سالہ تاریخ کے علاوہ سلسلہ کے خصوصیتوں اور سلسلہ
کے غرض و غایت اور سلسلہ کے مستقبل کے متعلق سیرگرفہ بحث کی گئی ہے

○

نگار تالیف و تصنیف قابل ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث کے فضائل و جلال کے متعلق ہے

طبع کرا کے شائع کیا

○

دسمبر ۱۹۳۹ء

ذکرِ عزیز کم نہیں وصلِ حَبیب سے

ذکرِ حَبیب

مصنّف

حضرت مفتی محمد صادق

بیت

هُدَى الْمُتَّقِينَ!

بید شرم و خیم کہ میں ہوں ہم
میں سچ یا کب بند ہے گویم
چنین زمانہ نہیں دہی میں نہیں برکا
سیاہ باد رخ بخت من اگر ہو ولم

کہ لو مجدد این دین اور پنا باشد
ممن خلیفہ شاہ ہے کہ بر پنا باشد
تو ہے نصیب سے کہ چہ میں تھا باشد
مگر غرض بجز نہ یار آشنا باشد

خدا کے رسول

حضرت مسیح موعود و مہدی مہرود
عالی جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی
کالیفورنیا

اسلام

جو ۱۲ نومبر ۱۹۰۴ء کو قادیان سے ایک عظیم و شاندار جلسہ میں پڑھا گیا
جسکو
چوہدری اور بخش مسیح احمدی نے منعقد کیا اور قادیان میں منعقد کیا
مذہب عالمی سے ایک نیا اور بڑا کھلا گیا

ماثل طبع اول

وَيَعْمَلُ الْذِيكْرَ وَالسَّتْ مَرَسَلًا
 قُلْ كَفَرًا مَا تُشْرِكُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَيُحْتَضِرُكُمْ كَيْفَ يَعْلَمُ الْكِتَابُ
 الْجَمْدَانِيَّةُ

کہ یہ رسالہ میر کا نام ہے

ضرورت الامام

موت و پیدائش میں طہارت ہو کر

مطبع

ضیاء الاسلام قادیان میں

قیمت ۲۰۰ - ۳۰۰ - ۴۰۰

بیت محمدیہ دارالعلوم دیوبند
 دارالعلوم دیوبند

مکتوبات احمد

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

سیخ موعود و مہدی معبود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے

خطوط اور مکاتیب

جلد اول

ملفوظات

حضرت مرزا قاسم احمد قادیانی

شیخ مولود و مہدی بہود

بانی جماعت اہل حق

پیغامِ صلح

رقم نمبر ۱۰۰۰

حضرت اقدس میرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام

AFRICA SPEAKS

Published by:
**Majlis Nusrat Jahan Tehrik-i-Jadid,
Rabwah — West Pakistan**

REGD. No. L-774

GRADE : LADDITION

By PERMISSION of the GOVERNMENT of PAKISTAN
MINISTRY OF JUSTICE

VOL. XXVI

No. 8

The Supreme Court Monthly Review

COMPRISING OF SUPREME COURT CASES

EDITED BY

KHAJWA MUHAMMAD ASAF, B.A., LL.B.

MR. MUHAMMAD ZUBAIR SAJJID, B.A., LL.B.

— AUGUST, 1993 —

CROSS : 1993 E C M R 1007

By 1991-1992

SUPREME COURT MONTHLY REVIEW

35-KANHA ROAD, LAHORE

(Phone : 21307, 21403)

★

Printed and Published by Malik Muhammad Saad at the Pakistan
Educational Press, Lahore.

Monthly for regular subscribers Rs. 40/-
For non-subscribers Rs. 50/-

Annual Subscription : Rs. 400/-
(Postage/carriage extra)

800

دوم قزوئی شریف نقلی طور پر یہی اس سریم کی صوت ثابت دیکھ کر حکم جاری
ہو بعد کتاب اشباح الکتب بھی گئی ہے۔ اس میں فلقتا توفیقہ تھی کے معنی وفات ہی
لکھے ہیں اور جبکہ امام بخاری اس آیت کو کتاب التفسیر میں لایا ہے۔
سوم قرآن کریم کوئی آیت میں تصریح فرما چکا ہے کہ جو شخص مرگیا وہ پھر دنیا میں کبھی
نہیں آئے گا۔ لیکن نبیوں کے مہنامہ اس آیت میں آئیں گے۔

چہاڑم قرآن کریم بعد قائم البینین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں دیکھتا خواہ دنیا میں
بہا پہا نام ہو۔ کیونکہ رسول کو پھر پھر تو واسطہ جس وقت ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل
پر آیا ہے وہی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آئے
مگر سلسلہ وہی رسالت نہ ہو۔

پنجم یہ کہ اہل تشدد و بصر صحت یہاں کر رہی ہیں کہ آئے گا کہ وہی رسول آئیں
کے رنگ میں آئے گا چنانچہ اس کا متی کر کے یہاں کیا گیا ہے جیسا کہ وہ یہ لکھتے ہیں کہ
اسے ظاہر ہے اور نہ مرفوعہ یہاں کیا گیا بلکہ جو کچھ اصلاحات اور عیسوی آیت پہلا ہے
وہ سب اس کے لازم حال شمارائی گئی۔

ششم یہ کہ بخاری میں صحاح الکتب بعد کتاب اشباح ہے اصل صحاح ابن مریم
کا وہ طبع بتایا گیا ہے اور آئے طے نسخ ابن مریم کا وہ طبع پہر کیا گیا ہے اب
ان قرآن ستر کے یہ تصریح اور صحت طور پر ثابت ہے کہ آئے والا صحیح ہے اور وہ
صحیح نہیں ہے جس میں آئیں نازل یعنی تھی بلکہ اس کا مشیل ہے اور اس وقت اس کے
آئے کا وہ تھا کہ جب کہ وہ افلاک مسلمانوں میں سے ہو دیوں کے مشیل ہو جائینگے
تو اتفاقاً اس آیت کی دونوں قسموں کی استعداویں ظاہر کرے کہ اس آیت
میں موجود ہو دیوں کی جس صورت قبول کرنے کی استعداویں جو صحیح یعنی اس مسئلہ میں
سے آئے۔ یا شہادتی صورت میں اس مقدس لور و حنائی معظم اور پاک نبی کی

ازالہ اوہام

۴۱۴

تصویر

یہی ہے کہ وہ کھوت کے بعد ہی اٹھایا گیا تھا۔ پھر لگتے ہیں کہ شیخ کا یہ بھی قول ہے کہ آسمانی سے آنی والا۔ یہی نہیں وہ حقیقت ہے کہ ہمدی کا نام ہی عیسیٰ ہے پھر ہمدی کے تجویر فرماتے ہیں کہ بعض مفسرین نے اپنے کثرت سے اسی کے مطابق اس حدیث کے معنی کہ لامہدی آلا عیسیٰ کہتے ہیں کہ ہمدی ہی آسمانی ہے وہ حقیقت عیسیٰ ہی ہے کسی اور عیسیٰ کی حاجت نہیں جو آسمان سے نازل ہو۔ اور مفسرین نے اس طرح آیتوں کے ہمدی کو عیسیٰ ٹھہرایا ہے کہ وہ شریعت کو گمراہی کی قورٹ کے لئے اسی طرز طریق سے آئے گا جیسے عیسیٰ شریعت کو گمراہی کی قورٹ اور آیتوں کے لئے آیا تھا۔

پھر ص ۱۳۱ میں لکھتے ہیں کہ اور حدیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ پر اس کے نازل ہونے کے بعد لوگوں کی طرف سے وہی نبوت نازل ہوتی رہے گی۔ جیسا کہ سلم کے نزدیک آسمانی حدیث میں ہے کہ یقتل عیسیٰ بن مریم۔ اور اللہ شرفی نبوتوں کے حکم عذابات اذا اوحى الله تعالى الى عيسى بن مریم۔ یعنی جب عیسیٰ کو وحی کی خبر ملے گی تو اس پر اللہ تعالیٰ وحی نازل کرے گا۔ پھر لکھتے ہیں کہ وہی کا لفظ لفظاً جب نازل ہوا۔ کیونکہ جو نازل ہوا وہی عیسیٰ ہی ہے۔

اس تمام تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ ہائیس سال تک برابر جو حدیث لفظاً حضرت عیسیٰ کی دنیا میں عیاں ہونے کے لئے قرآن ہی گویا ہے عزت میری ہے اور میری نازل ہوتے رہیں گے۔ اب ہر ایک کا فہمنا ہوا ہے کہ اس کتاب کے معنی میں عیسیٰ ہی ہیں۔ جس وقت قرآن شریف کی نازل ہو گئی تھی تو نبوت ضروری ہے کہ اس ہائیس میں ہی حکم ہوا کہ اس جزو کی کتاب اللہ عزوجل پر نازل ہو جائے۔ اور اس ہائیس کے ساتھ تمام حکم ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جو نازل ہو گیا وہی اسلام کی وحی رسالت کے ساتھ ضروری ہے کہ صرف شریف ہو جائے اور ایک نئی کتاب اللہ کو ضروری ہے قرآن شریف سے تو دور کہتی ہو پورا ہو جائے۔ اور جو کتاب تمام حکم ہوا وہی ہے۔

نازل ہوتا ہے۔ ہر کسب و کار کو سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الود ہے اور
 وقت خاتم النبیین میں ولید ویا گیا ہے اور حدیثوں میں تصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب
 جو نبی بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے وحی نبوت کے لئے منع
 کیا گیا ہے۔ تمام باتیں کا کسب و کار تو ہر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کے بعد ہرگز نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر ہم فرض کے طور پر مان لیں کہ کسب و کار
 زندہ ہو کر ہر دنیا میں آئے گا تو ہمیں کسی طرح اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ رسول پہلے
 بحیثیت رسالت آئے گا۔ اور جب نبی کے نازل ہونے کا کلام آئی کے آنے کا ہر سلسلہ شروع
 ہو جائے گا۔ جس طرح یہ بات ممکن نہیں کہ آفتاب نکلے اور اس کے ساتھ روشنی نہ ہو۔ اسی طرح
 ممکن نہیں کہ دنیا میں ایک رسول اصلاح خلق اللہ کے لئے آئے اور اس کے ساتھ ہی
 وہ جبرئیل نہ ہو۔ علاوہ اس کے ہر کسب و کار معلوم کر سکتا ہے کہ سلسلہ نزل جبرئیل
 اور کلام آئی کے آنے کا سفر کسب و کار کے نزل کے وقت تک قطع ہو گا تو وہ قرآن شریف
 کو جو قرآنی زبان میں ہے کیونکر پڑھ سکیں گے۔ کیا نزل فرما کر وہ چار سال تک کتب میں
 بیٹھیں گے اور کسی قوم سے قرآنی شریف پڑھیں گے۔ اگر فرض کریں کہ وہ ایسا ہی کوئی
 تو ہر وہ غیر نبوت کے تفصیلات مسائل وغیرہ مثلاً نماز و صلاحت جو اتنی رکعت ہیں اور
 نماز مغرب کی نسبت جو اتنی رکعات ہیں اور یہ کد کد کی لوگوں پر فرض ہے۔ اور نصاب کیا ہو
 کیونکر قرآنی شریف سے استفادہ کر سکیں گے۔ اور یہ تو کساں ہو چکا ہے کہ وہ حدیث کی طرف
 رجوع بھی نہیں کریں گے۔ اور اگر وہی نبوت سے ان کو وہ تمام علم دیا جائے گا تو ہر شے جس
 کلام کے ذریعہ سے یہ تمام تفصیلات کو معلوم ہو گی وہ جو ہر وحی رسالت ہو چکے کتاب اللہ
 کسب و کار میں ظاہر ہے کہ ان کے وہاں آئے ہیں کہ جس قدر غرابوں اور کس قدر مشکلات
 ہیں۔ مصلحتوں کے یہ بھی کہ وہ جو اس کے کہ قوم کے قریشی نہیں ہیں کسی حالت میں ایسے
 نہیں ہو سکتے۔ تاہم ان کو کسی دوسرے عالم اور ایسے کی رحمت کرنی پڑے گی یا انھوں کو

جنتیم

۲۱۳۲

ازالہ اوہام

سچ لایا اور یہ حلال ہے اور یہ حلال کی حقیقت اور یہ حقیقت میں ہے اور یہ حلال ہے کہ
 وہی علوم کو بلکہ یہ حلال حاصل کرے اور یہ حلال ہے کہ یہ حلال ہے کہ یہ حلال ہے
 وراثت یا بقیہ است مطلق ہے اس سے ضروری طور پر مانتا ہے کہ یہ حلال ہے کہ یہ حلال ہے
 ہرگز نہیں آئے گا اور یہ امر خود مستلزم اس بات کو ہے کہ وہ مر گیا اور یہ حلال ہے کہ یہ حلال ہے
 وہ موت کے بعد زندہ ہو گیا تھا لہذا کہ یہ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ اگر وہ زندہ
 بھی ہو گیا تاہم اس کی رسالت جو اس کے لئے لازم فیہ متناہک ہے اسے وہ نہیں
 آنے سے روکتی ہے۔ ماسا اس کے ہم بیان کرتے ہیں کہ سچ کا مرنے کے بعد
 زندہ ہونا اس قسم کا نہیں جیسا کہ خیال کیا گیا ہے بلکہ شہداء کی تہ کی کہ وہ حلال ہے
 جس میں مراتب قریب و کمال حاصل ہوتے ہیں۔ اس قسم کی حیات کائنات میں کہ یہ
 جا بجا یہاں کیا ہے چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کی یہاں سے کہتے قرآن شریف میں
 ورد ہے۔ وَالَّذِي يَمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِيَنِي ۗ إِنِّي وَهُوَ كَلِمَةٌ مَّعْرُوفَةٌ ۗ اے پھر زندہ کرتا
 ہے۔ اس موت اور حیات سے مراد صرف جسمانی موت اور حیات نہیں بلکہ اس موت
 اور حیات کی طرف اشارہ ہے جو مالک کنی نے عقائد و مسائل سلوک میں پیش
 آئی ہے چنانچہ وہ خلاق کی محبت ذاتی سے مارا جاتا ہے اور خالق حقیقی کی محبت ذاتی
 کے ساتھ زندہ کیا جاتا ہے اور پھر اپنے رختہ کی محبت ذاتی سے مارا جاتا ہے اور
 خلق اعلیٰ کی محبت ذاتی کے ساتھ زندہ کیا جاتا ہے۔ اور پھر اپنے نفس کی محبت ذاتی
 سے مارا جاتا ہے اور حیرت حقیقی کی محبت ذاتی کے ساتھ زندہ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح
 کئی موتیں اس میں ہیں جو حقیقی حیاتیں ہیں۔ یہاں تک کہ کمال حیات کے مرتبہ
 تک پہنچ جاتا ہے سو وہ کمال حیات میں مغنی دنیا کے چھوڑنے کے بعد ملتی ہے وہ
 جسم خاکی کی حیات نہیں بلکہ اور رنگ اور شان کی حیات ہے۔ قال اللہ تعالیٰ
 وَإِنَّا لَنَرَاهُ لَاحِقًا إِنَّهُ لَخَبِيرٌ بِرَبِّهِ ۗ (ابن ماجہ نمبر ۱۰۱)

۱۵ شعراء: ۸۶۲ تا حکیت: ۶۵

ازالہ اوہام صفحہ 614 معجمہ حانی خزائن جلد 3 صفحہ 432 ازاد کا دہائی

یہ جملہ صفحہ 157 پر درج ہے

کہ جو لوگ اس تحقیق اور تدقیق کے ملک میں اور تہیں کے وید مقدس میں بجز آگ اور ہوا اور آبی اور چاند وغیرہ مخلوق چیزوں کے خدا کا پتہ بھی مشکل سے ملتا ہے وہ حضرت موسیٰ اور حضرت یحییٰ اور حضرت خاتم الانبیاء کو مفسر کی ٹھہرائیں اور ان کے ادوار مبارک کو مکر اور فریب کے ذریعہ اور وہی اوسان کی کامیابیوں کو جو تائید الہی کے ہونے کو نے ہیں بخت اور آفاق پر کل کر میں اور ان کی پاک کتاب میں جو خدا کی طرف سے عین ضرورتوں کے وقتوں میں ان کو طیں میں کے ذریعہ سے بڑی اصلاح دنیا کی ہوئی۔ وہ وید کے مفسر میں سرور خیال کئے جائیں۔ اور شاید اب تک یہ پتہ نہیں دیا گیا کہ کس طرح کے سرور کا ارتکاب

محدث ہوتے آئینہ مگر نہیں اور انہوں نے عقل میں پیش گوئی کی تھی کہ کال لایم کہتی ہے کہ جب اس میں کہ مسائل کی تعلیم تعلیم تو حید میں کہ تزلزل واقع نہیں ہو بلکہ وہ بند ترقی ہوتی تھی۔ وقت کے باعث اس وقت قدم کی میں کہڑ سے بگاڑا ہوا ہے کہ تزلزل مکن ہے۔ طوں کے زمانہ میں وہ الینہ کہ مشرکین کی طبیعتیں باعث متاثر استماع تعلیم فرقان اور دائمی صحبت الہی تو حید کے کہہ کہ تو حید کی طرف میل کرتی جاتی ہیں۔ بد مردیکو دلائل و حوائت کے بہادر سپاہیوں کی طرح شرک کے خیالی اور وہی بڑوں پر گولہ اٹھائی کر رہے ہیں اور تو حید کے قدرتی جوش نے مشرکوں کے دلوں پر ایک ٹپل ڈال رکھی ہے اور مخلوق پرستی کی عادت کا ہوا ہونا اہل خیال لوگوں پر ظاہر ہوتا جاتا ہے۔ اور حوائت الہی کی پڑد بند وہیں شرک کے بدنام جو بیڑوں کو اڑاتی جاتی ہیں۔ پس ان تمام آئند سے ظاہر ہے کہ اب اندھیو شرک کا ان اگلے دنوں کی طرح پھینکا کہ جب تمام دنیا نے مسنونہ حیدوں کی ٹانگ صلح کی ذات اور صفات میں پھنسا رکھی تھی۔ نتیجہ اور محال ہے اور جبکہ ارتقائی حید کے اصولی فرقہ کا حق اور مبتدل ہو جانا۔ یا پھر ساتھ ساتھ تمام خلقت پر تاریکی ٹپک اور مخلوق پرستی کا بھی چھا جانا۔ عقل محال اور متفق ہو۔ تو نئی مشیوت اور نئے الہام کے نازل ہونے میں بھی اختلاف عقل لازم آیا کیونکہ جو ہر مشیوت محال ہو۔ وہ بھی محال ہوتا ہے۔ پس ثابت ہو گیا کہ حقیقت میں خاتم الرسل ہیں۔

تزلزل واقع نہیں ہو

روحانی خزائن جلد 3

۱۶۴

وایرانی شتون صدق امین۔ وما هذا الا فضل سہلی انہ اسرا نے
 اور صدق امین کے ہوں کہ حنکات کرم درستی میں نخل ہی ہے اسے کہ کہ مارتوں کی رہی
 قبل الصالحین۔ وعلمتی فاحسن تعالیٰ ورفعتی فاکمل تنہی و
 دکھیں وہیں نہ کہ کھڑا اور گھایا اور کال گھایا اور
 عصمتی عن طریق الخاطیین۔ وادھی الی ان الدین هو الاسلام وان
 خطاک ماہد سے مجھے پچا یا اور گھپہم کیا کہ وہی خدا اسلم ہے اور
 الرسول هو الصانع السید الاحمر ورسول اقی امین۔ فکلما ان یثاب احد
 پیداروں صلی علیہ وسلم سوہ اسم ہے ہر ملاقی اسے ہے۔ پس یہا کہ ہوتی ہر
 یستحق العبادۃ وحدثنا فکلناک رسولنا المطاع واحد لا یبغی بعدک ولا یشریک
 ہے عیدہ وشریک ہے ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی
 معروا ندر خاتم النبیین۔ فاقتدیت جملاً ودرایت الحق بناہ ورفعتی
 کردہ نام الایہ ہے۔ پس وہیں کہ ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی
 بیادہ وراہانی رہی کما یونی عبادۃ المجدوبین وهدانی واحد ساقی
 اتوں نے مجھے شایر ہے ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی
 وادانی ماہرانی حتی عرفت الحق بالذلال الخاطی ووجدت الحقیقۃ
 ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی
 بالبراہین الساطعہ ووصلت الی حق الیقین۔ فاخذت فی الاسف علی
 ساتھ حقیقت کو پایا اور میں حق یقین تک پہنچ گیا تمہیں جان دلوں پر سخت ہر ملاقی

بقیہ صفحہ ۱۳۳ الی علم یہاں کہ جس کا ہونا تو دلالت ہے کہ اس کو خدا شہادت ہی کا اور اظہار ہے
 کہ کوئی ہی ایسا نہیں ہے جس سے کہ وہ ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی ہر ملاقی

۲۹

فن الرحمن ص 39 مندوجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 164 از مرزا قادیانی یہ جلد ص 157

تالعات

۴۱۶

مضمون

وہی آیت ہے وما لکم من الاخوان الا انتم لیاکلون
اطعامهم مشون فلا سواق (البقرہ سورۃ الفرقان) یعنی ہم نے تم سے پہلے جس
قدر دہل چکے ہیں وہ سب کھانا کھایا کرتے تھے اور پھر تم نے۔ اور
پچھلے ہم نہیں قرآنی ثابت کیے ہیں کہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے طعام کا کھانا ہے
سورۃ بقرہ تمام نبی طعام نہیں کھاتے لہذا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ سب فوت
ہو چکے ہیں جس میں بوجہ مگر حضرت عیسیٰ کا داخل ہے۔

(۱۶) بیسویں آیت ہے واللذین یلعنونی من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وہم
یخلقون اموات غیر احواد وما یشعرون ایمان ببعثون (سورۃ اہل البقرہ) یعنی
جو لوگ بغیر اللہ کے پرستش کئے جاتے اور پکارے جاتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا
نہیں کر سکتے۔ جلتے پیدا شدہ ہیں۔ مرجحے ہیں زمرہ بھی تو نہیں ہیں اور نہیں جانتے
کہ کب اٹھانے جائیں گے۔ دیکھو یہ آیتیں کس قدر راحت کے سچ اور ان سب
انسانوں کی وفات پر طالت کر رہی ہیں جن کو یہود اور نصاریٰ اور بعض فرقے جو کہ
اپنا حساب ٹھہراتے تھے ان لوگوں سے دعائیں مانگتے تھے۔ اگر آپ لوگ سچ
ان مردم کی وفات کے قائل نہیں ہوتے تو سیدھے یہ کیوں نہیں کہہ دیتے کہ ہمیں
تسکین کریم کے ماننے میں کام ہے۔ قرآن کریم کی آیتیں سن کر پھر وہیں ٹھہر
نہیں کیا اور اس اعلان کا کام ہے۔

(۱۷) اکیسویں آیت ہے ما کان محمد اباً احد من رجالکم وکن رسول اللہ
وخاتما للنبتین محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر
وہ اصل اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔ یہ آیت کی صلاحیت کس کی ہے
کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا پس اس سے
بھی بحال وضاحت ثابت ہے کہ سچ ابن مریم رسول اللہ دنیا میں نہیں سکتا کیونکہ

سورۃ الفرقان: ۱۶۔ اہل البقرہ: ۱۱۱

یہ جملہ صفحہ 158 پر درج ہے

331 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431 از مرزا قادیانی

۲۰۰

فی حدیث ذکر رفع المسیح حیا بجسده المنصوری بل نجد ذکر وفاة
المسیح فی البخاری والطبرانی وغيرهما من كتب الحديث، فیرجع فی
تلك الكتب من كان من المرتابین۔

واما ذكر نزول عيسى ابن مريم فما كان مؤمن من انه يحل هذا الاسم
المذكور فی الاحاديث على ظاهر معناه، لانه يخالف قول الله عز وجل،
ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين، الا تعلم
ان الرب الرحيم المتفضل سئى نبينا صلى الله عليه وسلم خاتم الانبياء
بغير استثناء، وفسره نبينا فى قوله لا نبي بعدى يبيىن وانخ للعالمين،
ولو جردنا ظهور نبي بعد نبينا صلى الله عليه وسلم لجزنا انفتاح باب دى النبوة
بعد تظليها وهذا الخلف كما لا يخفى على المسلمين، وكيف يجيى نبي بعد رسولنا
صلى الله عليه وسلم وقد انقطع الربى بعد وفاته وختم الله به النبيين، انتم
كثير من الجهالين۔

وبما الاختلافات التى توجد فى هذه الاحاديث فلا يخفى على هرة الذين تفصيلها
وقد ذكرنا شطرا منها فى رسالتنا الازالة، فليرجع الطالب اليها، وقد جاء فى حديث
ابن المسيح والمهدى عجيبا فى زمن واحد، وجاء فى حديث آخر انه لا مهدى
الا عيسى، وجاء فى حديث ابن المسيح والمهدى يتلاقيان ويشاور المهدى المسبح
فى صفات الخلافة ويكون زمانهما زمانا واحدا، وفى حديث آخر ان المهدى يبعث
فى وسط قرون هذه الامة والمسيح ينزل فى آخرها، وفى حديث من البخارى ان
المسيح يجيى حكا عدلا فيكسر الصليب، يعنى يجيى فى وقت غلبة عبدة الصليب
فيكسر شوكة الصليب ويقتل حنازير التصارى، وفى حديث آخر انه يجيى فى وقت
غلبة الدجال على وجه الارض فيقتله بحربة، فاعلم ان هذا المقام مقام حيرة
وتعجب لنا قلوبنا، وتفصيله ان يجيى المسيح لكسر صليب التصارى وقتل
حنازيرهم يشهد بصوت عال على ان المسيح الموعود لا يجيى الا فى وقت غلبة التصارى

۲۱

نور ۱۱۱

آسمان پر تم کو خدا رحمن ہی سے تمہاری ایک ہر ایک چیز سے ایک ریٹ میں سو دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ
 نیک و سیدھی و زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشا ہو اور بد بختی اور وہ جو مذکورہ ہو اور نہیں بخشا ہو اس کا
 ہم میں جتن نہیں۔ خدا کا جتن بہت غائب ہے کہ وہ قدموں اور خود ہو۔ بدکار خدا کا قرب حاصل
 نہیں کر سکتا۔ حکیم اور کاتب حال نہیں کر سکتا۔ ظالم اور کاتب حاصل نہیں کر سکتا۔ غائب اور کاتب
 حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے ہم کلمے فرمائے نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا
 پر تعلق باجیو نہیں بلکہ دل کی طرح کرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں
 کر سکتے۔ ہر ایک تپاک انہوں سے دور ہو۔ ہر ایک ناپاک دل اس سے غریب ہے۔ وہ جو اس کے لئے
 آگ میں پڑھاگ سوختا دیا جائیگا۔ وہ جو اس کے لئے دہا کو وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے
 آواز ہو ان کو لیا۔ تمہارے دل سے اور پسے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دست ہوتا
 ہے یہی تمہارا دست۔ بنائے تمہارے حقوں پر اور اپنی بولیں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو۔ تا
 آسمان پر تم پر بھی رحم ہو تمہارے پاس ہے جو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کا جگ
 ہے جس میں سے ایک بلا تمہاری ہو۔ سو تم خدا سے صدق کے ساتھ بچو۔ تا وہ یہ بلاؤں تم کو دھکے
 کرے کہ تم سے پیدا نہیں ہوتی۔ اس میں کو کم نہ ہو۔ اور کئی آفت وہ نہیں ہوتی جس کا آسمان
 سے نازل نہ ہو۔ سو تمہاری عقلندی اس میں ہو کہ تم بڑے کو بڑے شکر کرو۔ تمہیں دعا اور تیری
 حاجت نہیں ہو کر اپنے چہرہ کرنے کو مانگتے ہو اور آخر وہی ہو گا جو تمہارا کا امان ہو گا۔ اگر کوئی
 طاقت رکھے تو اس کا تمام ہر ایک مقام کو بڑھ کر ہو۔ اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ
 قرآن شریف کو ہر ایک کی زبان سے پڑھو کہ تمہاری اس میں زندگی ہو۔ جو لوگ قرآن کو جوت دیکھتے
 وہ اس پر جنت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو
 آسمان پر قدم رکھا جائیگا اور ان سے کہیں نہ سنے۔ نہ میں یہاں کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام
 آدمی حاصل کیے اب کوئی رسول اور شیخ نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کو بخشا کرو کہ
 جگہ اس پر اور جہاں کے نبی کے ساتھ کہہ اور اس کے غیر کو اپنی کلامی کتاب سے دو آسمان

ایمان

۳۹۳

نہیں لیکن ختم نبوت کا بحال تصریح ذکر ہے اور پڑھنے پڑھنے کی تفریق کرنا یہ شرک ہے۔
 نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے نہ حدیث و سنت بعد ہی میں یہی نفعی نام ہے
 پس یہ کسی قدر جرات اور ہیری اور گستاخی ہے کہ خیرات لیکر کی بیرونی کر کے خود میں ہرگز نہیں
 کہہ سکتے ہیں یا جانے کہ خاتم النبیا کے بعد ایک نبی کا آنا میں لیا جائے اور بعد اس کے جو
 وہی نبوت منتقل ہوگی تھی پھر سلسلہ وہی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔ کیونکہ نبی و شہی نبوت
 باقی ہے اس کی وہی بلاشبہ نبوت کی وہی ہوگی۔ انہوں نے یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ مسلم
 اور بخاری میں فقرہ امامکم منکم اور اتکم منکم صاف موجود ہے یہی اصل مقصد کا
 ہے۔ یعنی جیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں مسیح ابن مریم حکم دلا ہو کر آئیگا۔
 تو بعض لوگوں کو یہ دوسرا دیکھ کر ہو سکتا تھا تھا کہ پھر ختم نبوت کیونکر رہے گا۔ اس کے
 جواب میں یہ ارشاد پڑا کہ وہ تم میں سے ایک اتھی ہوگا۔ اور بعد کے طور پر مسیح بھی کہا گیا
 چنانچہ مسیح کے مقابل پر جو ہندی کا آنا لکھا ہے اس میں بھی یہ اشارات موجود ہیں کہ
 ہندی بعد کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کا بعد ہوگا۔ اس کے بعد
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا خلق میرے خلق کی طرح ہوگا۔ اور یہ
 حدیث کہ لامہدی الا عیسیٰ یک بطیف اشارہ اس بات کی طرف کرتی ہے کہ
 وہ آئے گا ذوالبروزین ہوگا اور دونوں شاخیں ہمدیت اور سعیت کی اس میں بھی ہوگی
 یعنی اس وجہ سے کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اثر کرے گی ہندی
 کہا گیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہندی تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۱۔ نوٹ۔ اگر حدیث میں مقصد پڑتا کہ چھ یا دو نبی پڑتے ہیں اس میں جائیگا تو حدیث کے
 اپنے اپنے چاہئے تھے۔ امامکرم اللہ وجہہ من استق بعد نبوتہ۔ یعنی تیارا امام جو
 نبوت کے بعد میری امت میں سے ہو جائے گا۔

۱۶۷

جلد ۱۵۹

ایمان صفحہ 167 سے جہد مانی نماز جلد 14 ص 333 اور جہد مانی

ایک وقت تھے میں ٹشویں پھرتا تھا اور وہ مجھ سے پیار کیا کرتے تھے۔ فرزا صاحب نے کہا تھا کہ ۲۰
 سال کا پتھر اٹھا کر سوتے وقت یا اللہ ہو تو ہر پارکھو کہ صاحب کو مانا اور مار دینا میں نے یہ
 سب مال قطب الدین کو بٹکرایا تھا اور اس نے کہا تھا کہ بیشک تیری کام کو اور میرے پاس چلا آ۔
 ایسوال عدالت (اس وقت برطانوی لوہے اور سلطان محمود مجھ سے ناراض میں کہ میرا روپیہ و جائداد
 اٹکے پاس ہوا وہ دینا نہیں چاہتے۔ مولوی نور الدین کے پاس دو واسطے خط بھیجا تھا کہ مرزا
 صاحب اور وہ ایک ہی ہیں۔ جب میں امرتسر ہسپتال میں تھا میرا کوئی تعلق قطب الدین سے
 نہیں رہا تھا اور نہ کسی کے پاس میں نے کوئی خط لکھا تھا۔ خط درجاً میں نے بیاس میں ڈاکٹر

غیر مستقل بات ہرگز مقصود نہ تھا کہ ایک نبی جو اپنی زندگی کے دن پورے کر کے عادۃ اللہ کے
 موافق خدا تعالیٰ اور نعم آسمان کی طرف بلا گیا پھر وہ اس دار تکالیف اور دار الفتن میں بھیجا
 جائیگا اور نہ موت جس پر فرنگ چکھ کر اور نہ کتاب جو خاتم الکتب ہے جو فضیلت ختمیت سے
 مردم بہ جائیگا۔ بلکہ نہایت لطیف استعداد کے طور پر یہ پیشگوئی کی گئی کہ ایک مذمت ایسا
 پیشگوئی کہ جب مسائل ملک اپنی مخلوق پرستی اور صلیب کے باطل خیالات میں انتہا پر کے تھے
 تک پہنچ جائیں گے اور اپنی کمال خوریت اور جبل کی وجہ سے مسیح و جلال ہوجائیں گے۔
 تب خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کی اصلاح کے لئے ایک آسمانی مسیح پیدا کریگا۔
 جو لوگوں کو شافیہ سے ان کی صلیب کو توڑ دیگا۔

اس پیشگوئی کے گھنٹے میں ہاں عقل اور تدبیر کے لوگوں کے لئے کچھ ہی وقت
 رہتی۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مقدمہ ایسے صاف تھے کہ خود
 اس مطلب کی طرف رہبری کرتے تھے کہ ہرگز اس پیشگوئی میں ہرگز خیال کا دوبارہ
 دنیا میں آنا مراد نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمادیا تھا کہ
 میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لا ینبی بعدي ایسی مشہور تھی کہ کسی
 اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف میں کافظ لفظ قلین ہے اپنی آیت کریمہ

صاحب کو لکھا تھا (سوال وکیل مضمون) تعلق جب میں چھ سال کی عمر کا تھا گیا تھا میں نے
 لکھا وہ میرے غیر علم سلطان محمود کے گھر سے لئے تھے مگر وہی خود توں کو اطلاع کر دی تھی۔
 اور نہر پر چلا گیا تھا میرے دو بھائی اور محمد کمال و میرا عالم گھر پر ہیں۔ میں نے محمد عالم کا زیور
 نہیں لیا اس نے مجھ کو ہونے لیا تھا کہ اسکے پاس میرا وہی ہے تھا پانچ چھ سال کی بات ہے۔
 باپ کی زمین پر دوسرے بھائی میرے قابض ہیں۔ جسٹس پیدا ولے دیتا ہوں وہ میری طرف
 کاشت کرتے ہیں۔ ہاڈا لوکی دوسرے اور سو تیلے بھائی ہونے کی وجہ سے مجھ سے خفا ہوتے
 ہیں۔ سات ماہ سے جہلم سے نکلا ہوا ہوں۔ بڑا بنالین الدین کالا کا محمد کمال کی لڑکی کو فسوس

ولکن رسول الله وخاتم النبيين من بعدى من باءت ان تصدق ان کرنا تھا کہ
 فی الحقیقت ہم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ پھر کیونکر ممکن تھا کہ کوئی نبی
 نبوت کے حقیقی معنوں کے دوسرے شخصیت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریف لادے اس
 تو تمام کارو پر اسلام ہی ہی ہو جاتا تھا اور یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ نبوت سے متصل ہو کر
 آئے گا۔ نہایت عجیبی اور گستاخی کا کام ہے کیا خود افعال کے مقابل اور مقرب نبی حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام جیسے نبی نبوت سے متصل ہو سکتے ہیں؟ پھر کہنا کہ وہ اور طریق تکلف حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئے۔ فرض قرآن شریف میں خالق نے ان حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا نام خاتم النبیین رکھا اور حدیث میں خود حضرت نے لایس نبی بعدی فرما کر
 اس امر کا فیصلہ کر دیا تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کے دوسرے شخصیت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے بعد نہیں آسکتا اور پھر اس بات کو زیادہ واضح کرنے کیلئے ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 یہ بھی فرما دیا تھا کہ آئندہ الامس موجود اس امت میں سے چھٹا چنانچہ صحیح بخاری کی حدیث
 اما بعد منکم اور صحیح مسلم کی حدیث فاما منکم منکم جو میں مقام ذکر مسیح موجود
 ہے حدیث طور پر بنا رہی ہے کہ اس موجود اس امت میں سے ہوگا۔ !!!
 پھر وہ سو فیصلہ کر جو اس بارے میں قرآن اور حدیث نے کر دیا۔ یہ موجود تھا۔ کہ

سوانح میر

نثر

<p>تا چشم غیر زندقے نشد بہر کس نام ہر لثیمے در کسین از حسد بر جان خود بازی کنند کار جان بازیست نزد ہوشیار واپس آید بر سر ایش فتد ہرزہ نالد بہر کفر دیگران خوشترن ما بدتر سے انکا شتہ بہر تکفیر مہر ہا کو شیدہ اند دذعیان تہا سخن پر دودہ اند سادہ لوسے کافر انکار و مرا بالہ سازی راستے خود آیمختند ایں حسین کو سے بد نیا کس مباد کہیں بوشیدہ وہ چشم شان رہود مصطفیٰ مارا امام و مقتدا ہم بریں از دار دنیا بگذریم بادۂ عرفان ما از حسام اوست دامن پاکش بدست ما دام جان شدو با جان بدخواہ شدان ہر نبوت را برو شداخت تمام زوشده میلا بہر ایلی کہ ہست کس نہ از خود از ہمان جاستے بود وصل دلدارہ ازل سے او جمال ہر چہ زد ثابت شود ایمان ہست</p>	<p>کس چشم ہا ہر مسدیتے نشد کا قوم گفتند و دجال و لعین بگرہیں بازی کنان با چوں چند مومنے را کافرے داندن تسلر زانکہ تکفیرے کہ از ناحق بود سفاک کو فرق در کفر نہسان گر تیر زان کفر باطن داشتہ تا مرا از قوم خود بسپردہ اند افترا ہا پیش ہر کس بچودہ اند تا مگر لغو رکھے زان افترا در نہ یافتند ہا انگشتند کا قوم خواہند ہر از جہل و عناد بخل و نادانی تعصب ہا قزو ما سنا نیم از فضل خدا اعدین دین آملہ از ما دریم ان کتاب حق کہ قرآن نام اوست ایں رسولے کش محمد ہست نام ہر او ہا شیر شد اند بدن ہست او خیر الرسل خیر الامام لفظو شیم ہر آسبے کہ ہست آنچه مارا وحی و ایمانے بود ما تو یا ہم ہر نور و کمال اتھائے قول او در جان ما ست</p>
---	--

۹۳

پہ جلد صفحہ 159 پر درج ہے

نثر 9 صحنہ دہائی نثر ان جلد 12 صفحہ 183 از مرزا کا دیانی

آفتاب و مہ چہ میماند بدو
 یک نظر بہتر ز عمر جاودان
 تنگہ از حسنش ہی دارم خبر
 یاد آن صورت مرا از خود بُرد
 می پریدم سوئے کوئے او ملام
 لاله و ریحان چہ کار آید مرا
 خوبی او دامن دل می کشد
 دیدہ ام کو بہت نوبہ دیدہ با
 تافت آن روزے کزاں دو مہر تافت
 ہر کر بے او زد قدم در بحر دین
 اتی و در علم و حکمت بے نظیر
 آن شراب معرفت و ادش خدا
 شد عیال از کسے علی الوجہ الاتم
 ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
 آفتاب ہرزمین و ہرزمان
 مجمع البھترین علم و معرفت
 چشم من بسیار گردید و ندید
 سالکان را نیست غیر از کسے امام
 جائے او جائے کہ طیر قدس را
 کل خداوندش بدو آن شرع و دین
 تافت اقل بر دیار تا زبان
 دلش از نوبہ حق حد نیتے
 گرفتہ کس را بر آن خوش بیکرے
 جان فشامم گردید دل دیگرے
 ہرزمان مستم کند از ساغرے
 من اگر میداشتیم بال و پرے
 من ہر کسے دارم بال و پرے
 موکشامم می برد زور اورے
 در اثر ہر شش جو ہر انورے
 یافت آن دوران کہ نگر ہر آن درے
 کرد در اقل قدم کم معیبرے
 زیں چہ باشد محبتی رکشن ترے
 کوشش ہمیش خیرہ شد ہر اخترے
 جو ہر انسان کہ بود آن مغنبرے
 لا جرم شد ختم ہرزینم برے
 رہبر ہر اسود و ہر احمدرے
 جامع الامین ابو و خاورے
 چشمہ چون دین باوصافے ترے
 رہروں را نیست جز بے بند ہیرے
 سوز و از انوار آن بال و پرے
 کان نگر دوتا ابد متغیرے
 گا ز یا نش را شود در مان گرے

تشریح نثران در تکمیل فتوس کمال ترکیب کیا ۔۔۔ الہی ایک خاص علامت متجانس باشد

بعضی حاشیہ چاکر ہے کہ کمال کہی یعنی کہ کمال نے ہی توحید ہی وہ عین اہل کی پس سے وہ
 نگ ہی تکرار ہے نہ وہ ہم گئے یہ سب جاکر وہ کے کمالی و کمالی کہتا ہے جس کے کہ اس کا نام
 گو بہ صورت رسالہ الہی پینے ہر انہوں نے بین نور معلوم کی کہ توحید بت تو وہ خاص ہدایت کی تھی
 ہم خود ہر اول گوہر نیک کے ہر فتح توحید کمال حشر کے ہر فتح وقت مقرب ہو گئے یہ کمال ہر ہر
 طرف کتاب کا شریک ہے ہے توحید و ہر طرح کے شریک ہوا ہے ہر وقت و ہر طرف ہر شریک کا نام
 توحید ہر ہر شریک کا نام ہے توحید ہر شریک کا نام ہے ہر ہر شریک ہر ہر شریک ہر ہر شریک کی ۔۔۔ ہر ان
 پنج توحید کے شریک کی ہر
 ختم ہے ہر
 کہ نہ ہر
 سے ہر
 میں توحید ہر
 حشر میں ہر

اب کوئی ایسی شے کہ اس صاحب سے پہلے نے ہم عنایت ترائی پر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
 سے ہر
 ہم نے ثابت نہیں کہ ہر

حاشیہ۔۔۔ ہر
 کہ ہر
 ہر

۲۶۷

چشمہ سے ماہل کرنے کو تیار ہے جیسا کہ پہلے تھا اور اب بھی اس کے فضائل کے ایسے درختوں سے
کھلے ہیں جیسے کہ پہلے تھے۔ ان حروف کی ترقیوں نے پرورش کیں اور نیکو ہو گئیں۔ اور تمام
روایاتیں اور جوئیں اپنے انجری نظریہ اگر جو ہارے سے دوسری اصل طرز علم کا وجود تھا
کمال کو پہنچ گئیں۔

انگلیزوں کے عرب کا ہر اونے میں حرکت

اس انجری ٹونکا عرب سے نکال رہا تھا۔ اس کی حرکت سے نہ تھا عرب وہی تھا جس کی تمام
تھی جو اسرائیل سے منتقل ہو کر حرکت ملی سے یہاں نہ اس میں مثال دی گئی تھی۔ اس کے
معنی ہیں دو افراد کرنے والے یعنی بھاگنے والے ہیں جن کو فرد حضرت وہ ایم نے ہی اسرائیل سے
طریقہ کر دیا تھا۔ اس کا توہیت کی شریعت میں پھر حضرت نہیں رہا تھا جیسا کہ کتب کے انجری کے
سے حضرت نہیں پائیں گے۔ پس تعلق والوں نے انہیں چھوڑ دیا اور کسی دوسرے سے ان کا تعلق
اور شہرہ نہ تھا۔ اور دوسرے تمام ملکوں میں پھر کہ وہ تمام جہالت اور احکام کی پائی جاتی تھیں
جن سے ہر تہ لگتا ہے کہ کسی وقت ان کو نہیں کی تعبیر پہنچی تھی۔ مگر عرب کا کتب ہی ایک
ایسا ملک تھا جو ان تعلیموں سے محض موافقت تھا اور تمام جہان سے پھر پورا ہوا تھا۔ اس
نے آخر میں ان کی تہ سے کافی اور اس کی تحت تمام نظریہ تمام ملکوں کو دیکھ کر حرکت کا جہت
دوسرے اور جو غلطی پڑ گئی تھی اس کو کمال دے پس ایسی کتب کے بعد کتب کا تہ
کر رہی جس نے سارا کام انسانی اصلاح کا اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ یہی ملکوں کی تہ تہ کے تمام
سے واسطہ نہیں دیکھ بلکہ تمام قوموں کی اصلاح پوری اور انسانی تربیت کے تمام وہ تہ بیان
فرمانے۔ دشمنوں کو انسانیت کے ادب سکھانے پھر انسانی صورت دہانے کے بعد اس وقت
تہ غلطی کا سبق دیا۔

قرآن کریم کا دنیا پر احسان

یہ قرآن نے ہی دنیا پر احسان کیا کہ طبی حالتوں اور حقوق و غلطیوں فرق کے کھلا

۵۲

میں کیا اپنے خدا کو بتا دے کہ میں تو خدا میری ہی تائید کرے گا مگر
 وہاں سے کہتے ہیں یہی بہتر ہے جہاں سے کہ میں اُس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان
 لیا ہوں وہ جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اُس ختم ہیں اور اُس کی شریعت خاتم الشرائع ہے
 مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں ہوئی ہے جو اُس کی کمال پیروی سے ملتی ہے اور جو اُس کے
 پیغام میں سے ملتی ہے وہ ختم نہیں ہوئی ہے کہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اُس کا قائل ہے اور
 اُس کے قائل سے ہے اور اُس کا منکر ہے اور اُس سے فیضیاب ہے خدا اُس شخص کا
 دشمن ہے جو قہقہہ شریف کو سونا کی طرح قبول دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برفض
 چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے اور حضرت علیؑ علیہ السلام کی پیروی نہیں کرتا
 بلکہ آپ کو خدا چاہتا ہے مگر خدا اُس شخص سے پیدا کرتا ہے جو اُس کی کتاب قہقہہ شریف
 کو پکارتا اور عمل قبول دیتا ہے اور اُس کے رسول حضرت محمدؐ علیؑ علیہ السلام کو درحقیقت
 خاتم النبیین جانتا ہے اور اُس کے فضل کا اپنے نہیں محتاج جانتا ہے پس ایسا شخص خدا تعالیٰ
 کو عیب میں پیدا ہوتا ہے اور خدا کا پیار یہ ہے کہ اُس کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اُس کو
 اپنے منکر جاننے سے شرف کرتا ہے اور اُس کی حمایت میں اپنے نشانوں ظاہر کرتا ہے اور
 جب اُس کی پیروی کمال کو پہنچتی ہے تو ایک ظلی نبوت اُس کو عطا کرتا ہے جو نبوت
 محض ہے اور اُس سے ہے اس لئے کہ اس نام ایسے لوگوں کے وجود سے تازہ ہے

۱۳۴
 یہاں تک کہ وہی کہتے ہیں کہ یہ ہے کہ ہر نبی کے لئے وہی نبوت کا لہجہ ہے اور خاتم النبیین
 اس کتاب کے بعد کہ وہی کہتے ہیں کہ نبوت ہے اور اگر کوئی ایسا ہو گا کہ وہی کہتے ہیں کہ
 یہ وہی ہے اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے
 اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے
 اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے
 اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے
 اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے
 اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے
 اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے اور وہی کہتے ہیں کہ وہی ہے

سے انکار کر دیا پھر اس سے بھی مجب طرح کا ایک اور مقام دیکھئے کہ مسیح صلیب پر چھینے گئے تو تب یہودیوں نے کہا کہ اُس نے اور مل کو بچایا پر آپ کو نہیں بچا سکتا اگر اس سلسلے کا بادشاہ ہو تو اب صلیب سے اتر آوے تو ہم اسپر ایمان لاویں گے۔ اب ذرا نظر غور اس آیت کو سوچیں کہ یہودیوں نے صاف عہد اور اقرار کر لیا تھا کہ اب صلیب سے اتر آئے تو وہ ایمان لاویں گے۔ لیکن حضرت مسیح اتر نہیں سکے۔ ان تمام مقامات صاف ظاہر ہے کہ نشان دکھانا اقتداری طور پر انسان کا کام نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جیسا کہ ایک اور مقام میں حضرت مسیح فرماتے ہیں یعنی متی ۱۶۔ آیت ۲۸ کہ اس زمانہ کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان دکھلایا نہ جائیگا۔ اب دیکھئے کہ اس جگہ حضرت مسیح نے انکی درخواست کو منظور نہیں کیا بلکہ وہ بات پیش کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے انکو معلوم تھی۔ اسی طرح میں بھی وہ بات پیش کرتا ہوں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو معلوم ہے۔ میرا دعویٰ نہ خدا کی اور نہ اقتدار کا اور میں ایک مسلمان آدمی ہوں جو قرآن شریف کی پیروی کرتا ہوں اور قرآن شریف کی تعلیم کے رُوسے اس موجودہ نجات کا مدعی ہوں۔ میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہو وہ نبی بھی ہو جائے۔ میں تو محمدی اور کامل طور پر اللہ و رسول کا قیام کرتا ہوں اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھتا نہیں چاہتا بلکہ ہمارے مذہب کے رُوسے ان نشانوں کا نام کرامات ہے جو اللہ و رسول کی پیروی سے دیتے جاتے ہیں تو پھر میں دعوتِ حق کی غرض سے دوبارہ اتمامِ حجت کرتا ہوں کہ یہ حقیقی نجات اور حقیقی نجات کے برکات اور نجات صرف انھیں لوگوں میں موجود ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے والے اور قرآن کریم کے احکام کے سچے تابعدار ہیں اور میرا دعویٰ قرآن کریم کے مطابق صرف اتنا ہے کہ اگر کوئی حضرت عیسیٰ صاحب اس نجات حقیقی کے منکر ہوں تو قرآن کریم

(۷۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مُحَمَّدًا وَفِیْهِ عَطْرُ رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ
رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِیْنَ

ایک عابجز مسافر کا اشتہار قابل توجہ
جمع مسلمانان انصاف شعار و حضرات

علیٰ کا نام دار

اسے خوان مومنین اسے بلور ان سکتائے دہلی و متوطنان این سرزمین !!! بعد سلام مسنون و دعائے
درویشانہ آپ سب صاحبوں پر واضح ہو کہ اس وقت یہ حقیر غریب الوطن چند ہفتے کے لیے آپ کے اس شہر
میں مقیم ہے اور اس عاجز نے سنا ہے کہ اس شہر کے بعض اکابر علماء میری نسبت یہ الزام مشہور کرتے ہیں
کہ یہ شخص نبوت کا مدعی کا ٹکڑہ، بھشت و دوزخ کا انگاری اور ایسا ہی وجود جبرائیل اور یلیہ اللہ
اور معجزات اور معراج نبوی سے بکلی ٹکڑہ ہے۔ لہذا میں اخباراً حق عام و خاص اور تمام بندگان کی خدمت میں
گزارش کرتا ہوں کہ یہ الزام سراسر افتراء ہے۔ میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائکہ اور یلیہ اللہ
وغیرہ سے ٹکڑہ۔ بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔ اور جیسا کہ اہلسنت جماعت
کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں۔ اور سیدنا و مولانا
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر
جاتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صلی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ امنت باللہ و ملائکہ و کتبہ و رسالہ و البعث بعد الموت
و امنت بکتاب اللہ العظیم القرآن الکریم۔ و امنت بفضل رسل اللہ و خاتم انبیاء اللہ
محمد مصطفیٰ و انا من المسلمین۔ و اشهد ان لا اله الا الله و احد لا شریک له و اشهد
ان محمداً عبداً و رسوله۔ ربنا احینہ مسلماً و توکفی مسلماً و احشرنی فی عبادک المسلمین۔
و انت تعلم ما فی نفسی و لا یعلم غیرک و انت خیر الشاہدین۔ اس میری تحریر پر ہر ایک شخص

ل الاعراف: ۹۰

یہ حوالہ صفحہ 161 پر درج ہے

یہ اشتہارات جلد اول صفحہ 214، 215 طبع جدیدہ از مرزا قادیانی

گاہ رہے اور خداوند عظیم و بیخ اقول انشا پرین ہے کہ میں ان تمام عقائد کو ماننا ہوں جن کے ماننے کے بعد ایک کافر بھی مسلمان تسلیم کیا جاتا ہے اور جن پر ایمان لانے سے ایک غیر مذہب کا آدمی بھی مسلمان کہلا سکتا ہے۔ میں ان تمام امور پر ایمان رکھتا ہوں جو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں مذکور ہیں اور مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں مسیح کا قائل ہوں۔ بلکہ مجھے تو فقط شیخ مسیح ہونے کا دعویٰ ہے جس میں طوا محدثیت نبوت سے مشابہ ہے ایسا ہی میری روحانی حالت مسیح ابن مریم کی روحانی حالت سے اشد درجہ کی مناسبت رکھتی ہے۔ فرض میں ایک مسلمان ہوں۔ ایتنا المسیون انا حکم وانا کم حکم ہر اللہ تعالیٰ غلام کلام یہ کر میں محدث اللہ ہوں اور ماسود من اللہ ہوں اور با ائیمہ مسلمانوں میں سے ایک مسلمان ہوں جو صدی چارہم کے لیے مسیح ابن مریم کی مصلحت اور رنگ میں مجتہد دین ہو کر رب السموات والارض کی طرف سے آیا ہوں۔ میں مغتری نہیں ہوں۔ وقد خاب من افتراء۔ خدا تعالیٰ نے دنیا پر نظر کر لیا اس کو حکمت میں پایا اور مصلحت عباد کے لیے ایک اپنے عاجز بندہ کو خاص کر دیا۔ کیا تمہیں اس سے کچھ تعجب ہے کہ دورہ کے موافق صدی کے سر پر ایک مجتہد بیجا گیا اور میں نبی کے رنگ میں چاہا خدا تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا کیا ضرورت تھا کہ خبر صادق علی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوتی۔ بھائیو! میں مصلح ہوں بڑھتی نہیں۔ اور ساد اللہ میں کسی بدعت کے پھیلنے کے لیے نہیں آیا۔ حق کے اظہار کے لیے آیا ہوں اور ہر ایک بات میں کا اثر اور نشان قرآن اور حدیث میں پایا نہ جاسکے اور اس کے برخلاف ہوں۔ میرے نزدیک اللہ اور سبحان اللہ ہے مگر ایسے لوگ تھوڑے ہیں جو کلام الہی کی شد تک پہنچتے اور دہائی پیشگوئیوں کے باریک بیدوں کو سمجھتے ہیں۔ میں نے دین میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کی۔ بھائیو! میرا وہی دین ہے جو تمہارا دین ہے اور وہی رسول کریم میرا مقدا ہے جو تمہارا مقدا ہے۔ اور وہی قرآن شریف میرا ہادی ہے اور میرا پیرا اور میری دستاویز ہے۔ جس کا ماننا تم پر بھی فرض ہے۔ ہاں یہ کلام باکل صحیح ہے کہ میں حضرت مسیح ابن مریم کو فوت شدہ اور داخل موتی یقین رکھتا ہوں اور جو آنے والے مسیح کے بارے میں پیشگوئی ہے۔ وہ اپنے حق میں یقینی اور قطعی طور پر اعتقاد رکھتا ہوں۔ لیکن اسے بھائیو یہ اعتقاد میری اپنی طرف سے اور اپنے خیال سے نہیں رکھتا۔ بلکہ خداوند کریم بتلانا نے اپنے امام و کلام کے ذریعے سے مجھے اطلاع دے دی ہے کہ مسیح ابن مریم کے نام پر آنے والا تو یہی ہے۔ اور مجھ پر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کے وہ دلائل یقینیہ کھول دیتے ہیں جن سے بتمام یقین و قطع حضرت عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ کا فوت ہو جانا ثابت ہوتا ہے۔ اور مجھے اس قادر مطلق نے بار بار اپنے کلام خاص سے مشرف و مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ آخری زمانہ کی بیودیت خدا کر کے لیے تجھے عیسیٰ ابن مریم کے رنگ اور کمال میں بھیجا گیا ہے سو میں استوارہ کے طور پر ابن مریم ہو جوں ہوں۔ جس کا بیودیت کے زمانہ اور تضرع کے غیر میں آنے کا وعدہ تھا جو فرقت اور روحانی قوت اور روحانی امور کی خاطر

مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 214، 215 طبع جدید، از مرزا قادیانی | یہ جلد 161 پر درج ہے

ان یہ بات صحیح اور درست ہے کہ اگر مولوی غلام دستگیر صاحب مباہد میں کاذب اور کافر اور
مفتی پر بقا بل مومن اور امتیاز کے فوری عذاب نازل ہونا ضروری سمجھتے ہیں تو بہت خوب ہے۔ وہ
اپنا فوری عذاب ہم پر نازل کر کے دکھلا دیں۔ ان کا یہ کنا صحیح نہیں ہے کہ میں تو نبوت کا مدعی نہیں
کہتا فوری عذاب نازل کروں ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر ملت بھیجتے ہیں اور
قَالَ اللهُ إِذْ أَخَذَ الْمُحْكَمُونَ مِنْهُ الْبَيْعَةَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيِّ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيِّ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيِّ
پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمدیہ اور با تبارخ آنجناب
صلی اللہ علیہ وسلم اولیاء اللہ کو ملتی ہے اس کے ہم قاف میں اور اس سے زیادہ جو شخص جس پر الزام لگا
وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑتا ہے۔ اور اگر قرآن الہامات سے کوئی کافر ہو جاتا ہے تو پہلے یہ فتویٰ
کفر سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ پر لگانا چاہیے کہ انہوں نے بھی قرآنی الہامات کا دعویٰ
کیا ہے۔

غرض جبکہ نبوت کا دعویٰ اس طرف بھی نہیں صرف ولایت اور مجددیت کا دعویٰ ہے۔ اور
مولوی غلام دستگیر صاحب مجھ کو باوجود کلمہ گو اور اہل قبلہ ہونے کے کافر ٹھہراتے ہیں اور اپنے
تین مومن قرار دیتے ہیں جو قرآن شریف کے بیان کے موافق ولی اللہ ہوتا ہے اور شیخ محمد حسین
بطالوی کے فتویٰ میں ان تمام علماء نے مجھے کافر قرار دیا ہے۔ یعنی یہ شخص کفر میں بیاد اور غدیری
سے بڑھ کر ہے۔ پھر جس حالت میں نجران کے نصاریٰ کو فوری عذاب کا وعدہ دیا گیا تھا تو مولوی صاحب
جو عالم اسلام ہو کر بزم خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گدی پر بیٹھے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ ایسے
شخص کے لیے جو ان کی نظریں کافر ہے نجران کے نصاریٰ سے بھی جلد تر عذاب نازل ہونے
کا وعدہ کریں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ مباہد میں فریقین کی ہر ایک فریق متقابل کے عذاب کے لیے
درخواست ہوتی ہے۔ کیونکہ مباہد دوسرے نفلوں میں ملا عنہ ہے۔ یعنی کاذب کے لیے خواہ
فریقین میں سے کوئی کاذب ہو عذاب کی درخواست۔ پس یہ مولوی صاحب موصوف کی کس قدر
زبردستی ہے کہ اپنے عذاب کے اثر کی تو کوئی میلا نہیں ٹھہراتے اور مجھ سے فوری عذاب
مانگتے ہیں۔

اب حاصل کلام یہ ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے الہام کے موافق ایک سال کا وعدہ کرتا ہوں۔
اگر مولوی صاحب کے نزدیک یہ وعدہ خلاف سنت ہے تو کوئی ایسی صحیح حدیث پیش کریں
جس سے سمجھا جاسکے کہ فوری عذاب مباہد کے لیے شرط ضروری ہے یعنی یہ کہ فوراً کاذب یا کاذب
کے صدق کا اثر فریق ثانی پر ظاہر ہو۔ حضرت مولوی غلام دستگیر صاحب کو کافر بنانے کا بہت

۲۹۷

وما قلت للناس الا ما كتبت في كتب من انى محدث ويكلمنى
الله كما يكلم المصدين. والله يعلم انه اعطانى هذه المرتبة فكيف
ارد ما اعطانى الله ورزقتى من رزق اأعرض عن فيض رب العالمين؟
وما كان لى ان ادعى النبوة واخرج من الاسلام والحق يقوم كافرين.
وما انى لا اصدق الهامان الهامان الا بعد ان اعرضه على كتاب الله
واعلم انه كلما يخالف القرآن فهو كذب والحاد وزندقه فكيف ادعى
النبوة وانا من المسلمين. و احمد الله على انى ما وجدت الهامان الهامان
يخالف كتاب الله بل وجدت كلها موافقا بكتاب رب العالمين.

ومن الناس من يقول ان باب الالهام مسدود على هذه الامة وما
تدبر فى القرآن حق التدبير وما لى الملهمين. فاعلم ايها الرشيد ان هذا
القول باطل بالبداهة ويخالف الكتاب والسنة وشهادات المسلمين
اما كتاب الله فانت تقر فى القرآن الكريم آيات تؤيد قولنا هذا وقد تدبر
الله تعالى فى كتابه الحكيم عن بعض رجال ونساء كلمهم زهيم وخطبهم
وامرهم ونهائم وما كانوا من الانبياء ولا رسل رب العالمين. الا تقر فى
القرآن لا تخافى ولا تحرفى انا رادوه اليك وجاهلوا من المرسلين.
فتدبر ايها المنصب العاقل كيف لا يجوز مكالمات الله ببعض رجال
هذه الامة التى هى خير الامة وقد كلم الله نساء قوم خلوا من قبلكم
وقد اتاكم مثل الاولين. فان كان بعض الناس فى شك من الهامان وكان
لهم عجب من ان يخاطب الله احدا من هذه الامة ويكلمه من غير ان
يكون نبيا فلم لا يحكمون القرآن فيما غبر بينهم ولم لا يردون الامر الى
الله ورسوله ان كانوا مؤمنين. وقد قال الله تعالى اللهم البشرى والحياء

۱۲۱

لع قصص : ۸

حجرات البشرى صفحہ 131 سے زبردہ مانى عز ان جلد 7 صفحہ 297 از مرزا قاسم ابانى بجلا صفحہ 161, 162

آسمانی فیض

۲

سائڈ یا ستر ہزار کے قریب مسلمان ہونگے لیکن ان میں سے واہد علم شاذ و نادر کوئی ایسا فرد ہوگا جو اس عاجز کی نسبت گالیوں اور لعنتوں اور ٹھٹھوں کے کرنے یا نہ کرنے میں شریک نہ بنے۔ یہ تمام ذخیرہ میاں صاحب کے ہی اعمال نامہ سے متعلق ہے جس کو انہوں نے اپنی ساری زندگی کے آخری دنوں میں اپنی عاقبت کیلئے اکٹھا کیا۔ انہوں نے یہی گواہی پوشیدہ کر کے لاکھوں دلیل میں جا دیکھ۔ حقیقت یہ شخص کافر اور لعنت کے لائق اور دین اسلام سے خارج ہے۔ اور میں نے انہیں دلوں میں جکڑنے کی میں مقیم تھا شہر میں تکفیر کا عام فریاد دیکھ کر ایک مجلس استہبار میں انصاف کو مخاطب کر کے شائع کیا اور چند خط بھی لکھے اور نہایت انکسار اور فروتنی سے ظاہر کیا کہ میں کافر نہیں ہوں۔ اور خود اٹھائی جاتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہلسنت والجماعت مانتے ہیں اور کہہ لیتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کمال ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ ایسے دعویٰ کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور یہ بھی لکھا کہ میں ملائک کا منکر بھی نہیں۔ بخدا میں کسی طرح ملائک کو ماننا ہوں جیسا کہ شروع میں مانا گیا۔ اور یہ بھی بیان کیا کہ میں لیلۃ القدر کا بھی انکساری نہیں بلکہ میں اس لیلۃ القدر پر ایمان رکھتا ہوں جس کی تصریح قرآن اور حدیث میں وارد ہو چکی ہے۔ اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ میں وجود جبرائیل اور وحی رسالت پر ایمان رکھتا ہوں انکساری نہیں۔ اور نہ حشر و نشر اور یوم البعث سے منکر ہوں۔ اور نہ خام خیالی نیچروں کی طرح اپنے مولیٰ کی عظمتوں اور کمال قدرتوں اور ان کے نشانوں میں شک رکھتا ہوں۔ اور نہ کسی استیجاب عقلی کی وجہ سے معجزات کے ماننے سے منہ پھیرنے والا ہوں اور کسی وفد میں عام جلسوں میں ظاہر کیا کہ خدائے تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں پر میرا یقین ہے بلکہ میرے نزدیک قدرت کی غیر محدودیت الوہیت کا ایک ضروری لازمہ ہے۔ اگر خدا کو مان کر پھر کسی امر کے کرنے کو اس کو عاجز قرار دیا جائے تو ایسا خدا خدا ہی نہیں۔ اور اگر نعوذ باللہ وہ ایسا ہی ضعیف ہے تو آپر پھر وسوسہ کرنے والے جیتے ہی مر گئے اور تمام امیدیں انکی خاک میں مل گئیں بلاشبہ کوئی بات اس سے اہوتی نہیں ہاں وہ بات ایسی چاہیے کہ خدا تعالیٰ کی شان اور تقدس کو زیبا ہو۔ اور انکے صفات کمال اور انکے مواجہہ صادقہ کے برخلاف نہ ہو۔ لیکن میاں صاحب نے باوجود میرے

۲۱۳

یہ حوالہ صفحہ 162 پر درج ہے

کتاب فیصلہ صفحہ 3 معراج روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 313 از مرزا قادیانی

موت میں پروردگار اس کے بدلے دے گا اور یہ نہ ہوگی اس سے کہ ہم کبھی مرتے ہوں گے بلکہ ہم نے خدا کا شہد ہو کر
اس کے بدلے ہو جائیں گے اور ہمیں تمام نعمتیں عطا کرے گا۔ ہمارے لئے ہم نے جہنم میں سے
کیا وہ خدا کا فعل نہیں ہے جس نے آسمان کے پھل اور زمین کے پھل اس کا تمام جہنم
انہما یک تحت ظاہر کر دیا۔

ابھی بیان کیا کہ کونسا قانونی قسم ہماری اس تقریر میں ہے اور اس قسم کو لازم قرار دینے کے لئے
کس شہادت کی گمان لگائی ہے۔ پھر شہادت کی عملی حالت نے اس پر فوق قرار داد جو ہم لوگوں میں پرمعنی
بھی صفائی کا گواہ پیش نہ کر سکا۔ اب میں ایسوں کو اس کی تائید کی صورت سے کہ حاصل نہیں ہو گا۔ ہم
نہ بہت صفائی سے ہمیں اس بات پر پندہ دیا کہ اس قسم میں بیان میں باطل جھٹکا ہے جس کے قتل کے

ہمیں اور ان شہین کہ تمہیں کیا ہے اور ہرگز نافرمانی نہ ہوتی۔ اس سے کہ اس کو جوئی کرنا ہے۔ قرآن
شہید پر ایمان رکھنا ہے اور کیا ایسا شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے۔ اور آیت رنگ
رسول اللہ و خاتم النبیین کہنا کا لہذا کہ میں نے دیکھا ہے کہ اس نے جس نے اس نے
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ اسی ہے۔ صاحب سلامت طلب کرنا کہتا ہے کہ اس نے جنت
کسی اور کسی وقت حقیقی طور پر بہت بار سلامت کا دعویٰ نہیں کیا اور حقیقی طور پر کسی نے اس کو
کہا اور اللہ کے نام معنوں کے لئے اس کو بل پل میں ہے۔ مستحکم کرنے نہیں۔ مگر میں اس کو
بھی پڑھوں کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکا گھاٹنے کا احتمال ہے۔ لیکن اس کے لئے اس کو
پہلی شہادت کی طرف سے تم کو گواہی میں ہے۔ اور نیت اور سلامت کا ثبوت ہے۔ اس کو
اس سے بولنے کے حق نہیں رکھتا۔ لیکن یہ وہ ہے کہ اس کی نیت میں ہے اور اس کے لئے اس کو
یاد ہے کہ میری نسبت آئی ہے۔ اس حقیقی معنوں پر مستقل نہیں ہے۔ اس لئے حقیقت میں اس کی
میں ہی دوں اور شہاد گواہی میں اس کو ہے اور اس نے نیت اور سلامت کا ثبوت ہے اور اس کے لئے اس کو
اس کے بعد کوئی نیت نہیں ہے۔ اور اس کے لئے اس کو ہے اور اس نے نیت اور سلامت کا ثبوت ہے اور اس کے لئے اس کو
انہی دوں اور سلامت میں ہے اور اس کے لئے اس کو ہے اور اس نے نیت اور سلامت کا ثبوت ہے اور اس کے لئے اس کو
القرآن ہے اور اس کے لئے اس کو ہے اور اس نے نیت اور سلامت کا ثبوت ہے اور اس کے لئے اس کو
اس نے نیت اور سلامت میں ہے اور اس کے لئے اس کو ہے اور اس نے نیت اور سلامت کا ثبوت ہے اور اس کے لئے اس کو
ہاں کہ آپ کو یہ امر دست نہ ہوگا کہ اس نے نیت اور سلامت کا ثبوت ہے اور اس کے لئے اس کو

ع
ع
ع
ع

بھی اس کے لئے اس کو ہے اور اس نے نیت اور سلامت کا ثبوت ہے اور اس کے لئے اس کو

تہ ہمدانی طوط کا ہوا کھلے ہوئے۔ ہم نے اس کو اپنے پہلے اشتہاروں میں بہت غیرت دلائی۔ اور
 غیرت کرنے والے الفاظ استعمال کئے۔ مگر کچھ ایسا دھڑکا اس کے دل میں بیہوش کیا تھا۔ کہ وہ سر
 نہ اٹھا سکا۔ پھر ہم نے نہایت المیہ اور نیکوئی کے ساتھ یسوع کی عزت اور مرتبہ کو یاد دلا کر
 قسم دی اور جہاں تک ممکن ہو سکے۔ ہم نے اس بات پر زور دیا کہ وہ اس بہتان کو جو ہم پر
 لگا ہے غیبت کہہ کر یا قسم کھاوے۔ لیکن وہ ان بد بخت جھوٹوں کی طرح چپ رہا۔ چین کا کاشنس ہر
 وقت ان کو صدمت کرتا ہے کہ تم خدا کی لعنت کے نیچے کارروائی کر رہے ہو۔ یقیناً اس کو یہ خوف
 کھا گیا کہ قہر پانے کے وقت اس کے جھوٹے منصوبے کے تمام پروہال گر جائیں گے۔ اور قسم
 کھانے کی حالت میں خدا کا قہر اس پر نازل ہوگا۔ سو اس نے نہ ناشن کی اور نہ قسم کھائی۔

گھر بنانے کا اور عبادت میں کوئی تخیلی چیز یا کہہ گا اور اس کام میں کچھ تخیلی تبدیلی کر دیگا۔ پس باوجود
 وہ سب کتب کا بھائی ہے اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے غیبت کی نسبت کیونکر کہہ
 سکتے ہیں کہ وہ تکران شریف کو مانتا ہے۔

لیکن اس کے ہاتھ کچھ ایسا لگا کہ ہم نے یہاں کیا ہے جس سے اس کے عقائد کے مہمات میں ایسے
 بددعا متی اور ہڈ کے طور پر اس کے بعض رویہ کی نسبت استعمال ہوتے ہیں اور وہ حقیقت پر
 عمل نہیں ہوتے۔ اور جب کوئی ایسا ہے جس کو ان متعصب اور طرف کھینچ کر لے گئے ہیں تو ان کے
 عقائد کے خلاف فریاد نہیں ہوتا۔ حضرت زین العابدین کے فریاد کے وہ اتنی بھاری عقول کے رو سے ہے۔
 سوزنا کوئی کلمہ نہیں کہہ سکتا۔ اور خدا کو پوچھنا کہ یہ کیسا۔
 قول زین العابدین ہے: "میں نے اپنے خالق یا کاتب ہونے کا اختیار نہیں ہیسا اور وہ اتنی کتاب
 شہادت القرائت میں ہے۔ یعنی اتم اور اور ایک پوشیدہ ہی کے دلاوی کی موت کی
 شکرانی اور حکیم پر شہادت کی موت کی نسبت شریفی (اب تاملین خود بخود سمجھ لیں گے۔ کہ وہ
 چہ درستی ہے یا حدیث ہے فریاد۔

اقول۔ میں کہتا ہوں کہ حکیم کی شکرانی کی عبادت اور کتب اتنی ہے سو اس کا ذکر میں نے مذکور
 ہے۔ اور اس شکرانہ اور شکرانہ کی نسبت میں نے شکرانی اتنی اس کی عبادت کی ہے۔ حقیقت
 میں نے شکرانی نہیں ہیسا۔ اتم کی موت کی نسبت وہ سری اور ایک اور اس کے عبادت کی موت کی نسبت
 اور اتم نے شکرانی کو مذکور شکرانہ ہیسا۔ اور ایک انگلیں رکھنا وہ سمجھ سکتا ہے۔

آسٹری فیصلہ

خلق و علم چلند شہد شامہ اعلیٰ بات در مقام و کلام | آل کے ذمہ جو خوشی بل | اول و گرد ہرگز ہی ہونگی
چشم و گوش اول ز تو گیر و ضیاء | ذات تو سرچشمہ رفیق و ہوش
غرض خداوند قادر و قادر میں میری پناہ سجاور میں تمام کام اپنا اسی کو سونپتا ہوں اور گالیوں کے
حوض میں گالیوں نہیں دینا چاہتا اور نہ کچھ کہنا چاہتا ہوں ایک ہی ہے جو کہ پیکار افسوس کہ میں لوگوں کے
تصویری کی بات کو بہت دھڑکا دیا اور خدائے تعالیٰ کو اس بات پر قادر نہ سمجھا کہ جو چاہے کرے اور
جسکو چاہے مامور کرے مجھے کیا انسان اس سے روکا سکتا ہے یا آدم ناد کو اسی طرح اس کرنے کا حق پہنچتا
ہے کہ تو نے ایسا کیوں کیا ایسا کیوں نہیں کیا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ایک کی قوت اور طبع
دوسرے کو عطا کرے اور ایک رنگ اور کیفیت دوسرے میں رکھ دے ایسے اور ایک کے ہم سو دوسرے
کو ہوسوم کر دے۔ اگر انسان کو خدائے تعالیٰ کی وسیع قدرت پر ایمان ہو تو وہ بلا تامل بن باتوں کا ہی جواب دے گا
ہاں بلاشبہ اللہ جل شانہ ہر ایک بات پر قادر ہے اور اپنی باتوں اور اپنی پیشگوئیوں کو جس طرز اور طریق اور جس
پیرایے چاہے پورا کر سکتا ہے۔ ناظرین تم آپ ہی سوچو دیکھو کیا آئیو اسے علیے کی نسبت کسی جگہ دیکھا
لکھا تھا کہ وہ حاصل ہوئی تھی اسلیں ہماری صاحب نخل ہوگا بلکہ بخاری میں جو بعد کتاب اللہ اس
الکتاب کہلاتی ہے بجائے بن باتوں کے اصاصکھہ منکھہ لکھا ہے اور حضرت مسیح کی وفات کی
شہادت دی ہے۔ کی انکھیں میں دیکھے منصفو سوچ کر جواب دے کہ کیا قرآن کریم میں کہیں یہ لکھا
کہ کسی وقت کوئی حقیقی طور پر صلیبوں کو توڑنے والا اور ذبحوں کو قتل کرنے والا اور قتل خنجر کا تیار
لانے والا اور قرآن کریم کے بعض احکام کو منسوخ کرنے والا ظہور کرے گا اور آیت آئیوم انکھت لکھ
یہ منکھہ اور آیت حتی یغطوا الخیرۃ عن یدک اسوقت منسوخ ہو جائیگی اور تھی وہی قرآن کی وہی
خط نسخ کہیں دیگی۔ اسے لوگوں نے مسلمانوں کی ذریت کہو نے والو دشمن قرآن نہ بنوا اور خاتم النبیین
بعد ہی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اور اس خاصے شرم کو جسکے سامنے حاضر کئے جاؤ گے اور
میں ناظرین کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ بن باتوں پر حضرت مولوی فرقہ حسین صاحب اور انکی جماعت
نے تحقیر کا فتویٰ دیا ہے اور میں نام کا فر اور ذوال کفایت لکھا ہے اور وہ گالیوں دی ہیں کہ کئی عہد
آدی غیر قوم کے آدمی کی نسبت بھی پسند نہیں کرتا۔ اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ گویا یہ باقی میری کتاب
توضیح مرآم اور ازالہ اوہام میں درج ہیں۔ میں انشاء اللہ القدر حضرت ایک مسئلہ

۲۳۵ ۲۹: ۲۹

جلد 163	۲۵ نمبر 25 معجمہ عالی خزانہ جلد 4 طبع 1335 مرزا قادیان
---------	--

ہے جو کہ منکر عقاید اہل سنت کا قہر سے دیا۔ تب انہوں نے کہا کہ بہت اچھا۔ اگر فی الحقیقت سب بات ہے تو مجھے ایک پرچہ پر سب باتیں لکھ دیں۔ میں ابھی صاحب سٹی پرنٹنگ ہاؤس کو اور نیز پبلک کو سٹا بدل گا۔ اور ایک نقل اس کی علی گڑھ بھی لے جاؤں گا۔ تب میں نے مفصل طور پر اس بارے میں ایک پرچہ لکھ دیا جو بطور نوٹ درج ذیل ہے۔ اور خواجہ صاحب نے وہ تمام مضمون صاحب سٹی پرنٹنگ ہاؤس کو بتا دیا اور تمام معزز حاضرین نے جو نزدیک تھے سُن لیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - نَعْمَدًا وَ لِقَیْلَةٍ

واضح ہو کہ اختلافی مسئلہ جس پر میں بحث کرنا چاہتا ہوں۔ صرف یہی ہے کہ یہ دعویٰ جو حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام زندہ بچد، العسری آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ میرے نزدیک ثابت نہیں ہے اور انہوں نے قرآن و حدیث سے ایک بھی آیت صحیحہ اور قطعیہ الدلالت یا ایک بھی حدیث صحیحہ ررفوع متصل نہیں لی سکتی جس سے حیات مسیح علیہ السلام ثابت ہو سکے۔ بلکہ باجائز قرآن کریم کی آیات صحیحہ اور احادیث صحیحہ ررفوع متصل سے وفات ہی ثابت ہوتی ہے۔ اور میں اس وقت اقرار مسیح شری کرتا ہوں کہ اگر حضرت مولیٰ سید محمد نذر حسین صاحب حیات مسیح علیہ السلام کی آیات صحیحہ الدلالت اور قطعیہ الدلالت اور احادیث صحیحہ ررفوع متصل سے ثابت کر دیں تو میں دوسرے دعویٰ مسیح کو خود ہونے سے خود دست بردار ہو جاؤں گا اور مولیٰ صاحب کے سامنے توبہ کروں گا۔ بلکہ اس مضمون کی تمام کتابیں جلا دوں گا اور دوسرے الزامات جو میرے پر لگائے جاتے ہیں کہ یہ شخص ایلتہ القدر کا منکر ہے اور معجزات کا انکاری اور معراج کا منکر اور نیز نبوت کا منکر اور ختم نبوت سے انکاری ہے یہ سارے الزامات باطل اور دروغ محض ہیں۔ ان تمام امور میں میرا وہی ذمہ ہے جو دیگر اہل سنت و جماعت کا ذمہ ہے۔ اور میری کتاب تو بیخ مرام اور ازراہ اوہام سے جو اعتراض نکالے گئے ہیں۔ یہ نکتہ یہ منوں کی مراسر فطری ہے۔ اب میں مفصل ذیل اور کاسمانوں کے سامنے عات عات اقرار اس خاند خدا مسجد میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔ اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو پیدین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ ایسا ہی حال ہے ان معجزات اور ایلتہ القدر وغیرہ کا قائل ہوں اور یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ جو کچھ یہ فہمی سے بعض کوہہ فہم لوگوں نے سمجھ لیا ہے ان اوہام کے ازالہ کے لیے عنقریب ایک مستقل رسالہ سمیت کہہ کے شایع کر رہا ہوں گا۔ فرض بری نسبت جو بجز میرے دعویٰ وفات مسیح اور شیل مسیح ہونے کے اور اعتراضات تریشہ گئے ہیں وہ سب فطرتاً ہیج اور صرف فطرت فہمی کی وجہ سے کئے گئے ہیں۔

پھر بعد اس کے خواجہ صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ جب کہ ان عقاید میں حقیقت کوئی نزاع نہیں۔ فریقین بالاتفاق ماننے میں تو پھر ان میں بحث کیونکر ہو سکتی ہے۔ بحث کے لائق وہ مسئلہ ہے جس میں فریقین اختلاف رکھتے ہیں۔ یعنی وفات و حیات مسیح کا مسئلہ جس کے طے ہونے سے سارا فیصلہ پہچاتا

موت اس پر وارد ہوگا۔ اس جملہ میں کا موجب ہو گئی اور جیسا کہ ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں وہ ہماری شہادت ہے کہ
 ۱۹۹۹ کے بعد جو ہماری آخری شہادت بلور اتمام حجت تھا پورے سات بیٹے، بی بی زندہ نہ رہ سکا۔ پس
 کیا یہ خدا کا فعل نہیں ہے کہ اس نے آتمہ کے امیر و انکار پر موت کی سزا سے اس کا تمام جھوٹ اور
 انرا ایک نکتہ ظاہر کر دیا۔

اب بیان کرو کہ کونسا قانونی ستم ہماری اس تقریر میں ہے اور آتمہ کو ملزم قرار دینے کے لئے
 کس ثبوت کی کسر ہو گئی ہے۔ بلاشبہ اسی کی عملی حالت نے اس پر فوق و داد جو ہم لگا دی جس پر وہ ایک
 بھی صفائی کا گواہ پیش نہ کر سکا۔ اب جیسا ٹیبل کو اس کی تاحی کی صورت سے کہ حاصل نہیں ہوگا۔ ہم
 نے بہت صفائی سے بار بار اس بات پر زور دیا کہ آتمہ اس بیان میں بائبل جھوٹا ہے کہ اس کے قتل کے

پہلے اور قرآن شریف کو تائیدوں کیلئے ایسا بد وقت مقرر ہو گا وہ حالت اور نیت کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن
 شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے۔ اور آیت و کلام
 رسول اللہ و خاتما النبوتین کو خدا کا کلام مبین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول اور پیغمبروں۔ صاحب انصاف طلب کرو اور نکتہ چاہیے کہ اس سے جتنے
 کسی اور کسی وقت حقیقی طور پر نیت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور حقیقی طور پر کسی خط کا مشوا
 کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کی اصل جہاں میں وہ مستحکم لکھ نہیں۔ مگر میں اس کو
 بھی پسند نہیں کرتا کہ ان میں عام مسلمانوں کو جو کہ گناہنے کا امکان ہے۔ لیکن وہ نکالت اور نکتہ
 پر مشورہ شہادہ کی طرف سے ہم کہ طبعی طور پر نیت اور رسالت کا اکثریت لیا ہے۔ اس کی اصل
 ماہر ہونے کے حقیقی نہیں رکھ سکتا۔ لیکن یہ کہہ سکتا ہوں کہ ان الہامات میں جو لفظ مؤثر سن یا رسول
 یا نبی کا میری نسبت آیا ہے وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل نہیں ہے۔ اور اصل حقیقت جس کی
 میں علی رؤس الاشهاد گواہی دیتا ہوں یہ ہے کہ ہم سے نیا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور
 آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا کوئی پُرانا اور کوئی نیا۔ وَمَنْ قُلْ اَعِدُّوا وَاَعِدُّوا
 اِلٰى نَجْوٰى رَسُوْلٍ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ الْمُنٰفِقَةُ وَالْمُنٰفِقُوْنَ وَاعْتَمَرُوا الشِّرْكَةَ
 الْعُظْمٰى فَهُمْ كَافِرُوْنَ كَذٰلِكَ اَدَّبَ - غرض ہماری یہ ہے کہ جس حقیقی طور پر نیت کا دعویٰ کرتا
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماہر فیوض سے اپنے تئیں تک کہ اور اس پر ایک اور طرح سے
 جہاد کرتا ہے اور راست نبی اللہ نے پاتا ہے تو وہ طبعی طور پر نیت اور رسالت کا دعویٰ کرتا ہے اور

]

۱۹۹۹

۱۹۹۹

۱۹۹۹

کون سا ایک کتاب کو شہادہ کی صورت میں لکھا گیا ہے اور اس کا ایک اور یہ ہے کہ

انجام آتمہ صفحہ 27 سے رجوع مانی قرآن جلد 11 صفحہ 27 از مرزا کاویانی

بغرض دعوت ان مسلمان مولویوں کے جو اس عاجز کو
 کافر اور کذاب اور مفتری اور دجال اور جہنمی قرار دیتے ہیں
 رَبَّنَا انصُرْنَا وَبِئْسَ مَا لَنَا مِن مُّجِيبٍ ۝۱۰۰ وَ اَنْتَ خَيْرُ الْفَاعِلِیْنَ ۝۱۰۱

پھر کہ علماء پنجاب اور سندھ وستان کی طرف سے قزقہ پھیرنے والے بھارت سے زیادہ گور گیا ہے اور نہ فقط
 علماء کرام و قزاقوں سمیت ان میں بھی اس عاجز کے کافر اور کذاب ٹھہرانے میں مولویوں کی اہمیت ہے ان سے
 ہیں اور ایسی ہی ان مولویوں کے اقواسے بہرہ برائے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ وہ ہمیں نصیحتیں
 ہیں اور ان سے بھی اکثر کچھتے ہیں۔ اگرچہ اس تمام قزقہ پھیر کا بوجھ تیز حسین دہلوی کی گردن پر ہے۔
 کہ آج ہمارے مولویوں کا یہ گناہ ہے کہ انہوں نے اس بڑے بھارتی مسلمانوں میں اپنی عقل اور اپنی
 تہمتیں سے کام نہیں لیا۔ بلکہ تیز حسین کے دجلانہ فتویٰ کو دیکھ کر جو محمد حسین جیلانی نے تیار کیا
 تھا اسے تہمتیں اور تہمتیں کے اس پر ایمان لے لئے۔ ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ اس ناواقف تیز حسین اور
 ان کے پیروں کا اگر محمد حسین کا یہ سو امر اقترا ہے کہ ہماری طرف سے بات منسوب کرتے ہیں کہ گویا
 ہیں اور تہمتیں زیادہ ہم سے اس کا ہے یا ہم خود دعویٰ نبوت کرتے ہیں یا خود باغی حضرت
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہتے یا ملک سے انکساری یا مشرک
 اور غیر اصل عقائد اسلام سے منکر ہیں۔ یا صوم و صلوة وغیرہ ان کا مناسوہ کو نظر استحقاق سے
 نظر انداز کر دیتی ہے۔ نہیں۔ بلکہ غلطی سے کہہ رہے ہیں کہ ہم ان سب باتوں کے قائل ہیں۔ اور
 ان کے ایمان کے مال کے منکر کو طعن اور ضرب لانا اور انہیں یقین دہانتے ہیں۔

ان میں ہمارے دشمنی کے موافق قبیل کرنے کے لئے یہاں یہاں تفرق ہے تو ہم پانچاٹھ جلد
 کے لئے لکھ رہے ہیں۔ جو ہمیں لکھ چکے ہیں۔ ان ایک بات ضرور ہے جس کے

الاجزات : ۹۰

یہ جملہ صفحہ 164 پر درج ہے	جلد 45 حوالہ دہانی خزائن جلد 11 صفحہ 45 امر داکار دہانی
----------------------------	---

۲۱۵

کر دینا میرے باپ کا نام لقمان ہے۔ سلطان محمود غزنوی سے لکھایا تھا سلطان محمود کے ساتھ شادی کر کر میری ماں نے کی تھی۔ پہلے غزنی سے لکھایا ہے کہ لقمان سے شادی ہوئی تھی۔ سلطان محمود کی ایک لڑکی ہے۔ لقمان کا اور بیٹا ہے جو میرا بھائی ہے۔ ہم تین بھائی ہیں۔ میں بپتسمہ کیسے نہیں لیا متلاشی رہا تھا۔ مالاکنڈ میں فرج کے ساتھ نہیں گیا تھا۔ بوجہ کام نہ ہو سکنے کے مجھے درخواست کیا گیا تھا۔ جب واپس مالاکنڈ سے آیا متلاشی نہ تھا۔ محمدی تھا۔ دو سال کے قریب اس بات کو ہوئے ہیں۔ قادیان آنے سے پہلے سلطان محمود مجھ سے ناراض ہوا تھا۔

اسی امت میں سے ہوگا۔ اور اسی طرح صحیح مسلم میں قاضی کا ذکر ہے لکھا تھا میں نے مسیح تم میں سے ایک امتی آدمی ہوگا اور تمہارا امام ہوگا۔ کیا یہ باتیں تسلی پانے کیلئے نہ تھیں؟ کیا یہ امر تسلی بخش نہ تھا کہ قرآن نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فوت ہو جانے پر فرمایا؟ حدیثوں میں ان کی عمر ایک سو بیس برس لکھی کہ یہ اشدہ فرمایا کہ وہ ستتر عیسوی میں ضرور فوت ہو گئے ہیں۔ توفی کے معنی ملنا بیان فرمایا گیا اور آیت قل ماتا توفیتنی نے صاف ظہر پر خبر دیدی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے اور وہ بھگڑا ہوا آسمان پہلے ہو چکا ہے جو ہوا اور حضرت عیسیٰ میں ایلیانی کے نزول کے بارے میں تھا۔ کوئی ایسا مسلمان نہیں کہ اس میں یہود کو سچا قرار دے۔ سو دنیا میں دوبارہ آنے کے معنی ہو ایک نبی نے کئے وہی معنی ہم حضرت عیسیٰ کے نزول کے بارے میں کرتے ہیں۔ مگر ہمارے مخالف مولوی جو معنی کہتے ہیں ان کے پاس ان معنیوں کی کوئی سند موجود نہیں۔

اب سوچنا چاہیے کہ ہم تو اس عقیدہ کو پیش کرتے ہیں۔ اس کی پہلی کتابوں میں نظیر موجود ہے اور جس کا قرآن مصدق ہے۔ اور ہمارے مخالف حضرت عیسیٰ کے نزول کے بارے میں اس عقیدہ کو پیش کرتے ہیں جس کی تمام انبیاء کے سلسلہ میں کوئی نظیر موجود نہیں اور قرآن اس کا مکتوب ہے۔ پھر ہمارے مخالف جبکہ اس بحث میں عاجز آہاتے ہیں تو ان کے ظہر پر ہم پر یہ تحت دگالتے ہیں کہ گویا ہم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور گویا ہم معجزات اور فرشتوں کے منکر ہیں۔ لیکن یاد ہے کہ یہ تمام انفرادی ہیں۔ ہمارا ایمان ہے۔

۳۰۲

تخذ ما مني ولا تخف الا الله و ادعوا الله ان تكون من العارفين - هذا ما
 قلنا في بعض كتبنا استنباطا من الاحاديث النبوية و القرآن الكريم وما
 قال بعض السلف فهو اكرم من هذا الا ترى الى قول ابي سيرين انه ذكر
 المهدي عنده و سئل عنه هل هو افضل من ابي بكر فقال ما ابو بكر هو
 افضل من بعض النبيين -

هذا ما كتب صاحب فتح البيان صديق حسن بن كتابه الحجج
 و مثله اقوال اخرى و لكنها تتركها خوفا من الاطناب و عليك ان تدقق
 النظر بالانصاف الكامل ليتضح لك الحق الحقيقي و تكون من القارئین
 وقد بينت لك كلاما و كلمة الكفر في اعين المستجيبين فانظر اين هذا و
 اين ادعاء النبوة فلا تظن يا اخي اني قلت كلمة فيه رائحة ادعاء النبوة
 كما فهم المشهورون في زمان و عرضي بل كما قلت انما قلتها تبيننا لمخالف
 القرآني و دقائقه و انما الاحمال بالنيات و معاذ الله ان ادعى النبوة بعد
 ما جعل الله نبينا و سيدنا محمد المصطفى صلى الله عليه و سلم خاتم النبيين -
 و من اعراضنا عنهم انهم قالوا ان المسيح الموعود لا يأتي الا عند
 قرب القيامة و ظهور اماراتها الكبرى يعني ظهور باجج و باجج و دابة الارض
 و الدجال الذي يسير معه الجنة و النار و طلوع الشمس من مغربها و ما
 ظهر شي من هذه العلامات فمن اين جاء المسيح الموعود مع عدم مجي آيات
 اخرى و كيف يطمئن القلب على هذا و كيف يحصل الثلج و اليقين - اما
 الجواب فاظلم ان هذه الانبياء قد تمت كلها و قسمت كما كان في الآخرة
 المتبقية المداونة عن النقاة و لكن الناس ما عرفوها و كانوا غافلين - و
 الكلام المفصل في ذلك ان امارات القيامة على قسمين الامارات الصغرى

۱۱۹

کے محقق کتب میں ٹھوس گتے سے یہ بات صحیح ہے کہ انجیل میں بھی کسی قدر
 یہودیوں کی بد چلتیوں کا ذکر ہے لیکن صحیح گتے کہیں یہ ذکر تو نہیں کیا کہ جس قدر
 دنیا کے صنوبر میں لوگ موجود ہیں جن کو عالمین کے تمام سے نامزد کر سکتے ہیں کہ وہ
 بلا گئے مر گئے اور دنیا شکر اور بدکاریوں سے بھری اور ذرا سالت کا جام ہوتی
 کیا پس ظاہر ہے کہ یہودی ایک تھوڑی سی قوم تھی جو صحیح کے مخالف تھی بلکہ وہی
 تھی جو مسیح کے نظر کے سامنے بد چلتیوں کے باعث سر تھکے لیکن قرآن
 کریم نے تو تمام زمین کے مردمانے کا ذکر کیا ہے اور تمام قوموں کی بری حالت
 کو وہ بتلا تا ہے کہ زمین ہر قسم کے گناہ سے مری ہو یہودی تو فیوں کی اولاد
 اور تورات کا اپنے اقرب سے اتنے تھے کہ اکل سے قاصد تھے لیکن قرآن
 کے نام میں علاوہ فسق و فجور کے عقاب میں بھی توراہ کو کیا تھا۔ ہزار لوگ
 دھرم تھے ہزار لوگ اور الہام سے منکر تھے اور ہر قسم کی بد کاریاں زمین پر
 پھیل گئی تھیں اور دنیا میں انکا دی اور علی خرابیوں کا ایک ٹوٹا ہوا
 تھا ماسوائے کے مسیح نے اپنی جمہوری سی قوم یہودیوں کی بد چلتی کا کچھ ذکر
 تو کیا جس سے البتہ یہ خیال پیدا ہوا کہ اس وقت یہودی ایک خاص قوم کو
 ایک مصلح کی ضرورت تھی کہ جس دلیل کو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 متجانس اللہ ہونے کے بارے میں بیان کرتے ہیں یعنی آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کا خدا نام کے وقت میں آنا اور کمال اصلاح کے بعد اس

ہوئی ہے کہ ان کی کہے کہ اللہ ہی کا اور اللہ ہی کا اور اللہ ہی کا اور اللہ ہی کا اور اللہ ہی کا اور
 یہ کہ خداوند خداوند خداوند خداوند خداوند خداوند خداوند خداوند خداوند
 خداوند خداوند خداوند خداوند خداوند خداوند خداوند خداوند خداوند

لا ینفخ الا نفکذہ و ساری قرآن شریف میں مذکور ہے کہ جس میں روح پیدا ہوئی ہے اسے
 پر پویش نہیں ہوا اس کے روحانی واقفوں کا ایک ہر جو تا اوہان کے ساتھ فرشتوں
 کا آنا ایک روحانی قیامت کا ثبوت ہوتا ہے جس سے تروطن میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے
 اور تیسروں کے ذمہ لیا وہ باہر آجاتے ہیں اور ایک سے اور بد لوگ اپنی سنہلہ جو لیا جیتے
 ہیں سو اگر سورۃ الانزلانی کو قیامت کے آثار میں فرمودہ جاتے تو اس میں بھی کچھ شک نہیں
 کہ اس وقت روحانی طور پر ایک قسم کی قیامت بھی ہوتی ہے فلائے تعالیٰ کے تائید ہے
 بعد سے قیامت کا بھی ثبوت ہے کہ ان کے میں ایسا نہیں گا جو قیامت کے آثار ہو اور ہر
 ہے جس کے آئے سے روحانی طور پر زبرد ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور نیز اس میں
 بھی کچھ شک نہیں کہ جب ایسا زمانہ آجائے گا کہ تمام انسانی طاقتیں اپنے کمالات کو
 ظاہر کرو گنا میں ہی اس میں وہ کسی شے سے تامل ہی فکر کا پیمانہ ممکن ہے اس وقت تک
 وہ کچھ باتیں کی اور جن حقیقیوں کو وہ فلائے ظاہر کرنا مقصد ہے وہ سب ظاہر ہو جائیں گی
 تب اس عالم کا اثر ہو گا جو کہ کسی دفعہ اس کی صفی ہوٹ ہی جائے گی۔

کل من علیہا فان ویب یوجہ ربنا فی الجلال والاکرام

ہمارا مذہب

و شاقی فرقتی من غیرہم • میں آدمیم و میں • محمدیم
 ہمارے مذہب کا خلاصہ مذہبِ ہدایت ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 ہمارا عقائد یہ ہیں اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفعل تقرب و قربت
 اس عالم کی طرف سے کج کریں گے یہ ہے کہ جن کو تیرا دلانتا کہ من علیہ صلوٰۃ علیہ وسلم

۱۴۷: ۵۹: ۲۸-۲۷

انالادام

۱۷۱

صداقت

خاتم النبیین محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ائمہ سے مکمل روئے ہو چکا اور نہ امت بہتر ہوا
 پہنچ گئی جس کے وہی مجھ سے انسان اور اسے کو اختیار کر کے نکالے تو انی ایک ہی
 ہے اور ہم پختہ ہیں کہ اتم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرین شریف خاتم النبیین
 ہے اور ایک شخص یا قطعاً اس کی شراعت اور حدود اور احکام اور امامت سے زیادہ نہیں
 ہو سکتا اور حکم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا اللہ عالم ملکوتی نہیں دے سکتا
 یا حکم قرعانی کی قسم کیا صحیح یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا اور اگر کوئی ایسا
 خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین کے خلاف اور خدا اور کفر ہے اور
 ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ وہ خود کو مولا کہتے ہیں اور یہ اس بات پر ایمان ہے کہ اللہ
 علیہ السلام کے ہرگز انسانی کو حاصل نہیں ہو سکتا یہ جانیگدہ راستہ ہے الی اور جو بجز
 اتم اور امام المرسلین کے حاصل ہو سکیں ان میں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام مرتب
 اور قرب کا ہو سکتا ہے الی اور ہمت ہے یہی علیہ السلام کے ہرگز حاصل کرنے میں
 سکتے ہیں جو کہ ان کے لیے فی شانہ ہو اور ہر حال میں ہم اس بات پر ایمان رکھتے
 ہیں کہ جو اس سے بہت اعلیٰ شرف صحت و شرف علیہ السلام سے شرف ہے شرف ہرگز
 نہیں ہوتا اس لئے کہ یہ ان کے کلام کی نسبت ہی اولیٰ مرتبہ ہرگز حاصل
 ہوتا ہے اور ان کے ماتح میں ہوتی ہیں یعنی ان سے بہتر خدا کی ہے جو اب نہیں کسی کو
 حاصل نہیں ہو سکتے فرض ہوا ان تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرین شریف علیہ السلام
 اور ہر انحضرت علیہ السلام و سلم فرمائیے تو ان کی طرف سے کہ اور تمام صورت اور
 ہر حالت میں ہم ایک خاص حالات میں ہم کو پہنچانے والی راہ یعنی رکھتے ہیں اور ان
 کہ ہر ای قوم میں ہر ای صورت میں جو بعض عقائد اور عقائد قرآنی اور حدیثی و ان کا
 کو پہنچتے وقت ہرگز نہ رکھتے والی راہ فرمائیے کہتے ہیں جو حالت میں ہر ای
 اور اسلئے کہتے ہیں ہر ای صورت میں قرین شریف علیہ السلام کو پہنچانے والی



وَمَا كُنَّا بِعِنْدِي إِلَّا مَدًّا. فَيَكْشِفْنَا اللَّهُ عَلَيْهِ سَعْيِي فِي صَبْحَتِي - وَإِنِّي لَأَمِينٌ

میرے یہ سببت سے نماز۔ پس خدا تعالیٰ ہر روز من خواہر کشور۔

وہ روز صبح نشانی

أَيُّهَا وَيَسْأَلُ بِأَرْوَاحِهِ مَنْزِلًا - إِلَّا الَّذِينَ يَجِدُونَ خَيْرًا لِّدِينِ مَنْ أَفْقَاهُ - وَلَا

وَمَا كُنَّا بِأَمَّا خَيْرًا مِنْهُ - مَا شَأْنُهُ دَرَسُ كَلِمَةٍ - مَرَّاتًا كَمَا يَصُورُ تَخَافُونَ وَمُنَاقَلًا مِي آئِينَ

يُطَلَّبُونَ الْحَقَّ كَالْمُتَأَمِّلِينَ التَّائِبِينَ - فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ مَنِّي وَ

تَوَّابِينَ كَمَا تَأْتِيهِمْ - هُنَّ أَيْتَانِ لَمْ يَنْدَرُ مَعَهُمْ أَلَمْ يَكُنْ

وَكَانُوا قَرِيبِينَ - رَضُوا بِالْبَعْدِ السَّامِيِّ - وَمَا أَرَادُوا أَنْ يُعْطُوا مِنْ الْعُرْفَانِ

بِأَنَّهَا - بِشَأْنِ بَدِي وَخَوِي رَافِعِي شَدِيدٌ إِذْ سَوِي خَوِينُكَ مَعْلَمٌ أَمْرًا بِشَأْنِ رَا

وَمَا حَاطَهُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكَ إِلَّا فُسَادُ نِيَّاتِهِمْ - وَقَلَّةُ مَبَالِغَتِهِمْ - وَتَخَلُّفُهُمْ فِي أَمْرِ الدِّينِ

مَالِكُود - وَبِحَقِّ مَعْرِفَةِ فُسَادِ نِيَّتِهِمْ وَكَلِمَاتِهِمْ وَتَخَلُّفُهُمْ فِي أَمْرِ الدِّينِ

وَالْحَقُّ وَالْحَقُّ أَقُولُ أَنْ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ لَا يُرَانِي - إِلَّا بَعْدَ تَرْكِ الْأَعْوَابِ

وَرَأْسِ مَتِّ وَرَأْسِ مَيْكُولِيمِ كَمَا رَأَى كَسْ خَوَابِدٍ كَمَا إِذْ هُوَ أَوْ هُوَ سَ وَآئِنُ

وَالْأَمَانِي - وَكَيْسَ حَتَّىٰ مَنْ يَتَوَلَّىٰ أَيْتَانِي وَنِسْوَانِي - وَيَلِيقُ وَيُسْتَانِي - وَاللَّهُ مِنْ

رَأْسِ مَعْرِفَةِ كَلِمَةٍ كَمَا يَكُونُ بِسَرَّانِي مِنْ دُنَاكَ مِنْ دَخَانِ مِنْ وَبَارِغِ مَنْ - بَلْ لَوْ

الْمَجْرِبِينَ - وَإِنِّي بِمَعْرِفَةِ قَوْمِي لَأَمْنَعُهُمْ مِنْ مَسَالِكِ الْأَخْلَاقِ وَشَعْبِ التَّفَاقُ

كَمَا أَنْتَ - وَمَنْ يَأْتِي مِنْ أَدَمِ كَمَا إِذَا خَلَقَ بِدُنَى كَمِ وَطَرِيقِ الْأَخْلَاقِ وَتَوْعِيدِ نِيَّامِ -

وَأَمَّا طَرِيقُ الْمُتَخَلِّصِينَ لِلْمُتَعَدِّينَ - وَلَا يَدِينُونَ إِلَّا الدِّينَ الْأَمْلَ - وَلَا كِتَابَ لَنَا

وَيَكُونُ دِينَ نَا رِيمِ بِزَوِيْنِ اسْمِهِ وَبِحَقِّ كِتَابِهِ نَا رِيمِ

إِلَّا الْفِرْقَانِ كِتَابَ اللَّهِ الْعَلَامِ - وَلَا نَبِيًّا لَنَا إِلَّا مُحَمَّدٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِمْ وَآلِهِمْ وَسَلَّمَ - وَبِحَقِّ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نَحْنُ الْأَخْيَارُ

عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ وَجَعَلْ اَعْدَاءَهُمْ مِنَ الْمَلْعُونِينَ - اَشْهَدُ اَنْ اَنَا تَمَسَّكْتُ

بِهْتَمَّ فَمَا يَزِيدُ مَعَهُ لَرِسْتَهُ وَبَرَكْتَ اَنْتَ لَمْ يَكُنْ دَبْرُ خَمَانٍ اَوْ مَعْتَقٌ لَشِرِّ اَعْدَاءِ كَرَاهٍ اَشْهَدُ كَرَاهًا

بِكِتَابِ اَللّٰهِ الْقُرْآنِ - وَتَتَّبِعُ اَقْوَالَ رَسُوْلِ اَللّٰهِ مِنْبَعِ الْحَقِّ وَالْحَقَّانِ - وَتَقْبِلُ

بِكِتَابِ اَللّٰهِ كَقُرْآنِ شَرِيفِ اَمْتِ نَبِيِّهِ زَيْمٍ وَتَقْبِلُ بِرَسُولِ اَللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَكْثَرُ مَقَرٍّ وَبَرَكَةٌ

مَا اَنْعَقَدْنَا عَلَيْهِ الْاِجْمَاعُ بِذَلِكَ الزَّمَانِ - لَا تَزِيدُ عَلَيْهَا وَلَا تَنْقُصُ مِنْهَا

بِمَعْنَى نَبِيِّهِ وَبِمَعْنَى اَمْرِ اَقْوَالِ نَبِيِّهِ كَمَا اَنَّ زَمَانَ اِجْمَاعِ اَمْرٍ بِمَعْنَى نَبِيِّهِ فَتَقْبِلُ بِرَسُولِ

وَعَلَيْهَا فَحَقٌّ وَعَلَيْهَا نَفُوتٌ - وَمَنْ زَادَ مِنْ هَذِهِ الشَّرِيعَةِ مَثَقَالُ خَرَّةٍ اَوْ نَقَصَ

زِيَادَةً فِي نَبِيِّهِ اَوْ اَنْتَبَهَكَ جِوَارِيْمٍ دَبْرًا اَوْ اَنْتَبَهَكَ خَوَارِيْمٍ اَنْتَبَهَكَ اَنْتَبَهَكَ بِمَعْنَى نَبِيِّهِ وَبِمَعْنَى اَمْرِ اَقْوَالِ نَبِيِّهِ

مَنْهَا لَوْ كَفَرٌ حَقِيْقًا اِجْمَاعِيَةً - فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اَللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اِجْمَاعِيًا

زِيَادَةً كَمَا يَكُنْ تَوْبًا اَوْ تَقْوَةً اَوْ اَمْرًا اَوْ تَقْوَةً اَوْ تَقْوَةً اَوْ تَقْوَةً اَوْ تَقْوَةً اَوْ تَقْوَةً

هَذَا اِعْتِقَادِي وَهُوَ مَقْصُودِي وَمَرَادِي - وَلَا اَلْفَاكُ

بِهِ اِقْتِدَاؤِي اَمْتِ ۛ وَبِهِ مَقْصُودِي اَمْتِ وَمَرَادِي - وَبِهِ

قَوِي فِي الْاَصُوْلِ الْاِجْمَاعِيَةِ - وَبِاجْتِهَادِي كَالْفِرْقِ الْمَبْتَدِعَةِ

اَوْ قَوْمِ نُوْحٍ وَصَلَّى عَلَيْهِ اَقْوَامِي نَارِي - وَبِهِ بِحَقِّي اَقْوَامِي نَارِي نَارِي نَارِي نَارِي -

بِيَدَانِي اَرْسَلْتِ لَتَجْمِيْدِ الدِّيْنِ وَاصْلَاحِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَاسِ هَذَا الْمَائَةِ - فَاذْكُرْ

كَمَا اَمْتٌ كَرِيْمَةٌ كَرِيْمَةٌ كَرِيْمَةٌ كَرِيْمَةٌ كَرِيْمَةٌ كَرِيْمَةٌ كَرِيْمَةٌ كَرِيْمَةٌ كَرِيْمَةٌ كَرِيْمَةٌ

بَعْضُهَا فَوَيْلٌ لِمَنْ اَعْرَضَ عَنِهَا - وَبِالْوَقْتِ الْفَصِيحَةِ الْاَصْلِيَّةِ - وَجَعَلْتِ

بِحَقِّهَا اَمْرًا اَعْلَمُ كَيْفَ رَاقَدَتِ سَمِيْرًا اَوْ رَاقَدَتِ سَمِيْرًا اَوْ رَاقَدَتِ سَمِيْرًا اَوْ رَاقَدَتِ سَمِيْرًا

وَرَقَدَتِ سَمِيْرًا مِثْلًا عَلَى طَرِيْقِ الْبُرُوْءِ الْبَرِّ حَمَانِيَّةً بِصَلْوَةٍ اِسْرَائِيْلِيَّةٍ لِنَفْعِ الْعَامَّةِ

بِطَرِيقِ بَهِيْمَاتِ رَعَايَةِ حَيَاتِي مَعْلُومَةٍ كَمَا نَبِيْدُ - بِرَأْيِ صَاحِبِيْنِي كَمَا بَدَلْتِ اَللّٰهُ مَخْلُوقَاتِ

انجام آقلم سنو 143، 144 مودمانی خزانی جلد 11، ص 143، 144 از مرزا قاسم علی - جلد 166، ص 166

ایمان علی

۳۲۳

جب تک کہ دل میں ایک ذرہ بھی تقویٰ ہو ایسے افراد نہیں کر سکتا جن باغی چیزوں پر اسلام کی
 بنا رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو نبیہ مارا حکم ہے ہم اس کو
 نبیہ مار رہے ہیں۔ اور خالق و من مڈمنہ کی طرح ہماری زبان پر مستبنا کتاب اللہ ہے اور
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تافض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا
 ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بلاقلاق نوح کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور
 ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور مشر
 ابدال حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ
 اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
 وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام
 میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرمائے اور باجماعت کی بنیاد ڈالے
 وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ
 اپنے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ اور اسی پر مبنی
 اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لائیں۔
 اور ہم اور صلوة اور زکوٰۃ اور صدقات علیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض
 سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کا رہند ہوں۔ فرض وہ تمام
 امور جن پر ملت صالحین کو امتدادی اور عملی طور پر ابلاغ تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی جماعت
 راستے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم اس میں اور ذمہ کو اس بات پر
 گواہ کرتے ہیں کہ یہی پہلا ذمہ ہے۔ اور جو شخص مخالفت اس ذمہ کے کئی اور الزام ہم پر
 لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افتراء کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ
 یہ دعویٰ ہے کہ آپ اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل

۹۷

پہلا صفحہ 166 پر درج ہے

الجزیرہ صفحہ 87 صحیح حدیثی قرآن جلد 14 صفحہ 323 اور مذاہب دینی

اب دیکھو کہ ایک طرف تو یہ شخص میرے مسیح موعود ہونے کا قرار کرتا ہے اور نہ صرف اقرار بلکہ میری تصدیق کے بارے میں ایک خواب بھی پیش کرتا ہے جو سچی نکلی۔

پھر اسی کتاب کے آخر میں اور نیز اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام دجال اور شیطان بھی رکھتا ہے اور مجھے خائن اور حرام خورد اور کذاب ٹھیراتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ عبدالحکیم خان اپنے ان دونوں متناقض بیانات میں چند روز کا بھی فرق نہیں رکھا۔ ایک طرف تو مجھے مسیح موعود

کہا اور اپنے خواب کے ساتھ میری تصدیق کی اور پھر ساتھ ہی دجال اور کذاب بھی کہہ دیا۔

مجھے اس بات کی پروا نہیں کہ ایسا کیوں کیا مگر ہر ایک کو سوچنا چاہیے کہ اس شخص کی حالت

ایک عجزاً الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے

ایک طرف تو مجھے مسیح قرار دیتا ہے بلکہ میری تصدیق میں ایک سچی خواب پیش کرتا ہے

جو پوری ہو گئی۔ اور دوسری طرف مجھے سب کافروں سے بدتر سمجھتا ہے کیا اس بڑھکر کہنے

اور تناقض ہو گا اور میں عیون کو وہ میری طرف فسوس کرتا ہے اس کو خود سوچنا چاہیے تھا کہ جب

خواب کی زد سے میری سوچائی کی اس کو تصدیق ہو چکی تھی بلکہ میری تصدیق کیلئے خدا نے حسن بیگ کو

طاعون سے ہلاک بھی کر دیا تھا تو کیا ایک دجال کیلئے خدا نے اس کو مارا اور کیا خدا کو وہ عجیب

معلوم نہ تھے جو بیس سال کے بعد اس کو معلوم ہو گئے۔ اور یہ عذر اس کا قابل قبول نہ ہو گا کہ

مجھ کو شیطانی خواب میں آتی ہوئی اور یہ بھی ایک شیطانی خواب تھی۔ کیونکہ یہ تو ہم قبول کر سکتے

ہیں کہ اس کو بوجہ فطرتی مناسبت کے شیطانی خواب میں آتی ہوں گی اور شیطانی الہام

پہلے اب عبدالحکیم کیلئے لازم ہے کہ محمد حسن بیگ کی قبر پر جا کر وہ دوسے کہ لے بھائی تو تکذیب ہی سچا تھا اور میں ٹھوٹا

میرنگ و مساف کہ وہ خدا سے معلوم کہ کے مجھ بتلا کہ ایک کذاب اور دجال کیلئے کیوں اس نے مجھے ہلاک کر دیا۔ منہ

مجھے یہ بات بھی خود کے ہونے پر کہ شخص بیس سال تک خراب اور تقریباً میری تائید کرتا اور میں انھوں کے ساتھ جھگڑا رہا۔

اب میں اس سال کے بعد کوئی نئی بات اس کو معلوم ہوئی۔ جو عجیب سن لکھے ہیں وہ تو وہی ہیں جو کا جواب دیا گیا تھا۔

۱۲۳

کہتے ہیں اور ہم تسلیم کر لیں گے کہ شاید کسی مسلمان نے موقع ہا اگر تہہ میں داخل کر بیٹھے ہیں لیکن
 اگر وہ اصل کا لہجہ سے یہ ثابت ہو جائے کہ بااوصاف نے اسلام کے عقاید قبول کر لئے تھے اور وہ ہم
 ان کا دین نہیں مانتا تھا تو پھر وہ چند اشعار جو بااوصاف کے اکثر حصہ کلام سے متعلق تھے
 ہیں جہلی اور لہجائی تسلیم کرنے پڑیں گے یا ان کے ایسے معنی کرنے پڑیں گے جن سے متناقض
 ہو جائے اور ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق
 سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔ یہی ٹہری ہے اپنی ہوگی کہ متناقض باتوں کا مجموعہ
 بااوصاف کی طرف منسوب کیا جائے۔ ان یہ ممکن ہے کہ بااوصاف نے ایسے مسلمانوں کو
 ماضیوں مطمئنوں کو بھی اپنے اشعار میں سزاؤں کی جو جنہوں نے اس حق اور حقیقت کو چھوڑ دیا
 جس کی طرف خدا تعالیٰ کا کلام بتاتا ہے اور معنی رسم اور عادت کے پابند ہو گئے جہاں پر قرآن
 اور حدیث میں بھی ہے کہ ایسے حدیثوں پر لعنتیں ہیں جن میں صحت اور خلاص نہیں اور ایسے
 روئے زری قدر کشی ہے جن میں گناہ تک کرنے کا ذوق نہیں۔ سو تعجب نہیں کہ فاضل مسلمانوں کے
 کھانے کے لئے اور اس فرض سے کہ وہ رسم اور عادت سے آگے قدم بڑھادیں بااوصاف نے
 بعض بے عمل بولیں اور قاضیوں کو نصیحت کی ہو۔

اب ہم کھول کر لکھتے ہیں کہ ہمدی رائے بااوصاف کی نسبت یہ ہے کہ
 بلاشبہ وہ سچے مسلمان تھے اور یقیناً وہ دین سے بیزار ہو کر اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ
 محمد رسول اللہ سے مشرف ہو کر اس نئی زندگی کو پا چکے تھے۔ جو اخیر خدا تعالیٰ
 کے پاک رسول کی پیروی کے کسی کو نہیں مل سکتی۔ وہ

ہندوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے

اور پوشیدہ ہی چلے گئے اس کے

محل ہم ذیل میں لکھتے ہیں

۱۲۴

کے گزریں ہیں اس لئے انہوں نے ہمارے صاحب کے اشعار میں اپنی طوالت سے اشعار ملا دیئے ہیں۔
 یہ تو تیسرا ہے کہ ان اشعار میں تناقض پیدا ہو گیا۔ مگر صاف ظاہر ہے کہ کسی سپردار اور مکتوب
 اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ان اگر کوئی پاگل اور جنوں یا ایسا انسان
 ہو کہ خوشامد کے طور پر ان میں ان کا وقتا جو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔
 یہ فیصلہ کہ ہم کیونکر ان تمام اشعار میں سے کبے کونٹے میں فرق کر سکیں اور کہہ کر سمجھیں
 کہ ان میں سے یہ یہ اشعار ہمارے صاحب کے مکتوب سے نکلے ہیں اور یہ یہ اشعار جو ان پہلے شعروں
 کی نقیض ہیں وہ کسی اور نے ہمارے صاحب کی طوالت فحش کر دیئے ہیں۔ تو واضح رہے
 کہ فیصلہ نہایت آسان ہے چنانچہ طریق فیصلہ یہ ہے کہ ان تمام ہائیل پر خواہ انصاف سے نظر
 ڈالی جاوے جو ہمارے صاحب کے مسلمان ہونے پر مطلقاً ہیں سو وہ خود اگر یہ ثابت ہو کہ وہ مال
 کچھ نہیں ہیں اور اصل ہمارے صاحب ہند ہی تھے اور دیکھ لیتے تھے۔ اور اپنی علمی صورت
 میں انہوں نے پورا اسلام ظاہر نہیں کیا بلکہ اسلام کی صداقت ظاہر کی تو اس صورت میں ہمیں
 اتروا کر پڑے گا کہ ہم ہمارے صاحب کی نسبت مسلمانوں کا یہ پورا خیال چلا آتا ہے کہ حقیقت وہ
 مسلمان ہی تھے اور اپنی وقت نہ لایا کرتے تھے اور کبھی کیا تھا یہ خیال صحیح نہیں ہے۔
 اس صورت میں ان تمام اشعار الحالی ماننے ہائیں گے جو ہمارے صاحب کے اسلام پر دلالت

تعمیر ہائیں
 فیصلہ کتب پر ہونے لگا کہ وہی سے لکھنے کہ یہی کا ہے اور ماننا ہائے گو
 پورے ہمارے صاحب کے صوفی لوگ اس زندگی میں ایک قسم کے ان گون کے عالم میں۔
 اور ہر کوئی کہ وہ ایک عالم تھے ہیں اور نیک تھے ہیں کہ انسان ہر ایک کہ وہ ایک
 نیک و نیک و نیک و نیک کے عالم سے مشاہدہ ہے اس لئے ان کا کتب بھی نیک و نیک
 کتب میں لکھتے ہیں اور ہر دور سے وقت میں ان کی صورت پاس کو پاتے ہیں جو ایسا
 صورت میں لکھتے ہیں اور صورت کے ہمارے ہوتے ہے تب جنوں کی پیدائش ہوتی ہے۔
 یہ کیا خوب کہ ہمارے صاحب کی بھی ہر دور سے ان کیوں کے تاریخ سے ہمارے صاحب کی لکھتے ہیں

(۸۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جو ہاشم لاہور میں مولوی عبدالحکیم صاحب اور مرزا غلام احمد صاحب قادیان کے درمیان چند روز سے بہت مسئلہ دعویٰ نبوت مندوجرکتب مرزا صاحب کے ہو رہا تھا آج مولوی صاحب کی طرف سے تیسرا پرچہ جوابی الجواب کے جواب میں لکھا جا رہا تھا۔ اثنا سے تحریر میں مرزا صاحب کی عبارت مندوجرکتب کے بیان کرنے پر طبع عام میں فیصلہ ہو گیا جو عبارت درج ذیل ہے۔

العبد	العبد	العبد	العبد
برکت علی ذیل حیف کورٹ پنجاب	موسیٰ الدین المعروف مولیٰ	ناکسدر حیم بخش	فضل دین
العبد	العبد	العبد	العبد
2020	حیم بخش	ابو یوسف محمد بیک علی	حیب بخش

الحمد لله والثناء والتلام علی رسولہ خاتم النبیین۔ انا لعبد۔ تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس ماجرہ کے مسئلہ فتح الاسلام و تفریح مراد انزال اوہام میں جس قدر ایسے اختلاف ہو رہی کہ محدث ایک مسمیٰ میں نبی ہوتا ہے یا ایک محدثیت جزوی نبوت ہے یا ایک محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام حقا حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ بلکہ صرف سادگی سے ان کے نحوی معنوں کے رو سے بیان کئے گئے ہیں۔ وہ نہ حاشا و کلا بے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ میں کتاب انزال اوہام کے صفحہ ۱۰۰ میں لکھ چکا ہوں۔ میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ سوئی تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ان فنکوں سے ناراض ہیں اور ان کے دلائل پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بھائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے بکھریں۔ کیونکہ کسی طرح مجھ کو مسلمانوں میں تفرقہ اور تفریق ڈالنا منظور نہیں ہے۔ جس حالت میں ابتداء سے میری تبت میں ہی کو اللہ جل شانہ خوب جانتا ہے اس لفظ نبی سے مراد نبوت حقیقی نہیں ہے بلکہ صرف محدث مراد ہے جس کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی مراد ہے۔ یعنی محدثوں کی نسبت فرمایا ہے۔ من ابا عزیرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال التبیعی علی اللہ علیہ وسلم قد صلح فیمن قبلكم من بنی اسرائیل رجال یحلمون من غیر ان یقولوا انبیاء قال یشک فی امتی منهم احد فخصمہ من بنی اسرائیل بطراوی ص ۵۲۱

پارا ۳۔ باب مناقب عمرؓ تو پھر مجھے اپنے مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کے لیے اس فقرہ کو دوسرے پیرایہ میں بیان کرنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ سو دراصل پیرایہ ۲ ہے کہ بجائے فقہ نبی کے حضرت کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ میں اور اس کو لفظ فقہ نبی کی کا ٹیپو انجیل فرما میں۔ اور نیز حقیقہ ۲۰ ماجز ایک رسالہ مستعملہ نکلانے والا ہے۔ جس میں ان شبہات کی تفصیل اور بسط تشریح کی جائے گی جو میری کتابوں کے پڑھنے والوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں اور میری بعض تحریرات کو خلاف حقیقہ اہلسنت والجماعت خیال کرتے ہیں۔ سو میں اللہ اللہ تعالیٰ حقیقہ ان اوہام کے ازالہ کے لیے پوری تشریح کے ساتھ اس رسالہ میں لکھ دوں گا اور مطابق اہل سنت والجماعت کے بیان کر دوں گا۔

راق

ناکس میرزا غلام احمد کا بیانی موقوف رسالہ توفیح مرام و ازالہ الاوہام

۴ فروری ۱۹۹۲ء
 (محمد علی پریس لاہور)
 رقم نمبر سنگ ساز و کتاب

۳۵۷۷۸۲۵
 ۳۵۷۷۸۲۵
 ۲۵۶۴۶۳۶

پہلا شمارہ نمبر 176,175 پر درج ہے | دوسرا شمارہ نمبر 257,258، طبع ہدیہ از مرزا کاویانی

اے نکالو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں خود باعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرت مراد
میری نبوت سے کثرت مکالمات و مخاطبات الہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرت عقلی
تزلزل ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اسکی کثرت
کا نام حکم الہی نبوت رکھتا ہوں۔ وکل ان یصطیح۔ اور میں اس خدا کی قسم
لگا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا
نام ہی رکھا ہے۔ اور اسی نے مجھے کسب و معاش کے نام سے پکارا ہے۔

(تمہ حقیقۃ الوری ص ۳۰)

پس آپ کے دعویٰ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی آپ کا کوئی الہام یا آپ کی کوئی تقریر
منسوخ ہوئی۔ بلکہ نبوت کی مسلمانوں میں ملنے والی تعریف کے پیش نظر ۱۹۷۷ء سے پہلے آپ ہی کے لفظ کو
ظاہر سے پھیر کر یعنی محدث جتنے تھے یمن ۱۹۷۷ء کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو نبوت کی حقیقت
کا انکشاف کیا اس پر پہلی چیز کا ہم حکم الہی نبوت رکھا اور اس نئی تعریف کے ماتحت اپنے آپ کو
نبی قرار دیا۔

دافع البلاء و حیا اهل الاصطفا

یہ رسالہ آپ نے پہلی مشن ۱۹۷۷ء میں شائع فرمایا۔ جب کہ خوب میں طاعون کا بیت زہر تھا
اس رسالہ میں طاعون سے مطلق آپ نے بنی الہامات کا ذکر فرمایا ہے جن میں طاعون کی وبا کے
پھیلنے کے متعلق پیشگوئی تھی۔ اور یہ میں بتایا گیا تھا کہ طاعون دنیا میں اس لئے آئی ہے کہ خدا کے
سیخ کا نہ صرف انکار کیا گیا بلکہ اس کو ڈکھ دیا گیا۔ اس کے قتل کرنے کے منصوبے کئے گئے۔ اس کا
نام کافر اور قتل رکھا گیا۔ اور پہلی کتابوں میں پیشگوئی پائی جاتی تھی کہ سیخ موجود کے ظہور کے وقت
سنت طاعون پڑے گی۔ اور فرمایا کہ اس کا یعنی سیخ قرہ میں ہے کہ اس سیخ کو پچھے دل اور
انحس سے قبول کیا جائے اور اپنی زندگیوں میں ایک روحانی تبدیلی پیدا کی جائے۔ نیز وحی الہی

کی عزت اور کیا شرف اور کیا تاثیر اور کیا ثروت قدسیر اپنی ذات میں رکھتا ہے جس کی پروری کے
 دعویٰ کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اپنے مکالمات و مخاطبات سے انہی کو
 نہ کہوے۔ یہ کس قدر نوسب اور باطن حقیقہ ہے کہ جیسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 وہی اپنی کامدانہ ہمیشہ کیلئے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔
 صورت حقوں کی رو جا کہ۔ پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ
 کا کچھ بھی نہیں مکتا جو کچھ میں ہوتے ہیں۔ اور کوئی فرقہ اس کی راہ میں اپنی جان بھی فدا کرے
 اس کی رضا جوئی میں خفا ہو جائے اور ہر ایک چیز پر اس کو اختیار کرے تب ہی وہ اس پر اپنی
 شناخت کا مدعا نہیں کہوتا اور مکالمات اور مخاطبات اس کو مشرف نہیں کرتا۔

پس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب کا
 نہ کوئی نہ ہوگا۔ میں ایسے مذہب کا نام شیطان مذہب رکھتا ہوں نہ کہ دھماکی سے کہ میں یقین
 رکھتا ہوں کہ جیسا مذہب بہتم کی طرف سے جاتا ہے اور اندھا رکھتا ہے اور اندھا ہی مارتا
 اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے۔ مگر میں مانتا ہی ہوں کہ یہ مذہب کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ
 اسلام ایسا مذہب نہیں ہے بلکہ دنیا میں صرف اسلام ہی یہ خوبی اپنے اندر رکھتا
 ہے کہ وہ بشر پر ہی اور کمال اتباع ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے مکالمات الیہ سے مشرف کرتا ہے۔ یہی وجہ سے تو حدیث میں آیا ہے کہ
 علماء و ائمتی کا بیابان بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء و ائمتی بنی اسرائیل کے نبیوں
 کی طرح ہیں۔ اس حدیث میں بھی علماء بنی اسرائیل کو ایک طرف لکھی گیا اور دوسری طرف نبیوں
 سے مشابہت لکھی ہے۔

اور خود ظاہر ہے کہ جبکہ خدا تعالیٰ قیہم سے اپنے بندوں کے ساتھ مکالمہ کرتا آیا ہے
 یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں جنتوں کو بھی لواتا ہے کہ مکالمہ اور مخاطبہ کا ثروت حاصل
 ہوا ہے جیسے حدیث میں آیا ہے کہ ہر صلیبہ کو تو پھر یہ امت کی کسی بقسمت کو باقی نہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 مُحَمَّدًا وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

ایک غلطی کا ازالہ

ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم ظرفیت رکھتے ہیں جنکو نہ بخور کتا میں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ ہوا ایک مستحق وقت تک صحبت میں نہ کر لہئے معلومات کی تکمیل کے لئے۔ وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو ہمارے واقعہ کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے باوجود اہلی حق ہونے کے انکو تمام دشمنانی پڑتی ہے چنانچہ روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طوت سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ میں سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب بعض انکو کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی ہے۔ اس میں ایسے الفاظ رسول اور فرستل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صد بار دفعہ پھر کیے گئے جو اب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بہت سے تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور باہیں اسویر میں بھی جبکہ طبع ہوتے بائیں ہیں ہوتے۔ یہ الفاظ کچھ تھوٹے نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ مکالمات الہیہ جو باہیں اسویر میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے۔ **هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَ عَلٰی الدِّیْنِ کَلِمَہٗ دَرِیْکُمْ وَیُخْرِجَہٗ بِاِیْمَانِہٖمْ** اس میں صاف طور پر اس

لندن سب کس بیٹم۔ در کلام تو چیزے سمت کہ شعر ارادوں
 فصیح کیا گیا ہے۔ تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو
 و تخلی نیست۔ رب علمتی ما هو خیر عندک۔ یعصمک اللہ من
 غسل نہیں۔ اے میرے خاتمے وہ سبکدہ جو تیرے نزدیک بہتر ہے تجھے خدا دشمنوں سے
 العدا ویسطو بکل من سطا۔ برزما عندہم من السراح۔ انی
 بچائے گا اور حملہ کرنے والوں پر حملہ کر دے گا۔ انہوں نے جو کچھ ان کے پاس تھی اسے سب ظہر کر دئے
 ساخبرہ فی آخر الوقت۔ انک لست علی الحق۔ ان اللہ رؤف
 میں بروی جو میں بتائی کہ آخر وقت میں خبر دے گا کہ حق پر نہیں ہے۔ خدا رؤف و
 رحیم۔ انا الثالث الحدید۔ انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔
 رحیم ہے۔ ہم نے تیرے لئے لوہے کو زہر کر دیا۔ میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔
 انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب۔ وقالوا انی لک
 میں رسول کے ساتھ ہوں کہ جواب دو تمہارا اپنے ارادہ کو کہیں چھوڑیں دو تمہارا کہیں ارادہ پورا کر دو تمہارا کہیں کہ تمہاری تہنیک
 هذا قل هو اللہ عجیب۔ جاءنی ایل واختار۔ وادار اصبعہ
 سے حال تھا کہ خدا ذو العجاائب ہے۔ میرے پاس آیل آیا اور اس نے مجھے سچ لیا اور اپنی ہاتھ کی کوروش ہی
 و اشار ان وعد اللہ انی۔ فطوبی لمن وجد راسی۔ الامراض
 یہ اشار کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا۔ پس مبارک وہ جو اس کو پاوے اور دیکھے۔ طرح طرح کی بیماریاں

(تفسیر) اس دعا الہی کے ظاہری الفاظ یہ سمجھنے کی گئی ہیں کہ میں خطا بھی کروں گا اور صواب بھی یعنی میں جو چاہوں گا
 کہیں کروں گا اور کہیں نہیں کروں گا اور میرا ارادہ پورا ہو گا اور کہیں نہیں۔ ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کے کلام میں آجاتے ہیں۔
 جیسے کہ احادیث میں لکھا ہے کہ میں زمین کی قبضہ ہر گز کے وقت تردد میں پڑتا ہوں۔ مگر اللہ خدا ترن و سے پاک ہے
 اس طرح یہ دعا الہی ہے کہ کہیں میرا ارادہ خطا جاتا ہے اور کہیں سچا ہوتا ہے۔ ایک یہ سمجھنے ہیں کہ کہیں نہیں
 اپنی تقدیر اور ارادہ کو منسوخ کر دیتا ہوں اور کہیں وہ ارادہ جیسا کہ چاہتا ہوں۔ منہ
 پلا اس جگہ آیل خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ منہ

حقیقۃ الہی

۴۰۶

نشانی صداقت

تبات ہے کسی مسلمان کا کام نہیں بلکہ ان لوگوں کا کام ہے جو حقیقت اسلام کے دشمن ہیں اور پھر ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کیلئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ یہ انکا مساس سراسر افترا ہے۔ بلکہ جس نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف کے رُوس سے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا صرف یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ و مخاطبہ ہوتا ہے بات ہے کہ جیسا کہ مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگر اس امت کے بعض افراد

مکالمہ و مخاطبہ الہی سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس

مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور خبیثہ اس پر ظاہر کئے جائیں تو یہ کہا جاتا ہے اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو حسی اور باطنی مزیم کہلائیگا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا یعنی اس کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا اور اس کثرت اور خبیثہ اس پر ظاہر ہوگا کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فلا یظہر علیٰ غیبہ احد الا لامنی ارتضیٰ من رسول یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور ظہر نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ ہوا ہے اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور خبیثہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرے نو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی مگر کوئی منکر ہو تو باد نبوت اس کی گردن پڑے۔

غرض اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور خبیثہ میں اس امت میں سے نہیں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیا و اولیاء بال اور اطالب اس امت میں سے گزر چکے ہیں انکو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پہننے کیلئے

۴۰۶

لہ الجہت: ۲۸-۲۷

حقیقۃ الہی صفحہ 391 مع مجدد مانی خزائن جلد 22 صفحہ 408 از 15 دہائی | جلد 178 صفحہ 178

حقیقت الہی

۵۰۲

میں نے مجھے ٹھیک لیا ہے اور تصریح بیان فرمایا کہ وہ میرے حق میں اور میں خدا تعالیٰ
 کے لئے کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا۔ ومن ینکر بہ
 یلکزل للمباہلۃ وللعنۃ اللہ علی من کذب الحق وافتوی علی حضرت علی
 رضی اللہ عنہ۔ اور یہ دعویٰ اہمیت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ
 میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صوف میں اس نام کا مستحق ہوں۔ اور
 کیا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے کس قدر جہالت کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے۔
 نے نادانوں! میری قراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں خود باللہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ ہرگز
 میری نبوت سے کثرت مکالمات و مخاطبات الہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 صلح سے حاصل ہو۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لغفلت و نزاع
 ہے۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام خوب
 اہم الہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکن ان یصطلح۔

اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے
 اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے سچ و حود کے نام سے پکارا ہے اور اسی نے
 میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں جن میں سے
 ہر روز کسی قدر اس کتاب میں بھی لکھے گئے ہیں۔ ہر ایک کے معجزانہ افعال اور کئے کئے نشان جو
 آدھن تک پہنچ گئے ہیں میرے صدق پر گواہی نہ دیتے تو میں اس کے مکالمہ کو کسی پر ظاہر
 نہ کرتا۔ اور نہ جیسا کہ میں نے اس کا کلام ہے پر اس نے اپنے اقوال کی تائید میں وہ
 کمال رکھانے جنہوں نے اس کا چہرہ دکھانے کے لئے ایک صاف اور روشن
 کلام دیا۔

حقیقۃ الہی

۲۰۶

نشانہ حضرت

آجاتے ہیں کسی مسلمان کا کام نہیں بلکہ ان لوگوں کا کام ہی جو درحقیقت اسلام کے دشمن ہیں اور پھر ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہلی لوگوں کو بھڑکانے کیلئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ یہاں تک اس کا دعویٰ ہے کہ نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف کے رُوسے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا صرف یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے میں اتنی ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نبوت کی دولت سے محروم ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ و مخاطبہ آیا ہوں بات ہے کہ جیسے مجدد و صاحب سر ہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگر وہ اس آیت کے بعض احوال

مکالمہ و مخاطبہ الہی سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت

مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائیگا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا یعنی اس کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا اور اس کثرت سے امور غیبیہ پر ظاہر ہوگا کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فلا یظہر علی غیبہ احد الا لمن اراد منی من رسول یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور ظہر نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ ہوا ہو۔ اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرے سوا کسی اور نبی میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی مگر کوئی منکر ہو تو بلاشبہ نبوت اس کی گولن ہے۔

غرض اس حصہ کثیر و عظیم الہی اور امہ طیبہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور اہل باطن اور اطباء اس امت میں سے گزرے ہیں انکو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پسنے کیلئے

۲۰۶

لہ المجلد: ۲۸-۲۷

حصہ الہی صفحہ 391، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406، 407 اور 513 دیوانی

بہ علامہ صفحہ 178

ہیں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وہی اور کثرت احمد طیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الہیہ اور امور غیبیہ سے عہد پالیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخسہ واقع ہو جاتا اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پودے طور پر پانے سے روک دیا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہو گا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے اور یاد ہے کہ ہم نے محض نرسے کے طور پر چند پیشگوئیاں اس کتاب میں لکھی ہیں مگر دراصل وہ کئی لاکھ پیشگوئی ہیں جس کا سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو میں جزو سے کم نہیں ہو گا اب ہم اسی قدر پر کتاب کو ختم کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے چاہتے ہیں کہ اپنی طرف سے اس میں برکت ڈالے۔ اور لاکھوں دلوں کو اسکے ذریعہ سے ہماری طرف کھینچے آمین۔ والخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

تنت

یہ خدا کے کلام میں یہ سرگودہ یافتہ تھا کہ دوسرے صلحاء اس وقت کا وہ ہو گا جسے صحیح موجود کی جامع ہوگی۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو دوسروں سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے: و آخرین منہم لہما یلتقوا بہم یعنی امت محمدیہ میں سے ایک اور فرقہ بھی ہے جو بعد میں آخری زمانہ میں آئیگا لے ہیں اور حدیث صحیح میں ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مسلمان فارسی کی پشت پر مارا اور فرمایا لو کان الایمان محلقا بالثریا لثالیہ لثالیہ من فارس اور یہ میری نسبت پیشگوئی تھی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ہماری امت میں اس پیشگوئی کی تصدیق کی ہے وہی حدیث بطور وحی میرے پر نازل کی اور وحی کی روش سے مجھ پر پہلے اس کا کوئی صداق نہیں نہ تھا اور خدا کی وحی نے مجھے میں کر دیا۔ فالحمد لله منہ

حقیقۃ اللہ

۱۵۲

بعض امور میں

میں میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوا اور مجھ سے یہ لکھا گیا تھا کہ میں نے یہ لکھا۔
 اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے یہاں امر یہ نہیں فرمایا تھا کہ میں نے یہ لکھا ہے یہی لکھا
 فرمایا کہ تیرے آسنے کی خبر خدا اور رسول نے ہی سنی ہے مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد چاہتا
 تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر نازل ہوئے تھے اور اس میں نے خدا کی وحی کو
 ظاہر پر عمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی لکھا کہ یہ وہی مسلمانوں کا اعتقاد ہے
 یہاں امر یہ میں شائع کیا۔ لیکن بعد اسکے اس بارے میں بارش کی طرح ہی اپنی نازل ہوئی کہ مسیح
 جو آنے والا تھا تو وہی ہے اور ساتھ اس کے ساتھ نشانوں کی صورت میں آئے گا اور میں اس کے بارے میں
 تصدیق کیلئے کھڑے ہو گئے اور خدا کے چمکے ہوئے نشان میرے پیچھے کر کے مجھ کو اس طرح لے آئے
 کہ آخری زمانہ میں مسیح آسنے والا میں ہی ہوں وہ میرا اعتقاد تو وہی تھا جو میں نے یہاں امر یہ
 میں لکھا دیا تھا اور پھر میں نے پھر کفایت نہ کر کے اس وحی کو قرآنی شریعت پر عرض کیا اور آیت طہ ۱۱۲
 سے ثابت ہوا کہ درحقیقت مسیح ابن مریم فوت ہو گیا اور آخری ظنیہ مسیح موجود کے ہم پر ہی اقامت
 میں سے آئے گا اور جیسا کہ جب وہی چاہے تو کوئی تہی باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح صدر انشاد
 اور آسمانی شہادتوں اور قرآنی شریعت کی قطعاً الدالات آیات اور قصوں سے کہہ کر شریعت مجھے اس
 کے لئے مجبور کر دیا کہ میں اپنے تئیں مسیح مرعوبوں میں سے لے کر کافر تھا کہ وہ میرے پر خوش
 مجھے اس بات کی ہرگز متنازعہ تھی۔ میں پوشیدگی کے طور میں تھا کہ کوئی مجھے نہیں جانتا تھا اور مجھے
 یہ خواہش تھی کہ کوئی مجھے شناخت کرے۔ اس نے گزشتہ تہائی سے مجھے ہر شکر میں نے چاہا کہ میں
 پوشیدہ رہوں اور پوشیدہ مرحلے مگر اس کے کہ میں مجھے تمام دنیا میں حوت کے ساتھ شہرت نظر
 پس یہ اس خدا سے پوچھو کہ ایسا کرنے کیوں کیا؟ میرا اس میں کیا تصور ہے۔ اس طرح ادا نزل میں
 یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت؟ وہابی اور خدا کے بزرگ مقرر ہیں اور
 اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو بہت فضیلت قرار دیتا تھا مگر میں
 جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے جس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور

۱۵۲

میں نے تو یہی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی ہے اور
یہ سب کچھ نے خود کے طور پر بعض جہات میں خدا تعالیٰ کی وحی کی اس رسالہ میں بھی لکھی ہیں تو سے بھی
ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح ابن مریم کے مقابل پر خدا تعالیٰ میری نسبت کیا فرماتا ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی
میتھیس برس کی متواتر وحی کو یہ نکرہ کر سکتا ہوں۔ میں اُنسی اس ہاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں
جیسا کہ تو تمام خدائی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو محمد سے پہلے ہو چکی ہیں۔ اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ
مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسیٰ علیہ السلام کا چچا اور میں آخری خلیفہ اُس نبی کا ہوں جو خیر المرسل ہے۔
اس لئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس کلمہ کے میں خوب جانتا ہوں کہ یہ الفاظ میرے تو لوگوں کو گوارا
نہ ہونگے جن کے دلوں میں حضرت مسیح کی محبت پر مشق کی ہو تاکہ پہنچ گئی ہو مگر میں اُنکی پر وا نہیں کرتا۔
میں کیا کہوں کہ کس طرح خدا کے حکم چھوڑ سکتا ہوں اور کس طرح اُس بدشئی کو جو مجھے دیکھی تازی میں آسکتا ہوں
خدا سے دیکھ میری کلام میں کچھ تناقض نہیں ہیں تو خدا تعالیٰ کی وحی کا پیروی کر لیتا ہوں۔ جیتک مجھے اس
طرح ہوتا ہے وہی کتہہ اب جو اہل میں میں نے کہا اور جب مجھ کو اسکی طرف سے علم ہوتا تو میں نے اُسکے
مخالف کہا میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ بات یہ ہے جو شخص چاہے قبول
کرنے یا نہ کرے۔ میں نہیں جانتا کہ خدا نے ایسا کیوں کیا۔ ہاں میں اس قدر جانتا ہوں کہ انسان پر خدا تعالیٰ کی
طیبت جیسا نہیں کے مقابل پر بڑا جوش ہوتا ہے۔ انہوں نے اسحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے
مخالف وہ تو میں کے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ قریب ہے کہ تو اسان پھٹ جائیں پس خدا دکھانا تاکہ

وہ یاد ہے کہ جیتک میرے دعوے میں نبی کا نام نہ ہو کہ وہ کہتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اُس نبوت کا
دعا کیا ہے جو پہلے زمانوں میں رہا راست نبیوں کو ملے ہو لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعویٰ نہیں
ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی صلت اور کثرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فخر و عافیہ کامل ثابت کرنے کیلئے یہ متزیر لاشا
ہے کہ آپکے فیض کو ہر ایک کے لئے بڑا کلمہ ہے۔ پہلے یہ اصل میں صرف نبی نہیں کہہ سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی
اور ایک پہلو سے اُمتی ہے اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل ہے نہ کہ اصل نبوت۔ اسی وجہ سے
جو پہلے میرے اہل ہا میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ایسا ہی میرا نام اُمتی بھی رکھا ہوتا معلوم ہے کہ ہر ایک
کمال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعے سے ہے۔ منہ

صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہے اور
 جیسا کہ میں نے نمونہ کے طور پر بعض جہاد میں خدا تعالیٰ کی مدد کی اور اس رسالہ میں بھی لکھی ہیں اس سے نبی
 ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح ابن مریم کے مقابل پر خدا تعالیٰ میری نسبت کیا فرماتا ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی
 عینیتیں برس کی متواتر دعویٰ کو کیونکر رد کر سکتا ہوں۔ میں اُنکی اس پاک دعویٰ پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں
 جیسا کہ اُن تمام خدا کی دعوتوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔ اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ
 مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موعود علیہ السلام کا جو اور میں آخری خلیفہ اُس نبی کا ہوں جو خیر المرسل ہے۔
 اس لئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس کے گم ہونے کے میں خوب جاننا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو گواہ
 نہ ہونے کے دلوں میں حضرت مسیح کی محبت پرستش کی حد تک پہنچ گئی ہو مگر میں اُنکی پروا نہیں کرتا۔
 میں کیا کروں اور کس طرح خدا کے حکم چھوڑ سکتا ہوں اور کس طرح اُس دشمنی کو جو مجھے دشمنی تادیبی میں لگتا ہے
 غلامہ بیکہ میری کلام میں کچھ تناقض نہیں ہیں تو خدا تعالیٰ کی دعویٰ کا پیروی کرنا ہوں۔ جیسا کہ مجھے اس
 علم نے بتایا ہے کہ وہی کہتا ہے جو احوال میں میں نے کہا اور جب مجھ کو اُنکی طرف سے علم بتاؤ میں نے اُنکے
 مخالف کہا۔ میں اللہ جان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ بات یہی ہے جو شخص چاہے قبول
 کرے یا نہ کرے۔ میں نہیں جانتا کہ خدا نے ایسا کیوں کیا۔ اُن میں اس قدر عانتا ہوں کہ آسمان پر خدا تعالیٰ کی
 غیرت جیسا تینوں کے مقابل پر بڑا ہوش باد ہے۔ چنانچہ میں نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے
 مخالف وہ تو ہیں کے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ قریب ہے کہ اُن کو آسمان چھٹ جائیں میں خدا کے گواہ

مچھ یاد ہے کہ بہت لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام شکر و حمد کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اُس نبوت کا
 دعویٰ کیا ہے جو پہلے ان لوگوں میں باددست نبیوں کو لی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلط ہیں میرا ایسا دعویٰ نہیں
 ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی صفت اور کلمات انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاف و جانہ کمال ثابت کرنے کیلئے یہ تشریح
 ہے کہ آپ کے فیض کی رو سے مجھے نبوت کا مقام تک پہنچا ہے۔ اسلئے میں صحت نہیں کہہ سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی
 اور ایک پہلو سے امتی ہے اور میری نبوت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل ہے۔ مگر اصل نبوت۔ اسی وجہ سے
 حدیث اور عیون الہام میں جیسا کہ میرا نام نہیں لگتا ایسا ہی میں نام امتی بھی لکھا ہے اور معلوم ہے کہ ہر ایک
 کمال ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعے سے ہے۔

اور اس کی آمت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا اور جو
 اس کے کوئی نہیں صاحبِ خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی فہرے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے
 جس کے لئے آمتی ہونا لازمی ہے۔ اور اس کی ہمت اور ہمدردی نے آمت کو ناقص حالت
 پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور ان پر وہی کا دروازہ جو حصولِ معرفت کی اصل جڑ ہے بند رہنا
 گوارا نہیں کیا۔ بلکہ اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ پابا کہ فیضِ نبوی آپ کی پیروی
 کے وسیلے سے ملے اور جو شخص آمتی نہ تھا پیروی الہی کا دروازہ بند ہو۔ سو خدا نے ان معنوں
 سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص پیروی سے
 رہنا آمتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپ کی متابعت میں اپنا تمام وجود منحوس نہ کرے۔ ایسا انسان
 قیامت تک نہ کوئی کامل ہی ہو سکتا ہے اور نہ کامل بہم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم ختم ہو گئی۔ مگر علی نبوت جس کے معنی ہیں کہ فیضِ نبوی سے وہی پانا۔ وہ
 قیامت تک باقی رہی۔ لہذا اول کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو اور تیارے نشانِ دنیا و مافیہا
 کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت نے قیامت تک یہی چاہا اور کہ مکالمات اور مخاطبات الہیہ
 کے دروازے کھلے ہیں اور معرفت الہیہ جو مدارِ نجات ہے مقفول نہ ہو جائے۔
 کسی حدیث صحیح سے اس بات کا پتہ نہیں ملے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
 کوئی ایسا نبی آیا ہے جو آمتی نہیں یعنی آپ کی پیروی سے فیضِ ربانی نہیں اور اسی جگہ کوئی

مشافہ اور وہ نہ سال لیا ہو سکتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی آمت میں ہرگز نبی گذرے ہیں۔ پس وہ ان میں نبی کا
 فیضِ خداوندی آپ اس کے لیے ہے کہ جس قدر نبی گذرے ہیں ان سب کو خدا نے براہِ راست ہی لیا تھا حضرت
 موسیٰ کی پیروی میں نہ فیضِ خداوندی آمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت ہزار بار اور کئی
 بار مالک سے بھی ہوا جتنی بھی ہوا ہے۔ اس کو فیضانِ نبوی سے نظر نہیں مل سکتا۔ اس لیے نبی کے مالک
 کے ہیں تمام گزشتہ نبیوں کی آمت میں تصور ہوا ہے۔ یہ رہا نبی ہر وہی کی ہے کہ انہوں نے حضرت موسیٰ
 کی پیروی کی اور اس سے نبی کے لئے آمت ہوئی ہے اور وہ مالک کے نبی کی پیروی کی ہے۔ لہذا منع

يُفْرِحُ الْمُؤْمِنُونَ - ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثَلَاثَةٌ مِنَ الْآخِرِينَ - وَهَذَاتُ ذِكْرُ

انگریزی پیروں سے اور ایک بچوں میں ہے

فَمَنْ خَافَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا - إِنَّ النَّصَارَىٰ خَوَّلُوا الْأَمْرَ - سَنَرَقِبُهَا

جو وہ ہے خدا کی راہ کو اختیار کرے۔ نصاریٰ نے نیکیت کو بڑا دیا ہے سو ہم ذات کی نیکیت

عَلَىٰ النَّصَارَىٰ - لِيُنْبِذَنَ فِي الْحَطْمَةِ - أَنَا نَبِيُّكَ بِعَلَمِ

کونسی پر وہ ہیں جیسا کہ ہے تم جو کہ نبیوں میں سے ایک ہے

مُظَهَّرِ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ - أَسْمُهُ

تو نبی دیتے ہیں جو حق اور نبی کا منہ ہوگا گویا خدا آسمان سے اترا۔ تم اس کا نام نازل ہے

عَمَّا نَوِيلٍ - يُؤَلِّدُكَ الْوَالِدُ - وَيُؤَدِّيٰ مَعَكَ الْفَضْلُ - إِنَّ نَبِيًّا قَدِ

میں کہ تم سے ہے کہ خدا تم کو مانتا ہے کہ تم کو اپنا بیٹا اور خدا کا فضل تم پر عطا کرے گا۔ میرا نور تم پر ہے

قَدْ أَوْحَىٰ إِلَيْكَ مِنَ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ الْفَخْرِ - عَجَلُ جَسَدِهِ خَوَارٍ - فَلَهُ نَصَبٌ عَذَابِ

کہ میں نے تم کو وحی سے نوازا ہے کہ تم کو اپنے نبیوں میں سے ایک ہے کہ تم کو اپنا بیٹا اور خدا کا فضل تم پر عطا کرے گا۔ میرا نور تم پر ہے

بَعَثَ فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ لِيُظَاهِرَ الْفِتْرَةَ - فَذَرِكُوا الْكُفْرَ وَتَلْبَسُوا

تم کو اپنے نبیوں میں سے ایک ہے کہ تم کو اپنا بیٹا اور خدا کا فضل تم پر عطا کرے گا۔ میرا نور تم پر ہے

إِسْلَامًا - وَتَلْبَسُوا الْبُرْقَانِ - وَتَلْبَسُوا الْبُرْقَانِ - وَتَلْبَسُوا

اسلام اور تم کو اپنا بیٹا اور خدا کا فضل تم پر عطا کرے گا۔ میرا نور تم پر ہے

بِطَائِنِ الْإِسْلَامِ - وَتَلْبَسُوا الْبُرْقَانِ - وَتَلْبَسُوا

اسلام اور تم کو اپنا بیٹا اور خدا کا فضل تم پر عطا کرے گا۔ میرا نور تم پر ہے

بِطَائِنِ الْإِسْلَامِ - وَتَلْبَسُوا الْبُرْقَانِ - وَتَلْبَسُوا

اسلام اور تم کو اپنا بیٹا اور خدا کا فضل تم پر عطا کرے گا۔ میرا نور تم پر ہے

بِطَائِنِ الْإِسْلَامِ - وَتَلْبَسُوا الْبُرْقَانِ - وَتَلْبَسُوا

اسلام اور تم کو اپنا بیٹا اور خدا کا فضل تم پر عطا کرے گا۔ میرا نور تم پر ہے

بِطَائِنِ الْإِسْلَامِ - وَتَلْبَسُوا الْبُرْقَانِ - وَتَلْبَسُوا

اسلام اور تم کو اپنا بیٹا اور خدا کا فضل تم پر عطا کرے گا۔ میرا نور تم پر ہے

بِطَائِنِ الْإِسْلَامِ - وَتَلْبَسُوا الْبُرْقَانِ - وَتَلْبَسُوا

اسلام اور تم کو اپنا بیٹا اور خدا کا فضل تم پر عطا کرے گا۔ میرا نور تم پر ہے

بِطَائِنِ الْإِسْلَامِ - وَتَلْبَسُوا الْبُرْقَانِ - وَتَلْبَسُوا

اسلام اور تم کو اپنا بیٹا اور خدا کا فضل تم پر عطا کرے گا۔ میرا نور تم پر ہے

بِطَائِنِ الْإِسْلَامِ - وَتَلْبَسُوا الْبُرْقَانِ - وَتَلْبَسُوا

اسلام اور تم کو اپنا بیٹا اور خدا کا فضل تم پر عطا کرے گا۔ میرا نور تم پر ہے

بِطَائِنِ الْإِسْلَامِ - وَتَلْبَسُوا الْبُرْقَانِ - وَتَلْبَسُوا

اسلام اور تم کو اپنا بیٹا اور خدا کا فضل تم پر عطا کرے گا۔ میرا نور تم پر ہے

آمین

یہ کسی قدر نوز ان الہامات کا ہے جو وقتاً فوقتاً مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور ان کے سوا

اور کسی بہت سے الہامات ہیں مگر میں خیال کرتا ہوں کہ میں قدس میں نے کہا ہے۔ یہ کافی ہے

اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بہت زیادہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ خدا کا فرستادہ

خدا کا فرستادہ اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کہ کتاب ہے اس پر ایمان لانا اور اس میں کوشش کرنی ہے

اور نیز ان تمام الہامات میں اس عاجز کی اس قدر تعریف اور تائید ہے کہ اگر یہ تعریفیں وہ حقیقت

خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو ہر ایک مسلمان کو چاہیے کہ تمام تکبر اور نخوت اور شکی سے الگ ہو کر ایسے

انجام آئتم صلی 62 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 62 اور را کا دیانی

انجام آئتم صلی 62 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 62 اور را کا دیانی

انجام آئتم صلی 62 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 62 اور را کا دیانی

انجام آئتم صلی 62 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 62 اور را کا دیانی

انجام آئتم صلی 62 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 62 اور را کا دیانی

انجام آئتم صلی 62 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 62 اور را کا دیانی

انجام آئتم صلی 62 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 62 اور را کا دیانی

انجام آئتم صلی 62 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 62 اور را کا دیانی

انجام آئتم صلی 62 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 62 اور را کا دیانی

بیچ موجود علیہ السلام کا دعویٰ نبوت

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی احمد رسول ہیں۔ اہل عرب
ذرا غفلت کی۔ ہندو اہل عرب کے ساتھ بیگانہ

خدا کو کہہ کر جو بھلائی دیکھتے وہ سب سے بڑھ کر ہمارے ہیں۔ پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں۔ اسے
نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ ہم نبی ہیں۔ ہاں نبوت تشریحی نہیں جو کتاب مذکورہ
کے اردنی کتاب ہوتے۔ ایسے ہی کو تو ہم کہتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی
کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کہتے تھے۔ ہم سے موسیٰ دین کی شوکت و حدیث
کا انکار ہوتا ہے۔ وہ نبی کہتے۔ یہی حال اسی سلسلہ میں ہے۔ بلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لیے اور
کوئی امتیازی فرقہ ہے جو دوسرے نہیں سے ممتاز ہے۔

دیکھو اور لوگوں کو بھی جس اوقات بچے خواب آجاتے ہیں بجز وہ کوئی کلمہ بھی نہیں پر جانا
ہے جو کلمہ آتا ہے۔ یہ اس لیے نہیں کہ جنت پہلی ہے اور دوزخ نہ کہیں کہ ہم کو یہ جو اس نہ دیشے گئے۔ ہم
سور نہیں کہتے کہ یہ کلمات کا دعویٰ کرتے ہیں۔ آپ کو سمجھنا تو یہ چاہیے تھا کہ کس قسم کی نبوت کے ملایا۔
ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مٹا ہے۔ یہودیوں، مسلمانوں، ہندوؤں کے
دین کو جو ہم مٹا دیتے ہیں تو اسی لیے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی
تقدیر مٹتے۔ کس لیے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں۔ آخر کوئی امتیاز بھی ہوتا چاہیے صرف بچے
خوابوں کا آتو کاتی نہیں کہ یہ تو چوتھے چاند کی آجاتے ہیں۔ مثالہ مخالفہ اللہ ہو چاہیے اللہ ہی ایسا
کہ ہم میں پیشگوئیاں ہوں اور بھلائی دیکھتے دیکھتے کے بڑھ چڑھ کر ہو ایک سرو سے تو شاعر نہیں ہو سکتے ہی
لڑا رسول دیکھو مخالفہ اللہ سے کوئی مدعا نہ ہوتا تو وہ مجھوٹا ہے۔ ہم پر کئی سالوں سے دعویٰ نازل ہو
ہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں۔ اسی لیے ہم نبی ہیں۔ اسی کے
پہنچنے میں کسی قسم کا اختلاف نہ کہتا چاہیے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی

فرمایا:۔
آپ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

میں زندگی بڑھتی تھی۔ یہ ان لوگوں کی سنت تھی کہ ایک پاک، پورا بہت کچھ دل سے تعلق نہ کہتا ہے اور
اس کا دل سوائے اللہ کے اور کسی کو سلام نہیں۔ میں پاک نہ ہے جس کے پاک ہونے پر خدا گواہی دے۔ کچھ ابوجہل
نے یہ کہا تھا کہ جو ہم میں آئے وہ ہم سے قطعاً بڑھتا ہے۔ اسے پاک کرنا اسی سے پاک ہو گیا۔ ایسا

ممن افتوى على الله كذبا - تسويل من الله العزيز الرحيم - لتتذروا قوما
 ما انذر اباؤهم ولتتذرو قوما اخرين - عنى الله ان يجعل
 بينكم وبين الذين اذيتكم مودة - يخزون على الاذان مجددا ربنا
 اغفر لنا انا كنا خاطئين - لا تريب عليكم اليوم يغفر الله لكم - و
 هو ارحم الراحمين - انى انا الله فاعبدنى ولا تشعنى واجتهد ان
 تصلى واسئل ربك وكن سئولا - الله ولى حاتم - علم القرآن - نبى
 حديث بعدة تمكمون - نزلنا على هذا العبد رحمة - وما
 ينطق عن الهوى - ان هو الا وحى يوحى - دنى فتدلى فكان قاب
 قوسين او ادنى - ذرني والمكذبين انى مع الرسول اقوم - ان يوحى
 لفعل عظيم - وانك على هراط مستقيم - وانا نرىك بعض الذى
 نعد هم او نتوفيناك - وانى راضك انى - وياتيك نصرى - انى
 انا الله ذو السلطان - ترجمہ :- اور کہتے ہیں کہ یہ بناوٹ ہے اور یہ شخص
 دین کا بیخ کنی کرتا ہے۔ کہہ حق آیا اور باطل بجاگ گیا۔ کہہ اگر یہ امر خدا کی طرف
 سے نہ ہوتا تو تم اس میں بہت سا اختلاف پاتے یعنی خدا تعالیٰ کی کلام سے اس
 کے لئے کوئی تاہد نہ ملتی اور قرآن جو راہ بیان فرماتا ہے یہ راہ اس کے مخالف ہوتی
 اور قرآن سے اس کی تصدیق نہ ملتی اور دلائل حقہ میں سے کوئی دلیل اس پر قائم نہ
 ہو سکتی اور اس میں ایک نظام اور ترتیب اور علمی سلسلہ اور دلائل کا ذخیرہ جو
 پایا جاتا ہے یہ ہرگز نہ ہوتا اور آسمان اور زمین میں سے جو کچھ اس کے ساتھ
 نشان جمع ہو رہے ہیں ان میں سے کچھ بھی نہ ہوتا۔ اور پھر فرمایا خدا وہ خدا
 ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور
 تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ ان کو کہہ دے کہ اگر میں نے انرا کیا ہے تو

تو کچھ تعجب نہیں کہ اس معجزہ نما جانور کی گورنمنٹ جہاں بخش کر دے۔ اسی طرح عیسائیوں کو چاہیے کہ کلمتہ کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ اس میں طاعون نہیں پڑے گی۔ کیونکہ بڑا بھشپ برٹش انڈیا کا کلمتہ میں رہتا ہے۔ اسی طرح میاں شمس الدین اور انکی انجمن حمایت اسلام کے ممبروں کو چاہیے کہ اتوار کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اور فتنی الہی بخش اور گورنمنٹ جو الہام کا دعویٰ کرتے ہیں انکے لئے بھی یہی موقع ہے کہ اپنے الہام سے لاکھوں کی نسبت پیشگوئی کر کے انجمن حمایت اسلام کو مدد دیں اور مناسبہ کہ عبد الجبار اور عبد الحق شہزادہ کی نسبت پیشگوئی کر دیں۔ اور چونکہ فرقہ واپس کی اصل جڑ وکی ہو۔ اسلئے مناسبہ کہ نذر حسین اور محمد حسین وکی کی نسبت پیشگوئی کریں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گی۔ پس اس طرح سے گویا تمام پنجاب اس ٹھپک مرض سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور گورنمنٹ کو بھی صفت میں سکندرشاہی ہو جائے گی۔ اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو پھر

ملا

C

یہی سمجھا جائے گا کہ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ اور بالآخر یاد ہے کہ اگر یہ تمام لوگ جن میں مسلمانوں کے ظہم اور آریوں کے ہندت اور عیسائیوں کے پادری داخل ہیں چپ رہے تو ثابت ہو جائے گا کہ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں اور ایک دن گئے والا ہے جو قادیان شہر کی طرح چمک کر دکھلا دیگی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔ بالآخر میں شمس الدین صاحب کو یاد ہے کہ آپ نے جو اپنے اشتہار میں آیت امن یحبیب المضطر لکھی ہے اور اس سے قبولیت دعاء کی امید کی ہے۔ یہ امید صحیح نہیں ہے کیونکہ کلام الہی میں لفظ مضطر سے وہ ضرور یافتہ فراد ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضرور یافتہ ہوں نہ سزا کے طور پر لیکن جو لوگ سزا کے طور پر کسی ضرور کے تحت مشق ہوں وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں ورنہ لازم آتا ہے کہ قوم نوح اور قوم لوط اور قوم فرعون وغیرہ کی دوائیں اس اضطرار کے وقت میں قبول کی جاتیں مگر ایسا نہیں ہوا اور خدا کے ہاتھ نے ان قوموں کو ہلاک کر دیا۔ اور

جلد 11، صفحہ 180 پر درج ہے
 جلد 11، صفحہ 180 پر 231 اور مرزا قادیانی

۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء

طوری مشاہدات

فرمایا: خدا تعالیٰ اپنے وجود کو آپ دوبارہ ثابت کرنا چاہتا ہے
 جیسا کہ وہ طوری تجلیاتِ الٰہیہ کا نمونہ دکھایا گیا تھا۔ ایسا ہی اب
 بھی دکھایا جائے گا۔ جس طرح فرعون کے پاس رسول بھیجا گیا تھا وہی الفاظ ہم کو بھی الہام ہوئے
 ہیں کہ تو بھی ایک رسول ہے جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا۔ بجز طوری مشاہدات کے ان
 دنیا کے لوگ سیدھے نہیں ہو سکتے۔

۱۶ اپریل ۱۹۰۶ء

معجزات کے بارے میں منتہی الٰہی

فسرید: بعض لوگ یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے ہاتھ
 ہوتے معجزات میں کو دکھائے جائیں یہ فتنہ نہیں ہے۔
 تعالیٰ کی ریاضت نہیں جس حد تک خدا تعالیٰ کا قانون قدرت پیش کشی دینے کا ہے۔ اگر اس حد تک پیش کشی
 ہائے تو پھر تو انہوں کے واپس انسان آجوا کا ہے۔

جماعت میں داخل ہونے والوں کی قبولیت فسرید:

خدا تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ ان کو قبول کرے گا۔ ان
 لوگ اپنی ہند پر قائم رہتے ہیں اور شقاوت کی راہ سے انکار کرتے ہیں وہ راستہ باز نہیں بن سکتے۔

دینی عقل تقویٰ سے تیز ہوتی ہے فسرید:

دینی عقل آدھ ہے اور دنیوی عقل آدھ ہے۔ جو لوگ دنیوی عقل میں ریاضت کرنے والے ہیں وہ

۱۶ اپریل ۱۹۰۶ء

ہیں جو تاکہ ایک رسول کے انکار سے دُنیا میں کوئی تباہی بھیجی جائے بلکہ اگر لوگ شرافت اور تہذیب خدا کے رسولوں کا انکار کریں اور دست درازی اور بدزبانی نہ کریں تو انکی ہر اقیامت میں مقرب ہو۔ اور جس قدر دُنیا میں رسولوں کی حمایت میں مری بھیجی گئی ہے اور محض انکار سے نہیں بلکہ شرارتوں کی سزا ہے۔ اسی طرح اب بھی جب لوگ بدزبانی اور ظلم اور تعدی اور اپنی خباثتوں سے باز آجائیں گے اور شریفانہ برتاؤ اُن میں پیدا ہو جائے گا تب یہ تنبیہ اُٹھالی جائیگی مگر اس تقریب پر بہت سے سعادت مند خدا کے رسول کو قبول کر لیں گے اور آسمانی رکٹوں سے حتمہ لیں گے اور زمین سعادت مند حل سے بھر جائیگی۔ (۳) تیسری بات جو اس دلی سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہر حال چونکہ کہ طاعون دُنیا میں ہے گو شرعیوں تک ہے قادیان کو اسکی خونناک تباہی سے محفوظ رکھیگا کیونکہ یہ اسکے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کیلئے نشان ہے۔

ب) مگر خدا تعالیٰ کے اس رسول اور اس نشان سے کسی کو انکار ہو اور خیال ہو کہ فقط اس نمازوں اور دعاؤں سے یا سچ کی پرستش سے یا گائے کے طفیل سو یا ویدوں کے ایمان سے باوجود مخالفت اور دشمنی اور نافرمانی اس رسول کے طاعون دہر ہو سکتی ہے تو یہ خیال بغیر ثبوت کے قابل پذیرائی نہیں۔ پس جو شخص ان تمام فرقوں میں سے اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت دینا چاہتا ہے تو اب بہت عمدہ موقع ہے۔ گویا خدا کی طرف سے تمام مذاہب کی سچائی یا کذب پہچاننے کیلئے ایک نمائش گاہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور خدا نے بہت کر کے اپنی طرف سے پہلے قادیان کا نام لے دیا ہے۔ اب اگر آریہ لوگ وید کو سچا سمجھتے ہیں تو انکو چاہیے کہ بنارس کی نسبت جو وید کے درس کا اصل مقام ہے ایک پیشگی کو دیں کہ انکا پریشربنارس کو طاعون سے بچالے گا۔ اور سنا تن دھرم والوں کو چاہیے کہ کسی ایسے شہر کی نسبت جس میں گائیں بہت ہوں مثلاً امرتسر کی نسبت پیشگی کو دیں کہ گنو کے طفیل اس میں طاعون نہیں آئیگی۔ اگر استدر گنو اپنا معجزہ دکھادے

وہی الہی نے مجھے ٹھیکرایا ہے اور تصریح بیان فرمایا کہ وہ میرے حق میں اور میں خدا تعالیٰ
 کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا۔ ومن ینکر بہ
 فلیبارز للمباہلۃ ولعنة الله علی من کذب الحق او افتری علی حضرت
 العترۃ۔ اور یہ دعویٰ اُمت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ
 نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔ اور
 یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے کس قدر جہالت کس قدر حماقت کس قدر حق و خروج سے
 اے نادانوں! میری مُراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں خود باشد آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ میری
 مُراد میری نبوت سے کثرت مکالت و مخاطبت الہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 اتباع سے حاصل ہو۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع
 ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام رکھتا
 حکیم الہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکن ان یصطلحوا۔

اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہو گا اسی نے مجھے صحیح
 اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے سچ اور حقیقی نام سے پکارا ہے اور اسی
 میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو میں لاکھ تک پہنچتے ہیں جن میں
 بطور نمونہ کسی قدر اس کتاب میں بھی لکھے گئے ہیں۔ مگر اس کے جزاۓ افعال اور کھلے نشان
 ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں میرے صدق پر گواہی نہ دیتے تو میں اس کے مکالمہ کو کسی ظالم
 نہ کرتا۔ اور نہ جیٹا کہہ سکتا کہ یہ اس کا کلام ہے پر اس نے اپنے اقوال کی تائید میں
 افعال و کھانے جنہوں نے اس کا پہرہ دکھانے کے لئے ایک صفات اور روشنی
 آئینہ کا کام دیا۔

نے لکھا ہے کہ "ایک دفعہ حضرت عثمان میں لکھا گیا ہے کہ

مبارک

یہ گزیرت کا نشان ہے۔ (الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱۲ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۵)

۱۹ اپریل ۱۹۰۰ء "ایک دفعہ عزیز مرحوم کی زندگی میں بھڑت اس کا شفا کے لئے دعا کی تہ خواب میں دیکھا کہ ایک شکر ہے گویا وہ پتھر کے ٹکڑے اکٹھے کر کے بنائی گئی ہے اور ایک شخص ایوب بیگ کو اس شکر پر سے ادا ہے اور وہ شکر آسمان کی طرف جاتا ہے اور ضایت خوش اندوگیل ہے۔ گویا زمین پر پانڈ پھایا گیا ہے۔ میں نے یہ خواب اپنی جماعت میں بیان کیا اور مختلف کے طور پر پریرجھا کہ یہ صحت کی طرف اشارہ ہے لیکن دل میں دیکھا تھا کہ اس خواب کی تفسیر صحت ہو۔ سو اب اس خواب کی تفسیر ظہور میں آئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ (۱۲ مکتوبہ بہ صاحب المکتوبہ ایضاً بیگ صاحب جلد ۱۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۵)

۲۵ اپریل ۱۹۰۰ء "اس خط کے لکھنے کے وقت میں جو ایوب بیگ مرحوم کی طرف توجہ تھی کہ وہ کیونکر جلد ہماری آنکھوں سے تپید ہو گیا اور تمام قسمتات کو خواب و خیال کر گیا کہ ایک دفعہ الام ہوا۔ مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کے ماہ سے داخل ہو یہاں بات کی طرف اشارہ ہے کہ عورتی ایوب بیگ کی موت نہایت نیک طور پر ہوئی ہے اور خوش نصیب وہ ہے جس کی ایسی موت ہو۔ (۱۲ مکتوبہ بہ صاحب المکتوبہ ایضاً بیگ صاحب جلد ۱۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۵)

۱۹۰۰ء "خدا نے مجھے لکھا تھا اے ان لوگوں کو کہ وہ سے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم خدا کی گواہی تو کرو گے خدا کا کلمہ جو میرے پر تامل ہو ان کے یہ الفاظ ہیں:

قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِّنْ اِلٰہِ لَقَدْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُونَ۔ قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِّنْ اِلٰہِ لَقَدْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُونَ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ۔ اللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ (۱۲ مکتوبہ بہ صاحب المکتوبہ ایضاً بیگ صاحب جلد ۱۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۵)

(ترجمہ) ان کو کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم میرے پر تامل ہو ان کے یہ الفاظ ہیں۔ ان کو کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم میرے پر تامل ہو ان کے یہ الفاظ ہیں۔ ان کو کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم میرے پر تامل ہو ان کے یہ الفاظ ہیں۔

۱۲ مکتوبہ بہ صاحب (مکتوبہ) ۱۲ مکتوبہ بہ صاحب (مکتوبہ)

تفصیل

۲۵

بہارِ نبوی

كمثل زمن موبى - انا ارسلنا اليكم رسولا شاهدا
 کی طرح ایک زمانہ آئے گا۔ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اس رسول
 عليكم كما ارسلنا الى فرعون رسولا - آسمان سے بہت دور
 کہ مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔ آسمان سے بہت دور
 اتر آئے محفوظ رکھو۔ انا انزلناك واخترتك تیسری
 تمہاری یعنی صاف اور حقان کا دورہ میں نے تجھے اور تمہاری جہت چن لیا۔ اور تیری
 خوش زندگی کا سامان ہو گیا۔ والله خير من كل شيء عندنا
 خوش زندگی کا سامان ہو گیا ہے۔ خدا ہر چیز سے بہتر ہے۔ میرے قرب
 حسنة هي خير من جبل۔ بہت سے سلام میرے تیرے پر
 میں ایک تھی ہے جو کہ ایک پہاڑ سے زیادہ ہو تیرے پر بکثرت میرے سلام
 ہوں۔ انا اعطيناك الكثرة ان الله مع الذين اهدوا والذين
 ہیں۔ ہم نے کثرت سے تجھے دیا ہے۔ خداؤں کے ساتھ جو راہ راست اختیار کرتے ہیں اور
 صادقون ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون۔
 جو صادق ہیں۔ خداؤں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور نیکو ہیں۔
 اراد الله ان يبشرك مقاما محمودا۔ دو نشان ظاہر ہونگے
 خدا نے ارادہ کیا ہے جو تجھے وہ مقام بخئے جس میں تو تیرا کیا جائیگا۔ دو نشان ظاہر ہوں گے۔
 وامتازوا اليوم ايها المجرمون۔ یکاد البرق يخطف
 اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ خدا کے نشانوں کی برق کا ٹپکنے لگا
 ابصارهم هذا الذي كنتم به تستعجلون يا احمد
 لے جائے گا۔ یہ وہی بات ہے جس کے لئے جلدی کرتے تھے۔ اے احمد!
 فاضت الرحمة على شفقتك۔ کلام اقصیت من
 تیرے لبوں پر رحمت جاری ہے۔ تیرا کلام خدا کی طرف سے

۲۵

چودھوی ص 102 مسجد طائی خزانہ جلد 22 ط 105 اور جلد 181 ص 181

الْحَبِيبُ الَّذِي جَعَلَ لِكُلِّ صَبْرٍ وَنَسْبٍ الْعَيْنَ الَّذِي إِذْ هَبَّ
 مِنْكَ تَرْتِيبًا فِي حُدُودِ نَسْبِكَ تَبِيحًا بِمَا كَانُوا فِيهِ مِنْ شَأْنِ تَرْتِيبِ عَجَبٍ فِي مِثْلِ
 عَنِ الْعَزْزِ وَآتَانِي مَا لَمْ يَثُوتِ أَحَدٌ مِنَ الْعَالَمِينَ بِكَ لَيْسَ أَنْكَ
 ثُمَّ قَدْ كَانُوا - لَمْ يَكُنْ فِي حَيْوَتِهِ جَمْعٌ مِنْ ذَلِكَ لِكُلِّ مَنَاقِبٍ وَكَانَتْ مِنْهُ سِرٌّ وَخَالًا
 لِمَنْ الْمُرْسَلِينَ عَلَى صَوَاطِ مُسْتَقِيمٍ - تَنْزِيلُ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ أَرْدَتْ
 مَرْسَلُهُ - وَهِيَ رَأْسُ نَبِيٍّ - أَنْ تَكُونَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ كَانَتْ فِيهِ رَأْسُ
 لَنْ اسْتَجَابَتْ فَخَلَقَتْ إِدْمًا - نَحْيُ الدِّينِ وَيُقِيمُ الشَّرِيعَةَ -
 لِيَكُونَ فِيهِ بِرَأْسِ عَزِيزٍ مَقْرُونٍ بِمَنْزِلَةِ مَنْ كَانَتْ فِيهِ رَأْسُ الشَّرِيعَةِ قَائِمًا كَرِيمًا
 جَوْذُورُ خَشْرَوِيَّيْهِ أَغَاظُ كَرْدَنَدٍ - مُسْلِمَانِ رَأْسُ اسْمَانِ بِأَرْكَرْدَنَدٍ
 جَبِيحٌ مَسْلُومٌ كَانَتْ شَرْعًا لِيَكُونَ مَسْلُومًا كَرِيمًا مَوْجِدٌ كَالْمَسْلُومِ فِي سَبْعِ مَسْأَلَاتٍ
 لَنْ الْمَهْوَاتِ وَالْأَرْضِ كَانَتْ أَرْتَقًا فَفَتَقْتَهُمَا - قَرِبَ أَجْلَكَ
 لَمْ يَكُنْ فِي الْكَرْبِ كَلِمَةً فِيهِمْ - لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ كَلِمَةٌ فِيهِمْ - لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ كَلِمَةٌ فِيهِمْ -
 الْمَقْدَرُ - أَنْ ذَا الْعَرْشِ يَدْعُوكَ - وَلَا يَبْقَى لَكَ مِنَ الْخِزْيَاتِ
 مِنْ مَرِيكَوَيْهِ فَطَرَسْنَ حَيْوَتُهُمْ - لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ كَلِمَةٌ فِيهِمْ - لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ كَلِمَةٌ فِيهِمْ -
 ذَكَرَكَ قَلْبُ مِعَادِرِيكَ وَلَا يَبْقَى لَكَ مِنَ الْخِزْيَاتِ شَيْئًا
 تَبِيحًا بِمَا كَانُوا فِيهِ مِنْ شَأْنِ تَرْتِيبِ عَجَبٍ فِي مِثْلِ
 بِهَتْ تَقْوِيَةً مِنْ دُنَى رَهْ كُنْتُمْ فِيهِمْ - أَنْ دُنَى خُذَا كِي طَرَفٍ سَ
 تَنْكَلِكُمْ مِنْ بَهْتِ تَقْوِيَةٍ مِنْ دُنَى رَهْ كُنْتُمْ فِيهِمْ - أَنْ دُنَى سَبِّ عَجَبٍ فِي مِثْلِ
 سَبِّ نَبِيٍّ أَوْ دَأْسِيٍّ مَحْمُولٌ كُنْتُمْ فِيهِمْ - يَبِيحٌ كَانُوا فِيهِ مِنْ شَأْنِ تَرْتِيبِ عَجَبٍ فِي مِثْلِ
 لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ كَلِمَةٌ فِيهِمْ - لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ كَلِمَةٌ فِيهِمْ - لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ كَلِمَةٌ فِيهِمْ -

وہی ہے جو نے ہر صبر و نسب کے لیے عین ہے جس نے ہر
 عجز و آتانی سے جو کسی سے نہ ہو اس میں سے کسی نے نہیں کیا۔ اس کے
 نبیوں نے اس پر ایمان لایا۔ اس پر ایمان لایا۔ اس پر ایمان لایا۔
 اس کے نبیوں نے اس پر ایمان لایا۔ اس پر ایمان لایا۔ اس پر ایمان لایا۔
 اس کے نبیوں نے اس پر ایمان لایا۔ اس پر ایمان لایا۔ اس پر ایمان لایا۔

اس کے نبیوں نے اس پر ایمان لایا۔ اس پر ایمان لایا۔ اس پر ایمان لایا۔

نمبر

۱۳۲

نورالاسیح

وحی سے بیان کرتا ہے اور مجھے کب اس بار کا ذکر ہو کہ میں عالم الغیب میں جتنا کچھ
 خدا نے اس طرف توجہ دے دی اور بار بار مجھ پر کچھ ایسا کچھ ہوا جو کہ عیسائی قوت پر کیا
 ہے۔ تب تک میں اسی عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے اور جس کے کمال سادگی کو
 حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین میں لکھا ہے جب خدا نے مجھ پر اس حقیقت کو
 تو میں اس عقیدہ سے باز آ گیا۔ میں نے کمال عقیدہ کے ساتھ دل پر محیط ہو گیا اور مجھے خود پر
 اس بدستی عقیدہ کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین میں میرا نام عیسائی دکھایا تھا اور مجھے قائم تھا
 شہر آیا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کس عیب کر گیا ہے بتو یا تو خدا کی
 قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا معنی تو یہ کہ هو الذی اول و سوا
 بالہدی و دین الحق لیظہر علی الدین کلہم تأہم بہ الہام و براہین اور میں کچھ کچھ
 پر روح تھا خدا کی حکمت علی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی وجہ سے براہین اور
 میں صاف اور روشن طور پر مسیح موجود شہر آیا گیا تھا اور میری میں نے جو اس ذہول کے
 میرے دل پر ڈالا گیا حضرت عیسیٰ کی آمد تھی اور عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ میں
 سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وہی اسی مندجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح و خود سادگی
 اس بدستی عقیدہ کو براہین میں لکھ دیا۔ میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کمال عقلی کے
 جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موجود بتائی تھی کہ اس کتاب میں میری عقیدہ لکھ دیا۔
 پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک نماز و روزہ بالکل اس کے بغیر اور قائل رہا کہ خدا نے
 مجھے بڑی شدت سے براہین میں مسیح موجود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد تھی کہ وہی عقیدہ
 پر ہمارا۔ جب بارہ برس گزرنے۔ تب وہ وقت آ گیا کہ میں نے پر اصل حقیقت کو جاننے
 تب تو اتنے سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح کو خود ہے۔
 پس جب اس بارہ میں انتہا تک خدا کی پہنچی اور مجھے حکم ہوا کہ فاسد یا آتوں سے
 ہر کچھ حکم ہوتا ہے وہ کھول کر لوگوں کو سنا دے اور برہنہ ہونے کے لئے اور سادگی میں عقیدہ



اس حوالہ سے معراج ذیل میں لکھتے ہیں۔

(۱) یہ کہ آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنی نہیں کہ آپ کے بعد فیض روحانی بند ہے۔ بلکہ یہ معنی ہیں۔ کہ آپ کے بعد ایسا یضمان جاری ہے۔

(۲) یہ کہ آپ کے یضمان سے ایک ایسی نبوت ملتی ہے جو پہلے کسی نبی کی اطاعت سے نہیں ملتی تھی۔ اور اس نبوت کا پانے والا امتی نبی کہلاتا ہے۔

اب پہلے حوالہ اور اس حوالہ کو ملا کر دیکھو۔ کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ پہلے حوالہ میں فرماتے ہیں۔ کہ محدث جسے جزوی نبی بھی کہہ سکتے ہیں۔ پہلی امتوں میں ہوتے رہے ہیں۔ اور اس حوالہ میں فرماتے ہیں۔ کہ امتی نبی وہ درجہ ہے جو پہلے نبیوں کی اتباع سے نہیں ملتا تھا۔ اور ان کا درجہ ایسا ہوتا ہے کہ ان کی اتباع سے کوئی فرد ان کی امت کا نبی بن جائے۔

پس ان حوالوں کو ملا کر یہ نتیجہ نکلا ہے کہ پہلی امتوں میں محدث یا جزوی نبی تو ہوتے تھے۔ لیکن پہلے نبیوں میں اس قدر طاقت نہ تھی کہ ان کے یضمان سے امتی نبی ہو سکے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں صرف محدثیت ہی جاری نہیں۔ بلکہ اس سے اوپر نبوت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ کہ محدث یا جزوی نبی کا درجہ تو وہ ہے جو پہلی امتوں کے بعض افراد کو بھی مل جایا کرتا تھا لیکن امتی نبی کا وہ درجہ ہے جو پہلے رسولوں کی اتباع سے نہیں مل سکتا تھا۔ کیونکہ وہ خاتم النبیین نہ تھے۔ اور جزوی نبی کے اوپر کا درجہ سوائے نبی کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جزو کے بعد کل ہی ہوتا ہے۔ پس یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ مگر نبوت صرف آپ کے یضمان سے مل سکتی ہے۔ براہ راست نہیں مل سکتی۔ اور پہلے زمانہ میں نبوت براہ راست مل سکتی تھی۔ کسی نبی کی اتباع سے نہیں مل سکتی تھی۔ کیونکہ وہ اس قدر صاحب کمال نہ تھے جیسے آنحضرت ﷺ۔ اور جبکہ نبوت کا دروازہ علاوہ محدثیت کے امت محمدیہ میں کھلا ثابت ہو گیا۔ تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مسیح موعود بھی نبی اللہ تھے۔ نہ یہ کہ آپ کا اصل درجہ تو محدث ہونے کا تھا۔ نبی کا خطاب بعض مشابہتوں کی وجہ سے دے دیا گیا۔ کیونکہ آپ کو خود رسول اللہ ﷺ نے نبی کہا ہے۔

اگر کوئی شخص کے کہ یہ بات آپ نے کہاں سے نکالی۔ کہ محدث پہلے نبیوں کی اتباع سے ہو سکتے تھے؟ حدیث میں تو یہ ہے کہ ایسے لوگ بنی اسرائیل میں ہوا کرتے تھے۔ یہ تو نہیں فرمایا۔ کہ وہ امتی بھی ہوا کرتے تھے۔ پس ہم ان دونوں حوالوں کو ملا کر یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ رسول اللہ

انہوں نے کوئی تکذیب کی تھی سو یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مرسل کی تکذیب کی جاتی ہے خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کہے یا کسی خاص حصہ زمین میں ہو مگر خدا تعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے۔" (ختیہ ص ۱۱۱ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۱)

(۱۱) اور اس احتمال کے بعد اگر فریق مخالف کاغلبہ رہا اور میرا غلبہ نہ ہوا تو میں کلاب گھروں کا دورہ قوم پر لازم ہو گا کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر آئندہ طریق تکذیب اور انکار کو چھوڑ دیں۔ اور خدا کے مرسل کا مقابلہ کر کے اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔"

(ختیہ ص ۱۱۱ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۱)

(۱۲) "نی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دو سرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں" (ختیہ ص ۱۱۱ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۱-۱۱۲)

(۱۳) "پس خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کے مطابق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتی رکھا اور جب وہ نبی مبعوث ہو گیا..... تب وہ وقت آ گیا کہ ان کو اپنے جرائم کی سزا دی جاوے۔" (ختیہ ص ۱۱۱ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۱)

(۱۴) "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔" (ختیہ ص ۱۱۱ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۱)

(۱۵) وَ مَا كُنَّا مُقَدِّرِينَ خَشٍ نَبِيًّا وَ سُوْلًا (یعنی اسرائیل ص ۱۱۱) پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔"

(ختیہ ص ۱۱۱ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۱)

(۱۶) وَ اٰخِرِيْنَ مِنْهُمْ لَعَا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (البقرہ ص ۱۱۱)۔ یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔" (ختیہ ص ۱۱۱ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۱)

(۱۷) "صرف طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔" (ختیہ ص ۱۱۱ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۱)

(۱۸) "جبکہ میں نے یہ ثابت کر دیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔ اور آنے والا مسیح میں ہوں تو اس صورت میں جو شخص پہلے مسیح کو لفظ لکھا ہے اس کو قصور حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہئے کہ آنے والا مسیح کچھ چیز ہی نہیں۔ نہ نبی کلاما سکا ہے نہ حکم۔ جو کچھ ہے پہلا ہے۔"

(ختیہ ص ۱۱۱ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۱)

(۱۹) "میں مسیح موعود ہوں۔ اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے"

(نزل اسحٰی ۵۱ - روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۲۷)

(۲۰) "میں رسول اور نبی ہوں یعنی باقتدارِ عظمت کاملہ کے۔ میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔" (نزل اسحٰی ۵۵ مشابہہ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۸۱)

(۲۱) "ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسولؐ نے بھی سچ موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ اور تمام خدا تعالیٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ اور اس کو تمام انبیاء کی صفات کاملہ کا سطر نمبر لیا ہے۔" (نزل اسحٰی ۵۰ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۲۶)

(۲۲) "اس نعت کے کرنے کے لئے خدا آسمان سے قرآن میں اپنی آواز پہونگے گا۔ وہ قرآن کیا ہے؟ وہ اس کا نبی ہو گا۔" (پیشہ صرف صفحہ ۲۱۸ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۳۴)

(۲۳) "اس طرح پر میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ ابن مریمؑ کو لایا۔ چونکہ مریم ایک امتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں۔ اور نبی بھی۔" (ضمیمہ ۱۱۱ صفحہ ۴۶۱ - روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۶۱)

(۲۴) "خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے..... قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے..... سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں ایسا رسول بھیجا۔" (دفعہ ۱۱۰۰ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱)

(۲۵) "ایک صاحب پر ایک کلاف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا کوئی کرتا ہے۔ اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔" (ایک قلمی کا ازالہ صفحہ ۲۰۲ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۶)

(۲۶) "میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو بیٹھوٹی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر پشتم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔" (ایک قلمی کا ازالہ صفحہ ۲۰۴ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۲۰)

(۲۷) "اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمدؐ اور احمد سے کسی ہو کر میں رسول بھی ہوں۔ اور نبی بھی ہوں۔" (ایک قلمی کا ازالہ صفحہ ۲۰۷ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۲۱)

(۲۸) "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔"

(آخری خط حضرت امیرؓ مندرجہ اخبار مام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بخاند بدرا اجون مشرف و صفا)

(۲۹) "میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنی ہیں

کہ خدا سے الہام پاک بکثرت پیشگوئی کرنے والا۔ اور بغیر کثرت کے یہ مستحق تحقیق نہیں ہو سکتے۔

(آخری خلاصہ درجہ اخبار ماہ ۱۳۶ھ ص ۱۱۹-۸)

(۳۰) ”پس اسی بنا پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے کہ اس زمانے میں کثرت مکالمہ قاطبہ لینی اور کثرت اطلاع پر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے۔“

(آخری خلاصہ حضرت احمدی صدرجہ اخبار ماہ ۱۳۶ھ ص ۱۱۹-۸)

(۳۱) ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع عقلی ہے خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ قاطبہ کرے کہ جو بیجا ظاہریت و کیفیت و وسوسوں سے بہت بڑھ کر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔“ (درجہ ۱۵/۸ ص ۱۱۹-۸)

(۳۲) ”جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔“

(آخری خلاصہ حضرت احمدی صدرجہ اخبار ماہ ۱۳۶ھ ص ۱۱۹-۸)

(۳۳) میں نبی بھی ہوں اور امتی بھی ہوں تاکہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آئے

والا کسج امتی بھی ہو گا۔ اور نبی بھی ہو گا۔“ (آخری خلاصہ درجہ اخبار ماہ ۱۳۶ھ ص ۱۱۹-۸)

(۳۴) ”یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب آسمان سے مقرر ہو کر ایک نبی یا رسول آتا

ہے تو اس نبی کی برکت سے عام طور پر ایک نور حسب مراتب استعدادات آسمان سے نازل ہوتا

ہے۔ اور انتشار و روحانیت ظہور میں آتا ہے تب ہر ایک شخص خواہوں کے دیکھنے میں ترقی کرتا ہے

اور الہام کی استعداد رکھنے والے الہام پاتے ہیں اور روحانی امور میں عقلیں بھی تیز ہو جاتی ہیں۔

کیونکہ جیسا کہ جب بارش ہوتی ہے ہر ایک زمین کچھ نہ کچھ اس سے حاصل ہوتی ہے۔ ایسا ہی اس

وقت ہوتا ہے جب رسول کے پیچھے سے ہمارا زمانہ آتا ہے۔ تب ان ساری برکتوں کا موجب

دراصل وہ رسول ہوتا ہے۔ اور جس قدر لوگوں کو خواہیں یا الہام ہوتے ہیں۔ دراصل ان کے کھلنے

کا دروازہ وہ رسول ہی ہوتا ہے کیونکہ اس کے ساتھ دنیا میں ایک تبدیلی واقع ہوتی ہے اور آسمان

سے عام طور پر ایک روشنی اترتی ہے۔ جس سے ہر ایک شخص حسب استعداد حاصل لیتا ہے وہی

روشنی خواب اور الہام کا موجب ہو جاتی ہے اور نواہن خیال کرتا ہے کہ میرے خیر سے ایسا ہوا ہے

مگر وہ چشمہ الہام اور خواب کا صرف اس نبی کی برکت سے دنیا پر کھولا جاتا ہے۔ اور اس کا زمانہ ایک

ص ۱۱۹-۸

حیدرآباد: حاصل نمبر 208 تا 211، حیدرآباد: حاصل نمبر 252 تا 258، حیدرآباد: حاصل نمبر 182 تا 184، حیدرآباد: حاصل نمبر 182 تا 184

لیلا اللہ رکازانہ ہوتا ہے جس میں فرشتے اترتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَذُوقُوا الْعَذَابَ
وَاللَّهُ زُجُوجٌ بِأَذْنِ رُؤُوسِهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ عَلِيمٌ (اللہ ر: ۷۰-۷۱) جب سے خدا نے دنیا پیدا کی ہے یہی
کاؤن قدرت ہے۔ منہ (تہذیب و تمدن) - روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۶۹

(۳۵) "اس جگہ سور کے لفظ سے مراد کج موجود ہے کیونکہ خدا کے نبی اس کی صورت ہوتے

ہیں" (چند معارف ص ۷۷، روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۸۵)

(۳۶) کبھی نبی کی وحی خیر و احد کی طرح ہوتی ہے۔ اور مع ذالک مجمل ہوتی ہے۔ اور کبھی وحی
ایک امر میں کثرت سے اور واضح ہوتی ہے۔ پس میں اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ کبھی میری وحی
بھی خیر و احد کی طرح ہو تو مجمل ہو۔ (پھر بیا کثرت ص ۳۲، روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۲۲۵)

(۳۷) "اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر ایک اور راستہ مقدس نبی گزر چکے ہیں۔ ایک
ی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کیے جائیں۔ سو وہ میں ہوں اسی طرح اس زمانہ میں تمام
بدوں کے نمونے بھی ظاہر ہوئے۔ فرعون ہو یا وہ یہود ہوں جنہوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر
چڑھایا۔ یا ابو جہل ہو۔ سب کی مثالیں اس وقت موجود ہیں۔" (ابو ایمن امیر یہ حصہ پنجم - روحانی
خزائن جلد ۲۱ ص ۱۱۸)

(۳۸) "ایمان و حقیقت وہی ایمان ہے جو خدا کے رسول کو شناخت کرنے کے بعد حاصل
ہوتا ہے۔ ہاں جو شخص سرسری طور پر رسول کا تابع ہو گیا۔ اور اس کو شناخت نہیں کیا۔ اور اس
کے انوار سے مطلع نہیں ہوا اور اس کا ایمان بھی کچھ چیز نہیں اور آخر وہ ضرور مرتد ہو گا۔ جیسا کہ
سید کذاب اور عبد اللہ بن ابی سرح اور عبد اللہ بن علی آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں۔ اور
یہود اسکریوطی اور پانسا اور عیسائی مرتد حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں۔ اور جموں و لاجپور اور
عبدالغیم خان ہمارے اس زمانہ میں مرتد ہوئے۔" (تہذیب و تمدن) - روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۲۳

(۳۹) "سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو
کھاری ہے اور دوسری طرف بیت ناک ڈھلے پھیلا نہیں چھوڑتے۔ اے عالمو! تلاش تو کرو شاید
تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے۔ جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔"

(تجلیات الہیہ ص ۹، روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۳۰۰-۳۰۱)

آٹھویں دلیل۔ حضرت مسیح موجود کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ قرآن کریم میں نبیوں کے

ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء نہیں رہیں گے۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔
 اراقم خاکسار القمیر الی اللہ الآخر سلام احمد حقنی اللہ فوجہ

۲۳ مئی ۱۹۰۸ء از شہر لاہور

ضمیمہ نمبر ۳

”امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اختراع نہ رکھنا چاہئے“

۵ مارچ ۱۹۰۸ء کے پرچہ اخبار بدر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ڈائری کے ذیل میں مذکور ہے کہ ایک احمدی سے ایک نواب ریاست نے سوال کیا کہ کیا حضرت مرزا صاحب رسالت کے مدعی ہیں جس کے جواب میں اس احمدی دوست نے کہا کہ ان کا ایک شعر ہے

من نیستم رسول و نیورده ام کتاب
 بلما لہم لہم لہم لہم لہم لہم لہم

اس سوال و جواب کا ذکر اس احمدی دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں کیا۔ جس پر حضور نے فرمایا کہ۔

”اس کی تشریح کر دینا تھا کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے جو صاحب کتاب ہو۔ دیکھو جو امور جلوئی ہوتے ہیں ان کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہئے۔ اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا قاعدہ نہیں۔ صحابہ کرام کے طرز عمل پر نظر کرو۔ وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور جو کچھ ان کا عقیدہ تھا وہ صاف صاف کہہ دیا۔ اور حق کے کہنے سے ڈرنا نہیں چھپکے جیسی تو لا یخافون لومة لائم کے مصداق ہوئے ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع قتل ہے خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا معاملہ طالبہ کرے کہ جو بلحاظ کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیغمبریاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریحی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نبی کتاب لائے ایسے دعوے کو تو ہم پکڑ رکھتے ہیں نبی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی صرف خدا کی طرف سے پیغمبریاں کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا

انگمار ہو پس وہ نبی کلمات کی حال اس سلسلہ میں ہے۔ پہلا اگر ہم نبی نہ کلائیں تو اس کے لئے اور کوئی امتیازی نقطہ ہے جو دوسرے مصلحوں سے ممتاز کرے۔ دیکھو! اور لوگوں کو بھی بعض اوقات سچے خواب آجاتے ہیں بلکہ بعض وقتہ کوئی کلمہ بھی زبان پر جاری ہو جاتا ہے جو سچ نکل آتا ہے اس لئے تاہن پر حجت پوری ہو اور وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم کو یہ حواس نہیں دیئے گئے ہیں ہم سمجھ نہیں سکتے کہ یہ کس بات کا دعویٰ کرتے ہیں۔

آپ کو سمجھانا تو یہ چاہئے تھا کہ وہ کس قسم کی نبوت کے مدعی ہیں ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہو تا تو پھر ہم بھی قصہ کو ٹھہرے کس لئے اس کو دوسرے دعووں سے بڑھ کر کہتے ہیں آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہئے صرف سچے خوابوں کا آنا تو کافی نہیں کہ یہ تو چوہڑے چماروں کو بھی آجاتے ہیں۔ مکالمہ مخاطبہ الہیہ ہونا چاہئے اور وہ بھی ایسا کہ جس میں پیغمبر بیاں ہوں اور بلحاظ کیفیت و کیفیت کے بڑھ چڑھ کر ہو۔ ایک مصرع سے تو شاعر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح معمولی ایک دو خوابوں یا الہاموں سے کوئی مدعی رسالت ہو تو وہ جھوٹا ہے۔ ہم پر کئی سالوں سے رومی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اسی لئے ہم نبی ہیں۔ امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اختراع نہ رکھنا چاہئے۔

(بدر شارجہ ۱۹۰۸ء جلد ۷ نمبر ۲)

مخت چک ہے جس کو ہم کسی مخالفت کی وجہ سے برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ تو مخالفت سے ڈراتے ہیں لیکن اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کون کاٹ بھونکے گا۔ کذاب ہے آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کی شان ہی ایسی ہے کہ آپ کے ذریعہ سے نبوت حاصل ہو سکتی ہے۔ آپ نے رحمت للعالمین ہو کر رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں اس لئے اب ایک انسان ایسا نبی ہو سکتا ہے جو کئی پہلے انبیاء سے بھی بڑا ہو مگر اس صورت میں کہ آنحضرت ﷺ کا غلام ہو۔

ہمارے لئے کتنی عزت کی بات ہے کہ قیامت کے دن تمام نبی اپنی اپنی امتوں کو لے کر کھڑے ہوں گے اور ہم کہیں گے کہ ہمارے نبی کی وہ شان ہے کہ آپ کا غلام ہی ہمارا نبی ہے۔ لیکن مسلمان کہتے ہیں کہ ہمارے لئے وہی سچ آئے گا جو بنی اسرائیل کے لئے آیا تھا۔ اگر وہی آیا تو یہ قیامت کے دن کیا کہیں گے کہ ہمارے نبی آنحضرت ﷺ کی وہ شان ہے کہ آپ کی امت کی اصلاح کے لئے بنی اسرائیل کا ہی ایک نبی آیا تھا۔ اس بات کو سوچو اور غور کرو کہ آنحضرت ﷺ کی ہجرت کر رہے ہو یا ہم۔ آنحضرت ﷺ کی اسی میں عزت ہے کہ آپ کی امت میں سے کسی کو نبی کا درجہ ملے نہ کہ بنی اسرائیل کا کوئی نبی آپ کی امت کی اصلاح کے لئے آئے۔ حضرت سچ موعود نے اسی لئے فرمایا کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

یعنی ابن مریم کا تم کیوں انتظار کر رہے ہو مجھے دیکھو کہ میں احمد کا غلام ہو کر اس سے بڑھ کر ہوں۔ کوئی کہے کہ اس شعر میں مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں غلام احمد ہوں اس لئے آپ کا نبی نام ہوا۔ میں کہتا ہوں کون مسلمان ہے جو اپنے آپ کو غلام احمد نہیں کہتا۔ ہر ایک سچا مسلمان اور مومن نبی کے گام میں احمد کا غلام ہوں۔ اسی طرح حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ ایک اور جگہ فرماتے ہیں

کرامت گرچہ بے نام و نشان است پیہنگر ز ظہن
اب اس شعر سے کوئی امتق ہی یہ نتیجہ نکالے گا کہ جس شخص کا نام غلام احمد ہو وہ کرامت کا
سکتا ہے۔ پس پہلے شعر میں صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ایک غلام کا
بہتر ہو سکتا ہے۔

۲۷۹

اور رسول اور محمدؐ کے بارے میں جو خداتعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں اور
تمام قوم کے لئے واجب اطاعت ٹھہرتے ہیں۔ قدیم سے خداتعالیٰ کا ایک
خاص قانون ہے جو ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔

ہم اس سے پہلے اسی بیان کو چکے ہیں کہ ایسے اولیاءِ ماضیہ جو مامور نہیں ہوتے
یعنی نبی یا رسول یا محدث نہیں ہوتے اور ان میں سے نہیں ہوتے جو دنیا کو خدا کے
حکم اور الہام سے خدا کی طرف جاتے ہیں۔ ایسے ولیوں کو کسی اعلیٰ خاندان یا
اعلیٰ قوم کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ان کا سب معاملہ اپنی ذات تک محدود ہوتا
ہے۔ لیکن ان کے مقابل پر ایک دوسری قوم کے ولی ہیں جو رسول یا نبی یا
محدث کہلاتے ہیں اور وہ خداتعالیٰ کی طرف سے ایک منصب حکومت اور اقتضا
کا لیکر آتے ہیں اور لوگوں کو حکم جوتا ہے کہ ان کو اپنا امام اور سردار اور پیشوا
سمجھیں۔ اور جیسا کہ وہ خداتعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اس کے بعد خدا کے
ان نانبوں کی اطاعت کریں۔ اس منصب کے بزرگوں کے متعلق قدیم سے خداتعالیٰ
کی یہی عادت ہے کہ انکو اعلیٰ درجہ کی قوم اور خاندان میں سے پیدا کرتا ہے۔ تا
ہمکنے قبول کرنے اور انکی اطاعت کا جو اٹھانے میں کسی کو کراہت نہ ہو اور
چونکہ خدا نہایت رحیم و کریم ہے اس لئے نہیں چاہتا کہ لوگ ٹھوکر کھاویں اور
ان کو ایسا ابتلا پیش آوے جو انکو اس سعادتِ عظمیٰ سے محروم رکھے کہ وہ
اس کے مامور کے قبول کرنے سے اس طرح پر رگ جائیں کہ اس شخص کی بیچ
قوم کے لحاظ سے رنگ اور طہر اہم غالب ہو۔ اور وہ دلی نفرت کے ساتھ اس
بات سے کراہت کریں کہ اسکے تابع ہوں اور اسکو اپنا بزرگ قرار دیں اور انسانی
جذبات اور تصورات پر نظر کر کے یہ بات خوب ظاہر ہے کہ یہ ٹھوکر کھانا نوع
انسان کو پیش آجاتی ہے۔ مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہدرہ یعنی بھگتی ہے۔ اور ایک

۱۵۱

۲۸۰

گاہوں کے شریف مسلمانوں کی تیس پالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت
 ایک گھروں کی گندی تالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور اُنکے پاتھوں کی نجات
 اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چھٹی میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زمانہ میں
 گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے۔ اور چند سال جیلخانہ میں قید بھی رہ چکا
 اور چند دفعہ ایسے بُرے کاموں پر گاہوں کے نبرد ارول نے اُسکو جوتے بھی دیے
 ہیں اور اُسکی مل اور دایاں اور تانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نفس کام میں مشغول
 رہی ہیں اور سب فردار کھاتے اور گدو اٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت
 پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے۔
 اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اُسپر ہو کہ وہ رسول اور نبی ہی بن جائے
 اور اسی گاہوں کے شریف لوگوں کی طرف دعوت کا پیغام لیکر آوے اور کہے کہ
 جو شخص تم میں سے میری اطاعت نہیں کرے گا اُسے جہنم میں ڈالے گا۔ لیکن
 باوجود اس امکان کے جب کہ دنیا پیدا ہوئی ہے کسی خدا نے ایسا نہیں کیا۔
 کیونکہ ایسا کرنا اُسکی حکمت اور مصلحت کے خلاف ہے اور وہ جانتا ہے کہ لوگوں
 کے لئے یہ ایک فوق الطاقت ٹھوکر کی جگہ ہے کہ ایک ایسا شخص جو پشت در پشت
 رذیل چلا آتا ہے اور لوگوں کی نظر میں نہ صرف وہ نیچے ہے بلکہ اُسکا باپ اور دادا
 اور پڑدادا اور بھائی تک معلوم ہے تو ہر کسے نیچے ہیں اور ہمیشہ سے شریر اور بدکار
 ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور مویشیوں کی طرح ادنیٰ خدمتیں کرتے رہے ہیں۔ اب اگر
 لوگوں سے اُسکی اطاعت کرائی جائے تو بلاشبہ لوگ اُسکی اطاعت سے کراہت کریں گے۔
 کیونکہ ایسی جگہ میں کراہت کرنا انسان کیلئے ایک طبعی امر ہے۔ اسلئے خدا تعالیٰ کا حکم
 قانون اور سنت یہی ہے کہ وہ صرف اُن لوگوں کو منصب دعوت دینے پر توجہ دے جو
 مایوس کرتا ہے جو اعلیٰ خاندان میں سے ہوں۔ اور ذاتی طور پر ہی مایوس ہونے والے

۱۵۲

یہ ایک ایسا کام ہے جس میں ایک سیکرٹری یا ایک منیجر کے طور پر کام کرنا ہے اور اس میں نشرونیاتی قوت
 اور ہلکا ہلکا فنکارانہ فن کا استعمال ہے اور ایک ایسے کام کا ہونا چاہئے جس میں
 فنکارانہ صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ ایک منیجر کی فطرت بھی ہونی چاہئے اور اپنی خودی اور نفسانیت
 سے بچ کر کام کرنا ہے۔ تب ہی خوشحالی کے قابل ہوتا ہے مگر جو ہمت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اسے
 خوشحالی نہیں ہوتی۔ مرنیوں نے بعض جگہ لکھا ہے کہ اگر مرید کو اپنے مرشد کے بعض مقامات پر بنا ہر
 جگہ اس کے ساتھ ساتھ اپنے لیے کسی کاغذ لکھ کر لے کر لے کر گیا تو جو بیٹا اس پر جاوے گا اگر کمال میں
 نہ ہو تو اس کی موت اس کے قتل کا پتہ ہوتا ہے، اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دستور تھا کہ آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اس طرح سے بیٹھتے تھے جیسے سر پر کوئی پرندہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے
 ان کو پر نہیں اٹھاتا تھا۔ یہ تمام باتیں لکھ کر اس طرح خود بھی کوئی سوال نہ کرتے۔ ہاں اگر اس سے
 کوئی بات کہی جائے تو اس سے جو کچھ نصرت علی حدیثیہ علم کی زبان سے نکلتا وہ سن لیتے مگر
 اس سے متادب تھے اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اذیت۔ جو شخص اللہ کی حدود سے باہر نکل
 گیا ہے تو پریشان اس پر دل پلٹتا ہے اور قدر قدر اس کی نوبت اور مہلت کی آجاتی ہے۔ اس لیے کہ اگر
 اس کے بعد اس کی مراد سے کچھ نہ آئے تو اس میں توبہ بہت تیرا ہوتا ہے اور جو مقامات اس سے
 بالاتر تھے ان پر بھی تیرا کوسہ کرنا ہی قابل مصلحت نہیں ہے اور یہ جگہ کہیں میاں نہ کرے نفس ہو گیا
 اس کی نظر سے۔

یاد رکھو مافی دہی میں ہے جو ایسا ہے حمد نہیں کرتا یا زبان سے اخلاص
مافی کون ہے کلام کتاب ہے کہ میں میں اس کے گھر ہے۔ بلکہ بھی مافی ہے جس کی فطرت

اس میں ہے اور اس کے اہل میں تیرے۔ صحابہ کرام کو اس دور میں کعبت خلوہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تو حضرت ابو بکر نے پوچھا کہ کیا روئے ہو؟ کہا کہ اس لیے رہتا ہوں کہ مجھ میں مافی
 نہ ہے اور اس وقت میں جب میں تیرے علم کے پاس ہوتا ہوں تو اس وقت دل نرم اور اس کی
 جملہ باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اگر میں اس سے بچتا ہوں تو وہ حالت میں رہتا ہوں۔ ابو بکر نے فرمایا کہ کیا
 اس کی ہے میری حد نصرت علی حدیثیہ علم کے پاس گئے اور اس کا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم مافی
 کے ساتھ دل میں تیرے واسطے کرتے ہو۔ حالت تیری میرے پاس ہوتی ہے اگر وہ ہمیشہ
 اس کے ساتھ رہے۔

یاد رکھو کہ صحابہ کرام اس مافی اور زندگی کے قدر دانتے تھے۔ جب انسان فرات اور طبری

ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کوئی اعتقاد نہیں رکھتا کہ آپ بھی پھر آئیں گے
 کیونکہ آنجناب نے اپنی آمد قول میں ہی کا قول کو وہ اعتقاد رکھتا ہے کہ آپ تک بارگاہ
 اور پوری کامیابی کے ساتھ آپ کا انتقال ہوا۔

اور معلوم ہوتا ہے کہ بین عمری صاحب نے انور میں اپنے پیسے توں سے جہاد کرنا
 اس لئے من کا اتنی بیان پہلے بیان سے متعلق ہے۔ یہاں ہی بعض اور فرقے کو فرقی
 کئے طہر حضرت عیسیٰ کی وفات کے قائل ہیں۔ اور ہم اسی بیان کے چکے میں کہ حضرت عیسیٰ
 کی وفات کے وقت صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہو گیا تھا کہ نبی گزشتہ میں ہی
 حضرت عیسیٰ بھی شامل ہیں فوت ہو چکے ہیں۔ توں میں سے ایک ہی نفاذ نہیں پھرے
 ذہب اسلام میں حیالت اور بدعات پہنچ گئیں یہ بدعت بھی ہیں کا ایک جہاد ہو گیا
 حضرت عیسیٰ ثرہ اور باغ کی بجاوت میں سے نقل کر پھر دنیا میں آئیں گے۔ اس
 اسلام کو صحت نقصان پہنچا ہے۔ کیونکہ تمام دنیا میں سے صرف ایک ہی منہ کی
 ہی ہے کہ وہ آئیں پھر چلے گیا اور کسی زمانہ میں جہاد میں آئیگا۔ یہ عقیدہ صحت
 عیسیٰ کو خدا بنانے کی پہلی ایٹھ ہے کیونکہ من کو ایک خصوصیت دی گئی ہے جس میں کسی
 دوسرے شریک نہیں۔ خط جلد یہ دنیا اسلام کے چہرے سے دھکے آئیں

۱۲۶

بگوشی بولی اور سعید محمد حسین صاحب کو عن عبیدۃ اللہ نصیحت کرتا ہوں کہ
 عمر تک پہنچ گئے میں سب خدا تعالیٰ کے مقاب میں ہوں چاہوں کہ چھوڑ دیں آپ
 نہ لگایا ہر ایک قسم کا کر کیا اور فوسکے چھاننے کے لئے قابل شرم منہوں سے کہیں
 انجام کو نامراد رہے۔ مگر میں مغربی ہوتا تو آپ کا کس نہ کہیں ہاتھ پڑ جاتا تو میں کہیں
 ہو جاتا ایسا آدمی جو ہر فرقہ خواہر جھوٹ پوتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراش
 پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی دہی ہے جو تمہارے ہوتی ہے۔ ایسا بدعت منہوں کو توڑنے
 اور بندوں سے ہتر ہوتا ہے پھر کہیں کہیں ہے کہ خدا اس کی صورت کہیں نہ

]

تفسیر برائین احمدیہ جلد ۱۲۸ صفحہ ۱۲۶

پیدا ہوتی ہے وہی حرکت اس اندام کے گل اعضاء یا بعض میں جیسا کہ اس قوم کی ذات کا تقاضا ہو پیدا ہو جاتی ہے۔

اس بیان مذکورہ بالا کی تصویر دکھانے کے لئے ذہنی طور پر ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جن کے لئے بے شمار اعضاء بے شمار ہیرے ہریک اعضاء کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور دنیا کی طرح اس وجود اعظم کی تہیں بھی ہیں جو ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔ اور شش کا کام دیکھ رہی ہے۔ یہ وہی اعضاء ہیں جن کا دوسرے نقطوں میں عالم نام ہے جب قیوم عالم کوئی حرکت چھڑوی یا لگی کرے گا تو اس کی حرکت کے ساتھ اس کے اعضاء حرکت پیدا ہو جانا ایک لازمی امر ہو گا۔ اور وہ اپنے تمام اراصل کو اپنی اعضاء کے ذریعے ظہور میں لائے گا نہ کسی اور طرح سے۔ پس ہر ایک عام فہم مثال اس کے روحانی ہیرے چکر جو کہا گیا ہے کہ غسولات کی ہر ایک جزو خدا قسط کے اراصل کی تالیق اور اس کے مقاصد مخفیہ کو اپنے غلامانہ چہرہ میں نگاہ کر رہی ہے اور کمال درجہ کی اطاعت سے اس کے اراصل کی راہ میں موجود رہی ہے اور یہ اطاعت اس قسم کی ہیرے نہیں ہے جس کی موت حکومت اور زبردستی بد نہا ہو۔ بلکہ ہر ایک چیز کو خدا تعالیٰ کی طرف ایک مقناطیس کشش پائی جاتی ہے اور ہر ایک ذرہ ایسا باطنی اس کی طرف جھکا ہوا حساسوم ہوتا ہے جیسے ایک وجود کے متفرق اعضاء اس وجود کی طرف جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس یہ حقیقت ایسی سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ تمام عالم اس وجود اعظم کے لئے بطور اعضاء کے واقع ہے اور اس وجہ سے قیوم العالمین کمال ہے کہ وہ جو جیسی جان اپنے بلبل کی قیوم ہوتی ہے ایسا ہی وہ تمام غسولات کا قیوم ہے اگر ایسا ہے تو اسے عالم کا مثال بھی ہے۔

ہر ایک اراصل اس قوم کا خواہ وہ نگاہی ہے یا باطنی۔ وہی ہے یا دنیوی یا

تو اس صفت میں وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مذہب نہیں ٹھہرا سکتا۔ بسا اہک شخص اسلام کے ہر ایک پاک عقیدہ کے موافق اپنا عقیدہ رکھتا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مغتری سمجھتا ہے جیسا کہ پرہیزگار والے جگتے میں تو اس خیال کے مسلمان اس کے آگے اپنے مذہب کا ماہر اختیار کیا پیش کر سکتے ہیں۔ جو صرف قصے کہانیاں نہ ہوں بلکہ ایک ایسی شہادت و محسوس نعمت ہو جو ان کو دی گئی۔ اور ان کے غیر کو نہیں دی گئی۔ پس اسے بر نعمت اور بر قسمت قوم! وہ ہی نعمت ہے جو مکالمات اور مخاطبات ظہیر میں۔ جن کے ذریعہ سے علوم غیب حاصل ہوتے اور خدا کی تائیدی قدرتیں ظہور میں آتی ہیں اور خدا کی وہ نعمتیں جن پر وحی الہی کی ہر موتی ہے ظاہر ہوتی ہیں اور وہ لوگ اس ہیرے شناخت کئے جاتے ہیں۔ اس کے سوا کوئی ماہر اختیار نہیں۔ اور جب تم خود مانتے ہو جو خدا دلوں کو شستا ہے۔ پس اسے شستہ ایما نو! اور دلوں کے اندھو! جبکہ وہ سن سکتا ہے تو کیا وہ بول نہیں سکتا! اور جبکہ سننے میں اس کی کوئی ہتک عزت نہیں تو پھر اپنے بندوں کے ساتھ بولنے سے کیوں اس کی ہتک عزت ہو گئی! وہ نہ یہ ہتکار رکھو کہ جیسا کہ کچھ مدت سے اللہام الہی پر ہرنگ گئی ہے ویسا ہی اسی مدت سے خدا کی شوائی پر بھی ہرنگ گئی ہے۔ اور اب خدا نعوذ باللہ منہم بکنم میں داخل ہے۔ کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا شستا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ پھر بعد اس کے یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے مگر کان مرض سے محفوظ نہیں۔ جبکہ وہی بندے میں اور وہی خدا ہے اور تکمیل ایسا ہی کے لئے ہی حاجتیں ہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں جو دلوں پر ہریت غالب ہو گئی ہے بولنے کی اسی قدر ضرورت تھی جس قدر سننے کی۔ تو پھر کیا وجہ کہ سننے کی صفت تو اب تک ہے مگر بولنے کی صفت معطل ہو گئی ہے۔

انہوں نے کہ جو دعویٰ مدعیوں سے بھی انہیں نہیں گذر گئے اور ہمارے دعوے کا ثبوت

ہاں گا۔ اسی طرح جس طرح فرعون کے ہاتھ سے موسیٰ نبی اور اس کی جماعت کو رہائی دی گئی۔ اور یہ عبرت اسی طرح ظہر ہونگے جس طرح موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھائے اور خدا فرماتا ہے کہ تم صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤ گے گا۔ اور تم اُسے دودنکا جو میری طرف سے ہے۔ اور تم اس کا مخالفت ہو جاؤ گے جو اس کا مخالف ہے۔

سوائے ستنے والی اتم سب یاد رکھو کہ اگر یہ پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ظہور میں آئیں تو سمجھ لو کہ تم خدا کی طرف سے نہیں ہو۔ لیکن اگر ان پیشگوئیوں نے اپنے اپنے پورے کے وقت دنیا میں ایک پہلو کر دیا اور شدت گھبراہٹ سے دیوانہ بنا دیا اور اکثر مقامات میں عورتوں اور جانوں کو نقصان پہنچایا تو تم اس خدا سے ڈو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ کر دکھایا۔ وہ خدا جس کے قبضہ میں قہ قہ ہے اس سے منسک کہیں جاؤ گے۔

مکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ تم چھوٹی کی طرح پوشیدہ کوٹنگا۔ یعنی کسی پوشی یا ہم یا خوب میں کو اس وقت کی خبر نہیں دی جائے گی بجز اس قدر خبر کہ جو اس نے اپنے پیغمبر کو دے دی یا تمہارا اس پر کچھ زیادہ کرے۔ بن نشانوں کے بعد دنیا میں ایک تبدیلی پیدا ہوگی اور اکثر دل خدا کی طرف کھینچے جائیں گے اور اکثر سعید دلائل پر دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جائیگی اور غفلت کے پردے وہ میان سے اٹھا دیئے جائیں گے اور حقیقی مسلام کا شریعت نہیں رہا جائیگا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

چو قلد غسوی آغلا کرند . مسلمانان را مسلمان باز کرند
 تدیر غسوی سے مراد اس عاجز کا جدید دعوت ہے۔ مگر اس جگہ دنیا کی بادشاہت
 مراد نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے جو نبی کو دی گئی۔ خلاصہ معنی اس الہام کا یہ ہے

تمہارا خدا کی حالت میں خود بخود نے ایک آواز پر لگا پڑا ہے یہ دکھایا کہ کلام خدایت مکتب
 ظہور میں۔ یعنی تمہاری شریعت کی پہلی پر یہ نشان ہوں گے۔ منگا

تدن سرت کسریم۔ در کلام تو چیزے سمت کہ شعر ارادہ
 نصیح کیا گیا ہے۔ تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو
 و تعلمی نیست۔ رب علمنی ما هو خیر عندک۔ یعصمک اللہ من
 و دخل نہیں۔ اسے میرے خاتمہ وہ سب کچھ جو تیرے نزدیک بہتر ہے تجھے خدا دشمنوں سے
 العدا ویسطو بکل من سطا۔ برز ما عندہم من السراح۔ انی
 پہلے گا اور حملہ کرنے والوں پر حملہ کر دے گا۔ انہوں نے جو کچھ انوں کے پاس تھی وہ سب غنہ پر کر دئے
 ساخبرہ فی آخر الوقت۔ انک لست علی الحق۔ ان اللہ رؤف
 میں مولوی محمد حسین بنالی کو آخر وقت میں نبویہ دشمنوں کا تو حق پر نہیں ہے۔ خدا رؤف و
 رحیم۔ انا التالک الحدید۔ انی مع الافواج اتیک بغتہ۔
 ہمیں ہے۔ ہم نے تیرے لئے لوہے کو زہر کر دیا۔ میں فوجوں کے ساتھ تانگہ بانی طور پر آؤں گا۔
 انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب۔ وقالوا انی لک
 میں رسول کے ساتھ ہوں کہ جواب دوں گا اپنے ارادہ کو جس چیز میں دوں گا وہ کسی ارادہ پر کر دوں گا اور کسی چیز پر نہ کر دوں گا۔
 هذا قل هو اللہ عجیب۔ جاء فی ایل واختار۔ وادار اصبعہ
 سے حال ہے۔ کہہ خدا ذو الجلال و العکبر ہے۔ میرے پاس ایل آیا اور اس نے مجھے چن لیا۔ اور اپنی انگلی سے
 و اشار ان وعد اللہ انی۔ فطوبی لمن وجد راسی۔ الامراض
 حدیث اشار کیا۔ کہ خدا کا وعدہ آگیا۔ پس مبارک وہ جو اس کو پاوے اور دیکھے۔ طرح طرح کی بیماریوں

اشیاء شریہ۔ اس وحی الہی کے ظاہری الفاظ یہ سننے دیکھتے ہیں کہ میں خطا بھی کروں گا اور صواب بھی یعنی میں جو چاہوں
 کہیں کروں گا اور کہیں نہیں۔ لیکن کہیں میرا ارادہ ہے اور کہیں نہیں۔ ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کے کلام میں آجاتے ہیں۔
 جیسے کہ احادیث میں لکھا ہے کہ میں مومن کی قبضہ روح کے وقت تر تو میں پڑتا ہوں۔ حالانکہ خدا تر تو دے سے پاک ہے
 اسی طرح یہ وحی الہی ہے کہ کہیں میرا ارادہ خطا جاتا ہے اور کہیں قیودا ہو جاتا ہے۔ اس کے یہ سننے ہیں کہ کہیں نہیں
 اپنی تقدیر کو ارادہ کو فرسوخ کر دیتا ہوں اور کہیں وہ ارادہ جیسا کہ چاہتا ہے۔ منتہی
 ہے اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے عبرتیں کا نام رکھا ہے اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ منتہی

اور انکی ہر قسم کی سبب جانتے رہتے ہیں اور سببوں میں داخل ہیں۔ وہ بھی جہنم میں داخل ہوں گے۔
 کچھ بڑے تو ہیں مگر بعض اہمیت دیکھائی کہ وجہ سے وہ قبول نہیں کرتے معلوم ہوتا ہے اس میں کوئی
 ہے اور اس کو ایسا ہی سمجھا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ترقی ہونے والی ہے اور اللہ کریم کی چشم نوازی
 ہونے میں اور یہی فرمایا کہ جو کچھ ہمارے ارادہ میں ہے وہ ہرچکا اب عمل نہیں سکتا۔
 (الہدٰی جلد ۲ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۰۱۱)

۱۹۰۲ء "خاموشی کا ذکر ہر پڑھنے والا ایک بار مجھے یہ اہتمام پڑھا تھا کہ
 خفا کا بیان میں نازل ہوگا، اپنے وعدہ کے موافق

پہنچے گا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

(الہدٰی جلد ۲ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۰۱۱)

۱۹۰۲ء

"خاموشی کا ذکر ہر پڑھنے والا ایک بار مجھے یہ اہتمام پڑھا تھا کہ

خفا کا بیان میں نازل ہوگا، اپنے وعدہ کے موافق

(الہدٰی جلد ۲ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۰۱۱)

"خاموشی کا ذکر ہر پڑھنے والا ایک بار مجھے یہ اہتمام پڑھا تھا کہ

(ب)

(الہدٰی جلد ۲ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۰۱۱)

۱۹۰۲ء

"خاموشی کا ذکر ہر پڑھنے والا ایک بار مجھے یہ اہتمام پڑھا تھا کہ

(الہدٰی جلد ۲ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۰۱۱)

تو ہوں۔

فَقَدْ سَرَّيْنِي فِي هَذِهِ الصُّورِ صُورَةٌ

يَذْكُرُنِي كَلِمَاتِكَ اَنْ يَحْكُرُنِي

۱۹۰۲ء

(ترجمہ عربی) سورۃ صافات میں ایک آیت کے ذمے ہے۔

فَقَدْ سَرَّيْنِي فِي هَذِهِ الصُّورِ صُورَةٌ (الہدٰی جلد ۲ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۰۱۱)

(ترجمہ عربی) یہ شعر اللہ تعالیٰ کا ہے۔

۲۲۱

تو کچھ تعجب نہیں کہ اس معجزہ نما جانور کی گرد گھٹٹ ہاں تختی کرے۔ اسی طرح عیسائیوں کو چاہیے کہ کلکتہ کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ اس میں طاعون نہیں پڑے گا۔ کیونکہ ڈاکٹر ڈاکٹر ہرنس انڈیا کا کلکتہ میں رہتا ہے۔ اسی طرح میں شمس الدین اور انکی انجمن عہد اسلام کے ممبروں کو چاہیے کہ لاہور کی نسبت پیشگوئی کر دیں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا اور قحطی الہی، قحطی الاقمتی جو الہام کا دعویٰ کرتے ہیں انکے لئے بھی یہ دعویٰ ہے کہ یہ ہے الہام سے لاہور کی نسبت پیشگوئی کر کے انجمن عہد اسلام کو دعویٰ باور دنا ہے کہ جہاں جبار اور عہد الحق شہر اور سرکاری نسبت پیشگوئی کر دیں۔ اور چونکہ فرقہ واریہ کی اصل بڑی وئی ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ فرقہ واریہ میں وہی کی نسبت پیشگوئی کریں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ پس اس طرح سے کہ با تمام جناب اس ٹیکہ مرض سے محفوظ ہو جائے گا اور گرد گھٹٹ کو بھی مفت میں شکر دینی ہو جائیگی۔ اور اگر وہ لوگوں نے عیسائے کی توجیہ

یہی سمجھا جائے گا کہ سچ خدا ہی تھا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا اور بالآخر یہ ہے کہ اگر یہ تمام لوگ جن میں مسلمانوں کے ہم اور آپوں کے پشت اور عیسائیوں کے پادری داخل ہیں چمپے ہے تو ثابت ہو جائے گا کہ یہ سب لوگ جھوٹے ہیں اور ایک دن آئے ولا ہے جو قادیان شہر کی طرح چمک کر دکھائی گئی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔ بالآخر میں شمس الدین صاحب کو یاد ہے کہ آپ نے جو اپنے اشتہار میں آیت امن بحسب المصنوع لکھی ہے اور اس سے قبولیت و طاعت امید کی ہے۔ یہ امید صحیح نہیں ہے کہ چونکہ کلام الہی میں قضا مصنوع سے وہ ضروریات مراد ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضروریات ہیں نہ سزا کے طور پر لیکن جو لوگ سزا کے طور پر کسی ضرورت کے تحت مشق ہوں وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں۔ چنانچہ آیت آتے ہے کہ قوم نوح اور قوم لوط اور قوم فرعون وغیرہ کی مثالیں اس منظر کے وقت میں قبول کی جاتیں مگر ایسا نہیں ہوا اور خدا کے ہاتھ نے ان قوموں کو ہلاک کر دیا۔ اور

كَلِمَاتٍ يُدْعَىٰ اِلَيْهَا مِنْ كُلِّ امْتِعَاتٍ وَرِجَالٍ لَّيَالٍ اَمْتِعَاتٍ وَرِجَالٍ لَّيَالٍ اَمْتِعَاتٍ
 اِيْمَانُهُمْ يَطْمِئِنُّ بِرَاحَةِ اَمْتِعَاتٍ لَمَّا اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَمْتِعَاتٍ وَرِجَالٍ لَّيَالٍ اَمْتِعَاتٍ
 تَتَّقُمُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَلَيْسَ اَجْمَعُ الْجَيْشِ فَاَصْبَحُوا فِي دَارِ اَمْتِعَاتٍ جَائِشِيْنَ
 سَكْرِيْمَةً اَيَاتِي فِي الْاَلْقَابِ وَرِجَالٍ اَمْتِعَاتٍ لَمَّا اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَمْتِعَاتٍ وَرِجَالٍ لَّيَالٍ اَمْتِعَاتٍ
 بِاَيْتِكَ بِاَيْتِي رِجَالٍ اَمْتِعَاتٍ لَمَّا اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَمْتِعَاتٍ وَرِجَالٍ لَّيَالٍ اَمْتِعَاتٍ
 اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا اَلَمْ يَكُنْ مَعَكَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ مَعَ اَمْتِعَاتٍ لَمَّا اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَمْتِعَاتٍ
 حَتَّى يَأْتِيَ اللهُ بِاَمْتِعَاتٍ لَمَّا اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَمْتِعَاتٍ وَرِجَالٍ لَّيَالٍ اَمْتِعَاتٍ

ترجمہ: خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے۔ حالانکہ تو ان میں رہتا ہے۔ وہ اس گاؤں کو کھانوں
 کی دست برد اور اس کی تباہی سے بچائے گا۔ اگر تیرا آپس بچے نہ رہتا، اور تیرا اکرام بڑھتا تو میں اس گاؤں کو

کہ اللہ تعالیٰ نے کئی بار مجھے بذریعہ وحی فرمایا ہے کہ تختہ تختہ عجباً کلمہ پڑھاؤ (بدرجلد ۶ نمبر ۷۷ ص ۷۷ پر ۱۷ صفحہ)
 میں تم حضرت صِدِّیقِ جَلِیْلِیِّ کَلَامِ کَلَامِ اَمْتِعَاتٍ لَمَّا اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَمْتِعَاتٍ وَرِجَالٍ لَّيَالٍ اَمْتِعَاتٍ
 زمین پر بڑھ کر ہے کیونکہ اس عباد میں اکثر لوگ مصیبت اور دنیا پرستی میں ایسے فرق ہو گئے ہیں کہ خدا نے تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں دیا
 اور وہ جو اس کی طرف سے اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا ہے اس سے ششکا کیا جاتا ہے اور یہ ششکا اور اس طرحی حد سے گذر گیا
 ہے پس خدا فرماتا ہے کہ میں ان سے جنگ کروں گا۔ جنگ سے مراد انسانی جنگ نہیں ہے بلکہ ترشتوں کا جنگ اور تنازعہ قدر
 کا جنگ، اور یہ کلمہ جس نے ان پر ہونے سے جو ان کے خیال و دل میں نہیں رکھ کر انہوں نے مجھ سے اس قدر دوستی کی کہ تم کو
 کو اپنے پاؤں کے نیچے پال کر لے کر آیا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ میں نے اب اس کا پتہ کیا ہے کہ اپنے فریب گروہ کو ان درندوں کے حملوں
 سے بچاؤں اور تم کو ان کی بدعت میں کئی نشانیں ظاہر کروں (اشتراک ۲۱ اپریل ۱۹۸۲ء مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۵۱۸)
 یہ یاد ہے کہ خدا تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہے، ماں کا کوئی شریک ہے اور نہ بیٹا ہے اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں
 خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں بلکہ یہ فقرہ اس جگہ قبیل مجاز اور استعارہ میں سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کو اپنا تھوڑا سا اور فرمایا اِنَّ اِلٰهَ تَرْتِي اَبْنِىَّ اَمْتِعَاتٍ لَمَّا اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَمْتِعَاتٍ وَرِجَالٍ لَّيَالٍ اَمْتِعَاتٍ
 قَالُوا لَوْلَا اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَمْتِعَاتٍ لَمَّا اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَمْتِعَاتٍ وَرِجَالٍ لَّيَالٍ اَمْتِعَاتٍ
 اور اس کی کثرت میں دخل خدا اور حقیقت حوالہ خدا کرنا اور قیوم رکھ کر خدا اِتِّخَاذًا وَكَلْدًا سے پاک ہے تاہم مشابہات کے رنگ
 میں بہت کچھ اس کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ اس سے بچ کر مشابہات کی تیسری گرد اور پاک ہو جاؤ اور میری نسبت میت میں سے
 اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَمْتِعَاتٍ لَمَّا اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَمْتِعَاتٍ وَرِجَالٍ لَّيَالٍ اَمْتِعَاتٍ
 كَلِمَاتٍ يُدْعَىٰ اِلَيْهَا مِنْ كُلِّ امْتِعَاتٍ وَرِجَالٍ لَّيَالٍ اَمْتِعَاتٍ

(دفعہ البلاغ صفحہ ۷۷، حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۷۲۷)

يَا جِبَالِ اَوْبُنِ مَعَدَةَ وَالطَّيْرَ مَا كَرِهْتُمْ فَقُلْ رَبِّكَ بِأَسْمَائِكَ الْيَتِيمِ - أَلَمْ تَعْلَمْ
يَعْقُلْ لَيْلَةٌ هَمَزٌ فِي تَفْهِيمٍ :- (کافی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷۲، ۱۷۳)

۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء
نمودار ہوا جس سے بہت تکلیف ہوئی۔ حضور نے دعا فرمائی تو ذیل کے فقرات الہام ہوئے دم کرتے سے
فوراً صحت حاصل ہو گئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِي - بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِي - بِسْمِ اللّٰهِ الْغَفُورِ الرَّحِيمِ - بِسْمِ اللّٰهِ
الْبَرِّ الْكَرِيمِ - يَا حَقِيقُ يَا حَزِينُ - يَا زَيْنُ - يَا وَرِثِي - يَا شَفِيعِي
۱۱ ابد جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ یکم فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ اگم جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۷۲۔ کافی الہامات صفحہ ۱۷۲

یکم فروری ۱۹۰۵ء
۱۱ اِنِّي لَاجِدُ رَيْحَ يَوْمُوتَ لَوْلَا اَنْ لَفَيْتُ وَاِنِ
(۲) اِنِّي مَعَ الرُّوحِ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ :-

۱۱ ابد جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ اگم جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۷۲۔
کافی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۷۲

یکم فروری ۱۹۰۵ء
اَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ تَوْجِيْدِي وَتَفْرِيْدِي - اَنْتَ مِثِّي
بِمَنْزِلَةِ عَزْوِي - اَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ وَاَلْدِي - اَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ لَا يَمْلِكُهَا
الْخَلْقُ - اِنِّي مَعَ الرُّوحِ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ - اَخْرَجْتَنِي مِنْ بَيْتِي

اپنے بندے کے لئے کاؤ نہیں۔ شیہا ازہار کے ساتھ جگہ جاؤ اور اس پر غم نہ ہو گیا کرتے نہیں کیجا کرتے عبت نہ ہا تو وہاں
کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ کیا ان کو تہذیب کا نام دربارہ
۱۱ کافی الہامات صفحہ ۱۷۲ میں ایک اور توجیہ لکھا ہے۔ شہ (ترجمہ ازرقب) میں اللہ کے نام سے دعا چاہتا ہوں اور اللہ ہی اللہ
کے نام سے دعا چاہتا ہوں اور اللہ ہی اللہ کے نام سے دعا چاہتا ہوں اور اللہ ہی اللہ کے نام سے دعا چاہتا ہوں
ہوں جو احسان کرنے والا کریم ہے۔ اسے معاف کر لے اللہ سے طالب اسے ذوق اسے دل کے شاد ہے۔
شہ (ترجمہ ازرقب) اگر ایسا نہ ہو کہ تم مجھے جھٹکانے لگو تو میں ضرور کہوں گا کہ مجھے لیتا رہے گا کہ شہ (ترجمہ ازرقب) میں
مجھ پر اللہ کے تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔
شہ (ترجمہ ازرقب) اگر تم سے یہ ہے جیسا کہ میری توجیہ اور توجیہ۔ توجیہ سے جو اللہ شہ کے ہے۔ توجیہ سے بڑا جھٹکے
ہے۔ توجیہ سے اس سے پہلے جس کو دنیا نہیں جانتی تھی میں جبریں کرتے رہتا ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہیں نے تیرے

۱۱۱۱ حبت لہ

۱۱۱۱ حبت لہ
 ۱۱۱۱ حبت لہ
 ۱۱۱۱ حبت لہ
 ۱۱۱۱ حبت لہ

کتابتوں کے حوالے

۱۱۱۱ حبت لہ
 ۱۱۱۱ حبت لہ
 ۱۱۱۱ حبت لہ
 ۱۱۱۱ حبت لہ

[

۱۱۱۱ حبت لہ
 ۱۱۱۱ حبت لہ
 ۱۱۱۱ حبت لہ
 ۱۱۱۱ حبت لہ

۱۱۱۱ حبت لہ
 ۱۱۱۱ حبت لہ
 ۱۱۱۱ حبت لہ
 ۱۱۱۱ حبت لہ

۱۱۱۱ حبت لہ
 ۱۱۱۱ حبت لہ
 ۱۱۱۱ حبت لہ
 ۱۱۱۱ حبت لہ

۱۱۱۱ حبت لہ
 ۱۱۱۱ حبت لہ
 ۱۱۱۱ حبت لہ
 ۱۱۱۱ حبت لہ

یہ جملہ صفحہ 197 پر درج ہے

وانت فیہم امن است و زمکان محبت سراً یا بجموحاً
 کہ جنیں تو ہو انکو خدا بکرے۔ یہاں ہی محبت کا گھر ہے۔ اس کا گھر ہے۔ ایک زلزلہ آیا
 آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی۔ یوم تاقی السماء
 آئے گا اور بڑی سختی سے آئے گا۔ اور زمین کو زیر و زبر کر دے گا۔ اس دن آسمان سے
 بدخان مبین تری و تری الامراض یومئذ خا منہ
 ایک کھلا کھلا دھواں نازل ہوگا۔ اور اس دن زمین زبرد پڑ جائے گی جتنی سخت تھوڑے آندے کا ہونے کا
 مصفرة! اگر مک بعد تو هینک۔ یریدون ان لا یتر
 نہیں رہا کے جو لوگوں نے تیری ہی کوئی چیز تھی عورت تو گا اور تیرا کام کرے گا۔ نہ عمارت کو بچا کام تا کام رہے
 امرک! واللہ یأبى الا ان یتم امرک! انى انا الرحمن! سا جعل
 اور خدا نہیں چاہتا ہے کہ تم میرے کام پورے نہ کرو۔ میں رحمان ہوں۔ ہر ایک امر
 لك سهولة في كل امر! ازیک برکات من کل طرف
 میں تجھے سہولت دوں گا۔ ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں دے گا۔
 نزلت الرحمة علی ثلاث العین و علی الاخریین! ترد الیک
 میری رحمت تیرے میں منور پر نازل ہو گی ایک کھیر اور دو اور حضور میں انکو رحمت کرے گا۔ اور وہ انکو
 انوار لشباب! تری نسلاً بعیداً! انا نبشرك بغلام مظهر
 تیری طرف ہو کر ہی گے۔ اور تو اپنی ایک اولاد کو دیکھ لیا۔ ہر ایک انکو تجھے نشانات دیتے ہیں جس کے ساتھ

۹۵

]

ہے میں اس زلزلہ کے لئے جو قیامت کا نواز ہو گا یہ علامتیں ہیں کہ وہ پہلے اس وقت پڑھائیں جو خدا کی
 ہوتی گی۔ یہ معلوم کہ عمارت کے بعد یا کچھ دیر کے بعد نازل آئے گا۔ منہ
 یعنی وہ بڑے نشانی جو دنیا میں ظاہر ہوں گے ضرور ہے جو پہلے ان سے تو زمین کی جہلے اور طرح طرح کی
 باتیں کی جائیں اور الزام لگائے جائیں۔ تب بعد اس کے اس وقت سے خوفناک نشانی ظاہر ہونگی جس سے
 کہ پہلے ذہن منکروں کی ہوتی ہے اور دوسری مثال۔ منہ
 یہ نواہی کی وحی یعنی تری نسلاً بعیداً! آج یہاں سال کی ہے۔ منہ

الحق والعلیٰ ذکات الله نزل من السماء انا نبشیرک بسلام
جو کاظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا آترے گا ہم ایک لڑکے کو تجھے بشارت دیتے ہیں

ناقلۃ لک: سببحک الله ورافاک: وعلمک ما لم تعلم
تیرا پوتا ہوگا نہ تو ہے ایک عجیب جج پاکی کی کہ تیرے پورا وقت کہ احمد مبارک تھے سکھایا میں کہ تجھے علم تھا

انہ کریم تمشی امامک وعادی لک من عادی. وقالوا ان هذا
ہو کہم ہ وہ تیرے ان کے آگے بڑھے تیرے دشمنوں کا وہ دشمن بننا ہو کہیں گے کہ یہ تو

الاختلاق: المر تعلم ان الله علیٰ کل شیء قدير یتلقى الروح
یک بناوٹ ہے۔ اسے معترف کیا تو نہیں ہنسا کہ خدا ہر ایک جوت پر قادر ہے جسے اپنے بندوں کو

علیٰ من یشاء من عبادہ: کل بركة من عین صلیٰ الله علیہ وسلم
ہر سے اپنے شوق ڈالتا ہے یعنی تمہیں ہر شے کے لئے جو چاہو کہ تم پر ہوتی ہے جو صلی اللہ علیہ وسلم ہے

فتبارک من علّم وتعلّم: خدا کی فیلمنگ اور خدا کی
ہر بیت ہر کلمہ ہر حرف میں بھلا تعلیم ہی اور بیت ہر کلمہ اور ہر حرف میں تعلیم ہے۔ خدا نعمت کا خزانہ ہے

میر نے کتنا بڑا کام کیا: انی معک ومع اهلك
میں تم سے اور تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے ساتھ ہے

مع کل من احبک: تیرے لئے میرا نام جھکا۔
میرے ساتھ ہیں اور میرے لئے ہے میرا نام جھکا۔

دعانی عالم تیرے پر کھولا گیا: فبصرک الیوم حدید
دعانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔ اس میں تھا نظر تیری تیرے ہے۔

ادعانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔ اس میں تھا نظر تیری تیرے ہے۔

اشیاء: وہی ہیں کہ خدا کی فیلمنگ اور خدا کی
میں ہیں کہ یہ ایسا نام نہاں کیا ہے جس میں ایک حکیم انسان کی صورت ہے اور خدا کی فیلمنگ کا نام

لیکن خود کو شہید کہی ہوئی کہنے والا اس درجہ کہ ہر جگہ ایک پہلو سے معائنہ ہوا اور ایک پہلو

۹۹

پٹیاں سے غوطا آیا کر میری والدہ فوت ہو گئی ہے اس سخن میرے چھوٹے بھائی کو کوئی سلجھاتے وہ نہیں ہے اور
 خط کے بغیر میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ اس سخن میں فوت ہو گیا ہے اور بڑی جلدی سے بھائی کو دیکھتے ہی چلے آویں اس
 کے پڑھنے سے بڑی تشویش ہوئی کہ اس وقت ایک گھر کے رکن بھی فوت ہے یہ سارے سارے۔ تب مجھے اس
 تشویش میں ایک دفعہ غمزدگی ہوئی اور یہ الہام ہوا۔

إِنَّ كَيْدَ كُنَّ عَظِيمٌ

یعنی اسے عورتوں اور تمہارے فریب بہت بڑے ہیں۔۔۔ اس کے ساتھ ہی تشویش ہوئی کہ یہ ایک خلاف واقعہ ہے
 بتایا گیا ہے تب میں نے۔۔۔ شیخ مدنی کو جو میرا لڑکا تھا پٹیاں روانہ کیا جس نے وہاں آکر یہی کیا کہ اس کی
 اس کی والدہ ہر روز زندہ ہوتی رہیں۔ (ذیل کیجے صفحہ ۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰)

۲۰ ستمبر ۱۸۹۲ء

ظَنَمَاتُ الْإِنْيَاءِ - هَذَا يَوْمٌ عَسِيبٌ - يَوْمَ ذَاكَ الْوَلَدُ وَيَذَى وَيَعْدُ
 الْفَضْلُ - إِنَّ كَوْرًا كَرِيْمًا يَسْتَبِيحُ بِمَا وَجَدَ حَقْرًا الْوَلَدُ
 اور پڑھو قرآن و کتب دینیہ و سنو کی سب سے بڑی کتابیں

۳۱ اکتوبر ۱۸۹۲ء

عِبَادَ اللَّهِ عَنَّا يَوْمَ آتَتْ كَفْرًا آمْرًا إِذَا آتَتْكَ يَوْمَ تَقُولُ
 تَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ - أَنْتَ يَا مَلِيحُ - إِنَّكَ آمْرًا إِذَا آتَتْكَ يَوْمَ تَقُولُ لَهُ
 كُنْ فَيَكُونُ - أَيُّهَا الْمَلِيحُ - أَنْتَ يَا مَلِيحُ - إِنَّكَ آمْرًا إِذَا آتَتْكَ
 يَوْمَ تَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ - أَنْتَ يَا مَلِيحُ - أَنْتَ يَا مَلِيحُ - إِنَّكَ
 آمْرًا إِذَا آتَتْكَ يَوْمَ تَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ - أَنْتَ يَا مَلِيحُ - أَنْتَ يَا مَلِيحُ - إِنَّكَ

۱۔ ترجمہ از مشرق (۱) بنگلہ دیش کے اخبار "پریس" میں شائع ہوا ہے اور اس کے تحت لکھا ہے کہ
 قریب ہے میں صاحب باری سے آتا ہوں۔

۲۔ ترجمہ از مشرق (۱) بنگلہ دیش کے اخبار "پریس" میں شائع ہوا ہے اور اس کے تحت لکھا ہے کہ
 اُسے کہہ کہ ہر جہاں ہر جہاں کی ترجمہ سے ہے۔۔۔ اور یہاں ہے کہ جب ترجمہ کا لفظ کہہ لیا ہے
 ہر جہاں کی پیش قدمی ہے اس کا لفظ "پریس" ہے اور اس کے ساتھ ہے "پریس" ہے اور اس کے ساتھ ہے "پریس" ہے
 اور اس کے ساتھ ہے "پریس" ہے اور اس کے ساتھ ہے "پریس" ہے اور اس کے ساتھ ہے "پریس" ہے
 اور اس کے ساتھ ہے "پریس" ہے اور اس کے ساتھ ہے "پریس" ہے اور اس کے ساتھ ہے "پریس" ہے

تذکرہ محمدی طالب علمین ۱۵۴۱ھ مطابق ۱۹۲۲ء

تجلیات شہید

۳۹۷

کہ جب تو فرسوی یعنی تھوکی جو خدا کے نزدیک آسانی بادشاہت کہوتی ہے ششم ہزار
کے آخر میں شروع ہوا جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں نے پیشگوئی کی تھی تو اس کا اثر ہونا
کہ وہ جو مرت نکاہی لای تھے وہ حقیقی مسلمان بننے لگے جیسا کہ اب تک پلوا کھ کے
قریب میں ہے۔ اور میرے لئے یہ شکر کی جگہ ہے کہ میرے اقرار پلوا کھ کے قریب لوگوں
نے اپنے سامنے نہ لگائیں اور شکر ہے تو یہ کی اور ایک جماعت ہندوئی اور انگریزوں کی
مشرت اسلام ہوئی۔ چنانچہ گل کے محل ہی ایک ہندو میرے اقرار پر مشرت اسلام ہوا جس کا
نام محمد اقبال رکھا گیا۔ اور گل کے محل چند دفعہ اس مقام اپنی کوششوں سے لکھا کہ ایک دفعہ
میری تدفین میں حدت چوٹی لگی جو پہلے مقام کے بعد میں ہے۔

مقام اور میں از راو تعمیر - بدو دانش و مولاں ناز کرند

یہاں خلافت نے اس کی پیشی میں جو ممکن جاتی ہے۔ میرے اقرار پر دین اسلام
کے پیچھے نے کی خوشخبری دی جیسا کہ اس نے فرمایا۔ یا قوم یا قومس انت منی
وانت منک۔ یعنی اے ہاند اور اے صبح! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔
اس کی پیشی میں ایک دفعہ خلافت نے مجھے ہاند قرار دیا اور اپنا نام صبح رکھا۔ اس
سے یہ مطلب ہے کہ میں صبح ہاند کا نام صبح سے فیضیاب اور مستفاد ہوتا ہے، اسی
طرح میرا نور خدا تعالیٰ سے فیضیاب اور مستفاد ہے۔ پھر وہ صبحی دفعہ خلافت نے اپنا نام
ہاند رکھا اور مجھے صبح کر کے پکارا۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنی جلالی دانش میں
ذیہ سے بھر کرے گا۔ وہ پاشید تھا۔ اب میرے اقرار سے ظاہر ہو جائیگا اور اس
کی ایک سے دنیا بے غیر تھی کہ اب میرے ذریعہ سے اس کی جلالی چمک دنیا کی ہر ایک طرف
پھیل چلی۔ اور میں صبح تم جیسی کو دیکھتے ہو کہ ایک طرف سے روشن ہو کر ایک دم
پورا تمام سطح آسمان کی روشن کر دیتی ہے۔ اسی طرح اس زمین میں بھی ہو گا۔ خدا تعالیٰ
کے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تیرے لئے میں زمین پر اترا اور تیرے لئے میرا نام چکا اور

اگر چار پائی پر بیٹھے تو بیٹھتے ہی جان کندن کا غرغروہ شروع ہوا۔ اسی غرغروہ کی حالت میں آپوں نے مجھے کہا کہ دیکھا یہ کیا ہے اور پھر لیٹ گئے اور پہلے اس سے مجھے کہیں اس بات کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا کہ کوئی شخص غرغروہ کے وقت میں بول سکے اور غرغروہ کی حالت میں صفائی اور استقامت سے کلام کر سکے۔ بعد اس کے عین اس وقت جب کہ آفتاب غروب ہوا وہ اس جہاں فلانی سے انتقال فرما گئے انا شد وانا الیراجعون۔ اور یہ بن سب الہاموں سے پہلا الہام اور پہلی پیش گوئی تھی جو خدا نے مجھ پر ظاہر کی دوپہر کے وقت خدا نے مجھے اس کی اطلاع دی کہ ایسا ہونے والا ہے اور غروب کے بعد یہ خبر پوری ہو گئی اور مجھے فخر کی جگہ ہو۔ اور میں اس بات کو فراموش نہیں کروں گا کہ میرے والد صاحب کی وفات کے وقت خدا تعالیٰ نے میری عزت پر سی کی اور میرے والد کی وفات کی قسم کھائی جیسا کہ آسمان کی قسم کھائی۔ جن لوگوں میں شیطانی روح جوش زن ہو وہ تعجب کریں گے کہ ایسا کیوں ہو سکتا ہے کہ خدا کسی کو اس قدر عظمت دے کہ اسکے والد کی وفات کو ایک عظیم الشان صدمہ قرار دیکر اس کی قسم کھائے مگر میں پھر دوبارہ خدا سے عزت و نبل کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ واقعہ حق ہے اور وہ خدا ہی تھا جس نے عزت پر سی کے طور پر مجھے خبر دی اور کہا کہ السلام والطاق اور اسی کو اسی طور پر یاد فائدہ شد علیٰ ذلک۔ ۲۲۔ بائیسواں نشان یہ ہے کہ جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں جب مجھے یہ خبر دی گئی کہ میرے والد صاحب آفتاب غروب ہونے کے بعد فوت ہو جائیں گے تو بموجب مقتضائے بشر یہ کہ مجھے اس خبر کے سننے سے دو پہنچا اور چونکہ ہماری معاش کے اکثر ذمہ وہ آپوں کی زندگی سے وابستہ تھے اور وہ سرکار انگریزی کی طرف سے پنشن پاتے تھے اور نیز ایک رقم کثیر انعام کی پاتے تھے۔ جو ان کی حیات سے مندرجہ تھی۔ اس لئے یہ خیالی گذر کہ ان کی وفات کے بعد کیا ہو گا اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ شاید تنگی اور تکلیف کے دن ہم پر آئیں گے اور سارا خیال بھل کی چمک کی طرح ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصہ میں دل میں گذر گیا تب اسی وقت خود کی ہو کر یہ دوسرا الہام ہوا اللیس اللد لیکاف عبدک یسی کیا خدا اپنے بند کیلئے کافی ہے اور

کہتے ہیں۔ کہ مجھے کئی دفعہ خدا تعالیٰ کی زیارت اپنے والد کی شکل میں ہوئی ہے۔ نیز خا ہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ مجھے امد قحالیے کی زیارت ہوئی اور خا قحالیے نے مجھے ایک ہلدی کی گٹھی دی۔ کہ یہ میری معرفت ہے اے کسبھال کر رکنا۔ جب وہ بیدار ہوئے۔ تو ہلدی کی گٹھی ان کی مٹھی میں موجود تھی اور ایک بزرگ جن کا حضور نے نام نہیں بتایا تہجد کے وقت اپنے حجرہ کے اندر بیٹھے معشئی پر کچھ پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے کشف میں دیکھا کہ کوئی شخص باہر سے آیا ہے اور ان کے پیچھے کا صفحہ نکال کر لے گیا ہے۔ جب وہ بیدار ہوئے تو دیکھا کہ فی الواقع معشئی ان کے پیچھے نہیں تھا۔ جب دن نکلنے پر حجرہ سے باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ معشئی صحن میں پڑا ہے۔ یہ واقعات منا کر حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ کشف کی باتیں تھیں۔ مگر خا قحالیے نے ان بزرگوں کی کرامت ظاہر کرنے کے لیے خارج میں بھی ان کا وجہ ظاہر کر دیا۔ اب ہمارا تقہ مستور جنہت تم حجرہ میں ہمارے پاس تھا ہے۔ میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک نہایت وسیع اور صفحے مکان ہے اس میں ایک ہنگ بچھا ہوا ہے۔ اٹھاس پر ایک شخص حاکم کی صورت میں بیٹھا ہے۔ میرے دل میں ڈاٹا گیا کہ یہ حکم الحاکمین یعنی رب العالمین ہیں اور میں اپنے کپ کر آیا سمجھتا ہوں جیسے حاکم کا کوئی سررشتہ داہوتا ہوئے پھر احکام قضا و قدر کے متعلق لکھے ہیں اور ان پر دستخط کرانے کی غرض سے ان کے پاس لے چاہوں۔ جب میں پاس گیا۔ تو انہوں نے مجھے نہایت شفقت سے اپنے پاس ہنگ پر بٹھا لیا۔ اس وقت میری ایسی حالت ہو گئی۔ کہ جیسے ایک بیٹا پھر باپ سے پھرا ہوا سالہا سال کے بعد ملتا ہے۔ اور قدرتاً اس کا دل بھر گیا اور یا شاید فرمایا اسکو رقت آجاتی ہے اور میرے دل میں اس وقت یہ بھی خیال آیا کہ یہ حکم الحاکمین یا فرمایا رب العالمین ہیں اور کس محبت اور شفقت سے انہوں نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا تو اسکے بعد میں نے دعا حکام جو لکھے تھے۔ دستخط کرانے کی غرض سے پیش کیے۔ انہوں نے رقم سترخی کی دعوات میں جو پاس پڑی تھی

معلوم ہوا کہ خدا نے ان کی زندگی کے پندرہ دن پندرہ سال سے بدل دئے ہیں یہ جو ہزار ہا
 جو اپنی پیشگوئیوں کے بدلنے پر بھی قادر ہے مگر ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ قادر نہیں۔
 نشان ۱۰۶- ایک دفعہ تم ٹکی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی
 پیشگوئیاں لکھیں جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں۔ تب میں نے وہ کاغذ دستخط
 کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تاخیر کے سُرخ کے قلم سے
 اُسپر دستخط کئے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ جب قلم پر زیادہ سیارہ آجاتی
 ہے تو اسی طرح پر جھاڑ دیتے ہیں۔ اور پھر دستخط کر دئے اور میرے ہر اس وقت نہایت برکت
 کا عالم تھا اس خیال سے کہ کس قدر خدا تعالیٰ کا میرے پر فضل اور کرم ہے کہ جو کچھ میں نے چاہا
 بلا وقت اللہ تعالیٰ نے اُسپر دستخط کر دئے اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور اس وقت
 میں اللہ تعالیٰ سنوئی مسجد کے حجرے میں میرے پیر دبارہ تھا کہ اُنکے روبرو خرابے سُرخ کے
 قطرے میرے گرتے تھے اُنکے گرنے پر بھی گرتے اور عجیب بات یہ تھی کہ اس سُرخ کے قطرے گرنے پر
 قلم کے جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا ایک سیکنڈ کا جس میں فرق نہ تھا ایک غیر آدمی اس رات کو
 نہیں سمجھے گا اور شک کرے گا کہ یہ کیا ہے ایک خوب کامنڈا مسوں ہوگا جس کا وہ
 اور کا علم ہوتا ہے اس میں شک نہیں کہ کتا اسی طرح خدا تعالیٰ سے ہست کر سکتا ہے۔ خوں میں یہ لانا
 میں اللہ تعالیٰ کو سنایا اور اس وقت میری آنکھوں سے لکھنوی ہو گئی تھی۔ جہاں اللہ تعالیٰ رویت کا
 اور پریت اثر ہوا ہے اسی میں گرتے جلتے تیرے اپنے پاس نہ لیا اور اتنے کے پاس موجود ہے۔
 یہ اسکی مرتبہ نازلوں سے پہلے انباروں میں میری طرف سے شائع ہو چکا ہے کہ دنیا میں بڑے بڑے
 زلزلے آئیں گے یہاں تک کہ زمین زیر و زبر ہو جائیگی۔ میں ۱۹۰۵ زلزلے جو سان فرانسسکو
 قلم ساؤ فیرو میں میری پیشگوئی کے مطابق آئے وہ تو سب کو معلوم ہیں لیکن حال میں ۱۹۰۶ زلزلے
 جو جنوبی صحرا میں آئے ہیں انکی سخت زلزلہ آیا۔ وہ پہلے زلزلوں سے کم ہے
 جس سے پندرہ چھوٹے بڑے شہر اور قصبے برباد ہو گئے اور ہزار ہا جاں بحق ہوئے۔

انہم لا یقبون الاصلاح۔ فصر الوقت فی انصہم فی حکم اضاعة الوقت
 طمع قبول الحق منهم کقطع العظام من العظمن ورايت انه یحببني و
 یحببني ویرحم علی ویشیر الی ان عکازتہ معی وهو من الناس ربین۔
 رايتنی فی المنام عین اللہ ویتقنت اننی هو ولم یبق لی ارادة ولا
 مطرة ولا عمل من جهة نفسی وصرت کانا عن مثلہ بل کشی تابطہ شیء
 اخر و اختفاء فی نفسہ حتی ما بقی منه اثر ولا رائحة و صار کالمفتودین۔ و
 انی بعین اللہ رجوع الظل الی اصلہ و غیوبہ فیہ کما یجری مثل هذه الحالات
 بعض الاوقات علی العجبین۔ و تفصیل ذلك ان اللہ اذا اراد شیئاً من نظام
 الوجود من تجلیاتہ الذاتیة بمنزلة مشیتہ و علمہ و جوارحہ و توحیدہ
 فیریدہ لاتمام مرادہ و تکمیل مواعیدہ کما جرت عادته بالابدل والاقطاب
 البدیقین۔ فرایت ان روحہ احاط علی واستوی علی جسمی و لفتنی فی ضمن
 وجودہ حتی ما بقی منی ذرة و کنت من الغائبین۔ و نظرت الی جسدی
 فاذا جوارحی جوارحہ و عینی عینہ و اذنی اذنه و لسانی لسانہ۔ اخذنی
 الی واستوفانی و آكد الاستیفاء حتی کنت من الفائزین۔ و وجدت قدرته
 قوته تفور فی نفسی والوہیتہ تتموج فی روحي و ضربت حول قلبی
 من ادقات الحضرة و دقق نفسی سلطان الجبروت۔ فما بقیت و ما بقی
 و ادنی و لا منای۔ و انهدمت عمارة نفسی کلها و تراءت عما مررت
 بہ العلمیہ۔ و انمحت اطلال وجودی و عفت بقایا انانیتی و ما بقیت
 ذرة من هویتی۔ و الالوہیة غلبت علی غلبة شدیدة تاممة و

خدا کا سایہ تیرے پر ہوگا اور وہ تیری پناہ رہیگا۔ آسمان بندھا ہوا تھا اور زمین بھی۔ ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ تو وہ عیسیٰ ہی جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے۔ اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تو دنیا اور آخرت میں وحیہ اور مقرب ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہے۔ اور تمام دنیا پر تجھے بزرگی ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے تمہریاں پر منار بلند تر محکم افتادہ میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا اپنی قدرت نہانی سے تجھ کو اٹھاؤنگا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور اور جلوں سے اُسکی سہانی ظاہر کر دینگا۔ اُس کے لئے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اسے لوگو تمہارے پاس خدا کا نور آیا۔ پس تم مت کر مت ہو۔ وہ قبول ہو۔ ان کے ساتھ کائنات میں جہاں کا تہ نہ کرتے ہی چنانچہ ایک کشت میں میں نے دیکھا کہ میں اور حضرت عیسیٰ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ نہی کشت کو بھی میں براہین میں جواب دیکھا ہوں۔ جسکو ثابت ہوتا ہے کہ ان کی تمام معنات روحانی میرے اندر ہی ہیں۔ کائنات سے وہ موصوت ہو سکتے ہی وہ نمبر میں ہی ہیں۔ اور چونکہ کشت ہے جو آئینکات اسد مسخ ۵۶۵۰۵۶۳ میں منت سے چپ چکا ہے اسکو بیخبرہ ذیل میں صحت کتا ہوں۔ وہ یہ ہے ترجمہ۔ میں نے اپنے ایک کشت میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی مادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں بلکہ وہی ایک روح خدا برتن ہے۔ اور جو گیا ہوں۔

دیکھتے ہیں۔ ہندو بتوں کے آگے اپنی زبان یا ہاتھ یا پیر کاٹ دیتے ہیں اور بہتیرے
 سماں ہندو اپنے سچے کو گناہی ڈال کر اس کا نام مل پروردہ کہتے ہیں۔ اس میں سے بہتیرے
 ایسے گندے ہیں کہ وہ اتنا جلن نافرمانی کے پتے کے نیچے کچل گئے ہیں۔ سولہویں ہندو حکمت
 تیردینے کے قانون نہیں اور تر وہ خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کہلا سکتی ہیں۔ ہمارا تو یہ اعتراض
 تھا کہ گندے کا دھڑلے کے لئے اپنی جان ضائع کرنا قانون قدرت کے مخالف ہے۔ پس کاش
 گریوگ پہلے قانون قدرت کی تعریف میں بندہ کرتے تو اس فاش غلطی میں نہ پڑتے۔ کیا ہم بعض
 دھڑلے کی بے ہودہ حکمت کو جن پر خود قانون قدرت کا اعتراض ہے قانون قدرت کا حکم دے
 سکتے ہیں؟ برگزینے۔

اور پھر طبع یکہ اس بحث میں ٹپنے کا بھی شک نہیں۔ کیا تو وہ اس بات
 کے قائل نہیں کہ حقیقت اقنوم ثانی کو میں کا دوسرا نام ان کے نزدیک ابن اللہ ہے۔ پھانسی ہی
 گئی تھی وہ یہ کہ اس کو مٹانا چاہئے ہے کہ ان کا خدا تین دن تک مراد ہا۔ پس جبکہ خدا ہی مراد ہا تو
 اس مراد تک اس دنیا کا انتظام کون کرنا ہوگا؟

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یہ باتیں حضرت مسیح کی تعلیم میں نہیں تھیں۔ ان کی تعلیم میں تو یہ ہے
 کوئی بھی زیادت نہیں تھی۔ انہوں نے صاف صاف کہا تھا کہ میں انسان ہوں۔ ہاں جیسا کہ خدا
 کے مقبولوں کو رحمت اور قربت اور محبت کے خدا تعالیٰ کی طرف سے القاب ملتے ہیں۔ اور ہا
 نیا کہ وہ لوگ خود مشق الہی کی محبت میں محبت اور کیل کے اتفاقاً ٹنڈ پر ہاتھ ہیں ایسا ہی ہاں
 کا بھی صل تھا۔ اس میں کیا شک ہے کہ جب کوئی انسان سے محبت کرے یا خدا سے تو جب وہ محبت
 کمال کو پہنچتی ہے تو محبت کو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کی روح خدا اس کے محبوب کی روح ایک ہو
 گئی ہے۔ اور فنا نظری کے مقام میں بلاوقات وہ اپنے میں محبوب سے ایک ہی دیکھتا ہے۔
 یہ سکاں حاجت کو اپنے ملہات میں خالق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تو مجھ سے اور میں

نوٹ: یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یہ باتیں حضرت مسیح کی تعلیم میں نہیں تھیں۔ ان کی تعلیم میں تو یہ ہے

تجھ سے ہوں اور زمین و آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے ساتھ
ہیں اور تو ہمارے پانی میں سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے اور
تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تو مجھ سے اس مقام اٹھاؤ
میں سے جو کسی مخلوق کو معلوم نہیں۔ خدا اپنے عرش سے تیری تعریف
کرتا ہے۔ تو اس سے نکلا اور اس نے تمام دنیا سے تجھ کو چنا۔ تو میری
درگاہ میں وجیہ ہے۔ میں نے اپنے لئے تجھ کو پسند کیا۔ تو جہان کا
نور ہے۔ تیری شان عجیب ہے۔ میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤنگا۔ اور
تیرے گروہ کو قیامت تک غالب رکھوں گا۔ تو برکت دیا گیا۔ خدانے
تیری مجتد کو زیادہ کیا۔ تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کریگا۔
تو کلمہ لا ایل الا اللہ ہے پس تو مٹایا نہیں جائے گا۔ میں فوجوں کے سمیت
تیرے پاس آؤنگا۔ میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملیگا۔ میں تجھے عزت دوں گا۔
اور تیری حفاظت کروں گا۔ یہ ہو گا یہ ہو گا یہ ہو گا اور پھر انتقال ہو گا۔ تیرے
میرے کامل انعام ہیں۔ لوگوں کو کہدے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ
میرے پیچھے چلو۔ تا خدا بھی تم سے پیار کرے۔ میری پجاری پر خدا گواہی دینا
ہے پھر کیوں تم ایمان نہیں لاتے۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہو۔ میں نے
تیرا نام متوکل رکھا۔ خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ ہم تیری تعریف
کرتے ہیں اور تیرے پروردگار بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہیں گے کہ اس نور کو
بجھا دیں مگر خدا اس نور کو جو اس کا نور ہے کمال تک پہنچائے گا۔ ہم ان کے
دلوں میں رعب ڈالیں گے۔ ہماری فتح آئے گی اور زمانہ کا کاروبار ہم پر
ختم ہو گا۔ اس دن کہا جائے گا کہ کیا یہ حق نہ تھا۔ میں تیرے ساتھ ہوں جہاں
تو ہے۔ جس طرف تیرا منہ اس طرف خدا کا منہ۔ تجھ سے بیعت کرنا

ایسا ہی جیسا کہ مجھ سے۔ تیرا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔ لوگ دُور دُور سے تیرے پاس آئیں گے اور خدا کی نصرت تیرے پر اترے گی۔ تیرے لئے لوگ خدا سے الہام پائیں گے اور تیری مدد کریں گے۔ کوئی نہیں جو خدا کی پیشگوئیوں کو ٹال سکے۔ اسے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی اور تیرا ذکر بلند کیا گیا۔ خدا تیری حجت کو روشن کرے گا۔ تو بہاؤ ہے۔ اگر ایمان تیرا میں جوتا تو تو اسکو پالیتا۔ خدا کی رحمت کے خزانے تجھے دینے لگے۔ تیرے باپ وادے کا ذکر منقطع ہو جائیگا اور خدا ابتدا تجھ سے کرے گا۔ میں نے ارادہ کیا کہ آپنا جانسین بناؤں تو میں نے آدم کو لینے تجھے پیدا کیا ہے۔

اور اہلین {خدا تیرے انما تریا} خدا تجھے ترک نہیں کرے گا اور نہ چھوڑے گا جب تک کہ پاک اور طہید میں فرق نہ کرے۔ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے۔ میں نے اپنی رفیع تجھ میں بھجوا دی۔ تو دود دیا جائیگا اور کسی کو گریز کی جگہ نہیں رہے گی۔ تو حق کیساتھ نازل ہوا اور تیرے ساتھ نبیوں کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ خدا نے اپنی فرستادہ کو بھیجا تا اپنی دین کو قوت دے اور سب دینوں پر اسکو غالب کرے۔ اسکو خدا نے قادیاں کے قریب نازل کیا اور وہ حق کیساتھ اتر اور حق کیساتھ اٹار گیا اور ابتدا سے ایسا ہی مقرر تھا۔ تم گڑھے کے کنارے پہنچے خدا نے تمہیں نجات دینے کیلئے اُسے بھیجا۔ اے میرے احمد تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری زندگی کا ذمہ اپنے ہاتھ سے لگایا۔ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا اور تیری مدد کروں گا۔ کیا لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں کہ خدا مجھ سے چھین لیتا ہے جسکو چاہتا ہے۔ اور اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا۔

خدا کا سایہ تیرے پہلو ہوگا اور وہ تیری پناہ دے گا۔ آسمان بندھا ہوا تھا اور زمین بھی۔ ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ تو وہ عیسیٰ پر جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا، ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے۔ اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تو دنیا اور آخرت میں وحید اور مقرب ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہے۔ اور تمام دنیا پر تجھے بزرگی ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے مہربان پر منار بلند تر محکم افتاد میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا اپنی قدرت نکالی سے تجھ کو اٹھاؤنگا۔ دنیا میں ایک مذہب آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور اور جلوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اُس کے لئے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اسے لوگوں کے پاس خدا کا نور آیا۔ پس تم متکرممت ہو۔ وغیرہ۔ انہوں نے ساتھ کاشتات ہیں ہمیں کی مانند کرتے ہیں پھر ایک کشت میں نے دیکھا کہ میں اور حضرت عیسیٰ ایک ہی بھر کے دو گڑھے ہیں۔ بس کشت کو بھی میں باہن میں پاپ چکا ہوں۔ جسکی ثابت ہوتا ہے کہ ان کی تمام صفات روحانی میرے قدری اور ہی کلمات سے وہ موصوف ہونگے ہیں وہ بھر میں بھی ہیں۔ اور پھر ایک کشت ہے جو آئینکات اس نام صفحہ ۵۶۲ و ۵۶۵ میں منت سے چھپ چکا ہے جسکو عینہ ذیل میں صفحہ کتابوں۔ وہ یہ ہے ترجمہ۔ میں نے اپنے ایک کشت میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور حق کی ایک وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی تادمہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور میں ایک سے اعداد برتن کی طرح ہو گیا ہوں۔

خدا کا سایہ تیرے پر ہو گا اور وہ تیری پناہ رہے گا۔ آسمان بندھا ہوا تھا اور زمین بھی۔ ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ تو وہ عیسیٰ ہی جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہو سکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے۔ اور یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تو دنیا اور آخرت میں وحیہ اور مقرب ہے۔ تیرے پر انعام خاص ہے۔ اور تمام دنیا پر تجھے بزرگی ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے تمہاریاں پر منار بلند تر محکم افتاد میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤنگا۔ دنیا میں ایک مذہب آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور اور غلوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اُس کے لئے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے اعمال کی قوت سے پہنچ نہیں سکتا تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف وہ نسبت ہے جس کی مخلوق کو آگاہی نہیں۔ اسے لوگو تمہارے پاس خدا کا نور آیا۔ پس تم منکر مست ہو۔ وغیرہ۔ اور ان کے ساتھ کائنات میں جہاں کی تائید کرتے ہیں پناہ ایک کشت میں نے دیکھا کہ میں اور حضرت عیسیٰ ایک ہی جہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اس کشت کو بھی میں جہاں میں چکا ہوں۔ جسک ثابت ہوتا ہے کہ ان کی تمام صفات۔ جہاں میرے اندر ہیں اور جن کائنات سے وہ موصوف ہو سکتے ہیں وہ جہر میں بھی ہیں۔ اور پھر ایک اور کشت ہے جو آئینکات اسلام صفحہ ۵۶۴ تا ۵۶۵ میں صحت سے چھپ چکا ہے۔ اُسکو بیخود ذہن میں درج کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے ترجمہ۔ میں نے اپنے ایک کشت میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی نادرہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا اور میں ایک سدا خداداد برتن کی طرح ہو گیا ہوں۔

یائس شے کی طرح جسے کسی دوسری شے نے اپنی فعل میں دبا لیا ہو اور اُسے اپنے اندر بالکل
 جتنی کر لیا ہو وہاں تک کہ اُس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ
 اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے نہیں کر لیا۔
 یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضاء اُس کو اعضاء
 اور میری آنکھ اُس کی آنکھ اور میرے کان اُس کے کان اور میری زبان اُس کی زبان بن گئی تھی میرے
 رب نے مجھے پورا اور پورا پورا کر میں بالکل اس میں جو ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اُس کی قدرت اور
 قوت مجھ میں جوش مارتی اور اُس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ حضرت عزت کے خیمے میرے
 دل کے چاند طرف نکلتے گئے اور سلطان ہجرت نے میرے نفس کو پس ٹالا۔ سو نہ تو میں
 میں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنا ہی باقی رہی۔ میری اپنی عبادت گر گئی اور رب العالمین کی عبادت نظر آنے
 لگی اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی اور میں سر کے ہاتھ سے نالوں پانک اسکی
 طرف کھینچا گیا۔ پھر میں ہر مغز ہو گیا جس میں کوئی پوست نہ تھا اور میرا تیل بن گیا جس میں کوئی تیل
 نہیں تھی اور مجھ میں اور میرے نفس میں خالی ڈال دی گئی۔ پس میں اُس شے کی طرح ہو گیا جو نظر نہیں
 آتی یا اُس قطرہ کی طرح جو دنیا میں جاٹے اور وہ اُس کو اپنی چادر کے نیچے چھپانے میں حالت
 میں نہیں کہیں جانتا تھا کہ اس کے پہلے میں کیا تھا اور میرا وجود کیا تھا۔ الوہیت میری رگوں اور
 پشوں میں سموت کر گئی اور میں بالکل اپنے آپ سے کھو گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے سب
 اعضاء اپنے کام میں لگائے اور اس ذرہ سے اپنے قبضہ میں کر لیا اُس سے زیادہ ممکن نہیں۔
 چنانچہ اس کی گرفت سے میں بالکل معدوم ہو گیا اور میں اُس وقت عقین کرتا تھا کہ میرا اعضاء
 میرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء ہیں۔ انہیں خیال کرتا تھا کہ میں اپنے سارے وجود سے
 معدوم اسی اپنی ہویت سے قطعاً کھو چکا ہوں اب کوئی شریک اور متاع روک کر سنے والا
 نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور علم اور تھی اور شریقی اور
 حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا۔ اس اُس حالت میں نہیں رہوں کہ راتھا کہ ہم ایک نیا نظام

اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سورئہ نے پہلے تو آسمان اور زمین کو ایسا ہی
صورت میں پیدا کیا جس کی کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر ئی نے مشاہدہ کے مطابق اس کی
ترتیب و تفریق کی۔ اور ئی دیکھتا تھا کہ زمین کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر ئی نے آسمان دنیا کو
پیدا کیا اور کہا اِنَّا زَيِّنَا السَّمَاءَ الدَّانِيَا بِمَحَاجِرٍ مِّثْيَبٍ۔ پھر ئی نے کہا اب ہم انہیں
کوٹی کے خلاف سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی
اور میری زبان پر جاری ہوا اِردتُ اِنِ اسْتَمْتَلَتْ فَاخْلَقْتُ اَدَمَ۔ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِي اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ۔

یہ الہامات ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری نسبت میرے پو ظاہر ہوئے انہیں
قیم کے اور بھی بیعت سے الہامات ہیں جو قرینہ محسوس ہیں سے شائع کر رہا ہوں۔ اور
بیعت سے ان میں سے میری کتاب براہین احمدیہ اور دوسری کتابوں میں چھپ کر شائع ہو چکے
ہیں۔ سب حضرات پادری صاحبان سمجھیں اور خود کریں اور ان الہامات کو یوں صحیح کے الہامات
نے ثابت کریں اور پھر انصافاً کہہ دیں کہ کیا یسوع کے وہ الہامات جن سے وہ اس کی خدائی
کا دعوے میں ان الہامات سے بڑھ کر ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ اگر کسی کی خدائی ایسے الہامات اور کلمات
سے ممکن ہو سکتی ہے تو ان میرے الہامات سے تو زیادہ میری خدائی یسوع کی نسبت بدتر ہوا
ثابت ہوگی اور سب سے بڑھ کر ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدائی
ثابت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ آپ کی وحی میں صرف یہی نہیں کہ جسے تجھ سے بیعت کی اٹھنے
خدا سے بیعت کی اور نہ صرف یہ کہ خدائی نے آپ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے۔ اور
آپ کے ہر ایک فعل کو اپنا فعل ٹھہرایا ہے۔ اور یہ کہہ کر دمایا اِنْعَلِقْ عَنِ الْاٰهْوٰی اِنَّ هُوَ
اَلَا دُوٰی اِيْتُوْنِيْ اَيْبٰكِيْ تَمَامَ كَلِمٍ كَوٰ اِيْتُوْنِيْ كَلِمٍ مِّثْرًا يٰسَ۔ بلکہ تمام لوگوں کو آپ کے بندے
قریب ہے جیسا کہ فرمایا اِنْعَلِقْ يٰاَعْبَادِيْ۔ یعنی کہہ کر اسے میرے بندہ۔ پس ظاہر ہے کہ
پھر قدرت اور حماقت سے ان پاک کلمات سے پانچویں صلی اللہ علیہ وسلم کی

اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سوئی نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجسامی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے مشاہق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا انا زینا السماء الدنيا بعصا يسح۔ پھر میں نے کہا بسم الله کوئی کے غمخیز سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے ابہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا ارددت ابن استخفاف فخلق آدم۔ انا خلقنا الانسان في احسن تقويم۔

یہ ابہامات ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری نسبت میرے پر ظاہر ہوئے وہاں قیام کے اور بھی بیعت سے ابہامات ہیں جو قرینہ عیسویں سے شائع کر رہا ہوں۔ اور بیعت سے ان میں سے میری کتاب برائین احمدیہ اور دوسری کتابوں میں چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔ سب حضرات پادری صاحبان سوچیں اور خود کریں ابہامات کو یسوع کے ابہامات سے متاثر کریں اور پھر انصافاً کہہ دیں کہ کیا یسوع کے وہ ابہامات جن سے وہ اس کی خدائی ثابت ہو سکتی ہیں ان ابہامات سے بڑھ کر ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ اگر کسی کی خدائی ایسے ابہامات اور کلمات سے نکل سکتی ہے تو ان میں سے ابہامات سے نعوذ باللہ میری خدائی یسوع کی نسبت بددیوباری ثابت ہوگی اور سب سے بڑھ کر ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدائی ثابت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ آپ کی وحی میں صرف یہی نہیں کہ جس جس قوم سے بیعت کی انیسویں صدی سے بیعت کی اور نہ صرف یہ کہ خدائی نے آپ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے۔ اور آپ کے ہر ایک فعل کو اپنا فعل ٹھہرایا ہے۔ اور یہ کہہ کر کہ وما یمنطق عن الہوی ان ہو آدمی کی جیسی آپ نے تمام کام کو اپنی قوم ٹھہرایا ہے بلکہ ایک جگہ اور تمام دنوں کو آپ کے بندے ٹھہرایا ہے جیسا کہ فرمایا ہے قل یا عبادی یعنی کہہ کر کہ اسے میرے بندو۔ پس ظاہر ہے کہ یہ بیعت اور محنت سے اور پاک کلمات سے پانچویں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول الہ کن فیکون۔ تو روز نزل چو بار بار آئی
تو جس بات کا ارادہ کرتا ہو وہ تیرے حکم سے ہی نمودار ہوتا ہے۔ اسے میرے بندے چونکہ تو میری فرمائشوں

خدا پر رحمت بہا رہی پانے، انا امتنا اربعة عشر دو اباد
بار بار آتا ہوا اسٹی اب تو خود کیسے کہ تیرے پر رحمت کی بات ہوئی یا نہ۔ ہم نے چودہ بار پلٹ کر دیا۔
ذالک بہا عصوا وکانوا یعتدون۔ سراسر انجام جاہل جنہم بود۔
کیونکہ وہ تانہ رہتی میں سر سے گذر گئے تھے۔ جاہل کا انجام جہنم ہے۔

کہ جاہل نکو حاقبت کم بود۔ میری فتح ہوتی میرا غلبہ ہوا۔
جاہل کا خاتمہ بالغیر کہ ہوتا ہے میری فتح ہونے میرا غلبہ ہونا۔

انی امرت من الرحمن فأتونی۔ انی حی الرحمن۔ انی لا احد
میں خدا کی طرف سے غلبہ کیا گیا ہوں پس تم میری طرف آ جاؤ۔ یہ خدا کا چاہا گاہ ہوں۔ اس کے گشتہ

ریح یوسف لولا ان یقتدون۔ الم ترکیف فعل
یوسف کی خوشبو آتی ہے اگر تم یہ نہ کہو کہ شخص بہک رہا ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے

ربک باصحاب الفیل۔ الم یجعل کیدہم فی تضلیل
تو نے اس صحابہ فیل کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اس نے ان کے کد کو ٹھکر اتھرا نہیں ہوا۔

وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے خلاف نہیں ہوگا۔
وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے خلاف نہیں ہوگا۔

انا عفونا عنک۔ لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذ لقمتم
ہم نے تم سے عافیت کیا۔ خدا نے بدر میں تمہیں چوڑھویں صدی میں تمہیں ذات میں پکڑا تھا ہی مدد کی۔

وقالوا ان هذا الاختلاق۔ قل لو کان من عند غیر اللہ
اور کہیں کے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ انکو کہہ کر کہہ لو کہ یہ خدا کا ہے نہ کہ کسی اور کا۔

اس کی تصریح نہیں کی گئی۔ فاطمہ اعلم۔ منشا۔

خلیبیہ

۵۵

النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ - فَجَعَلَنِي مَظْهَرَ الْمَسِيحِ عِنْسِي

نہ کی ہم کہہ آید	ہیں ہر جگہ ظہور میں	ہے
مظہر ہر جگہ	ہیں ہم کو	ہے

ابن مَرْيَمَ لِدَافِعِ الضَّرِّ وَابَادَةِ مَوَارِدِ الْعَوَايَةِ -

ہے ہر جگہ	تک ہر جگہ سے	دگر ہی را	قد فراید
ہے ہر جگہ	تک ہر جگہ سے	دگر ہی را	قد فراید

وَجَعَلَنِي مَظْهَرَ النَّبِيِّ الْمُقَدِّمِ أَحْمَدًا أَحْزَمَ

ہے ہر جگہ	ظہر ہدی	ہم اکرم فرمود
ہے ہر جگہ	ظہر ہدی	ہم اکرم فرمود

لِقَاضِيَةِ الْخَيْرِ وَإِعَادَةِ عَهْدِ الْبِرِّيَّةِ وَالْهُدَايَةِ -

کہے ہر جگہ خیر پرسانہ	دہا کی ہدایت و ہدایت را دوبارہ فرستد
تاکہ لوگوں کو نیکو چنلوں	ادھو ہدایت و ہدایت کی بارشوں کو دوبارہ آگے

وَتَطْهِيرِ النَّاسِ مِنْ دَرَنِ الْعَقْلَةِ وَالْجِنَايَةِ -

دھوم را ناز چوک ظمت	دنگ بگاری پاک کن
ہر لوگوں کو ظمت سے نیکو چنلوں	کے بل سے پاک کرے

فَجَعَلَنِي فِي الْخَلْقَيْنِ الْمَهْرُودَيْنِ الْمُصَيَّفَيْنِ

ہیں میں	نہ رنگ تھم ام	کہ رنگیں ہستہ
ہیں میں	نہ رنگ تھم ام	کہ رنگیں ہستہ

بِصَبْغِ الْجَلَالِ وَصَبْغِ الْجَمَالِ - وَأَعْطَيْتُ صِفَةَ

ہر جگہ جلال	رنگ جلال	د تاہم شدم صفت
ہر جگہ جلال	رنگ جلال	د تاہم شدم صفت

ہر جگہ جلال	رنگ جلال	د تاہم شدم صفت
ہر جگہ جلال	رنگ جلال	د تاہم شدم صفت

لَا تَفْكَارُ وَالْإِحْيَاءُ مِنَ الرَّبِّ الْفَعَالِ ۚ فَأَمَّا الْجَلَالُ

فان کہوں زندہ کروں لا یمددگار سے کہ ہر کار تکر است مگر جوئے کہ وہاں شدم
تاک کہ زندہ کرے کہ نہ کہ صفت کا کہ ہے اور صفت خدا یعنی کہ حرکت بیکاری ہے یہاں وہ جلال

الذِي أُعْطِيَتْ فَهُوَ أَشْرُّ لِرُؤْيَى الْعَيْسَوِيِّ مِنْ

ہیں ان اثر
جو کہ کو رہا ہے وہ میرے اُس پرند کا اثر ہے جو عیسوی زندہ ہے اور جو خدا کی

اللَّهِ ذِي الْجَلَالِ ۚ لَا يَبْدُ بِهٖ سِرُّ الشِّرْكِ الْمَوَاجِ

فلانے کہ خدا اہل است اس سے ان ہی شرک دانیت کم کہ موع زندہ
فرت سے ہے مگر جن شرک کہ ہی کہ انہ کوں جو

الْمُجْرِمِينَ عَقَائِدُ أَهْلِ الضَّلَالِ ۚ الْمُشْتَعِلُ بِكَمَالِ

و موجود نہ عقائد گراہن است
مگر وہی کے عقیدوں میں موع نہ ہی ہے نہ موجود ہے اور اپنی باری بزرگ میں

الْأَشْتَعَالِ ۚ الَّذِي هُوَ أَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ فِي

مشتعل است آنکہ وہ مشتم فضانے دانندہ
بزرگ رہے ہے اور جو حالات جاننے واسے خدا کی نظریں ہر ایک و کاسے

۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵	<p>قد اقلت فمودة انی ما اتيت بالعبس ولا السنان - وانما اتيت بالآيات بر مقتضای کہیں بہ تشریح و تفسیر ان جہاں اتیت کہ کتب میں ہر جہاں والقولہ القدسیہ ومن البیان فجلا علی مروج طورا بالجنود والانبیاء - منہ دکرت تفسیر ومن بیان ہیں جہاں سے لا اسوں است نہ کہ شکر و مدعا ان - منہ توت تفسیر اور بیان ہے - ہی میں بظلمت ملتی ہے در شکر کہ مانتہ - منہ</p>
--	--

ہاں صحیح صحیح

۸۱

میرے سات کو کچھ اپنے عقائد کے برخلاف پا کر اپنے دلوں میں کہا کر یا الٹی کیا تو ایسے
 انسان کو اپنا خلیفہ بنانے گا کہ جو ایک مفسد آدمی ہے جو باحق قوم میں بھوٹ ڈالتا
 ہے اور علماء کے مسلمات سے بہر جاتا ہے۔ تب خدا نے جواب دیا کہ جو مجھے معلوم ہے وہ
 نہیں معلوم نہیں۔ یہ خدا کا کام ہے کہ جو مجھ پر نازل ہوا اور حقیقت میرے اور میرے خدا
 کے وہاں ایسے ہر ایک دائرہ میں کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے
 جو قابل بیان نہیں۔ اور اس زمانہ کے لوگ جس سے بے خبر ہیں پس یہی معنی ہیں اس
 دلی بات کے کہ قال لی اعلم ما لا تعلمون۔ پھر تعبیہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
 کہ یہ شخص مجھ سے نزدیک ہوا اور میرا قرب کامل ہوا ہے۔ اور پھر یہاں کے ہر شخص
 مخلوق کے لئے انکی طرف توجہ ہوا اور مجھ میں اور مخلوق میں ایک واسطہ ہو گیا جیسا کہ
 دنیویوں میں دتر جو سہ اس لئے کہ وہ اس ذمیاتی مقام پر ہے وہ دین کو تڑمرو زندہ
 کر دیا اور شریعت کو قائم کر دیا۔ یعنی بعض خطیوں جو مسلمانوں میں رائج ہو گئی ہیں اور باحق
 انصاف علیٰ شہید علیہم کی طرف ان خطیوں کو منسوب کیا جاتا ہے۔ ان سب خطیوں
 کو ایک حکم کے منصب پر چوکر رکھ کر سہ گا۔ اور شریعت کو جیسا کہ امتداد میں
 سیدی تھی سیدی کر کے دکھانا ہے گا۔

پھر انہی شیگوئیوں کے بارے میں بلال بن احمدیہ میں اور بھی ایسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے۔ نُصْرَتٌ وَقَوْلَاتٌ حَیْنٌ مَّأْسُومٌ۔ اور یہ قولوں تھیں جسیخ
 ملتھم۔ سیتھزم الجھم وریولون الدبر۔ وان یروا انہ یعرضوا ویقولوا
 عھم مستھم۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فانہ یوحیٰ بحکم اللہ۔ واعلموا
 ان اللہ یوحیٰ الی من یشاء منہ۔ ومن کان باللہ کان اللہ لہ۔ قل ان
 افتقرتہ فقل لجرار شہید۔ یا احمدی انت مرادی ومعنی غرہت
 کولتاک سیدی۔ آگاہ الناس جیسا۔ قل هو اللہ عجیب۔ لا یتمثل

۹۴

یہ جگہ صفحہ 205 پر درج ہے

ان کے بارے میں صحیح صحیح نمبر 83 صحیح صحیح نمبر 21 صفحہ 81 اور مرزا کا دہلی

اسلامی قرآنی

۴۴

ظاہر ہے کہ بچے اہل فی سہم انجیما اشارے کے طور پر ہے۔ اور عبادت میں اسے
 ایک درجے کی عبادت کما یہ مقرر قرآنی گئی ہیں۔ جیسا کہ حضرت یحییٰ موعود
 علیہ السلام نے ایک سو گھر پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت
 آپ پر اس طرح طاری ہوئی۔ کہ گویا آپ عبادت میں۔ اور اللہ تعالیٰ اسے
 ربوبیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا بچتے والے کے لئے اشارہ کافی ہے
 پس جن لوگوں کو میرا وہ رقم جو میں نے حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کی عبادت
 میں لکھا تھا اور اس میں اپنی کشفی حالت ظاہر کی تھی میرے جنون کی دلیل
 نظر آتا ہے وہ اپنے ایمان کی فکر کریں اور قرآن کے الفاظ ثابت خلاف تمام
 وہ جنت و من وہا جنت پٹا کی کوئی پر اپنے ایمان کو رکھیں یہاں
 اللہ تعالیٰ ڈرنے والے کو وہ جنت عطا فرمائے گا وہ فرماتا ہے جس کی
 تعریف وہ میانی فقرات ہیں۔ یعنی اون میں پٹے ہونگے۔ لو اور مرجان ہونگے
 سرخانے ہونگے و غیرہ وغیرہ اظہار میں فرماتا ہے کہ اون دو جنتوں سے ذرا
 جنت اور بھی ہیں یعنی جیسے مرنے کے بعد اون کو وہ جنت ملیں گے ایسے ہی
 اسی دینی زندگی میں ہی وہ جنت ملیں گے اور الفاظ من کان فی حنہ انما
 فی الاخرۃ اعنی۔ اس کی تشریح ہے۔

اب یہاں صاحب اور مولوی محمد مسلی صاحب مہربانی فرما کر کہوں کہ کہیں
 ان کو وہ جنت کون سے حاصل ہیں۔ یہ بھی اعتراض کر دینا تو بڑا آسان ہے
 خود کسی عنایت کے موصوفہ پیکر بتا دیں۔ اب میں مختصر طور پر اون جو لوگوں
 اور کشفوں کو ظاہر کرتا ہوں جو بطور پیشگوئی ظاہر ہوئے اور جو نے والے
 ایک سال سے زیادہ عرصہ گزرا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ شاہ کے گرد
 مسلمان بادشاہ کی پیشین گوئی ہو رہی ہے انجام کہ معلوم نہ ہوا تھا مگر تاہم

اسلامی قرآنی ٹریکٹ نمبر 34، دارالافتاء اسلامیہ، رازا آباد دہلی

کشتوف

تقریباً ۱۹۷۰

کیا جانتے تھے کہ میں مریم کہا جانتے۔ اور کیا آج سے بیس بائیس برس پہلے ہلکا اس سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تلاش کر اقل پینا نام مریم رکھتا اور میرے چکر افراد کے طور پر یہ الہام بنا تا کہ چلنے زمانہ کی مریم کی طرح مجھ میں بھی جینسی کی روح پھولتی گئی اور پھر آخر کار صفر ۵۵۶ء ہوا میں اسخوریہ میں یہ لکھ دیا گیا کہ میں مریم ہو۔ جینسی کی گاہے موزوں خود کرنا اور خدا سے ڈرو ہرگز یہ فحشا کا کمال نہیں ہے یا ایک اور دینی کتبیں انسانوں کے قہم اور قیاس کے بالاتر ہیں مگر براہین اسخوریہ کے تاریخ کے وقت جس پر ایک زمانہ گذر گیا مجھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو میں اسے براہین اسخوریہ میں یہ کہوں لکھتا کہ جینسی مسیح ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا۔ سو چونکہ خدا جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائیگی۔ اس لئے کہ اس نے براہین اسخوریہ کے تیسرے مقدمہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین اسخوریہ سے ظاہر ہے وہ بھی ایک صفت مریمیت میں نہیں ہے۔ یہ عقلی باتیں اور پردوں میں نشوونما پاتا رہا۔

پھر جب اس پر دوبارے گذر گئے تو جیسا کہ براہین اسخوریہ کے مقدمہ چہارم صفر ۱۹۶۶ء میں درج ہے جو مریم کی طرح جینسی کی روح مجھ میں فلج کی گئی اور استواء کے رنگ میں مجھے حاطہ ظہر ا گیا اور آخر کی حمید کے بعد جو اس بیعت سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر ہوا ہے۔ براہین اسخوریہ کے مقدمہ چہارم صفر ۵۵۶ء میں درج ہے مجھے مریم سے جینسی بنا لیا گیا ہے۔ اس سے میں ابن مریم ٹھہرا اور خدا نے براہین اسخوریہ کے وقت میں اس پر ترغیب کی مجھے خبر نہ دی۔ حالانکہ صاف خدا کی وحی ہوا اس راز پر مشکل نہیں میرے پر نازل ہوئی اور براہین میں درج ہوئی۔ مگر مجھے اس کے معنی اور تہذیب پر اطلاع نہ ہوئی۔ اسی واسطے میں نے مسلمانوں کی طرح عقیدہ براہین اسخوریہ میں لکھ دیا۔ تاہم یہ سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہے۔ وہ ایسا لکھتا ہے الہامی نہ تھا جس پر ہی تھا۔ مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں۔ کیونکہ مجھے خود خود غیب کا دعویٰ نہیں ہے بلکہ کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ لکھا دے۔ سو اس وقت تک حکمت الہی کا یہی

تاریخ صفحہ 47، معجم مدنی خزائن جلد 19 صفحہ 150 امر داتا دیانی | یہ جملہ صفحہ 206 پر درج ہے

گشتیوں

۵۱

تقریباً

تعمنا تھا کہ براہین حدیث کے بعض الفاظ سے میری فکر میں نہ آتے کہ جب وہ گیارہ
 وہ ائمہ اربعہ مجھے سمجھائے گئے۔ تب میں نے معلوم کیا کہ میرے پاس وہی صحیح حدیث ہے جس میں
 کوئی نئی بات نہیں ہے۔ وہی وہی ہے جو بلوچ احمدی میں آیا ہے۔ تصریح کے ساتھ یہ ہے کہ ایک
 الہام کا بھی ذکر کرتا ہوں۔ اور مجھے یاد نہیں کہ میں نے وہ الہام اپنے کسی ساتھی یا دوست سے
 شائع کیا ہے یا نہیں۔ لیکن یہ یاد ہے کہ بعد از ان کے کہ میں نے سنایا تھا اور میری یادداشت
 کے الفاظ میں موجود ہے۔ اور وہ اس زمانہ کا ہے جبکہ خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا
 اور پھر فریخ زور کا الہام کیا۔ پھر بعد اسکے یہ الہام ہوا تھا۔ **فاجامعنا المنان الخ**
المنانۃ قالت یا لیتنی مت قبل هذا وکنت نسیا منیا۔ یعنی پھر یہ کہ وہ
 اس عاجز سے ہے۔ درود روزہ تکبیر کی طرف لے آئی تیسے جمع ہواں اور جاہل اور
 بے خبر علماء سے واسطہ پڑا۔ جن کے پاس ایسے کا پہل سے تھا جنہوں نے تکبیر پڑھ کر اور
 گالیاں دیں اور ایک طوفان برپا کیا۔ تب مریم نے کہا کہ اس میں اس سے پہلے مریم اور
 نام و نشان آتی نہ رہتا۔ یہ اس شوکی طرف اشارہ ہے جو ابتدا میں ہوا۔ اور اس طرف سے
 یہ ہیئت مجموعی پڑا اور وہ اس دور سے کہ برہان شدت کے ایک اور لمحہ ہو گیا۔ اور اس
 فنکارنا چاہا۔ تب اس وقت جبکہ اہل حق ناگھوں کا شور و طوفان ہو گیا۔ اور یہ کہ
 ہجرت خدا تعالیٰ نے نقشہ کشی نہیں کیا۔ اور اسکے متعلق اور بھی الہام ہے جس کا لفظ ہے
قریظا۔ ما کان ابوی امرؤ سؤو و ما کانک انتک یعیبک۔ اور اس کے ساتھ الہام
 ہوا ہے کہ صفحہ ۵۱ میں موجود ہے۔ **لیس اللہ یکن عینا۔ و لیکنک**
ایۃ القاسم۔ و رحمة قنا و کانا امر متضیبا۔ **واللہ الذی فیہ تکرر**
 دیکھو یہاں انہی صفحہ ۵۱ سطر ۱۰-۱۱۔ ترجمہ اور لوگوں نے کہا کہ اسے حرم کہتے ہیں
 اور قابل قرین نام دیکھا یا جو راستی سے نہ ہے۔ تیرا آپ بھرتی ہاں آئی ہے۔

نوٹ۔ اس الہام نے مجھے یہاں تک کہ میں اس سے پہلے یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ

مجھے سلام ہوئی تو اب وہ ہے کہ تو اللہ وینے جو بابت جو وہی یہ پیرانا یا بائیسہم . اللہ
 وہی اللہ ہے: یعنی خدا تعالیٰ اس کی یا وہی کہ جو کسی قوم کے مثال حال ہے تو میں کیا جب تک کہ
 قوم میں باتوں کو پہنچے سے کہہ دے کہ جو اس کے دل میں ہے۔ اس خدا نے اس قوم کو جو اس کے علم
 میں ہے اللہ سے کہتا تھا: "تو اس کے بعد تو میں کہتے ہیں کہ الہام آپ بنا لیا ہے۔ میں کے
 جواب میں کیا کہیں اور کیا کہیں۔ اے بدعت بدگناہ! کیا ممکن ہے کہ کوئی ظاہر جو ٹھانڈے
 اور پیرانوں کے دست پر سے نکالے رہے۔ خدا جو لوگوں کو پاک کرے گا۔ اور وہ جو اپنے دل سے
 باقی بنائے ہیں اور پیر کہتے ہیں کہ یہ خدا کا الہام ہے وہ پاک کے باقی بنے کیونکہ انہوں نے دلیری
 کر کے ظاہر پیمانے بنا لیا۔ دستہ ہنسی کے لئے بھی میں مقرب ہیں۔ اور جو ٹھانڈے مغربوں کے لئے بھی
 وقت مقرب کے لئے ہیں۔ جب وہ دولت آئیں گے تو خدا تعالیٰ دکھا دیکھا کر کہ اس نے شرفی سے باقی بن
 کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی توحید کی بیروی کی۔ خدا کی باتوں کو خدائی نشانوں سے تم شہادت کرو گے
 ہائی ہر شہادہ نہیں رہے گی اور نہ اس میں رہے گا۔ خدا جو ہمیشہ اپنے میں کا ہر کرتا رہا ہے وہ
 اب بھی دکھائیگا کہ اس کے ساتھ ہے جو وہی ظہر اس سے کہتے ہیں کہ وہ پیرانوں کی دلیری
 کو اختیار کرتے ہیں۔

۱۳۳

اے لوگو! خدا سے کہو۔ اور حقیقت اس سے صلح کرو۔ اور کج صلاحیت کا ہمارے
 ہیں تو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک ثلوت تم سے کہہ چوہا ہے۔ خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں۔
 خدا میں بنا تھا کہ میں بھی خودی پتہ نام اور فضل ہے۔ وہی ہے جو ایک ہر لاک بیلابت کو
 ایک دم میں خشک کر سکتا ہے۔ وہی ہے جو ہر ایک بلاؤں کو ایک ہی اللہ سے اپنے ہاتھ سے
 اٹھا کر کہہ سکتا ہے۔ مگر اس کی یہ عجیب قدرتیں تو یہی پرکھتی ہیں جو اس کے ہاں ہو جاتے
 ہیں۔ اور وہی یہ خلاق دیکھتے ہیں جو اس کے لئے اپنے اللہ ایک پاک تبدیل کرتے ہیں۔ اور اس کے
 آسمان نے ہر گتے ہی اور اس قطرے کا لہجہ میں سے ہوتی جتنا ہے صاف ہو جاتے ہیں۔ اور
 محبت اور صدق اور سفاکی سوزش سے چمکنے کہ اس کی طرف پہنچتے ہیں تب وہ مسیتوں میں

اولیٰ یہ کہ جب دم میں دیکھتے شخص کے دھوکے نے نطق پڑتا ہے جس کی فطرت کو
 بشریتاں اپنی جہالت کے تقاضے میں مناسی کے عمل کو کہہ ڈالیں اور فطرت
 بنا کر ہوتا ہے تو اس پر کسی نطق ہونے کی حالت میں جس میں نور کا سلسلہ ڈال دیا
 ہے تب دیکھتے شخص کی فطرت میں شائبہ اللہ الہامی خاصیت پیدا کرتی ہے اور
 الہامی خاص اس کو مل جاتے ہیں۔

پھر وہ جسٹرا کام پھر مل کا ہے کہ جب بندہ کی محبت خدا تعالیٰ کی محبت
 کے درجہ پہنچتی ہے تو خدا تعالیٰ کی ہر تیز حرکت کی وہ بندے کی محبت میں نور ملتی ہے
 ایک حرکت پیدا ہو کر محبت صادق کے دل پہ وہ نور پڑتا ہے جس سے اس نور کا مکتبہ
 محبت صادق کے دل پہ پڑتا ہے کسی تصور جس میں اس میں پیدا ہوتی ہے
 محبت صادق کی یا تو اگر می کا لام دیتی ہے اور یہ طور مگر الہامیہ کے لہجے کے اندر
 یہ لہجہ ہے۔ ایک نور اس کا جس میں نور میں غرق ہوتا ہے اور وہ نور ہم کے
 دل کے اندر داخل ہوتا ہے جس کو وہ نور نے عقل میں روح القدس الہامیہ کی
 تصویر کہہ سکتے ہیں۔

تیسرا کام پھر مل کا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی کام کا نور
 جو تو نور کی طرح موج میں آکر اس کام کو دل کے کانوں تک پہنچا دیتا ہے اور
 کہو یہ سنا ہے میں با فروخت ہو کر اس کو کہنے کے سامنے کہہ دیتا ہے یہ اولیٰ محبت کے
 درجہ میں تیسری پہنچانے کے زبان کو الہامی الفاظ کی طوطی بنا جاتا ہے۔

اس جگہ میں ان لوگوں کا وہ نہیں بتا کر تا ہوا ہے ہیں جو وہ شکر کہہ کر شہادت
 میں پہنچا دینے کو اولیاء اللہ انبیا کے حالات اور مشاہدات کو دیکھنے لوگوں کی
 نسبت کیا خصوصیت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اگر ہمیں نور و لیل پر اور نور و لیل پر
 تو دوسرے لوگوں پر بھی کسی کسی عمل جاتے ہیں۔ مگر بعض خاصوں اور فطرت داری کے

بدکاروں کو بھی یہی خواہش آجاتی ہے۔ اور بعض پرلے درجہ کے بد مذہبوں کو بھی شہر پر آدمی
 اپنے اپنے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آج خسرو پتے ٹگتے ہیں۔ لیکن جبکہ
 ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے تئیں نبی یا کسی اور خاص درجہ کے آدمی تصور کرتے ہیں ان سے
 اپنے بد عمل آدمی بھی شکر یک ہیں جو بد عملوں اور بد معاشرہ میں چمٹے ہوئے اور
 شہر و آفاق ہیں تو جمیوں اور دلہلوں کی کیا فضیلت باقی رہی ہوگی اس کے جواب میں
 کہتا ہوں کہ وہ حقیقت یہ سوال جس قدر ہی اصل کیفیت رکھتا ہے وہ سب درست اور
 صحیح ہے اور جب یہی لوگ کا چھیا فیروانی حصہ تمام جہان میں پھیلا ہوا ہے جس کے
 کوئی قائل اور قائلہ نہیں ہے وہ درجہ کا بدکار بھی باہر نہیں۔ بلکہ میں یہاں تک کہتا ہوں
 کہ تجسرو میں آچکنا ہے کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی قاسم عورت جو کج خلق
 کے گروہ میں سے ہے جس کی تمام جو اتنی بدکاری میں ہی گندی ہے کہ کسی کی خوب دیکھ
 لیتی ہے۔ اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی کسی بات میں بھی کہ جب وہ
 باوجود بسرفا مشاعرہ کا مصداق ہوتی ہے کوئی خوب دیکھ لیتی ہے اور وہ بھی کھلتی
 ہے۔ مگر باوجود کھنا چاہیے کہ ایسا ہی ہوتا ہے جیسے تھا کہ جو بیرون اور آج تک کی
 طرح جو اس کا بیٹا کا ارتھ ہے تمام محمود عالم پر حسب استعداد ان کی مثال دیا
 ہے۔ پھر کوئی نفس بشر دنیا میں ایسا نہیں کہ بالکل تاریک ہو کم سے کم ایک ذرہ سی
 محبت وطن اصلی اور محبوب اصلی کی ادنی سے ادنی سرخسٹ میں بھی ہے۔ اس صورت میں
 ت کوئی تھا کہ تمام بنی آدم پر یہاں تک کہ ان کے مہائین پر بھی کسی قسم
 کا اثر ہوتا اور فی الواقع ہے بھی۔ کیونکہ مہائین ہی ان کو تمام انسان جلدوں
 ہے۔ بعض حالات میں یہ جہاں پہنچنے کی طرف کے انقطاع کے جیسے بی لود کے
 ہے وہ پتے ہیں تو کہ کھان کی باطنی انگھوں پر اس نود کی روٹھنی پڑتی ہے جس سے
 وہ خدا تعالیٰ کے تعزات خفیہ کو کہہ دیکھنے لگتی ہے مگر وہی خواہش یا ایسا مکاشفات

۲۸۰

درجہ کے معصوم ہیں مگر مسلمانوں کے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی بھی گناہ نہیں کہ انسان اپنے تئیں یا کسی اور کو خدا کے برابر ٹھہراوے۔ غرض یہ طریق مختلف فرقوں کے لیے ہرگز حقیقتی ناسی کا معیار نہیں ہو سکتا جو بشری صاحب نے اختیار کیا ہے۔ ہاں یہ طریق نہایت عمدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمدی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا علمی اور اخلاقی اور تقدسی اور برکاتی اور تشریاتی اور ایمانی اور عقلی اور فاضل اور فاضلہ خیر اور طریق معاشرت وغیرہ وجوہ فضائل میں باہم موازنہ اور مقابلہ کیا جائے۔ یعنی یہ دکھایا جائے کہ ان تمام امور میں کس کی فضیلت اور فوقیت ثابت ہے اور کس کی ثابت نہیں۔ کیونکہ جب ہم کلام کلی کے طور پر تمام طرق فضیلت کو مد نظر رکھ کر ایک نبی کے وجوہ فضائل بیان کریں گے تو ہم پر یہ طریق بھی ٹھلا ہوگا کہ اسی تقریب پر ہم اس نبی کی پاک باطنی اور تقدس اور طہارت اور معصومیت کے وجوہ بھی جس قدر ہمارے پاس ہوں بیان کر دیں۔ اور چونکہ اس قسم کا بیان صرف ایک جزوی بیان نہیں ہے بلکہ بہت سی باتوں اور شاخوں پر مشتمل ہے اس لیے ہلکے کے لیے آسانی ہوگی کہ اس تمام مجموعہ کو زیر نظر رکھ کر اس حقیقت تک پہنچ جائیں کہ ان دونوں نبیوں میں سے وہ حقیقت افضل اور اعلیٰ شان کس نبی کو حاصل ہے اور گہرا ایک شخص فضائل کو بھی اپنے مذاق پر ہی قرار دیتا ہے مگر چونکہ یہ انسانی فضائل کا ایک کافی مجموعہ ہوگا اس لیے اس طریق سے افضل اور اعلیٰ کے جانچنے میں وہ مشکلات نہیں پڑیں گی جو صرف معصومیت کی بحث میں پڑتی ہیں بلکہ ہر ایک مذاق کے انسان کے لیے اس مقابلہ اور موازنہ کے وقت ضرور ایک ایسا قدر مشترک حاصل ہو جائے گا جس سے بہت صاف اور سہل طریقہ پر نتیجہ نکل آئے گا کہ ان تمام فضائل میں سے فضائل کثیرہ کا مالک اور جامع کون ہے۔ پس اگر ہماری بحثیں محض خدا کے لیے ہیں تو ہمیں وہی راہ اختیار کرنی چاہیے جس میں کوئی اشتباہ اور کدورت نہ ہو۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ معصومیت کی بحث میں پہلے قدم میں ہی یہ سوال پیش آئے گا کہ مسلمانوں اور یہودیوں کے عقیدہ کی رو سے جو شخص صورت کے پیٹ سے پیدا ہو کر خدا یا خدا کا بیٹا ہونا اپنے تئیں بیان کرتا ہے وہ سخت گنہگار بلکہ کافر ہے تو پھر اس صورت میں معصومیت کیا باقی رہی اور اگر کہو کہ ہمارے نزدیک ایسا دعویٰ نہ گناہ و کفر کی بات ہے تو پھر اسی الجھن میں آپ پڑ گئے جس سے بچنا چاہیے تھا کیونکہ جیسا آپ کے نزدیک حضرت مسیح کے یعنی خدا کا دعویٰ کرنا گناہ کی بات نہیں ہے ایسا ہی ایک طاقت مت والے کے نزدیک ہاں بن سے بھی زنا کرنا گناہ کی بات نہیں ہے اور اگر یہ صاحبوں کے نزدیک ہر ایک ذرہ کو اپنے وجود کا آپ ہی خدا جانتا اور اپنی پیلری بیوی کو باوجود اپنی موجودگی کے کسی دوسرے سے ہم بستر کو دینا کچھ بھی گناہ کی بات نہیں اور ساتھ دھرا والوں کے نزدیک راہ راہ چاند اور کرن کو اتار جانا اور پر میٹر جانا اور پتھروں کے آگے سجدہ کرنا کچھ گناہ کی بات نہیں اور ایک گبر کے نزدیک آگ کی پوجا کرنا کچھ گناہ کی بات نہیں۔ اور ایک فرقہ یہودیوں کے مذہب موافق غیر قوموں کے مال کو چھو کر لینا اور ان کو نقصان پہنچا دینا کچھ گناہ کی بات نہیں اور بجز مسلمانوں کے

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 380، طبع جدید از مرزا قادیانی

یہ حوالہ صفحہ 208 پر درج ہے

اسلام ہے؛ اور اگر یہ سوال ہو کہ جب کہ دجال کا بھی حدیثوں میں ذکر پایا جاتا ہے کہ وہ دنیا میں ظاہر ہوگا اور پہلے نبوت کا دعویٰ کیسے گا اور پھر خدائی کا دعویٰ اور بن جانے گا تو اس حدیث کی ہم کیا تاویل کریں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اب تہذیبی تاویل کی کچھ ضرورت نہیں۔ واقعات کے ظہور نے خود اس حدیث کے معنی کو حل دینے میں یعنی یہ حدیث ایک ایسی قوم کی طرف اشارہ کرتی ہے جو اپنے افعال سے دکھلا دیں گے کہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ بھی کیا ہے اور خدائی کا دعویٰ بھی۔ نبوت کا دعویٰ اس طرح پر کہ وہ لوگ خود اتھالی کی کتابوں میں اپنی تحریرات اور تبدیل اور انواع و اقسام کی عبادت اندازیوں سے جو نہایت برکت اور عیب کی اور شوقی سے ہونگی اس قدر دخل دینے اور اس قدر اپنی طرف سے تعزیرات کرینگے اور ترجموں کو عذاباً بگاڑینگے کہ گویا وہ خود نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ پس یہ تو نبوت کا دعویٰ ہوا۔ اب خدائی کے دعوے کی بھی تشریح کیجئے اور وہ یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ لوگ ایجاد اور صنعت اور خدائی کے کاموں کی گنت معلوم کرنے میں اور اس دامن میں کہ جو ہر ایک کام اور صنعت کی نقل آثار میں اس قدر حریف ہونگے کہ گویا وہ خدائی کا دعویٰ کر رہے ہیں؟ وہ چاروں گے کہ مثلاً کسی طرح بارش

۴ ہر ایک کی حکمت اور عہدیت کے جمل اور صنعت ہادی کی دلالت کو ملحوظ رکھ کر دیکھو اور اب عہدیت کے ساتھ عہد اور صنعت کی طرف بصرہ اور ذہنی مشغول ہونا، اور اس سے کہ شوقی اور ذکر کو اپنے ماخوذ میں جو دیکھو کہ عہدہ وقتہ کے بعد پڑھنا اور خدا کے پیلوں میں اپنی انانیت کو کسی فعل بحدہ و غیر سے ظاہر کرنا یہی دلالت ہے۔ اور دجال کے لفظ سے ہماری وہ مراد نہیں ہے جو حال کے لوگوں کو ملتی ہے جس کو ایسا شخص سمجھتے ہیں جس سے اللہ انہیں کرینگے کیونکہ ہم سے نزدیک ہیں جو یا کوئی ہو اس سے وہی کیسے دلالت کرنا منع ہے۔ ہر ایک مخلوق سے یہی ہماری چاہیے۔ اور دلالت کے بغیر سب باطل ہیں اور دجال سے مراد صرف وہ فرقہ ہے جو کلمہ اہلی میں قرینہ کو لے کر یا دہریہ کے رنگ میں خواہے پیدا ہیں۔ اور اس لفظ میں کوئی اور خطرناک مفہوم مخفی نہیں ہے بلکہ یہ لفظ قرین کے لفظ یا دہریہ کے لفظ سے مترادف ہے۔ منقول

خارجہ کو رسول کر کے پکارنا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ بھی لکھا ہے۔
 جو وہ اللہ فی حلہ الاتبیاہ یعنی خدا کا رسول نبیوں کے عملوں میں (دیکھو براہین احمدیہ
 ص ۵۰۴) پھر اسی کتاب میں اس عکس کے قریب ہی یہ بھی لکھا ہے محمد رسول اللہ
 والذین معہ اشداً اوعلیٰ الکفارہ جاء بینہم من وہی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا
 اور رسول بھی۔ پھر یہ وہی اللہ ہے جو ص ۵۰۷ براہین میں ص ۵۰۷ دنیا میں ایک نئے
 آیا۔ اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نئی آئی۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں
 یہ لکھی جگہ رسول کے لفظ سے اس باجوہ کو یاد کیا گیا۔ سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت تو
 خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ
 بیشک اس طرح سے کو کوئی نبی نیا ہوا پڑانا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں مانگتے ہیں اور پھر اس حالت میں کوئی نبی
 ملنے میں۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وہی نبوت کا جاری رہتا اور زمانہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جاتا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بیشک ایسا عقیدہ تو
 معصیت ہے اور آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور حدیث لانی
 بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کمال شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے
 عقاید کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا گیا
 ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور اس آیت میں ایک نہ پیشگوئی ہے جس کی
 ہمارے مخالفوں کو خیر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرمایا ہے کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئوں کے دور واز سے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔
 اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو
 اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں ہند کی گئیں مگر ایک کھڑکی میری صدیق
 کی کھلی ہے۔ یعنی فتاویٰ الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے

کے الاحزاب : ۴۱

میرے خاتم حضرت خیرا علیہ السلام کی نسبت کہتی کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا
 دنیا کی آئی گے۔ اس کے بعد وہ نبیوں میں سے آئے۔ آپ نے اپنی ہی احقر اور گاہیوں پر کیا جاتا ہے یعنی
 یہ خاتم النبیین کی شہرت لٹ جائے گی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
 جو صحیح فہم النبیین تھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پلائے جانا کوئی اعتراض کی بات
 نہیں اور نہ اس سے ہرگز ہمت ڈگتا ہے۔ کیونکہ بار بار بتا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و آنحضرت
 ﷺ کا یہ تصور نہیں ہے کہ وہ نبیوں کے خاتم النبیین ہوں۔ اور خدا نے آج سے میں پر کسی
 پہلے نبی سے میرا نام نکلوا اور اچھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قرار دینا
 ہے۔ پس اس تصور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے میں میری نبوت سے
 کوئی تداخل نہیں آیا۔ کیونکہ اس کے بعد سے ظہور نہیں ہوتا۔ اور وہ نبیوں کی طور پر محمد ہوں
 صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور وہ خاتم النبیین کی میری نبوت ہے۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد
 تک ہی محدود رہی۔ یعنی پھر حال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے نہ کہ کوئی۔ یعنی جب کہ میں ہرگز نبی
 پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور ہرگز نبیوں میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدی کے میرے
 اخیر کیفیت میں منکسر ہیں تو پھر کونسا ایک انسان ہوا جس نے ظہور و طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔
 جو کہ مجھ قبول نہیں کرتے تو ان کو کہو کہ ہمدی اور خود خلق اور خلق میں ہم شگ ان حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دے کہ تم ان جناب کے اسم سے ملائی ہو گے۔ میں اس کا نام بھی محمد اور
 محمد ہے ان کے اہلیت میں سے ہو گا۔ اور میں عرض کرتا ہوں کہ تم میں سے ہو گا۔ یعنی
 ہنگامہ اس بات کا خوف ہے کہ وہ دعوت کے دوسرے اس کا نام میں سے ہو گا اور اس کی روح کا
 وہی ہو گا۔ اس پر ثابت قیاسی یہ ہے کہ جن الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلق بیان
 کیا۔ یہی ایک کہ بعض کے نام لیک کر دینے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم اس روئے کو یا بعض بیان فرماتا چاہتے ہیں کہ اس کو نبی کا بیٹا ہو گا۔ اور ہرگز

یہ بات میرے ہمارے کتب سے ثابت ہو کہ ایک ولدی ہمارے شریف خاندان سادات کے
 بنو نائل میں سے تھی اس کی تعویذ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور جواب میں بھی فرمایا کہ
 ساداتنا اهل البيت علی عشق بہ المسلمین میرا نام ساداتنا ہے وہ مسلم۔ اور
 مسلم کہتا ہے کہ کہتے ہیں یعنی تقدیر ہے کہ وہ صلح ہوے اور ہرگز ہوگی۔ ایک اور روایت ہے کہ نبی
 اور ان کے کہتے ہیں کہ وہ بیرونی صفت کے ہے وہ کو ہمال کو کہے اور اسلام کی صفت

من الجعنة : ۴

یہ حوالہ صفحہ 215, 216 پر درج ہے	المجلد کا شمارہ 8، مجلہ دعوتی نوائے جلد 18، صفحہ 212 اور مرزا کا دیانی
----------------------------------	--

تقریر

۵۰۲

تقریر

شخص کے نام ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ آخرت میں
 مِنْهُمْ لَعْنًا يُكْفَرُ بِهِ وَمَنْ يَلْمِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ فَأَعِدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الآخِرَةِ جُزَاءً عَظِيمًا
 فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت
 میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اسکی صحبت سے مشرف ہوں اور اسکی تعلیم اور تربیت
 پاویں۔ پس اسکی یہ ثابت ہوتا ہے کہ انیوالل قوم میں ایک نبی ہو گا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا بروز ہو گا اس لئے انکی صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلاتے ہیں
 اور میں اصحاب رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی ماہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں
 وہ اپنے رنگ میں ادا کرینگے۔ پھر حال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی
 نسبت ایک پیش گوئی ہے وہ رنگ کوئی وجہ نہیں کہ پہلے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ آیت ممدوحہ بالا میں یہ تو نہیں فرمایا اور آخر میں من الامة
 بکثرہ فرمایا اور آخر میں منهم۔ اور ہر ایک جانتا ہے کہ متمم الیر اصحاب رضی اللہ عنہم
 کی طرف راجع ہے۔ لہذا وہی فرقہ متمم میں داخل ہو سکتا ہے جس میں ایسا رسول موجود ہو
 کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے آج سے چھپیس برس پہلے
 میرا نام براہین احمدیہ میں منجملہ اہل احمدیہ رکھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 بروز مجھے قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے براہین احمدیہ میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے
 قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله اور نیز فرمایا ہے قل ببركة
 من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارك من علم وتعلم اور اگر کوئی یہ
 کہے کہ کس طرح معلوم ہوا کہ حدیث لوکان الايمان معلقا بالاثرتا لئلا يدخل
 من فارس اس عاجز کے حق میں جاوے کیوں جائز نہیں کہ امت محمدیہ میں سے کسی اور
 کے حق میں ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ براہین احمدیہ میں بار بار اس حدیث کا حوالہ

لہ الجمعۃ: ۲

نابت اور اسے جیسے کہ آیت و اہمیت سے ظاہر ہے۔ اس آیت میں ایک لطافت
 بیان ہے جو کہ اس کے کا ذکر ان کی کیا گیا ہو صحابہ میں سے ظہرانے گئے۔ لیکن اس جگہ اس
 حدود بردن کا تشریح ذکر نہیں کیا یعنی مسیح موعود کا جس کی ذریعہ سے وہ لوگ صحابہ ٹھہرے
 اور صحابہ کی طرح زیر تربیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گئے۔ اس ترک ذکر سے یہ اشارہ
 ملا ہے کہ مورد بروز حکم نفی وجود رکھتا ہے اس لئے اسکی برہد سی نبوت اور رسالت
 سے ہر قیمت نہیں لڑتی پس آیت میں اسکی ایک وجہ منفی کا طرح بیعہ دیا اور اسکے عوض میں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دیا ہے اس طرح آیت **لَا تَجِدُ أُمَّةً مُّسَلِّمًا** میں
 ایک برہد سی جو کادھویا گیا جسکے زمانہ میں کہ ٹر ظہور میں آئیگا یعنی دینی برکات کے چھنے
 پہنچیں گے اور بکثرت دنیا میں پتے اہل اسلام ہو جائیں گے۔ اس آیت میں بھی ظاہری احوال
 کی ضرورت کو نظر تحقیر سے دیکھا اور برہد سی اولاد کی مشکوئی کی گئی۔ اور گوندانے مجھے پشرف
 بخشا ہے کہ میں ہمسائلی بھی ہوں اور فاطمی بھی ساتھ دونوں گونڈوں سے حقہ رکھتا ہوں لیکن
 میں تو جانیت کی نسبت کو مقدم رکھتا ہوں جو برہد سی نسبت ہے۔ اب اس تمام تقریر سے
 مطلب میرا ہے کہ باہلی مخالفت میری نسبت الزام لگاتے ہیں کہ یہ شخص نبی یا رسول
 ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مجھے ایسا کوئی دعویٰ نہیں۔ میں اس طرز سے جو وہ خیال کرتے ہیں
 نہ ہی ہوں نہ رسول ہوں۔ بلکہ میں اس طرز سے نبی اور رسول ہوں جس طرز سے ابھی ہوتے
 یہاں کیا ہے۔ پس جو شخص میرے پر شہادت ہے الزام لگاتا ہے جو دعویٰ نبوت اور رسالت
 لگاتے ہیں وہ جھوٹا اور ناپاک خیال ہے۔ مجھے برہد سی صورت خفیہ نبی اور رسول بتایا ہے اور
 اسی دن پر خدائے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر برہد سی صورت میں۔ میرا شخص
 وہ بیان نہیں ہے۔ بلکہ وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ وہی لحاظ سے میرا نام محمدؐ اور احمدؑ
 ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی کو جس کے پاس نہیں گئی۔ محمدؐ کی پیر محمدؐ کے پاس ہی
 رہی۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام

حاکم و میرزا غلام احمد از قادیان
 در زیر لٹلہ

۱۲

۱۲ ص ۱۲۱۲ ج ۱۰ صفحہ ۲۱۶ اور قادیان یہ جملہ صفحہ ۲۱۶ پر درج ہے

میرے محانت حضرت عیسیٰ مریم کی نسبت کہتی تھی کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آیا
 دنیا میں آئی گے۔ اور جو نبی وہ تھا اس لئے آئے ہوں وہی حضرت عیسیٰ مریم کے بعد آیا ہے۔ یعنی
 یہ کہ خاتم النبیین کی ہر کیفیت لوٹ جاتے گی۔ یعنی کہتا ہوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
 جو وہ حیقت خاتم النبیین تھے مجھ رسول اور نبی کے خلا سے بچا ہے جانا کوئی اعتراض کی بات
 نہیں اور نہ اس سے ہر کیفیت ڈرتا ہے۔ کیونکہ میں ہا ہا ہا ہا چکا ہوں کہ میں یوحنا آیت و حضرت
 مسعود تھا لیکن مسعود ہونے پر وہی نبی خاتم النبیین ہوں۔ اور خدا نے آج سے میں برسوں
 پہلے پر وہی نبوت میں میرا نام لگا اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہد قرار دیا
 ہے۔ پس اس بعد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے میں میری نبوت سے
 کوئی تفریق نہیں آیا۔ کیونکہ میں اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور میری نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس بعد سے خاتم النبیین کی ہر نبی ہوئی۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے
 تک یہی محدود رہی۔ یعنی ہر حال میں صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے نہ اور کئی۔ یعنی جب کہ میں ہر نبی ہوں
 پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور ہر نبی ان تک میں تمام کمالات ملتی ہیں نبوت محمدیہ کے میرے
 آئینہ کلیت میں منکس ہیں تو ہر کوئی ان تک انسان ہوا پس نے علیہ وسلم پر نبوت کا دعویٰ کیا
 بھلا کہ تجھ قبول نہیں کرتے تو میں کہہ دو کہ محمدی موجود خلق اور خلق میں ہم تک ان حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے ان کا کہنا جنتاب کے اسم سے ملاتی ہوگا یعنی اس کا نام بھی محمدی ہوگا
 اور ہوگا ان کے اہلیت میں سے ہوگا اور میں حضرت میں سے کہ محمدی سے ہوگا یعنی
 کہہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ دعایت کے ذمے اس کا نامی سے ہوگا اور اس کی طرح کا
 دعویٰ ہوگا۔ اس پر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ نبی اللہ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلق میں
 کیا۔ یہاں تک کہ بعض کے نام ایک کر دیئے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم اس روئے کو اپنا ہدف بیان فرمانا چاہتے تھے جیسا کہ رسول اللہ کا ایشوا ہدف تھا۔ اور ہر

یہ بات میرے ہا ہا ہا کے نتیجے سے نہیں ہو کہ ایک وادی ہادی شہین خاندان رسالت کے
 بنی قابل میں سے تھی۔ اسکی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہو کہ اور وہاں تک کہ فرمایا
 سلامی متا اهل البيت علی شروب الخسیر میرا نام ہوں گے جو وہ مسلم۔ اور
 مسلم کہتا ہے کہ کہتے ہیں کہ وہ کہ وہ صلح ہوئے ہوتے تھے۔ ایک تمہیل ہوا ہے
 اور انکے کہتے ہیں کہ وہ ہوں نبیوں کے کہ وہ وہاں کے کہ انہوں نے

من الجہت : ۲

ایک قلمی کا ازالہ صفحہ 8 صحیفہ طبری خزائن جلد 18 صفحہ 212 اور زاد المعاد جلد 216

تقریرت الایمان

۴۱

کشتوفہ

تقریرتوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب
راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اُن میں اُس کے سب اولوں میں سے آخری نور ہوں۔

بہ نسبت سے وہ جو مجھے چھوڑا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔

دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔ سنت ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی عملی کارروائیاں جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کئے دیکھے ہیں مثلاً
قرآن شریف میں بظاہر نظر نہ جگنہ نمازوں کی رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور
دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر لیکن سنت نہ سب کچھ کھول دیا ہے۔ یہ دیکھ کر نہ لگے کہ سنت اور
حدیث ایک چیز ہے۔ کیونکہ حدیث تو سو ڈیڑھ سو برس کے بعد بھی لکھی گئی۔ سنت کا قرآن شریف کا
یہی وجود تھا۔ مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنت کا ہے۔ خدا اللہ رسول کی ذمہ داری

کا فرض صحت و دوا فرماتے تھے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ قرآن کو نازل کر کے مخلوقات کو نذر ہے اپنے
قول کے اپنے فہم سے اطلاع دے۔ یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا یہ فرض تھا کہ خدا کے کلام کو عملی طور پر دکھلا کر نبوی لوگوں کو سمجھا دیں۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتیں کر دینی کے پیرایہ میں دکھلا دیں۔ اور اپنی سنت یعنی
عملی کارروائی سے مسخلات اور مشکلات مسائل کو حل کر دیا۔ یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ حل کرنا حدیث
پر موقوف تھا۔ کیونکہ حدیث کے ذہب سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا۔ کیا جب تک
حدیثیں جمع نہ ہوئی تھیں لوگ نماز نہ پڑھتے تھے یا زکوٰۃ نہ دیتے تھے۔ یا حج نہ کرتے تھے
یا حلال حرام سے واقف نہ تھے۔ ہاں عیسائے ذریعہ ہدایت کا حدیث ہی ہے۔ کیونکہ پہلے
اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں۔ اور سب
بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہیں۔ لوگوں کو ادب قرآن

کی حدیث اور قرآن اور عقل و عقل و عقل کا نام حدیث ہی کہتے ہیں۔ ہیں انی اسلمت سے کہ قرآن میں مسائل
سنت لکھے۔ جب ان اسلمت کا نام خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصورت لکھ کر بعد میں جمع ہوئے۔

۴۲

کئی اور صفحہ 56، مسجد دہلوی خزانہ جلد 19 صفحہ 61 از مرزا قادیانی یہ جگہ صفحہ 217 پر درج ہے

اس کے نور کو نابود نہ کر سکی۔ سو خدا نے جو ہر ایک کام نرمی سے کرتا ہے اس زمانہ کے لئے سب سے پہلے میرا نام عیسیٰ ابن مریم رکھا کیونکہ ضرور تھا کہ میں اپنے ابتدائی زمانہ میں ابن مریم کی طرح قوم کے ہاتھ سے دیکھ اٹھاؤں اور کافر اور طغویٰ اور بد حال کہلاؤں اور بدالتوں میں کھینچا جاؤں۔ سو میرے لئے ابن مریم ہونا پہلا زمینہ تھا مگر میں خدا کے دفتر میں صرف عیسیٰ ابن مریم کے نام سے موسوم نہیں بلکہ اور بھی میرے نام ہیں جو آج سے چھ بیس برس پہلے خدا تعالیٰ نے براہین الہیہ میں میرے ہاتھ سے لکھا دینے ہیں اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ باہن احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے۔ میں آدمی ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحاق ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں اسمعیل ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یعنی بروزی طور پر جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دیجئے اور میری نسبت جبرئیل اللہ فی حلال الانبیاء فرمایا یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پہلوؤں میں۔ سو ضرور ہو کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جائے اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعے سے ظہور ہو مگر خدا نے یہی پسند کیا کہ جس سے پہلے ابن مریم کے صفات مجھ میں ظاہر کرے۔ سو میں نے اپنی قوم سے وہ سب دیکھ اٹھائے جو ابن مریم نے یہود سے اٹھائے بلکہ تمام قوموں سے اٹھائے۔ یہ سب کچھ ہوا مگر پھر خدا نے کس کو اپنے لئے میرا نام مسیح قائم رکھا تا جس صلیب نے مسیح کو توڑا تھا اور اس کو زخمی کیا تھا اور جس وقت میں مسیح اُسکو اُڑے مگر آسمانی نشانوں کے ساتھ انسانی ہاتھوں کے ساتھ کیونکہ خدا کے نبی مغلوب نہیں ہو سکتے۔ سو منہ عیسوی کی پیشین گوئی میں پھر خدا نے ارادہ فرمایا کہ صلیب کے ہاتھ سے مغلوب کرے۔ لیکن جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں مجھ اور نام بھی ایسے گئے ہیں اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گذرا ہے جس کو زور گو پال بھی کہتے ہیں دیکھئے فنا کرنا والا اور پرورش کرنے والا اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ابن دلتوں میں انتظار کرتے ہیں مگر کرشن میں ہی ہوں

مرد کا نہیں۔ کیا کوئی احمد کا نام لیا اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ اگر اس زمانہ کا بڑا مکتبہ تیرہ سو سال پہلے عرب میں پیدا کیا جاتا تو ابو جہل سے جہالت میں کم رہتا اور کیا اگر اس زمانہ کا مرتبہ پشیمانی رسول ربی کے وقت کو پاتا تو سید کذب کی طرح آپ کے غلامی نہ کرتا؟ دوستو! یہاں تم نے محض کلمہ کا کمال پر درنا ہے وہاں احمد کے منکرین کو محمد کے منکرین کا کمال پر درنا اتنے ہوتے تھے کہ کسی بات کو کہتے تھے۔ اور پھر اس پر بھی تو غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کی دو مشقوں کا قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے جیسا کہ آتا ہے: **هو الذي بعث في الانبياء رسولا يتلوا عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل لفي ضلال مبين**۔ و **اخبرين منهم لمتا يطعوا بهم وهو العزيز الحكيم**۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ جس طرح نبی کریم کو آیتوں یعنی کلمے والوں میں رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اسی طرح ایک اللہ تم میں بھی آپ کو بسوٹا بھی جائے گا جو اسی تک دنیا میں پیدا نہیں کی گئی۔ لیکن چونکہ قانون قدرت کے خلاف ہے کہ ایک شخص جب فوت ہو جاوے تو اسے پھر دنیا میں لایا جاوے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے متعلق قرآن کریم میں صاف فرمادیا ہے کہ انہو لا يرجعون پس یہ وعدہ اس صورت میں پورا ہو سکتا ہے کہ جب نبی کریم کی پشت تلی کے نیچے ایک ایسے شخص کو جنا جاوے جس نے آپ کے کلمات نبوت سے پورا حصہ لیا ہو اور جو حسن اوصاف اور ہدایت خلق اللہ میں آپ کا شاہ ہو اور جو آپ کی اتباع میں مقصد کے نکل گیا ہو کہ بس آپ کی ایک زلفہ تصویر بن جاوے تو باریک ایسے شخص کا دنیا میں، انہو نبی کریم کا دنیا میں آپ ہے اور چونکہ شہادت نامہ کی وجہ سے یہ شخص نبی کریم میں کوئی دونی باقی نہیں رہی حتیٰ کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم دیکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ **صا دو وجود و صو دو وجود و صو دو وجود** اور **کونو صو دو وجود**۔ صحیح ۱۷۷۱۷۱ اور حدیث میں بھی آتا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جاوے گا جس سے میرا دکھ ختم ہو جائے گا۔ یعنی مسیح موعود نبی کریم سے الگ نہیں ہیں بلکہ وہی ہے جو ہرگز نبی تک میں دوبارہ دنیا میں آئے گا شہادت نامہ

کام پر کرے اور هو الذی ارسل رسولہ بالہدی وودین الحق لیظہر
 علی الدین کلہ کے زمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا
 کے کڑوں تک پہنچا دے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ
 قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اتارا تا اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آخرین
 منہم ولنا بلحقوا بہم میں فرمایا تھا یہ میں اپنی طرف سے نہیں کرتا بلکہ یہ مسیح موعود
 نے خود خلیل اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم میں آیت آخرین منہم کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ
 درکنس طبع منہم کے لفظ کا مفہوم تحقق ہوا اگر رسول کریم آخرین میں موجود نہ ہوں
 جیسا پہلوں میں موجود تھے پس وہ جس نے مسیح موعود اور نبی کریم کو دو وجودوں
 کے رنگ میں لیا اس نے مسیح موعود کی مخالفت کی کیونکہ مسیح موعود کا ہے صادر وجودی و حقیقی
 اور میں نے مسیح موعود اور نبی کریم میں تفریق کیا اس نے بھی مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف
 قدم مارا کیونکہ مسیح موعود صاف فرماتا ہے کہ من فرق بیٹی و بینہ علی طغیٰ جنا
 عرفی و ما ملکی و کون خلیلہ الہیہ منوہا ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ نبی کریم کی پشت
 ثانی نہ جلتا اس نے قرآن کو پیرہشت ٹھہرایا کیونکہ قرآن پکار پکار کر رہا ہے کہ تمہارا
 ایک دفعہ پھر دنیا میں کایا گیا۔ پس ان سب باتوں کے سمجھ لینے کے بعد اس بات میں کوئی
 شک باقی نہیں رہتا کہ جس نے مسیح موعود کا انکار کیا اس نے مسیح موعود کا انکار نہیں کیا
 بلکہ اس نے انکار کیا جسکی پشت ثانی کے وعدہ کو پورا کرنے کے لیے مسیح موعود کو
 کیا گیا اس نے انکار کیا جس نے انہوں میں اذیتا اور پھر اس نے اس کا انکار
 کیا جس نے اپنی قبر سے اٹھ کر سب وعدہ پورا کرنا میں جانا تھا پس اسے مانا اور مسیح
 موعود کے انکار کو کوئی اصولی بات نہ جان کیونکہ محمد نے اپنے ہاتھوں سے اپنی نبوت کی
 جاؤرا پھر چھائی ہے اور اگر تیرا دل فیروں کے پنجے میں گرفتار ہے اور اسکی حجت
 غمچے چین نہیں پینے دیتی تو جا چلے آخرین منہم کی آیت قرآن سے کمال بیٹیک
 اور پھر جو تیرے دل میں آئے کہ۔ کیونکہ جب تک یہ آیت قرآن کریم میں موجود ہے اس وقت
 تک تو مجھو ہے کہ مسیح موعود کو محمد کی شان میں قبول کرے اور یا اس موعود سے انکار

کتابتہ انجمن صلی 104، 105، از مرزا بشیر احمد صاحب دہلوی

یہ جلد نمبر 217

مستقل اور حقیقی نبوتوں کا وہ دائرہ بند ہو گیا اور نقلی نبوت کا دائرہ کو لا گیا پس اب جو نقلی نبی
ہو گیا ہے وہ نبوت کی امر کو توڑنے والا نہیں کیونکہ اسکی نبوت اپنی ذات میں کچھ چیز نہیں بگاڑ
تھی کی نبوت کا نقل ہے ذہن مستقل نبوت۔ اور جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نقلی یا برہمنی
نبوت گھٹیا قسم کی نبوت ہے یہ محض ایک نفس کا دھوکہ ہے جس کی کوئی بھی حقیقت نہیں کیونکہ
نقلی نبوت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں استقامت فرقی ہو جائے کہ
میں تو شہم تو من شدی کے دہرے کو پہلے ایسی صورت میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
جیسے کمالات کو کس کے رنگ میں اپنے اندر تراپا کرے گا حتیٰ کہ ان دونوں میں قرب اتنا ہو گیا
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی چادر بھی اس پر چھائی جائے گی تب جا کر وہ نقلی نبی کہلا سکا پس
جب نقل کا یہ تقاضا ہے کہ اپنے اصل کی پوری تصویر ہو اور اسی پر تمام انبیاء کا اتفاق
ہے تو وہ نادان و مسیح موعود کی نقلی نبوت کو ایک گھٹیا قسم کی نبوت سمجھا یا اسکے معنی ناقص
نبوت کے لئے ہے وہ ہوش میں آدھے اندھانے کی فکر کرے کیونکہ اس نے نبوت کی
شان و ملکیت ہے جو تمام نبوتوں کی سرکار ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ لوگوں کو کیوں حضرت
سیح موعود کی نبوت پر شکر لگتی ہے اور کہیں بعض لوگ آپ کی نبوت کو ناقص نبوت سمجھتے ہیں
کیونکہ تمہارے دیکھتا ہوں کہ آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برہنہ ہونے کی وجہ سے نقلی نبی تھے اور اس نقلی
نبوت کا پایہ بہت بلند ہے۔ یہ ظاہر بات ہے کہ پہلے زمانوں میں جو نبی ہوتے تھے اسکے لئے یہ
ضروری نہ تھا کہ ان میں وہ تمام کمالات رکھے جا دیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں رکھے گئے مگر ہر ایک نبی کو
اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت کسی کو کم۔ مگر سیح موعود کو
کہ جب نبوت ملی جب اس نے نبوت سنبھالنے کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ نقلی
نبی کہلنے پر نقلی نبوت نے سیح موعود کے قدم کو چھو نہیں سکا یا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر
تسکیر دیا کہ نبی کریم کے چلو پہلو لگا کر آیا۔ اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ عیسیٰ کے
لئے ضروری نہ تھا کہ وہ نبی کریم کے تمام کمالات حاصل کر لینے کے بعد نبی بنا جاتا۔ مگر وہ سب
کے لئے ضروری نہ تھا کہ انگریزی کا خطاب تب دیا جاتا جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام
کمالات سے بہرہ مند ہوتے اور پھر نہیں تو یہ سب کمالات کا کوئی ایک ہی نبی ہی ضروری نہ تھا

تفصیل

جلد ۱۱

۱۵۸

حضرت کا یہ خیال ہے کہ کلمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اس فرض سے رکھا گیا ہے کہ وہ آخری نبی ہیں جیسی تو یہ اعتراض کرتا ہے کہ اگر محمد رسول اللہ کے بعد کوئی اور نبی آئے تو اس کا کلمہ بناؤ تاوان اتنا نہیں سوچتا کہ محمد رسول اللہ کا نام کلمہ میں تو اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے مترادف الصفا تم التبین ہیں اور آپ کا نام لینے سے باقی سب نبی خود اندھا جاتے ہیں ہر ایک کا طہرہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے ہاں حضرت مسیح موعود کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعود کی بعثت سے پہلے تو محمد رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپ کے پہلے گزرنے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح موعود کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی لہذا مسیح موعود کے آنے سے نود باسدا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ داخل نہیں ہوا بلکہ ابھی زیادہ شان سے چمکنے لگا جاتا ہے اور فرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لئے یہی کلمہ ہے صرف فرقاً تھا ہے کہ مسیح موعود کی آمد نے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے اور اس کے علاوہ اسکا گہم بفرض حال یہ بات مان بھی میں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی معوج واقع نہیں ہوتا اور ہم کہتے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صاسر و جوسی وجودہ نیز من فراق بینی و بین المصطفیٰ فماعر فوسی و ماسرانی اور اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور قائم التبین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منہم سے ظاہر ہے پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اٹھتے اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف آئے۔ اس لئے ہم کو کسی نے کلمہ کی ضرورت نہیں لائی اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ تدرود

چھٹا اعتراض یہ ہے کہ کالفرقاً بین احد من رسالہ کے لفظ رسول کے مفہوم میں صرف وہی رسول شامل ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گئے تھے ہیں اور اس کا ثبوت یہ دیا جاتا ہے کہ صلوٰۃ ابراہیم کے پہلے نوح میں جنسی کی شان میں

نزل المسیح

۱۸۳

مفسر

علی زعم شائبة توفی ابتر
 باوجود چوتھے حالات میں اس کا تعلق ہے جو کہ اس کا تعلق
 له مثلنا وُلدنا الی یوم یخشی

فاتی ثبوت بعد ذلك یخضر
 پس اس سے بڑھ کر اور کونسا ثبوت جو پیش کیا جائے۔

غصا القمر ان المشرق ان التکر
 میرے لئے جانا اور شروع وہ فرق اب کیا تو انکا کر گیا۔

کذالك لی قول علی الكل یبهر
 اسی طرح مجھے وہ کلام دیا گیا جو سب پر غلب ہے

عجبت فانی ظل بندر ینور
 میں تعجب کیا کہ تم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہو

فماقیہ فی رجبی یلوح ویزهر
 پس وہ رجبی جو اس میں ہے وہ مجھ میں چکا رہی ہے

ومن طینه المعصوم طینی معطر
 اور اس کی پاک مٹی کا مجھ میں خمیر ہے۔

ولیس لمنسب ذو صلاح معیار
 اس لئے سرزنش نہیں کر سکتے کہ اسکی نسب اعلیٰ نہیں۔

لہم نسب کینا یہیج التنفر
 تاکہ لوگوں کو انکی کئی نسب کا تصور کے نفرت پیدا نہ ہو

له حسب فهو الذی المحقر
 اس میں ذاتی صفات کچھ نہیں وہ کیونکہ وہ حقیر ہے۔

اترعم ان رسولنا سید الوری
 کیا وہ تمہاری کہانی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فلا والذی خلق السماء لاجله
 مجھ سے کہ تم میں سے آسمان بنایا گیا ایسا نہیں ہے۔

وانا ورثنا مثل وُلدنا
 اور میں نے اولاد کی طرح اس کی وراثت پائی۔

له خصف القمر المنیر وان لی
 اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظہر جہا اور

وکان کلام معجز آیة له
 اور اس کے معجزات میں سے معجزانہ کلام بھی تھا

اذا القوم قالوا یدی الوسی عامدا
 جب قوم نے کہا کہ یہ وہ عداوی کا دعویٰ کرتا ہے۔

وکن لظلی ان یخالف اصله
 اور سایہ کیونکر اپنے اصل سے مخالف ہو سکتا ہے

وانی لذو نسب کا صلی طبیعه
 اور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ذو نسب ہوں

کفر العبد تقوی القلب عند صیبتنا
 اور بندہ کو دل کا تقویٰ کافی ہے اور ایک صالح کو

ولکن قضی رب السما لامیة
 مگر خدا نے امانوں کے لئے چاہا کہ وہ ذو نسب ہوں

ومن کان ذال نسب کریم ولم یکن
 اور جو شخص ایسی نسب رکھتا ہے

مک

[

۴۹

یہ حوالہ صفحہ 219 پر درج ہے

انارامی صفحہ 71، معجم حدیثی خزائن جلد 19 صفحہ 183 از مرزا قادیانی

۶۶۱

۱۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء * بافضل خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہی ڈالا ہے کہ بیعت کرنے والے دو قسم میں رکھے جائیں گے ایک جو اعلیٰ اور صاف تر زندگی کے خواہشمند اور خدا تعالیٰ کے منشاء کی اطاعت کے لئے حاضر ہیں اور ایک وہ جو کسی قدر کمزور ہیں۔ (اقتباس مکتوب نمبر ۶ حضرت شیخ مودود علیہ السلام مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء مندرجہ تشیخ الاذبان جلد ۱ نمبر ۱۱ جوی ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴)

۱۸۹۹ء * حضرت اقدس کو روایا ہوئی کہ عادل علی اگر کتاب ہے کہ باہر ایک ہندو کھڑا ہے اور دعا کے لئے درخواست کرتا ہے حضور اقدس اسے کہتے ہیں کب سے تڑپتے ہم دعا کرنے کے نہیں۔ پھر عادل دو بارہ واپس آتا ہے تو ایک چھوٹا بیگ اور دو چادریں ہیں ان میں روپیہ بھر کر لایا ہے۔ فرمایا ہندو سے مراد ایسا شخص ہوا کرتا ہے جو دنیا کے غم تم میں مبتلا ہوا اور چاہے کہ کس طرح کی سزوی ابتکاوں سے نجات ہو۔ (مکتوب سروری عہدہ مکرم صاحب مندرجہ تشیخ الاذبان جلد ۱ نمبر ۶ جوی ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۲۴)

۵ جنوری ۱۹۰۰ء (الف) ۱۹ جنوری ۱۹۰۰ء کو صبح کی نماز کے وقت حضرت اقدس نے فرمایا کہ پرسوں کی نماز میں جب میں اتھیات کے لئے بیٹھا تھا اتھیات کے بعد دعا پڑھنے لگا گیا صَلَّی اللہُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَعَلِیْکَ وَوَالِدِکَ وَوَالِدِکَ اَخْرَجَکَ عَلَیْہِمْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِمْ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ میں نے خیالی کیا کہ یہ کیا پڑھ رہا ہوں تو معلوم ہوا کہ اللہ ہے۔ (حدیث منشی محمد الہی صاحب واصل باقی لڑیں۔ بشریہ آیات صحابہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۴ و بشریہ آیات صحابہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۷)

(ب) صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب جہاں نعمانی نے بیان کیا کہ۔

"ایک روز مغرب کی نماز پڑھی اور میں حضرت شیخ مودود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کھڑا تھا جب نماز کا سلام پیرا گیا تو آپ نے بائیں ہاتھ میری دائیں ران پر رکھ کر فرمایا کہ صاحب! اس وقت میں اتھیات پڑھتا تھا اللہ میری زبان پر جاری ہوا کہ۔"

صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَعَلِیْکَ مُحَمَّدٍ

(الحکم جلد ۲۶ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۹/۱۱/۱۹۲۴ء صفحہ ۵)

۱۰ (نوٹ از مرتب) یہ مکتوب حضرت مولانا نے افریقہ کے ایک شخص کو لکھا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ "آپ کا وعدہ ارسال روپیہ آنے سے ایک ہفتہ قبل حضور اقدس کو روایا ہوئی۔۔۔۔۔ پھر جب نام بنام فرست چند پر مشتمل خط آیا تو تاویل و تصدیق واضح ہو گئی۔" (مکتوب مذکور)

۱۱ (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ عمر پر صلوٰۃ فرمائی اور ترجمہ پر بھی اور تیرے دشمنوں کی بددعاؤں پر کوٹا دی جائے گی۔

تذکرہ محمودی والہامات صفحہ 661 طبع چارم از مراد آبادیانی

یہ جگہ صفحہ 220 پر ہے

فاکد عرض کرتا ہے کہ کچھ تھلہ کی جماعت ایک خاص جماعت تھی۔ اور نہایت محکم تھی۔ ان میں سے تین مدت خاص طور پر ممتاز تھے۔ یعنی میاں محمد خاں صاحب مرحوم، منشی دوڑے صاحب مرحوم اور منشی گلزار احمد صاحب۔ اول الذکر بزرگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے اور ثانی الذکر خلافتِ ثانیہ میں فوت ہوئے اور مؤخر الذکر ابھی تک زندہ ہیں۔ اشد قحط نہیں تاہم سلامت دیکھے اور ہر طرح حافظہ نامور ہو تاہم میں نے نیز فاکد عرض کرتا ہے کہ مکرم منشی گلزار احمد صاحب کے اس اہل خاص کے اظہار میں تین لطافتیں ہیں ایک تو یہ کہ چوتھم جماعت سے متعلق تھی وہ انہوں نے خود اپنی طرف سے پیش کر دی۔ دوسرے یہ کہ پیش ہی اس طرح کی کہ تقدیر موجود نہیں تھا تو زید و فرحت کے دو پیر حاصل کیا۔ تیسرے یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا تک نہیں کہ اس طرح اپنی طرف سے زید و فرحت کا یا ہوں۔ بلکہ حضرت صاحب ہی سمجھتے رہے کہ جماعت نے چندہ جمع کر کے یہ رقم بھروائی ہے۔ دوسری طرف منشی دوڑے صاحب کا اہل خاص بھی حافظہ جو کہ اس وقت میں منشی گلزار احمد صاحب سے چھ ماہ ناما من رہے کہ اس خدمت کے موقعہ کی اطلاع بجھے کیوں نہیں دی۔ یہ نظام سے کس درجہ شروع پروردگس وہ جہانمان (روزمی) اسے ٹھکانے کے برگزینہ مسیح! تجھ پر خدا کا لاکہ لاکہ دود اور لاکہ لاکہ سلام جو کہ تیرا شکر کیسا شیریں ہے۔ اور اسے بھی مسیح کے حلقہ بگوشو! تم پر خدا کی لاکہ لاکہ رحمتیں ہوں کہ تم نے اپنے عہد اہل خاص دودنا کو کس خوبصورتی اور جہاں نشادی کے ساتھ نبھایا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ منشی گلزار احمد صاحب کچھ تھلوی نے مذکورہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ اہل میں جب تک قادیان جاتا تو اس کو سے میں شہر تاتقا۔ جو مسجد مبارک سے ملتی ہے اور جس میں سے ہو کہ حضرت صاحب مسجد میں تشریف لے جاتے تھے ایک دفعہ ایک مولوی جو ذی علم شخص تھا قادیان آیا۔ بارہ نبرہ اور اس کے ساتھ تھے۔ وہ مناظرہ وغیرہ نہیں کرتا تھا بلکہ صرف حالات کا مشاہدہ کرتا تھا ایک مرتبہ بات کو تنہائی میں میرے پاس اس کو کہ میں وہ آیا اور کہا کہ ایک بات مجھے بتائیں کہ مرزا صاحب کی حریفی تصانیف ایسی ہیں کہ ان میں کوئی نصیح بلیغ عبارت نہیں لکھی سکتی۔ مرزا صاحب کچھ علماء سے مودے کر نکلتے ہوئے۔ اور وہ وقت مات کا ہی ہو سکتا ہے۔ لڑکیاں کو کچھ آدمی ایسے آپ کے پاس رہتے ہیں جو اس کام میں مدد دیتے ہوں۔ میں نے کہا کہ

الْمُتَوَكِّلِينَ - يَحْمَدُكَ اللَّهُ مِنْ مَرَشِدِهِ - تَحْمَدُكَ وَتَعْلِيكَ - يَا أَحْمَدُ يَجْعَلُ اسْمَكَ
وَلَا يَتَقَرَّبُ إِلَيْهِ - كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِدٌ بِرَبِّكَ - وَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ
الْبَرِّ يَتَّقِينَ - أَقَالَ خَيْرُكَ وَالْقَيْتُ عَلَيْكَ مَجْبَةٌ وَمَتَّى - حُدُودَ التَّوْحِيدِ التَّوْحِيدِ
يَا أَبْنَاءَ الْقَارِيَةِ - وَبَشِيرُ الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ لَهُمْ قَدَرٌ صِدْقِي عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا
تُصْعِقُوا خَلْقَ اللَّهِ وَلَا تَسْتَمُوا مِنَ النَّاسِ وَالْحَفِظُ جَنَاحَكَ لِلْمُسْلِمِينَ -
أَمْحَابُ الصَّلَاةِ وَمَا آذَانَكَ مَا أَصْحَابُ الصَّلَاةِ تَرَى أَحِبَّتُمْ تَضِيحُ مِنَ الذَّمِّ
يَسْأَلُونَ عَلَيْكَ وَبَنِي إِثْنَا سَعْفًا مَنَارًا وَيَأْتِيَانِي لِلْإِيمَانِ رَبَّنَا آمَنَّا فَكُتِبْنَا
مَعَ الشَّاهِدِينَ - هَذَا نَكَاحٌ عَجِيبٌ وَآجُرُكَ قَرِيبٌ - وَتَعْلَقُ جُنْدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
أَنْتَ مَبْنِي بَجَائِزِكَ تَوَحِيدِي وَتَقْرِيضِي فَحَلَا أَنْ لَعَانَ وَكُفَّرَتْ بَيْنَ النَّاسِ بِنُورِكَ
يَا أَحْمَدُ وَكَانَ مَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ حَقًّا فِيكَ - أَنْتَ وَجِيهَةٌ فِي حَضْرَتِي - يَخْتَرُكَ
بَلِّغِينَ وَأَنْتَ مَبْنِي بَسَائِرِي لَا يَسْلُكُهَا الْغُلُقُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُخْلِكَ حَتَّى يَسِيرَ لِلْمَيْدِ

فیصلہ کر دے اور کوسب فیصلہ کرنے والوں سے بترسے اور تجھ پر لوگ ڈرتے ہیں۔ تو ہماری آنکھوں کے گلے سے ہے
میں نے تیرا ہم جنم کرنا کھانا کوشش سے تیری تعریف کر رہا ہے ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر دُعا بھیجتے
ہیں۔ اے تمہارا تیرا ہم پورا ہو جائے گا اور میرا ہم پورا نہیں ہو گا۔ تو دنیا میں ایسے طور پر رہ کر گویا تو ایک غریب الوطن
جگہ ایک رہ رہو ہے اور صالح اور رہنما لوگوں میں سے ہو میں نے تجھ کو لیا اور اپنی محبت تیرے پر ڈال دی۔ تجھ
کو پکڑو۔ تیرے کو پکڑو اے فارس کے چٹو اور تو ان لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سنا کہ ان کا قدم
خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے تو گردانی نہ کر اور لوگوں کے گلے سے نہ تنگ
اور اطاعت اختیار کرنے والوں کے لئے اپنے بازو کو جھکا۔ جو صفحہ میں رہنے والے ہیں اور تو کیا جاننا
ہے کہ کیا ہیں صفحہ میں رہنے والے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے وہ تیرے پر درود
بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا! ہم نے ایک منادی کرنے والے کی آواز سنی جو یہاں کی طرف
بلا ہے۔ اے ہمارے نبی! ہم ایمان لائے ہیں ہمیں بھی گواہوں میں تھی تیرے شان عجیب ہے اور تیرا
جو قریب ہے۔ اور آسمانوں اور زمینوں کی ایک نوح تیرے ساتھ ہے۔ تو تجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید
اور تفریق پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مدیا جائے گا اور دنیا میں مشہور کیا جائے گا۔ اے اسعد! تو
برکت دیا گیا اور جو کچھ تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا۔ تو میرے ہی درگاہ میں وجیہ ہے۔ میں نے تجھے
اپنے لئے پڑھا۔ تو تجھ سے ہنر اس ثواب کے ہے جس کو دنیا نہیں جانتی اور اللہ ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے جب تک

پندرہ روزہ کے نام سے شروع کیا گیا اور پھر 'ہفت روزہ' کے نام سے جاری ہوا۔ اس کی ابتدا 1907ء میں ہوئی۔ اس کے مدیر ایس۔ اے۔ علی تھے۔ اس کا مقصد لوگوں کو فلاح اور تعلیم کے لیے جاننا اور سیکھنا تھا۔ اس کی صفحات پر اخباری اور علمی مواد لکھا جاتا تھا۔ اس کا شمار اردو صحافت کے قدیم اخباروں میں ہوتا ہے۔ اس کے بانی ایس۔ اے۔ علی تھے۔ اس کے شمارے ہفت روزہ کے نام سے جاری کیے جاتے تھے۔ اس کی پہلی کاپی 1907ء میں شائع ہوئی۔ اس کے بعد اس کا شمار اردو صحافت کے قدیم اخباروں میں ہوتا ہے۔ اس کے بانی ایس۔ اے۔ علی تھے۔ اس کے شمارے ہفت روزہ کے نام سے جاری کیے جاتے تھے۔ اس کی پہلی کاپی 1907ء میں شائع ہوئی۔

اس اخبار کی ابتدا 1907ء میں ہوئی۔ اس کے مدیر ایس۔ اے۔ علی تھے۔ اس کا مقصد لوگوں کو فلاح اور تعلیم کے لیے جاننا اور سیکھنا تھا۔ اس کی صفحات پر اخباری اور علمی مواد لکھا جاتا تھا۔ اس کا شمار اردو صحافت کے قدیم اخباروں میں ہوتا ہے۔ اس کے بانی ایس۔ اے۔ علی تھے۔ اس کے شمارے ہفت روزہ کے نام سے جاری کیے جاتے تھے۔ اس کی پہلی کاپی 1907ء میں شائع ہوئی۔

اس اخبار کی ابتدا 1907ء میں ہوئی۔ اس کے مدیر ایس۔ اے۔ علی تھے۔ اس کا مقصد لوگوں کو فلاح اور تعلیم کے لیے جاننا اور سیکھنا تھا۔ اس کی صفحات پر اخباری اور علمی مواد لکھا جاتا تھا۔ اس کا شمار اردو صحافت کے قدیم اخباروں میں ہوتا ہے۔ اس کے بانی ایس۔ اے۔ علی تھے۔ اس کے شمارے ہفت روزہ کے نام سے جاری کیے جاتے تھے۔ اس کی پہلی کاپی 1907ء میں شائع ہوئی۔

وہ عیب میں داخل ہیں یا چند ایسی پیشگوئیاں پیش کریں جو ان کے نزدیک وہ پوری نہیں ہوئیں۔ مگر وہ امور ایسے ہوں جو انبیاء کے سوانح یا انکی پیشگوئیوں میں ان کی نظیر مل نہ سکے۔ مگر یاد رہے کہ اگر وہ ایسی مہذب اور دانشمند مجلس میں یہ تصفیہ کرنا چاہیں تو ضرور ثابت ہو جائیگا کہ وہ صرف بہتان اور افتراء کرنے والے نہیں۔ غالباً نہ ذکر تو صرف غیبت کہلاتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں اور اس سے کچھ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس میں شخص غیبت کفندہ کو جو برا کیلا ہونے کے ہر ایک کذب اور افتراء کی بہت گنجائش ہوتی ہے پس باشبہ ایسی غیبت جس میں کسی میں شکنی جاتی ہے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک صلحاء کی مجلس نہیں ہے۔ اگر انسان اپنے دل میں سچائی کی طلب رکھتا ہے تو جو بات اس کو سمجھ نہ آوے اس کو پوچھ لینا چاہیے۔ اگر میرے پر یہ الزام لگایا جائے کہ کوئی پیشگوئی میری پوری نہیں ہوئی یا پورا ہونے کی امید جاتی رہی تو اگر میں نے بحوالہ انبیاء و علیہم السلام کی پیشگوئیوں کے یہ ثابت نہ کر دیا کہ درحقیقت وہ تمام پیشگوئیاں پوری ہو گئی ہیں یا بعض انتقاد کے لائق ہیں اور وہ انہی رنگ کی ہیں جیسا کہ نبیوں کی پیشگوئیاں تھیں۔ تو باشبہ میں ہر ایک مجلس میں جھوٹا ٹھیکرونگا۔ لیکن اگر میری باتیں نبیوں کی باتوں سے مشابہ ہیں تو جو مجھے جھوٹا کہتا ہے اس کو خدا تعالیٰ کا خوف نہیں ہے۔ بعض بے خبر ایک یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اس پر فقرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اور دوسروں کا صلوة یا سلام کہنا تو ایک طرف خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس کو پادے۔ میرا سلام اس کو کہے۔ اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں مسیح موعود کی نسبت صد ہا جگہ صلوة اور سلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جبکہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ کہا صحابہ نے کہا بلکہ خدا نے کہا تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہو گیا۔ خود عام طور پر تمام مومنوں کی نسبت قرآن مجید میں

۷

استحسان ہے اور وہ تمہیں آزاداتا ہے کہ تم اس نمونہ کے دکھلانے میں کیسے ہو۔ تم سے پہلے جہلی زندگی کا نمونہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے قابل تعریف دکھلایا اور وہ ایسا ہی وقت تھا کہ جہلی طرز کی زندگی کا نمونہ دکھلایا جاتا کیونکہ ایماندار لوگ بھول کی تعلیم کے لئے اور مخلوق پرستی کی حمایت میں بھیڑ بکری کی طرح قتل کئے جاتے تھے۔ اور پتھروں اور ستاروں اور عناصر اور دوسری مخلوق کو خدا کی جگہ دی تھی۔ سو وہ زمانہ بے شک جہاد کا زمانہ تھا جو لوگ ظلم سے توار اٹھاتے ہیں وہ توار ہی سے قتل کئے جائیں۔ سو صحابہ رضی اللہ عنہم نے توار اٹھانے والوں کو توار ہی سے خاموش کیا اور اسم محمدی جو منظر جلال اور شان محبوبیت اپنے اندر رکھتا ہے اس کی تجلی ظاہر کرنے کے لئے خوب جوہر دکھلائے اور دین کی حمایت میں اپنے خون بہا دیئے۔ پھر بعد اس کے وہ کذاب پیدا ہوئے جو اسم محمدی کا جہلی ظاہر کرنے والے نہیں تھے بلکہ اکثر ان کے چھدوں اور ڈاکوؤں کی طرح تھے جو مجھ سے پہلے گئے جو جھوٹے طور پر محمدی کہلاتے تھے اور لوگ ان کو خود فرض سمجھتے تھے۔ جیسا کہ آجکل بھی بعض سرحدی نادان اس قسم کے مولویوں کی تعلیم سے دھوکا کھا کر محمدی جلال کے ظاہر کرنے کے جہاد سے لوٹ مار اپنا شیوہ رکھتے ہیں اور آئے دن ماسخ کے خون کرتے ہیں مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمدی کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جہلی زندگی کی کوئی خدمت باقی نہیں۔ کیونکہ مناسب حد تک وہ جہلی ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے

یہ زہریت ختم ہو چکا ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جنت میں بیت اللہ کو خائف کرنا چاہیں گے
 میں سمجھتا ہوں کہ ان نشانوں کے خزانے طبعی چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ ہر ایک ایذا کے وقت عرصہ ایک
 روزہ رکھتا ہے اس بار میں ایسا ہے۔ کیے پائے میں یومیر میں میگھنم کہ عجز اور ستم۔ منہ

لہذا وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔ اب اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنے کا وقت ہے۔
 یعنی جہلی طور کی خدات کے ایام میں احمد اخلاقی کمالات ظاہر کرنے کا زمانہ ہے۔ ہمارے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹیل موٹی بھی تھے لہذا ٹیل جیسی نہیں۔ موٹی جہلی رنگ میں آیا
 تھا اور جہال اور اپنی غضب کا رنگ اس پر غالب تھا مگر جیسی جہلی رنگ میں آیا تھا
 اور فردوسی اس پر غالب تھی۔ سو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گئی اور مدنی زندگی
 میں یہ دونوں نمونے جہال اور جہلی کے ظاہر کر دیئے اور پھر جاہل کہ آپ کے بعد آپ کی
 فیض یافتہ جماعت بھی جو آپ کے روحانی وارث ہیں انہی دونوں نمونوں کو ظاہر
 کرے۔ سو آپ نے محمدی یعنی جہلی نمونہ دکھانے کے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو
 مقرر فرمایا کیونکہ اس زمانہ میں اسلام کی مظلومیت کے لئے یہی علاج قرین مصلحت تھا
 پھر جب وہ زمانہ جاتا رہا اور کوئی شخص زمین پر ایسا نہ رہا کہ مذہب کے لئے اسلام
 پر جبر کرے اس لئے خدا نے جہلی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا
 یعنی جہلی رنگ دکھانا چاہا۔ سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو
 پیدا کیا جو جیسی کا لوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جہلی اخلاق کو ظاہر کرنے والا
 ہے اور خدا نے تمہیں اس جیسی احمد صفت کے لئے بطور اعضا کے بنایا۔ سو اب
 وقت ہے کہ اپنی اخلاقی قوتوں کا عین اور جہلی دکھلاؤ۔ چاہیے کہ تم میں خدا کی
 مخلوق کے لئے عام مہمدی ہو اور کوئی جہلی اور دھوکا تمہاری طبیعت میں نہ ہو
 تم اسم احمد کے منظر ہو۔ سو چاہیے کہ دن رات خدا کی حمد و ثنا تمہارا کام ہو
 لہذا زمانہ حالت جو عائد ہونے کے لئے لازم ہے اپنے اندر پیدا کرو اور تم کا دل
 پر خدا کی کیونکر حمد کر سکتے ہو جب تک تم اس کو رب العالمین یعنی تمام دنیا کا
 پالنے والا نہ سمجھو اور تم کیونکر اس اقرار میں پتے ٹھہر سکتے ہو جب تک ایسا
 اپنے نہیں بھی نہ بناؤ۔ کیونکہ اگر تو کسی نیک صفت کے ساتھ کسی کی تعریف کرتا ہے

۲۵۸

تخلیقات

هُوَ نَبِيٌّ نَأْتِيهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيَّةُ بِنْتِي

نہی کریم یا امت علیہ السلام و سلم و سلم
و سلم یا کریم علیہ السلام و سلم

و نبت من جناب دوس

عزیزہ نبت امی

و بَيْنَهُ كُنُسِيَّةٌ مِنْ عِلْمٍ وَ تَعَلَّمَ ذَوَالِهَا أَشَارَ

نبت استود و شکر امت

و بوسے میں سخن

جناب کے ساتھ استودہ شکر کی نبت ہے۔

سُبْحَانَكَ فِي قَوْلِهِ وَ آخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا

مشورے کہ کہ قول ظاہری و آخرین منہم لمتا یلحقوا بہم

ی قول کہ و آخرین منہم لمتا یلحقوا بہم اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے

بِهِمْ كَفَرُوا فِي قَوْلِهِ آخِرِينَ - وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ

پس نہ بظنہ آخرین کہ کفر کیا

و ظاہر میں

پس آخرین کے مقلد میں لکھ کر دے۔

كَيْفَ هَذَا الرَّسُولُ فَأَتَمَّهُ وَالْكَمَلَةَ وَجَدَّابَ

کیسے میں رسول کریم خود آمد و ان کا کمال گواہی دے

اس رسول کریم کا کمال نازل فرمایا اور اس کو کمال بنایا اور اس

إِلَى لَطْفَةٍ وَجُودَةٍ نَحْتِي صَارَ وَجُودِي وَجُودًا

بغت و جود میں نیا کریم یا بوسے میں بخشہ کا ایک جود میں جود اور گدی ہے

نہی کریم کے بغت اور جود کو میری طرف کیسے یہاں تک کہ میرا جود اس کا جود ہو گیا

فَمَنْ دَخَلَ فِي جَمَاعَتِي دَخَلَ فِي صَعَابَةٍ

پس اگر وہ جماعت میں داخل شدہ

و الحقیقت میں صعب

مہ حقیقت میرے

یہی جماعت میں داخل ہوا

پس وہ جو

والجمعة : ۱۱

یہ جملہ صفحہ 223 پر درج ہے

جلد 171، صحیح مسلم، خزانہ جلد 16، صفحہ 258-259، از مرزا قادیانی

۲۵۹

سَيِّدِي وَعَبْدِي الْمَرْسَلِينَ - وَهَذَا هُوَ مَعْنَى وَأَخِيرُ نَبِيِّنَا

آپ کے نبی غیر المرسلین داخل شدہ ہیں معنی امت مرتقا آئیں نہیں رہے
یہ وہ غیر المرسلین کے غیر میں داخل ہوا - اور یہاں سے آخری نبی کے معنی

كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى الْمُتَدَبِّرِينَ - وَمَنْ فَتَقَى بَيْنِي وَ

چنانکہ بر اندیش کنندگان پوشیدہ نیست و آنکہ در حق و در مصطفیٰ
بگوریں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں

بَيْنَ الْمُصْطَفَى بِمَا عَرَفْتَنِي وَمَا رَأَى دَرَان

تفریق کے کندہ اور نہ وہ امت و نہ شاکہ امت - وہاں تک
تفریق کیا ہے جس نے مجھ نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے - اس کے ایک

نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِدْمَ خَاتِمَةَ

نبا کا - جسے اللہ علیہ وسلم آدم خاتمہ دنیا
جسے نبی علیہ وسلم دنیا کے خاتمہ کے آدم

الدُّنْيَا وَمَنْ هُوَ الْأَيَّامِ طَوْخِ كَادِمَ بَعْدَ

وہاں مضافے زمانہ بوندہ و آنحضرت زمانہ آدم خاتمہ
اور زمانہ کے دور کے طوطی کے اور آنحضرت آدم کی طرح پڑائے کے

مَا خُلِقَ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّ نَوْعٍ مِنَ الدَّوَابِّ

پھر ان کے ہرگز جنات
ان کے بعد کہ زمین پر ہر طرح کے کیڑے مکوڑے

وَكُلِّ صُنْفٍ مِنَ السَّبَاعِ وَالْأَنْعَامِ بُولِقَانِ

د دوش و دندہ ہرگز
اور چارپائے اور دندہ پیدا ہوئے اور جن وقت

غلبہ الہامیہ

۲۷۱

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمٍ إِلَى نُورٍ وَكَرِهُوا الْجَاهِلِيَّةَ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

میں نے ان کو جو ایمان لائے اور اللہ نے ان کو جو ظلمتوں سے نکلوانے میں ارادہ فرمایا۔ تاکہ ان کو یاد آسکے۔

فِي الْأَجْرِينَ كَمَا كَانَ فِي الْأَوَّلِينَ - فَلَا يَأْتِيَنَّكُمْ

پھر ان کے اجر میں جیسا کہ پہلے ان کے لیے تھا۔ تاکہ ان کو یاد نہ آسکے۔

تَسْلِيمًا مَّا ذَكَرْنَا لَهُ وَلَا مَفْزَعًا لِمُذَكِّرِينَ - وَ

تسلیم سے جس کے لیے ہم نے ذکر کیا اور نہ مفرج کے لیے جو مفرجوں کو یاد دلائے۔ اور

مَنْ أَلْكَرَمِينَ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامَ

جو لوگوں کو اکریموں میں سے اکریموں کو نہ بھیجے گا جو ان پر سلام بھیجے۔

يَتَخَلَّقُ بِالْآلِفِ السَّادِ فِي كِتَابِهِ بِالْآلِفِ

جو آلف کے ساتھ لکھتا ہے۔ تاکہ آلف کے ساتھ لکھتا ہے۔

الْقَامِيسِ فَقَدْ أَلْكَرَ الْحَقُّ وَلَمْ يَفْرُقْ بَيْنَهُمَا

جس کا قمیص ہے۔ تاکہ حق نے ان دونوں کو نہیں بٹور دیا۔

مَنْ الظَّالِمِينَ - بَلِ الْعَقْلُ أَنَّ رُوحَانِيَّتَهُ عَلَيْهِ

جو ظالموں میں سے۔ بلکہ عقل ہے کہ روحانیت ان پر ہے۔

182 جلد 18 صفحہ 271، 272 الامراض والاصناف جلد 18 صفحہ 223 پر درج ہے

۲۷۲

خطبہ ہامیہ

السَّلَامُ كَانَ فِيْ اَجْرِ الْاَلْفِ السَّادِسِ اَعْنَى فِيْ

” آخر ہزار ششم
چھ ہزار کے آخر میں

هَذِهِ الْاَيَّامِ اَشَدُّ وَاَقْوَى وَاكْمَلُ مِنْ تِلْكَ

میں ایام نسبت ان سب سے اعلیٰ و اقویٰ و اشد امت
یوں دلوں میں بہ نسبت ان سبوں کے اقویٰ و اعلیٰ و اشد ہے۔

الْاَعْوَامِ بَلْ كَالْبَدْرِ التَّامِّ وَلِذَلِكَ لَا نَحْتَاجُ

بلکہ اتنے بڑے کامل امت
بلکہ جو دوسری امت کے چاند کی طرح ہے۔ وہ اس لئے

لِى الْحُسَامِ وَلَا لِيْ حِزْبٍ مِّنْ مَّحَارِبِيْنَ - وَ

بشمیر
تو وہ

لَا جِلْ دَالِكَ اِخْتَارَ اللهُ سُبْحَانَكَ لِيَبْعَثَ الْمَسِيْحَ

بجہت میں مہینہ امت
ہی لئے خدا تعالیٰ نے

الْمَوْعُوذَةَ مِنْ الْمَيَاتِ كَعِدَّةِ لَيْلَةِ الْبَدْرِ مِنْ

شمار صدیوں
انہ شمار شب بدر

حِجْرَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْكَارِمَاتِ لِتَدُلَّ تِلْكَ الْعِدَّةُ

ہجرت رسول کریم
کے شمار کی مانند اختیار فرمایا

كَيْفَ تَدُلُّ اِنَّ مَرَّةً

یوں مرتبہ

خطبہ ہامیہ صفحہ 182 معجم دہلی نوائے جلد 18 صفحہ 271، 272 اور 273

میں تاریخ میں یکہرام کا قتل ہونا بیان کیا گیا تھا اسی طرح سے یکہرام قتل ہوا اور
 ہی سو لوگوں نے گواہی دی کہ وہ پیشگوئی بہت صفائی سے پوری ہو گئی۔ چنانچہ
 اب تک وہ محض نامہ میرے پاس موجود ہے جس پر ہندوؤں کی گواہیاں بھی ثبت ہیں ویسا
 پیشگوئی کے مطابق میرے گھر میں چار لڑکے پیدا ہوئے اور پسر جہدیم کی پیدائش تک
 پیشگوئی کے مطابق عبدالحق غزنوی زندہ رہا۔ اس میں کسی قدرت الہی پائی جاتی ہے
 ایسا ہی لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ مگر سی انجیم مولوی حکیم فہرین صاحب
 کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا بدن پھوڑوں سے بھرا ہوا تھا اور وہ پھوڑے
 تک سال سے بھی کچھ زیادہ دنوں تک اس لڑکے کے بدن پر رہے جو بڑے بڑے اور
 لڑناک اور بد نما اور موٹے اور ناقابل علاج معلوم ہوتے تھے جن کے اب تک تاریخ
 موجود ہیں۔ کیا یہ طاقتیں بجز خدا کے کسی اور میں بھی پائی جاتی ہیں؟ پھر یہ پیشگوئیاں
 کچھ ایک دو پیشگوئیاں نہیں بلکہ اسی قسم کی سو سے زیادہ پیشگوئیاں ہیں جو کتاب
 رواق الغروب میں درج ہیں۔ پھر میں سب کا کچھ بھی ذکر نہ کرنا۔ اور بار بار احمد بیگ
 کے دادیا آتھم کا ذکر کرتے رہنا کس قدر مخلوق کو دھوکہ دیتا ہے۔ اس کی ایسی ہی
 مثال ہے کہ مشائخ کئی شریر انفس میں تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور حدیثیہ کی پیشگوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت
 آئے کہ وہ پوری نہیں ہوئی۔ یا مشائخ حضرت مسیح کی شان اور مرتبہ پیشگوئیوں کا کبھی کسی کے
 منہ تک نہ لے اور بار بار ہنسی ٹھٹھے کے طور پر لوگوں کو یہ کہے کہ کیوں طلب کیا وہ
 پیدا ہو گیا جو حضرت مسیح نے فرمایا تھا کہ ابھی تم میں سے کئی لوگ زندہ ہونگے
 جو میری آذانگا۔ یا مشائخ شرارت کے طور پر داؤد کا تختہ دوبارہ قائم کرنے کی
 بات کہ بیان کر کے پھر ٹھٹھے سے کہے کہ کیوں صاحب کیا یہ سچ ہے کہ حضرت مسیح
 صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور داؤد کا تختہ ان کو مل گیا تھا۔ شیخ مقدسی نبل کی نسبت

شہرت دی جائیگی۔ اور تو اس سے کیوں تعجب کرتا ہے کہ خدا ایسا کرے گا۔ کیا تیرے پر وہ وقت نہیں آیا کہ تو محض معدوم تھا اور تیرے وجود کا دنیا میں نامہ نشین نہ تھا پھر کیا خدا کی قدرت سے یہ بعید ہے کہ تیری ایسی تائیدی کرے۔ اور یہ وہ ہے جسے اللہ کے دیکھو دے۔ اور تو ان لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سننا کہ ان کا قدم خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے۔ سو ان کو وہ وحی سننا ہے جو تیری طرف تیرے رب سے ہوئی۔ اور یاد رکھ کہ وہ زمانہ آتا ہے کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے۔ جو تیرے پر واجب ہے کہ ان لوگوں سے بدفعلی نہ کرے اور تجھے ہدم نہ دے کہ تو ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے۔ اور ایسے لوگ بھی ہونگے جو اپنے دلوں سے بھرت کر کے تیرے جموں میں آکر قبا ہونگے۔ وہی ہیں جو خدا کے نزدیک اصحاب الصدق کہلاتے ہیں۔ اور تو جانتا ہے کہ وہ کس شان اور کس ایمان کے لوگ ہونگے جو اصحاب الصدق کے نام سے لاوا کریں وہ بہت قوی ایمان ہونگے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہونگے۔ وہ تیرے پر ہمدردی میں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا! ہم نے ایک آواز دینے والے کی آواز سنی جو ایمان کی طرف بلا تا ہے۔ سو ہم ایمان لائے ہیں تمام شیگوئیوں کو تم تکملاً وقت پر واقع ہوئی۔

بن چند سطروں میں جو شیگوئیاں ہیں وہیں قدر نشانی پر مشتمل ہیں جو اس کے لئے زیادہ ہونگے اور نشان بھی ایسے کئے کئے ہیں جو نقل و جبر پر خالق خلقت میں موسم نقل صفائی بیان کئے ہیں شیگوئوں کے اقسام بیان کرتے ہیں بعد اس کے یہ ثبوت ہیں کہ یہ شیگوئیاں پوری ہو گئی ہیں۔ اور حقیقت یہ خالق خلقت نشان ہیں اور اگر وہ نہیں ہوتے تو زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوتے ہیں ان کے زیادہ ہونگے۔

شیگوئوں کے اقسام میں سے نقل و جبر پر خالق خلقت کی طرف اشارہ ہے اور ان کے اقسام میں سے اشارہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے اقسام ہیں اور ان کے اقسام ہیں۔

نعمۃ الحق

۶۳

مفسرین جہاں سے دھوکا بھی کھاتے ہیں۔ لیکن حکیم مطلق نے سونے میں ایک امتیازی نشانی
 دکھائی ہے جس کو قرآن فی انوار شناخت کر لیتے ہیں۔ اور ہمتیبرے سفید اور چمکتے ہوئے پتھر
 ایسے ہیں کہ جو میرے سے بہت ہی مشابہ ہیں اور بعض تلواریں ان کو میرا سمجھ کر ہڑو پار و پیر
 کا نقصان اٹھاتے ہیں۔ لیکن صاحب عالم نے میرے کے لئے ایک امتیازی نشانی دکھا ہوا
 ہے جس کو ایک دانشمند جوہری شناخت کر سکتا ہے۔ یہاں ہی دنیا کے کل جوہرات اور
 عمدہ چیزوں کو دیکھ لو کہ اگرچہ بظاہر نظر کئی مدعی اور لائق وہ جس کی چیزیں ان سے شکل میں
 مل جاتی ہیں مگر ہر ایک پاک اور قابل قدر جوہر اپنے امتیازی نشانوں سے اپنی خصوصیت
 دکھانے کو دیتا ہے۔ اور گریسا نہ ہوتا تو دنیا میں اندھیرا پڑ جاتا۔ اور خود انسان کو دیکھو کہ اگرچہ
 وہ بہت ہی بہت سے حیوانات سے مشابہت رکھتا ہے جیسا کہ بندے کے تاہم اس میں
 ایک امتیازی نشان ہے جس کا جوہر ہم کسی بندہ کو انسان نہیں کہہ سکتے۔ پھر جگہ اس
 ہی دنیا میں جو ناپائیدار اور بے ثبات ہے اور جس کا نقصان بھی بمقابل آخرت کے کچھ چیز
 نہیں ہے ہر ایک عمدہ اور نفیس جوہر کیلئے حکیم مطلق نے امتیازی نشانی قائم کر دیا ہے جس
 کا جوہر وہ جوہر سہولت شناخت کیا جاتا ہے۔ تو پھر مذہب جس کی قطعی جہنم تک پہنچتا ہے
 اور یہاں تک دستہ اول اللہ کا جوہر میں کا ننگہ شکستہ بدی کے گوشے میں ڈالتا ہے
 کیونکہ حق کیا جائے کہ توں کا شناخت کے لئے کوئی بھی عقلی اور قطعی نشانی نہیں ہے ایسے
 نفس سے زیادہ کونسا حق اور تلواریں ہے کہ جو خیال کرتا ہے کہ بچے مذہب اور بچے دستہ
 کے کونسی امتیازی نشانی خدا نے قائم نہیں کیا۔ خدا نے خود تعالیٰ قرآن شریف میں آپ
 فرماتے کہ کتاب اللہ جو مذہب کی بنیاد ہے امتیازی نشانی اپنے لئے رکھتی ہے جس کی نظر
 کوئی نہیں کر سکتا۔ اور نیز فرماتے کہ ہر ایک جوہر کو فرقان عطا ہوتا ہے۔ یعنی امتیازی نشانی
 جس سے شناخت کیا جاتا ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ جوہر مذہب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے ساتھ
 اپنی نشانی کتاب اللہ کی قائم ہو کر عقلوں میں جلوہ گرہا کر استقامت اور حقاقت لے کر ہے۔

الحمد لله رب العالمین
بسم الله الرحمن الرحیم

۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء

شعر و سخن نظم راز اکس آف گوپکے

غلام احمد ہما دارالامان میں
مکان اس کا ہے گویا لامکان میں
ثروت پایا ہے نزع اس وہاں میں
بروز مصطفیٰ ہو کر جہاں میں
بلا شک جائیگا باغ جنان میں
یہ ہے انجاز احمد کی زبان میں
خاک توں کا مارا۔ جہاں میں
کہیں ملاقات تھی یہ سینہ و سنان میں

امام اپنا عزیز اس زمان میں
غلام احمد ہے عرش رب اکرم
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
غلام احمد میا سے ہے افضل
غلام احمد کا خادم ہے جو دل سے
تسلی دل کو جو چاہتی ہے جاسن
بھلا اس مجزے سے بڑے کیا ہو
قلم سے کام جو کر کے دکھایا

اور آگے سے ہی بڑھ کر اسی میں
غلام احمد کو دیکھے قادر بیان میں
یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہاں میں
کہ سب کچھ لکھ دیا راز جنان میں

محمد پھر اترا آگے ہیں ہم میں
محمد دیکھے ہوں جس نے آگے
غلام احمد مختار ہو کر۔
قلمی مدحت سرائی پھرتے کیا ہو

خدا ہے تو۔ خاتمہ ہے ہر وہ
تراز تہہ نہیں آتا بیان میں

انحصار بدر

حکیم فضل بن صاحب قادیانی مال دار و بے پروا۔ ہندوستان کے مال پر بیٹے سرائی کے
کھارے ہوئے اور ان کے واسطے خطہ ہندوستان کے مالداروں کے ساتھ۔ رات کے اس

۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء

روزنامہ بدر قادیان 25 اکتوبر 1908ء

اندر داخل کاروان دہلی سے لے کر مولانا غلام احمد

ضلع مظفرنگر میں مباحثہ

یہاں پر مولانا غلام احمد کی مولانا صاحب کی تقریروں سے ... مولانا صاحب کی تقریریں ... مولانا صاحب کی تقریریں ...

مولانا صاحب کی تقریریں ... مولانا صاحب کی تقریریں ... مولانا صاحب کی تقریریں ...

مولانا صاحب کی تقریریں ... مولانا صاحب کی تقریریں ... مولانا صاحب کی تقریریں ...

مولانا صاحب کی تقریریں ... مولانا صاحب کی تقریریں ... مولانا صاحب کی تقریریں ...

مولانا صاحب کی تقریریں ... مولانا صاحب کی تقریریں ... مولانا صاحب کی تقریریں ...

حضرت مسیح موعود کا ایک نام لکھنا

حضرت مسیح موعود کا ایک نام لکھنا ... حضرت مسیح موعود کا ایک نام لکھنا ... حضرت مسیح موعود کا ایک نام لکھنا ...

حضرت مسیح موعود کا ایک نام لکھنا ... حضرت مسیح موعود کا ایک نام لکھنا ... حضرت مسیح موعود کا ایک نام لکھنا ...

حضرت مسیح موعود کا ایک نام لکھنا ... حضرت مسیح موعود کا ایک نام لکھنا ... حضرت مسیح موعود کا ایک نام لکھنا ...

حضرت مسیح موعود کا ایک نام لکھنا ... حضرت مسیح موعود کا ایک نام لکھنا ... حضرت مسیح موعود کا ایک نام لکھنا ...

حضرت مسیح موعود کا ایک نام لکھنا ... حضرت مسیح موعود کا ایک نام لکھنا ... حضرت مسیح موعود کا ایک نام لکھنا ...

مرزا قادیانی کا کتبہ، روزنامہ اشعل کاروان 22 فروری 1924ء

تعمیر کو لڑا رہے

۲۰۵

۱۰۰
 یہ کہیں سے کہیں ہوتوں میں یہ مادہ موجود ہے۔ پس خبردار رہو اور دُعا میں مشغول رہو تا ٹھوکر نہ
 کھاؤ۔ بعد اس آیت کا دوسرا فقرہ جو الصّالین ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ ہمیں اسے
 پہلے سے پہلے ہی اس بات سے بھی بچا کہ ہم عیسائی بن جائیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ

۱۰۰
 ہے کہ اگر ان دُعوں میں ایک دُوح ہے اور پھر دنیوی زندگی میں بھی کچھ فوٹ نہیں رہیں
 جہاں میں بھی ہے اور اس جہاں میں بھی۔ گویا دونوں طرف اپنے دہریہ پیلاہ لکھے ہیں۔ ایک پیر
 نیامیں اور دوسرا پیر فوت شدہ دُعوں میں۔ اور دنیوی زندگی بھی عجیب کہ باوجود اس قدر
 امتدادت کے کھانے پینے کی محتاج نہیں اور نیند سے بھی فارغ ہے نہ پھر اتنی زمانہ میں
 بڑے کمزور اور جلالی فرشتوں کے ساتھ آسمان پر سے اترے گا۔ اور گو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کا صریح کی بات میں نہ پڑھنا دیکھائی غیبت میں کہ شریح کا اُترنا دیکھا جائیگا تمام موریوں کے
 بعد فرشتوں کے کا ذہن پر ہاتھ رکھتے ہوئے اترے گا۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ مسیح نے
 وہ کام دکھائے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اہل ایمانوں کے دکھلانہ سکے۔ بار بار
 قرآنی حجاز کا ہی حوالہ دیا۔ بقول تہارے مسیح کا چاک ٹرودوں کو نفع کرنا اور۔ شہر کے لاکھوں
 انسان ہزاروں برسوں کے موسم پورے زندہ کر ڈالے۔ ایک دفعہ شہر کا شہر زندہ کر دیا۔ مگر

۱۰۰
 ہم بدیا کہ چکے ہیں کہ حضرت مسیح کو اپنی بڑی شخصیت آسمان پر زندہ چڑھنے اور اتنی مدت تک زندہ
 رہنے اور پھر دوبارہ اترنے کی عہد کیا گیا ہے اسکے ہر ایک ہونے پر ہم کو اپنی علی اللہ علیہ وسلم کی توجی پوتی
 ہے۔ خود توحی کا ایک بڑا نسخہ ہیں گا کہ خود حساب نہیں حضرت مسیح سے ہی ثابت ہو گیا ہے مثلاً آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی توجی تک بھی عمر نہیں کی حضرت مسیح اب قرآن اور ہزاروں سے نفع ہو رہی ہے۔ اور
 خود توحی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپانے کیلئے ایک ایسی ذیل جیگہ توجی کی جو نہایت متعین ہے
 تک اتنا ایک دفعہ حضرت مسیح کی خدمت کی جگہ توحی حضرت مسیح کو آملی پر جو بہشت کی جگہ ہے فرشتوں
 کی ہستی کی گمان ہے جو لیا۔ اب بتلاو ہمیت کس سے زیادہ کی بہت کس کے فیادہ کے بہت کس کو
 کس کو دیا اور پھر دوبارہ اترنے کا مشرف کس کو بخشا؟ منہ

تصغیر گوایوبیہ

۲۶۳

حضرت علیؑ کی تصغیر و سلم ہم تمام مقام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کیلئے بدل دیا گیا ہے۔ آپ تشریف لائے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجیے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ تمام کافر ہنس کیلئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو قرآن مجید میں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور تمام حجت کے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت سے جواب دینا کہ دیکھو میں ہند کے طور پر آتا ہوں مگر میں ہند میں آؤنگا۔ کیونکہ میں مذہب و اجتماع صحیح اور مقابلہ صحیح مل رہا ہے اور اس میں اور آزادی اسی جگہ ہے اور نیز علیؑ کی سلام اسی جگہ نازل ہوا تھا۔ پس ختم در زمانہ کے وقت بھی وہ جو آدم کے رنگ میں آئے ہیں اسی رنگ میں اس کو آنا چاہیے تا آخر اول کا ایک ہی جگہ اجتماع ہو کر دائرہ پورا ہو سکے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسب آیت و انحراف منہم دوبارہ تشریف لانا ضرورت بروز غیر ممکن تھا اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے ایک ایسے شخص کو منتخب کیا جو خلق اور خولہ ہمت اور ہمدردی خلاق میں اس کے مشابہ تھا اور مجازی طور پر نام احمد اور محمد اس کو عطا کیا تا یہ سمجھا جائے کہ گویا اس کا ظہور بعینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے لیکن یہ امر کہ یہ دوسرا بعثت کس زمانہ میں چاہیے تھا؟ اس کا یہ جواب ہے کہ چونکہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو عدم مسائل اشاعت غیر ممکن تھا اسلئے قرآن شریف کی آیت و انحراف منہم لیا جلتوا بہتم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس وعدہ کی ضرورت اسی وجہ سے پیدا ہوئی کہ دوسرا فرض منصبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تکمیل اشاعت ہدایت میں جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیے تھا اسلئے باعث عدم مسائل پیدا نہیں ہوا اس فرض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمد ثانی سے جو وعدہ کیا ہے اسلئے نادم رہا کیونکہ میں نے تمام قوموں تک سلام پہنچانے کیلئے یہاں پہنچا ہوا ہے۔

۱۴۴

۱۰۰

یہ جگہ صفحہ 229 پر درج ہے

177 صحیح مسلمانی قرآن جلد 17 صفحہ 283 از مرزا قادیانی

اربعین نمبر

۴۲۵

ایک دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ کے قول کی تصدیق نہیں ہوتی ہے کہ جو بڑا دعویٰ کرے تو الا
ہلاک ہو جائے ورنہ یہ قول منکر پر کچھ محبت نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے لئے بطور دلیل
تعمیر سکتا ہے بلکہ وہ کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تئیس برس تک
ہلاک نہ ہونا اس وجہ سے نہیں کہ وہ صادق ہے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ خدا پر افتراء
کرنا ایسا گناہ نہیں ہے جس سے خدا اسی دنیا میں کسی کو ہلاک کرے کیونکہ اگر یہ
کوئی گناہ ہوتا اور سنت اللہ اس پر جاری ہوتی کہ مفتری کو اسی دنیا میں سزا دینا
چاہیے تو اس کے لئے نظیریں ہونی چاہیے تھیں۔ اور تم قبول کرتے ہو کہ اس کی
کوئی نظیر نہیں بلکہ بہت سی ایسی نظیریں موجود ہیں کہ لوگوں نے تئیس برس تک بلکہ
اس سے زیادہ خدا پر افتراء کئے اور ہلاک نہ ہوئے۔ تو اب بتلاؤ کہ اس اعتراض کا
کیا جواب ہو گا؟ اور اگر کہو کہ صاحب الشریعت افتراء کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک
مفتری۔ تو یوں تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی
قید نہیں لگائی۔ مگر اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی
وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر
کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالفت
ملازم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام قل للمؤمنین

چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے فروعی احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے میری
تعلیم کا وہ اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلا یعنی کشتی کے نام سے شروع کیا جیسا کہ ایک ایسا نام ہے
کی یہ عبارت ہے۔ **وَصْنَعُ الْفُلِكِ بَاعِثْنَا وَجِئْنَا ان الذین یبایعونک انما یبایعون**
اللہ ید اللہ فوق ہدیہم یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی
سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا نام ہے جو اس
کے لئے تھیں ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو حج کی کشتی قرار دیا اور
تمام انسانوں کے لئے اس کو درجنات تعمیر فرمایا انھیں ہیں دیکھو اور جس کوں ہلاک کئے۔ منہ

پہلے صفحہ 230 پر

اربعین نمبر 4، مجلہ دعوتی خزائن جلد 17، صفحہ 435 اور مرزا کا دیوانی

۳۰۸

میں آپ کا چہرہ آپ میری ان آنکھوں سے اس وقت قایم ہوئے جب میں ہمسالی کا
 ایک شخص نے خدا کی قسم کھا کر بیان کیا کہ میں نے آپ کو بہتر آپ سے زیادہ خلیق آپ سے
 ایک آپ سے زیادہ بزرگ۔ آپ سے زیادہ اشد اور رسول کی محبت میں غرق کوئی شخص نہیں
 آپ سے ایک فرد تھے۔ جو انسانوں کے لئے دنیا پر ظاہر ہوا۔ اور ایک رحمت کی بارش تھے جو آیا
 ان کے مطلق کے بعد زمین پر رہی۔ اور اسے شگاب کر گئی۔ اگر حضرت عائشہ نے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ بات چکی کہی تھی کہ کان خلتها القمہن تو ہم حضرت مسیح موعود
 صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اسی طرح کہہ سکتے ہیں کہ کان خلتها حب محمد واتباعہ علیہ
 والسلام

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مکرم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے اپنی اس روایت میں ایک
 دریا کو کوزے میں بند کرنا چاہا ہے۔ لیکن کوزہ بہت خوب ہے اور ایک لیمے اور ذاتی تجربہ
 ہے اور ہر فلاول کی گہرائیوں سے نکال چکا ہے۔ لیکن کوزے میں بند کرنا انسانی طاقت
 نہیں۔ ان خدا کوہ طاقت ضرور حاصل ہے اور میں اس جگہ اس کوزے کا خاکہ درج کرتا
 ہوں میں خدا نے دریا کو بند کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 جبرئیل اللہ فی حلال الانبیاء

یعنی خدا کا رسول جو تمام نبیوں کے لباس میں ظاہر ہوگا

اور اگر حضرت مسیح موعود صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی جامع تصویر نہیں ہو سکتی۔ آپ ہر نبی کے نقل اور ہر
 نبی کی اعلیٰ صفات اور اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ طاقتیں آپ میں جملہ فنون تقیہ سلطنت
 کے علم کے متعلق کہا ہے اور کیا خوب کہا ہے۔

وہی من وجم عینہ یربہنا واری انکہ خوبیاں ہمہ داوند تو تہبا واری

خدا کے نقل کامل نے ہی پایا ہوگا۔ لیکن کوئی نہیں کہہ گئے لیکن خدا نے اپنے کوزے میں ہر
 نبی کی اعلیٰ صفات اور اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ طاقتیں آپ میں جملہ فنون تقیہ سلطنت

آمین شکر آمین

اس جگہ سیرۃ المہدی کا حصہ سوم ختم ہوا۔
 واللہ اعلم بالصواب ان الحمد لله رب العالمین

ہر اس قدر نامناسب زور دیا ہے اور اتنا مبالغہ سے کام لیا ہے کہ شریعت کی اصل روح سے وہ باتیں باہر ہو گئی ہیں۔ اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ نماز میں دو نمازیوں کے درمیان کوئی قائلہ جو نہیں پڑھی جینی چاہئے بلکہ نمازیوں کو مل کر کھڑا ہونا چاہئے تاکہ نفل تو بے فائدہ ہوگا مگر فائز نہ ہوگا۔ اپنے ترقیبی واقع نہ ہو تیسرے بڑے آدمیوں کو یہ بیان نہ ملے کہ دو نمازیوں کی وجہ سے اپنے سے کم درجہ کے لوگوں سے قدامت کرنا گھڑے ہو سکیں وغیرہ لوگ۔ مگر اس پر اہل حدیث نے اتنا زور دیا کہ اس قدر مبالغہ سے کام لیا ہے کہ یہ مسئلہ ایک معنی خیز بات بن گئی۔ اب گویا ایک اہل حدیث کی نماز ہو نہیں سکتی جب تک وہ اپنے ساتھ والے نمازی کے کندھے سے کندھا اور ٹخنہ سے ٹخنہ اور پاؤں سے پاؤں رگڑاتے ہوئے نماز ادا نہ کرے مگر اس قدر قریب ہلٹے مفید ہونے کے نماز میں فواہ مخزومہ پریشانی کا موجب ہوتا ہے۔

(۳۴۳) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حافظ محمد ابراہیم صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ اس مسئلہ کا واقعہ ہے کہ میں ایک دن مسجد مبارک کے پاس والے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا کہ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم تشریف لائے اور امداد سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تشریف لائے اور حضور نبیؐ میں مولوی محمد حسن صاحب امر وہی بھی آگئے۔ اور آتے ہی حضرت مسیح موعود سے حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کے خلاف بعض باتیں بطور شکایت بیان کرتے گئے۔ اس پر مولوی عبد الکریم صاحب کو جوش آگیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہر دو کی ایک دوسرے کے خلاف آوازیں بلند ہو گئیں اور آواز کمرے سے باہر جانے لگی۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبیؐ۔ (یعنی اے مومنو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز کے سامنے بلند نہ کیا کرو) اس حکم کے سنتے ہی مولوی عبد الکریم صاحب تو فوراً خاموش ہو گئے اور مولوی محمد حسن صاحب تنہا تنہا دیر تک بہتہ بہتہ اپنا جوش نکالتے رہے اور حضرت اقدس وہاں سے آنکھ نہ لہر کی نماز کے واسطے مسجد مبارک میں تشریف لے آئے۔

(۳۴۴) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یہاں غلام نبی صاحب بیٹھی نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ جبکہ میں قادیان میں تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئینہ کلمات اسلام تشریف فرما رہے تھے۔ حضرت صاحب پناہ جہالت کے ساتھ حضور فرمایا کہ علماء ماوراء النہر میں تشریف لے گئے۔

میرت الہدی جلد دوم صفحہ 130 از مرزا بشیر احمد ان مرزا 5 دہائی 130
یہ حوالہ نمبر 231 پر درج ہے

ہوں۔ اس عبارت کو پڑھ کر ہر ایک شخص معلوم کر سکتا ہے کہ ابو صیبت کے اس حکم کی کہ میرے نام پر بیعت لیں۔ انجمن اشاعت اسلام نے یہ تاویل کی ہے کہ احمد کے نام پر لوگوں کی بیعت یعنی شروع کی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود کا نام احمد نہیں تو میرے نام پر بیعت لینے کا حکم کس طرح پورا ہوا۔ اور اگر آپ کا نام احمد ہے جیسا کہ ان الفاظ بیعت سے ظاہر ہے تو پھر اس بات پر بحث کیوں ہے کہ حضرت صاحب کا نام احمد نہ تھا اور کیوں جو الزام ہم پر دیا جاتا ہے اس کے خود مرتکب ہو رہے ہیں اور کیوں غلام احمد کو احمد بنا رہے ہیں لیکن ہر ایک شخص جو تعصب سے خالی ہو کر اس امر پر غور کرے سمجھ سکتا ہے کہ در حقیقت ہمارے مخالفین کے دل بھی یہی گواہی دے رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کا نام احمد تھا۔ اور ہم پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں وہ صرف دکھانے کے دانت ہیں اور ان کے کھانپنے کے دانت اور ہیں۔

نواں ثبوت حضرت مسیح موعود کا نام احمد ہونے کا یہ ہے کہ خود آپ نے اس نواں ثبوت آیت کا صدق اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۳۶۳ میں تحریر فرماتے ہیں:

”اور اس آئے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے وَ مُبَشِّرًا بِوَسُوْلِ يٰسٰرٍ مِّنْ اٰبَعْدِيْ اَشْرَفًا اَخْتَدُ مَرَّطَارًا نَبِيًّا فَظًا اَحْمَدِيٌّ نَّبِيٌّ لِّمَنْ لَّمْ يَخْتَفِئْ نَبِيٌّ لِّمَنْ لَّمْ يَخْتَفِئْ نَبِيٌّ لِّمَنْ لَّمْ يَخْتَفِئْ“ لیکن آخری لفظ میں برہمیت بیگم کی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیہا گیا۔“

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۶۳)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ اس آیت کا صدق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمد و احمد کی بیگم کی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی بیگم کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ ﷺ کے لیے یہ کہ اس بیگم کی کے آپ ہی صدق ہیں اور اگر کسی دوسری جگہ پر آپ نے اہل کفر کے لیے اس آیت کا صدق قرار دیا ہے تو اس کے یہی معنی ہیں کہ بوجہ اس

اطلاع

میں نے اپنا ارادہ یہ ظاہر کیا تھا کہ اس رسالہ اربعین کے چالیس اشتہار جدا جدا شائع کروں۔ اور میرا خیال تھا کہ میں صرف ایک ایک صفحہ کا اشتہار یا کبھی دو دو صفحہ یا فایت کا دو صفحہ کا اشتہار شائع کر دنگا اور یا کبھی شاید تین یا چار صفحہ لکھنے کا اتفاق ہو جائیگا۔ لیکن ایسے اتفاقات پیش آ گئے کہ اس کے برخلاف ظہور میں آیا۔ ہر نمبر دو اور تین اور چار رسالوں کی طرح ہو گئے۔ چنانچہ اس رسالہ کی تقریباً ستر صفحہ تک نوٹ پہنچ گئی اور وہ حقیقت وہ امر پورا ہو چکا جس کا میں نے ارادہ کیا تھا اس لئے میں نے ان رسالوں کو صرف چار نمبر تک ختم کر دیا اور آئندہ شائع نہیں ہوگا۔ جس طرح ہمارے خدائے عزوجل نے اول پچاس نمازیں فرض کیں پھر تخفیف کر کے پانچ کو بجائے پچاس کے قرار دے دیا۔ اسی طرح میں بھی اپنے رب کریم کی سنت پر تاظریع کے لئے تخفیف تصدیق کر کے نمبر چار کو بجائے نمبر چالیس کے قرار دے دیتا ہوں اور اپنی اس تحریر کو اپنی جماعت کے لئے چند نصیحتوں پر ختم کرتا ہوں۔

نصائح

اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سی پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مہل کو ماضی کرو۔ دوستو! تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کے لئے ہو۔ اپنے اہل گھروں کو

۱۳

نبی جو خاتم النبیین ہے اور ہر تمام نبیوں کا سردار ہے۔ اس کی نبوت بھی اس دلیل کے مطابق (نمود باللہ) باطل ٹھہرتی ہے۔ کیونکہ آپ سے پہلے پانچ شخص ایسے گذرے ہیں جن کا نام محمد تھا۔ چنانچہ آپ سے پہلے ہو سواۃ میں محمد انجسی گزرا ہے۔ اور ایک محمد اس ایرہہ کے دربار میں تھا جس نے مکہ پر حملہ کیا تھا۔ اور یہ حملہ رسول کریم ﷺ کی پیدائش سے ایک سال پہلے ہوا۔ اس کی نسبت جاہلیت کا ایک شعر بھی ہے: فَذَالِكُمْ لُذُ النَّجَاحِ مِنَّا مُحَمَّدٌ. وَذَٰئِمَةُ فِتْنِ حَوْمَةِ النَّمُوتِ تَخْفِقُ تَمِيرًا مَخْضٍ اس نام کا بنو تمیم میں گزرا ہے اور یہ شخص پادری تھا۔ چوتھا محمد لاسیدی تھا۔ پانچویں محمد انجسی۔ پس اگر یہی دلیل حضرت مسیح موعود کی نبوت کو باطل کرنے والی ہے تو حضرت یحییٰ، حضرت زکریا، حضرت مسیح اور آنحضرت ﷺ کی نبوت بھی ثابت نہیں ہوتی۔ کیسے تعجب کی بات ہے کہ ہمارے مخالفین ہماری مخالفت میں ان ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں کہ جن سے پہلے نبیوں کی نبوت بھی باطل ہو جاتی ہے۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کفار کی نسبت فرماتا ہے کہ یہ ہمارے رسول (محمد ﷺ) پر ایسے اعتراض کرتے ہیں جو ان کے نبیوں پر بھی پڑتے ہیں جن کو یہ مانتے ہیں یعنی یہ کہتے ہیں کہ آسمان پر چڑھ جا اور ہمارے لئے کلاب لا۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو جیسے اعتراضات وہ لوگ آنحضرت ﷺ پر کیا کرتے تھے ایسے ہی اعتراضات یہ لوگ آج حضرت مسیح موعود پر کرتے ہیں جن کو اگر سچا مان لیا جائے تو سب نبیوں کی نبوت باطل ہو جاتی ہے۔

پھر ایک یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب ایک اور اعتراض اور اس کا جواب نے اپنے کئی نام رکھے ہیں۔ حالانکہ کسی اور نبی نے اپنے کئی نام نہیں رکھے اس لئے یہ نبی نہیں ہو سکتے۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ: إِنَّ لِي أَسْمَاءَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْغَامِبِيُّ الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشِرُ النَّاسَ عَلَى قَدَمَيْ وَأَنَا الْغَائِبُ وَالْغَائِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ۔ (مشکوٰۃ کتاب الاذباب باب اسماء النبی ومفاتیح) یعنی آنحضرت فرماتے ہیں کہ میرے پانچ نام ہیں۔ پس اگر حضرت مسیح موعود کے بھی خدا تعالیٰ نے کئی نام رکھ دیئے اور آپ کو مدی اور کرشن بنا دیا۔ تو اس سے آپ کی نبوت کس طرح باطل ہو گی۔ آپ نے اپنے آقا سے تو ایک نام ہی پایا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کی نبوت پانچ نام رکھنے کے باوجود ثابت ہو سکتی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کی نبوت چار نام رکھنے کی وجہ

سے ثابت نہیں ہو سکتی۔ وہ لوگ جو یہ اعتراض کرتے ہیں سوچیں اور بتائیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کیوں ثابت نہیں ہو سکتی۔

نبی کے لئے شریعت لانا شرط نہیں کتاب یعنی شریعت لائے۔ لیکن حضرت مسیح

موعودؑ جو تکہ کوئی کتاب نہیں لائے۔ اس لئے نبی نہیں ہو سکتے۔ یہ اعتراض جن کی طرف سے کیا جاتا ہے وہ اپنے آپ کو احمدی کہتے اور حضرت مسیح موعودؑ کے شیدائی کہلاتے ہیں لیکن انہیں نہیں جانتے کہ حضرت مسیح موعودؑ اس کے متعلق خود لکھ گئے ہیں کہ ”نبی کے حقیقی معنوں پر فور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا تاج نہ ہو“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۰۶)

پھر آپ لکھتے ہیں کہ ”نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف سوہبت ہے جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں (ایک فلسفی کا ازاد مسطورہ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۰)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں ”بعد تورات کے صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے کہ کوئی نئی کتاب انکے ساتھ نہیں تھی۔ بلکہ ان انبیاء کے ظہور کے مطالب یہ ہوتے تھے کہ تامل کے موجودہ زمانہ میں جو لوگ تعلیم تورات سے دور پڑ گئے ہوں۔ پھر ان کو تورات کے اصلی خشاء کی طرف کھینچیں۔ (شہادۃ القرآن ص ۳۴ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۴۰)

پھر آپ لکھتے ہیں ”نبی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں۔ جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیغمبریاں کرتے تھے“ (بدور ۵- مارچ ۱۹۱۵ء)

اب یہ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں ہوا جو شریعت نہ لایا ہو۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ کئی نبی ایسے ہوئے ہیں۔ ہم کہتے ہیں جب نبی اسرائیل میں ایسے نبی آ چکے ہیں جو کوئی کتاب نہیں لائے تو پھر یہ مطالبہ حضرت مرزا صاحب کے لئے کیوں پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور ہمارا دار کمال پڑتا ہے۔ کیسا نادان ہے وہ شخص جو کسی کو تیر مارے اور سامنے اس کا اپنا باپ کھڑا ہو مگر وہ یہ خیال نہ کرے کہ اگر میں نے تیر مارا تو تیر پہلے میرے باپ کو چھیدے گا اور پھر کہیں اس تک پہنچے گا۔

چہ بزم من چہ عین حکم از خدا باشد
 و شوق افسر شایبیل ہوا باشد
 کہ تک و تک از زمین با جاکجا باشد
 کنول نظر بسط از زمین ہوا باشد
 چرا بجز بلہ این نشیب جا باشد
 کہ با من ست قدر کہ ذوق اعلیٰ باشد
 منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد
 کہ جنگ او بکلم حق از ہوا باشد
 کنول بنگرہ عرش جلتہ ما باشد
 مقام من تین قدس و اصطفیٰ باشد
 دو بارہ از سخن و عطا من ہوا باشد
 کہ رنگ گفتہ ام از وحی کبریا باشد
 ہر آچہ از دہنش بستانویجا باشد
 غرض ز آدمم در کس اتقا باشد
 بدین غرض کہ برستی اتقا باشد
 کہ در زمان فتوحات از وحیا باشد
 ہمدوا و ہمہ امر حق را دوا باشد
 بہ بینش اگر تہ چشمش و ابا باشد
 مگر حق را در جلال و نقوش با باشد
 ہستای بر ہم آرا کہ پادشا باشد
 جنگ نیز قائم کہ در سا باشد

بدین خطاب مرا ہرگز التفات نہ بود
 بتاج و تخت زمین آرزو نمیدارم
 مرا بس است کہ ملک کاہست آید
 حوائج بفلک کردہ اند روز نخست
 ملک جنت علیاست مسکن و ماوا
 اگر جہاں ہمہ تحقیر من کنہ ہوشی
 منم مسیح ز مان و منم کلیم خدا
 نہ طبع است کہ بدتر ز بلع من آوا
 از ان نفس پریدم ہول کہ دنیا نام
 مرا بگلشن رضوانی جنت گذر
 کالی ہائی صدق و صفا کہ گم شدہ بود
 مرغ از منم ایکہ سخت بہ خبری
 کسی کہ گم شدہ از خود تو بگریزی
 نیادم نہ پتہ جنگ کاہزار و جہاد
 جنگ ذلت و حق کسوں و خدا دارم
 در حق من ہمہ پورا جنت نورست
 بجز امیری عشق و عشق بہانی نیست
 عزت و کرمش پرورد مرا ہر دم
 بگذراند قدرت ہزار بافتش اند
 بیادم کہ دو صدق را در عرش نام
 بیادم کہ دو علم در شدہ کشتایم

۲۵۲

اربعین ۴

جو ہرٹی گوڑھی نے میرے مقابل پر کی۔ کیا میں نے، اس کو اس لئے بویا تھا کہ میں اس سے ایک منقولی بحث کر کے بیعت کر لوں۔ جس حالت میں میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا نے مجھے مسیح مولانا کے بھیا ہے اور مجھے بتلا دیا ہے کہ فلاں حدیث سچی ہے اور فلاں جھوٹی ہے اور قرآن کے صحیح معنوں سے مجھے اطلاع بخشی ہے تو پھر میں کس بات میں اور کس غرض کے لئے ان لوگوں سے منقولی بحث کروں جبکہ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر تو کیا انہیں مجھ سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ میں ان کے ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو مستکر اپنے یقین کو چھوڑ دوں جس کی حق الیقین پر بنا ہے اور وہ لوگ بھی اپنی منہ کو چھوڑ نہیں سکتے کیونکہ میرے مقابل پر جھوٹی کتابیں شائع کر چکے ہیں اور اب انکو رجوع اللہ من الموت ہے تو پھر ایسی حالت میں بحث سے کونسا فائدہ مترتب ہو سکتا تھا اور جس حالت میں میں نے اشتہار دے دیا کہ آئمہ کسی مولوی ذخیرہ سے منقولی بحث نہیں کر دینگا تو انصاف اور نیک نیتی کا تقاضا یہ تھا کہ ان منقولی بحثوں کا میرے سامنے نام بھی

کہ پہلے آپ اسلام سے مرتد ہو جائیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد بھی حدیث ذہب دہلی کے ذمہ سے غلط تھا لہذا اس غلطی کی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کے اصول کے لئے سے کاذب ٹھہرے۔ پہلے اس سوال کا جواب دو پھر میرے پرافتخار کو۔ اسی طرح احمدیوں کے دماغ کے متعلق بھی شرطی پیشگوئی ہے مگر کچھ عین باقی ہے تو کیوں شرط کی انتکار نہیں کرتے اور کسی دیانت بھی کہ مدعی کتاب میں بیکرم کے متعلق کہیں کوئی کاذب ذکر بھی نہیں کیا۔ کیا وہ پیشگوئی بھی ہوتی یا نہیں بکی احمدی پیشگوئی کے مطابق میلاد کے اندر ملنا یا نہیں۔ ایسی کوئی بات کہ آپ کے معزز و دہمت ڈھنڈھ فتح عیونہ صاحب نے میرے استفسار پر بڑے یقین سے لکھی ہے کہ نہایت منافی سے بیکرم کے متعلق پیشگوئی ہوئی ہوگی۔ اب اس عبارت میں جو کہ آپ کذب کرنے لگے۔ منہ

۱۱۲

أَهْدِي إِلَيْكَ بِعَنِّي اللَّهُ قُلْنَا إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيْنَا أَنَّمَا إِلَهُ الْكَوْكَبِ وَالْقَمَرِ كَمَلَهُ فِي الْقُرْآنِ - وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ - وَقَالُوا إِن هَذَا إِلَّا أَلْفَاؤُا مَرْرًا - قُلْ إِنِّي هَدَىٰ اللَّهُ هُوَ الْهُدَىٰ - أَفَلَا يَتَذَكَّرُ اللَّهُ عَمَّا أَفْعَلُونَ - إِنَّا نَحْنُ خَلْقُكَ فَتَمَّ بِمَنَّا لِيُخْفِرَكَ اللَّهُ مَا لَقَدَّمْنَا مِن آيَاتِكَ وَمَا تَأَخَّرَ - أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ - فَبَرَأهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجْهًا - وَاللَّهُ مُؤْمِنٌ كَيْدَ الْكَافِرِينَ - وَرَبِّهِمْ آيَةٌ لِلنَّاسِ وَرَحْمَةٌ مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا - قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي تَبْتَلُونَ - يَا أَحْمَدُ فَاضْتِ الرَّحْمَةَ عَلَى سَفْعَتِكَ - إِنَّمَا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ - فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ - إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ - يَأْتِي قَوْمًا لَّا نَبِيَّاءَ وَآمَرَكَ بِتَأْتِي - يَوْمَ يَجِيءُ الْحَقُّ وَ

پاکستان کی ماٹوں - زمین و آسمان بند سے ہوئے تھے سو ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ اور تجھے انہوں نے ایک ہنسی کی جگہ بنا رکھا ہے کیا یہی ہے جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا۔ کہ میں ایک آدمی ہوں تم جیسا مجھے خدا سے اللہ ہوتا ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے اور تمام بھلائی قرآن میں ہے۔ اور میں اس سے پہلے ایک مدت سے تم میں ہی رہتا تھا کیا تمہیں میرے حالات معلوم نہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ یہ باتیں افترا ہیں۔ کہ حقیقی ہدایت جس میں ظلم و جور خدا کی ہدایت ہے۔ اور خبردار ہو کہ خدا کا گروہ ہی آخر کار غالب ہوتا ہے۔ پہنچنے سے تجھے کھلی کھلی فتح دی ہے تاہم اگلے اور پچھلے گناہ معاف کئے جائیں۔ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ سو خدا نے ان کے انہوں سے اس کو بڑی کیا۔ اور وہ خدا کے نزدیک و مہم ہے۔ اور خدا کافروں کے ٹکر کو سخت کر دے گا۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے۔ اور رحمت کا نمود ہو گا۔ اور یہی مقدر تھا یہ وہ تھا تو ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ اسے احمد! رحمت تیرے لبوں پر جا رہی ہو رہی ہے۔ ہم نے تجھے بہت سے حقائق اور معارف اور برکات بخشے ہیں بلکہ ذریت نیک عطا کی ہے۔ سو خدا کے لئے نماز پڑھ اور قرآنی کہ تیرا بد گروہ ہے یعنی خدا سے بے نشان کر دے گا۔ اور وہ نامراد مرے گا۔ میریوں کا ہانڈا کئے گا

۱۔ یہ اللہ کہ رِاقَ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ اس وقت اس عاجز پر خدا تعالیٰ کی طرف سے القا ہوا کہ جب ایک شخص کو مسلم معاشرہ میں نے ایک نغمہ گایوں سے بھری ہوا کس عاجز کی طرف بھیجی تھی اور اس میں اس عاجز کی نسبت اس جسد و زاوہ نے وہ الفاظ استعمال کئے تھے کہ جب تک ایک شخص حقیقت شقی، خبیث، غیبت، فاسد، غلبہ اور ایسے الفاظ استعمال نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ سو یہ اللہ اس کے اشتہار اور رسالہ کے پڑھنے کے وقت ہوا کہ رِاقَ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ۔ سو اگر اس ہندو زاوہ بد نظرت کی نسبت ایسا وقوع میں نہ آیا اور وہ نامراد اور ذلیل اور ہوا اور اگر یہ خدا کی طرف سے نہیں ہے! (انجام انتم حاشیہ صفحہ ۵۸-۵۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۸، ۵۹)

پیشگوئی

تاریخ پیدائش

جس وی سے میں مشورہ کیا گیا ہوں اسی نے منہ جو ذیل خلاق عادت پیشگوئیاں بن گئی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہیں

پیشگوئی نمبر ۱

۱۸۷۱ء تا ۱۸۷۲ء

اَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدًا قَابِلًا لِّاللهِ وَمَقَالًا لِّاَوَاكِنَ عِندَ اللهِ وَجِيهًا وَيَكْفِي بَرَاهِيْنِ اَصْحَابِ صِفَاتِهِ تَرْتِيْبًا كَمَا خَدَّاهُ بِنَدْوَةٍ كَانِيَةً لِّهٖ يَسْرُوعًا اسکو وہی تمام لڑائیوں کی کریم اور سپر لگائے جائینگے اور وہ خدا کے نزدیک وجاہت رکھتا ہو۔ یہ پیشگوئی مطلع پر پوری ہوئی کہ تین سالوں میں پیشگوئی کے وقت میں میرے پر خون کا الزام لگایا گیا خدا نے اس سے مجھے بری کر دیا اور پھر مشرطوقی ڈپٹی کمشنر کے وقت میں مجھ پر الزام لگایا گیا اس سے بھی خدا نے مجھ کو بری کر دیا اور پھر مجھ پر جاہل ہونے کا الزام لگایا سو مخالفت مولویوں کی خود جاہل ثابت ہوئی اور پھر میری نے مجھ پر سارق ہونے کا الزام لگایا سو اس کا خود سارق ہونا ثابت ہوا۔ ایسا ہی یہ دل کی نہیں گذرے تھے جب تک خدا کے دل انسانوں کو نہ دکھلا دے کہ یہ میرا بندہ میری طرف سے تھا تب بہتوں کی آنکھیں کھلیں گی مگر کیا فائدہ۔ انہوں ہزار غمخیز یا رگتاہ گتاہ مارا مارا ہو کر رہ گئے۔

پیشگوئی نمبر ۲

۱۸۷۲ء تا ۱۸۷۳ء

اَنَا اعْطَيْتُكَ الْكُوْتُوْبِيْنَ بِمِثْلِ بَيْتِ اَيَادِنِي عَطَا كَرِيْمًا لِّهٖ اَصْلِيْكَ كَرِيْمًا جَمَاعَتِ تَحْتِ دِي جَلَسْتُمْ لِيْ وَيَكْفِي اَسْ بِيْشْغُوْنِيْ كُوْبِيْسِ بَرِيْسِ كَلَسْتُمْ۔ اور اب وہ کثیر جماعت ہوئی اور نہ صرف ستر ہزار بلکہ اب تو یہ جماعت لاکھ کے قریب ہو گئی اور ان دنوں میں ایک بھی نہ تھا۔

زندہ گواہ اور عیادت

جن مقامات میں خدا نے مجھے بری کیا ہو بڑے دفتر اور اتفاق سے پیدا کئے گئے تھے تو بے گھٹن کی کچھ ضرورت نہیں سرکاری کافیات ملازم ہیں اور میں صدیق نشانوں کے ساتھ تخت اور کذب اور افترا اور جہل سے خدا نے مجھے بری کیا ہے نشانوں میں سے بلکہ خود اسی فہرست میں موجود ہیں اور منصف کے لئے کافی ہو سکتی ہیں۔

پیشگوئی نمبر ۱ اس زمانہ سے آئی ہوئی نشانوں میں بری ہو کر رہے تھے۔

عامیوں کے دلوں میں آواز

يَكْفُفُ الصِّدْقَ وَيَغْسِرُ الْخَائِسُونَ - اَقْبِمِ الصَّلَاةَ لِذَلِيلٍ - اَنْتَ مَعِي وَاَنْتَ مَعَكَ
 سِرِّكَ سِرِّي - وَخَفَا عَنْكَ رِزْقُ الَّذِي اَتَقَفْتَ ظَهْرَكَ - وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ يَوْمَ تَنْزِلُ
 مِنَ السَّمَاءِ - اَيُّهَا الْكُفْرُ - لَا تَقَعُ اِيَّاكَ اَنْتَ الْاَعْمَى - غَرَسْتُ لَكَ بِيَدِي رَحْمَتِي
 وَكُنْتُ رِيءُكَ - لَنْ يَجْعَلَ اللهُ الْكُفْرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا - يَنْصُرُكَ اللهُ فِي مَوَالِيكَ -
 كَتَبَ اللهُ لَالِخْلَبِيْنَ اَقَاوَسِيْنَ - لَا مَبْدَلَ لِكَلِمَاتِهِ - اللهُ الَّذِي جَعَلَكَ الْحَمِيْمَةَ
 ابْنَ مَرْيَمَ - قُلْ هَذَا فُضِّلَ لِيْ وَرَآئِيْ اَجْرًا لَفِيْحِيْ مِنْ مَشْرُوبِ الْخِيْطَابِ
 يَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَرَافِعُكَ ابْنِيْ وَجَابِلُ الَّذِيْنَ اَتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
 اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - نَظَرُ اللهُ اِلَيْكَ مَعْطَرًا - وَقَالُوْا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيْهَا
 قَالِ ابْنِيْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ - وَقَالُوْا اَلَيْكَ كِتَابٌ مُّمْتَلِئٌ مِّنَ الْكُفْرِ وَالْكَذِبِ - قُلْ
 نَسَاوُا خُدْعَ ابْنَادِنَا وَاَبْنَادِكُمْ وَاَبْنَادِنَا وَاَبْنَادِكُمْ وَاَنْفُسَانَا وَاَنْفُسَكُمْ سَهًّا
 نَبْتِهْلِمْ لَنَجْعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ اَللّٰهُ عَلَى الْكَافِرِيْنَ - سَلَامٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ حَمِيْمًا وَاَوْ
 نَجِيْمًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ - تَفَرَّدْنَا بِذَالِكَ حِيَاةً اَوْ دَعَايِلَ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَاِحْسَانًا لِّكَلِمَاتِكَ
 وَاَخَارِضِ يَتْنِكَ - رَا اللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ - كَذَبُوْا بِاَيَاتِيْ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَفْهِرُوْنَ

اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائے گا۔ اس دن حق آئے گا اور سچ کھولا جائے گا اور جو خسران میں ہیں ان کا خسران ظاہر ہو جائے گا۔ میری یا میں نماز کو قائم کر۔ تیرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تم نے تیرا وہ بوجھ ڈال دیا جس نے تیری کمر توڑ دی۔ تیرے سگڑ کو جس نے بلند کیا۔ تجھے خدا کے سوا اوروں سے ڈراتے ہیں۔ یہ گنہگار کے پیشوا ہیں۔ مت ڈر۔ تجھے بھی کہہ نہیں سکتے اپنی رحمت اور قدرت کے درخت تیرے سروٹے اپنے ہاتھ سے لگائے۔ خدا ہرگز ایسا نہیں کرے گا کہ کافروں کا مومنوں پر کچھ الزام ہو۔ خدا تجھے کئی میدانوں میں فتح دے گا۔ خدا کا پرستاریم تو مشرت ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ اس کے کلموں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ وہ خدا جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ کہ یہ خدا کا افضل ہے اور میں تو کسی خطاب کو نہیں جاہتا۔ اُسے جیسی ایسے تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے تاج اور تاجوں کو تیرے ماتحتوں پر قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔ خدا نے تیرے پر فرشتوں کو نظر کیا اور لوگوں نے دلوں میں کہا کہ اسے خدا کیا تو ایسے شخص کو اپنا خلیفہ بنائے گا۔ خدا نے کہا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں تمہیں معلوم نہیں۔ اور لوگوں نے کہا کہ یہ کتاب ظراور کذب سے بھری ہوئی ہے۔ ان کو کہہ دے کہ آؤ ہم اور تم اپنے بیٹوں اور عورتوں اور عزیزوں سمیت ایک جگہ آگے ہوں پھر مباحہ کریں اور ٹھوٹوں پر لعنت بھیجیں۔ ابراہیم یعنی اس عاجز پر سلام ہم نے اس سے دلی دوستی کی اور تم سے نبوت دی۔ یہ ہمارا ہی کام تھا جو ہم نے کیا۔ اُسے داؤد لوگوں سے نری اور اسان کے ساتھ مساؤ کر۔ گواہی حالت میں تیرے گا کہ میں تم سے راضی ہوں گا اور خدا تم کو لوگوں کے

۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء " دیکھ میں آسمان سے تیسکرتے برساؤں کا اور زمین سے نکالوں گا پر وہ تریسکرتے

مخالف ہیں پکڑے جائیں گے "

(بدرد جلد ۲۳ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰، الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰)

۱۹۰۶ء " يَا أَحْمَدُ بَارِكْ اللَّهُ فِيكَ مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ

اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے جو کچھ تو نے پھلایا وہ کرنے میں چاہا اور اللہ نے پھلایا۔
الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۖ لِشَدِيدِ قُوَّتِنَا مَا أَنشَدَ آبَاؤُهُمْ وَلَقَدْ آتَيْنَا
مُوسَىٰ تَجْوِذَ الْقُرْآنِ مَكِّيًّا لِيُخَوِّفَ بِهِ قَوْمَهُمْ وَكَذَلِكَ نَجْعَلُ الْقُرْآنَ
سَبِيلَ الْمُجْرِمِينَ ۗ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ۗ
مؤمنوں کی راہ کھل جائے اور اللہ نے اسے سکھایا کہ ان سے بڑھ کر کوئی نہیں سکھایا اور اللہ نے ان کو سکھایا
قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۗ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۗ قُلْ بَرَكَةٌ مِّنْ مَّوَدَّعِ
كَرِيمٍ آتَاكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْكُرُونَ ۗ قُلْ إِنِّي أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۗ قُلْ
سَلَىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۗ فَتَبَارَكَ مِنْ عِلْمِهِ وَتَعْلَمُهُ ۗ وَقَالُوا إِن هَذَا
مِلَّةُ اللَّهِ وَلِيْلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِلْمِهِ وَتَعْلَمُهُ ۗ قُلْ إِن هَذَا
إِلَّا اخْتِلَافِي ۗ قُلْ اللَّهُ شَدِيدُ زُرْقَةٍ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ۗ قُلْ
وَجِيءَ بِهِنَّ كَلِمَاتُ تَرَانِي طَرَفَاتٍ مِّنْ مَّوَدَّعِ ۗ قُلْ إِنِّي أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۗ قُلْ
إِن فَتَرَيْتَهُ فَعَلَىٰ رِجْلَيْهِ شَدِيدٌ ۗ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ
اگر یہ کلمات میرا افتراء ہے اور خدا کا کلام نہیں تو پھر میں سخت سزا کے لائق ہوں اور اس بات کی زیادہ ترکان عالم ہے
عَلَىٰ اللَّهُ كَذِبًا ۗ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ
جس نے خدا پر افتراء کیا اور عجیب و غریب کلام نکالا جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا
لِيُكَلِّمَهُ ۗ عَلَىٰ الدِّينِ كَلِمَةً لَا مَبْدَلَ لِكَلِمَتِهِ ۗ يَقُولُونَ آتَىٰ لَكَ
تو اس دین کو تو ہم کہیں پر غالب کرے خدا کی باتیں پڑھا کر کہہ دے تو میں کہوں کہ میں نے کلام نہیں نکالا اور وہ کہیں لے

۱۔ حضور ﷺ سے موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الاستفتاء صفحہ ۲۹، مشورۃ حقیقۃ الہیہ - روحانی خزائن جلد ۱۲، صفحہ ۲۰
میں اس نام کا عربی میں ترجمہ فرماتے ہوئے اس کی تدریج "۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء" تحریر فرمائی ہے اس لئے اسے یہاں
درج کیا گیا۔ (مرتبہ)

انفس پر قائم ہے زندہ خدا کا منظر اور کونجہ سے امر مقصود کا مبدع ہے۔ اور تو ہمارے پانی سے ہے اور رو سکے
 لوگ فٹل سے کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں۔ یا مقام لینے والے۔ یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیچھے
 پھیریں گے۔ وہ خدا قابل تعریف ہے جس نے تجھے دامادی اور آبائی عزت بخشی۔ اپنی قوم کو ڈرا اور کہہ کہ میں خدا
 کی طرف سے ڈرانے والا ہوں۔ ہم نے کئی کھیت تیرے لئے تیار کر رکھے ہیں اسے ابراہیم۔ اور لوگوں نے کہا کہ
 ہم تجھے ہلاک کریں گے مگر خدا نے اپنے بندہ کو کہا یہ کچھ خوف کی جگہ نہیں ہیں اور میرے رسول غالب ہوں گے۔
 اور میں اپنی فوجوں کے ساتھ مقرب آؤں گا میں سمندر کی طرح موجزئی کروں گا۔ خدا کا فضل آنے والا ہے اور
 کوئی نہیں جو اس کو رد کر سکے۔ اور کہ خدا کی قسم یہ بات سچ ہے اس میں تبدیلی نہیں ہوگی اور نہ وہ ٹھپسی رہے گی،
 اور وہ امر نازل ہوگا جس سے تو تعجب کرے گا۔ یہ خدا کی وحی ہے جو اونچے آسمانوں کا بنانے والا ہے۔ اس کے
 سوا کوئی خدا نہیں۔ ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اور وہ خدا ان کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں
 اور ان کو نیک طور پر ادا کرتے ہیں اور اپنے نیک عملوں کو خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ وہی ہیں جن کے لئے
 آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔ اور دنیا کی زندگی میں بھی ان کو بشارتیں ہیں۔ تو نبی کی کتا ر عافیت میں
 پرورش پا رہا ہے..... اور میں ہر حال میں تیرے ساتھ ہوں۔

اور پھر فرمایا۔

« وَقَالُوا إِن هَذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ. إِنَّ هَذَا لَلرَّجُلِ يَجْعَلُ الدِّينَ. قُلْ جَاءَ الْحَقُّ
 وَزَهَقَ الْبَاطِلُ. قُلْ لَوْ كَانُ الْأُمُورُ عِنْدَ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدْتُمْ فِيهِ اخْتِلَافًا
 كَثِيرًا. هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ وَكَلَّمَنَّا الْأَخْلَاقِ. قُلْ
 إِنِ افْتَرَيْتُهُ لَعَلِّي اجْتَرَمُ. وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا تَنْزِيلًا
 مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ. لِيُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاءَهُمْ. وَيُنذِرَ قَوْمًا آخَرِينَ.
 عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ هُمْ عَادِيَةٌ مُّوَدَّةً. يَخْزَوْنَ عَلَى الْأَذْقَانِ
 سَجْدًا اتَّبَعْنَا عِظْمًا تَكَافُؤًا خَائِبِينَ. لَا تَأْتِرُ بَعْدَ عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ. يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ
 أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. إِنِّي أَنَا اللَّهُ فَاعْبُدْنِي وَلَا تُنْسِينِ وَأَجْتِهَذَا أَنْ تَعْبُدُونِي وَأَسْأَلُ
 رَبِّيَ وَكُنْ سَأُولًا. اللَّهُ وَإِنْ حَتَّىٰ عَلَّمَ الْقُرْآنَ. قِيَاسِي حَيْثُ بَعْدَهُ تَحْكُمُونَ.
 نَزَّلْنَا عَلَىٰ هَذَا الْعَبْدِ رَحْمَةً وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ. إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ.
 وَلِي نُنذِرَ لِمَنْ كَانَتْ قُلُوبُهُ قَوَسًا مِّنْ أَعْيُنِ النَّاسِ وَمَا يَشْعُرُونَ. إِنِّي مَعَ الرَّسُولِ أَقْوَمُ.
 إِنَّ يَوْمَئِذٍ لَنَفْعَلُنَّ عِظْمَكُمْ. وَإِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ. وَإِنَّا نُرِيتُكَ بَعْضَ الَّذِي

سے (ترجمہ مرقب) اور تو ہمارے پانی سے ہے۔

فَأَضَى الرَّحْمَةَ عَلَى شَفْعَتَيْكَ يَا أَعْيُنَنَا سَتَيْتِكَ الْمُسَوِّجِينَ
 تیرے لبوں پر رحمت جاری کی تھی۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میرے تیسرا نام منقول رکھا۔
 يَرْزُقُهُ اللَّهُ ذِكْرَكَ وَيَتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَبْرَأَكَ
 خدا تیرا ذکر کرے گا۔ اور وہی نعمت دنیا اور آخرت میں تیرے پر توہی کرے گا۔ اسے اسرار
 يَا أَحْمَدُ. وَكَانَ مَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ حَقًّا فِيكَ، شَأْنُكَ حَبِيبٌ وَأَجْرُكَ
 برکت دیا گیا اور ہر کچھ تجھے برکت دی گئی وہ تیسرا ہی حق تھا تیرے ہی شان حبیب ہے اور تیرا اجر
 قَرِيبٌ، وَالْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ مَعَكَ لَمَّا هُوَ مَعِي، وَأَنْتَ وَجِيهَةٌ فِي حَضْرَتِي
 قریب ہے آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔ تو میری درگاہ میں وجہ ہے
 اخْتَرْتِكَ لِنَفْسِي، وَسَبَّحَانَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى زَادَ مَجْدَكَ
 تم نے مجھے اپنے لئے چنا خدا کے پاک بڑا برکتوں والا اور بڑا بزرگ ہے وہ تیری بزرگی کو زیادہ کرے گا۔
 يَنْقُطِعُ أَبَاؤُكَ وَيُبْدَأُ مِنْكَ. وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَسْتُرَكَ بِشَيْءٍ
 تیرے باپوں کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور تیرے بعد سے اللہ کا شرف شروع ہو گا خدا ایسا نہیں کرے گا
 يَمِيزُ الْخَيْبَةَ مِنَ الطَّيِّبِ، إِذَا جَلَّ لَعْنُ اللَّهِ وَالْفِتْرَةَ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ
 جب تک کہ اللہ پر ایمان میں فرق کر کے دو کلاموں سے اور جب خدا تعالیٰ کی خداوندی آئے گی اور خدا کا وعدہ پورا ہو گا
 هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ. أَرَدْتُ أَنْ أَسْتَخْلِفَ فَنَخَلْتُ
 تم کہا جاتے جا رہے ہیں کہ تمہاری تہمت کرتے تھے میں نے مدعا کیا کہ اپنا خلیفہ بتاؤں سو میں نے اس آدم کو
 أَدْرَهُ ذَنْبِي فَتَدَلِّي فَكُنْتُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى. يُعْنِي السُّيُوفَ وَ
 پیدا کیا اور خدا سے نزدیک ہوا پھر ظون کی طرف بجا اور خدا اور ظون کے درمیان میں ہر ایک کو لگا کر اور ان کا
 يُقِيمُ الشَّرِيعَةَ يَا أَدْرُ اسْكُنْ أَنْتَ وَرَوْجُكَ الْجَنَّةَ يَا مَرْيَمُ
 وہی کو لگا کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ اسے آدم کو اور تیسرے رحمت بھشت میں داخل ہو اسے مری
 اسْكُنْ أَنْتَ وَرَوْجُكَ الْجَنَّةَ يَا أَحْمَدُ اسْكُنْ أَنْتَ وَرَوْجُكَ الْجَنَّةَ
 تو اور تیسرے رحمت بھشت میں داخل ہو۔ اسے اسعد اور تیسرے رحمت بھشت میں داخل ہو۔

یہ یاد ہے کہ ظاہری زندگی اور جاہلیت کے لٹاؤں میں خاک کا نشانہ است شہوت رکھنا جا بجا اس زیادہ تک ہی اس
 خاندان کی تیری شوکت زوال کے تر یہ تر یہ تھی۔ میرے دادا صاحب کو اس میں میرا شیخ گاؤں اپنی ملکیت کے تھے اور پھر
 اس سے وہ والیوں تک کے درگاہ میں برکت تھے اور کسی ملکیت کے ماتحت دتے اور پھر رفتہ رفتہ رحمت اور شہادت پندہ
 سے غموں کے نالہ میں چند لڑائیوں کے بعد سب کچھ کھو بیٹھا۔ موت پہ گاؤں ان کے قبضہ میں رہے اور پھر وہ گاؤں اور

۲۹۲

نے فرمایا کہ "میں نے حضرت اناکس میں لکھا دیکھا ہے کہ

مبارک

یہ گرا قبرت کا نشان ہے" (الحکم جلد ۴ نمبر ۱۹ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۵)

۱۹ اپریل ۱۹۰۰ء

"ایک دفعہ عزیز مرحوم کی زندگی میں بکثرت اس کی شناخت کے لئے دعا کی۔ تب خواب میں دیکھا کہ ایک شکر ہے۔ گویا وہ چاند کے ٹکڑے اکٹھے کر کے بنائی گئی ہے اور ایک شخص اتوب بیگ کو اس شکر پر سے جا رہا ہے اور وہ شکر آسمان کی طرف جاتی ہے اور ضایت خوش اور جگمگی ہے۔ گویا زمین پر چاند بچایا گیا ہے۔ میں نے یہ خواب اپنی جماعت میں بیان کی اور مختلف کے طور پر یہ سمجھا کہ رحمت کی طرف اشارہ ہے لیکن دل نہیں مانتا تھا کہ اس خواب کی تعبیر صحت ہو۔ سائب اس خواب کی تعبیر ظور میں آئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ" (از مکتوبہ بنامہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۴)

۲۵ اپریل ۱۹۰۰ء

"اس خط کے لکھنے کے وقت میں جو اتوب بیگ مرحوم کی طرف توجہ تھی کہ وہ کیونکر جلد ہماری آنکھوں سے ناپید ہو گیا اور تمام تعلقات کو خواب و خیال کر گیا کہ ایک دفعہ الہام ہوا: مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کے راہ سے داخل ہو۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عورتی اتوب بیگ کی موت نہایت یک طور پر ہوئی ہے، اور خوش نصیب وہ ہے جس کی ایسی موت ہو۔" (از مکتوبہ بنامہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۴)

۱۹۰۰ء

"خدا نے مجھے کہا کہ اٹھ اوسان لوگوں کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم خدا کی گواہی دے دو گے خدا کا کلام جو میرے پر تامل ہوا اس کے یہ الفاظ ہیں: قُلْ جِنْدِيْ شَہَادَةٌ مِّنْ اِلٰہِ قہٰنِ اَنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ وَجِنْدِيْ شَہَادَةٌ مِّنْ اِلٰہِ قہٰنِ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اِلٰہَ قہٰنِ فَمَعُوْذِيْ بِجَنۡمِ اللّٰهِ وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ اِلٰہِ اِلَيْكُمْ جِيۡتِيۡنَا۔ اِنِّيْ مُنۡسَلِّتُۢمۡنَ اِلٰہِ" (از اشتہار عیالہ الاخیر مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۰ء مجلہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۱۹-۲۲۰) (ترجمہ) ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم میرے

مرزا اتوب بیگ صاحب (مترجم) مرزا اتوب بیگ صاحب (مترجم)

مِنْ كُلِّ قَبِيحٍ عَمِيْقٍ يَا تَوَكَّلْ مِنْ كُلِّ قَبِيحٍ عَمِيْقٍ يَا تَوَكَّلْ اللهُ مِنْ عِنْدِهِ
 کی راہ سے تجھ سے بچنے کی اور اس راہ سے بچنے کی کہ وہ وہ لوگوں کی ہمت چلنے سے ہرگز نہیں گھرے ہوا ہے اور
 يَتَوَكَّلْ رِجَالٌ تَوَكَّلُوا إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ لَا مَبْدَأَ لِكَلِمَاتِ اللهِ
 وگتیری ہوتی ہیں اور ہر ایک کے لیے وہی ہے جو ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے
 قَالَ رَبِّكَ إِنَّهُ خَازِنٌ مِمَّا فِي السَّمَاءِ مَا يُرْفَعُ إِلَيْكَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا
 ہم نے ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے
 مُبِينًا فَتَحْنَا السَّمَوَاتِ لَكَ فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا يَا قَوْمِ إِنَّا بَعَثْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِنَا
 ایک نیا لوگوں کو بھیج دیا ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے
 الْإِيمَانَ مَعْلَفًا بِالْحَقِّ إِنَّا لَأَنزِلُوكَ آيَاتِنَا اللَّهُ بَرُكَاتُهُ كُنْتُ كَنزًا
 بلور ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے
 مُخْفِيًا يَا حَبِيبُ أَنْ أُخْرِقَ يَا قَوْمِ يَا شَمْسُ أَنْتَ مِيثِقٌ وَأَنَا
 پوشیدہ تھا ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے
 مِنْكَ إِذْ أَجَاءَ نَصْرُ اللهِ وَانْتَصَى الْأَمْرَ الْوَمَانِ إِلَيْنَا وَقَمِيتُ كَلِمَةً
 تجھ سے۔ جہنم کے مددگار کے لیے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے
 رَبِّكَ الْإِنْسِ هَذَا بِالْحَقِّ وَلَا تُصْعِقُوا لِحَلْقِ اللهِ وَلَا تُسْمِعُوا
 گواہی پروردگار اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے
 مِنَ النَّاسِ وَوَتِيْعٌ مَكَانِكَ دَوْبِكُمْ الَّذِينَ أَسْأَلُوا أَنْ لَهُمْ قَدْرٌ
 نہ ہونے سے تجھ سے ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے
 صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَأَنْتَ عَلَيْهِمْ مَا أَنْتَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ
 سچائی کے لیے ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے
 أَصْحَابُ الْمُؤْمِنَةِ وَمَا آذَنُكَ مَا أَصْحَابُ الْمُؤْمِنَةِ تَرَى أَعْيُنُهُمْ
 تیری ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے
 تَفِيضٌ مِنَ الدَّمْعِ يُصَلُّونَ عَلَيْكَ رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
 انشورہ کی اس کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے
 يُنَادِي بِالْإِيمَانِ وَدَاعِيًا إِلَى اللهِ وَيُرَادُ أَنْ يُنَادِيَ بِآخِرَتِهِ
 کہ اور اس کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے اور ہر ایک کے لیے ہے
 لَهُ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأُعَذِّبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

لَهُ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأُعَذِّبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

تذکرہ محمودی دہلی ص 541

يَعْتَمِدُكَ اللَّهُ وَيَمِشُّنِي إِلَيْكَ

خدا میری تمہاری طرف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے

الَّذِينَ كَفَرُوا اللَّهُ قَدِيرٌ

مخبردار ہو خدا کی مدد نزدیک ہے

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے وقت میں سیر کر لیا۔ یعنی منکرات اور گمراہی کے زمانہ میں جرات سے مشابہت منکرات معرفت اور یقین تک لڑائی طور سے پہنچایا۔

جَسَدًا آدَمًا فَكَرَّمَهُ

پیدا کیا آدم کو پس اکرام کیا اس کا

جسَدًا آدَمًا فَكَرَّمَهُ

جسَدًا آدَمًا فَكَرَّمَهُ

جسَدًا آدَمًا فَكَرَّمَهُ

اس فقرۃ الہامی کے یہ سنی ہیں کہ منصب ارشاد اور ہدایت اور مورد و محو الہی ہونے کا دراصل مخلوق انبیاء ہے اور انکی کے حق کو بطور مستعار مانا ہے اور یہ مخلوق انبیاء امت محمدیہ کے بعض افراد کو بغرض تکمیل ناقصین عطا ہوتا ہے اور انکی کی طرف اشارہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قُلْ لَمْ يَكُنْ لِي كَاتِبٌ يَدِينِي يُسْمِعُنِي بَلْ كُنْتُ مِنَ الْغَائِبِينَ۔

وَلَمَّا كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفْحِ الْمُنْتَهَىٰ فَأَنْفَكْتُمْ كَفْرًا

اور تم نے تمہاری ایک گڑھے کے کنارے پر سوا اس سے تم کو خلاصی بخش۔ میں خلاصی کا سامان عطا فرمایا۔

فَلَمَّا كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفْحِ الْمُنْتَهَىٰ فَأَنْفَكْتُمْ كَفْرًا

خدا تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور مشقت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے تم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔۔۔۔۔

فَلَمَّا كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفْحِ الْمُنْتَهَىٰ فَأَنْفَكْتُمْ كَفْرًا

توبہ کرو اور فریق اور تمہارا کفر اور مشقت سے باز آؤ اور اپنے حال کی اصلاح کرو اور خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اس پر توجہ کرو اور صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ اس سے مدد پاؤ کہ تمہاری توبہ کی بیابان توبہ ہو جاتی ہیں۔

بَطْرِي كَلِّ يَا عَمِّيْنِ۔ اَلَّتْ مُتَارِيْنِ وَ مَعِيْنِ۔ فَدَسَقْتَ كَرَامَتِكَ بِمِيْدِيْنِ۔

لے حضرت آدم سے نہیں غلامی کا نام ہے بلکہ مشورہ اور نصیحت ہے اور اس کے علاوہ کئی اور منکرات پر بھی کرامت برائیوں اور صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ اس سے مدد پاؤ کہ تمہاری توبہ کی بیابان توبہ ہو جاتی ہیں۔ (مرتب)

وَاذِکْرُیْکَ الَّذِیْ لَمْ یُؤْمِرْ بِکَ اَنْ یَّکُوْنِ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَتَکْفُرْ بِمَا کَانَ یَعْمَلُ مِنْ قَبْلُ
 پہلے یاد کرو کہ تم پر جو حکم نہیں لگایا گیا ہے اس سے پہلے تم نے کیا کیا ہے اور تم نے
 اِلٰہِ مُؤْمِنِیْ! وَاِنِّیْ لَآظُنُّکُمْ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ وَ تَقَبَّلَتْ یَدَا اٰیِنِ لَقِیْبِ
 مومنوں کے لئے پڑھنا پڑھنا اور میں تم کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔ پاک ہو گئے دونوں ہاتھ الہی لیب کے
 وَتَبَّتْ رُءُوْسُکُمْ لَآ اَنْ یَّدْخُلَ فِیْہَا اِلَّا خٰیۡفَکُمْ وَمَا اَمَّاۤیْکَ فِیۡمَنْ اَطٰوۡہِ
 اور وہ آپ ہی پر لگ کر ہو گیا اس کو نہیں پڑھے تھا کہ اس میں سے کوئی اور پڑھا کرتا ہے اور جو کچھ آپ نے فرمایا
 الْفِیۡئَۃُ لَہُمَّا فَاَصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اَوْلَآءُ الْعِزْرِ ۗ اِلَّا اِنَّمَا فِیۡئَۃٌ مِّنْ اَطٰوۡہِ
 فرماتا ہے اس کو ایک تہذیب پر ہمارا ہے اور جو کچھ اللہ نے فرمایا ہے وہ سب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے
 لَیۡسَ بِکُمْ جُنَآحَۃٌ مِّمَّا مَنَیۡنَ اللّٰہِ الْعِزِّ ۗ اِلَّا کَرۡہُہٗ ۗ شَآکِیۡنَ کُذِّبَۡنَ مِنْ دُوۡنِکُمْ
 تا وہ تجھ سے محبت کرے وہ اس خدا کی محبت سے جو بہت غالب اور بہت بڑے ہے اور یہیں تک کہ ہاتھ لگ کر
 عَلَیْہَا فَاۡیۡنَ ۗ وَلَا تَہِنُوۡا وَلَا تَحْزَنُوۡا ۗ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَآۡبِ عِبۡدَہٗ ۗ اَلَمْ تَعْلَمُوۡا
 جو زمین پر ہے اور وہ خدا کی قسم ہے کہ وہ اس کو دیکھ کر مت ڈرنا اور نہ ڈرنا کہ اس نے تم کو نہیں جانتا
 اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۗ وَاِنۡ یَّخۡذُ ذُنُۡکَ اِلَّا هَزُوۡۤاۗءَ اَفۡہَ الَّذِیۡ
 کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اور تم نے اسے ٹھیک ٹھیک یاد رکھا ہے وہ تم کو ماہ سے کہتی ہے کیا وہ ہے
 بِعَیۡنِ اللّٰہِ ۗ کُلُّ اِنۡۡمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمْ یُوۡسَیۡۤ اِنۡۡۡ اَنَا اِلَہُ الْکُفۡرٰۤہِ ۗ وَاِجۡدُ
 جس کو خدا نے میری فرمایا ہے! ان کو کہہ کر میں تم کی مانند ہوں میری طرف سے وہ کہتا ہے کہ تم خدا کی عبادت
 وَالْعِزِّ ۗ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ ۗ لَا یَمۡسُکُ اِلَّا الْمَطۡہُرُوۡنَ ۗ کُلُّ اِنۡۡ ہُدٰی اللّٰہِ
 اور تمام جملہ اللہ کی قرآن میں ہے کسی دوسری کتاب میں نہیں اس کے سوا کسی اور کتاب میں ہے اور اللہ کی عبادت

کے معجزے مراد مولوی ابوسعید محمد عیسیٰ بٹاوی ہے جو محمد اس نے استفتاء لکھ کر تہذیب حسیب کے
 ملنے پیش کیا اور اس ملک میں معجزہ کی آگ بھڑکانے والا تہذیب حسیب ہی تھا۔ عَلَیۡہِ مَا
 یَسْتَبِیۡحُ ۗ

(حیثی مولوی مخدوم، حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۷۲ صفحہ ۸۳)

تہذیب حسیب کے مولف ابوسعید محمد عیسیٰ بٹاوی ہے جو تہذیب حسیب کے مولف ہیں اور تہذیب حسیب کے مولف
 یہاں نماز میں شائع ہو چکا ہے جو تہذیب حسیب کے مولف ہیں اور تہذیب حسیب کے مولف ہیں اور تہذیب حسیب کے مولف
 تہذیب حسیب کے مولف ہیں اور تہذیب حسیب کے مولف ہیں اور تہذیب حسیب کے مولف ہیں اور تہذیب حسیب کے مولف
 (حیثی مولوی مخدوم، حاشیہ، روحانی خزائن جلد ۷۲ صفحہ ۸۳)

هُوَ الْهُدَىٰ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيَّ رِجُلٌ مِّن قَدْرَيْتَيْنِ عَظِيمَيْنِ
 راجل خدا کا ہاتھ ہے اور کس کے کمر پر، ان کا کس شے آگے کیلئے نازل نہیں ہوا، جو مشرکوں میں سے کسی ایک شکر کا شکر
 وَقَالُوا آتَىٰ لَكَ هَذَا إِنَّ هَذَا لَمَكْرٌ مَّكْرُ قَوْمٍ فِي الْمَدِينَةِ وَيَنْظُرُونَ
 ہے اور کہیں گے کہ تجھ پر تو کسے حاصل ہو گیا یہ ایک مکر ہے جو تم لوگوں نے مل کر بنایا۔ یہ لوگ تیری طرف دیکھتے ہیں
 إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ هَذَا إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَأَتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ
 مگر تو انہیں دکھائی نہیں دیتا۔ ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے
 عَلَيَّ رَبُّكُمْ أَنْ يَوْجِجَ كُمْ ۚ وَإِنْ عَلْتُمْ عُدْنَا ۚ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ
 خدا آیا ہے تم پر ہم کسے اور اگر تم میری شریعت کی طرف خود کو گمراہی میں مڈب دینے کی طرف عمل کریں اور ہم نے جہنم کو
 حَبِيرًا ۚ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ه كَيْلٌ أَعْمَلُوا عَلَيَّ مَكَائِدَ ۚ
 لافوں کیلئے قید خانہ بنا لیا ہے اور ہم نے تجھے قلم نیا پر رحمت کے لئے بھیجا ہے تاکہ تم اپنے ساتھیوں پر اپنے ظور پر عمل کرو
 إِنِّي عَابِلٌ ۚ فَسَوِّتْ تَعَلَّمُونَ ۚ لَا يُقْبَلُ عَمَلٌ يَشْقَىٰ ذَرْبًا وَمَنْ
 اور میں اپنے ظور پر عمل کرو اور پھر تمہاری ہی کے بعد تم دیکھ لو گے کہ کس کا خدا مدد کرتا ہے کوئی عمل بغیر تقویٰ کے یا کس کا
 غَيْرِ اتَّقَوِي ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ۚ
 قبول نہیں ہو سکتا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں
 قُلْ إِنْ أَفْتَرَيْتُهُ فَقَلْبِي أَجْدَامٌ ۚ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ حُمُرًا يَتَذَكَّرُ
 کہ اگر میں نے افتر کیا ہے تو میری گردن پر برا لگتا ہے اور میں پہلے اس سے ایک مدت تک تم میں ہی رہتا
 قَبْلَهُ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۚ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا ۚ وَلِيَجْعَلَ آيَةً
 تھا کیا تم کو سمجھ نہیں؟ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے
 لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ
 ایک نشان اور ایک نمونہ رحمت بنائیں گے۔ اور یہ ابتداء سے مقدر تھا۔ یہ وہی امر ہے جس میں تم
 تَمَكَّرُونَ ۚ سَلَامٌ عَلَيْكَ ۚ جُعِلَتْ مَبَارَكًا ۚ أَنْتَ مَبَارَكٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 تمک کرنے تھے۔ تیرے پر سلام۔ تو مبارک کیا گیا۔ تو حنیف اور آخرت میں مبارک ہے

۱۔ یعنی ان میں کوئی بھی موجود نہ ہوگا اور وہی ہے جو پنجیب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان کا رہنے والا ہے۔ کیوں کہ وہی محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو نبی مبعوث ہوئے اور جو نبی اسلام ہے۔ منہ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۷، حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۸۵)
 ۲۔ الہام کے الفاظ الی الخلیقۃ کا ترجمہ "خبر میں" ہے۔ الہام کے پہلے ایڈیشن میں لکھا ہو جاتا ہے۔ (مرتب)

هُوَ الْهُدَىٰ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيَّ رَجُلٌ مِّن قُرَيْشٍ عَظِيمٍ
 دراصل خلیفہ دہیت ہی ہے اور کہیں لکھ کر ہی ان کی ہمت کو بڑھانے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ ان کے لیے ایک شکر الہی
 وَقَالُوا آتَىٰ لَكَ هَذَا إِنَّ هَذَا لَمَكْرٌ مَّكْرٌ مُّمَوَّدٌ فِي الْمَدِينَةِ يَنْظُرُونَ
 ہے اور کہیں لکھ کر ہی ہرگز حاصل ہو گیا یہ ایک مکر ہے جو تم لوگوں نے عمل کرنا یا یہ لکھ کر ہی ہرگز دیکھنے میں
 إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَأَتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ
 مگر انہیں دکھائی نہیں دیتا ان کو کہہ کر اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو اس میری پیروی کرو کہ تم خدا سے محبت کر لو
 عَلَيَّ رَبِّكُمْ أَنْ يَتَّخِذَكُم مِّنْ عَدُوِّكُمْ عَدُوًّا وَيَجْعَلَكُم مِّنْ كَافِرِينَ
 خدا ایسا تم پر رحم کرے اور اگر تم میری شرارت کی طرف غور کرو گے تو تم میں سے کفار بن جائیں گے اور تم نے جو تم کو
 حَسْبُكُمْ وَالْمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ قُلْ اعْمَلُوا عَمَلَكُمْ
 انہوں کیلئے یہ نازل کیا ہے اور تم نے مجھے تمہارا پیارا دوست کہہ کر دیا ہے تاکہ تم اپنے رشتہ داروں پر اپنے طور پر عمل کرو
 إِنِّي غَائِبٌ فَنُوتٌ تَعْلَمُونَ لَا يَقْبَلُ عَمَلٌ يَتَّقَالِ ذُرِّيَّةً مِن
 اور میں اپنے طور پر عمل کر رہا ہوں اور تمہاری ہی کہ بہت کم دیکھ لو گے کہ اس کا خدا وہ کرتا ہے کہ وہ عمل نیک تو ہی کے پاس ہوتا
 غَيْرِ اتَّقُوا اللَّهَ مَنِ اتَّقَىٰ وَأَلَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ
 قبول نہیں ہو سکتا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں
 قُلْ إِنْ أَفْتَرَيْتُمْ لِقَاءَ رَبِّي لَأَجِدَنَّ رِجْلًا مِّنْ دُونِ قَدَمَيْهِ لَأَتَّبِعَنَّ عَمَلًا مِن
 کہ اگر میں نے افتر کیا ہے تو میری گردن پر لگا لیا ہے اور میں پہلے ہی سے ایک نیک کام میں ہی رہتا
 قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا وَيُخَوِّفُهُ أَتَىٰ
 تھا کیا تم کو سمجھ نہیں؟ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے
 لِلنَّاسِ وَرَحْمَةٌ قَتَاءٌ وَكَانَ أَمْرًا مُّقْتَضِيًّا قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ
 ایک نشان اور ایک نمود و رحمت بتائیں گے اور یہ ابتداء سے مقدم تھا یہ وہی امر ہے جس میں تم
 تَمْتَرُونَ - سَلَامٌ عَلَيْكَ جُعِلَتْ مَبَارِكَا - أَنْتَ مَبَارِكٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 شکر کرتے تھے۔ تیرے پر سلام۔ تو مہرک کیا گیا۔ تو دنیا اور آخرت میں مبارک ہے

۱۔ میں اس شخص کو خدا کا رسول ہونے کا دوا کا ہے جو پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادریان کا رہنے والا ہے۔ کیوں کہ اسے اللہ
 نے ان پر بھیج دیا اور اسے جو رسولوں میں سے ہے۔ منہ (مختار الراجح صفحہ ۲۰۰) حاشیہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۸۵
 نے الہام کے اخفاء فی اللہ کا ترجمہ "شومیں" ہے الہامی کے پہلے اظہار میں بھی موجود تھا ہے۔ (مرتب)

تذکرہ محمودی والہامات صفحہ 547 طبع چاند پبلشرز لاہور

یہ جملہ صفحہ 235 پر درج

وَكُن مِّنْ آيَاتِنَا كُنْتَ. كُنْ مَعَهُ حَيْثُمَا كُنْتَ. آيَاتِنَا تَكُونُ قَدْرًا وَعِجْبًا لِلَّهِ.
 كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَافْتِخَارًا لِّلْمُؤْمِنِينَ. وَلَا تَتَّبِعُوا مِن
 دُونِ اللَّهِ آلِ الْأَرْوَاحِ قَرِيبًا. الْآيَاتُ لَعَنَ اللَّهُ قَرِيبًا. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 عَمِيئِينَ. يَا تَوَّابِينَ مِنْ كُلِّ فَجْرٍ عَمِيئِينَ. يَتَّبِعُونَ اللَّهَ مِنْ عِنْدِهِمْ. يَتَّبِعُونَ رَبَّكَ
 لِيُخْرِجَ إِلَيْكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ. لَا يَخْلَقُ لَكُمْ قَلْبًا قَلْبًا قَلْبًا
 فَتَعْرِفُوا اللَّهَ وَقَرَّبَانَا نَجِيًّا. أَشْجَعُ النَّاسِ. وَتَوَكَّلْ عَلَى الْإِيمَانِ مُعَلِّقًا
 بِالسُّرِّيَّاتِ لَهُ. أَكَادِ اللَّهُ بِرُفْقَانِهِ. يَا أَحْمَدُ فَاصْبِرْ الرَّحْمَةَ عَلَى شَفَقَتِكَ.
 إِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكَ غَيْبَاتِكَ وَرَحْمَتَهُ. وَوَجَّهَكَ
 سَبِيلًا فَهَدَىٰ. وَنَظَرْنَا إِلَيْكَ وَقُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ. حَرَّ النَّارِ
 نِعْمَةٌ رَبِّكَ. يَا أَيُّهَا الْحَدِيثُ قَدْ فَانَدِ زَوْرَكَ فَكَيْفَ. يَا أَحْمَدُ يَتَّبِعُ اسْمَكَ

ان کو عذاب کرے۔ میں تیرے ساتھ ہوں سو تو ہر ایک جگہ میرے ساتھ رہ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدہ کیلئے
 نکالے گئے ہو تم مومنوں کا فخر ہو اور تم خدا کی رحمت سے نوید مت ہو خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔
 خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے وہ مدد ہر ایک بندہ کی راہ سے جسے چاہے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی
 کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گریے ہو جائیں گے اور اس کثرت سے لوگ تیری طرف
 آئیں گے کہ میں ماہوں پر وہ پھیں گے وہ عین ہو جائیں گے۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ
 کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے اللہ کریں گے۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا ہم ایک کھلی کھلی
 فتح تجھ کو عطا کریں گے۔ وحی کی فتح ایک بڑی فتح ہے اور ہم نے اس کو ایک ایسا قریب بخشا کہ ہمارا زبان
 دیدہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہے۔ اور اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو وہیں سے جا کر اس کو
 لے لیتا۔ خدا اس کی محبت روشن کرے گا۔ اسے اسم تیرے ہوں پر رحمت جاری کی گئی۔
 تیری آنکھوں کے سامنے ہے خدا تیرا ذکر بلند کرے گا اور اپنی نعمت دینا اور آخرت میں تیرے پروردگار کے لئے اور ہم نے

۱۔ اگر تم بہت قریب آؤ گے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہ۔ تم لوگ تیرے ہی نسخہ کو لے کر آؤ گے اور وہی اللہ تعالیٰ کی توجہ ہوگی۔

۲۔ اگر تم بہت قریب آؤ گے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہ۔ تم لوگ تیرے ہی نسخہ کو لے کر آؤ گے اور وہی اللہ تعالیٰ کی توجہ ہوگی۔

۳۔ اگر تم بہت قریب آؤ گے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہ۔ تم لوگ تیرے ہی نسخہ کو لے کر آؤ گے اور وہی اللہ تعالیٰ کی توجہ ہوگی۔
 لوگوں کو آنے والے خطرات سے بچانا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔

۳۱ مئی ۱۹۰۶ء "اِنِّي مَعَ الْاَكْرَامِ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتَ الْاَفْلَاقَ"۔

(بدردجلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲، المجلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

۵ مئی ۱۹۰۶ء روایا۔ ایک شخص نے ایک روانی کو لادائن کی ایک بوتل دی جو سرخ رنگ کی دوائ ہے

اور بوتل بند کی ہوئی ہے اور اس پر کتیاں لپیٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کتاب ہے کہ یہ کتاب دینا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب رکھا ہے۔ اس وقت میں کتابوں کا اس کا وقت آ گیا ہے اس کو نوکر رکھا جائے اور میں نے اس کتاب پر دستخط کر دیئے ہیں۔ پھر امام ہوا۔

یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمت گار ہیں۔

پھر امام ہوا۔

اللَّهُ يَعْزِبُنَا وَلَا فَعَلَىٰ

فرمایا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے اور دشمنوں سے مغلوب نہ ہوں گے۔

(بدردجلد ۲ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲، المجلد ۱۰ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

۵ مئی ۱۹۰۶ء "پھر بار آئی، تو گئے تلخ کے آنے کے دن

تلخ کا لفظ عربی ہے اس کے ایک تو یہ معنی ہیں کہ وہ بہت جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدت سردی کا موجب ہو جاتی ہے اور بارش اس کے لازم سے ہوتی ہے اس کو عربی میں تلخ کہتے ہیں۔

ان معنوں کی بناء پر اس پیش گوئی کے یہ معنی معلوم ہوتے ہیں کہ بار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خداتعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کرے گا اور بہت اور اس کے لازم سے شدت سردی اور کثرت بارش طور میں آئے گی اور دوسرے معنی اس کے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد میسر آجائیں جس سے اس کا دل مطمئن ہو جائے۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ نکال تو کر موجب تلخ قلب ہو گئی۔ یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے جس سے قلب اطمینان ہو گئی۔ اور یہ لفظ کسی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی

۱۔ (ترجمہ) تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں مگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا کرتا

۲۔ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہمیں یاد دلائے گا کہ ہم نے نہیں کئے بائیں گے

مدحت آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تک
 وہ تھا جس نے نبی کو تازہ خالص دیا
 وہ دکھاتا ہے کہ میں کچھ نہیں گراہ و تیر
 پس ہی ہے در من جو اس نے کیا شیخ از چہاد
 تا دکھائے مشکوں کو دین کی ذاتی خویاں
 کہتے ہیں یہ بچے نادان یہ نبی کامل نہیں
 پر بنانا آدمی وحشی کہ ہے ایک مجرہ
 نور ہٹے آئین سے خود بھی وہ اک نور تھے
 لاشتمال میں ہر زبان کی بھلا کیا فرق ہو
 اے مرے پیارے گیب و مہر کی عادت کو
 نفس کو لادو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
 میں نے نفس میں کو ہمت کر کے زیر پا کیا
 گایاں شکر نما دو پاکے دکھ لوم دو
 تم نہ گہرو اگر وہ گالیوں میں ہر گھڑی
 چھپو تم دیکھ کر ان کے سماں میں ستم
 دیکھ کر لگیں کا بوش خینہ مت کچھ غم کرو
 خزانوں کی نگاہوں میں مسابا کا ہے
 غیر غائب ہیں ان کی خوں کیا ہم نے جگر
 ہک لہو گناہی ہے یہ شہوت کا نشان

میرے آئے سے ہوا کال بھیلہ برگ و باد
 زیور دین کو بنانا ہے وہ اب مثل ستار
 دلی تو خود کیسے ہے دل مثل تیر میں عذار
 تا ٹھاسے دین کی راہ جو اٹھا تھا ایک خیار
 جن سے ہوں شرمندہ جو اسام پر کرتے ہیں وار
 و خیلوں میں دین کو پھیلا نایہ کیا شکل تھا کار
 معنی رازِ نبوت ہے اسی سے آشکار
 قوم وحشیوں میں اگر پیدا ہوئے کیا جائے عار
 کہ ہے شکستہ دم کی ترسکا یا از زنگبار
 وہ اگر پھیلا میں بدبو تم بنو مشک ستار
 چپکے چپکے کرتا ہے پیدان سماں و دار
 چیز کیا ہیں اس کے آگے رستم و اسفندیار
 کیر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
 چھوڑ دو ان کو کہ چھوڑا میں وہ ایسے شہ پار
 دم نہ مارو گروہ مابین اندر دین حال زار
 شدت گیری کا ہے محتاج باران بہار
 یہ خیال اٹھا کیوں کس قصہ ہے تا بکار
 جنگ بھی تھی ملک کی نیت کس سے فرار
 اب تو آئیں بند میں دیکھیں گے پھر انجا مکار

۱۷۸

خطبہ الہامیہ

فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُتِمَّ النَّبِيَّ وَيَكْمَلَ الْبِنَاءَ بِالْبَيْتَةِ

پس خدا ارادہ کیا کہ پیغمبر کو مکمل کرے اور بنائے کو مکمل کرے۔

پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ وہی پیغمبر کو مکمل کرے۔ اور وہی بنائے کو مکمل کرے۔

الْآخِرَةِ فَإِنَّا تِلْكَ الْبَيْتَةُ الَّتِي النَّازِرُونَ - وَكَانَ

تکمیل کے۔ پس یہ وہی بنائے ہے۔

پس یہ وہی بنائے ہے۔

عِيسَى عَلِيًّا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَنَا عَلِيمٌ لَكُمْ أَيُّهَا

عیسیٰ علیہ السلام بنائے ہوئے بنائے ہوئے۔

جیسا کہ عیسیٰ بنی اسرائیل کے لئے نشان تھا۔ ایسا ہی میں تمہارے لئے اے تمہارے

الْمُعْرِطُونَ - فَسَارِعُوا إِلَى التَّوْبَةِ أَيُّهَا الْغَافِلُونَ -

مکمل کرنے والے۔

پس اس لئے توجہ سے توجہ لیں۔

وَأِنِّي جِئْتُ فَرْدًا أَكْمَلُ مِنَ الَّذِينَ أَنْعَمَ عَلَيْهِمْ

اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جن پر تم نے نعم فرمائی۔

اور میں نے نعم فرمائی ہے۔

فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَلَا فُخْرَ وَلَا رِيَاءَ وَاللَّهُ فَعَلَّ

اور میں نے فخر اور ریا نہیں کیا۔

كَيْفَ أَرَادَ وَشَاءَ فَعَلَّ أَنْتُمْ تَحَارِبُونَ اللَّهَ وَتُرَاجِمُونَ

کیسے ارادہ کیا اور خواہاں کیا۔

پس تم اللہ سے لڑ رہے ہو۔

چاہا کیا۔

۴۴۶

کہہ کر سکا مومو کو اپنا بیونا بنا دیا ہے۔

معراج ایک کشف تھا

بعض لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات اسی جسم کے ساتھ آسمان پر گئے ہیں مگر وہ نہیں دیکھتے کہ قرآن شریف اس کو رو کر تا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی دیکھا کرتی ہیں۔

حقیقت میں معراج ایک کشف تھا جو بڑا عظیم الشان اور صاف کشف تھا اور اتم اور اکمل تھا کشف میں اس جسم کی صورت نہیں ہوتی کیونکہ کشف میں جو جسم لیا جاتا ہے اس میں کسی جسم کا قیاب نہیں ہوتا بلکہ بڑی بڑی طاقتیں اس کے ساتھ ہوتی ہیں اور آپ کو اسی جسم کے ساتھ جو بڑی طاقتیں والا ہوتا ہے معراج ہوا۔

پھر آپ نے اس امر کی تائید میں چند آیات سے استدلال کیا کہ جسم آسمان پر نہیں جاتا یہ باتیں قریباً پہلے ہم بار بار درج کر چکے ہیں بخلاف طوالت اعادہ نہیں کرتے۔

مکسج کی پیدائش اور خارق عادت امور

سک کی پیدائش کے ذکر پر فرمایا کہ خدا کی مشیت و طرح پر ہوتی ہے ایک کھڑی جیسے عمامت سے سے لگا ہے مگر بعض اوقات نر سے بھی لگا کر تا ہے ایسے واقعات دنیا میں ہوئے ہیں یہ کھیل الوقوع واقعات خارق عادت کے جاتے ہیں۔

۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء

دریہ شام

برادر محترم محمد یوسف صاحب اہل لیس نے اپنے گاؤں میں بعض لوگوں کے شکوک کے رفع کرنے کے واسطے بعض احباب کو حضرت اقدس کے ایما سے لے جانا چاہا اس کی تجویز ہوئی کہ مولوی عبداللہ صاحب اور مولوی سید شاہ صاحب کو بھیجا جاوے۔

۱۰ اگست ۱۹۰۲ء

حاصل

۱۲۶

ازالہ اوہام

اور وہ یہ ہے وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہمہ قلتاً تو قیستی کنت
افت الرقیب علیہم وانت عن حقل شیء و شہید اب جیکہ فوت ہو جاتا ہے
ہوا تو اس سے ظاہر ہے کہ ان کا جسم ان سب لوگوں کی طرح جو مریاتے ہیں زمین میں دفن
کیا گیا ہو گا کیونکہ قرآن شریف بصرحت ناطق ہے کہ قضا ان کی روح آسمان پر گئی نہ کہ جسم۔
تب ہی تو حضرت مسیح نے آیت موصوفہ بالذین اپنی موت کا صاف اقرار کر دیا۔ اگر وہ زمحل کی
شکل پر خاکی جسم کے ساتھ آسمان کی طرف بیٹھا کرتے تو اپنے مریاتے کا ہرگز ذکر کرتے
اور ایسا ہرگز نہ کہتے کہ میں وفات پا کر اس جہان سے رخصت کیا گیا ہوں۔ اب ظاہر ہو کہ جو کہ
آسمان پر ان کی روح ہی گئی تو پھر نازل ہونے کے وقت جسم کہاں سے ساتھ آ جائیگا۔

ذرا جملہ ایک یہ اعتراض ہے کہ نیا اور پرا نا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے
کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کہ زہریر تک بھی پہنچ سکے۔ بلکہ عالم طبی کی نئی
تحقیقات اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ بعض بدنہ ہاتھوں کی جو ٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ
کی معالسی نظر صحت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زہریر بنا ممکن نہیں پس اس جسم کا
کہہ بہ متب یا کہہ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے ؟

• اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا سا اور جاتا موت میں سے ہے تو پھر حضرت مسیح علیہ السلام کی
موت اس جسم کے ساتھ کیونکر ہو سکتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو مریاتے اس جسم کی حالت میں تھا کہ وہ
ذات الہیہ کا کشف تھا جو حقیقت میں الہی کشف کی حالت میں الہیہ کشف کے ساتھ
کے ساتھ مسیحیت کے ساتھ ہے۔ پس جو کشف الہیہ کشف کے ساتھ ہے وہ کشف الہیہ کشف کے
غیر الہیہ کشف کی صورت میں اور انتہائی غلط ہے۔ کشف الہیہ کشف کے ساتھ ہے وہ کشف الہیہ کشف کے
کے ساتھ ہے وہ کشف الہیہ کشف کے ساتھ ہے وہ کشف الہیہ کشف کے ساتھ ہے وہ کشف الہیہ کشف کے
پر مشابہت کے ساتھ ہے وہ کشف الہیہ کشف کے ساتھ ہے وہ کشف الہیہ کشف کے ساتھ ہے وہ کشف الہیہ کشف کے
کو کہتا ہیں۔ کشف الہیہ کشف کے ساتھ ہے وہ کشف الہیہ کشف کے ساتھ ہے وہ کشف الہیہ کشف کے
ذات الہیہ کشف کے ساتھ ہے وہ کشف الہیہ کشف کے ساتھ ہے وہ کشف الہیہ کشف کے ساتھ ہے وہ کشف الہیہ کشف کے
گناہ میں مشابہت کے ساتھ ہے وہ کشف الہیہ کشف کے ساتھ ہے وہ کشف الہیہ کشف کے ساتھ ہے وہ کشف الہیہ کشف کے

۱۱۸: ۱۱۸

یہ جملہ صفحہ 237 پر درج ہے۔

ازالہ اوہام صفحہ 47 مسجد حانی خزانہ جلد 3 صفحہ 128 از مرزا قادیانی

اور وہ یہ ہے وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم فلتما توقیفی کنت
انت الوقیب علیہم وانت عن حدی شیء شہید اب جیکر فوت ہو وہ ثابت
تھا قیاس سے ظاہر ہے کہ ان کا جسم ان سب لوگوں کی طرح جو مرتے ہیں زمین میں دفن
کیا گیا ہو گا کیونکہ قرآن شریف بصرحت ناطق ہے کہ فطاکن کی روح آسمان پر گئی نہ کہ جسم۔
تہ ہی تو حضرت کس نے آیت لا یصغر الاذن میں اپنی موت کا صاف اقرار کر دیا۔ اگر وہ زندوں کی
شکل پر خاکی جسم کے ساتھ آسمان کی طرف بڑھا کرتے تو اپنے مرجعے کا ہرگز ذکر نہ کرتے
اور اس پر گزرتے نہ کہتے کہ میں وفات پا کر اس جہاں سے رخصت کیا گیا ہوں۔ اب ظاہر ہے کہ جبکہ
آسمان پر انکی روح ہی گئی تو پھر نازل ہونے کے وقت جسم کہاں سے ساتھ آجائے گا۔

درجہ اولیٰ ایک یہ اعتراض ہے کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے
کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زہرہ تک بھی پہنچ سکے۔ بلکہ عالم طبیعی کی نئی
تحقیقات اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ بعض بلعہ ہماروں کی جو ٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ
کی یہ حالتی صحت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں پس اس جسم کا
کہہ لے متب یا کرہ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔

• اس پر اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا ممکن ہے تو پھر حضرت علیؑ کے لئے جو اس
کی سزا ہے جسم کے ساتھ کرہ زہرہ ہو گا۔ تو اس کا جواب ہے کہ میری مراد اس جسم کی کیفیت کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ
فلک الیٰ ذیہ کا کشف تھا جو حقیقت بیداری کا پاب ہے۔ ایسے کشف کی حالت میں انسان ایک نئی جسم
کے ساتھ حسب استعداد نفس تاقدیریتہ آسمان کی سیر کر سکتا ہے۔ پس جو کہ حضرت علیؑ کے لئے جو کہ
نفس تاقدیریتہ کی استعداد تھی اور انسانی فطرت تک پہنچتی تھی اس لئے یہ لہجہ سوانح میری تصور عالم
کے انسانی فطرت تک جو عرض حکیم سے تعبیر کیا جاتا ہے کشف حقیقت پر کشفی تھا جو بیداری سے اشد
پر مشابہ ہے۔ بلکہ ایک قسم کی بیداری ہی ہے۔ میں اس کا نام خواب پر گو نہیں رکھتا اور کشف کے لئے وہی ہے
جو کشف میں بلکہ کشف کا زیادہ تر ہی مقام ہے جو حقیقت بیداری بلکہ اس کشف بیداری سے حالت
زیادہ تر ہی ہے۔ اس لئے کہ کشفوں میں مؤلف خود صاحب تجربہ ہے اس لئے کہ زیادہ کشف کی
گنجائش نہیں ہے۔ کشف کی حالت میں متصل طور پر یہاں کیا جائے گا۔ منہ

اپ کو دیکھ کر کوئی بھی توہنی کسی دوسرے نبی میں ایسی نہیں جو کہ آپ کو نہ وی گئی ہو۔
انچہ تو وہاں ہم طرند تو تنسا وہی

کیا تم یہ قبول کرتے ہو کہ ایک کے ہاں بہت سے مہمان ہوں تو ان میں سے ایک کو بھکت کھانا پھاؤ وغیرہ دے
اور دوسرے کو حمل کھانا شہد یا دہنی وغیرہ تباقی مہمان کہیں گے ککاش ہم ہیں مگر میں مہمان نہ ہوتے۔ اسی
طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار نینر جو گندہ سے ہیں انہوں نے کیا گناہ کیا کہ جو فضیلت احمدؑ تیرے میں ہے وہی سلام کر دیا جاتا ہے
ان میں سے ایک کو بھی وہ نہ دے۔ ان سب کو فوت ملتے ہو اور ایک مٹی کی گندہ اور وہی آسمان پر۔

قرآن فرماتا ہے رَبِّ يَزِدْنِي عِلْمًا (طہ: ۱۱۵) اور حضرت تو اس دعا کو برابر مانگتے رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی عمر ۴۳ برس کی ہوئی۔ دوسرے تمام پیغمبروں کو گھٹانا اور شیخ کو سب سے بڑھ کر فضیلت دینا میں کچھ نہیں
آئی کہ کوئی فضیلت شیخ کو رسولوں پر ہے؛ انہوں نے نہ ملدی دنیا کی اصلاح کا دعویٰ کیا۔ کوئی دیکھا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ان کو پہچان نہ مقابل کی نسبت آئی۔ نہ کوئی شکست اٹھانی پڑی۔ چند آدمی صرف ایمان لائے
وہ بھی پختہ گئے۔ اس کے مقابل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ آپ کا دعویٰ گل جہان کے لیے اور سخت سے
سمت دکھ اور کالیبت آپ کو پہنچے۔ جہاں بھی آپ نے گئے۔ ایک لاکھ سے زیادہ مہمان آپ کی تنگ میں آجوتے
پہران باتوں کے ہوتے ہوتے جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائے گا جس سے
آپ کی ہنگ ہونہ حرامی میں تو اور کیا ہے؟ ان کم بختوں سے کوئی بچے کہ پھر تم محمد رسول اللہ کہیں گے ہو
جیسی رسول اللہ ہی کہو۔

اب تم کو پاپیشہ کہ جا چکے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت ہو مگر تم کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہمان
پرندہ میں تو ہم آج ملتے ہیں مگر میں سے تم کو فیض اور فائدہ کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔ اس کو چھوٹی فضیلت دینے سے
تم کو کیا حاصل؟

تم فیضوں کا سرچر قرآن ہے نہ انجیل نہ انجات۔ جو قرآن کو چھوڑ کر ان کی طرف بھکتا ہے وہ مرتد ہے اور
کافر جو قرآن کی طرف بھکتا ہے وہ مسلمان ہے کیا ان کو شرم نہیں آتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خات
پیش آئی تو خدا تعالیٰ نے آپ کو غار میں جگدی اور مٹی کی گوب و موقع پیش آیا تو انہوں نے پر ہا شہاد پھر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۴۳ برس کی تھی اس لیے کہ وہ مٹی کی گوب تک زندہ رہتے ہیں۔ ان تمام باتوں کا آخری نتیجہ
ہے کہ یہاں تک کہ آج مسلمان کم ہیں اللہ صیاتی زیادہ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہی وہاں ہیں
کہ کہ پادریوں نے مسلمانوں کو صیاتی بنایا ہے۔

خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ مٹی مرگیا نلتنا تو قیامت میں کی آیت موجود ہے۔ مگر تم را ذہب قرآن ہے تم اس پر

پھر نہ کہ صحت نیت دل میں رکھ لیتا ہے کیونکہ اس قسم میں کسی نبی کی حق تعالیٰ کی طرف سے اور سب
 پر ایمان لانا فرض ہے۔ پس مسلمانوں کو بڑی مشکلات پیش آتی ہیں کہ دونوں طرف
 ان کے پیارے ہوتے ہیں۔ بہر حال جاہلوں کے مقابل پر صبر کرنا بہتر ہے کیونکہ کسی
 نبی کی اشد سے بھی حق تعالیٰ کا سخت محبت ہے اور موجب تامل غضب الہی۔
 مگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اس قسم میں کافروں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم ہے
 تو پھر کیونکر اس صلح کاوی کا مذہب ظہیر سکھاتا ہے پس واضح ہو کہ قرآن شریف اور
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ تہمت ہے اور یہ بات ہر امر جھوٹ ہے کہ
 دین اسلام میں میرا دین بھیلانے کے لئے لشکر دیا گیا تھا کسی پر یہ بات پوشیدہ
 نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ منکر میں تیرہ برس تک سخت دل کافروں
 کے ہاتھ سے نہ مصیبتیں اٹھائیں امداد دیکھے کہ بجز انی برگزیدہ لوگوں کے جو کا خدا
 پر نہایت درجہ بھروسہ ہوتا ہے کوئی شخص ان دکھوں کی برداشت نہیں کر سکتا اور
 اس صحت میں کوئی عزیز صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت بے رحمی سے
 قتل کئے گئے اور بعض کو بار بار زد و کوب کر کے موت کے قریب کر دیا اور بعض دھم
 کالوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قدر چھڑ چلائے کہ آپ سر سے سر
 تک ٹھونکوں اور ہونٹے اور آنکار کافروں نے یہ منسوب سوچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کو قتل کر کے ہن مذہب کا فیصلہ ہی کر دیں۔ تب اس نیت سے انہوں نے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کو محاصروں کیا اور خدا نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ
 اب وقت آگیا ہے کہ تم ہن شہر سے نکل جاؤ۔ تب آپ اپنے ایک رفیق کے ساتھ جس کا
 نام یونس تھا نکل آئے اور خدا کا یہ مجرب تھا کہ باوجودیکہ صد لوگوں نے محاصروں کیا تھا
 مگر ایک شخص نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا اور آپ شہر سے باہر آئے
 اور ایک چھوٹے گھر سے ہو کر نہ کو مخاطب کر کے کہا کہ اے کہ تو میرا چیلما شہراں پیلا وطن

تہ

۵۷

حقیقہ الہی

فصل و کرہ سے ارتکاب زندہ ہیں پس خدا کے علم میں مرنے والے کی طرف وہ پیشگوئی منسوب نہیں ہو سکتی اور خدا کے نزدیک وہ کالعدم ہے اور خدا کی پیشگوئی ایک جینے والے لڑکے کے متعلق تھی۔ خدا کا ایسا کوئی الہام نہیں کہ وہ عمر پانے والا لڑکا پہلے عمل سے ہی پیدا ہو گا اور اگر کوئی اجتہادی خیال ہو تو اس پر اعتراض کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو نبی کے اپنے اجتہاد کو واجب الوقوع سمجھتے ہیں تعجب کہ یہ لوگ کیسے اپنے افتراء سے ایک اعتراض بنالیتے ہیں۔ یہ بات تو یہ ہے کہ جب انسان جھوٹ بولنا دوار رکھ لیتا ہے تو حیا اور خدا کا خوف بھی کم ہو جاتا ہے۔ ناظرین یاد رکھیں کہ میری طرف سے کسی کوئی ایسی پیشگوئی شائع نہیں ہوئی جس کے الہامی الفاظ میں یہ تصریح کی گئی ہو کہ ایسی عمل سے لڑکا پیدا ہو گا۔ رہا اجتہاد تو میں اس بات کا خود قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کسی اجتہاد میں غلطی نہیں کی۔ جب وہ نبی جو تمام انبیاء سے افضل تھا اجتہادی غلطی سے بچ نہ سکا۔ چنانچہ حدیثیہ کا سفر اجتہادی غلطی تھی۔ یمامہ کی ہجرت گاہ قرار دینا اجتہادی غلطی تھی تو پھر دوسروں پر کیا اعتراض۔ ایک نبی اپنے اجتہاد میں غلطی کر سکتا ہے مگر خدا کی وحی میں غلطی نہیں ہوتی۔ ہاں اس کے سمجھنے میں اگر اس کا شریعت کے متعلق نہ ہو کسی نبی سے غلطی ہو سکتی ہے جیسا کہ ظاہر ہے اس راز کو کبھی نہ سکا کہ الہامی نبی کا دوبارہ آسمان سے نازل ہونا حقیقت پر محمول نہیں بلکہ استعارہ کے رنگ میں ہے اور اسرائیل کوئی نبی تو ریت کی پیشگوئی سے یہ نہ سمجھ سکا کہ آخری نبی بنی اسرائیل میں سے ہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ نے بھی اجتہادی غلطی سے اپنے تئیں بادشاہ بنایا تو یقین کر لیا اور کپڑے بیچ کر اختیار بھی خریدے گئے۔ یہود اسکر لوطی کو بہشت کا ایک تخت بھی دیا گیا۔ پھر اسی زمانہ میں آسمان سے وہ لوہے کے آگے پختہ و ہرہ دیا آنورہ سب پیشگوئیاں غلط نکلیں۔ پس جس امر میں تمام انبیاء و شریک ہیں اور ایک بھی ان میں سوا ہر نہیں اسکو اعتراض کی صورت میں پیش کرنا کسی تھی کا کام نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہاں اجتہادی غلطی باہر دیکھنے اس واسطے مقصود رکھی ہے تا وہ معجزہ ظہیر لے جائیں مگر اس سے انکی تمام حجت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ کیونکہ معجزات کثیرہ سے انکی حقیقت ثابت ہو جاتی

الحامد

۱۳۹

مضمون

کے نفس و ممالک اور کافر ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہو گا۔ اور کساہر ہے کہ جس کافر کا
 آل کفار کفر ہی ہو وہ بھی جنوی ہی ہوتا ہے۔ فرض بن دو لیں صاحبوں نے کہ خدا انہیں
 شیعہ نصیب کرے اس عاجز کی نسبت جہنم اور کفر کا توٹے دے اور بڑے زور
 سے اپنے اہلکات کو شائع کر دیا۔ ہم اس جگہ ان صاحبوں کے اہلکات کی نسبت کہ
 زیادہ بحث ضروری نہیں سمجھتے۔ صرف اس قدر تحریر کرنا کافی ہے کہ الہام رحمانی ہوتا
 ہے نہ شیطان ہی۔ اور جب انسان اپنے نفس اور خیال کو دخل دے کر کسی بات کے
 استکشاف کے لئے بطور استعارہ یا استنباط وغیرہ کے توجہ کرتا ہے۔ خاص کر اس حالت
 میں کہ وہ اس کے دل میں یا تخیل میں ہوتی ہے کہ ایسی مرضی کے موافق کسی کی نسبت کوئی
 کلام یا کلمہ بطور الہام کے معلوم ہو جائے تو شیطان اس وقت اس کی آرزو میں دخل
 دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے اور وہ اصل شیطان کلمہ ہوتا
 ہے۔ وہ دل کی نسبت یا اور رسول کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے مگر وہ بلا توقف نکلا
 جاتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ قرآن کریم میں اشارہ فرماتا ہے وما ارسلنا من قبلك
 من رسول الا بقیة الا لاقی النی الشیطان فی انہ یجہا تم ایسا ہی تخیل میں بھی دکھائی
 کہ شیطان اپنی شکل تو ہی فرشتوں کے ساتھ بدل کر بعض لوگوں کے پاس آ جاتا ہے دیکھو
 علوم قرآنیوں باب آیت ۱۳۱ اور مجموعہ تورات میں سے سلاطین باطل یا باہتیس
 آیت ایس میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے
 بارے میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے ٹکے اور بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اسی میدان
 میں لڑ گیا اس کا سپہ سالار تھا اور اسلحہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا تو ہی
 فرشتوں کی طرف سے نہیں تھا اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر رہا تو یہ لیا تھا۔ یہ خیال
 کہ وہ اپنے کسی حالت میں قرآن کریم کی رو سے الہام اور وحی میں دخل شیطان
 دیتا ہے اور پہلی کتاب میں تورات اور تخیل اس دخل کی مصدق ہیں اور اسی بنا پر

212

۵۳۱۵

یہ حوالہ صفحہ 244 پر درج ہے

۶۲۹ مسجد رحمانی خزائن جلد 3 صفحہ 439 از مرزا قادیانی

انساب نامہ

۴۳۹

مضمون

کہ شخص ایسا ملحد اور کافر ہے کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہوگا اور تکساہر ہے کہ جس کافر کا
 مال کار کفر ہی ہو وہ بھی جہنمی ہی ہوتا ہے۔ فرض میں دو لوگ صاحبوں نے کہ خدا انہیں
 بہشت نصیب کرنے میں عاجز کی نسبت بہت اہم اور کفر کا تو نے سوے دیا اور بڑے زور
 سے اپنے الہامات کو شائع کر دیا۔ ہم اس جنگ میں صاحبوں کے الہامات کی نسبت کہ
 زیادہ کہنا ضروری نہیں سمجھتے۔ صرف اس حد تک تحریر کرنا کافی ہے کہ الہام رحمانی ہوتا
 ہے اور شیطانی بھی۔ اور جب انسان اپنے نفس اور خیال کو غسل دے کر کسی بات کے
 استکشاف کے لئے بطور استعارہ یا استنباط وغیرہ کے تو جہ کرتا ہے۔ خاص کر اس حالت
 میں کہ جب اس کے دل میں یہ تقاضا ہوتی ہے کہ میری مرضی کے موافق کسی کی نسبت کوئی
 بڑا یا بچا کلمہ بطور الہام مجھے معلوم ہو جائے تو شیطان اس وقت اس کی آرزو میں داخل
 دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے اور دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا
 ہے۔ وہ دخل کسی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے مگر وہ بلا توقف نکالا
 جاتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ قرآن کریم میں اشارہ فرماتا ہے وما أرسلنا من قبلك
 من رسول الا ننزل الیہ الہام فی اللہم فی انبیاءہم ای انجیل میں بھی لکھا ہے
 کہ شیطان اپنی شکل تو ہی فرشتوں کے ساتھ بدل کر بعض لوگوں کے پاس آ جاتا ہے اور
 خط و رسم فرشتوں کی بات کرتا ہے۔ اور جس وقت تو ریت میں سے سلاطین اور پادشاہوں
 آیت ایس میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے
 بارے میں پیش گوئی کی اور وہ جو ٹھٹھے لگے اور بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اسی میدان
 میں مر گیا اس کا سبب یہ تھا کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا تو ہی
 فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر رہا تھا۔ لہذا یہ خیال
 کہ پادشاہی کے جس حالت میں قرآن کریم کی آیت سے الہام اور وحی میں دخل شیطان
 ممکن ہے اور پہلی کتاب میں تو ریت اور انجیل اس دخل کی مصدق ہیں اور اسی بنا پر۔

۵۳۱۸

ازالہ اوہام حصہ ۲ صفحہ 629 معجم مدنی نوائی جلد 3 صفحہ 439 از مرزا آبادی

یہ جگہ صفحہ 244 پر درج ہے

لَا غَلْبَانَ أَنَا وَمُرْسَلٌ وَرَهْمٌ مِّنْ بَعْدِ غَلْبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ۝
 کیا وہ میرے رسول غالب رہیں گے۔ اور وہ مغلوب ہونے کے بعد بدلہ غالب ہو جائیں گے۔

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ۝
 خداوند کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکوکار ہیں۔

لَرَبِّكَ زَلْزَلَةٌ السَّاعَةِ ۝ إِنِّي أَحَافِظُ كُلَّ مَنِّ فِي الدَّارِ
 قیامت کے مشابہ ایک زلزلہ آنے والا ہے جو نہیں دکھائوں گا اور میں ہر ایک کو اس گھر میں ہر لمحہ رکھوں گا۔
 وَأَمَّا زُوا الْيَوْمِ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ
 اسے مجھو! آج تم لوگ ہو جاؤ۔ حق آیا اور باطل

الْبَاطِلُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝
 جگ گیا یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔

بَشَارَةٌ تَلْقَاهَا النَّبِيُّونَ ۝ أَنْتَ عَلَى بَيْتِنَا مِن رَّبِّكَ ۝
 یہ وہ بشارت ہے جو عیسیٰ کو ملی تھی۔ تو خدا کی طرف سے کھل کھل دہلیز کے ساتھ ظاہر ہوا ہے

كفيناك المستهزئين ۝ هَلْ أَنْتَ مُكْرَمٌ عَلَىٰ مَنْ تَنْزَلُ
 وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی شکار کرتے ہیں ان کے لیے ہم کافی ہیں۔ کیا میں نہیں بتلاؤں کہ کن لوگوں پر

الشَّيَاطِينِ ۝ تَنْزَلُ عَلَىٰ كُلِّ آفَاكٍ أَثِيمٌ ۝ وَلَا تَيْسَسُ
 شیطان اتر کرتے ہیں۔ ہر ایک کتاب بدکار پر شیطان اترتے ہیں۔ اور تو خدا کی

مِن رُّوحِ اللَّهِ ۝ إِلَّا أَنْ رَّوْحُ اللَّهِ قَرِيبٌ ۝ إِلَّا أَنْ نَصْرَ
 رحمت سے زوید مت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد

اسی میں ہے جس میں خدا نے یوں ہم رسول رکھا کیونکہ جیسے کہ بلا ہی حور میں لکھا گیا ہے خدا تعالیٰ نے مجھے تمام نبیوں پر
 لا ہر شے پر اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم جہن میں شیث جہن میں نوح جہن میں
 ہر جہن میں اور میں نے ان کے بعد میں منسوب جہن میں جو منسوب جہن میں موسیٰ جہن میں داؤد جہن میں
 عیسیٰ جہن میں اور میں نے ان کے بعد میں منسوب جہن میں منسوب جہن میں منسوب جہن میں منسوب جہن میں۔ منہ

برائے صحیحہ مصنف

۱۳۳

فیر کیا جانے کہ دلبر سے ہیں کیا جوڑ ہے
 میں کسی آدم کسی موئی کسی ستوب لول
 اک شجر ہوں جہکواؤدی صفت کے پہلے گئے
 پر سیاہان کے میں بھی دیکھتا رہنے صلیب
 دشمنو! ہم اسکی وہ میں مرد ہے میں ہر گھڑی
 سر سے تیر پاؤں تک یہ یاد مجھ میں ہے نہاں
 کیا کدں تعریف سخن یار کی لود کیا نکھوں
 اس قدر غماں بڑھا میرا کہ کافر ہو گیا
 اس رخ روشن میری آنکھ بھی روشن ہوئی
 قوم کے لوگو! ادھر تو کہ نکلا آفتاب
 کیا تماشا ہے کہ میں کافر ہوں تم مومن ہو گئے
 کیا یہ جیسی بات ہے کافر کی کرتا ہے مدد
 اہل تقویٰ تھا کہ تم دیں بھی تمہاری آنکھ میں
 بے معاد میں نہ تھا تھی نصرت حق میرے ساتھ
 پر مجھے اُس نے نہ دیکھا آنکھ اس کی بند تھی
 نام بھی کذاب اس کا دفتر میں رہ گیا
 اب کہو کس کی ہوئی نصرت جناب پاک کے
 پھر ادھر بھی کچھ نظر کرنا خدا کے خوف سے
 قتل کی ٹھانی شریوں نے چلائے تیر مکر

وہ ہمسلا ہو گیا اسکے ہوئے ہم جاں نثار
 نیز ہر اسم ہوں نسلیں ہیں میری پیشمار
 میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار
 گرنہ ہوتا نام اسکا جس پر میرا سب دار
 کیا کہ گئے تم ہماری پستی کا انتظار
 اسے سر نہ خواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پر وار
 اک لدا سے ہو گیا میں سیل نفس صلیب پار
 آنکھ میں اسکی کہ ہے وہ دود تر از سخن یا
 ہو گئے ہر راہ اس دلبر کے مجھ پر آشکار
 دادی نصرت میں کیا بیٹھے ہو تم سیل و نہا
 پھری میں کافر کا مای ہے وہ مقبول کا یاد
 وہ خدا جو چاہئے تھا مومنوں کا دستدار
 جس نے ناحق ظلم کی رہ سے کیا تھا مجھ پر وار
 فتح کی دیتی تھی وحی حق بشارت باد پار
 پھر سزا پا کر لگایا کمر مر ڈنبا لہ دار
 اب مٹا سکتا نہیں یہ نام تا روز شمار
 کیوں تمہارا متقی بکرا گیا ہو کر کے خوار
 کیسے میرے یار نے مجھ کو بچپایا بل پار
 ہیں گئے شیطان کے چیلے لہ نسل ہو نہا

یہ جملہ صفحہ 245 پر درج ہے

ماہینہ ۱۰۳ ص ۱۰۳ مجلہ حوالی خزانہ 21 ص 133 اور 134 دہلی

نشان الہی کے قیام یہ ہو گا طاعون کے ذریعے کہ یہ جامع بہت بڑے گی اور خارق عادت
 ترقی کرے گا اور انکی یہ ترقی توحید سے دیکھی جائیگی اور مخالف جو ہر ایک موقع پر شکست پاتے
 رہے ہیں جیسا کہ کتاب نزول المسیح میں میں نے لکھا ہے۔ اگر اس پیش گوئی کے مطابق خدا نے
 اس جماعت اور دوسری جماعتوں میں کچھ فرق نہ دکھایا تو اسکا حق ہو گا کہ میری تکذیب کریں۔
 اب تک جو انہوں نے تکذیب کی ہے اس میں تو کئی ایک لعنت کو فریاد ہو چکا ہے بار بار شکر ہے کہ
 تمہیں ہندہ جیسا کہ خدا نہیں ہوا۔ حالانکہ پیشگوئی نے صاف لفظوں میں کہا تھا کہ اگر وہ حق کی
 طرف توجہ کرے گا تو ہندہ جیسے میں نہیں رہے گا۔ سوائس نے میں جلسہ مہاجرین پر شکر سوزانہ
 کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو درخشاں کرنے سے شروع کیا اور نہ صرف یہ بلکہ اس نے
 ہندہ جیسا کہ اپنی خاموشی اور خوف سے وہ بصر عورت کر دیا اور پیشگوئی کی بناء پر یہی کہ اس نے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو درخشاں کیا تھا۔ لہذا اس نے شروع سے عورت ہندہ جیسا کہ ہندہ
 جیسے کے بعد ہو کر گیا۔ یہ سب ہو گا کہ پیشگوئی میں یہ میں تھا کہ فریقوں میں سے شخص اپنے عقیدے کے
 لئے شکر ہے اور یہ سب ہو گیا ہے۔ ہندہ جیسا کہ شروع وہ غیب کی باتیں جو خدا نے مجھے
 بتائی ہیں اور میری نصیحت پر پوری ہوش و دلی ہلاکت سے کہ نہیں ہو گا کتاب نزول المسیح میں جو
 چھپ رہی ہے عورتوں کے طور پر عورت ڈیڑھ سو انہیں سے منع ثبوت اور گواہوں کے لکھی گئی ہیں۔
 اور کوئی ایسی پیشگوئی میری نہیں ہو کہ وہ پوری نہیں ہوئی یا اسکے حصوں میں سے ایک حصہ ہوا
 نہیں ہو گا۔ اگر کوئی کاشن کرے گا کہ میری ہوتے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے لئے ہو سکتی ہے جو اسکا نہیں
 ہے۔ اسکی نسبت وہ کہتا ہے کہ تعالیٰ کوئی بگڑے شری سے یا بیخبری سے جو ہوا ہے کہ وہ نہیں
 دیکھتی ہے کہتا ہوں کہ ہر وہ ایسی کھلی کھلی پیشگوئیوں میں جو نہایت محال سے پہنچ سکتی ہیں
 میں نے انکوں انکوں کا وہ میں نے انکے لئے گواہی نہیں دی ہے۔ انکے لئے جو آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے کسی اور جگہ کی مثل نہیں ہے۔ اگر میرے مخالفوں میں طریق سے فیصلہ کرتے تو
 انکے لئے ایسی کھلی کھلی باتیں اور میں انکو ایک کٹیختہ نام دینے کو تیار تھا اگر وہ دنیا میں کوئی

یہ جملہ صفحہ 246 پر درج ہے

چتر سورت

۱۶۶

عربی کلام

۱۶۵

اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثبوت کرنے کے لئے حکم میں اس کی طرف سے ہوا
اس قدر نشان دکھاتے ہیں کہ اگر وہ ہرگز نبی پر بھی تسلیم کئے جائیں تو ان کی گواہی سے
نبوت ثابت ہو سکتی ہے لیکن جو نگر یہ آخری زمانہ تھا اور شیطان کا اس اپنی تمام قوتیں
کے آخری عرصہ میں لئے خدا نے شیطان کو حکمت دینے کے لئے ہر وہ نشان دیکھا
جگہ جمع کرنے میں بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطانوں میں وہ نہیں ملتے اور
انہر کے طور پر ہونے کے اثرات میں پیش کر دیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ
کو وہ سلسلہ نابود ہو جائے مگر خدا چاہتا ہے کہ اپنے سلسلہ کو اپنے اتوں سے نہیں
جب تک کہ وہ کمال تک پہنچ جاوے۔

میں ابھی لکھ چکا ہوں اور پھر لکھتا ہوں کہ خدا نے میری تائید اور تصدیق کے لئے
ہر ایک قسم کے نشان ظاہر کئے ہیں۔ بعض لوگوں میں سے تو یہ گویاں ہیں کہ یہ سب کچھ
جو یہ انسان کا وہ نہیں جو سب کچھ تمام دنیا اتنی کر کے اس کی نظیر پیش کر سکیں
اور بعض ایسی دعائیں ہیں کہ وہ بعد قبول پہنچ کر بندہ خود خدا کی دی کے میں ان کو
سے مطلع کیا گیا۔

اور وہ دعائیں ہیں کا اوپر ذکر چھا مولیٰ اور کے متعلق نہیں ہیں بلکہ ایک خاص
سے ان پکاروں کی شفا کے بارے میں ہے جو ان کی بیماری اور حقیقت شدت
کی وجہ سے موت کے مشابہ قسمی مگر خدا نے میری دعا سے ان کو اچھا کیا اور بعض
ان لوگوں کے متعلق ہیں جو اولاد ہونے سے امید ہو گئے تھے مگر خدا نے میری دعا
ان کو اولاد دی۔ اور بعض دعائیں ان مصیبت زدوں کے متعلق ہیں جو بعض
میں جتنا بھرا جان کے خطروں میں پڑ گئے تھے یا ان کی عزت سرفراز میں تھی یا ان کی
ان کو برباد کرنے والی تھی ایسا ہی اور انواع و اقسام کی دعائیں قبول ہوئیں۔
اور خدا نے میرے لئے یہ نشان بھی دکھائے کہ اس نے ہر ایک ماہ میں

۱۶۶

کر کے اس میں اپنی نوح پھونکی۔ کیونکہ دنیا میں کوئی روحانی انسان موجود تھا جس سے یہ آدم روحانی تولد پاتا۔ اس لئے خدا نے خود روحانی باپہ میں کر اس آدم کو پیدا کیا اور ظاہری پیدائش کے نو سے اسی طرح نور اور مادہ پیدا کیا جس طرح کہ پہلا آدم پیدا کیا تھا یعنی اس نے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں جوڑا پیدا کیا جیسا کہ الہام یا آدم اسکن انت و زوجک الجنة میں اس کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے اور بعض گذشتہ اکابر نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ وہ انتہائی آدم جو عہدی کامل اور خاتم ولایت عالم ہے۔ اپنی جسمانی خلقت کے نو سے جوڑا پیدا ہو گا۔ یعنی آدم صغی اللہ کی طرح مذکر اور مؤنث کی صورت پر پیدا ہو گا۔ اور خاتم الاولاد ہو گا۔ کیونکہ آدم نوع انسانی میں سے پہلا مولود تھا۔ سو ضرور ہوا کہ وہ شخص

نبیہ کو نظر فرودیکھا جائے تو بہت کم ہی سے ان مکاشفات کو مدد ملتی ہے۔ لیکن یہ قول اسی حالت میں صحیح ٹھہرتا ہے جبکہ عہدی مہود اور مسیح موعود کو ایک ہی شخص مان لیا جائے۔ اور یاد رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی دو حدیں مقرر کر دی ہیں اور فرمادیا ہے کہ وہ امت جنہات سے محفوظ ہے جس کے اقل میں میرا وجود اور آخر میں مسیح موعود ہے۔ یعنی ایک طرف وجود باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دیوار زمین ہے اور دوسری طرف وجود بابرکت مسیح موعود کی دیوار دشمن کش ہے۔ اسی حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں اپنی امت میں داخل نہیں کیا جو مسیح موعود کے زمانہ کے بعد ہوں گے۔ اور مسیح موعود کا زمانہ اس حد تک ہے جس حد تک اسکے دیکھنے والے یاد رکھنے والوں کے دیکھنے والے اور یا پھر دیکھنے والوں کے دیکھنے والے دنیا میں پائے جائیں گے اور اسکی تعلیم پر قائم ہوں گے۔ فرض قرین ثلثہ کا ہونا برہانیت منہزم نبوت ضروری ہے اور پھر نیکی اور پاکیزگی کا خاتمہ ہے اور بعد میں اس گھڑی اور اس مساحت اللہ کی اہمیت ہے جس کا علم خود خدا تعالیٰ کے فرشتوں کو بھی نہیں ہوتا۔

چھپر بکال و تمام دودھ حقیقت آدمیہ ختم ہو۔ وہ خاتم الاولاد ہو۔ یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی صورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔ اب یاد رہے کہ اس بندہ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیشگوئی کے مطابق بھی ہوئی۔ یعنی میں تو ام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا۔ اور یہ الہام کہ یا آدم اسکن انت و زوجک الجنة جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۵۶ میں درج ہے۔ اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا۔ اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہو گئی تھی۔ غرض چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام اور الہام میں مجھے آدم صغی اللہ سے مشابہت دی تو یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ اس قانون قدرت کے مطابق جو مراتب وجود و درجہ میں حکیم مطلق کی طرف سے چلا آتا ہے۔ مجھے آدم کی نحو اور طبیعت اور واقعات کے مناسب حال پیدا کیا گیا ہو۔ چنانچہ وہ واقعات جو حضرت آدم پر گذرے۔ منجملہ ان کے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی۔ یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی۔ اور اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی۔ یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا۔ اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا۔ اور میں اسی کیلئے خاتم الاولاد تھا۔ اور میری پیدائش کی وہ طرز ہے جس کو بعض اہل کشف نے مہدی خاتم الولاہیت کی ظاہر میں سے لکھا ہے اور بنیاب کیا ہے کہ وہ آخری مہدی جس کی وفات کے بعد کوئی مہدی پیدا نہیں ہوگا۔ خدا سے براہ راست

ہدایت پائے گا۔ جس طرح آدم نے خدا سے ہدایت پائی۔ اور وہ ان علوم اور اسرار کا حامل ہو گا جن کا آدم خدا سے حامل ہوا۔ اور ظاہری مناسبت آدم سے اس کی یہ ہوگی۔ کہ وہ بھی زوج کی صورت پیدا ہوگا۔ یعنی مذکر اور مؤنث دونوں پیدا ہوں گے۔ جس طرح آدم کی پیدائش تھی کہ ان کے ساتھ ایک مؤنث بھی پیدا ہوئی تھی یعنی حضرت خوا علیہا السلام۔ اور خدا نے جیسا کہ اہلنا میں جوڑا پیدا کیا۔ مجھے بھی اس لئے جوڑا پیدا کیا کہ تا اولیت کو آخریت کے ساتھ مناسبت تام پیدا ہو جائے۔ یعنی چونکہ ہر ایک جو سلسلہ بروزات میں دور کرتا رہتا ہے اور آخری بروزاتس کا بہ نسبت درمیانی بروزات کے اتم اور اکمل ہوتا ہے۔ اس لئے حکمت الہیہ نے تقاضا کیا کہ وہ شخص کہ جو آدم صغی اللہ کا آخری بروز ہے وہ اسکے واقعات اشد مناسبت پیدا کرے۔ سو آدم کا ذاتی واقعہ یہ ہے کہ خدا نے آدم کے ساتھ حوا کو بھی پیدا کیا۔ سو یہی واقعہ بروز اتم کے مقام میں آخری آدم کو پیش آیا کہ اسکے ساتھ بھی ایک لڑکی پیدا کی گئی۔ اور اسی آخری آدم کا نام عیسیٰ بھی رکھا گیا۔ تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ حضرت عیسیٰ کو بھی آدم صغی اللہ کے ساتھ ایک مشابہت تھی۔ لیکن آخری آدم جو بروزی طور پر عیسیٰ بھی ہے آدم صغی اللہ سے اشد مشابہت رکھتا ہے۔ کیونکہ آدم صغی اللہ کے لئے جس قدر بروزات کا دور ممکن تھا وہ تمام مراتب بروزی وجود کے طے کر کے آخری آدم پیدا ہوا ہے اور اس میں اتم اور اکمل بروزی حالت دکھائی گئی ہے۔ جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۰۵ میں میری نسبت ایک یہ خدا کا کلام اور الہام ہے کہ خلیق آدم فا کر ماہ یعنی خدا نے آخری آدم کو پیدا کر کے پہلے آدموں پر ایک وجہ کی اسکو فضیلت بخشی۔ اس الہام اور کلام الہی کے یہی معنی ہیں کہ گو آدم

جو سچ موعود چھٹے ہزار کے اخیر پر قائم ہونا تھا وہ قائم ہو چکا ہے۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ قیامت کی گھڑی معلوم نہیں اس کے یہ معنی نہیں کہ خدائے قیامت کے بارے میں انسان کو کوئی اجمالی علم بھی نہیں دیا۔ بلکہ قیامت کے علامات بھی بیان کرنا ایک نیکو کام ہو جاتا ہے کیونکہ جس چیز کو خدا تعالیٰ اس طرح پر مخفی رکھنا چاہتا ہے اس کے علامات بیان کرنے کی یہی کیا ضرورت ہے۔ بلکہ ایسی آیات سے مطلب یہ ہے کہ قیامت کی خاص گھڑی تو کسی کو معلوم نہیں مگر خدا نے عمل کے دنوں کی طرح انسانوں کو اس قدر علم دے دیا ہے کہ مائیں ہزار کے گندے تک اس زمین کے باشندوں پر قیامت آجائگی۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے

۹۹

خدا نے آدم کو چھٹے دن پر جمعہ بوقت عصر پیدا کیا۔ تو ریت اور ترابن اور اعلیٰ سے ہی ثابت ہے اور خدا تعالیٰ نے انسانوں کے لئے سات دن مقرر کئے ہیں اور ان دنوں کے مقابل پر خدا کا ہر ایک دن ہزار سال کا ہے اس کی دوسری مثال یہ ہے کہ آدم سے عمر دنیا کی مدت ہزار سال ہے اور چھٹے دن کے مقابل پر ہے وہ آدم ثانی کے ظہور کا دن ہے۔ یعنی تقدیریں ہے کہ چھٹے ہزار کے اندر دینداری کی دوزخ دنیا سے موعود ہو جائیگی اور لوگ سخت فاضل اور بے دین ہو جائیں گے تب انسان کے روحانی سلسلہ کو قائم کرنے کیلئے مسیح موعود آئیگا۔ اور وہ پہلے آدم کی طرح ہزار ششم کے اخیر میں جو خدا کا چھٹا دن ہے ظاہر ہوگا۔ چنانچہ وہ ظاہر ہو چکا اور وہ وہی ہے جو اس وقت اس تصویر کی دوسری تلخ حق کر رہا ہے۔ میرا نام آدم رکھنے سے اس جگہ یہ مقصود ہے کہ نوح انسان کا نوں آدم سے ہی شروع ہوا اور آدم ہی ختم ہوا۔ کیونکہ اس عالم کی وضع تقدیر ہے اور دوسرا کمال اسی میں ہے کہ جس نقطہ سے شروع ہوا ہے اسی نقطہ پر ختم ہو جائے۔ پس قائم الحقا و کما کما ہم رکھنا ضروری تھا اور اسی وجہ سے جیسا کہ آدم توام پیدا ہوا تھا میری پیدائش بھی توام ہے اور جس طرح آدم جمعہ کے روز پیدا ہوا تھا میں بھی جمعہ کے دن ہی پیدا ہوا تھا اور جس طرح آدم کی نسبت فرشتوں نے اعتراض کیا میری نسبت بھی وہی الٰہی آئل ہوئی جو ہے۔ قال اجعل فیہا من یفسد فیہا۔ قال الی اطعم ما لا تعلمون۔ اور میں طوعا آدم کیلئے سجدہ کا حکم ہوا۔ میری نسبت بھی وہی الٰہی میں یہ پیشگوئی ہے۔ یخردون علی الذنوب الذی کفرت بہما و یغفر لکم انما کفرتا خطیئین۔ منہ

وعدتہ کہ یساک نفس بالحق نفس علیہا کفون وکلمہ لا یخاف وعدہ وکنکم قوم
 یخوفون ما ترعدون انه یوسل حیث یالی دنیا ویوسل الیہ الی یومین سنۃ وبعثہم
 لایبای وینس قلمہ وکن رسول اللہ وحاتم التیمی من سجاتہ وتطالی عما تصفون -
 ان تبصرون ولا انفاً لا تطعون علی قلمہا ولو بود قوما الی حکم من اللہ الذی ارسل
 الیکم لیکان عبرتکم من کنتم قلوبکم - یا صرۃ علیکم انکم جعتم علم الذین صرنا
 تبادون علیہ بخلا وحسنا - وطبع اللہ علی قلوبکم فلا تبصرون - الا تودن الی
 سلسلتین المتقابلتین لو قلبت حکم شقوتکم فلا توادنسون - ونقولون لیس ذکر
 المسیر الموعود فی القرآن - وقد کلم فی القرآن من ذکرہ وکن لایراء العمون - الا
 ان لعدۃ اللہ علی عکاف من الذین یکذبون کتاب اللہ ویکفونہ ولا یخافون - واذ
 کلم اللہم تطالی تبصرون حکم حجیر اللہ قلوبنا نحن المتعدون - وما فی یدیرہم الا
 قس باطلہ ولا یستقون - وکفون من الذین انوا وھم یطعون - وما کان مجیب
 فی غیر السلسلۃ الحمدیۃ - ولا کمال السلسلۃ - وتولیۃ من المعاملۃ - ولیرد فکرہ
 ذم بید فکرہ الشیطانیۃ - فما لھم لا یستفکرون - کان عیبوا علی اللہ ان یخلق
 کبیر بن ہریم جیس بنو سجاتہ اذا قسوا مرآتنا یقول لکن فیکون - هو اللہ
 الذی بعث ملیل ووسی فی قول السلسلۃ الحمدیۃ - فظہر منہ انه کان یرید
 ان یخلق مثل حیث فی انفرھا ای تشابہ السلسلتان باللشایبۃ التلمۃ - فما لکم لا
 تودون - بما لکن من ذنوا ولا تودون ان اللہ ان یقرب هذه السلسلۃ حتی یقتھا و
 ان یرتک حیتہ ادم حتی یقتھا فرقاً ما الا داملہ ان کنتم تقدرون - اتردون

ان اللہ خلقکم وجعلہ سیداً وحکماً وایوا علی کل ذی روح من الانس والجان کما
 یقولہم ربیۃ اجعل لکم شرکاً الشیطان وتعبیہ من الجنان - واد الکلمۃ الی هذا
 الثبات - ورس اللہ ذلک وغزی فی غزۃ العرب والہوان وبن العرب جہنم ولا تری لیس
 منارہن خلق اللہ سید وشرک من ذریۃ الشیطان فوا ذلک وکل کتبہا

یہ حوالہ نمبر 248 پر درج ہے

۳۱۲ ص 312 سے ج 16 ط 312 از مرزا قادیانی

لو لے لی ہے جو کتاب کو ہرگز نہیں دی جاتی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

یقیناً حاشیہ دیکھئے اس کتاب کی جمع سے دوسرے ملک بھی تیار ہو گئے تھے۔ حضرت ابن کثیر نے کہا ہے: یاد رہے
 قول کے لئے پیش کیا ہے۔ مسلمانوں کو دیکھو کہ وہ اپنے سے بھی زیادہ بڑے بڑے لوگوں سے
 تو ہمیں بڑے بڑے شوش کر کے دیئے تھے۔ عاقبت نے اپنی اپنی قوموں کو لے لیا ہے۔ اس
 بعض میں ہرگز مسلمانوں سے اہل لیبیوں۔ اور اپنا شرب کی نسبت یہ کہہ کر
 ایک شہر و ملک میں شرب کی اس قدر کثرت میں کہ عرب کی ایک ایک شہر میں اس قدر
 میں تو اس قدر جو کہ اس قدر کثرت ہے کہ اس میں شرب کی ایک ایک شہر میں اس قدر
 اس کی اور جو خود لیبیوں پر پاکر لیبیوں کی بادی سے وہاں ہر پید ہوتے ہیں۔ میں نے عرب کے
 ہر گز نہ دیکھا ہے۔ میں تو اس قدر کہ وہ شرب کے لئے کیا دیکھا ہے۔ یہ معلوم ہے کہ اس
 کے دلوں سے شربت لیبیوں کا لگا ہوا ہے۔ اس میں کوئی بنا چھوڑا ہے۔ وہیں کوئی کوئی کوئی
 شربت ہے۔ اس کی خوشبو کے خالی نہیں ہو سکتا۔ اس کو اس قدر شربت کے ہر گز نہ
 سے پہنچنے کے متعلق اس کو دیکھ لیں۔ یہ وہی ہے جو کہ اس نے سب سے شربت کو ہی اس
 اس قدر شربت دیکھا کہ اس سے جس قدر شربت کو دیکھا ہے۔ اس کو اس سے شربت نہیں کرتا کہ
 اس میں نے کون سی کتابت پیش کی کہ اس کا اس شربت ہے۔ اس کو اس نے کوئی ایک جگہ پتے اور
 کوئی ایسی کتابت نہیں کہ اس کو اس کتابت کے لئے اس کو اس شربت کو اس شربت کو
 اس نے پہلے تو اس شربت کو اس کتابت کے لئے اس کو اس شربت کو اس شربت کو
 جگہ انہوں نے خود کتابت کیا اور خود لیبیوں کی زبانوں کو اس شربت کو اس شربت کو
 کو اس کو اس شربت کو اس شربت کو اس شربت کو اس شربت کو اس شربت کو اس شربت کو
 شربت نہیں ہر گز نہ دیکھا ہے۔ بعض کے ان کے دل سے یہاں ہو گئے۔ غیب کی بات ہے کہ وہ اس
 حد کہ ان کا دل نہیں کہ اس کو اس شربت کو اس شربت کو اس شربت کو اس شربت کو

یہ جگہ 248	نور القرآن صفحہ 24 سے بعد روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 353 تا 354
------------	--

بجز اس کے کیا کہیں کہ لعنة الله على الكاذبين۔

۱۳۷

(۲) دوسرے یہ کہ کسی شخص کی نسبت واقعی طور پر ایک پیشگوئی تو ہی مگر وہ پیشگوئی وحید اور خدا کے رنگ میں تھی اور اپنی شرط کے موافق پوری ہو گئی یا کسی وقت اس کا ظہور ہو جائے گا۔

(۳) تیسرے یہ کہ محض ایک اجتہادی امر ہے اور اسکو خدا کا کلام قرابت سے کہہ کر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ پیشگوئی تھی جو پوری نہیں ہوئی جبکہ یہ حال ہے تو ظاہر ہے کہ کوئی نبی یا نبیوں سے منع نہیں سکتا۔

میں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مخالف مشرق اور مغرب کے جمع ہو جائیں تو میرے پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کر سکتے کہ جس اعتراض میں گذشتہ نمبروں میں سے کوئی نبی شریک نہ ہو۔

اپنی چالاکیوں کو جس سے ہمیشہ رسوا ہوتے ہیں اور پھر باز نہیں آتے۔ اور خدا تعالیٰ میرے لئے

اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ

لگ فرق نہ ہوتے۔ مگر میں ان لوگوں کو کس سے مثال دےں وہ اس خیر و طبع انسان کی طرح

ہیں جو روز روشن کو دیکھ کر پھر بھی اس بات پر ضد کرتا ہے کہ رات ہو دن نہیں۔ خدا تعالیٰ

نے ان کو پیش از وقت طاعون کی خبر دی اور فرمایا الامراض تشاع والنفوس تصاب و مگر

انہوں نے اس نشان کی کچھ بھی پروا نہ کی۔ پھر خدا نے طیر معمولی زلزلہ کی خبر دی جو اس ملک میں

۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء کو آیا تھا اور وہ کیا اور صد ہا آدمیوں کو ہلاک کر گیا۔ مگر ان لوگوں نے اسکی

بھی کچھ پروا نہ کی۔ پھر خدا نے فرمایا کہ بہار میں ایک اور زلزلہ آئیگا سو وہ بھی آیا مگر ان لوگوں نے

اسکو بھی نظر انداز کیا۔ پھر خدا نے ایک آتش شعلہ کی خبر دی تھی سو اس پر مارچ ۱۹۰۶ء کو ظہر

ہوا اور قریباً ہزار میل تک عجیب شکل میں مشاہدہ کیا گیا۔ لیکن ان لوگوں نے اس سے بھی کچھ

سلیق حاصل نہ کیا۔ پھر خدا نے یہ پیشگوئی کی کہ بہار کے موسم میں سخت بارشیں ہونگی سخت برف

اور اگلے پڑینگے اور سخت درجہ کی سردی ہوگی مگر ان لوگوں نے اس عظیم الشان نشان کی طرف

نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ پھر خدا نے اسی مارچ ۱۹۰۶ء میں ایک اور زلزلہ کی خبر دی جو پشاور

کئی تری۔ خلاصہ مطلب یہ کہ اگر کوئی عودت ایسی خواہش کرے تو میں اپنے نفس کے لئے اس کو کفر
 قید ہونا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی دعا تھی جس دعا کی وجہ
 سے وہ قید ہو گئے اور میرا بھی یہی کلمہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے کج سے بھیس برسوں پہلے
 برہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ معرفت یہ فرق ہے کہ یوسف بن یعقوب اپنی اس دعا کی وجہ سے
 قید ہو گیا۔ مگر خزانے برہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۰ میں میری نسبت یہ فرمایا۔ **عَنْ
 مَنِ عَتَبَهُ وَان لَّمْ يَعْمَلْ مَنَّاسٍ يَخْتَلِقِ خَدَاتَعَانِي فَجِئْتُ خَدِيحًا لِي**۔ اگرچہ لوگ تیرے
 پھنسانے پر آمادہ ہوں۔ سو ایسا ہی ہوا کہ سنی کرہ میں کے فوجداری مقدمہ میں ایک ہندو
 مجسٹریٹ کا اداہ تھا کہ مجھے قید کی سزا دے مگر خدا تعالیٰ نے کسی غیبی مسلمان سے اس کے
 دل کو اس اداہ سے روک دیا۔ اور یہ بھی ظاہر کیا کہ وہ آخر کار سزا دینے کے اداہ سے قطعاً
 ناکام رہے گا۔ پس اس آیت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ
 یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچا یا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈبو گیا۔ اور
 اس آیت کے یوسف کی برت کیلئے پھیس برس پہلے ہی خدانے آپ کو اپنی دے دی اور
 تم بھی نشان دکھائے مگر یوسف بن یعقوب اپنی برت کے لئے انسانی گوہی کا محتاج
 ہوا۔ اور ان پیشگوئیوں کی گوہی کے بعد زلزلہ شدیدہ نے بھی گوہی دی جسکی گیدہ ہیں
 پہلے تیں نے خبر دی تھی۔ کیونکہ زلزلہ کی پیشگوئی کے ساتھ یہ وی ہائی بھی ہوئی تھی۔
قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِنْ اِلٰهِ فَوَلِّ اَنْتُمْ مَوْسُوْنَ۔ پس یہ دو گواہ ہو گئے اور
 نہ معلوم کہ بعد میں ان کے کتنے گواہ ہیں۔

۴ جبکہ پر خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ **قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِنْ اِلٰهِ فَوَلِّ اَنْتُمْ مَوْسُوْنَ**۔
 میں کو کہدے کہ میرے پاس خدا کی گوہی ہے جو انسان کی گوہی پر مقدم ہے۔ وہ گوہی
 گوہی ہے کہ خدانے ایک مدت بعد از پہلے ان بے جا ہتھکنڈوں کی خبر دی۔ منہا

دیکھا گیا ہے۔ پس یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ تنبیہ کے طور پر ان مالک میں خدا تعالیٰ کی طرف سے
 آگ برسی ہے جیسا کہ میں نے شائع کیا تھا کہ آسمان اے غافلوا اب آگ برسائے کہ ہے
 سو خدا نے یہ پیشگوئی پوری کی۔ مگر چہ اس کوئی نقصان نہیں ہوا۔ صرف بعض آدمی بیہوش
 ہو گئے مگر یہ آگ کی بارش آئندہ کسی بڑے عذاب کی خبر دے رہی ہے۔ اسے سننے والو! ایشیا
 جو ہاؤ بعد میں بچتا وگے یہ ایک نشان ان نشانوں میں سے ہے جسکی خدا نے مجھے خبر دی اور فرمایا تھا
 کہ میں ساٹھ یا ستر اور نشان دکھاؤنگا اور آخری نشان یہ ہوگا کہ زمین کوتہ و بالا کر دیا جائے گا
 اور ایک ہی دم میں لاکھوں انسان مر جائیں گے۔ کیونکہ لوگوں نے اس کے فرستادہ کو قبول نہ کیا۔
 ہولناک زلزلے آئیں گے اور ہولناک طور پر موتیں وقوع میں آئیں گی! اہل تہذیب نے طور پر عذاب
 نازل ہوں گے۔ یہاں تک کہ انسان کہے گا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوگا کہ
 زمین مرگئی اور انسانوں نے خدا کے نشان دیکھے اور پھر انکو قبول نہ کیا۔ سو ان کیڑوں سے بتر
 ہو گئے جو نہایت میں ہوتے ہیں اور خدا کے وجود پر ان کا ایمان نہ رہا اسلئے خدا فرماتا ہے کہ
 میں ایک ہولناک سختی کروں گا اور خوفناک نشان دکھاؤنگا اور لاکھوں کو زمین پر بڑھاؤنگا
 مگر کون ہے جو ہم پر ایمان لایا اور کس نے ہماری یہ باتیں قبول کیں۔

آج سے چھ بیس برس پہلے خدا نے عز و جلال برائیں اس میں فرما چکا ہے۔ میں اپنی
 چمکار دکھاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تمہ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا
 میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کر لیا
 اور بڑے زور اور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ سو ان حملوں
 میں سے یہ آتش اٹھ رہی ہے جسکی اس ملک میں بارش ہوئی یہ اسی قسم کے نشان ہیں جیسا کہ
 موسیٰ نے فرعون کے سامنے دکھائے تھے بلکہ وہ نشان جو ظاہر ہوئے ہیں وہ موسیٰ نبی
 کے نشانوں سے بڑھ کر ہونگے۔ بسلئے خدا میرا نام موسیٰ رکھ کر فرماتا ہے۔ ایک موسیٰ ہے
 کہ میں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا پر جس نے

ایسا ہی خدا تعالیٰ یہ بھی جانتا تھا کہ دشمن یہ بھی تمنا کریں گے کہ یہ شخص منقطع النسل رہ کر نابود ہو جائے۔ تاکہ دونوں کی نظر میں یہ بھی ایک نشان ہو۔ لہذا اس نے پہلے سے براہین احمدیہ میں خبر دے دی کہ ینقطع اباؤک و بعدہ مناک۔ یعنی تیرے بندگان کی پہلی نسلیں منقطع ہو جائیں گی۔ اور ان کے ذکر کا نام و نشان نہ رہے گا۔ اور خدا تجھ سے ایک نئی بنیاد ڈالے گا۔ اسی بنیاد کی مانند جو ابراہیم سے ڈالی گئی اسی مناسبت سے خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام ابراہیم رکھا۔ جیسا کہ فرمایا: سلام علی ابراہیم صافیناہ و نجیناہ من الغم۔ و اتخذوا من مقام ابراہیم محلی۔ قل ما رب لا تذرنی فودا و انت خیر الوارثین۔ یعنی سلام ہے ابراہیم پر (یعنی اس عاجز پر) تم نے اس سے خالص دوستی کی اور ہر ایک غم سے اس کو نجات دیدی۔ اور تم جو پیروی کرتے ہو تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ۔ یعنی کابل پیروی کرنا نجات پاؤ۔ اور پھر فرمایا کہ اے میرے خدا: مجھے ایکلامت چھوڑ لو تو بہتر وارث ہے۔ اس الہام میں یہ اشارہ ہے کہ خدا ایکلامت چھوڑے گا اور ابراہیم کی طرح کثرت نسل کرے گا اور پھر اس نسل سے برکت پائیں گے۔ اور یہ جو فرمایا کہ و اتخذوا من مقام ابراہیم محلی یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم جو جیسا گیا تم اپنی

میں کی خدا تعالیٰ نے تصریح نہیں کی تھی پر بھی یہی رحمت نازل ہوگی اور ان کی توکل اور عقول میں خود نہیں آئیگا۔ اب جو تم نے دنیا میں کس کتاب کو دیکھا کہ اپنی عمر تکا ہے۔ اپنی صحت بھری اور دوسرے دو احفانے صحت کا آئینہ مرکب دعویٰ کرتا ہے۔ ایسا ہی چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ لوگ تل کے منصوبے کریں گے اُس نے پہلے سے براہین میں خبر دیدی

بصالحات اللہ ولولم یصالح الناس۔ منہ

یہاں کہ عیدوں کو اس کی طرز پر بجا لو۔ اور ہر ایک سر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں
 بناؤ۔ اور جیسا کہ آیت و مہبتوا بر رسول یا قی من بعدی اسماء احمد میں یہ اشارہ
 ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آفر زمانہ میں ایک منظر ظاہر ہوگا۔ گویا وہ اس کا ایک
 ہاتھ ہوگا جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جلالی طور پر دین
 کو پیدا ہوگا۔ ایسا ہی یہ آیت و اتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ اس طرف اشارہ
 کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہوجائیں گے تب آفر زمانہ میں ایک ابراہیم
 پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔
 اب ہم یہ خود نمونہ چند الہامات دوسری کتابوں میں سے لکھتے ہیں۔ چنانچہ ازالہ اودام
 میں صفحہ ۱۲۲ سے دیکھیں کہ نیز دوسری کتابوں میں یہ الہام ہیں۔ جطناک المسیر
 ابن مریعہ۔ ہم نے تمہ کو مسیح ابن مریم بنایا۔ یہ کہیں گے کہ ہم نے پہلوں سے ایسا
 نہیں بنا۔ سو تو ان کو جواب دے کہ تمہارے معلومات وسیع نہیں تم ظاہر لفظ اور
 الہام پر متکی ہو۔ اور پھر ایک الہام ہے اور وہ یہ ہے۔ الحمد لله الذی

یاد ہے کہ جیسا کہ خداتعالیٰ کے دو ہاتھ جلالی و جلالی ہیں اسی نوز پر جو تمہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ جل شانہ کے منہ پر تم میں لہذا خداتعالیٰ نے آپ کو بھی وہ دونوں ہاتھ رحمت اور شوکت کے
 مظاہر جلالی ہاتھ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے کہ قرین شریف میں، وما ارسلناک الا
 رحمة للعالمین یعنی ہم تمام دنیا پر رحمت کے لیے بھیجے گئے ہیں اور جلالی ہاتھ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے
 وما کریمیت لاور رحمت و لکن اللہ ذی الجلال و الاکرام اور چونکہ خداتعالیٰ کو منظور تھا کہ یہ دونوں صفتیں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اپنے وقتوں میں نمود پذیر ہوں۔ اس لئے خداتعالیٰ نے
 سنت جلال کو عید صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ظاہر فرمایا اور رحمت جلالی کو مسیح و محمد اور اس کے بعد کے نبیوں سے
 لایا کہ عید صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہے و انھیں منہم لتالیقوا بہم۔ منہ

الصف: ۷، البقرة: ۱۲۶، الانبیاء: ۱۰۸، الانفال: ۱۷، الجمعہ: ۱۷

38 صحیح مسلمی نثری جلد 17 صفحہ 420، 421 از مرزا قادیانی یہ جملہ صفحہ 250، 249 پر درج ہے

عَلَى مَقَامِ الْخَيْرِ مِنَ النَّبِيِّ - وَإِنَّ خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ -

نبوت ختم گدیہ . وہ خاتم النبیا است
نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں . وہ وہ خاتم النبیا ہیں .

وَإِنَّا خَاتَمُ الْأَوْلِيَاءِ - لَا وَرَى بَعْدِي - إِلَّا الَّذِي هُوَ

وہی ختم اولیاء . نیکی والے بعد ہی نیست مگر وہ
وہ ہی خاتم اولیاء ہوں . میرے بعد کوئی دل نہیں مگر وہ جو

مِنِّي وَعَلَى عَهْدِي - وَإِنِّي أَرْسَلْتُ مِنْ رَجُلٍ بِكُلِّ

از ہی ہر جگہ پر میری بات . وہی ان خدا کے خود تمام تر
جگہ سے جو گا اور میرے عہد پر ہوگا . میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر

قُوَّةٍ وَبِرَكَّةٍ وَعِزَّةٍ - وَإِنَّ قَدِي هُدًى عَلَى

قوت و برکت و عزت فرستادہ شدہ تم . وہی قدم ہی ہیں
قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں . وہ یہ میرا قدم ایک ایسے

مَنَارَةٍ خَضِرَ عَلَيْهَا كُلُّ رَفْعَةٍ - فَأَتَقُوا اللَّهَ أَيُّهَا

نہایت کہ ہر ہندی ختم گدیہ . میں نے جو انہیں
نہایت سے جو انہیں ہر ایک ہندی ختم کا گدیہ . میں نے خدا سے تم کو

الْفِتْيَانِ - وَأَعْرِفُونِي وَأَطِيعُونِي وَلَا تَمُوتُوا

بترسید . اور ایشیا سے دعا ہے کہ تم سے کفر نہ
اسے جوانوں کو . اور ایشیا سے دعا ہے کہ تم سے کفر نہ

بِالْعِضْيَانِ - وَقَدْ قَرَّبَ الزَّمَانَ - وَحَانَ أَنْ

نہ میرے . وہ بہترین زمانہ نزدیک ہے . وہ اس وقت
مت مرو . وہ نانا نزدیک آ گیا ہے . وہ وہ وقت

جوش پیدا ہوا اس کے مقابل مگر اسرائیل خاندان کے سارے بیٹے بھی ترانہ میں منگے جاویں تو تب بھی ہائیلی بڈ انفرج جبار ہیٹھ اسی طرح اور ٹیک اسی طرح یشک قدسات کو بہت سے نبی خد کے بیٹے عطا ہوئے لیکن قرآن کی خدمت کے لیے جو نبی آنت محمدؐ میں پیدا کیا گیا اپنی شان میں کچھ اور ہی منگ رکھتا ہے۔

علاوہ اسکے ہیں یہ بھی تو دیکھتا چاہیے کہ مسیح موعود تمام انبیاء کا منظر ہے جیسا کہ اسی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جبری اللہ فی حلال الا نبیاء اسے آنے سے گرا آنت محمدؐ میں تمام گذشتہ نبی پیدا کیئے گئے پس نبیوں کی تعداد کے لحاظ سے بھی محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ سے بڑھ کر رہا کیونکہ علاوہ ان نبیوں اور رسولوں کے جو قریت کی خدمت کے لیے موعود کو عطا ہوئے تھے اس آنت میں وہ تمام نبی بھی مبعوث کیئے گئے جو موعود سے پہلے گذر چکے تھے بلکہ خود موعود بھی دوبارہ دنیا میں بھیجے گئے اور سب کچھ مسیح موعود کے وجود باوجود میں پورا ہوا پلٹن کیا ہے پہلے وہ جبر کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم کا خفرق بین مسجد من سلسلہ میں داؤد اور سلیمان ذکر آیا اور یحییٰ علیہم السلام کو شامل کرتے ہیں جہاں مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جاوے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حقیقی اور مستقل نبیوں کا ذکر کیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس کا ثبوت پیش کیا جاوے۔ ظاہر ہے کہ اس آیت کریمہ میں رسول کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ ایسے میں رسول کا لفظ حقیقی اور مستقل نبیوں پر بولا جائیگا اسی طرح ظلی اور بروزی نبی پر بھی بولا جائیگا اور اگر ظلی اور بروزی نبی کو صرف نبی کے نام سے پکارنا جائز نہیں تو کیوں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو بارہا نبی اور رسول کے الفاظ سے یاد کیا۔ خدا نے تو اپنے کلام میں کبھی بھی ظلی یا بروزی کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ ہمیشہ صرف نبی اور رسول کے الفاظ استعمال کرتا رہا پس اگر مسیح موعود کو صرف نبی کے نام سے پکارنا جائز نہیں تو خود باللہ سب سے پہلے ناجائز حرکت کرنے والا خود خواہ ہے۔ مگر دراصل یہ سلسلہ نفس کا دھوکا ہے کیونکہ جس طرح حقیقی اور مستقل نبیوں کی نبوت کی اقسام ہیں اسی طرح ظلی اور بروزی نبیوں کی نبوت بھی نبوت کی ایک قسم ہے مگر حقیقی یا مستقل نبیوں کو ہمیشہ نبی کے نام سے پکارتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ظلی نبی کو نبی کے نام سے

نزل

۴۷۷

اپنی عشق تیر مرکب راند	کہ از ان مشت خنک پیچ نماید	گشتہ دلبر و دلدار سے	گشتہ بکیر رنگ از نالے
پید عشق و تہی زہر آن سے	قصہ کی تہا کرد آہ لہ سے	آن غنائے یقیں کہ گوش شنید	کہ کلاہ در غیر حق بر سرید
رفتہ بیرون ز حلقہ اختیار	دل برید ز غیر آل دلدار	پاک گشتہ ز لوث ہستی خویش	سات از بندہ پستی خویش
آن پختل یار در کنڈانخت	کہ نہ اندید کیسے پرداخت	قدم خود زده براہ عدم	کہ پیادش ز فرق تا بقدم
دگر دلبر قدائے او گشتہ	ہمہ دلبر برائے او گشتہ	سوختہ ہر غرض بکسے دلدار	دو غمہ چشم دل ز غیر نگاہ
دل و جان بر رخے خدا کردہ	دھل او اصل مدعا کردہ	مردہ و خویش تن فدا کردہ	عشق پر شید و کار ہا کردہ
از خودی ہائے خود فدا شد	سپیل پر زود بود بڑا از جا	تو چو فرسودہ دستاں ماند	دل ہا از دست نخت جہاں ماند
عشق دلبر برہے او بارید	بہر رحمت بگوشے او بارید	از یقینے کہ شد ز گفتار سے	در دل بو برست گلزار سے
ہر غمہ سے کیسے سبب دارد	داند آن کو بل طلب دارد	پس چنین شد عشق محبت یار	کہ شد وہم از خودی آثار
ایں میترنے شود ز نہار	بجز سخن ہائے دلبر دلدار	عشق کہد نمائید از دیدار	تیر کہ گہ بر غیر دلدار گفتار
با انصوں آن سخن کہ اندلدار	خاصیت داند اندہیں لہرار	گشتہ او نیک نہ دہ نہ ہزار	ایں قیسیں او بیوں نہ شمار
ہر دہنے قیل تازہ بخواست	تلاذہ روئے او ہم شہد است	ایں سعادت چو بود قسمت ما	رفتہ رفتہ رسید قیامت ما
کہ کھناست تیر ہر آنم	حسدین است دگر بیا نم	آو گم نیز احمد مختار	در برم جاہتہ ہما ابرار
کہ ہائے کہ کرد باسی یار	بتر آن دفتر است از انجا	بچہ داد است ہر نبی را جا	وہا آن جام ز لہر آیتما
دل میں رود الفیت خود دار	خود فرما شد بلکی خود استاد	وہی اورا مجب اثر دیدم	روئے آن ہر زلی تقر دیدم
ویدم از خلق منج و کرہ ہات	وہی پیچید است خدای لقات	ویدم از ہر خلق جلوہ یار	کلاہ دگر بر انداز یک گاہ
آنچہ میں لستونم ذوقی خدا	بخدا ایک دہمش ز خطا	ہر چہ قرآن منزہ اش خانم	الخطا وہیں است ای خانم
من خدا را بد و شناختہ ام	دل میں آتش گمانت ام	بخدا ہست میں کلام مجید	نہ ہاں خدا نے پاک و مجید
آنچہ بر میں جہاں شد اندوار	اختیار است بارہد افکار	ایں خائے مت متبتار با ہم	بگردد کوہ اندازہ تا ہم
انہی یاد گر چہ بودہ اندہ	من معرفت دگر کم رنگ	حالت مصطفیٰ شہم بر یقین	شہد ز گین برنگ یار میں
کے یقینے کہ بود عیسیٰ را	بر کلاہے کہ شہد و شہاد	وہی قیسیں کلیم بر تہات	وہی قیسیں شہد ہا شہاد

۱۷۱

نزل اسح ص 100 معجم دہلوی قرآن جلد 18 ص 477-478 لاہور انجمن اسلامیہ
یہ جملہ صفحہ 251 پر ہے

<p>کے ہونے پر وہ ستر میں ہو کر گویا سناٹا لے لیں ایک آئینہ زینت غنی لہ پے صورت مرہنی</p> <p>ہو کر بار بار بدل میں برکت نہ شیطانی وہ غفلت کا خاص آمد کلام کل ولاد ازین سبب شدہ علم پر اٹھوا</p> <p>ہستوں کی تیرہ وقتوں کو نہایت برقیں یعنی ایک لڑکی بالیقین غصا است ہمہ کارم ازین قبیل شدہ</p> <p>انہم کی نکل کجاڑوں کو کسر یاں میں بیان وہ مشائخ نماز جز تزیوہ عالمان ہم نشست پھلوری</p> <p>ماشند شدہ کلاٹ جلاہ علی تہی از محبت آل شاہ اند ایس وقتے چو شیب کا قوم راویہ حق بحالت زام</p> <p>ہیں موہی نہیں بگزیہ صلہ ہر چکے غشی دید عدلی میں ہوش شو انگند خود مرا شد گسست ہر چونہ</p> <p>کو دیلا نہ دبا داد بست ایک ہزد و کشتو خلق و مردم نصیحت ہم کنند تا بیرم زیاد خود چونہ</p> <p>سینم کہ تاج کورانی بگوئیم چہ زستان لقی بو تازہ کان عطیہ یار چون ز دست انگنم پے ہوا</p> <p>گاہانے ہوشی خیسندہ تیگر کو کہ خون میں دیدہ سن نہ آئنگہ ترک او گوئم جان میں دست یا نہ روئم</p> <p>دخت ہو کر کوشش نرم زندہ کن بیگناہوں دگم کاشم کو دشمن صورت یار از ہم طریقتے این اختیار</p> <p>شش مش است ہوتے تاکے خیریں گریبانے ہاموں باخبر زمانہ نیست گوئیے سوتے کن زلام نیست</p> <p>کہ چوں مگر لہو نور کاشود تیرگی ز قدم قدر شوہ انگندہ ہم کہ تا زین کاہ خلق گرد ز خواب خود بیدار</p> <p>فانکل میں ذیبا کندہ ام بچو باو بہار آمد صم ہی فائلم زمانہ گلزار ہو بھلا زار وقت بہار</p> <p>انہم تاکہ بد آید بچہ دلوں و اقلیاز آید دست قسیم پرورد ہر دم کردہ پیش میں ظہور انہم</p> <p>کہ لہام پچو باوصیا از دم آرد ز قیاس ناشوہ زندہ شد ہر نبی با دم ہم ہر سولے نہیں ہر پیر ہم</p> <p>پنداروں میں نالوں ذمی ہر روزت بائیں انگیں ہنسا جنگا کن بیہات ہی جو جو رہا کن بیہات</p> <p>تقتاروں قہار کی پا ہوش کی لہ بولہ حق رکنا لہ پے خلق و ملک نام رومی ہاشمی زور حضرت قیوم</p> <p>نہ بکن کہ وہ بنیاد کچھ وہ ہوا لہ ظلمت علی حق را پویشنی اندام ہیں گو مانیا قسیم چا</p> <p>انہم رات میں برسد ہر ویست ز دستوں بولہ کا نہ خودی جنگری از قرین شاکری</p> <p>نہ لہ نفس خود بیوں کنگری بیہوش ہونے کہ نہ خاک شو بسوں خبار از گرد خبار کو خوببار</p> <p>کہ توت پکر کاند کے اندہانت شو فانی کے ہیں ہندہ کوئے جانوں لہی نہایت از ان درگاہ</p>	<p>کے ہونے پر وہ ستر میں ہو کر گویا سناٹا لے لیں ایک آئینہ زینت غنی لہ پے صورت مرہنی</p> <p>ہو کر بار بار بدل میں برکت نہ شیطانی وہ غفلت کا خاص آمد کلام کل ولاد ازین سبب شدہ علم پر اٹھوا</p> <p>ہستوں کی تیرہ وقتوں کو نہایت برقیں یعنی ایک لڑکی بالیقین غصا است ہمہ کارم ازین قبیل شدہ</p> <p>انہم کی نکل کجاڑوں کو کسر یاں میں بیان وہ مشائخ نماز جز تزیوہ عالمان ہم نشست پھلوری</p> <p>ماشند شدہ کلاٹ جلاہ علی تہی از محبت آل شاہ اند ایس وقتے چو شیب کا قوم راویہ حق بحالت زام</p> <p>ہیں موہی نہیں بگزیہ صلہ ہر چکے غشی دید عدلی میں ہوش شو انگند خود مرا شد گسست ہر چونہ</p> <p>کو دیلا نہ دبا داد بست ایک ہزد و کشتو خلق و مردم نصیحت ہم کنند تا بیرم زیاد خود چونہ</p> <p>سینم کہ تاج کورانی بگوئیم چہ زستان لقی بو تازہ کان عطیہ یار چون ز دست انگنم پے ہوا</p> <p>گاہانے ہوشی خیسندہ تیگر کو کہ خون میں دیدہ سن نہ آئنگہ ترک او گوئم جان میں دست یا نہ روئم</p> <p>دخت ہو کر کوشش نرم زندہ کن بیگناہوں دگم کاشم کو دشمن صورت یار از ہم طریقتے این اختیار</p> <p>شش مش است ہوتے تاکے خیریں گریبانے ہاموں باخبر زمانہ نیست گوئیے سوتے کن زلام نیست</p> <p>کہ چوں مگر لہو نور کاشود تیرگی ز قدم قدر شوہ انگندہ ہم کہ تا زین کاہ خلق گرد ز خواب خود بیدار</p> <p>فانکل میں ذیبا کندہ ام بچو باو بہار آمد صم ہی فائلم زمانہ گلزار ہو بھلا زار وقت بہار</p> <p>انہم تاکہ بد آید بچہ دلوں و اقلیاز آید دست قسیم پرورد ہر دم کردہ پیش میں ظہور انہم</p> <p>کہ لہام پچو باوصیا از دم آرد ز قیاس ناشوہ زندہ شد ہر نبی با دم ہم ہر سولے نہیں ہر پیر ہم</p> <p>پنداروں میں نالوں ذمی ہر روزت بائیں انگیں ہنسا جنگا کن بیہات ہی جو جو رہا کن بیہات</p> <p>تقتاروں قہار کی پا ہوش کی لہ بولہ حق رکنا لہ پے خلق و ملک نام رومی ہاشمی زور حضرت قیوم</p> <p>نہ بکن کہ وہ بنیاد کچھ وہ ہوا لہ ظلمت علی حق را پویشنی اندام ہیں گو مانیا قسیم چا</p> <p>انہم رات میں برسد ہر ویست ز دستوں بولہ کا نہ خودی جنگری از قرین شاکری</p> <p>نہ لہ نفس خود بیوں کنگری بیہوش ہونے کہ نہ خاک شو بسوں خبار از گرد خبار کو خوببار</p> <p>کہ توت پکر کاند کے اندہانت شو فانی کے ہیں ہندہ کوئے جانوں لہی نہایت از ان درگاہ</p>	<p>کے ہونے پر وہ ستر میں ہو کر گویا سناٹا لے لیں ایک آئینہ زینت غنی لہ پے صورت مرہنی</p> <p>ہو کر بار بار بدل میں برکت نہ شیطانی وہ غفلت کا خاص آمد کلام کل ولاد ازین سبب شدہ علم پر اٹھوا</p> <p>ہستوں کی تیرہ وقتوں کو نہایت برقیں یعنی ایک لڑکی بالیقین غصا است ہمہ کارم ازین قبیل شدہ</p> <p>انہم کی نکل کجاڑوں کو کسر یاں میں بیان وہ مشائخ نماز جز تزیوہ عالمان ہم نشست پھلوری</p> <p>ماشند شدہ کلاٹ جلاہ علی تہی از محبت آل شاہ اند ایس وقتے چو شیب کا قوم راویہ حق بحالت زام</p> <p>ہیں موہی نہیں بگزیہ صلہ ہر چکے غشی دید عدلی میں ہوش شو انگند خود مرا شد گسست ہر چونہ</p> <p>کو دیلا نہ دبا داد بست ایک ہزد و کشتو خلق و مردم نصیحت ہم کنند تا بیرم زیاد خود چونہ</p> <p>سینم کہ تاج کورانی بگوئیم چہ زستان لقی بو تازہ کان عطیہ یار چون ز دست انگنم پے ہوا</p> <p>گاہانے ہوشی خیسندہ تیگر کو کہ خون میں دیدہ سن نہ آئنگہ ترک او گوئم جان میں دست یا نہ روئم</p> <p>دخت ہو کر کوشش نرم زندہ کن بیگناہوں دگم کاشم کو دشمن صورت یار از ہم طریقتے این اختیار</p> <p>شش مش است ہوتے تاکے خیریں گریبانے ہاموں باخبر زمانہ نیست گوئیے سوتے کن زلام نیست</p> <p>کہ چوں مگر لہو نور کاشود تیرگی ز قدم قدر شوہ انگندہ ہم کہ تا زین کاہ خلق گرد ز خواب خود بیدار</p> <p>فانکل میں ذیبا کندہ ام بچو باو بہار آمد صم ہی فائلم زمانہ گلزار ہو بھلا زار وقت بہار</p> <p>انہم تاکہ بد آید بچہ دلوں و اقلیاز آید دست قسیم پرورد ہر دم کردہ پیش میں ظہور انہم</p> <p>کہ لہام پچو باوصیا از دم آرد ز قیاس ناشوہ زندہ شد ہر نبی با دم ہم ہر سولے نہیں ہر پیر ہم</p> <p>پنداروں میں نالوں ذمی ہر روزت بائیں انگیں ہنسا جنگا کن بیہات ہی جو جو رہا کن بیہات</p> <p>تقتاروں قہار کی پا ہوش کی لہ بولہ حق رکنا لہ پے خلق و ملک نام رومی ہاشمی زور حضرت قیوم</p> <p>نہ بکن کہ وہ بنیاد کچھ وہ ہوا لہ ظلمت علی حق را پویشنی اندام ہیں گو مانیا قسیم چا</p> <p>انہم رات میں برسد ہر ویست ز دستوں بولہ کا نہ خودی جنگری از قرین شاکری</p> <p>نہ لہ نفس خود بیوں کنگری بیہوش ہونے کہ نہ خاک شو بسوں خبار از گرد خبار کو خوببار</p> <p>کہ توت پکر کاند کے اندہانت شو فانی کے ہیں ہندہ کوئے جانوں لہی نہایت از ان درگاہ</p>	<p>کے ہونے پر وہ ستر میں ہو کر گویا سناٹا لے لیں ایک آئینہ زینت غنی لہ پے صورت مرہنی</p> <p>ہو کر بار بار بدل میں برکت نہ شیطانی وہ غفلت کا خاص آمد کلام کل ولاد ازین سبب شدہ علم پر اٹھوا</p> <p>ہستوں کی تیرہ وقتوں کو نہایت برقیں یعنی ایک لڑکی بالیقین غصا است ہمہ کارم ازین قبیل شدہ</p> <p>انہم کی نکل کجاڑوں کو کسر یاں میں بیان وہ مشائخ نماز جز تزیوہ عالمان ہم نشست پھلوری</p> <p>ماشند شدہ کلاٹ جلاہ علی تہی از محبت آل شاہ اند ایس وقتے چو شیب کا قوم راویہ حق بحالت زام</p> <p>ہیں موہی نہیں بگزیہ صلہ ہر چکے غشی دید عدلی میں ہوش شو انگند خود مرا شد گسست ہر چونہ</p> <p>کو دیلا نہ دبا داد بست ایک ہزد و کشتو خلق و مردم نصیحت ہم کنند تا بیرم زیاد خود چونہ</p> <p>سینم کہ تاج کورانی بگوئیم چہ زستان لقی بو تازہ کان عطیہ یار چون ز دست انگنم پے ہوا</p> <p>گاہانے ہوشی خیسندہ تیگر کو کہ خون میں دیدہ سن نہ آئنگہ ترک او گوئم جان میں دست یا نہ روئم</p> <p>دخت ہو کر کوشش نرم زندہ کن بیگناہوں دگم کاشم کو دشمن صورت یار از ہم طریقتے این اختیار</p> <p>شش مش است ہوتے تاکے خیریں گریبانے ہاموں باخبر زمانہ نیست گوئیے سوتے کن زلام نیست</p> <p>کہ چوں مگر لہو نور کاشود تیرگی ز قدم قدر شوہ انگندہ ہم کہ تا زین کاہ خلق گرد ز خواب خود بیدار</p> <p>فانکل میں ذیبا کندہ ام بچو باو بہار آمد صم ہی فائلم زمانہ گلزار ہو بھلا زار وقت بہار</p> <p>انہم تاکہ بد آید بچہ دلوں و اقلیاز آید دست قسیم پرورد ہر دم کردہ پیش میں ظہور انہم</p> <p>کہ لہام پچو باوصیا از دم آرد ز قیاس ناشوہ زندہ شد ہر نبی با دم ہم ہر سولے نہیں ہر پیر ہم</p> <p>پنداروں میں نالوں ذمی ہر روزت بائیں انگیں ہنسا جنگا کن بیہات ہی جو جو رہا کن بیہات</p> <p>تقتاروں قہار کی پا ہوش کی لہ بولہ حق رکنا لہ پے خلق و ملک نام رومی ہاشمی زور حضرت قیوم</p> <p>نہ بکن کہ وہ بنیاد کچھ وہ ہوا لہ ظلمت علی حق را پویشنی اندام ہیں گو مانیا قسیم چا</p> <p>انہم رات میں برسد ہر ویست ز دستوں بولہ کا نہ خودی جنگری از قرین شاکری</p> <p>نہ لہ نفس خود بیوں کنگری بیہوش ہونے کہ نہ خاک شو بسوں خبار از گرد خبار کو خوببار</p> <p>کہ توت پکر کاند کے اندہانت شو فانی کے ہیں ہندہ کوئے جانوں لہی نہایت از ان درگاہ</p>
--	--	--	--

یہ جملہ صفحہ 251 پر درج ہے

www.marfat.com

اور رسول اور محمدؐ کے بارے میں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے جو کہہ آتے ہیں اور
تمام قوموں کے لئے واجب الاطاعت ٹھہرتے ہیں۔ قیام سے خدا تعالیٰ کا ایک
خاص قانون ہے جو ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔

ہم اس سے پہلے ابھی بیان کر چکے ہیں کہ ایسے ایسے ایسا مادہ جو اس میں ہوتے
ہیں نبی یا رسول یا محدث نہیں ہوتے اور ان میں سے نہیں ہوتے جو دنیا کو خدا کے
حکم اور الہام سے خدا کی طرف مہاتے ہیں۔ ایسے دیوں کو کسی اعلیٰ خاندان یا
اعلیٰ قوم کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کا سب معاملہ اپنی ذات تک محدود ہوتا
ہے۔ لیکن ان کے مقابل پر ایک دوسری قوم کے دل میں جو رسول یا نبی یا
محدث کہلاتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک منصب حکومت اور خدائے
کالیگر آتے ہیں اور لوگوں کو حکم ہوتا ہے کہ ان کو اپنا امام اور سرور اور پیشوا
سمجھ لیں۔ اور جیسا کہ وہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اس کے بعد خدا کے
ان باتوں کی اطاعت کریں۔ اس منصب کے بندگان کے متعلق قیام سے خدا تعالیٰ
کی یہی عادت ہے کہ انکو اعلیٰ درجہ کی قوم اور خاندان میں سے پیدا کرتا ہے۔ تا
انکے قبول کرنے اور انکی اطاعت کا جو اہم اہم اہم ہے اس کو گواہت دیتا ہے اور
جو کہ خدا نہایت رحیم و کریم ہے اس لئے نہیں چاہتا کہ لوگ شکر و کھادیں اور
ان کو ایسا ابھارا پیش آورے جو انکو اس سعادتِ عظمیٰ سے محروم رکھے کہ وہ
اس کے مامور کے قبول کرنے سے اس طرح پر رگ جائیں کہ اس شخص کی بیخ
قوم کے لحاظ سے ننگ اور اتر غالب ہو۔ اور وہ بل فرات کے ساتھ اس
بات سے گواہت کریں کہ انکے تابعدار میں اور انکا پابند کر لیں اور انسانی
جذبات اور تصورات پر نظر کر کے یہ بات خوب ظاہر ہے کہ شکر کرنا اور
انسان کو شکر بجاتی ہے۔ مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوٹیٰ ہے یعنی جسکی بے شمار

گاہوں کے شریف مسلمانوں کی بیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت
 اُنکے گھر میں کی گھڑی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور اُنکے پانچوں کی نجات
 اٹھا لیا ہے اور ایک دو دفعہ چھٹی میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زندانی بھی
 گرفتار ہو کر اُس کی رُسوائی ہو چکی ہے۔ اور چند سال جیلخانہ میں قید بھی رہ چکا
 اور چند دفعہ ایسے بُرے کاموں پر گاہوں کے فہر داروں نے اُنکو جوتے بھی لائے
 ہیں اور اُنکی مل اور وادیاں اور تانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نفس کام میں مشغول
 رہی ہیں اور سب فردار کھاتے اور گدوہ اٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت
 پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے۔
 اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اُس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے
 اور اُسی گاہوں کے شریف لوگوں کی طرف دعوت کا پیغام لیکر آوے اور کہے کہ
 جو شخص تم میں سے میری اطاعت نہیں کرے گا اُسے جہنم میں ڈالے گا لیکن
 باوجود اس امکان کے جب کہ دنیا پیدا ہوئی ہے کبھی خدا نے ایسا نہیں کیا۔
 کیونکہ ایسا کرنا اُنکی حکمت اور مصلحت کے خلاف ہے اور وہ جانتا ہے کہ لوگوں
 کے لئے یہ ایک فوق الطاقت ٹھوکر کی جگہ ہے کہ ایک ایسا شخص جو پشت در پشت
 ردیل چلا آتا ہے اور لوگوں کی نظر میں نہ صرف وہ نیچے ہے بلکہ اُس کا باپ اور دادا
 اور پڑدادا اور جہانگ سلوم ہے تو مکن کیج ہی اور ہمیشہ سے شریر اور بدکار
 ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور مویشیوں کی طرح ادنیٰ خدمتیں کرتے رہے ہیں۔ اب اگر
 لوگوں سے اُنکی اطاعت کر لئی جائے تو بلاشبہ لوگ اُنکی اطاعت سے کراہت کریں گے
 کیونکہ ایسے جگہ میں کراہت کرنا انسان کیلئے ایک طبعی امر ہے۔ اسلئے خدا تعالیٰ کا حکم
 قانون اور شکر ہے کہ وہ صرف اُن لوگوں کو منصب دعوت یعنی نبوت و خیر
 دہور کرتا ہے جو اعلیٰ خاندان میں سے ہوں۔ اور ذاتی طور پر بھی جلال میں اپنے رکھتے

اشتبہ عام اطلاع کے لئے

گروہ کتاب میں متفرق مقامات میں عیسائیوں کے مصلوں کا جو باب دیکھا گیا وہ اس کتاب کی پہلی کتاب ہے۔
 ہے کہ باوجود اس بات کے کہ عیسائیوں کی کتاب اہمیت المومنین نے اس میں سخت اشتغال پیدا کیا ہے مگر یہ بھی
 ہم نے اس کتاب میں جہاں کہیں عیسائیوں کا ذکر کیا ہے صحت فرمایا کہ تہذیب اور لطف بیان ذکر کیا ہے اور کہ
 اپنی صورت میں کہ دل دکھانے والی گاریں ہمارے غیر مسلم کو دیکھیں یہاں تو تھا کہ ہم ہر وقت
 کے طور پر سختی کا سختی سے جواب دیتے ہیں۔ لیکن بعض اس میں ایسا لکھا گیا جو لوگوں کی صفت مذہبی ہے اور ایک طرح زوال
 اور ضعیف کی صورت میں جو تو تھا وہ عمل پر مبنی ہے۔ اور قطعاً سب باتوں کے ہادی اس کتاب میں
 مندرجہ فرمایا ہے وہ ایک میں پانچ اور دوسرے میں چالیس ہیں۔ اور اپنی طرفت ذاتی کی دیگر باتوں کو
 اور بد گوئی سے کنارہ کرتے ہیں اور دل دکھانے والے لفظوں سے بچتے ہیں۔ اور یہ ہے کہ ہم نے اس کتاب میں
 کی طرف سے اس کتاب کی طرف سے سختی سے جواب دیا ہے۔ اور اس کو ہر قسم کی طرفت کی نگاہ
 دیکھتے ہیں اور وہ ہادی کی تحریر کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ صرف ہی لوگ ہمارے خلاف ہیں۔ اور وہ ہر قسم
 کہلاتے یا عیسائی میں جو تہذیب و تمدن سے بڑھ گئے ہیں۔ اور ہادی ذاتیات پر گالی اور بد گوئی سے بچتے
 یا ہر قسم کی طرفت و ظلم کی شان بزرگ میں تو ہیں اور جنک آئینہ بائیں طرف ہاتھ اور اپنی کتابوں میں
 شائع کرتے ہیں۔ اور ہادی اس کتاب اور دوسری کتابوں میں کوئی لفظ یا کوئی اشارہ ایسے معنی لوگوں کی
 طرف نہیں ہے جو بدنامی اور کینگی کے طریق کو اختیار نہیں کرتے۔

ہم اس بات کیلئے بھی خواہش کی طرف سے اس میں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خود قتل کا
 نچا اور پاک اور مقبلاً نہیں ہونے کی ثبوت پر ایمان لائیں۔ اور ہادی اس کتاب میں کوئی ایسا لفظ
 بھی نہیں ہے جو لوگوں کی شان بزرگ کے خلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ دھوکا کھانے والا
 اور جھوٹا ہے۔ والسلام علی من اتبع الهدی

المستشرق مرزا غلام احمد لودھی

ایک شریر بھولی اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیگانہ عورت پر آپ عاشق ہو گئے تھے لیکن جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں۔ آپ خدا کے مقبول اور پسندیدہ تھے۔ نجیث میں وہ لگ جوتپ پر یہ شہتیں لگاتے ہیں۔ ہاں آپ نے اجتہاد کی غلطی سے داؤد کے تخت کی تمنا کی تھی مگر وہ تمنا پوری نہ ہوئی اور مطالبہ مثل مشہور کہ میں مانگے موتی میں مانگے نہ بھیگا۔ آپ تو داؤد کے تخت سے محروم رہے۔ مگر وہ برگزیدہ خدا سید المرسلین میں دنیا کی بادشاہت سے منہ پھیر کر کہا تھا کہ انفسی فی حق یعنی فقر میرا فقر ہے اس کو خدا نے بادشاہت دیدی۔ اس نے کہا تھا کہ میں ایک نیک فاجر چاہتا ہوں اور ایک نیک دینی۔ مگر خدا نے اس کو فقر و فاقہ سے بچایا۔ یہ خاص فضل ہے۔ حضرت سید کے اجتہاد جو اکثر غلط نکلا اس کا سبب شاید یہ ہو گا کہ احوال میں جو آپ کے اہل و عیال تھے وہ پورے سے نہ ہو سکے۔ غرض ابن باطل سے نبوت میں کچھ دخل نہیں آیا۔ نبی کے ساتھ عدل و انصاف ہوتا ہے میں سے وہ شناخت کیا ہوتا ہے اور میں سے اس کے دعویٰ کی پہلی گھنٹی ہے۔ پس اگر کوئی اجتہاد غلط ہو تو اصل دعویٰ میں کچھ فرق نہیں آتا۔ مثلاً آنکھ لگورود کے فاصلہ سے انسان کو نیل تصور کرے تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ آنکھ کا وجود بیفائدہ ہے یا اس کی بدیت قابل اعتبار نہیں۔ پس یہ کیلئے اس کے دعویٰ اور تعلیم کی ایسی مثال ہے جیسا کہ قریب آنکھ عزیزوں کو دیکھتی ہے اور فون میں غلطی نہیں کرتی۔ اور بعض اجتہاد کی امور میں غلطی کی ایسی مثال ہے جیسے دہر دراز کی چیزوں کو آنکھ دیکھتی ہے تو کسی ایسی شخص میں غلطی کر جاتی ہے۔ اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت علیؑ کو جو یہودیوں کی بھلائی کیلئے اپنی بادشاہت کا خیال تھا۔ اسلئے بموجب آیت کریمہ **إِذَا تَمَّتْ الْفَتْحُ الشَّيْطَانُ** **فِي أَفْئِدَتِهِ** شیطان نے آپ کو دھوکا دیا اور داؤد کے تخت کا لالچ دل میں ڈال دیا۔

یہ نوٹ ہے۔ عیسائی بھی ایسی کہاس شخصیت علیؑ کی نسبت کیا کرتے ہیں اور حضرت مسیحؑ پر بھی ایک مرتبہ ایسا ہی لازم لگایا تھا۔ منہ

نزلت الحج : ۵۳

خدا پر جہالت ہے ہیں گویا چلو صاحب زبان حال ہر یک فریب کے لسان کو کہہ رہا ہے کہ
 اسے حال تو کہیں ہونا ہے اور کون غیر است میں لگے ہے اگرچہ فریب کا لفظ تو اور مراد اور
 اسے معنی پر ایمان لائیں کی طوت والہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
 خدا اور نام جہول سے منزہ اور تمام صفات کاملہ سے محنت ہے۔

یا وانا نکت صلیحہ کے پاروں کا حملہ

مکسب بات ہے کہ اس زمانہ کے پاروں میں قدر سے مذہب پر کسی بیانی کہنے کیلئے اپنا وقت
 اور اپنا مال خرچ کر رہے ہیں اس کا کٹھن صحت بھی اپنے مذہب کی انکساری و تحقیق میں ملتی نہیں
 کرتے اور اگر شخص ایک طبع انسان کو خدا بنا رہا ہے اور اسے مذہبی فریب سے متنبہ بنا رہا ہے جسے
 مانگتا ہے کہ وہ ایک محنت کے بریل میں تو ہونے تک پہنچ کر اور اسے فریب میں کھاتا اور اسے
 کی طرح لگنے کی بنا سے پیدا ہوا ہے اور یہ لگتا ہے کہ صلیحہ کے پاروں کا ایسے قابل شرہ و متکبران کو
 پہنچے تاکہ کفارہ کا ایک عیوب و انصاف میں کرنے سے پہلے اس قابل رہم انسان کی
 خدائی ثبوت کرتے اور پھر دوسرے لگوں کو اس میں خدا کی طرف لگاتے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ
 ان لوگوں کو اپنے مذہب کا فتنہ بھی نہیں کر سکتے۔ عقول سے وہ بے ہوش ہیں کہ ایک ہر شخص
 پر ایسے اور حیا نہ میں سے بننا ہی ایک سو نائی کی کہہ سائیں کیا سطل و کم دلایا بننے کے
 وہ تمام سے نکلا ہے جس کی سرنگی ہے۔ وہ کہہ سانس کہ خدا کا فرزند بنو تو خدا سے اس پر ہوں
 کہہ سائیں پر خدا کرنے کے لئے اور گزشتہ گاہ شرارت لائی تقریر میں لکھا ہے۔

جسے سوچنا اور سوچنے سے ہزار۔ ایسا چنانچہ ہے وہیں کہہ سانس
 یعنی اگر سوچنا لگے اور ہزار سوچنے شروع کرے تو تین سو فتنے ہونے پر بھی گدے دینے پر مشر
 اور ادی کے غیر سخت نہ ہوں پہ اس کے ہر کہل ہے کہ فتنوں کے بارے میں کہانی تھی
 وہ ہر فتنوں کو کہہ سانس بیٹھے ہیں اور اس سے کہہ سانس کو نہیں ڈھونڈتے پویش کو نہیں لگتے ہیں

ست پگن سطر 141 سے بعد دہائی نوائے جلد 10 سطر 285 اور آدھائی سطر 261، 260 پر

میں حالت میں یہی شہور شدہ کہلات کو قبول نہیں کیا گیا جتنے قبول کرنے میں
 پہلے سے تھا تو پھر کہیں ایسے شخص کی طرف وہ باتیں منسوب کی جاتی ہیں جو نہ صرف
 قرآن شریف کی فضیلت کے برخلاف ہیں بلکہ جیسے پرستی کے شرک کو اس سے مدد ملتی ہے
 میں نے نہیں کہا کہ اساتذہ کو غلط سمجھانے کی توجیہ سے مکرور کر دیا ہے میں نہیں سمجھ سکتا
 کہ حضرت عیسیٰ بن مریم کو لہجہ میں پر کیا زیادتی اور کیا خصوصیت ہے۔ پھر اس کو ایک
 خصوصیت دینا جو شرک کی طرح ہے کتفہ کئی کئی خلافات ہے جس سے ایک بڑی قوم تیار
 ہو چکی ہے ہٹے انہوں نے کئی معنی معنوی کا مفہوم پر عبور نہ کر کے اپنے پیش ہاک کیا
 اور خیال دیا کہ نفس کے تشبیہ سے وہی پلہ ہوگا جو اپنی کشتی اپنے ہاتھ سے بنا گیا
 وہی تیرہ ہی بنا گیا پھر کام کہہ کر نہ گا وہی نقصان سے بچے گا جو اپنا بوجھ تپ ٹھانے گا
 یہ کسی خیانت کے جو ایک لہجہ اور صفت و پاپ ہو کر دوسرے انسان پر اپنی کامیابی کیلئے عبور نہ
 کرے وہ کسی کی عقل و قوت کو اپنی مدد دانی زندگی کے مفید جگے خدا کا تقویٰ ہے کہ اس
 کے کسی نقصان کو کسی سر میں خصوصیت نہیں دی اور کئی انسان نہیں کہہ سکتا کہ مجھ میں
 ایک ہی خصوصیت ہے جو سب انسانوں میں نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ایسے انسان کو مافی طور
 پر عبور ظہور نہ کے بنیاد پر پڑتی۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بعض
 عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ خصوصیت پیش کی تھی کہ وہ بغیر باپ کے
 پیدا ہوئے ہیں تو نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کی اس آیت میں جواب دیا ایت
 مثل حیثی عند اللہ کہ مثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون یعنی
 جیسے کہ مثل آدم کی مثال ہے خاک ہے اس کا بھی سے پیدا کیا پھر اس کو کہا کہ ہو جا سو
 وہ ہو گیا۔ عیسیٰ بن مریم مریم کے خون سے اور مریم کا منی سے پیدا ہوا اور پھر
 نازل کیا کہ ہو جا سو ہو گیا۔ پس اتنی بات میں کانس خلقی اور کانس خصوصیت اس میں
 پیدا ہوئی جو ہم ہر بات میں ہر چیز کی طرح ہے بغیر اس اسباب کے خود بخود جن سے

۶۰

یہ جملہ صفحہ 261 پر درج ہے	۴۰ ص ۴۰ ج ۱۰ خزانہ ۲۱ ص ۱۵۰ مرزا کا دیانی
----------------------------	---

برائے صاحبزادہ

۴۴۰

پہلی صفحہ

ما محتج کا آپ بند و بست کرتا۔ لیکن اسکی اولاد کے لئے ضرورت پیش نہیں آئی
کیونکہ اب کروڑوں انسان مختلف بولیاں بولتے اور اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں
مگر اس کے جیسا کہ ہم نے ابھی اوپر بیان کیا ہے۔ ذاتی قابلیت بھی کہ

۳۶۵

تہ سے سچ کہتا ہوں کہ اس زمانہ کے لوگوں کو کوئی نشان دیا نہ جائے گا اور اس کے مصلوب
ہونے کے وقت بھی یہودیوں نے کہا کہ اگر وہ اب ہمارے زور و زور نہ ہو جائے تو ہم بھی
لاٹیں گے۔ لیکن آج بھی کوئی نہ ہو کر نہ دکھو اور اپنی خدائی اور قدرت کا ایک ایک ذرا
ثبوت نہ دید۔ اور اگر بعض معجزات بھی دکھائے تو وہ دکھائے کہ اس سے پہلے اور بھی کثرت
دیکھا چکے تھے۔ بلکہ اسی زمانہ میں ایک شخص کے پانی سے بھی ایسے ہی عجائبات نمودار
کئے تھے۔ دیکھو اب ہم کچھ اور عرض نہ اپنے خدا ہونے کا کوئی نشانی دکھانے سکا
جیسا کہ آیت مذکورہ بالا میں خود اس کا اقرار موجود ہے۔ بلکہ ایک شخص صاحبزادہ کو پٹے
تو کہ پا کر بقول عیسائیوں ذلت اور رسوائی اور ناقابل اور خوارگی کر دیکھی کہ
انسانوں میں سے وہ انسان دیکھتے ہیں کہ جو بد قسمت اور بے نصیب کہلاتے ہیں۔ اور ہم
ذلت تک غفلت خانہ رجم میں قید رکھ کر اور اس ناپاک راہ سے کہ جو پیشاب کی بدست
پیدا ہو کر ہر ایک قسم کی آلودہ حالت کو اپنے اوپر باندھ کر لیا اور شریکوں اور غلاموں
میں سے کوئی ایسی آلودگی باقی نہ رہی جس سے وہ پیشاب کا بدنام کہتا ہو تو نہ ہو
اور پھر اس نے اپنی جہالت اور بے علمی اور بے قدرتی اور نیرو اپنے نیک نہ ہونے کا
اپنی کتاب میں آپ ہی اقرار کر لیا اور پھر نہ صورتیکہ وہ عاجز بندہ کہ خواہ خواہ خدا
بڑا قرار دیا گیا۔ بعض بزرگ نبیوں سے فضائل علمی اور عملی میں کہیں خدا اور اس
تعلیم بھی ایک ناقص تعلیم تھی کہ جو توحید کی شریعت کی ایک فرع تھی۔ تو پھر کیا ہو سکتا ہے

۳۶۵

نے آپ کو کہاں سے کہاں تک پہنچایا۔ اور ابھی ٹھہرے ہی پوچھیں آپ کے ہاں
سے تو خدا کی ہستی کی بھی غیر نظر نہیں آتی۔ کیونکہ جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ جیسا کہ

تو کہ پا کر بقول عیسائیوں
ذلت اور رسوائی اور ناقابل
اور خوارگی کر دیکھی کہ
انسانوں میں سے وہ انسان
دیکھتے ہیں کہ جو بد قسمت
اور بے نصیب کہلاتے ہیں۔
اور ہم ذلت تک غفلت خانہ
رجم میں قید رکھ کر اور اس
ناپاک راہ سے کہ جو پیشاب
کی بدست پیدا ہو کر ہر ایک
قسم کی آلودہ حالت کو اپنے
اوپر باندھ کر لیا اور شریکوں
اور غلاموں میں سے کوئی
ایسی آلودگی باقی نہ رہی
جس سے وہ پیشاب کا بدنام
کہتا ہو تو نہ ہو اور پھر اس
نے اپنی جہالت اور بے علمی
اور بے قدرتی اور نیرو اپنے
نیک نہ ہونے کا اپنی کتاب
میں آپ ہی اقرار کر لیا اور
پھر نہ صورتیکہ وہ عاجز
بندہ کہ خواہ خواہ خدا بڑا
قرار دیا گیا۔ بعض بزرگ
نبیوں سے فضائل علمی اور
عملی میں کہیں خدا اور اس
تعلیم بھی ایک ناقص تعلیم
تھی کہ جو توحید کی شریعت
کی ایک فرع تھی۔ تو پھر
کیا ہو سکتا ہے

کسی نہایت تھی کہ اتقم کی موت کو جو عین الہام کے موافق بیباکی کے بعد بلا توقع ظہور میں آئی کسی نے اس کو نشانِ باہمی قرار نہ دیا۔ وہ گنہگار اخبار نویس جو اتقم کے موبد تھے۔ پیشگوئی کی حقیقت کھلنے کے بعد ایسے تھیل سے چُپ ہوئے کہ گویا مر گئے۔ اب آنکھیں کھولو اور اٹھو اور جاگو اور تماشوں کرو۔ کہ اتقم کہاں ہے کیا خدا کے حکم نے اس کو قبر میں نہ پہنچا دیا۔ ہر ایک منصف اس پیشگوئی کو تسلیم کریگا۔

ہائے خدا کیسے شروع کو کسی ٹھکانے کسی پیش بندی کی۔ اب کوئی حاکم اور بیکار بنے تو اس سے بھروسہ مانگے یہ تو وہی بات تھی کہ جیسا کہ ایک شریر مکانے میں سے سرسریسوع کی روح تھی لوگوں میں شہ پہنچا گیا کہ میں ایک باہر سے آ رہا ہوں جس کے پٹے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آجیگا بشرطیکہ پڑھنے اور صوم کی عبادت ہو۔ اب جیسا کہ وہ اس کی عبادت سے آ رہے تھے پھر پڑھنے سے خدا نظر نہیں آیا۔ آخر ہر ایک غلطی کو ہی کہنا پڑتا تھا۔ کہاں صاحب نظر آ گیا۔ سولیسوع کی بندشوں اور تیروں پر قیوں ہی بنیں ہونے چاہئے پڑانے کے ٹکڑے ڈھکیا۔ یہی آپ کا طریق تھا۔ کہ ایک مرتبہ کسی یہودی نے آپ کی قوت شہادت آتانے کے لئے سوال کیا کہ اے استاد قیصر کو خراج و شاد لے یا نہیں۔ آپ کو یہ سوال سننے پر یہودی ہان کی فکر ڈگنی کہ کہیں باہمی کہہ کر پکڑ نہ جائوں۔ سو جیسا کہ مجھ مانگنے والوں کو ایک لطیفہ سن کر مجھ مانگنے سے روک لیا تھا۔ اس جگہ ہی وہی کا سوالی کی اور کہا کہ قیصر کا قیصر کو اور خدا کا خدا کو۔

تو حضرت کا پتہ تھا کہ یہودی بادشاہ چاہتے تھے کہ مجھ ہی۔ اسی سطر پر یہ تھا کہ اتقم کی فریب کے شہزادہ بھی کہلایا مگر قیصر نے یہودی نہ کی۔

تھی کہ انہیں سے سلام ہو تاکہ آپ کی مثل بہت تھی تھی۔ آپ جاہل عقول اور عوام ہیں اس کی طرح مرگی کہ یہودی نہیں سمجھتے تھے بلکہ حق کا آسیب خیال کرتے تھے۔

ہوئے آپ کو گلیوں دیں اور یہودی کی اکثر عادت تھی۔ ادنی ادنی بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جنہات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جہالت نہیں تھیں کیونکہ آپ تو گالیوں دیتے تھے اور یہودی امانت سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔

یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر عجیب بولنے کی بھی عادت تھی جن میں پیشگوئیوں کی ہنر ذات کی نسبت قوت میں پایا جانے آپ نے فرمایا ہے۔ ان کتابوں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا

مگر شاید بعض ہدایات مولوی منہ سے اظہار نہ کریں مگر دل اقرار کرتے ہیں۔

پھر ایک اور پیشگوئی نشان الہی ہے جس کا ذکر بریلین احمدیہ کے صفحہ ۱۳۱ میں ہے اور وہ یہ ہے
یا آسمان فاضلت الرجحة علی شفقتیک۔ اسے اہم فصاحت بلاغت کے چشمے تیری لہریں بھری
کئے گئے بس اس کی تصدیق کئی سال سے ہوتی ہے۔ کئی کتابیں لکھی ہیں بلکہ صحیح میں تالیف کر کے

بلکہ اہل دل کے حق میں یقین ہے آپ کے توفیق سے پہلے ہی وہ لکھیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے
کہ آپ نے پہلی ہی تعلیم کو جو نہیں لائے تھے آپ نے یہودیوں کی کتاب طالمووس سے چرا کر لکھا
ہے اور پھر ایسا لکھا ہے کہ گویا میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ چوری ہو گئی تھی میری
بہت شرمناک ہے۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہو گی کہ کسی عہدہ تعلیم کا نمونہ دکھا کر رسوخ
مائل کریں۔ لیکن آپ کی اس یہ حرکت سے عیسائیوں کی سخت دوسیا ہی ہوئی اور پھر انہی نے
کہ وہ تعلیم بھی کچھ لگائی اور کائناتوں میں تعلیم کے منہ پر لٹنے مار رہے ہیں۔ آپ کا
ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے قہریت کو سبھا سبھا پڑھا تھا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بہت
نے آپ کو لڑائی سے کچھ بہت ضرور نہیں دیا تھا اور یہ اس استاد کی یہ شہادت ہے کہ اس نے آپ کا
کس رسوخ لکھا ہے اور آپ علی علی توئی میں بہت کچھ تھے۔ اسی سے آپ ایک بڑی
کو بچھ چھوٹے گئے۔

ایک نخل پامری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو یہی تہذیبی میں تین مرتبہ شیطان الہام بھی ہوا
تھا پھر ایک مرتبہ آپ ہی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے۔
آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت بدامنی سمجھتے تھے اور ان
یقین تھا کہ آپ کے دل میں ضرور کچھ نخل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شہنشاہ میں آپ کا
ہاگہ ملے اور شاید خدا تعالیٰ نے شفا بخلا۔

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے بھوت لکھے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ سے کئی بھوت
نہیں ہوئے اس میں سے کئی بھوت لکھے وہوں کو گندی لکھیاں دیں اور ان کو اور ہم اور ان
کی وہ لکھیاں۔ اسی وقت سے شریفوں نے آپ سے کئی لکھی۔ اور نہ چاہا کہ جو لوگ آپ سے

گراڈیو میں ہفت روزہ مولوی منہ سے اگروہہ کریں مگر دل اقرار کرتے ہیں۔

پہلے ایک ایسی کتاب لکھی گئی تھی جس کا ذکر ہمیں مجموعہ کے صفحہ ۱۳۹ میں ہے اور یہ ہے
 "آئینہ قاضی الرضا علی شہادتہ"۔ اسے احمد قاضی نے بلاغت کے چشمے تری اور کبھی
 کے لئے برہان کی تصدیق کئی سال سے ہو رہی ہے۔ کئی کتابیں لکھیں لیکن فصیح میں تابع کر کے

بلکہ اس میں کے حق میں یقین ہے آپ کے وقت سے پہلے ہی وہ لکھی یا نہ لکھی شرم کی بات یہ ہے
 کہ آپ نے پہلی تعلیم کو جو قبل از ترکیب تھی بعد میں اس کی کتاب طالعہ اللہ سے چرا کر لکھا
 ہے اور پھر ایسا لکھا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے یہ چوری چوری لکھی گئی ہے
 بہت شرمناک ہے آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہوگی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھانا کہ سوخ
 حاصل کریں۔ لیکن آپ کی اس یہ حرکت سے عیسائیوں کی سخت رو سیاہی ہوئی اور پھر انہوں نے
 کہ وہ تعلیم ہی ہے عمدہ نہیں۔ عقل کا لٹنٹس ہونے میں تعلیم کے منہ پر لٹنے مار رہے ہیں۔ آپ کا
 ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے قدرت کو سبنا سبنا پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت
 نے آپ کو نیک سے بچے بیت نہیں دیا تھا اور یا اس اُستاد کی یہ شہادت ہے کہ اس نے آپ کو
 نفس رسد اور کمال پرول آپ علی اللہ علی آؤئی میں بہت بچے تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک تہذیب
 کو بچھریے چلے گئے۔

ایک بار ایک صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو زندگی میں تین مرتبہ شیطان الہام بھی ہوا
 تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ الہام سے غنا سے بھرنے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے۔
 آپ کی انہیں حکمت سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت بد مزاج پھرتے تھے اور
 تین تھا کہ آپ کے دل میں ضرور کچھ فعل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفا خانہ میں آپ کا
 ہاتھ علاج ہو شاید خدا قتلے شفا لکھے۔

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے بھرت لکھے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ سے کوئی عہد
 نہیں ہوا اس میں سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ گندی کتابیں دیں اور ان کو رام کار اور حرم
 کی بولڈ ٹھہرا۔ اسی منہ سے شریفوں نے آپ سے کہا کیا۔ اسے چاہا کہ ہونگ کہ لکھا اور حرم

حصہ اول

۲۵۲

ازالہ اوٹام

اور اگر یہ کہا جاوے کہ قرآن شریف کے ایسے معنی کرنا کہ جو پہلوں سے منقول نہیں ہیں ان کا جو
 جیسے مولیٰ عبد الرحمن صاحبزادہ مولوی محمد گھوڑا لار نے اس عاجز کی نسبت لکھا ہے تو میں کہتا
 ہوں کہ میں نے کوئی ایسا جہنی سے نہیں کے جو مخالفت میں معنیوں کے ہیں میں پر صمد کریم اور
 تابعین اور تبع تابعین کا کلام ہے۔ اکثر صحابہ کرام کا فوت ہو جانا ماننے سے پہلے وہ جہاں موجود کا
 فوت ہو جانا ماننے سے پہلے مخالفانہ جماع کہیں سے ثابت ہوا۔ قرآن شریف میں مسئل کے
 قریب ایسی شہادتیں ہیں جو کسب الی مریم کے فوت ہونے پر دلالت تھیں کہ وہی ہیں۔ غرض یہ
 بات کہ کسب جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اسی جسم کے ساتھ آتہ آتہ کا نہایت لغو

۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳

میں اس کی تفسیر اس لئے کہ کچھ عقل نہیں ہے جیسے قرآن مجید سے مستند ہونے پر حلیہ علیہ السلام
 لا جبرہ تھوڑا تھا تو اس کی فیس اور عقیدت نے ایک استبان اور کمال نبی کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے
 اس کو نکالا تھا اور دوسرے عقلی جبر اور جبر اس خلاق طاعت عقل کے نزدیک نہیں ہے جو ہوتے
 ہیں وہاں ہر ایک سے کچھ جیسے حضرت سلیمان کا وہ جبرہ جو مندرجہ کتبہ قرآنی ہے جس کو
 چکر چھین کر وہاں نصیب ہوا۔

۲۵۴

اب ہذا پہلے کہ یہاں اس کا مضمون ہے کہ یہ صورت کسب کا جبرہ صورت لیلوں کے جسم
 کا طرح صورت عقلی تھا جو کسب سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیوت چلے
 ہوئے تھے کہ جو شہد بزدلی کی قسم میں سے اور حاصل ہے سو اور تمام کو فریقت کر کے دے گئے
 وہ لوگ جو زعموں کے وقت میں مصر میں اپنے اپنے کام کرتے تھے جو سناپ بنکر مکہ کو دیتے تھے اور
 کچھ قسم کے جانور پیدا کر کے ان کو زندہ جانوروں کی طرح چھوڑ دیتے تھے۔ اور حضرت کسب کے وقت میں
 عام طور پر یہودیوں کے گھلوں میں یہی گئے تھے اور یہودیوں نے حق کے بہت سے ساتھ ان کام کے
 لئے تھے جیسا کہ قرآن کریم میں اس بات کا شاہد ہے سو کچھ کتب کی جگہ نہیں کہ خدائے تعالیٰ نے
 حضرت کسب کو عقلی طور سے ایسے طریق پر ظاہر دے دی جو جو ایک مٹی کا گھلوں یا کسی کھل کے دبانے
 یا کسی پھونک مارنے کے طور پر جیسا پہلے ذکر کیا ہے جیسے پرند پر ہوا کر کے یا اگر پرند انہیں تو
 بیرون سے چلتے ہیں کیونکہ صورت کسب الی مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی وقت تک

۲۵۵

ازالہ اوٹام طر 154-155 صحیفہ عالی قرآن جلد 3 طر 254-255 اور نوریانی یہ حوالہ نمبر 252 پر درج ہے

ہزار ہویا کے مقام کے ساتھ ملایا گیا ہے اور عیسائیوں کے سامنے پیش کی گئیں مگر کسی نے نہ
 اٹھایا اور کوئی مقابلہ نہ کیا۔ کیا یہ خدا کا نشان ہے یا انسان کا ہونا ہے۔
 پھر ایک عجیب گویا نشان الہی ہے جو ان کے ص ۱۲۸ میں بھی ہے۔ اور وہ ہے
 الرحمن ص ۱۲۸ آیت میں اللہ تعالیٰ نے علم قرآن کا وہ دیکھا جس سے اس کو اپنے

کی وہ نہیں تپکا کہ ہرگز نہ ہوگا کہ کسی کو کچھ نہیں ہوگا یہ بالکل عجیب
 نکلا۔ کیونکہ اصل زہر کے قابض سے لپٹ میں بہت قدر گنتی ہوتی ہے۔ جڑا ہوتے ہیں۔ ایک
 پوری کو گیسو ہی مٹا ہوتی ہے اور کھانے سے دو گھنٹہ تک ہتھیار رکھتا ہے۔ پھر ہرگز
 کہیں گیا یہاں پہنچتے ہیں کہ میرے پورے پورے گھنٹے کہ یہاں سے اٹھا اور اٹھ جائے گا
 یہ کس قدر عجیب ہے کھلا ایک پوری موت بات ہے کیا کئی ہوتی کو پیدا ہونے کے تو
 دکھائے۔

میں چکنے مولیٰ تازہ کے ساتھ کسی شب کو خیر کو اچھا کیا جو یا کسی اور ایسی
 بیماری کا علاج کیا۔ مگر آپ کی قسمت سے کسی ذلت میں ایک کتاب بھی موجود تھا جس سے بڑے
 بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے خیل پر سکنا ہے کہ اس کتاب کی مٹی آپ ہی استعمال کرتے ہوئے
 اسی کتاب سے آپ کے ہجرت کی پوری وہ حقیقت کھلتی ہے اس کتاب نے فیصلہ کر لیا ہے کہ
 اگر آپ کوئی بھی بھی بھروسہ ہو تو وہ مجھ کو آپ کا نہیں بلکہ اس کتاب کا ہے اور آپ کے انمول
 سہرا اور فریقا اور کچھ نہیں تھا پھر اس کتاب میں یہاں سے لے کر خدا کا ہے۔
 آپ کا نشان ایسی نیریت پاک اور طہر ہے۔ میں جاپوں ہوتا ہوں آپ کی زبان اور کسی
 اور میں نہیں ہیں کے توان سے آپ کا اور دیکھو پڑیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک
 ہوگی آپ کا کنبوں سے میں اور موت میں شاید اسی جو ہے جو کہ ہرگز مناجات وہ ہیں ہے
 وہ کوئی پرہیزگار انسان ایک دن کبھی کوئی موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پہ خاک آ
 لگے اور نہ کسی کی کئی کو لپٹے اس کے سر پہ لپٹے اس کے سر پہ لپٹے اس کے سر پہ لپٹے
 بچنے والے ہمیں کہ ایسا انسان کس طرح آدی ہو سکتا ہے۔

تاریخ
 ۱۲۸۰

۱

حصہ اول

۱۱۱

ازاد نظام

کی کے بعض مکتوبات میں عاجزوں کے پاس موجود ہیں انشاء اللہ بوقت ضرورت شائع
کئے جائیں گے۔

اب مولوی عبدالرحمن صاحب براہ مہربانی فرمائیں کہ جبکہ سلف صالح کے
پر خلاف قرآن شریف کے متھے کرنے سے السان ملحد ہو جائے اور اسکی وجہ یہ
عاجز بھی ان کی نظر میں ملحد ہے کہ خدا تعالیٰ کے الہام سے بعض آیات کے معانی مخفی
ظاہر کرتا ہے تو پھر مولوی بسداشد صاحب مرحوم غزنوی کی نسبت جو اسکی شرح میں کیا فتویٰ ہے؟

صاف ظاہر ہے کہ سچ جو جو کام اپنی قوم کو دکھاتا تھا وہ دھوکے ذریعہ سرگرم نہیں تھے اور قرآن شریف
میں کسی کی طرف سے ذکر نہیں کیا اور اسکی طرف سے یا پڑھنے کے بنانے کے وقت دعا کرتا تھا بلکہ وہ اپنی
روح کے ذریعہ جس کو روح القدس کے فیضان سے بہکتے تھے وہی تھے جسے اللہ نے کام آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو
تھا پنا پھر میں نے کسی کو بھی نہیں دیکھا ہے کہ اسکی طرف سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے
قرآن شریف کی آیات میں آواز نہیں دیتی بلکہ اسکی طرف سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے
گوئی تھی اور خدا تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ وہ ایک فطرتی طاقت تھی جو ہر ایک فرد بشری فطرت میں
موجود ہے سچ سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے
موجود تھی اس کتاب کی وجہ سے روح القدس نے اسکی طرف سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے
تھا جس میں ہر قسم کے بار اور تمام مفہوم مغلوب ہو گیا اور وہ ایک ہی فطرتی طاقت تھی جو ہر ایک فرد بشری فطرت میں
لیکن خدا کے ذمہ میں جو لوگوں نے اس قسم کے فتویٰ دیکھے اسوقت تو کوئی کتاب نہیں ہے جو اسکی طرف سے اسکی طرف سے
غرض یہ عقائد باطل غلط اور سداور مشرکانہ خیال ہے کہ سچ سچ نبی کے پڑنے بنا کر ان میں
ہو گیا تھا یہ سچ سچ نہیں ہے کہ اسکی طرف سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے اسکی طرف سے
تالیف کی گئی تھی۔ ہر حال میں جو ہر قسم کی کتب میں سے تھا اور وہ سچ سچ تھی جو ہر ایک فرد بشری فطرت میں
موجود تھی جیسے ہماری کا اگر مالہ۔ فتدبر فانہ منکنتہ جلیلۃ ما یلقیہا (الکاف)
ذو جہد عظیم۔ منہ۔

ترجمہ ادبام

سید

حجرات

تو کے بعض مکتوبات اس عاجز کے پاس موجود ہیں انشا اللہ بوقت ضرورت شائع
کئے جائیں گے۔

آپ مولوی عبدالرحمن صاحب براہ مہربانی فرمادیں کہ جبکہ سلف صالح کے
پر خلاف قرآن شریف کے متع کرنے سے اسان ٹھکر ہو جائیے اور اسکا وجہ
عاجز بھی ان کی نظر میں ٹھکر ہے کہ خدا تعالیٰ کے الہام سے بعض آیات کے معنی
ظاہر کرتا ہے تو پھر مولوی مسد اشرف صاحب مرحوم غزنی کی نسبت جو انگریزی میں کیا ہے

صاف ظاہر ہے کہ سچ جو کام اپنی قوم کو دکھاتا تھا وہ وہاں کے مذہب سے گز نہیں تے اور تو شریت
میں کسی کی جگہ ذکر نہیں کہ سچ یا اس کے سچا کرنے یا پڑھنے کے لئے کہ وہاں تک کہ پانی
روح کے ذریعے جس کو روح القدس کے فیضان سے بہنے لگی تھی یہ سچ ہے کام اقتدار ہی ملو نہ ملو
تھا چنانچہ میں نے کسی نے جو اس کے سچا کرنے میں جو گناہ ہے اس کا یہ کہ یہی تمام تصدیق کر لیں
قرآن شریف کی آیات میں باور بند ہو جائیں کہ سچ کے اسے جانب کا عمل میں اس کا طاقت کو
کئی تو اور خدا تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ وہ ایک خالق طاقت میں جو ہر کفر و شرک کی غلطی
موت ہے سچ سے اس کا کہ خصوصیت نہیں چنانچہ اس بات کا جو اس زمانہ میں ہو رہا ہے سچ کے
موجبات تو اس کتاب کی وجہ سے رونق اور ہے تدریس جو سچ کو ولادت سے جو پھر اس کتاب
تھا جس میں ہر قسم کے ہمارے تمام مفہوم مفہوم نہیں وہی ایک ہی غلطی نہ کرنا ہے جو غلطی تھی
لیکن جس کے (مال میں جو لوگوں نے اس قسم کے فائدہ رکھتے اس وقت تو کوئی کتاب نہیں تھی
غرض یہ اس کا اصل غلطی اور فائدہ شکرانہ خیال ہے کہ سچ ہی کے پڑنے سے اس کا
ہرگز اس کا نہیں کا سچ کے باور بنا دیتا تھا نہیں جو صرف اس کتاب تھا اور اس کا سچ ہی
ہو گیا تھا یہ سچ ہی ہے کہ سچ ایسے کام کے لئے اس کتاب کا سچ ہے اس میں روح القدس
تائید کی گئی تھی۔ ہر حال میں جو سچ ہی کی قسم میں سے تھا اور وہ سچ ہی حقیقت کی
اور ہی تھی جیسے ساری کا گواہ۔ خدا جو ظاہر نہ کرتا جلیلۃ ما یلقہا (کا
ذو جہد علیہم منہ)

ادبام نمبر 322 معجمہ صافی نثری جلد 3 صفحہ 283 (ماہی) از مرزا ادبام

جلد 2 صفحہ 263

حصہ اول

۳۳۲

اسی مکتوبات میں عاجزوں کے پاس موجود ہیں انشا اللہ بوقت ضرورت شائع
دیا جائے۔

۳۳۱ کتب لدیٰ نبیہ العزیز صاحب برہان خیراتی نے کہا کہ سلف صالح کے
اسی قرآن شریف کے معنی کرنے کے واسطے محمدؐ جو ہا ایک ہے اور ایک وہ جس کے یہ
قرآن کی نظر میں محمدؐ کے خدا تعالیٰ کے احرام سے بعض آیات کے معنی منتقلی
۳۳۲ ہے تو پھر وہی ایسا خدا صاحب مروج غزویٰ کی نسبت جو شکر شریف کیا تو شکر ہے؟

۳۳۱ کتب لدیٰ نبیہ العزیز صاحب برہان خیراتی نے کہا کہ سلف صالح کے
اسی قرآن شریف کے معنی کرنے کے واسطے محمدؐ جو ہا ایک ہے اور ایک وہ جس کے یہ
قرآن کی نظر میں محمدؐ کے خدا تعالیٰ کے احرام سے بعض آیات کے معنی منتقلی
۳۳۲ ہے تو پھر وہی ایسا خدا صاحب مروج غزویٰ کی نسبت جو شکر شریف کیا تو شکر ہے؟

۳۳۲

منہ

انالہ اولیام

۱۵۵

مستقل

اور یہ اصل بات ہے صحابہ کا ہرگز اس پر ایمان نہیں بولا اگر ہے تو کہہ کر میں نہ
 پانچ سو صحابہ کا نام لیتے ہیں بارہ میں بھی شہادت ادا کر گئے ہیں وہ ایک یا دو
 کہیں ان کا نام اجمالاً ذکر کیا سخت ہوتا ہے۔ مابعد اس کے یہ بھی ان حضرات کی ہرگز
 نقلی ہے کہ ان کی معافی کو ہرگز شہادت سے محروم نہیں سمجھتے ہیں بلکہ ان کی
 کو تسلیم کر لیا جاتا ہے کہ پھر قرآن شریف میں تحریر نہیں ہو سکتا۔ اور اگر یہ بھی تو شہادت
 میں نہیں کے لئے جو بلاغت شناسی کا مذاق رکھتے ہیں۔
 یا نہ پانچ سو صحابہ کا نام لیتے ہیں شہادت ادا کر گئے ہیں وہ ایک یا دو

تجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ صحتی کا کام بھی تھا لیکن یہ سارا کام بھی وہی
 کے ادا کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے کرنے میں مشغول تھے۔ ہاں یہ صحابہ سے سنائی دیتی
 ہو وہ وہی انہیں کے ہر حق ہجرت کے طور پر سمجھتے تھے۔ یہ سارا سید اولیام کے لئے
 کے روحانی قوی معافی اور عاقبت کا پتہ ہے۔ میں نہایت تیز رفتاری سے ہر حق کے ہر حق
 کے ہر حق کا مجھ سے کیا گیا۔ ہر حق معافی و عاقبت الیہ ہے۔ اس کے بعد جب میں نے اپنے
 کہ ہر حق نے یہ سارا سارا کی طرح اس وقت کے ہر حق کو عقلی حجتوں کے ساتھ
 دکھایا۔ اس کے بعد ہی نہیں کہ ہر حق کے لئے ہر حق کا ہر حق ہے کہ اگر ہر حق نے یہ
 دیکھتے ہیں کہ ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق
 چنانچہ ان کے ذہن سے ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق
 اور ہر حق کے ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق
 اکثر معاملات سے ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق
 کہ چرچا سے ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق
 میں نہ کہ ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق
 ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق
 ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق کی ہر حق

ازالہ دہلی

۲۵۴

حصہ اول

ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندیا ہو یا پارسی یا یورپیوں تک
 امریکن یا کسی اور ملک کا ہو طرز و رسمت و لا جواب کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف و
 حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے مطابق نکلتے جاتے ہیں
 اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا تقابلاً کرنے کے لئے مستحق سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں مگر
 قرآن شریف اپنے حقائق و حقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ متجزہ تاثر نہیں
 ٹھہر سکتا تھا فقط بغایت فصاحت و فصاحت ہی سے نہیں جس کی اجازت کیفیت ہر ایک زمانہ
 تاخیر کہ معلوم ہو جائے گا کہ وہ اجازت اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و حقائق

ہے بلکہ اور بعد از حقیقت ظہور میں سیکر کہ عمل الترتیب میں جس کا زمانہ حال میں گمراہ کہتے ہیں
 ایسا ایسا ثابت ہو گیا کہ اس میں ہر ایک کی مشق کرنے والے اپنے روح کی گری و دوسری چیزوں پر ڈال کر
 اس چیزوں کو زندگی کے ساتھ کر دیتے ہیں۔ انسان کی روح میں چھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنے زندگی
 کا گری ایک چور پر باطل ہے جس میں مشق ہے۔ تب جاد سے بعض حرکات صادر ہوتی ہیں جو
 ذہن سے صادر ہوتی ہیں۔ یا تمہارے خیالات اس علم کے بعض مشق کرنے والوں کو دیکھا ہے جہاں پہلے
 نے ایک گڑھی کی تپتی پر ہاتھ رکھا اور اس پر تپتی دوز سے اُسے گرم کیا کہ اس نے چار پائین کی طرح
 حرکت کرنا شروع کر دیا اور کتنے کتنے گڑھے کی طرح اس پر سوار ہونے اور اس کی تیزی اور حرکت
 میں کہہ کر دہلی ہو گیا اور یہ خیالی کیا جاتا ہے کہ ہر ایک شخص اس فن میں کامل مشق رکھنے والا
 ہے ایک پرندہ بنا کر اس کو پرواز کرتا ہوا دیکھا دے تو کچھ بعید نہیں کیونکہ کچھ اعجاز نہیں کیا گیا
 کہ اس فن کے کامل کی کہیں تک آتا ہے۔ ہر جگہ ہم پیش قدم دیکھتے ہیں کہ اس فن کے ذریعہ سے
 ایک جاد میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور وہ جادوں کی طرح چلنے لگتا ہے تو پھر اگر اس میں
 پروردگار تو یہ کیا ہے۔ مگر یہ ایک پاپ ہے کہ ایسا جانو جو منی یا الکراہی وغیرہ سے بنایا
 جادو و عمل القرب سے اپنے جاد کی گری اس کو پہچاننا جاد سے وہ درحقیقت زندگی
 نہیں ہوتا بلکہ بدستور ہے جس میں جاد ہوتا ہے صرف حال کے روح کی گری جادوں کی طرح اس کو
 جیش میں لاتی ہے۔ اور یہی جادوں کا پہلا زمانہ ہے کہ ان پرندوں کا قریب شریف سے

۱۵۱

جلد ۲۶۳ پر درج ہے | 155-158 حصہ اول | 255-258 حصہ اول | 263 پر درج ہے

اپنے اس کتاب سے جو شخص قرآن شریف کے اس آیت لکھ لے اسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے
 دے دو میں نے وہ سب بندگان کو اعجاز فوقہ ماقدور القربیٰ حق قدر
 و معترف اللہ حق عزتہ و شکوہ الرسول حق توفیقہ۔
 آیتہ بند گاہی خدایا تمہیں یاد رکھو کہ قرآن شریف میں آیتوں کے حروف و کلمات کا
 ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت کا ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت کا ہر
 ایک حرف و کلمہ کی حالت کے ساتھ جو کچھ شجاعت پیش کرتا ہے اس قسم کے اعلیٰ معارف اور حروف و کلمات
 اس کی ہر ایک حالت اور ہر ایک الزام اور ہر ایک آیت اور ہر ایک حرف و کلمہ کے لئے

بزرگت میں ہونا کہوں کہ ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت اور ہر ایک حرف و کلمہ کے لئے
 آیت ہوتی ہے اس لئے ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت اور ہر ایک حرف و کلمہ کے لئے
 ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت اور ہر ایک حرف و کلمہ کے لئے ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت اور ہر ایک حرف و کلمہ کے لئے
 ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت اور ہر ایک حرف و کلمہ کے لئے ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت اور ہر ایک حرف و کلمہ کے لئے
 ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت اور ہر ایک حرف و کلمہ کے لئے ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت اور ہر ایک حرف و کلمہ کے لئے
 ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت اور ہر ایک حرف و کلمہ کے لئے ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت اور ہر ایک حرف و کلمہ کے لئے
 ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت اور ہر ایک حرف و کلمہ کے لئے ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت اور ہر ایک حرف و کلمہ کے لئے
 ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت اور ہر ایک حرف و کلمہ کے لئے ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت اور ہر ایک حرف و کلمہ کے لئے
 ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت اور ہر ایک حرف و کلمہ کے لئے ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت اور ہر ایک حرف و کلمہ کے لئے
 ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت اور ہر ایک حرف و کلمہ کے لئے ہر ایک حرف و کلمہ اور ہر ایک آیت اور ہر ایک حرف و کلمہ کے لئے

284	257	158
-----	-----	-----

برہنہ پر ایسا مذہب اور آئین یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی آئی صداقت نکال نہیں سکتا جو
 قرآن کے احکام میں پہلے سے موجود ہو۔ قرآن شریف کے احکامات کیسے ختم نہیں ہو سکے اور
 جس طرح صحیحہ و غلطی کے عجائب و غرائب خواہ کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید
 اور جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال حق صحت مملوہ کا ہے۔ تاہم اعلانِ تعالیٰ کے قول اور فعل
 میں مطابقت ثابت ہو۔ اور میں اس سے پہلے لکھا تھا کہ قرآن شریف کے احکامات اکثر نزدیک
 ایام میرے پرکھتے رہتے ہیں بلکہ اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ تفسیروں میں ان کا نام و نشان نہیں
 پایا ہوتا۔ مثلاً جو اس باب پر لکھا ہے کہ ابتدائے خلقت آدم کی جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ ہم انسانوں کو خیال کونہیں۔ اور اس حال کو مکر اور قابلِ قدرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و
 توفیق سے میری ذہنی کھینچ کر ان میں بھی نہایت ہی حیرت انگیز اور عجیب سے کم از کم ایک جگہ روحانی طریق
 پسند ہے جس پر میرے خیال میں اللہ عظیم و عظیم نے قدم مارا ہے اور حضرت مسیح نے بھی اس عملِ جہانی کو قبول کیا
 کے جو حق تعالیٰ نے خیریت کے روح میں اس کی غلطی میں مرکز تھے۔ بانہی حکم بھی اختیار کیا تھا۔ نہ سوال
 کیا کہ میں اس پسند و عقائد واضح ہو کہ اس عمل جہانی کا ایک نہایت بڑا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں
 اس مشغول میں شامل ہے وہ جہاں جہاں کے لیے دفع کرنے کے لئے اپنا روحانی طاقتوں کو خارج کرنا ہے وہ
 اپنی روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضیعت اور نیکو پر عمل
 ہے اور مزبور باطن اور ذہنی امور اس مقصد ہے اس کے بعد بہت کم ایام پر یہ جو تہم ہے وہ جو
 کہ جو حیرت انگیز جہانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے ہیں مگر نہایت اور تہم اور دینی
 استقامتوں کے کامل طور پر۔ اور میں قائم رہنے کے بارے میں بائبل اور انجیلوں کا لبریس کہہ رہا ہوں کہ
 قریب قریب ایام کے رسم یعنی خاصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ ان جہانی بیماریوں کو جہاں
 لڑائی نہ تھی اور اپنی روح کا دل میں نہایت پیدا ہونے لگتے تھے اور اسی وجہ سے تکمیلِ قیامت میں سب سے
 بڑا کہہ رہا ہے اور ہرگز ہرگز ہرگز کے درجہ تک پہنچا ہے اور اصلاحِ خلق اور اندوہی تبدیلیوں میں
 وہ یہ بیان کر رہا ہے جس کی ابتدا نے دنیا سے آج تک نظر نہیں آئی۔ جہاں جہاں حیرتوں کے عمل بالترتیب
 سے اور سے ہوتے تھے اور جہاں جہاں جہاں جہاں سے زندہ ہو جاتے تھے وہ جہاں جہاں

۱۵۸ صحیحہ دینی قرآن ہلدی ۳ صفحہ ۲۵۷، ۲۵۸ اور ۲۵۹
 یہ جگہ صفحہ ۲۶۴ پر درج ہے

قوم کے بندگان نے مریم کا روست نام ایک قبیلے سے نکاح کر لیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بچا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یحییٰ کے نام سے موسوم ہوا۔ اب اعتراض ہے کہ اگر حقیقت ہجرہ کے فوراً بعد عمل تھا تو کیوں وضع عمل تک عرض نہیں کیا گیا۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ عہد تو یہ تھا کہ مریم صحت امراض کی خدمت میں رہے گی پھر کہیں ہجرت کر کے وہاں کو خدمت بیت المقدس سے ملے گی کہ یہ صحت بخیر کی عیسیٰ بنایا گیا؛ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ تدریت کے دوسرے باطل حواصم سے ناجائز تھا کہ عمل کی حالت میں کسی صورت کا نکاح کیا جائے۔ پھر کہیں خواتین حکم تدریت مریم کا نکاح میں عمل کی حالت میں روست سے کیا گیا۔ چنانچہ روست اس نکاح سے بے اطلاع تھا اور اس کی پہلی عیسیٰ موجود تھی۔ چنانچہ یہ چند اندراجات سے منکر ہیں مثلاً تدریت کو روست کے اس نکاح کی اطلاع نہیں تھی۔ نیز اس بچہ ایک معترض کا حق ہے کہ وہ یہ مان کرے کہ اس نکاح کی یہی وجہ تھی کہ قوم کے بندگان کو مریم کی نسبت ناجائز عمل کا شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ مگر ہم قرآن شریف کی تعبیر کے دوسرے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ عمل معنی خدا کی قدرت سے تھا۔ خدا تعالیٰ عیسیٰ کو قیامت کا نشان دے اور جس حالت میں برسات کے ذریعہ برتر اور اکیڑے کوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم حیرت سے بھی بغیر ہی بائیس کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ کی میں پیدائش سے کوئی فرق کی بات نہیں ہوتی مگر بغیر بائیس کے پیدا ہونا جس قدر قوی سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ مقتدہ حضرت مریم کا نکاح عمل مشابہہ کی وجہ سے ہوا تھا۔ وہ نہ جو عورت بیت المقدس کی خدمت کرنے کے لئے ضروری تھی اس کے نکاح کی کیا ضرورت تھی۔ مافسوی اس نکاح سے بڑے فتنے پیدا ہوئے اور یہود بائیس کے ہر تین کے مشابہات شائع کئے۔ پس اگر کوئی اعتراض قبول کرے تو یہ اعتراض ہے نہ کہ مریم کا اعلان بھائی قرار دینا کچھ اعتراض ہے۔ قرآن شریف میں تو یہ بھی لکھا نہیں کہ عیسیٰ نبی کی مریم عیسیٰ تھی۔ عورت بائیس کا نام ہے نبی کا لفظ وہاں موجود نہیں۔ اصل بات یہ ہے

صلیب پر لٹکیا گیا۔ لہذا اگر وہ مسلمان ہے اس آیت میں دونوں جملوں کا جو آپ کا اور
 خلاصہ آیت کا یہ ہے کہ نہ تو عیسیٰ کی تاباں اولاد سے اور نہ وہ صلیب پر مرنا بلکہ وہ جس کے
 سے لٹکیا گیا کہ مر گیا ہے۔ اس لئے وہ مقبول ہے اور اس کا اور نہیں کی طرح خدا کی طرف
 رفع ہو گیا ہے۔ اب کہاں ہیں وہ مولوی جو آسمان پر حضرت عیسیٰ کا جسم پہنچاتے ہیں یہاں تو
 سب جملہ ان کی نوح کے متعلق تھا جسم سے اس کو کچھ ملا تو نہیں۔

غرض قرآن شریف نے حضرت مسیح کو سچا اور دیا ہے لیکن افسوس کہ کتنا پڑتا ہے کہ
 ان کی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کسی طرح ان کو دفع نہیں کر سکتے صرف
 قرآن کے سہارے سے ہم نے مان لیا ہے اور سچے دل سے قبول کیا ہے اور بجز اس کے
 اپنی تہمت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں۔ عیسائی تو اپنی خدائی کو دیتے ہیں مگر یہاں
 نبوت بھی ان کی ثابت نہیں ہو سکتی۔ ہائے کس کے آگے یہ باتم لیا نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کی عین پیشگوئیاں صاف طور پر نبیوں کی بکلیں اور آج کل زمین پر ہے جو اس عقیدہ کو مل کر کے
 ان لوگوں پر واویلا ہے جو میرے معاملہ میں سچ کو کھوٹ بنا رہے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کا نہایت فضل جو کبھی وہ شخص لوگوں کے سامنے شرمندہ نہیں ہوگا
 جو اس نبی مقبول کا سچا تابع ہے۔ میں ان نادانوں کو کیا کہوں اور کیونکر ان کے دل میں سچائی
 کی محبت ڈال دوں جو عقائد کی طرح پھرتے ہیں اور ٹھٹھا اور ہنس ان کا کام ہے اور مسخری
 ان کا شیوہ ہے۔ خدا انشاؤں آفتاب کی طرح چمک رہے ہیں مگر ان کے نزدیک اب تک کوئی
 نشان ظاہر نہیں ہوا۔ میں نے سنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے
 دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلہ کیلئے بدل خواہشمند
 ہوں کہ فریقین میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے چھوٹا ہو وہ سچے کی
 زندگی میں ہی مر جائے اور نیوے بھی خواہش ظاہر کی ہو کہ وہ اجماعاً مسیح کی مانند کتاب تیار
 کرے جو ایسی ہی فصیح بلغ ہو اور انہیں مقاصد پر مشتمل ہو۔ سو اگر مولوی ثناء اللہ امرتسری

۲۸۸

ہونے سے پوری ہو گئی کہ کنگا نے فرمایا تھا کہ جیسے انہوں نے اسلام میں آخری زمانہ میں ایک جگہ
 ہوگا جیسا کہ کہیں کہیں کہ ہم حق پر ہیں اور مسلمان کہیں کہ حق ہم میں ظاہر ہوا۔ اس وقت جیسا کہ
 شیطان آواز دیکھا کہ حق آل عینی کے ساتھ ہے اور مسلمانوں کے لئے آسمان سے آواز آئی کہ حق
 آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے سو یاد رہے کہ یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس
 قسم کے مستحق ہے کہ یہ کذبین کے شیطانوں نے انہیں کے مقدور میں جیسا نہیں کیا اور یہ کہ
 جیسا فتح پاگئے چنانچہ پیدل مولوی اور جس اخبار میں لکھے نہیں شیطانوں میں سے تھے یہی
 اور سچائی اور دین کا پاس نہ کیا تھا آسمان کی آواز جو خدا تعالیٰ کا پاک الہام تھا جو اس عاجز پر تامل
 تھا۔ اس الہام نے بہار گوی ہوئی کہ اسلام کی فتح ہے۔ آئندہ زمین کے شیطانوں نے شکست کھائی
 اور آسمان کی آواز کی سچائی ثابت ہوئی۔ یہ ایسی کھلی سچائی ہے جو کوئی اس سے منکر نہیں کر سکتا
 یہی وہی سچائی ہے کہ پیدل مولوی نے پیشگوئی کو دیکھا اور لیا کہ گویا اس کے ساتھ کوئی بھی شوق نہیں

ہونے کے بارے میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ خود وہ سال ۱۹۷۱ء میں آسمان کی آواز اور سال ۱۹۷۱ء میں
 میں دیکھے ہیں اور یہ بھی ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس پیشگوئی کی بنیاد نہ آج سے بلکہ چند سال
 پہلے سے ڈالی گئی تھی۔ جس کا مفصل ذکر ہائی ان کے صفحہ ۱۳۶ میں موجود ہے۔ سو ایسے
 احکام کے ساتھ پیشگوئی کر رہا کہ انسان کا کام نہیں ہے۔

یسوع کی تمام پیشگوئیوں میں سے جو یہ ہیں ان کا ثبوت ہے۔ اگر ایک پیشگوئی تھی
 یہ پیشگوئی کے ہم پر تہ اور جنت ثبوت ہو جائے تو ہم ہر ایک کو ان دیکھ کر تیار ہیں۔ اس وقت
 انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں۔ خود ہی کہہ دیتے ہیں کہ تمہاری گے لائیاں ہوں گی اور
 ان دنوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیشگوئیاں اس کی خلاف ورزی کی ہیں
 اور ایک فرقہ کو بنا خلع تالیا۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے۔
 کہیں نہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس تمام اسٹریٹیجی نے ان مسلمانوں کو
 پیشگوئی کیوں نام رکھا جن یودیوں کے تنگ کرنے سے اور جب ہو جائے گا تو یسوع
 صاحب فرماتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے ہونے لگتے ہیں۔ ان کو کوئی شوق نہیں

ع
 ہ
 ل
 ع
 ع

۱۹۷۱ء

انجام آئم فیروزہ ۴ مسجد حلالی خزانہ ۱۱ ص ۲۸۸

صفحہ اول

۱۰۶

بازار اول

نہیں آتا بلکہ مسیح کے مجربات اور پیشگوئیاں پر جس قدر اعتراضات اور شکوک پیدا ہوتے ہیں
 میں دیکھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوابوں یا آئینوں میں کبھی ایسے شہادت پیدا ہوتے
 ہیں کیا تالاب کا نقشہ مسیحی مجربات کی رونق دہور نہیں کرتا؟ اور پیشگوئیوں کا حال
 اس سے بھی زیادہ تر اہتر ہے کیا یہ بھی کہ پیشگوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے مری پڑیں گی
 لڑائیاں ہوں گی قحط پڑیں گے اور اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت
 مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکلیں۔ انہوں نے یہودیوں اور مسیحیوں کو
 آسمانوں کی گنجائشوں سے ایک تخت دیا تھا جس سے آخر وہ محروم رہ گیا اور پطرس کو نہ صرف تخت بلکہ
 آسمان کی گنجائشوں میں دیدی تھیں اور بہشت کے دروازے کسی پر بند ہونے یا کھلنے اسی کے
 اختیار میں رکھے تھے مگر پطرس جس اتنی کلمہ کے ساتھ حضرت مسیح سے الوداع ہوا وہ یہ تھا کہ
 اُس نے مسیح کے نور کو مسیح پر لعنت بھیجا اور قسم کھا کر کہا کہ میں اس شخص کو نہیں جانتا۔ ایسی ہی اور
 بھی بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو صحیح نہیں نکلیں مگر یہ بات الزام کے لائق نہیں کہ انہوں نے انہیں
 کشف میں اجتہادی غلطی اختیار کی تھی۔ حضرت عیسیٰ کی بعض پیشگوئیاں بھی اس صورت
 پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں اُمید باندھ لی تھی۔ غایت
 مافیہ باب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیاں اور ان سے زیادہ غلط نکلیں مگر یہ غلط نفس الہام
 میں نہیں بلکہ اجتہادی غلطی ہے۔ چونکہ انسانیں تھیں اور انسانوں کی دماغی غلطیاں اور عوالم
 دونوں کی طرف جا سکتی ہے اس لئے اجتہادی طور پر یہ لغزشیں پیش آگئیں۔

ہیں مقام میں زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح مجربہ نالی سے صاف انکار کر کے کہتے ہیں
 کہ میں ہرگز کوئی مجربہ دیکھ نہیں سکتا مگر پھر بھی عوام الناس ایک انبار مجربات کا انکی طرف
 توجہ کر رہے ہیں۔ نہیں دیکھتے کہ وہ تو کھلے کھلے انکار کرتے جاتے ہیں۔ چنانچہ ہلیر و دیس
 کے سامنے حضرت مسیح جب پیش گوئی کے لئے توجہ فرمادیں تو ان کو دیکھ کر بہت خوش ہوا کیونکہ اُسے
 اس کی کوئی گرامت دیکھنے کی اُمید تھی۔ پھر وہ دیس نے ہر چند اس بارہ میں مسیح سے

کیلئے عادت کر لیا جاتا ہے۔ ذہ و دماغ کو خراب کرنا اور آخر طاق کرنا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ایسی چیزیں کھا سنبھال کر تے جو تم کی شامت سے ہر ایک سال بزرگ ہا تمہارے جیسے نیشہ کے عادی اس دنیا سے کوڑھ کھتے جاتے ہیں۔ اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پر میزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ مرد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بچھڑاؤ اور بچھڑاؤ تا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اسکے بندوں کی بھردہی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک کو خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق کو ایسا ہی اچھا ہائیکا جیسا کہ ایک فقیر ملک پر کھلی تیارہ پیر کا یہی قسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے کئی خدا سے شکر پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو ایسی دنیا کی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کیلئے حلال ہو جھٹکا کھلت میں دیاں کھلی کسی کو گالی کسی کو بھی اور کسی کو قتل کرنے کیلئے تیار ہا جاتا ہے۔ اور شہادت کے گوش میں بھیانک طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ بھی خوشحال کو نہیں پائیکا جیسا کہ مرگیا ہے۔ عورتیں تم عقوڑ سے دونوں کیلئے دنیا میں آئے ہو۔ اور وہ بھی بچھڑاؤ چکے۔ سو اپنے مہنی کو تلا من مروت کو ایک انسان کو نہنت ہو تم سے ذہ و دست ہو سکر تم سے تلا من ہو تو وہ تمہیں تیارہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیوں ناگرم ہو سکتے ہو۔ اگر تم خدائی آنکھوں کے آگے کھنچو ٹھہراؤ تو تمہیں کوئی بھی تیارہ نہیں کر سکتا اور وہ خود تمہاری مخالفت کرے گا۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائیکا۔ ورنہ تمہاری جان کا کوئی حائلہ نہیں۔ اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بیکراری سے زندگی بسر کرو گے۔ اور تمہاری عمر کے آخری دن بٹسم

ہر ایک بگڑا ہو تو قدر شریفی نصیب ہنچا ہے۔ ہر کاسب کو یہ حاکمین علیہ السلام شریف ہوا کرتے تھے۔ شاید کسی بیلہ کی وجہ سے پانچ عادت کی وجہ سے گواہ مسلمان ہنچا ہے نبی علیہ السلام ہر ایک لٹ سے پاک اور معصوم تھے جیسا کہ وہ فی الحقیقت معصوم ہیں ہر مسلم کہ جس کو بیوی کرتے ہو۔ تو وہی خوں کا طرح شراب کو حلال نہیں ٹھہرا تا کہ جو تم کس دستاویز سے شراب کو حلال ٹھہراتے ہو کیا تمہیں ہے؟ منہ

۴۲۳

ہیں ایک طرف مگر سوائے ہر بازار میں پائیا جاتی ہیں۔
 مگر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے اس کی ہم رہی سکا نے کی۔ شراب کے جانے
 رکھے سے گونا گونا گوں کی گنتی پر چھٹی ہزار کی جب انہوں نے کافی ہو جاتا ہے تو پھر ہونا
 مشکل ہے یہ قدر بھی کیا ہے کہ ایک طرف دیکھی کہ کما جاتا ہے دوسری طرف دیکھی کا شہیر
 بھی ہے قدر بھی کو نہ نہ سزا موت تک نہ تھی ہوتی ہے۔

تکلیف کا خیال

ایک دفعہ ایک عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھے تمہیں جاننے سے نشہ نہیں ملا اس کی
 حالت بہت ہی تھی اور نشہ کے لئے مجھ سے یہ طلب کر لی تھی میں نے ٹھیک کہا کہ یہ نہ ہونی کا
 سوال کر لی ہے نہ کپڑے کا اور نشہ کے لئے عہد قرار ہے۔ اسے حالت ہو گی اور اب اس کی زندگی
 کا کیا حتم ہو گیا ہے اس لئے اس کو اپنے جان میں سچا جان کر میں نے ایک ہی اسے دے دیا۔
 اس موقع پر حضرت اقدس نے حکیم نور الدین صاحب سے سوال کیا کہ کتنے عورتوں کے ہر
 انہوں کسی نشہ کا ایسا طاری ہو جاتا ہے کہ گھرانے پھوڑ نہیں سکتا اور مجبور ہو جاتا ہے حکیم
 صاحب نے کہا کہ کسی جگہ شاید گھر سے تو نہیں گرا کر پائیس خان میں ایسا ہو سکتا ہے۔
 حضرت اقدس نے فرمایا کہ :-

ہر ایک شخص کے لئے چالیس دن ہی ہیں اس وقت ہے کہ شراب اور اس کے بہن بھرانہ گ
 انہوں دنیوی) ایسی شراب ہے جس میں سے سلی پیدا ہوتی ہے مگر یہاں تک کہ اچھا ہو سکتا
 ہے جس میں ایسی تعلیم ہو وہاں ایک صورت ہے یہ نشہ پھوٹ گئے کہ جگہ جگہ میں بند ہوں داروں
 بھی ایسا ہو کہ کسی سے سازش نہ کرے مگر شاید یہ حالت پھوٹ جاوے۔
 فرمایا کہ :-

مجھے جو نشہ نہیں چھوڑے تو معلوم ہوا کہ اس وقت بھی صبح کا سکا نے مرشد کی تھپہ کیوں نہ
 کی۔

شام کو کئی یہ اعتراض کہنے کہ لیا کی اسلام میں تو عورت تھی نہیں۔ ساریس کے ہر
 عورت ہوئی تو شراب ہے کہ اسلام تو کبھی کبھی نکالی کرنا جاتا تھا اور قوم میں ہی تھی جب
 قوم میں گئی تو حکم آیا ابتدا میں تو صحابہ کو یہ عورت تھی کہ پالی بھی لیتا ہوا ہوا شراب کا پاپا ذکر

←

پیدا کرتا ہے۔ جن سے اب یورپ بھی دن بدن طاقت ہوتا جا رہا ہے۔ آخری لمحے پہنچنے سے
 تھاب کے بعد طلاق کا قانون پاس ہو گیا ہے۔ اس طرح کسی دن دیکھو گے کہ تنگ کر
 اسلامی پردہ کے مشابہ یورپ میں بھی کوئی قانون شائع ہوگا۔ مذہب نامی ہوگا۔ کہ
 چادر پائیل کی طرح حود میں اور موہو ہو جائیں گے۔ اور مشکل ہوگا کہ پرستانت کیا جائے
 کہ نظریں شخص کس کا بیٹا ہے۔ اور وہ لوگ کیونکر پاک دل ہوں۔ پاک دل تو وہ ہوتے
 ہیں۔ جن کی آنکھوں کے آگے ہر وقت خدا رہتا ہے۔ اور نہ صرف ایک موت لگی کو
 یاد ہوتی ہے۔ بلکہ وہ ہر وقت عظمت الہی کے اثر سے مرتے رہتے ہیں۔ مگر یہ حالت
 شرب خوری میں کیونکر پیدا ہو۔ شرب اور خوراک میں ایک وجود میں اکٹھی نہیں ہو سکتی۔
 خون مسخ کی دلیلی اور شرب کا جو شش قوی کی بیگنی میں لا رہا ہے ہو گیا ہے۔ ہم اندازہ
 نہیں لگا سکتے کہ آیا کفارہ کے مسئلہ نے یہ خوبیاں زیادہ پیدا کی ہیں یا شرب نے۔ مگر
 اسلام کی طرح پردہ کی رسم ہوتی۔ تو پھر بھی کچھ پردہ رہتا۔ مگر یورپ تو پردہ کی رسم کا
 دشمن ہے۔ ہم یورپ کے اس فلسفہ کو نہیں سمجھ سکتے۔ اگر وہ اس اصول سے باز نہیں آتے۔
 تو شوق سے شرب پیا کریں گے اور اس کے قدر سے کفارہ کے فائدہ بہت ظاہر ہوتے ہیں۔
 کیونکہ مسخ کے خون کے بہاؤ سے پر جو لوگ کہہ کرتے ہیں شرب کے سید سے لگی کی بیرون
 برہمتی ہے۔ ہم اس بحث کو زیادہ طویل نہیں دینا چاہتے۔ کیونکہ فطرت لائق انسان کے
 ہمیں تو ناپاک چیزوں کے استعمال سے کسی سخت مرض کے وقت بھی ہٹا لگتا ہے۔ یہ ہائیک
 پانی کی جگہ بھی شرب پی جائے۔ مجھے اس وقت ایک ایسا سرگرم شخص یاد آ گیا ہے۔ اور
 وہ یہ کہ مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ پندرہ بیس مرتبہ وہ پیشاب آ گیا ہے۔
 اور بعض وقت تو آٹھ اور ایک ایک دن میں پیشاب آ گیا ہے۔ اور پھر اس کے شرب
 میں شکر ہے۔ کبھی کبھی فلاش کی علامت بھی ہو جاتا ہے۔ اور کثرت پیشاب سے بہت
 ضعف تک ذہن پہنچتی ہے۔ ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ علاج دی کہ ذیابیطس

۴۲

J

نسیہ موت

۲۲۵

کے لئے انہیں مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی غرض سے معائنہ نہیں کہ انہیں شروع کر
دی جا سکے۔ میں نے جواب دیا کہ آپ نے طبی مہربانی کی کہ ہماری فرمائش لیکن اگر میں
زیادہ پیس کے لئے انہیں کھانے کی عادت کروں۔ تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے
یہ نہ کہیں کہ یہ کس کو شرابی تھا۔ اور دوسرا فیصلہ۔

پس اس طرح میں نے خدا پر توکل کیا۔ تو خدا نے مجھے وہ نصیحت جو میری محتاج
تھی کیا۔ اور بدہاجب کے غلبہ مرض کا اہلکار نے فرمایا کہ دیکھ میں نے تجھے شکایت دی۔
تو اب اس وقت مجھے آرام ہو گیا۔ انہی باتوں سے میں جانتا ہوں کہ یہاں خدا ہر ایک چیز کو
کاہل ہے۔ جسٹے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ نہ اُس نے شروع پیدا کی اور نہ قدرت
و حکم۔ وہ خدا سے قائل ہیں۔ ہم ہر روز اُس کی تعریف پڑھتے ہیں۔ اور ترقیات سے
تو نئی نئی شے ہم میں بچھو نکلتا ہے۔ اگر وہ نیست سے ہست کہ نہ لانا ہوتا۔ تو ہم تو وہی
مرتا ہے جو وہ ہے۔ وہ خدا جو پہلا خدا ہے۔ کوئی ہے جو اس کی مانند ہے اور عجیب
ہی اس کے کام۔ کوئی ہے جس کے کام ہی کی مانند ہیں۔ وہ قادر مطلق ہے۔ بلکہ اس وقت
حکمت ہی کی ایک کام کرنے سے نہ سے رکھتی ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ
جیسے وہ مرض و اس کی بیماری۔ ایک جسم کے اوپر کے حصے میں کہ سر درد اور دو دہاں سر درد وہی
ہوں کہ ہر ایک اور چیز جو وہی جسم میں ہو جاتا۔ دوسرے جسم کے نیچے کے حصے میں کہ پیشاب
کثرت سے آتا اور اکثر دست کہتے رہتا ہے وہ دونوں بیماریاں قریباً بیس برس سے ہیں۔ کبھی
ان سے ایسی رخصت ہو جاتی ہیں کہ گویا نئے ہو گئیں۔ مگر پھر شروع ہو جاتی ہیں۔ ایک دفعہ
میں نے دعا کی کہ یہ بیماریاں بالکل دور کر دی جائیں۔ تو جواب ملا۔ کہ ایسا نہیں ہو گا۔

انہیں جب تک خود خفا کی تھی سے اور خدا کے وسیلہ سے اس کے دور پر اظہار نہ پاوے۔ تب تک وہ خفا کی
تو نہیں کہتے۔ بلکہ اپنے خیر کی پرستش کرتا ہے۔ محض خیر کی پرستش کرتا اور وہی گنہگار نہیں کہتے۔
لیکن پھر کئی دفعہ پیشہ ہوتے ہیں کہ خود اس کا چہرہ لگاتے ہیں۔ وینہ

کی ایک غلط تفسیر میں ہر ایم نکلیا جاوے تو ظہیر ایک مسافر کی دو منزل طے کرنے تک کہیں نہ دکھائی
 تھی۔ وہاں عیالات سے فرقت سے جان و مال سے ہوا میاں شہید ہو گیا پرتی کے گاہ میں نہیں
 نہ چھوٹتے تھے کہ اس کے سبب ہونے سے اس پر ایمان نہ آتا کہ وہ سے کہ نہیں کے
 بلکہ یہ کہہ کر نہ دیتے تھے ایک تیز و صاف بیان اپنی اور گد کے ہیبت کرتا ہوا کہ یہ ایسا کیا ہے
 پر ایمان نہ ہونے والوں کا عمل ہوا ہے اور میں جانتا ہوں کہ یہ ساری لگ اس پر ایمان نہ ہونے کی ہیں
 کی کہ میں حالت میں میں نہیں کہیں کے پاس خدا کا فرشتہ آتا تھا یہ وہی وہی کہہ کر کہیں نہ
 سا تو پھر کہہ کر میں اس میں وہی وہی وہی وہی کہیں کہوں سے نہ کہتا ہے۔ غرض
 وہ ایمانوں کے خدا کی کیفیت یہ ہے جو ہم ایمان کر چکے۔

تیسرا نزہت میں حد نہ ہوں کے مقابل ہر جہاں کا ایسی ہم ذکر کر چکے ہیں اس سلام ہے
 اس نزہت کی خدا شناسی جو بہت حد تک انسان کی خلقت کے مطابق ہے۔ اگر تمام عقائد میں
 کی کتاب میں مذکور کہ ان کے سادے تعلیم کی حیثیت اور قصوات بھی خود ہوا نہیں تھا یہی وہ خدا جن
 کی طرف آس کر رہا تھا کہ ہے۔ آئینہ قانون قدرت میں اس حد تک انسانی نظریہ کا اس کی
 قوت اور حکمت سے بھر پوری ہوئی قسمت ہر ایک قدم میں جھکتی ہوئی دکھائی دے گی غرض وہ خدا
 میں کورہ قرار شاعر نے بتو کہ ہے وہی صورت پر قدرت کی حکومت نہیں کہتا بلکہ وہی کہتے
 کہ یہ اللہ است برویکم قالوا بیلی کہ ہر ایک وہ نہ اپنی طبیعت اور روحانیت سے
 اس کا حکم ہر دہ ہے۔ اس کی طرف بھگنے کے لئے ہر ایک طبیعت میں ایک کشش ہوتی ہوتی ہے۔ اس
 کشش سے ایک وہ بھی متعلق نہیں اور ایک بڑی دلیل اس بات پر ہے کہ وہ ہر ایک چیز کو اپنی
 ہے کہ وہ نہ کہ اس بات کہ اس کے کشش میں اس کی طرف بھگنے کے لئے وہ چیزوں میں ہوتی ہوتی
 ہے وہ ہمیشہ ہی کی طرف سے ہے جیسا کہ قرآن شریف نے اس آیت میں اسی بات کی طرف
 اشارہ کیا ہے کہ ان میں شہی الا یہ بجمہد یعنی ہر ایک چیزوں کو اپنی طرف سے اس کے ساد
 یا کہ ہے کہ اس میں ہر ایک کشش میں ہوتی ہے اور اس میں خدا کی طرف کشش میں ہوتی ہوتی ہے۔

ہر ایک چیز کو اپنی طرف سے کشش میں ہوتی ہے اور اس میں خدا کی طرف کشش میں ہوتی ہوتی ہے۔

ہر ایک چیز کو اپنی طرف سے کشش میں ہوتی ہے اور اس میں خدا کی طرف کشش میں ہوتی ہوتی ہے۔

سید محمد علی شاہ 172ء بمطابق 10 مارچ 1905ء مرزا محمد علی شاہ 266ء

کتابوں قضا کی تھیں کہوں کر پڑھو اور وہ یہ ہے اقدار صحت اعلیٰ
 خلیفہ ولما صحت اظہر بانہ منہ صحت لوانی اعلیٰ فی اخلص علیہ لقصوت
 ہمانہ ولو صحت عندہ اخصات عن قدمہ رو کیوں ہے، یعنی یہ تو مجھے معلوم
 تھا کہ بی اختیاران آئے ہلا ہے مگر مجھ کو یہ خبر نہیں تھی کہ وہ تم میں سے ہی ازلے
 اہل عرب پیدا ہو گاہیں اگر ہیں اس کی خدمت میں پہنچ سکتا تو میں بہت ہی
 خوشگوش کرنا تھا اس کا دیدار مجھے نصیب ہوا اور اگر میں اس کی خدمت میں ہوتا تو
 میں اس کے پاؤں دھویا کرتا ہب اگر کچھ غیرت اور شرم ہے تو سچ کے لئے یہ تعظیم
 کسی بادشاہ کی طوت سے جو اس کے زما میں تھا پیش کرو اور قدر ہزار روپیہ تم
 سے لو اور کچھ ضرورت نہیں بلکہ نخل سے ہی بلکہ پیش کرو اگر چہ کوئی نجاست میں
 پڑا ہوا ہوتی ہی نہیں کہ وہ اور اگر کوئی بادشاہ دیکھا میرے نہیں تو کوئی چھوٹا سا قاب
 ہی پیش کرو اور یاد رکھو کہ میرے پیش نہ کر سکو گے پس یہ عذاب
 بھی جہنم کے عذاب سے کم نہیں بلکہ آپ ہی بات کو اٹھا کر پھر آپ ہی لازم
 ہو گئے کتابائیں اثابائیں اثابائیں! خوب یاد رکھی ہو

سچ کا پال پال آپ کے نزدیک کیا تھا ایک کھاؤ پیو۔

شرابی بہت زیادہ نہ عاید نہ حق کا پرست نہ تکریم خود میں۔ خدائی کا
 دعوت کرنے کا لہ کر اس سے پہلے اور بھی کسی خدائی کا دعوت سے کرنے والے
 گذر چکے ہیں ایک مصر میں ہی موجود تھا۔ دعوتوں کو الگ کر کے کوئی
 اختلافی حالت جوئی الحقیقت نہت ہو ذرا پیش تو کرونا حقیقت معلوم
 ہو کسی کی محض باتیں اس کے اختلاف میں داخل نہیں ہو سکتیں آپ اعتراض
 کرتے ہیں کہ وہ مرترو خود خود خونی اور اپنے کام سے مترا کے لائق ٹھہر چکے تھے

ہزار ہویس کے تمام کے ساتھ مل کر اس میں عیسائیوں کے ماضی پیش کی گئیں مگر کسی گرو
 اٹھایا اور کافی مقابلہ پیدا کیا یہ خلافتِ عثمانیہ ہے یا انسان کا ہونا ہے۔
 پہریکے لیکھوئی نشان الہی ہے ہر ماہی کے صفحہ ۱۳۸ میں ہے۔ اس میں ہے
 الرحمن علی الخالقین۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے علم قرآن کا وہ دیا تھا جس سے اس کو یہ علم

کہ وہ نہیں تھا کہ ہر ماہی کے پیچھے وہ لکھوئی نشان لکھ کر ان کو پھرنوں ہو گا۔ یہ بالکل عجیب و غریب
 نشان ہے کہ جس سے ہر ماہی کے پیچھے وہ لکھوئی نشان لکھ کر ان کو پھرنوں ہو گا۔ یہ بالکل عجیب و غریب
 پوری کہ ایسی ہی نشان تھی کہ ان کے پیچھے وہ لکھوئی نشان لکھ کر ان کو پھرنوں ہو گا۔ یہ بالکل عجیب و غریب
 کہ یہ لکھوئی نشان تھی کہ ان کے پیچھے وہ لکھوئی نشان لکھ کر ان کو پھرنوں ہو گا۔ یہ بالکل عجیب و غریب
 یہ کہ تو عجیب و غریب ہے لکھوئی نشان تھی کہ ان کے پیچھے وہ لکھوئی نشان لکھ کر ان کو پھرنوں ہو گا۔ یہ بالکل عجیب و غریب
 دکھائے۔

نشان

نشان چنانچہ عمومی طور پر کہ کسی شے کو لکھوئی نشان لکھ کر ان کو پھرنوں ہو گا۔ یہ بالکل عجیب و غریب
 بیساری کا لکھوئی نشان۔ مگر یہ لکھوئی نشان ہے اس لئے کہ اس میں ایک کتاب لکھی ہوئی ہے جس سے ہر ماہی
 نشان لکھوئی نشان تھی کہ ان کے پیچھے وہ لکھوئی نشان لکھ کر ان کو پھرنوں ہو گا۔ یہ بالکل عجیب و غریب
 اس کتاب سے لکھوئی نشان تھی کہ ان کے پیچھے وہ لکھوئی نشان لکھ کر ان کو پھرنوں ہو گا۔ یہ بالکل عجیب و غریب
 ان لکھوئی نشان تھی کہ ان کے پیچھے وہ لکھوئی نشان لکھ کر ان کو پھرنوں ہو گا۔ یہ بالکل عجیب و غریب
 لکھوئی نشان تھی کہ ان کے پیچھے وہ لکھوئی نشان لکھ کر ان کو پھرنوں ہو گا۔ یہ بالکل عجیب و غریب
 لکھوئی نشان تھی کہ ان کے پیچھے وہ لکھوئی نشان لکھ کر ان کو پھرنوں ہو گا۔ یہ بالکل عجیب و غریب
 لکھوئی نشان تھی کہ ان کے پیچھے وہ لکھوئی نشان لکھ کر ان کو پھرنوں ہو گا۔ یہ بالکل عجیب و غریب
 لکھوئی نشان تھی کہ ان کے پیچھے وہ لکھوئی نشان لکھ کر ان کو پھرنوں ہو گا۔ یہ بالکل عجیب و غریب
 لکھوئی نشان تھی کہ ان کے پیچھے وہ لکھوئی نشان لکھ کر ان کو پھرنوں ہو گا۔ یہ بالکل عجیب و غریب
 لکھوئی نشان تھی کہ ان کے پیچھے وہ لکھوئی نشان لکھ کر ان کو پھرنوں ہو گا۔ یہ بالکل عجیب و غریب
 لکھوئی نشان تھی کہ ان کے پیچھے وہ لکھوئی نشان لکھ کر ان کو پھرنوں ہو گا۔ یہ بالکل عجیب و غریب
 لکھوئی نشان تھی کہ ان کے پیچھے وہ لکھوئی نشان لکھ کر ان کو پھرنوں ہو گا۔ یہ بالکل عجیب و غریب
 لکھوئی نشان تھی کہ ان کے پیچھے وہ لکھوئی نشان لکھ کر ان کو پھرنوں ہو گا۔ یہ بالکل عجیب و غریب
 لکھوئی نشان تھی کہ ان کے پیچھے وہ لکھوئی نشان لکھ کر ان کو پھرنوں ہو گا۔ یہ بالکل عجیب و غریب

کہا ہے کہ کھاؤ میوے اس سے کس تقویٰ اور نیک نیتی کی امید ہو سکتی ہے
 ہائے سید مولیٰ افضل الزیبا خیر الامیہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تقویٰ دیکھئے کہ ان عورتوں کے ہاتھ سے بھی ہاتھ نہیں ملاتے قصور پاکدامن اور
 نیک نیت ہوتی تھیں اور ہیبت کر لینے کے لئے آتی تھیں بلکہ دور ٹھہرا کر صورت زیبائی
 عین تو بہ کرتے تھے مگر کون عقلمند اور پرہیزگار ایسے شخص کو پاک باطن سمجھے گا جو
 ان عورتوں کے چھونے سے پرہیز نہیں کرتا ایک کج نوری خوبصورت یا کسی قریب
 کسی سے گویا نخل میں ہے کبھی ہاتھ لبا کر کے سر پر عطر مل رہی ہے کبھی پیروں
 کو کھاتی ہے اور کبھی اپنے خوشنما اور سیاہ بالوں کو پیروں پر رکھ دیتی ہے اور
 گویا تماشہ کر رہی ہے شیوع صاحب اس حالت میں وجد میں بیٹھے ہیں
 اور کئی اعتراض کرنے لگے تو اس کو چھڑک دیتے ہیں اور طرز کہ کٹر جوان
 اور شہر اپنے کی عادت اور پھر نثر و اور ایک خوبصورت کسی عورت
 ماننے پڑی ہے جسم کے ساتھ جسم نگاری ہے کیا بینک آدمیوں کا کام ہے
 وہاں پر کیا دلیل ہے کہ اس کسی کے چھونے سے شیوع کی شہوت نے
 جبش نہیں کی تھی افسوس کہ شیوع کو یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ اس فاسقہ پر
 نظر لانے کے بعد اپنی کسی بیوی سے صحبت کر لیتا کبھی نہایت زانیہ کے چھونے
 سے اوستا زوادا کرنے سے کیا کچھ نفسانی جذبات پیدا ہوئے ہوں گے۔
 اور شہوت کے جوش نے پورے طور پر کام کیا ہو گا۔ اسی وجہ سے شیوع کے
 من سے یہ بھی نہ نکلا کہ اسے حرام کار عورت مجھ سے دور رہ۔ اور یہ
 بات انجیل سے ثابت ہوتی ہے کہ وہ عورت طوائف میں سے تھی۔ اور
 ان کا دل میں سارے شہریں مشہور تھی۔

۲۲۰

قیامت تک نجات کا پھل کھلانے والا وہ ہے جو زمین حجاز میں پیدا ہوا تھا اور
تمام دنیا اور تمام زمانوں کی نجات کے لئے آیا تھا اور اب بھی آیا مگر بروہ
کے طور پر۔ خدا اس کی برکتوں سے تمام زمین کو متمتع
کرے۔ آمین

خالکسار مرزا غلام احمد از قادیان

انسان جب حیا اور انصاف کو چھوڑ دے تو جو چاہے کہے اور جو چاہے کرے۔ لیکن
سچ کی راستبازی اپنے زمانہ میں ڈوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔
بلکہ کجی نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ خوب نہیں چیتا تھا اور کسی نہیں سنا گیا
کہ کسی خاصہ صحبت نے ڈگری کمانی کے مل سے نکلے سرے خطرہ تھا۔ یا ہاتھوں اور
اپنے سر کے بالوں سے اٹکے پٹے کو چھڑا تھا۔ یا کوئی بے عقلی سے ہی صحبت کسی خدمت کرتی
تھی۔ اسی وجہ سے خلاف قرآن میں بھی کا نام چھوڑ دیا مگر سچ کا یہ نام نہ لگا کر کہہ دیتے
ہیں تمام کے گھنٹے مانع تھے۔ اور پھر یہ کہ صورت میں یہ تسلیم تھے کجی کے ہاتھوں جس کو
میں نے یہ بتا دیا ہے جو پچھے دیکھا گیا اپنے گناہوں سے تو یہ کی تھی اور ان کے خاص خریدوں
میں داخل ہوئے تھے۔ اور یہ بات حضرت کجی کی فضیلت کو بیداہت ثابت کرتی ہے کہ اگر
بتقابل اسکے یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ کجی نے بھی کسی کے ہاتھ پر توہین کی تھی۔ پس اس کا مسودہ ہونا
یہ چھوڑ دیا اور مسلمانوں میں یہ جو شہد ہے کہ میں اس کی میں ہی شیطان سے پاک ہے اسکے سے
کادوں لگ نہیں گئے۔ اس بات پر کہ کجی یہودیوں کی صورت میں اس کی میں پرعت ناپاک التزام
لگائے تھے اور وہ ان کی نسبت نعمت بادہ شیطان کا سونے لگاتے تھے۔ میں نے ان کا نام نہ لیا
تھا۔ پس اس سے کجی میں نے یہ کہہ دیا کہ میں نے اس کی صورت میں اس کی میں پرعت لگائے تھے۔ میں نے
سچ نہیں بگاڑا۔ میں نے کجی کے ساتھ شیطان سے پاک ہے اس کے پکڑا دیا۔ میں نے کجی کو نہیں لیا۔

نہ آل عمران : ۴۰

کہ حضرت اقدس نے فرمایا :-
 کیا وہ ہے کہ اس نے سکا ذکر کیا کہ ایک انجر کے درخت کی طرف گیا اور جانا تھا کہ
 اس میں بھل نہیں ہے مگر جانا تھا کہ صلیب ملی ہے اور وہاں کرنا ہوا کہ مجھے نجات ملے۔
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے نبوت میں . فَقَدْ آتَيْتَ بَيْنَكَ عَمْرًا (س : عا)
 کی دلیل بنی کرتے ہیں اس کے مقابلہ کا ایک فقرہ بھی انجیل میں نہیں ہے اور پیغمبر خدا کی تمام عمر
 کا یہ حوالہ ہے . فَقَدْ آتَيْتَ بَيْنَكَ عَمْرًا (س : عا)
 استخار کے اصل معنی تو یہ ہیں کہ یہ خواہاں کرنا کہ مجھ سے کوئی گناہ نہ ہو یعنی میں موصوم
 رسول اور وہ سرے سے جو اس سے بچے وہ ہے، یہ ہیں کہ میرے گناہ کے بد نتائج جو مجھ سے ہیں
 میں ان سے محفوظ رہوں۔

سکا تو خود گنہگاروں سے چل کر آنا ہوا۔ اگر استخار کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی۔

ابعد از نماز مغرب

پھر اس کے بعد از ان ہو کر نماز مغرب ہوئی اور حضرت اقدس حسب معمول شہ فقہین پر چلے
 کر ہوئے اور فرمایا کہ :-

الزانی جہاب

ملحق محمد صادق صاحب جو کتاب سنایا کرتے ہیں جس میں شیعہ عورت اور شیخ یہودی عاشق
 سلوی کا ذکر ہے کہ وہ عورت سلوی شیخ کو پھوڑ کر یسوع کے شاگردوں میں جا ملی۔ اس لئے اس
 شیخ نے یہ سارا منصب صلیب کا پایا گیا ایک عورت کے واقعہ نے ان کی صلیب تک نسبت
 پہنچائی۔

جس طرح یہ عقیدے ان لوگوں نے نکالا ہیں ویسے ہی ہمارا بھی حق ہے ان کے نزدیک نواہ
 شایاں کرنا گناہ ہے مگر ایک بازاری عورت عطر ملی ہے چل بالوں کو لگاتی ہے بالوں میں کھنسی کرتی
 ہے اور یہ عورت کی طرح پٹھے ہوئے حوی سے سب کو اتارے جانتے ہیں یہ بھی پھوڑ کر گناہ ہے یا
 نہیں۔ ان کو لازم تھا کہ اعتراض نہ کرتے جو واقعات ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں وہی نہیں
 کہنے پڑتے ہیں اور کیا جواب دہریں۔ یہ کوئی پھوڑا اعتراض نہیں ہے کہ ان کو گنہگار سے کیا
 تعلق تھا اور اگر کو کہ اس گنہگار نے توبہ کی تھی تو گنہگار کی توبہ کا اہتمام کیا۔ ایک طرف توبہ کرتی

بہ اللہ جاننا بہا ملے صحت ہر اکبر

۴۲۲

ہیں ایک طرف ہر موڑے پر بازار میں جا بیٹھتی ہیں۔
 ہر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے اس کی عم ریزی کج ہے۔ شراب کے جانے
 رکھے سے نکلنا لیکن کی گزرتا ہے ہماری نگاہ کی جنب النہی سے کافی ہو جاتا ہے تو پھر ہونا
 شکل ہے یہ نشہ بھی کیا ہے۔ کہ ایک طرف دیکھی کہ کھا جانا ہے وہ ساری طرف دیکھی کا شیر
 ہیں ہے نشہ زانیوں کو نشہ نہ ملتا تو کت کت توجہ ہوتی ہے۔

رکت نشہ کا سوال

ایک رکت ایک عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھے تین دنوں سے نشہ نہیں ملا اس کی
 حالت بہت بری تھی اور نشہ کے لئے مجھ سے یہ طلب کرتی تھی میں نے تجب کیا کہ یہ نہ ملے گا
 سوال کرتی ہے نہ کپڑے کا اور نشہ کے لئے ہے قراد ہے۔ اسے عورت ہوگی اور اب اس کی زندگی
 کا کیا جزو ہو گیا ہے اس لئے اس کو اپنے بیان میں سچا جان کر میں نے آج تک اسے نہ دیا۔
 اس موقع پر حضرت اقدس نے حکیم نور الدین صاحب سے سوال کیا کہ کتنے عرصہ کے بعد
 انسان کسی نشہ کا ایسا ماری ہو جاتا ہے کہ پھر اسے پھوڑ نہیں سکتا اور مجبور ہو جاتا ہے حکیم
 صاحب نے کہا کہ کسی جگہ شاید نظر سے تو نہیں گزرا مگر پالیس دن میں ایسا ہو سکتا ہے۔
 حضرت اقدس نے فرمایا کہ نہ۔

ہر ایک شے کے لئے پالیس دن ہی ہیں بات یہ ہے کہ شراب اور اس کے بہن بھرا رنگ
 الخمر وغیرہ ایسی شراب ہے جس میں سے کئی پلید ہوتی ہے مگر یہ وہ ہے کہ ایسا ہو سکتا
 ہے جس میں ایسا تعلیم ہو وہاں ایک صورت ہے یہ نشہ ہونے کے لئے چھٹانہ میں نہ ہوں اور نہ
 ہی ایسا ہو کہ کسی سے سادش نہ کرے مگر شاید یہ عورت بھوت جاوے۔
 فرمایا کہ نہ۔

بچا جو نشہ نہیں چھوڑے تو معلوم ہوا کہ اس وقت ہی صبح تھا کہ لے مرشد کی تقلید کیوں نہ
 کی۔

شاید کوئی یہ اعتراض کرے کہ لو انہی اسلام میں تو عورت تھی نہیں۔ ۳۰ برس کے بعد
 حرم ہوئی تو شراب ہے کہ اسلام تو کھست کھست مٹائی کرنا جاتا تھا اور قوم بن ہی تھی جب
 قوم بن گئی تو حکم آیا اجزاء میں تو صحابہ کو یہ سعادت تھی کہ پانی ہی بھلا تھا اور شراب کا کیا ذکر
 ہے۔

ایک فرقہ کرنے والا فرقہ جو اس بات کو قبول کرے گا کہ کسی قسمی تعلق کی وجہ سے کشش ہے پس اگر
 تعلق خدا کا تعلق ہی نہیں تو کوئی تعلق خدا کا ہے اس بات کا جواب دیں کہ اس تعلق کی دید و فیور کیا
 صورت گئی ہے اس کا کیا نام ہے کیا یہی ہے کہ خدا صرف نزدیک ہستی ہر ایک چیز پر حکومت کر
 رہا ہے اور ان چیزوں میں کوئی ایسی قوت اور شوق خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے جس سے وہ معائنہ
 ہو گیا ہے اور یہاں تک کہ یہاں تک کہ نہ صرف ہمت بلکہ ہر لے دھ کی غیبت بھی ہے مگر اس کو اس کہ
 ایلی کے بعد خدا تعالیٰ کی تاقیت سے اس کو کہ اس روحانی تعلق کو قبول نہیں کیا جس پر طبی
 طاقت ہر ایک چیز کی موجود ہے اور یہ کہ دقیق معرفت اور دقیق گیان سے وہ جزاوں کو اس
 تعلق سے ہر ایک سے ہر شے سے ہے کہ ضرور ہم اس امر کو اس کو ایک فلسفی
 تعلق اس ذات قدیم سے پڑا ہے اس خدا کی حکومت موت بناوٹ اور زندگی کی حکومت نہیں
 بلکہ ہر ایک چیز کی روح سے اس کو سمجھ کر ہی ہے کیونکہ خدا وہ اس کے بے انتہا احسانوں میں
 متفرق ہے اس کے ساتھ سے نکلا ہوا ہے مگر اس کی تمام مخالف مذہب والوں نے خدا تعالیٰ کے وسیع
 برکات سے اس کے ساتھ سے لگاؤ کو اپنی تنگ دلی کی وجہ سے نہ دیکھا ہے اور یہاں تک کہ
 سے ان کے فرضی خداؤں پر کڑوسی اور پاکی اور نہایت اور جو باغضب اور بے جا حکومت
 کے طرح طرح کے طرح گئے ہیں لیکن سلام نے خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کی تیز رو و عماروں
 کو اس میں نہ ملاحظہ کیوں کی طرح اس حقیقہ کی تفسیر نہیں دیتا کہ زمین و آسمان کی زمین اور آسمان
 اور ہم اپنے اپنے دور کے آپ ہی غصہ لائیں اور میں کا پر مشرہم ہے وہ کسی نامعلوم مذہب
 سے جس ایک لاجب کے طور پر ان چکران ہے اور نہ جیسائی مذہب کی طرح یہ سکھاتا ہے کہ
 خدا نے انسان کی طرح ایک صورت کے پیٹ سے جنم لیا اور نہ موت تو ہرگز تک خون جھینس
 کا ایک گتہ جسم سے جو نہت سلج اور تھر اور صاحب جیسی جڑ کا موتوں کے غم سے اپنی
 حالت میں اقلیت کا حصہ ہے تا خون اور ہڈی اور گوشت کو حاصل کیا بلکہ چہن کے زمانہ میں
 اور ہڈیوں کی صورتیں ہیں جیسے فرسویچیک دانوں کی کالیٹ وغیرہ جلیں وہ سب

انسانی اور بہت سے اور اصولی انسانوں کی طرح کو کو از صورت کے قریب پہنچ کر غلطی یاد آگئی
 مگر حکومت درونی ہی درونی تھا اس غلطی ملاحظہ ساتھ نہیں تھیں اس لئے دھولے کے وقت
 وہ پہنچ گیا بلکہ اسلام میں سب سے پہلے اس کا سامنا تھا اس لئے غلطی سے غلطی نہ ہو بلکہ
 اس پر ایک بھتہ چلا اس پر شیعہ غلطی بھی اس کی ذات کو برتر قرار دیتا ہے کہ جس تک کسی کے
 لئے میں پہنچا ہوں گا وہ نہ ڈالے تب تک پہنچا ہوں گے غلطی کیلئے کوئی دلیل اس کو پورا نہیں ہے اور
 غلطی کے وقت اور صفات کے ہمے میں فرق کریم ہے گا اس پر ایک اور مثال ملاحظہ ہو سکتا
 ہے کہ اس کی قسمت اور صفات اور عظمت اور تقدیر بنے رہتا ہے اور یہ کہ قرآنی تعلیم کے
 لئے عزت کرنا کہ ہے کہ غلطی کی قدریں اور عظمتیں اور عبادتیں ایک حد پر جا کر ٹھہر جاتی
 ہیں یا کسی وقت پر پہنچیں اس کا ضعف اُسے مانے آجاتا ہے بلکہ اس کی تمام قدریں اس مستحکم
 کامل اور چل رہی ہیں کہ اسے ستائیں اور اس کے جہاں کے تقدیریں اور صفات کامل کے
 حالت میں یا اس کے ساتھ غیر متبادل کے ساتھ ہیں باقی جو چاہتا ہے کر سکتا ہے مثلاً نہیں کہ
 سکتے کہ وہ اپنی قسمت کامل سے اپنے تئیں ہٹا کر سکتا ہے کیونکہ یہ بات اس کی صفت قدیم
 حی و قیوم ہونے کے خلاف ہے اور یہ کہ وہ پہلے ہی اپنے فعل اور قول میں ظاہر کر چکا
 ہے کہ وہ انہی اور ظاہری ہے اور صورت اس پر ہائز نہیں ایسا ہی نہیں کہ سکتے کہ
 وہ حکومت کے نام میں داخل ہوتا اور خروج میں کما اور قریباً لڑا ہونے کے لئے یہ لڑنے پر
 قوی پر جہتوں کی پیشاب سے متعلقہ کر لیا اور ہلا ہے اور پھر وہی کھاتا اور پھانڈ جاتا اور
 پیشاب کتا اور تمام کتا اس کا فننگ کے اظہار ہے اور از چند رحمت ہاں کنہی کا
 طلبہ شاگردوں ہاں والی سے رخصت ہو رہا ہے کہ یہ تمام امور نقصان اور نقص
 میں داخل ہیں اور اس کے عمل قدیم اور کامل نام کے برعکس ہیں۔
 یہ وہی گناہ ہے کہ اس کی تمام صفات خداوندی تمام صفات کا
 پیدا کرنے والی ہے کہ اس کا نام ہے کہ وہی گناہ کی تمام صفات کا پیدا کرنے والی ہے

کے ساتھ گئے ہوئے ہیں اور نئے نئے ہتھیار سے ملکر چھین مار کر رہیں تیار رہا ہے کہ
 بگناہ عورتوں کو دیکھنے میں بہرہ انجام بخیر نہیں ہوتا۔ یورپ جوڑنا کاری سے
 بھر گیا اس کا کیا سبب ہے یہی تو ہے کہ نامحرم عورتوں کو بے تکلف دیکھنا
 عادت ہو گیا اول تو نظریہ کاریاں ہوئیں اور پھر مسالہ صغیر کی ایک معمولی امر ہو گیا
 پھر اس سے ترقی ہو کر بوسہ لینے کی بھی عادت پڑی یہاں تک کہ استاد جوان
 لڑکیوں کو اپنے گروں میں لے جا کر یورپ میں اور سناتری کرتے ہیں۔ اور
 کوئی متح نہیں کرتا۔ شیریںیوں پر فسق و فجور کی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ تصویروں
 میں نہایت عریضہ کی بدکاری کا نقشہ دکھایا جاتا ہے۔ عورتیں خود چھپواتی
 ہیں کہ میں ایسی خوبصورت ہوں اور میری تاک لڑی اور آنکھ ایسی ہے۔
 اور ان کے عاشقوں کے عمل لکھے جاتے ہیں اور بدکاری کا ایسا دریا
 بہتا ہے کہ نہ تو کانوں کو بھاسکتے ہیں نہ آنکھوں کو نہ ہاتھوں کو نہ منہ کو یہ
 یسوع صاحب کی تعلیم بے کاش ہے ایسا شخص دنیا میں نہ کیا ہوتا

تایید بدکاریاں ظہور میں نہ آئیں اس شخص نے سارے ساری اور تقویٰ کا خون کر دیا اور
 لہذا ادا دوا بحت کو تمام ملک میں پھیلا دیا۔ کوئی عیادت نہیں کوئی مجاہد نہیں
 بچو کھانے پلٹے اور بد نظریوں کے اور کوئی بھی دست نہ نہیں پھر
 زہر پلا ہر وہ کہ ایک جمونے کا رہنے کی امید سے کرگت ہوں پر دلیر کر دیا کون
 حلقہ اس بات کو اور اسے گا کہ زید کو سہیل دیا جائے اور کر کے زہر پلے
 مواد اس سے گل جائیں وہی حقیقی طور پر ہنسی دود ہوتی ہے جب یہ کسی
 اس کی جگہ لے لے یہی قرآنی تعلیم ہے کسی کی خود کشی سے
 دوسرے کو کیا فائدہ کس حد تک یہ نادانی کا خیال اور قانون تعلیم کے

سیرت المہدی صفحہ سوم

۲۹۱

فرمایا۔ وہ ہاں سے متقابل پر جواب دے گا۔ خدا اس کا سارا علم سب کر لے گا۔ سو ایسا ہی تمہاری آیا کردہ کوئی جان نہیں بگاڑے گا۔

فلک اندر سے کہتا ہے کہ اس میں مشہد نہیں لکھا ہری علم کے لحاظ سے مولوی محمد حسین ثلوی وقت بڑے عالم تھے اور کسی زبان میں ہندوستان کے علم دوست طبقے میں ان کی بڑی قدر تھی۔ مگر خدا کے سچ کے مقابلہ پر کھڑے ہو کر انہوں نے سب کچھ کھو دیا۔

۹۳۳ [تسمیۃ اللہ الرحمن الرحیم۔ میں امام الدین صاحب یکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ مصنف صاحب نے حضرت سید محمد امجد علیہ السلام کے پاس یہ بات پیش ہوئی کہ حضور نے عین حقیقت میں لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین اور مصنف صاحب نے سوئی رجوع کر لیں گے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ ان کو مرنے دو۔ خدائی حکم کی تاویل ہی ہو سکتی ہے۔ آخر وہ طاعون سے ہی مر گیا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ مصنف صاحب نے سوئی سے ایسا الٹی پیشہ کا لٹمنٹ مانا ہے جو شیعوں نے مقدر ہوتا تھا۔ مگر آخرت نکالت ہو گیا۔ اور حضرت سید محمد علیہ السلام کو نوحہ ہاؤڈ فرعون قرار دیکر اس کے مقابلہ پر پختاب کو بروسی کے طور پر پیش کیا گیا مگر پھر حضرت صاحب کے ماننے طاعون سے چاک ہو کر خاک میں مل گیا۔

۹۳۵ [تسمیۃ اللہ الرحمن الرحیم۔ میں امام الدین صاحب یکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں ایک روز پٹالہ میں پھر پڑھنے کے لٹ گیا۔ اس وقت میں سید بٹالہ جانا تھا تو مولوی محمد حسین صاحب کے چچو پھر پڑھا کرتا تھا۔ انہوں نے پٹالہ میں غیبیوں والی مسجد میں پھر پڑھا تھا۔ جب انہوں نے غیبی شہر میں گیا تو کہنے لگے کہ دیکھو منہ حضرت سید محمد علیہ السلام کی اور گنڈیلوں سے تعبیر جیتا ہے۔ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے جسے یہاں لٹا شکر نہایت جوش پیدا ہوا۔ اور میں نے اسی وقت شکر منادی صاحب کو لڑا کر فرما دیا۔ سچ کا آپ پیش کرتے ہیں انکے ہوتے ہوئے اور کس سے شبہ ہے۔ مگر مولوی صاحب نے میری بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور نہ ہی یہ کہا کہ غیبیوں میں بولنا منع ہے۔ بلکہ غیبی سے بات کرنی گئی۔ اس وقت اسی حالت کے پیچھے نماز پڑھنے کی مانگت نہ ہوئی تھی۔

۹۳۶ [تسمیۃ اللہ الرحمن الرحیم۔ میں امام الدین صاحب یکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت سید محمد علیہ السلام کو لڑا کر فرمایا کرتے تھے کہ قبل ہمارے قاتلین کے جب سچ آئیگا اور لگا لگا کر

ملنے کے لئے اس کے گھر پر جائیں گے تو گھر والے کہیں گے کہ شیخ صاحب باہر جگہ میں سڑکار نیکے لئے گئے ہوئے ہیں۔ پھر وہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے کہ یہ کیسا سچ ہے کہ لوگوں کی پراپت کے لئے آیا ہو اور باہر سڑکاروں کا شکار کیلئے پھر تا ہے پھر فرماتے تھے کہ ایسے شیخوں کا نام سے تو ماہرین اور گھوڑوں کو خوشی ہو سکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو کیسے خوشی ہو سکتی ہے۔ یہ الفاظ بیان کر کے آپ بیت ملتے تھے۔ یہاں تک کہ اکثر اوقات آپ کی آنکھوں میں پانی آجاتا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت شیخ محمد علیہ السلام کو عربی کے رواج دینے کا وقت تو جہتی تو ان دنوں میں حضرت صاحب مجھے بھی عربی عزت نکھارتے تھے اور ان میں نصیحت کے لئے بھی کہیں کہیں مناسب فقرے لکھوا دیتے تھے چنانچہ ایک دفعہ کا سبق شروع میں بنا کر دیا تھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ وہ تین سال بعد تو اسے تفریح کے لئے دی اشعار آپ نے انہما تم میں صبح کر دیتے اور وہ شروع اس وقت یاد کرائے تھے یہ ہیں۔

۱۔ اطلع ربك الجبار اهل الادا امر
اپنے جبار اور صاحب حکم کی طاقت کو
۲۔ وكيف على القادتها يرتصير
وکیف علی القادتها برتصیر
۳۔ و والله ان النطق يصل مدقور
اور تو دوزخ کی آگ پر کس طرح میر کہے گا
۴۔ فلا تخفروا الطغوى فإن الهما
ہیں سرکش و اختیار کو کہہ دو ہمارا خدا
۵۔ ولا تقعدن يا بن الکرام بمفسد
۱۱۔ ولا تقعدن یا بن الکرام بمفسد
۱۲۔ و انتم من جنود شرورس کے پارہ بیٹے
۱۳۔ ولا تحسبن ذنبا صغيرا كهذب
۱۴۔ اور چھوٹے گناہ کو بھلا نہ سمجھو
۱۵۔ و انحر انفس توبة ثمة توبة
۱۶۔ و انحر انفس توبة ثمة توبة

۱۔ و خف قهورة و اترك طريقا نجسا مسر
اساں کے قہر سے ڈرو اور دیری کا طریقہ چھوڑ دے
۲۔ وانت فاذى هند حرا هو اجر
و انت فاذی هند حرا هو اجر
۳۔ منكم من يبيعكم بكمى على حبلين بونى
منکم سے تمہیں بیکاری کے لئے بیچیں ہوتے ہیں۔
۴۔ كلكم من افسى فاحمد فى النواظر
کلكم من افسى فاحمد فى النواظر
۵۔ جوسانہا کمال کی طرح دیکھیں وہی سلوہ ہوتی
غیور علی حرماتہ خیر قامر
۶۔ و غیرت پر امان ہے اور ہم کہ ہم کو بیکاری نہ لگائے
فتو جہ من حب الشریر کخا صر
۷۔ کی عکوفہ میں سے ہیں کہ کے نقصان ہی نمایاں
۸۔ فان واد الذئب احدى الکبا شر
۹۔ یہ بکھرتے گناہ پر کو پسند کرنا خود ایک کبیرہ گناہ ہے
۱۰۔ وموت الفئى خيلا له من مناصكم

۲۷۲

غیر عورتوں کے دیکھنے سے اپنے تئیں بچانا پڑتا ہے۔ شراب اہل ہر ایک نشتے سے اپنے
 تئیں بچانا پڑتا ہے خدا کے مخالفہ سے خوف کر کے حقوق عبادت کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔
 اہل ہر ایک سال میں برابر تیس یا اسی روز خدا تعالیٰ کے حکم سے روز رکھنا پڑتا ہے
 اور تمام مالی و بدنی و جانی عبادت کو بجالانا پڑتا ہے۔ پھر جب ایک بد بخت جو پہلے
 مسلمان تھا یا مسلمان ہو گیا تو ساتھ ہی یہ تمام بوجھ اپنے سر پر سے اُتار لیتا ہے۔ اور سونا اور
 کھانا اور شراب پینا اور اپنے جان کو آگ میں دیکھنا اس کا کام ہوتا ہے اور یہ کہ تمام اہل
 شاکر سے دستکش ہو جائے اور جانوں کی طرح بجز اہل و شریعت نہ ہو جائے اور کوئی
 کام اس کا نہیں ہوتا۔ پس اگر شروع کے لئے شکر بلا فرقہ کے ہی سے ہے کہ میں تمہیں آدمی بنا
 تو بیشک ہم قبل کرتے ہیں کہ درحقیقت جیسا میں کہوں اس چند روزہ سخی زندگی میں جو اپنی
 بے قیدی کے بہت ہی آرام ہے۔ یہاں تک کہ ان کی دنیا میں نظیر نہیں۔ وہ مکمل طرح ہر ایک
 چیز پر بیٹھ سکتے ہیں۔ اور وہ شکر کی طرح ہر ایک چیز کا کھاتے ہیں۔ ہندو گائے سے پرہیز
 کرتے ہیں اور مسلمان سور سے۔ مگر یہ بلا لاش و دھول، مضموم کر جاتے ہیں۔ سچ تو یہی ہے
 باش ہر چیز خواہی ہو۔ سور کو حرام ٹھہرانے میں تو یہی کیا گیا۔ گویا تمہیں یہاں تک
 کہ اس کا چھوٹا بھی حرام تھا اور صاف دکھا تھا کہ اسکی حرمت ابھی ہے۔ مگر ان لوگوں نے
 اس سور کو بھی نہیں چھوڑا جو تمام نبیوں کی نظر میں نافرمانی تھا۔ شروع کا شرابی کہا ہی ہوتا
 خیر ہم نے مان لیا۔ مگر کیا اس نے کبھی شکر بھی کھایا تھا؟ وہ تو ایک مثال میں بیان کرتا
 ہے کہ تم اپنے موقی سوسوں کے آگے مت پھینکو۔ پس اگر موتیوں سے مراد پاک گے
 ہیں تو سوسوں سے مراد پلید آدمی ہیں۔ اس مثال میں شروع صاف کہہ دیا ہے کہ
 سور پلید ہے۔ کیونکہ شکر اور شکر میں کتنا نسبت شکر ہے۔
 غرض جیسا میں کہتا ہوں اگر کوئی شخص اپنے قیدی اور اہل صفت کا کام ہے۔

۲۷۲

بدی کی گئی مگر جو کوئی عقو کرے اور اس عقو میں کوئی اصوح مقصود ہو تو اس کا اجر خدا کے پاس ہے۔ یہ تو قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ مگر انہیں میں بغیر کسی شرط کے ہر ایک جگہ عقو اور گاندہ کی ترمیم ہی گئی ہے اور انسان دوسرے مصالح کو جن پر تمام سلسلہ فتنہ کا چل رہا ہے پہل کر رہا ہے اور انسانی قوی کے وقت کی تمام شاخوں میں سے صرف ایک شاخ کے بڑھنے پر غور کیا ہے اور باقی شاخوں کی حیثیت تماماً ترک کر دی گئی ہے۔ پھر تعبیر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود انسانی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیل کے وقت کو بغیر اصل کے دیکھ کر انہیں بد دعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھایا۔ اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو حق مت کہو۔ مگر خود اس عقو بدینی میں بڑھ گئے کہ یہودی بدگوئی کو ولد الاحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک خط میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیوں میں اور بڑے بڑے فتنے کے نام رکھے۔ انسانی عقو کا فرض یہ ہے کہ پیسے آپ انسانی کریمہ دکھلا دے پس کیا ایسی تعلیم ہمیں جس سے ہمیں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے؟ پاک اور کامل تعلیم قرآن شریف کی ہے جو انسانی وقت کی ہر ایک شاخ کی پھوش کینی ہے اور قرآن شریف عقو ایک پہلو پر نہ نہیں ڈالتا بلکہ کسی تو عقو اور گاندہ کی تعلیم دیتا ہے مگر اس شرط سے کہ عقو کا فرض معلوم ہو اور کسی مناسب عمل اور وقت کے مجرم کو سزا دینے کے لئے فرماتا ہے۔ پس یہ حقیقت قرآن شریف خدا تعالیٰ کے اس قول سے کہ
 کی تعبیر ہے جو ہمیشہ مادی فکر کے سامنے ہے۔ یہ بات نہایت معقول ہے کہ خدا کا
 قلوب و عقل و نفس و حواس میں ہونے والی ہیں۔ یعنی جس رنگ اور طرز پر دنیا میں خواتعانی کا
 فعل نظر آتا ہے وہی ہے کہ خواتعانی کی یہی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعبیر کرے۔ نہ

تو خواتعانی عقو اور گاندہ کو ہرگز نہیں مانا۔ کیونکہ اس سے انسانی عقو بگڑتے ہیں اور
 فیروز تقسیم ہر پر ہر جگہ ہے مگر اس عقو کی بدانتہی ہے جس سے کوئی صوح ہو سکے۔ نہ

مگر شاید بعض ہدایات مولوی منہ سے اظہار نہ کریں مگر دل اقرار کرتے ہیں۔

پھر ایک اور شوگر کوئی نشان لپی ہے جس کا ذکر پاپین مہو کے صفحہ ۱۳۱ میں ہے اور یہ ہے
وَأَسْمٰءُ فَاضِلَتِ الرَّجُلَةَ عَلٰی شَفِيعِکَ۔ اسے اہم فصاحت بلاغت کے چشمے تری لیر کی ہماری
کئے گئے سوس کی تصنیف کئی سال سے ہوتی ہے۔ کئی کتابیں عربی، ہندی، پنج، فصیح میں تالیفات کے

بلکہ ماضی کے حق میں ہمیں جو آپ کے تفسیر پہلے ہی ہو گئیں اس قدر بہت شرم کی بات ہے۔
کتاب نے پہلی تعلیم کو جو خلیل اسراہیل سے یہ یوں کی کتاب طالمووس سے چرا کر لکھا
ہے اور پھر ایسا لکھا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جب سے چوری ہوئی گئی ہو
بہت شرمناک ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہوگی کہ کسی اور تعلیم کا نمونہ دکھا کر رسوخ
مائل کریں۔ لیکن آپ کی اس برجاہت سے عیسائیوں کی سخت دوسپاہی ہوئی اور پھر انہوں نے
کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں تھی اسکا کٹنٹن دلوں میں تعلیم کے منہ پر لٹانے مار رہے ہیں۔ آپ کا
ایک بیوی استاد تھا جن سے آپ نے قدرت کو سبنا سبنا پھاڑا تھا اور پھر آپ نے کہا تو قدرت
نے آپ کو ذریعہ سے کچھ بہت حد نہیں دیا تھا اور اس استاد کی یہ شہادت ہے کہ اس نے آپ کا
مغز سے روح نکال بیروں تک ملی ہوئی توئی میں بہت کچھ تھے۔ اسی وجہ سے آپ ایک پریشانی
کے ذہن کے پیچھے چلے گئے۔

میں نے
آپ کا
مغز
نکال
بیروں
تک
ملی
ہوئی
توئی
میں
بہت
کچھ
تھے۔

ایک دن پڑھ رہی تھی جب فراتے ہیں کہ آپ کو ذہنی تمام زندگی میں میں مرتبہ شیطان نے کہا ہے اور
ظاہر ہے کہ ایک مرتبہ آپ ہی کہا ہے خدا سے شکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے۔
آپ کی انہیں حکمت سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت بد مزاج ہوتے تھے اور
یقین تھا کہ آپ کے دل میں ضرور کچھ فعل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے تھے کہ کسی شہانہ میں ایک
ہاتھ دلا دیں اور شاید خدا تعالیٰ نے شہانہ لفظ۔

جیسے میں نے بہت سے آپ کے بہت کچھ میں مگر حق بات ہے کہ آپ سے کئی کئی
نہیں ہو اور اس میں سے کئی کئی ہو گئے ہوں کہ گندی گلیاں ہیں اور ان کو اجماع اور
کی اور لاڈ ٹھہرا لیا۔ ۱۶۱۱ میں سے شریفوں سے آپ سے کہا گیا۔ اور ہاں کہ جو ایک کہ لکھا گیا

ہم تیار کیا۔ بلکہ تھوڑے اس کی چھائی گرم کرنے کو ایک اور لڑکی بھی آ سے دی اور
 آپ کے خدا کی شہادت ہو جو ہے کہ داؤد اور ایک کے قصہ کے سوا پتے تمام
 کاموں میں راستیاں ہے کیا کوئی عقلمند قبول کر سکتا ہے کہ اگر کثرت ازواج
 خدا کی لطف میں بڑی تھی تو خدا اسرائیلی نبیوں کو جو کثرت ازواج میں
 سے بڑھ کر تھوڑے میں ایک بڑی تھی اس فعل پر سرزنش نہ کرتا پس بھت بے ایمان
 سے کہ جو بات خدا کے پہلے نبیوں میں موجود ہے اور خدا نے اسے قابل
 نہیں ٹھہرایا اب شہادت اور خدشات سے جناب مقدس نبوی کی
 نسبت قابل اعتراض ٹھہرائی جاوے اسے افسوس یہ لوگ ایسے بے شرم ہیں کہ
 آنا بھی نہیں سمجھتے کہ اگر ایک سے اوپر نبوی کریم کا کاری ہے تو حضرت
 مسیح جو داؤد کی اطا و کبلا تے میں ان کی پاک ولادت کی نسبت
 شہر پیدا ہو گا اور کون ثابت کر سکے گا کہ ان کی بڑی نانی حضرت داؤد
 کی بیٹی ہی نبوی تھی ؟

پھر آپ حضرت عالیہ صدیقہ کا نام لے کر اعتراض
 کرتے ہیں کہ جناب مقدس نبوی کا بدن سے بدن لگانا اور زبان پر
 خلاف شرع تعذاب اس ناپاک تعصب پر کہاں تک روویں۔ اب
 نادان جو حلال اور جائز نکاح میں ان میں یہ سب باتیں جائز تھیں
 یہ اعتراض کیسا ہے کیا ہمیں خبر نہیں کہ نبوی اور جو نسبت انہیں
 صفات محمود میں سے ہے یا سچا ہونا کوئی اچھی صفت ہے
 جیسے پرہ اور گوشتا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں ہوا یہ اعتراض
 بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مروانہ صفت کی اس صفت
 صفت سے بے تعبیب معنی ہونے کے باعث ازواج سے بے

عشرت کا کوئی عمل تو دنیا سے سکے اس لئے یورپ کی عورتیں نہایت
 شرم آلودی سے قائمہ اٹھا کر امتثال کے دائرہ سے باہر اور
 ہیں اور آخر تا کفایتی فسق و فجور تک نہایت پہنچی ہے
 اسے نادان فطرت انسانی اور اس کے بچے پاک
 ات سے اپنی بیویوں سے پیدا کرنا اور حسن معاشرت کے بہتر ماہرین ہاں
 انسان کا کسی اور مصلوہی خاصہ سے اسلام کے ہائی حلیہ الصلوٰۃ
 سے لہنے بچی سے برتا اور اپنی جماعت کو ایک نمونہ دیا جس نے اپنے
 تعلیم کی وجہ سے اپنے لغو طبات اور اعمال میں یہ کمی رکھ دی مگر جو کچھ
 ہی اتفاقاً تھا اس لئے یورپ اور مسیحیت نے خود اس کے لئے ضروری
 لے لے تم خود انصاف سے دیکھ لو کہ گندی بیاباد کاری اور ملک کا ملک
 کا پاک چکر بن جانا یا ایڈ پارکول میں ہزاروں ہزار کاروباروں
 کوں اور قبول کی طرح اور پتے ہونا اور اس ناجائز آدای
 تک آ کر آہ و فغان کرنا اور رسول و پویشیل اور سیماہ و قبول کے
 کتاب مجمل کر اخیر میں مسودہ طلاق پاس کرنا یہ کس بات کا نتیجہ
 کیا اس قدوس مصلوہ منہ سے گئی اپنی اپنی ہرکی معاشرت
 ان نمونہ کا جس پر خیانت ہانہ کی تحریک سے آپ مسترض ہیں۔ یہ
 ہے اور مالک اسلامیت میں بعض اور زہری ہاں پویشی ہوتی ہے
 مختلف ناموں تالان کتاب پولو کی راجیل کی مخالف فطرت اور
 ہی تعلیم کا یہ اثر ہے اب دو دن ہو کر ٹیٹو اور پوم اجسٹرا
 کی کھینچ کر لوز کرو۔

18-17 حیدرآبادی خزائن جلد 9 صفحہ 392، 393 اور مرزا کا دیانی یہ حوالہ نمبر 271 پر درج ہے

یہ عدا کا کلام ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ اے جو ملقت کے لئے مسیح کو کے بھیجا گیا ہے۔
ہماری پاس ہوگا بیماری کیلئے شفاعت کر۔ تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے جو اس
مسیح کے اور کوئی شفیع نہیں؛ استثناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہی مسیح آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں بلکہ اسکی شفاعت حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی
شفاعت ہے۔ اُسے جیسا مشنریو؛ اب رہنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک
جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اور اے قوم شیعو! پورا اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا بھی ہے
کیونکہ میں مسیح کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہو۔ اور اگر میں اپنی
طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اس کے خدا کی گواہی
رکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اس سے لڑنے والے ٹھہرو۔
اب میری طرف دوڑو کہ وقت ہے جو شخص اسوقت میری طرف دوڑتا ہے میں اسکو
اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے
نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہو اور کوئی بچنے کا
سامان اُسکے پاس نہیں۔ سچا شفیع میں ہوں جو اس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اس کا
ظلی جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اسکی بہت ہی تحقیر کی یہی حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس لئے خدا نے اسوقت اس گناہ کا ایک ہی اظہار کے ساتھ
پادریوں سے بدلے لیا کیونکہ جیسا مشنریوں نے عیسیٰ بن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے
سید و مولیٰ حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بدزبانی کی کتابیں سے زمین کو نجس کر دیا اس لئے
اس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اس اہمت میں سے مسیح کو بے جا
جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں ذہمت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے
مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ تاہم اشلہ ہو کہ جیسا میں کا مسیح کیسا خدا ہو جو اسکا
ادنی غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت

ہے کہ توڑا اور صبر کر کہ میں تجھے ایک پاک لڑکا عنقریب عطا کروں گا اور یہی خوشخبری
 کہیں تھا اور ذی القسط کے کی تمہاری بیوی تھی جبکہ یہ الہام ہوا۔ اور اس الہام کے
 ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔ رب اطلع زوجتی ہذا کا بیٹے اے میرے خدا میری
 اس بیوی کو بیدار ہونے سے بچا۔ اور بیماری سے تندرست کر۔ یہ اس بات کی طرف
 اشارہ تھا کہ اس بچے کے پیدا ہونے کے وقت کسی بیماری کا اندیشہ ہے۔ سو اس الہام
 کو نہیں نے اس تمام سماعت کو سنا دیا جو میرے پاس تھا دیا ان میں موجود تھے اور
 انہیں مولیٰ عبد الکریم صاحب نے بہت سے نسخا لکھ کر اپنے تمام معزز دوستوں کو اس
 الہام سے خبر کر دی۔ اور پھر جب ۱۳ جون ۱۹۹۹ء کا دن چڑھا پھر الہام ہندو
 کی تاریخ کو جو ۱۳ جون ۱۹۹۹ء کو ہوا تھا۔ پورے دو مہینے ہوتے تھے تو خدا تعالیٰ
 کی طرف سے اسی لڑکے کی مجھ میں روح بولی اور الہام کے طور پر یہ کلام اس کا
 میں نے سنا۔ اے اسقط من اللہ و اصدیہ۔ یعنی اب میرا وقت آ گیا اور
 میں اب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پر گر ونگا۔ اور پھر اسی کی
 طرف جاؤں گا اور اسی لڑکے نے اسی طرح پیدائش سے پہلے یکم جنوری ۱۹۹۹ء
 میں بطور الہام یہ کلام مجھ سے کیا اور مخاطب بھائی تھے کہ مجھ میں اللہ تم میں
 ایک دن کی مینا ہے۔ یعنی اے میرے بھائیو۔ میں پورے ایک دن کے بعد
 تمہیں ملوں گا۔ اس جگہ ایک دن سے مراد ڈیڑھ برس تھے اور تیسرا برس وہ ہے
 جس میں پیدائش ہوئی۔ اور عجیب بات ہے کہ حضرت سیدنا نے تو صرف ہندو میں
 ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔ اور پھر بعد اسکے
 ۱۳ جون ۱۹۹۹ء کو وہ پیدا ہوا۔ اور جیسا کہ وہ جو تھا لڑکا تھا اس مناسبت کے

بچے پیدا ہونے کے بعد جیسا کہ الہام کا منشا تھا میری بیوی بیدار ہو گئی چنانچہ اب تک بعض
 دنوں میں موجود ہیں اور اعراض شریک سے بالکل تعلق صحت ہو گئی ہے۔ منشا

سمتہ
 سمجھتے ہیں۔ پس ہم قرآن کو چھوڑ کر اور کس کتاب کو تلاش کریں اور کیوں لگا سکو نا کمال کچھ نہیں سمجھتا
 نے ہمیں تو یہ بتلایا ہے کہ عیسائی مذہب بالکل مر گیا ہے اور انجیل ایک قرآنی امرنا تمام کلام کو
 پھر زبردہ کہ مرود سے کیا چوڑ۔ عیسائی مذہب کے ہمارے کوئی صلح نہیں وہ سب کاتب روئی اور
 باطل ہے اور آج آسمان کی نیچے بجز فرقان حمید کے اور کوئی کتاب نہیں۔ کس سے یا میں برس پہلے
 براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میری نسبت یہ الہام صحیح ہے جو اسکے صلوہ ۲۲۱
 میں پانچہ کے اور وہ یہ ہے۔ ولین ترضی عنک الیہود والنصاریٰ وخرقوالہ بنین و
 بنات بغیر جلع قل ہوا للہ احد اللہ اللعند لم یلد ولم یولد ولم ینکن لہ کفراً
 احد۔ ویمکرہن ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ الفتنۃ ما ہنا فاعبدوا کما عبد
 اباؤا لعزم وقل رب ادخلنی مدخل صدق۔ یعنی تیرا اور یہود اور نصاریٰ کا
 کبھی مصلحت نہیں ہوگا اور کبھی تجھ سے راضی نہیں ہوئے گا نصاریٰ سے فرود پارسی اور
 انجیلیوں کے حامی ہیں اور پھر فرمایا کہ اللہ لوگوں نے ناحق اپنے دل سے خدا کیلئے بیٹھے اور
 بیٹھیاں تراش رکھی ہیں اور نہیں جانے کہ ابن مریم ایک عابد انسان تھا اگر خدا چاہے تو
 عیسے ابن مریم کی مانند کوئی اور آدمی پیدا کر دے یا اس سے بھی بہتر جیسا کہ اس نے کیا
 مگر وہ خدا تو واحد شریک ہے جو موت اور تولد سے پاک ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ یہ اس
 بات کی طرف اشارہ ہے کہ عیسائیوں نے شوہر ہمارے تھا کہ مسیح بھی اپنے قرب اور ہر بات
 کے نو سے واحد شریک ہے۔ اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا نیک نیا کرد تھا جو اس
 سے بھی بہتر ہے۔ جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام۔

زنگی بخش جاہم احمد ہے
 کیلایا پیارا یہ نام احمد ہے
 لاکہ جوں ایسیا مگر بخدا
 سب سے بڑھ کر مقابم احمد ہے
 باغ احمد سے ہم نے جہل کھایا
 میلاستہن کلام احمد ہے
 ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
 اس سے بہتر غلام احمد ہے

۱

یہ باتیں شاعرانہ ہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر فرقہ کے لوگ خدا کی تائید سے انھیں مریم سے

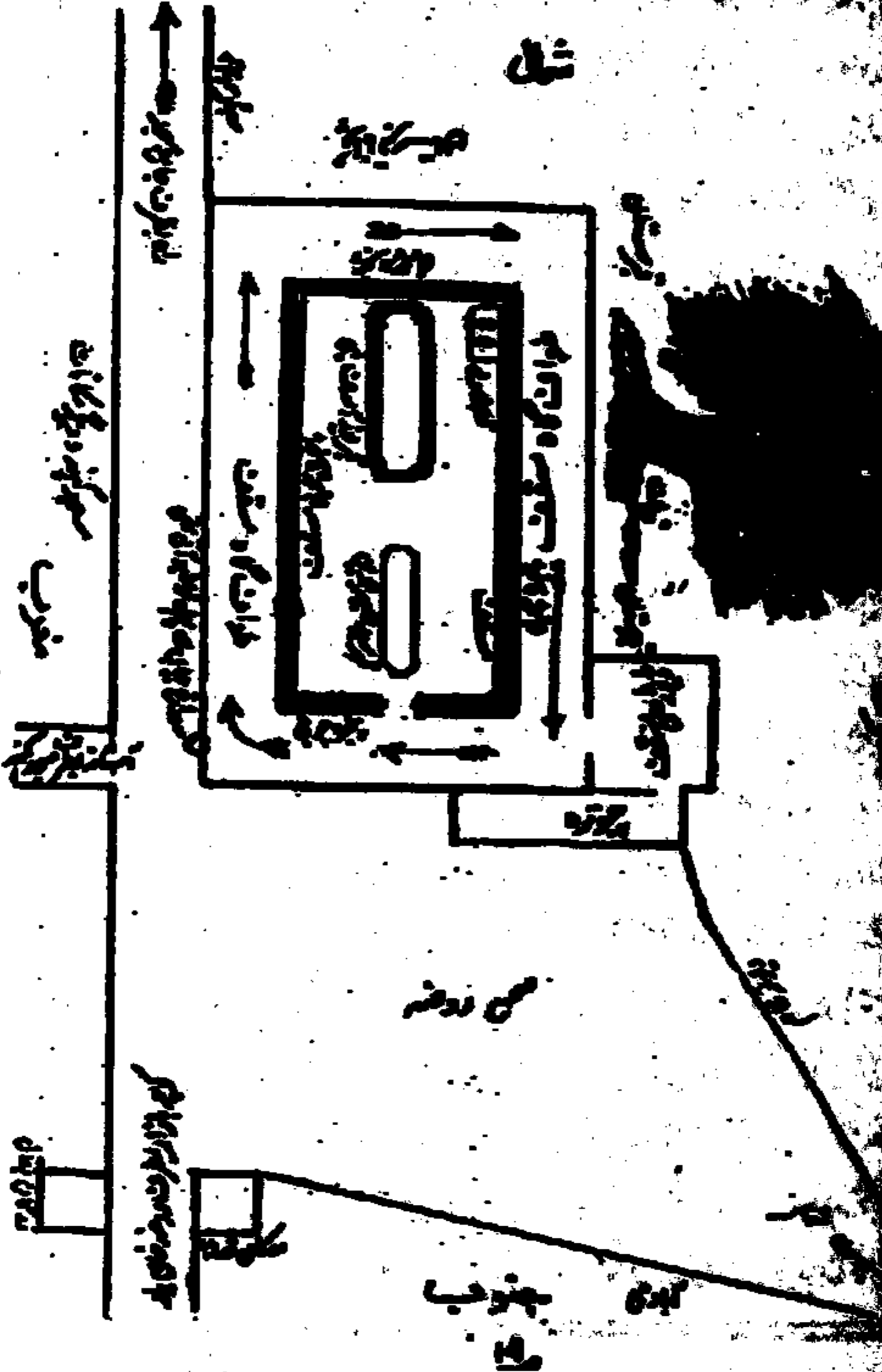
سبح لا یشکل منہ کونے کیونکہ نخل کے پھل ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہتے ہیں
 اور تانے تانے کی ایک خاصیت ہے کہ وہ کسی میں سے ظاہر کر کے باہر نکال دیتی
 ہے اور کسی ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کسی باقی میں سے مشابہت ہوگی وہ کسی
 سے آئے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کرے گا وہ ایسوں کو شکر دے گا
 وہ ان کو جو شہادت کے ذخیرے میں مقید ہیں رانی دے گا۔ فرزند بے سزا گرامی
 و ارحم الراحمین والصلوات کانت اللہ نزل من السماء لیکن ما جسر
 یک خاص یہ کہ کسی کے مطلق ہونے سے تعلق کی مقدس کتابوں میں پائی جاتی
 ہے اس کو لوگوں کے ہم پائی ہے۔ واللہ اعلم و علمہ اخصر۔

کوہم سخن اگر چہ نماز تداووم	عاید کہ اس سبب و نزول سخن رود
کلیں برگزیدہ راز و صدق منظر	کا نذر و لم و مید خداوند کردگار
حیف است گر بیدہ دینند منظر	موجودم و بحالیہ ماور آدم
ز انساں کہ آدینت و انجلا سرورم	رغم چوندم است برفیق بیگات
سید جدا کند ز سجدتے احررم	ان مقدم نہ جاہ شاکت اللہاس
ہوں خود مشرق است جہتی تیرم	از کلمہ شان مشرقی مجہدار
حیثی کہا است تبارہ نمود پانچم	یک منم کہ حسب اشارت مقدم

کر اسے بتایا۔ لیکن وہ پھر آکر بیٹھ گیا اس نے پھر بتایا تو وہ پھر بیٹھ گیا پھر بتایا تو وہ پھر بیٹھ گیا اس
 اسے کسی پر سخت طیش آیا اور ایک پوچھتا تھا کہ اس کسی پر وہ بتا رہا ہے کہ یہ کینت ہے میرے آقا
 سونے نہیں دیتی لیکن اس کا کیا نتیجہ ہوگا اس کا آقا اس کسی کے ساتھ ہی اس جہان سے رخصت
 کیا۔ آقا کا سوچو کہ نبوت کا انکار کرنے والا یہ نہیں خیال کرتا کہ وہ بھی اس نوکر کی طرح آقا
 کسی کے اڑانے کے لئے جو در حقیقت اس کے اپنے جوہم کا نتیجہ ہے اور نہ اسکی حقیقت کوئی چیز
 اپنے آقا کا سر پکڑنے پر تیار ہو گیا ہے۔ اسلام کو چاہ کر رہا ہے جو شخص ایک شاعر کے پھالے کے لئے
 جڑہ کاٹتا ہے وہ یاد رکھے کہ نہ جڑہ رہے گی نہ شاعر اسلام میں نبوت کا مستطیع ہی تو ایک زبردست
 مسئلہ ہے جو اسے پچھلے اوزان پر فعلیت دیتا ہے آنحضرت ﷺ کے فیض سے نبوت کامل بااثر
 ایک کمال ہے جو آپ کو دوسرے انبیاء سے افضل سمجھ کرنا ہے ورنہ نبوت تو پچھلے انبیاء
 احوال میں بھی ہوتے تھے پس اگر آنحضرت ﷺ کی امت میں بھی نبوت ہی آسکتی ہے تو ان
 دوسرے انبیاء پر کیا فعلیت ہوئی؟ ہمارا نبی خاتم النبیین ہے وہ کل کلمات کا صحیح کرنے والا ہے
 خوبیاں اس پر ختم ہو گئیں وہ خاتم النبیین ہی نہیں وہ خاتم النبیین بھی ہے دنیا کے پروردگار کسی
 کوئی شخص مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک اس سے فیض نہ پائے لیکن اس کا سب سے بڑا کمال یہ ہے
 کہ وہ خاتم النبیین ہے یعنی نہ صرف نبی ہے بلکہ نبی کریم ہی اس سے نبی کرے ہیں مگر
 کے شاکر و محبت کے درجہ سے آگے نہیں ہوئے سوائے ہمارے نبی ﷺ کے کہ اس کے
 فیضان نے اس قدر وسعت اختیار کی کہ اس کے شاکر و محبت سے علاوہ نبوت سے محبتوں کے ایک
 نے نبوت کا درجہ بھی پایا اور نہ صرف یہ کہ نبی بنا بلکہ اپنے مطلق کے کلمات کو عملی طور پر حاصل
 کے بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا چنانچہ خدا نے تعالیٰ نے صحابہ کرام سے نبوت کو لو لیا
 نبی پر اسے فعلیت دی اور یہ سب کچھ صرف آنحضرت ﷺ کے فیضان سے ہوا نہ اس کے لئے
 زور ہے۔ پس اے آنحضرت ﷺ کی محبت کا دم بھرنے والا صحابہ کرام کی نبوت کا انکار کرنا
 در حقیقت آنحضرت ﷺ کی قوت فیضان کا انکار کرنا ہے اور صحابہ کرام کی نبوت کے نبی ہونے سے آنحضرت
 ﷺ کی شان میں قصص نہیں آتا۔ اور نہ آپ ﷺ کی اس میں جگہ ہے بلکہ یہ سراسر لڑائی
 ہے اور وہ عزت ہے جس میں کوئی اور ذمہ دار آپ کے ساتھ مثال نہیں جہاں غیر وارث ہوتا ہے
 غیرت ہوتی ہے۔ لیکن جہاں اپنا شاکر اور دوسرا ذمہ دار ہے وہاں غیرت کا کیا تعلق شاکر
 یا غائب استاد کی قابلیت پر دلیل ہوتی ہے نہ کہ اس سے استاد کی قابلیت پر کوئی حرف آتا ہے پس

حیدرآباد لاہور 257 مندرجہ بالا علوم جلالہ کے لئے مندرجہ بالا پتوں پر لکھ کر بھیجیں۔

یہ رسم و ریت ہے کہ ہر شہر میں ایک مسجد ہوگی جس میں ہر روز نماز ہوگی اور یہ مسجد شہر کی شہادت ہے۔
 اگر کوئی مسجد ہوگی تو یہ مسجد ہر روز نماز ہوگی اور یہ مسجد شہر کی شہادت ہے۔



پہلا نمبر 273 پر دیا ہے

پہلا نمبر 273 پر دیا ہے

ہاتھ کے نیچے رکھی ہو کر مخالف پر کھڑے ہو جائیں گے۔ اس وقت وہاں ہوا جلتے ہوئے ہے اور
 باہر نکلتا اور جیٹا ہو کر دروازے سے باہر نکلتا ہے۔ اس کے شکل جگہ محل ہو گا کیونکہ یہ
 دیکھا جاتا ہے کہ جب کوئی ہوا کی ایک لہر کو لہریوں میں لاسٹا دکھایا کرتا ہے تو وہاں
 ہوا کی لہر کو قرار دیتا ہے تو پھر اس لہر سے جو کہ لہر کو ہوا کی لہر کو قرار دیتا ہے
 اس سے تر کا شہدہ ہوا کہ لہر اس کے کہ وہ مخالف پر آکر ہٹا ہوا کی لہر میں
 آپ ہی ان کو ایسے وقت میں دیکھنا کہ جو ایک لہر کو ہوا کی لہر کو قرار دیتا ہے
 کی نقل کیلئے کافی ہو گا۔ لہذا اس میں ہوا کی لہر کی صورت ہونے کی تو اس کے لئے
 ضرورت پیش آتی ہے کہ جو لہر کو ہوا کی لہر کو قرار دیتا ہے اور اس میں ہوا کی لہر کو
 استعارات معطلات و متعلق تارکات کی کہ یہ بھی خوب لکھیں گے۔

کی نقل کے نیچے داخل ہیں۔

اب پہلے ہم مخالفوں کے لئے دیکھنا چاہتے ہیں کہ بائیں یا
 بائیں کی لہروں کے روئے میں ہوا کی لہر کی صورت ہونے کی تو اس کے لئے
 ضرورت پیش آتی ہے کہ جو لہر کو ہوا کی لہر کو قرار دیتا ہے اور اس میں ہوا کی لہر کو
 استعارات معطلات و متعلق تارکات کی کہ یہ بھی خوب لکھیں گے۔

کتابت مرآم

۵۲

وضوح مرآم

اور میں یہاں اس وقت سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی ماخذ کو نئے سرے سے السائل کے آگے پیش
کر رہا ہوں۔ مگر کیا گواہی میں کی شہادت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہی تھی۔ وہی یہی ہیں۔ اور مکالمات الہیہ اور ظاہرات و حائریہ اس معانی اور تواریخ سے اس بارے
میں ہونے کے شکیبہ کی جگہ نہ رہی ہوگی ایک فطوری معنی کی طرح دل میں و حسی تھی اور
یہ تمام مکالمات الہیہ ایسی عظیم الشان پیشگوئیاں سے بھرے ہوئے تھے کہ روزِ رومی کی طرح وہ رومی
ہوئی تھیں۔ اور ان کے آثار و کثرت اور اعجازی طاقتوں کے کشف نے مجھے اس بات کے اثر دیکھنے
دیکھ گیا کہ یہ اسی وہ خدا کا شریک خدا کا کلام ہے۔ جس کا کلام قرآن شریف ہے۔ اور میں اس بزرگ قدرت
اور انجیل کا نام نہیں لینا کیونکہ قدرت اور انجیل تحریف کرنے والوں کے ہاتھوں سے اس قدر
موت و شہداء ہو گئی ہیں کہ ابھی کتابیں کہ خدا کا کلام نہیں کہہ سکتے۔ غرض وہ خدا کی جو شہادت پر
مذکور ہوئی اسی یقین اور قطع ہے کہ جس کے ذریعے میں نے اپنے خدا کو پایا۔ اور وہی نہ صرف
اسی نشانوں کے ذریعہ متوجہ حق باتیں تک پہنچی۔ بلکہ ہر ایک جتنا اس کا جب خدا تعالیٰ کے کلام
قرآن شریف پر پیش کیا گیا تو اس کے مطابق ثابت ہوا اور اس کی تصدیق کے لئے ہادش کی طرح
نشان کائنات سے۔ انہیں دنوں میں رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کالیں بھی ہوا۔ جیسا کہ
کتاب خدا اس مہینے کے وقت میں اور مضاویں سورج اور چاند کالیں ہوگا۔ اور انہیں ایام
میں طاعون بھی کثرت سے پنجاب میں ہوئی۔ جیسا کہ قرآن شریف میں یہ خبر موجود ہے۔ اور پہلے
انہیں نے بھی یہ خبر دی تھی کہ ان دنوں میں مری بہت چلی اور ایسا ہو گا کہ کوئی کھول اور شہر
اس مری سے باہر نہیں رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہوا ہے۔ اور خدا نے اس وقت کہ اس
کتاب میں طاعون کا نام و نشان نہ تھا۔ قریناً بائیس برس طاعون کے پھوٹنے سے پہلے مجھے اس
کے پتہ چلے تھے۔ خبر دی۔ پھر اس بارہ میں الہامات ہادش کی طرح ہونے اور تکرار ان فقرات کا اختلاف
اور ان میں جو کچھ مذکور ہے وہی میں اس طرح پر مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

اقدموا لہ فلا تستجلبوا بشارة تلقاها النبوی ان اللہ مع الذین اتقوا

جلد 3 معجمہ حوالی قرآن جلد 20 صفحہ 14 امر ذی القادریانی یہ حوالہ صفحہ 273 پر درج ہے

آیا ہے اور اس وقت کیا ہے جبکہ دنیا خدا کے راہ کو قبول کی تھی اور میں یہاں سے کہتا ہوں
 اُن کو اُس نے چنگا کر کے دکھا دیا اور نہ تو میت اچھا بھلا اور اسے نہ کہہ کر کہی جو قرآن
 نے کی کیونکہ تو میت کی تعلیم پر چلنے والے ہیں یہودی ہمیشہ بار بار میت پرستی میں
 رہے چنانچہ تاریخ جاننے والے اس پر گواہ ہیں اور وہ کتابیں کیا باعتبار علم تعلیم کے اور کیا
 باعتبار عملی تعلیم کے سوا ہر بات میں اس لئے اُن پر چلنے والے بہت جلع کر رہی ہیں
 گئے بھلا یہاں تک میں برس میں نہیں گنوں گے تھے کہ مجھے خدا کی پرستش کے ایک
 انسان کی پرستش نے جگہ لے لی یعنی معرفت میں خدا بنائے گئے اور تمام نیک
 چھوڑ کر ذریعہ معافی گناہ یہ ٹھیکر دیا کہ اُن کے مصلوب ہونے اور خدا کا یہاں ہونے پر
 دیا جائے پس کیا ہی کتابیں تھیں جو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کی بلکہ یہ تو
 کہہ سکتا ہوں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک مذہب کی طرح ہوئی تھی اور بہت
 اُن میں گئے تھے جیسا کہ کسی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں معرفت
 ہیں اور اپنی اہلیت پر قائم نہیں رہیں چنانچہ اس واقعہ پر اس زمانہ میں شہ سے شہ
 انگریزوں نے بھی شہادت دی ہے پس جبکہ بائبل معرفت پہنل ہوئی تھی اور
 کے عالمی تھے وہ بقول باندی قتل اور دوسرے محقق یہاں ان کے اس زمانہ میں
 وہ بد چلن ہو چکے تھے اور ان میں باپ اور گناہ سے بھر گئی تھی اور آسمان کے
 معصیت اور مخلوق پرستی کے بعد کوئی مسئلہ نہ تھا اس طرف توجہ دوت بھی تو اس
 تھا اس کے لئے پنڈت دیانند کی گواہی مستیاب تھی میں کافی ہے اور قرآن شریف
 خود اپنے آئے کی ضرورت پیش کی ہے کہ اس زمانہ میں ہر ایک قسم کی بد چلن اور
 اور بد کاری زمین کے رہنے والوں پر محیط ہو گئی تھی اور اب خدا کا خوف کر کے
 کہ کیا باہر مدح ہونے اتنی ضرورتوں کے بغیر کسی خدا نے نہ چاہا کہ اپنے آئندہ

۱۶۵

حضرت مسیح کی باری بولی عبرانی تھی کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ کسی حضرت مسیحی نے ایک
 کو یونانی کا بھی کسی سے پڑھا تھا۔ نہ عہد میں نے جو آئی تھی تھے کسی کتب میں یونانی۔ کسی
 نے وہ ہمیشہ باہمی گہروں کے کام کرتے تھے۔ اب چونکہ عیسائیوں کو یہ سخت مصیبت پیش آئی
 کہ کوئی عبرانی انجیل موجود نہیں صرف قریباً ساٹھ انجیلیں یونانی میں ہیں جو باہم متناقض ہیں۔
 ان میں سے یہ چار پڑھ لی گئیں جو وہ بھی باہم مخالفت رکھتی ہیں۔ بلکہ ہر ایک انجیل اپنی ذات
 میں ہی مجروح و ناقص ہے۔ ان مشکلات کے لحاظ سے یونانی کو اصل زبان ٹھہرایا گیا ہے۔
 لیکن یہ اس قدر پیچیدہ بات ہے کہ اس کا اعجاز ہو سکتا ہے کہ ان پادری صاحبوں نے کفر
 ٹھہرا کر اصل سازی پر کمر باندھ کر ہے۔ حضرت مسیح کے وقت میں رومی سلطنت تھی اور گورنٹ
 کی لاطینی زبان تھی اور حضرت مسیح کو چونکہ گورنٹ سے کوئی تعلق طرز مت نہ تھا اور نہ ریاست
 اور جاہ ظہور کی خواہش تھی۔ اس لئے انہوں نے لاطینی کو بھی نہیں سیکھا۔ وہ ایک سکین اور
 ماہر اور غریب طبع اور سادہ وضع انسان تھا اس کو وہی بولی یاد تھی جو تیسروں میں اپنی ماں
 بولی تھی۔ یہ عبرانی جو یہودیوں کی قومی بولی ہے۔ اس کی بولی میں تو یہ فرق نہ تھا کہ کتابیں
 تھیں۔ غرض یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلانی جاتی ہیں۔ ایک
 ذرا قابل اعتقاد نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی پیروی میں کچھ بھی برکت نہیں۔ خدا کا ہلال
 اس شخص کو ہرگز نہیں ملتا جو ان انجیلوں کی پیروی کرتا ہو۔ بلکہ انجیلیں حضرت مسیح کو
 بدنام کر رہی ہیں۔ کیونکہ ایک طرف تو ان انجیلوں میں بچے عیسائی کی یہ علامتیں ٹھہرائی گئی
 ہیں کہ وہ آسمانی نشانوں کے دکھانے پر قادر ہو۔ اور دوسری طرف عیسائیوں کا یہ حال
 ہے کہ وہ ایک مرنے والی حالت میں پڑے ہوئے ہیں اور ایک ذرا آسمانی برکت ان کے ساتھ
 نہیں رہے کوئی نشانی دکھانے نہیں سکتے۔ اس لئے وہ علامتوں کا ذکر کرنے کے وقت ہمیشہ

یہ کہتا ہے کہ ان انجیلیں نے آسمانی نشانوں کو دکھانے سے انکار کیا ہے۔ ان انجیلیں نے آسمانی نشانوں کو دکھانے سے انکار کیا ہے۔ ان انجیلیں نے آسمانی نشانوں کو دکھانے سے انکار کیا ہے۔

پندرہویں

۲۲۶

نمبر

مجھ کو غلط سمجھا ہے۔ اور وہ اپنے خد میں کتاب ینایح الامام کی نسبت جو ایک
عیسائی کی کتاب ہے ایک فوق تک ختم کا نظارہ کہتے ہیں۔ جنہوں نے کٹر مسلمانوں کی
فحنت کی وجہ سے ہماری کتابوں کو نہیں دیکھے۔ اور وہ برکات جو خواتین نے ہم
تہل کئے یہ لوگ ہاٹل میں سے ہے۔ انہوں نے مولانا نے میں کٹر کافر کے
سے ہم میں اور علم مسلمانوں میں ایک دیوار کھینچ رکھی ہے۔ ان لوگوں کو سوچ نہیں کہ
اب وہ نمانہ جتنا دیا کہ میں میں عیسائیت کے کرو فریب کچھ کام کرتے تھے اور اب
چٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آٹھ سو ہے جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگی۔ اور
وہ شیخ احمد کی ہیں یہ آخری جنگ ہے جس میں وہ شیخ مظفر اور منصور ہو جائیں گی۔
اور تاج کی کا خاتمہ ہے۔ اور کچھ موجود تھا کہ پادری صاحبوں کے من پورے عیسائیت
پر کچھ دکھا جاتا لیکن ایک شخص کے اور سے میں کا ذکر اور کیا گیا ہے، یہ فقیر
دکھانا پڑا خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے اور لوگوں کی ہدایت کا موجب کرے۔ اور
بہاؤدین ہے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت کرتے ہیں اور ان کو خدا کا نبی مانتے ہیں۔

۳

اس جگہ کے فقیر نے نہیں سمجھا ہے کہ کوریا بنفق سے ہے جگہ ہو گا جو کہ اب اس نام
کے بعد خدا تعالیٰ نے منج کر دیا ہے کہ یہ کوریا تھا کہ مسیحیوں کے وقت میں اس نام کے بعد
منج کر دیا جاتا تھا کہ ان لوگوں نے پیسے سے یہ فریب ہے کہ مسیح بنادی میں بھیجے اور
کائنات ہے اور وہ ہے کہ بیضی الحروب۔ نہ
+ یہ کہ تم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خوب نہیں ہے کہ ان کے تلوے اور ان کے
نگیں ہے۔ اور وہ ان لوگوں کے وہاں ہم نے نقل کی ہیں۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ
صاحبین تہذیب اور خداری سے کام میں اور ہمارے ہی علی غلطیہ و علم کو گایوں اور ان
صہی طوت مسلمانوں کی طرف سے ہیں ان میں سے اور وہ اب کا قیل و نہ۔

۱

چتر سبکی صفحہ 4 معجم دعائی خزائن جلد 20 طبع 1385ھ بمطابق 1965ء

ہم ہی یہودیوں کے منقرضات کے خلاف ہیں جو آجکل شائع ہوئے ہیں۔ مگر میں
 یہ دیکھنا مستحب ہے کہ جس طرح یہود بعض تعصب سے حضرت عیسیٰؑ کی نبی کی نہیں
 ماننے کرتے ہیں۔ اسی رنگ کے گلے عیسائی قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 پر کرتے ہیں۔ عیسائیوں کو مناسب نہ تھا کہ اس بد طریق میں یہودیوں کی پیروی کرتے۔
 لیکن یہ قاعدہ ہے کہ جب انسان سچائی اور انصاف کے نوسے کسی مذہب پر حملہ نہیں
 کر سکتا تو بہتر ہے ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ اس کی تہوں کے ذریعہ سے حملہ کرنا شروع کر
 دیتے ہیں۔ سو اسی قسم کے صاحب یتیم لاسوم کے گلے ہیں۔ دنیا کی محبت سے
 یہ خواب عادتیں پیدا ہوتی ہیں۔ ہذا اس زمانہ میں آسمانی دین اور آسمانی مذہب صرف
 لاسوم ہی ہے جس کی برکات تازہ بہ تازہ لایا ہوا ہیں۔ اور یہ اسلام کے پاک چشمہ
 کی ہی برکت ہے کہ وہ زندہ خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے۔ ورنہ وہ معنوی خدا جو
 مری نگر دیکھنا کیا کثیر میں مرفون ہے وہ کسی کی دستگیری نہیں کر سکتا۔
 اب ہم بیٹی کے صاحب راقم کی طرف توجہ ہو کر اپنے مختصر رسالہ کو
 تحریر کرتے ہیں۔ واللہ الموفق

الراقم میرزا غلام احمد ریس مولود قادیانی یکم ۱۹۰۶ء

۲۹۱

ہر مسلمان جو پادری کا والدین وغیرہ لوگوں کی تیرا دگدی تحریریں سے اشتعال
 میں آچکے تھے یکدم لوگوں کے اشتعال فرو ہو گئے۔ کیونکہ مسلمان کی یہ عادت ہو کر
 جب سخت الفاظ کے مقابل پر اس کا عرض دیکھ لیتا ہے تو اس کا وہ جوش نہیں رہتا
 باہر ہر میری تحریر پادریوں کے مقابل پر بہت نرم تھی گویا کچھ سی نسبت نہ تھی
 ہماری محسن گورنمنٹ خوب سمجھتی ہے کہ مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی
 پادری ہاں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے۔ تو ایک مسلمان اس کے عرض میں
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں دودھ کے ساتھ
 ہی یہ اثر پہنچایا گیا ہے کہ وہ جیسا کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں
 ایسا ہی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں۔ سو کسی مسلمان کا
 یہ جو صلہ ہی نہیں کہ تیز زبانی کو اس حد تک پہنچائے جس حد تک ایک متعصب
 عیسائی پہنچا سکتا ہے اور مسلمانوں میں یہ ایک عمدہ سیرت ہے جو فخر کرنے کے
 لائق ہے کہ وہ تمام نبیوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے پہنچے ہیں
 ایک عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام سے افضل دیکھتے
 ہے ایک خاص محبت رکھتے ہیں۔ جس کی تفصیل کے لئے اس جگہ موقع نہیں ہو
 مجھ سے پادریوں کے مقابل پر جو کچھ واقع میں آیا ہے سچ کہ حکمتِ اعلیٰ سے جس
 وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا۔ اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں
 میں سے اقلیٰ درجہ کا خیر خواہ اور گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔ کیونکہ مجھے تین باتوں نے
 غیر خواہی میں اقلیٰ درجہ کا بنا دیا ہے۔ (۱) اقلیٰ والد مرحوم کے اڑنے۔ (۲)
 دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے۔ (۳) تیسرے خود اقبال کے الہام نے۔
 اب میں اس گورنمنٹ محسن کے ذریعہ ہر طرح سے خوش نہیں صرف
 ایک رنج اور درد و غم ہر وقت مجھے لائق خالی ہے جس کا استغاثہ پیش کر رہے

۲۹۲

۲۷۳

رکتا ہے لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خدا نہیں ہے۔ ہاں خدا سے واسطہ ہے اور ان کا اصل میں سے ہے جو تھوڑے ہیں۔

اور خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہیں۔ ایک یہ بھی ہے جو میں نے میں بیداری میں جو کشتی بیداری کہلاتی ہے۔ یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے۔ اور اس سے باتیں کرکے اس کے اصل دعوے اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے۔ جو توجہ کے لائق ہے۔ کہ حضرت یسوع مسیح ہی چند عقائد سے جو کفار اور تثلیث اور اہل بیت ہے۔ ایسے متفقہ پائے جاتے ہیں کہ گویا ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے۔

وہ یہی ہے۔ یہ مکاشفہ کی شہادت ہے دلیل نہیں ہے۔ بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی طالب حق نیت کی صفائی سے ایک مدت تک میرے پاس رہے۔ اور وہ حضرت مسیح کو کشتی حالت میں دیکھنا چاہے تو میری توجہ اور خدا کی برکت سے وہ ان کو دیکھ سکتا ہے۔ ان سے باتیں بھی کر سکتا ہے اور ان کی نسبت ان سے گواہی بھی لے سکتا ہے۔ کیونکہ میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروہ کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے۔ یہ ایک ایسا تحفہ ہے جو حضرت مکہ منظر قیصر وانگستان و ہند کی خدمت عالیہ میں پیش کرنے کے لائق ہے۔

دنیا کے لوگ اس بات کو نہیں سمجھیں گے۔ کیونکہ وہ آسمانی امور پر کم ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن تجربہ کرنے والے ضرور اس سچائی کو پائیں گے۔

میری سچائی پر اور بھی آسمانی نشان ہیں جو مجھ کو ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور اس ملک کے لوگ ان کو دیکھ رہے ہیں۔ اب میں اس آرزو میں ہوں کہ جو مجھے یقین بخشا گیا ہے۔ وہ دوسروں کے دل میں کہہ کر اٹھاتا جائے۔ میرا شوق مجھے بیتاب کر رہا ہے۔

۲۱

محبوب حقیقی کو بنا لے کر کشمیر کے غلطے کو اپنے پاک نژاد سے ہمیشہ کے لئے فخر بخشا۔ کیا یہی خوش قسمت ہے سرنگر اور تونہ اور خاوریہ کا حملہ جس کی خاک پاک میں ان بلیوں شہزادہ خدا کے مقبروں میں نے اپنا مہر جسم ودیوت کیا۔ اور بیت کے کشمیر کے مشہور کو حیات جاودانی اور حقیقی نجات سے محروم دیا۔ ہمیشہ خدا کا جلال اس کے ساتھ ہو۔ آج سو جیسا کہ وہ نبی شہزادہ دنیا میں غربت اور مسکینی سے آیا۔ اور غربت اور مسکینی اور علم کا دنیا کو نود دکھلایا۔ اس زمانے میں خدا نے چاہا کہ اس کے نونے پر مجھے بھی جو امیری اور حکومت کے خاندان سے ہوں اور ظہری طور پر بھی اس شہزادہ نبی اللہ کے حالات مشابہت رکھتا ہوں ان لوگوں میں کھڑا کرے جو حکومتی حقوق سے بہت فائدہ جا پڑے ہیں۔ سو اس نونے پر میرے لئے خدا نے یہی چاہا ہے کہ تم غربت اور مسکینی سے دنیا میں رہو۔ خدا کے کلام میں تقیم سے دعوہ تھا کہ ایسا خدا کا دنیا میں پیدا ہو۔ اسی لحاظ سے خدا نے میرا نام مسیح موعود رکھا۔ یعنی ایک شخص جو مسیح کے حقوق کے ساتھ ہرگز ہے۔ خدا نے مسیح موعود کو دی سلطنت کا حق بلکہ دی تھی اور اس سلطنت نے اس کے حق میں عداوت کی تھی نہیں کیا مگر یہ وہی ہے جو اس کی تقیم تھی بہت ظم کیا اور بڑی توڑوں کی اور کوشش کی کہ سلطنت کی نظریں اس کو باغی ٹھیرا دیں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ پہلی یہ سلطنت جو سلطنت برطانیہ ہے خدا اس کو سلامت رکھے اور اس کی نسبت تو انبی سعادت بہت عارف اور اس کے حکام پر اس سے زیادہ تیزیر کی اور فہم اور عدالت کی روشنی اپنے دل میں رکھے ہیں اور اس سلطنت کی عدالت کی چمک مذہبی سلطنت کی نسبت اعلیٰ درجہ پر ہے۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل کا شکر ہے کہ اس نے یہی سلطنت کے نفل حمایت کے نیچے مجھے رکھا ہے جس کی تقیم کا پتہ شہادت کے پتے سے بڑھ کر ہے۔

غرض مسیح موعود کا نام جو آج سے میرے لئے فخر کیا گیا ہے اس کے لئے

[

ماہیت کا عقد لیا ہے۔ مگر اس اہمیت کا مسیح موجود کھلے کھلے طور پر خدا کے حکم اور انجیل سے
 اسرائیلی مسیح کے مقابل پر کھڑا کیا گیا ہے۔ تاہم موسیٰ اور محمدی سلسلہ کی ماہیت سمجھ آجائے۔
 اسی فرض سے اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہاں تک کہ اس
 ابن مریم پر ابتلا بھی اسرائیلی ابن مریم کی طرح آئے۔ اول جیسا کہ عیسیٰ بن مریم محسن خدا
 کے نفع سے پیدا کیا گیا۔ اسی طرح مسیح بھی سورۃ تحریم کے وعدہ کے موافق محسن خدا کے
 نفع سے مریم کے اندر سے پیدا کیا گیا۔ اور جیسا کہ عیسیٰ بن مریم کی پیدائش پر بہت شور
 اٹھا اور اس سے مخالفوں نے مریم کو کہا۔ لَقَدْ جِئْتَنَا بِبَيِّنَاتٍ وَإِنَّا لَكَاذِبُونَ
 کہا گیا اور شور قیامت مچا یا گیا۔ اور جیسا کہ خدا نے اسرائیلی مریم کے وضع حمل کے وقت فرمایا
 کہ عیسیٰ کی نسبت یہ جواب دیا وَلَمَجْعَلْ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَحْمَقَ مَن يَنفَعُ
 یہی جواب خدا تعالیٰ نے میری نسبت براہین احمقیت میں نہ ملنے وضع حمل کے وقت ہر
 استاد کے رنگ میں تھا مخالفوں کو دیا۔ اور کہا کہ تم اپنے فریبوں سے اس کو نالود نہیں
 کہہ سکتے۔ نیز اس کو لوگوں کے لئے رحمت کا نشان بناؤں گا۔ اور ایسا ہونا ابتدا
 سے مقتد تھا اور پھر جس طرح یہودیوں کے علماء نے حضرت عیسیٰ پر فتویٰ تکفیر کا لگایا
 اور ایک شریر قاضی یہودی نے نہ استفادہ طیار کیا۔ اور ڈوسکر قاضیوں نے اس پر فتویٰ
 دیا۔ یہاں تک کہ بیت المقدس کا صدر عالم قاضی جو اکثر اہل حدیث تھے۔ انہوں نے صورت عیسیٰ
 پر تکفیر کی خبریں لگادیں۔ یہی معاملہ مجھ سے ہوا۔ اور پھر جیسا کہ اس تکفیر کے بعد جو حضرت عیسیٰ

کا تشبیہ صورت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں یہودی اگر بہت فریب سے ملے تو اس پر کچھ ہلکتے ہوئے
 ہو گئے تھے۔ اور ایک وہ فریب تہذیب کے پابند تھے۔ اس سے جہاد کے طور پر مسائل استنباط کرتے تھے اور
 فرقہ اہل حدیث تھا تو فریب پر مادیوں کو قاضی سمجھتے تھے۔ یا اہل حدیث اسرائیلی باوجود یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام
 ایسا ہی وہ فریب پر عمل کرتے تھے مگر تہذیب کی مادیوں اور تقیہ نہیں اور ان کی نکتہ چینی مسائل فریب
 مشابہات اور مادیات اور مادیوں ہنر کے مسائل تہذیب کے لئے نہیں ہیں۔ اس پر حدیث کی رو سے اہل حدیث

مریم: ۲۸۔ ۲۲: ۵۵

مکمل کے نانا کے عوین ہم کوئی ہے یوں ہی سو کریں۔

لہذا اس وقت اپنی جماعت کو جو بچے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھا دیا کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادات سے پرہیز کریں۔ بچے خدانے جو مسیح لایا ہے وہ مسیح ہے اور حضرت مسیح بن مریم کا جامد بچے پہنایا ہے اس لئے اس نصیحت کرنا ہوں کہ شرک سے پرہیز کرو اور نواح انسان کے ساتھ حق ہممدی بجا لو۔ اپنے دلوں کو بعضوں اور کھنڈوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح جو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہممدی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو انسانی نفس کے کانٹوں سے بھر ہے۔ مومن جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مومن کو ایسی تہاڑاٹھیں ہوں نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوتی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ انکو نہیں تمہیں ایک ایسی پناہ سکھانا ہوں جس سے تہاڑا اور تمام اوصاف پر غالب رہے اور وہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو۔ اور ہممدی نوح انسان جو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ۔ اور اس کے ساتھ اعلیٰ وجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے خدا کے لئے آتے ہیں۔ مگر ایک دن کا کام نہیں ترقی کرو ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق لیں کہ پانی کو لال بنی میں پھینک دیتا ہے اور دینے جاتا ہے یہاں تک کہ آواز آگ کی تاثیر میں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے ہیرا کر دیتا ہے۔ تب صحیح اظہار ہے اور پانی پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو ترک کرتا ہے اور بار بار پتھر لہراتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے فندہ تھا اس کا جو دین گئی تھی کچھ آگ سے عادات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے اندر سے مار کھا کر کچھ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے بے سفید ہو جاتے ہیں جیسے بتلا رہی تھے یہی انسانی نفس کے لال بننے

۱

ان حالت میں اسوی قوموں میں سے کہڑا لوگ روئے زمین پر ایسے پائے جاتے ہیں جو جہاد
 پہاڑ رکھ کر غرقوں کو قتل کرنا تو کا شیوہ ہے بلکہ بعض لوگوں کو ایک من گزشتہ کے زیر ہمایہ
 کر بھی پڑی صفائی سے ان سے محبت نہیں کر سکتے۔ سچی ہمدردی کو کمال تک نہیں پہنچا
 سکتے اور نہ نفاق اور درنگی سے بکلی پاک ہو سکتے ہیں اس لئے حضرت مسیح کے اوتار کی
 سنت ضرورت تھی۔ سو میں وہی اوتار ہوں جو حضرت مسیح کی روحانی شکل اور شو اور
 طبیعت پر بھیجا گیا ہوں۔

اور دوسری قسم ظلم کی جو خالق کی نسبت ہے۔ اس زمانہ کے عیسائیوں کا عقیدہ ہے
 جو خالق کی نسبت کمال غلو تک پہنچ گیا ہے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں جو حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام خدا تعالیٰ کے ایک بزرگ نبی ہیں اور بلاشبہ عیسیٰ مسیح خدا کا پیارا خدا کا
 برگزیدہ اور دنیا کا نور اور ہدایت کا آفتاب اور جناب الہی کا مقرب اور اس کے تخت کے
 نزدیک مقام رکھتا ہے۔ اور کہڑا انسان جو اس سے سچی محبت رکھتے ہیں اور اس کی وصیوں
 پر چلتے ہیں اور اس کی ہدایات کے کار بند ہیں۔ وہ جہنم سے نجات پائیں گے لیکن بائیں یہ سنت
 ظلمی اور کفر ہے کہ اس برگزیدہ کو خدا بنایا جائے۔ خدا کے پیادوں کو خدا سے ایک بڑا
 تعلق ہوتا ہے اس تعلق کے لحاظ سے اگر وہ اپنے تئیں خدا کا بیٹا کہہ دیں یا یہ کہیں کہ
 خدا ہی ہے جو ان میں بولتا ہے اور وہی ہے جس کا جلوہ ہے تو یہ باتیں بھی کسی حال کے
 موقع میں ایک سنے کے رو سے صحیح ہوتے ہیں جن کی تائید کی جاتی ہے۔ کیونکہ انسان جب
 خدایں فنا ہو کر اور پھر اس کے نور سے پردہ کشش پا کرنے سے ظاہر ہوتا ہے تو ایسے لفظ
 ان کی نسبت مجازاً بولنا قدیم علامہ اہل معرفت ہے کہ وہ خود نہیں بلکہ خدا ہے جو اس میں
 ظہر پڑا ہے۔ لیکن اس سے حقیقت یہ نہیں کہتا کہ وہی شخص حقیقت رب الخالق ہے
 اس کا کہ عمل میں اکثر حوام کا قدم پھسل جاتا ہے اور ہزار بڑا بزرگ اور ولی اور اوتار جو خدا بنائے
 گئے وہ بھی حاصل انہی نغز شوق کی وجہ سے بنائے گئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب

تہمید ہشتام جو امر خالق عبادت کسی ولی سے صادر ہوتا ہے وہ حقیقت میں اس قبوع کا مجوزہ ہے جس کی وہ اہمیت ہے اور یہ بدیہی اور

کہ قادر مطلق کہ جس کے علم قدیم سے ایک ذرہ مخفی نہیں اور جس کی طرف کوئی نقصان اور حرج اور عاید نہیں ہو سکتا۔ اور جو ہر ایک قسم کے جہل اور نادانگی اور ناتوانی اور ظم اور حزن اور درد اور رنج اور گرفتاری سے پاک ہے وہ کیوں کر اس چیز کا عین ہو سکتا ہے کہ جو

بدرہ تعین کامل پہنچ کر منکر میں پھر رہ سکے فرماید اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَّلَ. صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَ كَانَ اَمْرًا اَطْلُقَ مَفْعُوْلًا. یعنی ہم نے اس نشان اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پر اس صراف و سخاوت کو

قدیانی کے قریب آتا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ آتا ہے اور ضرورت حقہ آتا ہے۔ خدا اور اس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کچھ خدانے چاہا تھا وہ ہوتا ہی تھا یہ آخری فقرات ہیں بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کیلئے

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث متذکرہ بلا میں اشارہ فرما چکے ہیں اور خدائے تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں اشارہ فرما چکا ہے چنانچہ اشارہ حقہ سورم کے الہامات میں فرمایا ہے اور فرمائی اشارہ اس آیت میں ہے سُوْرَةُ الْاٰیٰتِ اَوْ سُوْرَةُ الْاٰتِیٰتِ اَوْ سُوْرَةُ الْاٰتِیٰتِ اَوْ سُوْرَةُ الْاٰتِیٰتِ

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدُّنْيَا كُلِّهَا۔ یہ آیت جہانی اور سیاحت کل کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس ظہور کامل میں اسلام کا وجود دیا گیا ہے وہ غالب مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں اشراف لائے گا تو

ان کے ہاتھ سے وہی اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز و ناچار کی نظر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور اشارہ آیات اور انوار کے ذمے سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نسبت ہی متشابه واقع ہوئی ہے کہ یا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو ٹکڑے ہیں اور بعد کی اتحاد ہے کہ نظر کشف میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر

پر عزت و شرف سے نوازا گیا ہے جو اس لئے اپنے فرائض کو بیک وقت کر کے
میرے خلاف ایک جہت میں لے کر جاتا ہے اور عزت و شرف سے بڑے بڑے شکر و شاکت و انصاف

کھانچ کر ہے
کل نکل کر چک کر تہ کی کوئی عزت نہیں اور ملازمین یا ماسٹرنگ جو کتا ہے اس کو یہ
بکھڑکی پڑاؤں سے کہ جہاں ایک تہ ہی پائیں گے گر پائیں یا ساڑھیاں کے لئے اور وہ خود اس پر
میں چک ہو جائے گا۔ چکر کو اس سے بڑھ چکا ہے اور اس کو بتر چک کہ اس کے سلالوں کو چھوڑ کر
تقابل میں آئے اور میں جیسا تہوں کے خود ساتھ خدا کی نسبت تمام سلالوں سے زیادہ کا بہت اور عزت
کھا رہی ہیں تاکہ اگر کل سلالوں کی عزت جیسا تہوں کے خدا کی نسبت تلاؤ کے ایک تہ میں رکھی
ہوئے اور میری عزت ایک طرف میرا آپ اس سے جیسا ہی ہو گا اور میں ہونے نہیں کہ جو عزت کے پیٹ
سے نکل کر خدا ہو لے گا اور وہی کہے بہت ہی بڑا گناہ ہے ایک مذہبی گناہ ہے اگر میں میری عزت
چک کر تہاں میں ہر چھوٹا اس پر ہم سے چک ہے اس سے کسی بیداری نہیں کیا میں اسے اپنا
کوئی جہاں لکھتا ہوں اگرچہ خدا کوئی لکھتا ہوں اس سے بہت زیادہ ہے اور وہ کام جو میرے
پہلو کیا ہے اس کے کام سے بہت ہی بڑا ہے اور میں اس کا پتا ایک جہاں لکھتا ہوں
اور میں نے اس سے بہت زیادہ کیا ہے ایک بڑی سے بڑی لکھتا ہوں یہ پتہ میں گئے اگر شکت کیا
تہاں میں پھر میں لکھتا ہوں یہ ہر گناہ ہے

... اس لئے پر عزت و شرف سے نوازا گیا ہے اور خدا تعالیٰ کے ہر نیک اور نیکو
کو جو عزت و شرف سے نوازا گیا ہے اور تعالیٰ کے ہر نیک اور نیکو کو فرمایا اور ساتھ

ہر نیک اور نیکو کو فرمایا اور ساتھ

اور اس کے پیش کرنے کے بعد آپ نے ہر نیک اور نیکو کو فرمایا اور ساتھ
اور اس کے پیش کرنے کے بعد آپ نے ہر نیک اور نیکو کو فرمایا اور ساتھ
اور اس کے پیش کرنے کے بعد آپ نے ہر نیک اور نیکو کو فرمایا اور ساتھ
اور اس کے پیش کرنے کے بعد آپ نے ہر نیک اور نیکو کو فرمایا اور ساتھ
اور اس کے پیش کرنے کے بعد آپ نے ہر نیک اور نیکو کو فرمایا اور ساتھ
اور اس کے پیش کرنے کے بعد آپ نے ہر نیک اور نیکو کو فرمایا اور ساتھ
اور اس کے پیش کرنے کے بعد آپ نے ہر نیک اور نیکو کو فرمایا اور ساتھ
اور اس کے پیش کرنے کے بعد آپ نے ہر نیک اور نیکو کو فرمایا اور ساتھ

کیا جانتے کہ تمہیں کہیں اب مریم کہا جائے۔ اور کیا آج سے میں بائیس برس پہلے تمہاری
 سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر
 اقل پنا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چکر انہما کے طور پر یہ الہام بنا تا کہ پہلے زمانہ کی
 کی طرح مجھ میں بھی عیسوی کی روح چھٹی گئی اور پھر آخر کار صفر ۵۵۱ء میں بائیس برس میں سے
 بگڑ گیا کہ اب میں مریم ہو۔ عیسوی کی روح کو خداوند خدا سے ڈر کر فریاد کیا
 کا فعل نہیں۔ بلکہ اور وہی مکتبہ فتنوں کے نام اور قیاس کے پتھر ہیں مگر براہی اسکا
 کی تالیف کے وقت عیسوی پر ایک زمانہ گذر گیا جسے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو میں
 آس براہی بائیس برس میں یہ کہوں گھٹتا کہ عیسوی مسیح ابی مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا۔
 سو چونکہ خدا جانتا تھا کہ اس مکتبہ پر علم ہونے سے ہم دلیل ضعیف ہو جائیگی۔ اسلئے کہ
 اس نے براہی بائیس برس کے مسرے عقد میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہی اسکا پیت سے
 ظاہر ہے وہ بھی تک صفت مرثیت میں نہیں ہے بعد ازاں پھر وہی نشوونما پاتا ہے۔
 پھر جب میرے دو برس گذر گئے تو جیسا کہ براہی اسکا پیت کے عقد پر نام صفر ۵۵۱ء میں
 کی طرح عیسوی کی روح مجھ میں نکل گئی اور امتداد کے رنگ میں مجھے علامہ ظہری الیاء اور
 آخر کی عیسوی کے بعد مجھ میں عیسوی سے زیادہ نہیں بڑھایا اس الہام کے جو سب سے آخر
 بنا میں اسکا پیت کے عقد پر نام صفر ۵۵۱ء میں مدح ہے مجھ مریم سے عیسوی بنا گیا پس اس
 سے میں اب مریم ٹھہرا اور خدا نے براہی اسکا پیت کے عقد میں اس پر عیسوی کی مجھے خبر نہ دی۔
 علامہ کہ وہ سب خدا کی وحی ہے اس لئے کہ اس کا شکل میرے پر تامل ہوا تھا اور براہی میں مدح
 ہوئی۔ مگر مجھے اسکا منشا اور اقرب پر اطلاع نہ تھی۔ وہی واسطے میں نے مسلمانوں کی
 عقیدہ براہی اسکا پیت میں بگڑا۔ تاہم میری سادگی اور عدم بناوٹ پر خدا کا وہی دیکھا گیا
 جو الہامی نہ تھا جس پر میں تھا۔ مخالفوں کے لئے قابل استدلال نہیں۔ کہ یہ مجھے خداوند فریب کا
 دہونا نہیں بلکہ خداوند اتنا ہی مجھے نہ بگاڑا ہے۔ سو اس وقت تک تکرت ہی کا ہے

۱۲۴

کتابت تاریخ 52 ص 52 حوالہ نمبر 19 ط 50 مرزا کا پانی 277 ص 277

قتل کر کے اور ایک خدمت قسی جو ان کے پیروں کی تھی اس سوال کا جواب ہم بھروسے
صوت کے طور سے نہیں سکتے گا آخری زمانہ میں وہاں موجود کاتبین نے
اب حاصل کلام ہے کہ وہ مشرقی حدیث جو امام مسلم نے پیش کی ہے خود مسلم کی
دوسری حدیث کے ساتھ امتبار وغیرتی ہے اور مروی ثابت ہوتا ہے کہ تو اس
طوری نے اس حدیث کی بیانی کرنے میں دھوکہ لگایا ہے یہ فرض صاحب مسلم کے سر پر تھا
کہ وہ یہی ذکر کرے حدیث کا تعارض ہی قلم سے رخ کرتے مگر انہوں نے جو ایسے تعارض کا
ذکر کیا ہے تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ محمد بن اسلم کی حدیث کو نہایت قطعاً اور
یقینی طور پر ثابت اور مروی سمجھتے تھے اور تو اس میں سماعت کی حدیث کو از قبیل استصحابات
و کتابت قبیل کہتے تھے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ خدا کرتے تھے۔

فرض ہے کہ وہ تو ایسی حدیثوں پر غلبہ رکھتے ہیں کہ ہر ایک آدمی سمجھ سکتا ہے کہ کسی حدیث
کے لوگوں نے وہاں موجود کے بارے میں ہرگز اس بات پر اتفاق نہیں کیا کہ وہ آخری زمانہ
میں نے گاہے گاہے مریم کو قتل کر کے گا بلکہ وہ تو ابین صیاد کو ہی
وہاں موجود سمجھتے رہے اور یہ بات خود ظاہر ہے کہ جب انہوں نے ان صیاد کو وہاں
موجود نہیں کیا اور پھر وہی اپنی زندگی میں لیا کہ وہ مشرف باسلام ہو گیا اور پھر
یہ بھی دیکھ لیا کہ وہ مدینہ منورہ میں فوت بھی ہو گیا اور مسلمانوں نے اس کے جنازہ کی نماز
پڑھی یہی صورت میں ہوئی کہ ان باتوں کو بھرا بھرا یا احتقاد ہو سکتا تھا کہ
سچی مریم آخری زمانہ میں وہاں موجود کے قتل کرنے کے لئے آسمان سے آئیں گے
کہ وہ وہ جگہ تک پہنچے ہی وہاں موجود کا فوت ہو جانا تسلیم کر چکے تھے پھر اس
احتقاد کے ساتھ یہ وہی احتقاد کیے ہوئے ہو گئے کہ ان کو سچا مریم کے آسمان
سے آنے اور وہاں موجود کے قتل کرنے کی اطلاع ہوئی تھی یہ تو صریح اجتماع فتویٰ
ہے اور کوئی نا شرمندہ اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد احتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔

کے رنگ میں ہیں اس لئے انہوں نے اپنے اپنے شہد میں اپنی بیعت سے اشد تاکید کی ہے
 اور یہ تہیہ ہوا کہ ان اشد میں تہیہ نہیں کیا گیا کہ عدالت کا ہر ہے کہ کسی پیر اور شہد
 سے عدالت میں نہ ان کی کوہ میں ہو کہ تہیہ نہیں ہوتا۔ ان کے لئے یہ بھی ہے کہ یہ عدالت
 ہو کہ عدالت کے طور پر ان میں ان کا ہونا ہے۔ اس کا کام ہے کہ تہیہ تہیہ ہوتا ہے
 اور یہ فیصلہ کہ ہم کہہ گئے ہیں ہم شہد میں سے کہہ گئے ہیں فرق کر سکیں اور کہہ گئے ہیں
 کہ ان میں سے ہے یہ اشد اور صاحب کے تہیہ کے لئے ہیں اور یہ اشد اور اپنے شہدوں
 کی تہیہ نہیں ہے میں وہ کسی نے اپنے صاحب کی تہیہ نہیں کر سکتے ہیں۔ تو مانع ہے
 کہ یہ فیصلہ نہایت آسان ہے ہر تہیہ طریق فیصلہ ہے کہ ان کے پیر اور شہد ان سے تہیہ
 کالی ہوا ہے جو ان صاحب کے ساتھ ہے ہونے پر تہیہ نہیں ہو اور اگر عدالت ہو کہ عدالت
 سے تہیہ نہیں ہوں اور ان صاحب کے تہیہ ہی تہیہ ہونے کا ہوتا ہے۔ اور ان کی عدالت
 میں انہوں نے تہیہ نہیں کیا بلکہ اس کی عدالت کا ہر کی تو اس عدالت میں وہ ہیں
 اور ان کے تہیہ کے لئے کہ ان صاحب کی تہیہ اس لئے کہ ان پر تہیہ ہونا ہے کہ عدالت
 اس لئے ہی تہیہ ہونا ہے کہ عدالت ہوتے تہیہ اس کے لئے کہ ان کا تہیہ ہونا ہے تہیہ
 اور اس عدالت میں وہ اشد اور ان کے تہیہ ان صاحب کے تہیہ ہونا ہے

تہیہ ہونا ہے یہ تہیہ ہونا ہے کہ عدالت کے تہیہ ہونا ہے اور ان تہیہ ہونا ہے
 ہر تہیہ ہونا ہے کہ عدالت کے تہیہ ہونا ہے کہ ان کے تہیہ ہونا ہے
 اور ہر تہیہ ہونا ہے کہ عدالت کے تہیہ ہونا ہے کہ ان کے تہیہ ہونا ہے
 یہ تہیہ ہونا ہے کہ عدالت کے تہیہ ہونا ہے کہ ان کے تہیہ ہونا ہے
 تہیہ ہونا ہے کہ عدالت کے تہیہ ہونا ہے کہ ان کے تہیہ ہونا ہے
 تہیہ ہونا ہے کہ عدالت کے تہیہ ہونا ہے کہ ان کے تہیہ ہونا ہے
 یہ تہیہ ہونا ہے کہ عدالت کے تہیہ ہونا ہے کہ ان کے تہیہ ہونا ہے

ست پین 30 سے 33 صفحہ 10 ط 142 لاہور کی کتاب خانہ 278

حقیقت میرے ہی قلم سے نکلی ہے۔ چنانچہ وہ عبادت جو آپ نے محض جسطازی
 کی طرف منسوب کر دی ہے وہ یہ ہے۔ "براہین احمدیہ کی مشکوٰۃ سے مجھے بہت
 دل سے خدا کی طرف سے یہ خبر مل چکی تھی کہ اس سے زلزلہ مراد ہے تاہم میں نے قسم کی
 کوئی اور ذائقہ کے خوف سے اس کو چھپایا اور عربی کا ترجمہ اردو میں کر کے شائع نہ کیا۔ اور میں
 میں اس سے خدا کے گناہ کیوں کا ترکب ہوا۔ اور ہمیشہ میں تک اسی گناہ پر قائم اور
 "مترجم" اے مغربی ہیکل: کیا اب بھی ہم نہ کہیں کہ جھوٹے پر خدا کی نعمت جس نے
 عبادت بنا کر میری طرف منسوب کر دی۔ اے نعمتِ دل ظالم! تجھے مولوی کہلا
 لکھم نہ آئی کہ تو نے ناحق اس قدر میرے پر جھوٹ بولا۔ کیا تو دکھلا سکتا ہے
 میرے اشتہار لکھی ۱۹۰۵ء میں یا کسی اور اشتہار یا کسی دوسرے میں یہ عبارت موجود
 ہے جو تو نے لکھی: لعنة الله على الكاذبين۔

جبکہ میں لوگوں کو متنبہ رہنا چاہیے کہ جو ایسے لوگوں کو مولوی اور یا متذکرہ سمجھ کر
 ان کے قتل پر عمل کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ یہ حال ہے ان لوگوں کی دیانت کا اور جھوٹے
 کے کلم میں تاقت مزید ہوتا ہے۔ اس نے مولوی صاحب موصوف کا یہ بیان بھی متاثر
 سے بھرا ہوا ہے۔ چنانچہ وہ اخبار مذکور کے صفحہ پانچ کالم نمبر ۱۰ میں پندرہویں سطر و
 "مترجم" سطور میں میرے اشتہار کی عبارت یہ لکھتے ہیں کہ "میں نے براہین احمدیہ میں
 اس زلزلہ کی خبر دی تھی اور اگرچہ اس وقت اس خلاق عبادت بات کی طرف ذہن منتقل
 ہو سکا۔ لیکن اب میں پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ آنیوالے
 زلزلہ کی نسبت نہیں جو اس وقت نظر سے مخفی رہ گئیں۔"

اب ناظرین خود دیکھ لیں کہ اس عبارت مذکورہ بالا کا یہی مطلب ہے کہ اس زمانہ
 میں کہ جب براہین احمدیہ کے لکھنے کا زمانہ تھا ذہن اس طرف منتقل نہ ہو سکا کہ زلزلہ
 کے مراد حقیقت زلزلہ ہے اور یہ امر اس وقت نظر سے مخفی رہا اور اب ہمیشہ میں

اپنے کے سر پر لندی کا کلاہ تھا اور گودا سپور کے مقدس میں زری واہ لنگی تھی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت خلیفہ اول کا دوسرا نکاح خود پیر صاحب کی بیٹی سے

تھا نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ عام طور پر حضرت صاحب کے سر پر سفید لٹل کی پگ تھی

جس کے اندر زم زمی لٹنی پٹی بنا کرتی تھی۔

پیشہ انشاء اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی محمد باہیم صاحب جھاپوری نے مجھ سے فرمایا

کیا ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت

کی والدہ کی اشرف تھائی نے صدیق کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضرت

فرمایا کہ خواتین نے اس جگہ حضرت پیلے کی الوہیت توڑنے کے لئے ماں کا ذکر کیا

صدیق کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے۔ جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں بیروانی

سلام آگیاں ماں جس سے تصور کا ثابت کرنا ہوتا ہے کہ سلام کہنا ہی طرح

میں اصل تصور حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم

کا اظہار۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ پنجابی کا معروف محاورہ بیانی کاٹنے سلام ہے اس لئے

صاحب کو الفاظ کے مستحق کچھ سوچ گیا ہے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب

نہیں تھا کہ تصور باشد حضرت مریم صدیق نہیں تھیں بلکہ فرمن ہے کہ حضرت

ذکر سے خواتین نے کی اصل فرمن ہے کہ حضرت بیٹے کو منان ثابت کہ سے

پیشہ انشاء اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی محمد باہیم صاحب جھاپوری نے مجھ سے فرمایا

کیا کہ ایک دفعہ یام علیہ السلام میں نماز عجم کے لئے سہا قلعے میں تمام لوگ سمانہ کے

لوگ جن میں خواجہ کمال الدین صاحب بھی تھے۔ ان کو مشعل پر راج آب مسجد میں

ہیں اور پیلے ہندوؤں کے گھر تھے نماز ادا کرنے کے لئے چلے گئے۔ اس پر

مکان نے گالیاں دینا شروع کر دیں کہ تم لوگ یہاں شہد باکھانے کے لئے آئے

مکان گرانے لگے۔ یہ عرض کیا کافی عرصہ تک ہندو بانی کرتا رہا۔ خانہ سے سلام پیر

علیہ السلام نے فرمایا کہ بدست مسجد میں جاؤں۔ چنانچہ بدست آگئے اور پھر

میرت المہدی جلد سوئم ص 220 از مرزا بشیر احمد صاحب ساکن مرزا آباد دہلی

شخص جو مجھ کہتا ہے کہ میں مسیح ہی ہوں اس کی حوت نہیں کرتا۔ بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اسکے چاروں
 ہاتھوں کی بھی حوت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ہاں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ
 میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی مشیروں کو بھی مقدمہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ سب بزرگ یہی ہم تہل
 کے پیٹ سے ہیں۔ اور ہم کی وہ شاہی ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر
 بزرگی قوم کے نہایت اصول سے اہر گل کے نکاح کر لیا۔ گو ایک اعتراض کرتے ہیں کہ یہ نہایت تعلیم
 قدرت میں عمل میں کیا تو نکاح کیا گیا۔ یہ توئی پوتے کے بعد کو کہیں تا حق توڑ گیا اور تعدد ازدواج کی کوئی
 بنیاد قائم کی۔ یعنی باوجود یہ صفت نکاح کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر دوسری بیوی کو بوجہ
 نکاح کے نکاح میں کہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوراً نہیں ہو سکتیں۔ اس صفت
 میں وہ لگ قابل رہتے تھے۔ نکاح بالاعتراض۔

ابن سب باتوں کے بعد یہ نہیں کہتا ہوں کہ یہ صفت حلال کر دے۔ بلکہ ہم نے ظاہری طور پر صفت
 کوئی جو ظاہر ہے صبر نہیں۔ خود تمہارے دلوں کو کھینچ دے اور اسی کے ساتھ تم سے معاملہ کرے گا۔
 دیکھو میں یہ کہتا ہوں کہ صبر سے سبکدوش ہو جاؤں کہ گناہ ایک مذہب ہے اس کو مت کھاؤ۔ نکاح
 کی صورت ایک گندی صفت ہے اس کو بچو۔ ڈھکرو۔ تا کہیں طاقت ملے جو شخص دھاکے وقت خدا کو
 ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا۔ بجز وہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں تو نہیں۔ جو شخص
 مجھ سے اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں
 پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں تو نہیں ہے۔
 جو شخص حقیقت میں کو دنیا پر مقدم نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص
 آپ سے طرد ہے ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدی سے یعنی شراب کے اور قمار بازی سے۔ بد نظری سے

پہنچا۔ یہ مسیح کے چکر بھائی اور دو بیٹے تھے۔ یہ سب مسیح کے حقیقی بیٹے اور حقیقی بیٹے تھے۔
 سب بیٹے اور بیٹے کی اولاد تھی۔ ہر بیٹے کی نام ہیں۔ یسوع۔ یعقوب۔ شمعون۔ یوحنا۔ اور دوسرے نام
 یہ تھا۔ یہ سب ایک کتاب یا سترک یا کدوس مستوفیہ میں ہیں۔ ان کی اولاد ہے۔ ۱۹۱۹ء

شخص جو مجھ کہتا ہے کہ میں مسیح ہی ہوں میری حجت نہیں کہتا بلکہ مسیح تو اسکے چاروں
 ہاتھوں کی بھی حجت کرتا ہے اور کیونکہ پانچوں ایک ہی ہاتھ کے بیٹے ہیں۔ نہ موت ہی خود بلکہ
 میں تو حجت کسی کی وہ خود حقیقی، مشیروں کو بھی مقدر سمجھتا ہوں کیونکہ سب بزرگ پر ہم تسلیم
 کے پیٹ سے ہیں اور ہم کی وہ شاہی ہے جسے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر
 بزرگی قوم کے نہایت امور سے ابوجعل کے نکاح کر لیا گیا اور اس کو تمہاری کہہ خلافت تسلیم
 قدرت میں عمل میں کیونکہ نکاح کیا گیا اور حلال ہے کہ ہر دو کہیں تعلق آکر گیا اور متعدد اور ایک کی
 بنیاد ملی گئی۔ یعنی باوجود برکت نکاح کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر ہم کہیں دوسری بیوی کر پوت
 نکاح کے نکاح میں آئے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ سب مجھ میں نہیں رہیں سکتیں۔ اس صورت
 میں وہ لوگ قابل رحم تھے قابل اعتراض۔

ابن سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ بت نہیں کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت
 کر لی جو ظاہر ہے پھر نہیں۔ خود اہلکے دلوں کو کیسے اور اسی کے ساتھ حق تم سے معاملہ کر گیا۔
 دیکھو میں یہ کہہ کر فریضہ تبلیغ سے شکر و شکر ہوا ہوں کہ گناہ ایک نہ ہر ہے اس کو مت کھاؤ غلام
 کی تفریق ایک گندی موت ہے اس کو بچو۔ ڈھاکہ و تاجپس ملقت ملے جو شخص دعا کے وقت خدا کو
 ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وہ وہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں تو نہیں جو شخص
 جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں جو شخص دنیا کے لالچ میں
 پھنسا ہوا اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں تو نہیں جو
 جو شخص حقیقت میں کو دنیا پر مقدم نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں جو شخص
 اپنے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بھلے سے یعنی شراب سے اور قمار بازی سے بد نظری سے

مستثنیات۔ مسیح کے چکر چلائے اور وہ نہیں تھیں۔ سب ایسے کے حقیقی بیٹے اور حقیقی بیٹے ہیں
 سب ایسے اور میری اہلکے ہر ایک کے ہر ایک میں۔ بیعت مقربہ۔ بیعت مقربہ۔ بیعت مقربہ اور بیعت مقربہ
 یہ تھیں آئیے۔ دیکھو کتاب پانچوں کی حجتیں اور بیعت مقربہ اور بیعت مقربہ اور بیعت مقربہ اور بیعت مقربہ

ہے لوگ سال بھر کی ہادی۔ اور قریب صاحب اپنی کتاب وقائع عالمگیری میں یہ بھی ثابت کرتے ہیں

ہجرت
۱۰۰۰

یہ لوگ کہنے میں قریب کے ہمراہ ہیں یہ بھی ہوتے دکھاتا۔

تیسواں فریق یہ ہے کہ مختلف کی شکل میں اس میں سے بہت قسمیں ہیں۔ گراہ جنت میں ہیں کہ
یہ مختلف کیفیات کے ساتھ کئی کئی ہوتے ہیں گھبراہٹوں کو جو ہر صنف میں کا لاجا تاگ اور
سیاہی میں بہر شاہر معلوم ہو گا کہ وہ دل دلی اظہار کریں لوگ ایک ہی صفائی میں سے ہیں۔
چوتھا فرقہ مختلف کی شکل میں ہے۔ انھوں نے کہے کرتے اور چتے ہادی وضع اور یہی
اس میں لکھیں گاہے میں کا اہل میں ہی لکھا ذکر ہے۔

پانچویں فرقہ اس کے وہ موم ہیں جو یہ ہیں سے بہت قسمیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل کا نام اور
شکل میں کچھ ہیں۔ فرقہ نہیں جگتے اور ان کے منسوب سے بائبل کے تو یہی انہیں کہتے ہیں۔ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کا اپنے منسوب بیعت کے ساتھ قبل شام کے پیرا اس میں اس پر چند خیالات ہیں۔ مگر
ان میں سبھی کے بعض قبائل ہیں یہ مختلف مختلف کی اپنے منسوب سے اور سے زیادہ ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ
بعض قبائل شام سے ہیں جن کو یہ جانتے ہیں کہ یہاں سے جگتے جگتے میں بات کو مثال دیتے ہیں
کیونکہ یہ لوگ اور لوگ ایک قسم کا ناکارہ ہوتے ہیں میں ہی ہے ہر جگہ ہوتا ہے۔
چھٹا فرقہ انہوں نے جو ہر ہے کہ مختلف کا یہ ہیں کہ قبیلے ہر صاحب استیلا ہے ان کے
نہایت ہونے کی گاہ ہے۔ یہ لوگ ہر صنف میں سے ہر جگہ ہوتے ہیں ان کے ہر موم ہے
ان کے باب ۹ آیت ۳۷ میں قبیلے کا ذکر ہے۔ اور بنی اسرائیل میں سے تھا۔ اس میں ہے کہ ان کو
اس قبیلے کی تعداد میں سے کوئی اور قبیلے ہو گا۔ جو ان میں ہو گیا ہو گیا کہ مسلمان ہونے والے کا کوئی مقام
ہو گا اور ان میں سے ہو گا۔ اور ہر بیعت کے ساتھ اس کا نام ہے قبیلے کے کچھ قبائل ہیں
ایک ایسے قوم کے ہر قبیلے کا نظارہ ہوتا ہے جو سے ہر جگہ ہر قبیلے اور قبائل میں سے ہیں۔
اور ہر قبائل ہے کہ یہ قبیلے کا نظارہ انہوں نے اپنے ہاں سے تھا کہ ان کا صاحب استیلا ہے پہلی قبیلے
آیت ۲۹ کی یہ بہت ہے۔ اور ہر قبیلے پیدا ہوا اور قبیلے سے ساکن پیدا ہوا اور قبائل سے جو ہیں۔
مختلف فرقہ انہوں نے ہیں۔ جیسا کہ سرحدی انہوں نے نہ رہے اور قبائل اور فرقہ اور
ان کی کئی کئی قبائل اور کئی قبائل اور دوسرے قبائل انہوں نے قبائل اور قبائل اور قبائل اور
مشاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ تمام قبائل وہی ہیں جو تہذیب اور دوسرے قبائل میں اس میں قبائل اور قبائل اور
مگر قبائل فرقہ انہوں نے جو ہر سے ہر قبائل کی صفات اور صفات اور صفات اور صفات اور
کہ تہذیب معلوم ہو گا کہ ہر صنف کی مختلف قبائل میں ہو رہی ہیں۔ اور یہ رائے میں ایک
صاف ہے کہ کئی قبائل نے ہر قبائل میں یہ ہے۔ ہر قبائل میں یہ ہے کہ کئی قبائل میں یہ ہے
صاف میں اس میں ہر قبائل میں ہر قبائل میں ہر قبائل میں ہر قبائل میں ہر قبائل میں
قبائل ہے جو قبائل میں ہر قبائل میں ہر قبائل میں ہر قبائل میں ہر قبائل میں

74 معجم دہلی خزائن جلد 14 صفحہ 300 اور مرزا قادیانی یہ حوالہ صفحہ 290 پر درج ہے

اپنے کے سر پر ندی کا کلاہ تھا اور گودا سپور کے مقدور میں زری وقت لگتی تھی۔

خانکد عزمیٰ کتاب ہے کہ حضرت خلیفہ اولیٰ کا دوسرا نکاح خود پیر صاحب کی بیٹی سے ہوا تھا نیز خانکد عزمیٰ کتاب ہے کہ عام طور پر حضرت صاحب کے سر پر سفید مٹلی کی بڑھی ہوتی تھی جس کے اندر زم زمی لٹھی ہوا کرتی تھی۔

۸۰۱
پسند اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی محمد باہیم صاحب بجاپوری نے مجھ سے ہندو یہ تقریر بیان کیا ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت میری والدہ کی والدہ کی اشرقتائے نے صدیق کے نقطہ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خواتمائے نے اس جگہ حضرت بیٹے کی الوہیت توڑنے کے لئے ماں کا ذکر کیا ہے اس صدیق کا نقطہ اس جگہ اس طرح آیا ہے۔ جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں بھروائی گائے سلام آگھاں فال، جس سے قصود کا اثبات کرنا ہوتا ہے کہ سلام کہنا اسی طرح اس بات میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے ذکر مریم کی حدیث تیس کا اظہار۔

خانکد عزمیٰ کتاب ہے کہ پنجابی کا معروف محاورہ بھائی کا بیٹے سلام ہے اس لئے شاید پیر صاحب کو ان الفاظ کے متعلق کچھ سہو ہو گیا ہے۔ نیز خانکد عزمیٰ کتاب ہے کہ حضرت صاحب کو حضرت نہیں تھا کہ قصود باللہ حضرت مریم صدیقہ نہیں تھیں بلکہ عزمیٰ ہے کہ حضرت بیٹے کی والدہ کا ذکر سے خواتمائے کی اصل عزمیٰ ہے جگہ حضرت بیٹے کو ہنسان ثابت کرے۔

۸۰۲
پسند اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی محمد باہیم صاحب بجاپوری نے مجھ سے ذرا یہ تقریر بیان کیا کہ ایک دفعہ یام علیہ میں نماز جمعہ کے لئے چھپا قلعے میں تمام لوگ سمانہ سکے تھے۔ تو کچھ لوگ جن میں خواجہ کمال الدین صاحب بھی تھے۔ ان کو مشعل پر درج آب مسجد میں شامل ہو گئے ہیں اور پہلے ہندوؤں کے گھر تھے) نماز ادا کرنے کے لئے چرہ لگے۔ اس پر ایک ہندو مالکان نے گالیاں دینا شروع کر دیں کہ تم لوگ یہاں شہد باکھانے کے لئے آہاتے ہو اور یہاں مکان گرانے لگے ہو عرض کیا کافی عرصہ تک ہندو بانی کرتا رہا۔ تاہم سے سلام پیر تھے ہی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ بدست کہ میں آجائیں۔ چنانچہ دوست آگئے اور ہندو مع ملتے ہوئے

شخص جو مجھ کہتا ہے کہ میں مسیح ہی ہوں اور میری موت نہیں کرتی بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اسکے چاروں
 بھائیوں کی بھی موت کرنا ہوتی ہے کیونکہ پانچوں ایک ہی ہیں۔ نہ موت اسی قدر بلکہ
 میں تو حضرت مسیح کی وہی حقیقت ہوں، مشیروں کو بھی مقتدر سمجھتا ہوں۔ کیونکہ سب بزرگ عظیم تہل
 کے پیٹ سے ہیں اور ہم کی وہ شان ہے جس کی ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر
 بزرگوں قوم کے نہایت اصول سے اس عمل کے نکاح کر لیا۔ گو ایک اعتراض کرتے ہیں کہ بر خلاف تعلیم
 قدرت میں عمل میں کیونکر نکاح کیا گیا۔ یہ توئی پوچھ کے بعد کہیں تا حق توڑ گیا اور تعدد ازدواج کی کوئی
 بنیاد ملے گی۔ یعنی باوجود یہ صحت خواہی پہلی ہی کے ہونے کے پھر میرے کہیں رہتی ہوئی کہ یہ صحت
 خواہی کے نکاح میں کہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبور ہیں نہیں جو کچھ میں مانگتیں۔ اس صحت
 خواہی کے قابل ہم تھے۔ ظاہر ہے اعتراض۔

ابن سب باتوں کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ صحت خیالی کہہ کہ ہم نے ظاہری طور پر صحت
 کوئی یہ ظاہر ہے جو نہیں۔ خود تمہارے دلوں کو کھینچو اور اس کے اندر حق تم سے حواظ کریگا۔
 دیکھو میں یہ کہہ کر فریضے تبلیغ سے سبکدوش ہوا ہوں کہ گناہ ایک مذہب ہے اس کو مت کھاؤ خدا
 کی طرف ایک گندی صحت ہے اس کو بچو۔ وہاں کہہ دو کہ تمہیں طاقت ملے جو شخص دعا کے وقت خدا کو
 ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا۔ مجبور وہ وہ کی مستثنیٰ کے وہ میری جماعت میں تو نہیں۔ جو شخص
 جوڑے اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دنیا کے لالچ میں
 پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں تو نہیں ہے۔
 جو شخص حقیقت میں کو دنیا پر مقدم نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص
 آپسے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدی سے یعنی شراب اور قمار بازی اور بد نظری سے

پہلے سے۔ یہ مسیح کے چکر بھائی اور دو بیٹی تھیں۔ یہ سب مسیح کے حقیقی بھائی اور حقیقی بیٹی تھیں۔
 سب صحت اور ہم کی طرف تھے۔ چار بھائی تھے۔ نام ہیں۔ یوحنا۔ یعقوب۔ یحییٰ۔ اور وہ بیٹی کے نام
 یہ تھا آسیہ۔ یہ کتاب پانچوں کے متعلق ہے۔ ان کے بارے میں اور کچھ ہے۔

کشتونہ صفحہ 20، مجلہ حلالی خزانہ، جلد 19، صفحہ 18 (ماہنامہ) از مرزا قادیانی

یہ جگہ صفحہ 289 پر درج ہے

چشمہ

۳۵۵

تو جیسا کفر منکر پر نہ لاتے۔ خدا تو ہمیں یہ تخریب دیتا ہے کہ تم اس رسول کی کال پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے تفریق کہوت اپنے اندر جمع کر سکتے ہو۔ تو تم صرف ایک نبی کے کہوت حاصل کرنا کفر جانتے ہو۔

غرض آپ پر لازم ہے کہ اس راہ کی طرف توجہ کرو کہ کیونکر ایک پتھر مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے چٹا بنا دیا ہو سکتا ہے۔ پس یاد رہے کہ وہی پتھر مذہب ہے جس کے ذریعہ سے خدا کا پتہ لگتا ہے۔ دوسرے مذہب میں صرف انسانی دانشیں پیش کی جاتی ہیں۔ گویا انسان کا خدا پر احساس ہے جو اس نے اس کا پتہ دیا۔ مگر اس قسم میں خود خدا تعالیٰ ہر ایک ناناہ میں اپنی تَنَافُؤُ وِجُود کی گواہی سے اپنی ہستی کا پتہ دیتا ہے۔ جیسا کہ اس ناناہ میں بھی وہ مجھ پر ظاہر ہوا۔ پس اس رسول پر ہزاروں سلام اور برکات جس کے ذریعہ ہم نے خدا کو شہادت کیا۔ بخوشی دوبارہ انہوں سے لکھا ہوں کہ آپ کا یہ قول کہ حضرت مریم کا تخت باران ہونا آپ پر بد اثر ڈالتا ہے میری نگاہ میں آپ کی بہت عداوت ظاہر کرتا ہے۔ اس بے پردہ اعتراض پر پہلے ہمارے بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ اگر استخوان کے رنگ میں یا لہ بنا کر خدا تعالیٰ نے مریم کو ہمدرد کی ہمشیر و شہرہ لڑا تو آپ کو اس سے کیوں تعجب ہوا۔ جبکہ قرآن شریف میں بار بار بیان کر چکا ہے کہ باران نبی حضرت لویا کے وقت میں تھا۔ اور یہ مریم حضرت عیسیٰ کی والدہ تھی جو چودہ سو برس بعد باران کے پیدا ہوئی۔ تو کیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ جن واقعات سے بے خبر ہے اور خود ہاتھ اس نے مریم کو باران کی ہمشیر و شہرہ لڑنے میں غلطی کی ہے کس وجہ کے خدوٹ طبع ہے اور اس کی ہمدردی اور عنایت کر کے خوش ہوتے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ مریم کا کوئی بھائی جو جس کا نام باران ہوا۔ وہ مریم سے ہم نوائے کو لازم نہیں آتا۔ مگر یہ اول اپنے گریبان میں منہ نہیں ڈالتے اور نہیں دیکھتے کہ انہیں کس قدر اتر عنایت کا نشانہ ہے۔ لیکن یہ کس قدر اعتراض ہے کہ مریم کو بیگن کی قدر کر دیا گیا۔ اور ہمشیریت اللہ کی خدام ہو۔ اور تمام عمر خاندانہ کے لیے جب چھ مدت پہنچنے کا عمل نمایاں ہو گیا۔ تب اس کی حالت میں ہی

۲۳

قوم کے ہندگوں نے مریم کا پوسٹ نام ایک عقد سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی
 ایک ماہ کے بعد مریم کو طیار پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔ اب
 اعتراض ہے کہ اگر حقیقت سچوہ کے طور پر یہ عمل تھا تو کیوں وضع عمل تک مبر نہیں کیا گیا
 فقرا اقران یہ ہے کہ بعد تو یہ تھا کہ مریم صلت اہمراہیل کی خدمت میں رہے گی پھر کوئی عقد
 کر کے وہاں کو خدمت بیت المقدس سے الگ کر کے پوسٹ تبار کی بیوی بنایا گیا؛ تیسرا
 اعتراض ہے کہ توہیت کے دوسے باطل حوام نہ ناجائز تھا کہ عمل کی حالت میں کسی صورت کا
 نکاح کیا جائے۔ پھر کہیں خلاف حکم توہیت مریم کا نکاح میں عمل کی حالت میں پوسٹ سے
 کیا گیا۔ نہ کہ پوسٹ اس نکاح سے نکلے تھا اور اس کی پہلی بیوی موجود تھی۔ وہ لوگ جو
 خود فطوح سے حکم میں شاید تین کر پوسٹ کے اس نکاح کی اطلاع نہیں فرماتے بلکہ
 ایک اعتراض کا حق ہے کہ وہ یہ گمان کرے کہ اس نکاح کی یہی وجہ تھی کہ قوم کے ہندگوں
 کو مریم کی نسبت ناجائز عمل کا مشبہ پیدا ہو گیا تھا۔ اگر ہم قرآن شریف کی تعبیر کی رو
 سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ عمل معنی خدا کی قدرت سے تھا، خدا تعالیٰ یہودیوں کو قیامت
 کا نشان دے گا جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کپڑے کوڑے خود بخود پیدا ہو
 جاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی بغیر باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ کی
 میں پیدا ہونے سے کوئی زندگی حق کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قوی سے
 محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ مقتضی حضرت مریم کا نکاح محض مشبہ کی وجہ سے ہوا
 تھا۔ وہ نہ جو صورت بیت المقدس کی خدمت کرنے کے لئے مذکور ہو چکی تھی اس کے نکاح کی
 کیا ضرورت تھی۔ انہوں نے اس نکاح سے بڑے فتنے پیدا ہوئے اور یہود نابکار نے یہاں تک
 کے شبہات شائع کئے۔ پس اگر کوئی اعتراض قابل عمل ہے تو یہ اعتراض ہے کہ مریم کا
 بلکہ بھائی قرار دینا کچھ اعتراض ہے۔ قرآن شریف میں تو یہ بھی لفظ نہیں کہ بلکہ بی بی
 مریم کشیرو تھی۔ صحت بلکہ کا نام ہے نبی کا لفظ وہاں موجود نہیں۔ اصل بات یہ ہے

۶۰

عجیب قدرت دکھاتا ہے کہ جب امام مذکور سبالت ذار نزار گھروا ہیں آیا تو اثر امام
پر عکس پایا اپنے لڑکے کے آٹا رند بھوت دیکھے غرض کہ موزنہ منخوس سے یکے لگتا ہے جتنا
کہ دم بدم لڑکے کو آرام ہونے لگا۔ جب لوگوں نے عجیب الذمات صاحب را یہ فرمایا
لفظ ہندو کی لیاقت کا ہے، اکی بنسی اڑانی تو جواب دیا کہ امام قلعہ نہیں ہو سکتا
دائیم یہ بچہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ تمام حقائق پر اقرار کر یہ کہ۔

اب دیکھنا چاہیے کہ وہ کبھی جو ولدا لڑکا کہلاتے ہیں وہ بھی بھوٹ بولتے ہوئے
شرکتے ہیں مگر اس آریہ میں اس قدر بھی شرم باقی نہ رہی۔ میں تو میں اس میں نہیں کے
شریف و امین لوگ ہیں وہ کیا کچھ ترقیاں نہیں کریں گے۔ اب اس نیک ذات کو یہ
غرض ہے کہ ایک جلسہ کرا کر ہمارے مدبروں ہستان کی تصدیق کراوے تا اصل باہی
کو حلف سے پوچھا جائے اور اس نے اصل ہستان کے لئے نہ موت ہم اس راوی کو حلف
دیں گے بلکہ آپ بھی حلف اٹھائیں گے فریقین کے حلف کا یہ مضمون ہو گا کہ اگر
پہلے اپنے حافظہ کی پوری یادداشت سے باورہ کہ پیش میں نہ بیان نہیں کیا تو
اے خدا نے قادر مطلق اور اسے پیش سر شکتی مان ایک سال تک اپنے قلم سے
ایسی میری بیخ کنی کرا اور ایسا ہیبت ناک مذاہب نازل فرما کہ دیکھنے والوں کو حیرت
اور پھر اگر ایک سال تک آسمانی مذاہب اصل راوی منظور را تو ہم پتے پتے ہونے کا خواہاں
دیدیں گے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ خدا تالے ایسے ہستان صریح کو بے فیصلہ نہیں چھوڑے
گا۔ یہ تو ہمارے لئے اور ایک ملہم من اللہ کے لئے ممکن بلکہ کثیر الواقع ہے جو کوئی
نواب یا امام ششہ طور پر معلوم ہو جس کی احتمالی طوہ پرکھی گئے جائیں مگر ان
کو قلعہ طور پر نہیں امام ہو گیا کہ دین محمد جان محمد کا لڑکا اب مرے گا اس کی قبر کو

۲۸۶

معلوم نہیں کہ کہاں تک خدا تعالیٰ کے علم میں میرے ایام و عورت کا سلسلہ پورا سلسلہ میں لوگ باوجود مولوی کہلانے کے یہ کہتے ہیں کہ ایک خدا ہوا لہذا اور جھوٹا ہمہ ہونے والا اپنے ابتدائے افترا سے تیس سال تک بھی زندہ رہ سکتا ہے اور خدا اس کی نصرت اور تائید کر سکتا ہے اور اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کرتے۔ اسے بیگ ٹوٹو! جھوٹ بولنا اور گواہی دینا ایک برابر ہے۔ جو کچھ خدا نے اپنے لطف و کرم سے میرے ساتھ معاملہ کیا یہاں تک کہ اس مدت و زیاد میں ہر ایک دین میرے لئے ترقی کا دل تھا۔ اور ہر ایک مقدمہ میرے تباہ کرنے کے لئے اٹھایا گیا خدا نے دشمنوں کو روکا کیا مگر اس وقت اور اس تائید اور نصرت کی تمہارے پاس کوئی نظیر ہے تو پیش کرو۔ ورنہ بموجب آیت لَوْ تَقُولُ عَلَيْنَا يَهْدِيْنَا لَشَاءَ نَبِيٌّ مِّثْلُكَ لَئِنْ كُنَّا لَنَرِيكَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذِبًا مُّبِينًا

۱۹۔ انیسواں نشان یہ کہ خواجہ غلام فرید صاحب نے جو جواب بہاؤ لہو کے پیر تھے میری تصدیق کے لئے ایک خواب دیکھا جس کی بنا پر میری محبت خدا تعالیٰ نے اُنکے دل میں ڈالی اور اسی بنا پر کتاب اشارات فریدی میں جو خواجہ صاحب موصوف کے ملفوظات میں جا بجا خواجہ صاحب موصوف میری تصدیق فرماتے ہیں۔ اہل فخر کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ظاہری جھگڑوں میں بہت کم پڑتے ہیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُنکو بذریعہ خواب یا کشف یا الہام پتہ طساہی اور اسپر ایمان لاتے ہیں۔ پس جو نیک خواجہ غلام فرید صاحب پیر صاحب العلم کی طرح پاک باطن تھے اور اپنے خدا نے ان پر میری جان کی حقیقت کو لای اور کئی مولوی جیسے مولوی غلام دستگیر خواجہ صاحب کو میرا کذب بنانے کیلئے آپکے گاہوں میں پہنچے جیسا کہ کتاب اشارات فریدی میں خواجہ صاحب نے خود یہ حالات بیان کئے ہیں اور بعض غونویوں کا بھی خواجہ صاحب موصوف کے پاس خط پہنچا مگر آپ نے

۲۰۔ یہ یاد ہے کہ اگر میرے عنان الہام کو اس تاریخ سے لایا جائے جب اول صحتہ براہی اور کا کجا گیا تھا تب تو اس سلسلے سے میرے الہام کے زبیر کو ستائیس سال کے قریب ہوتے ہیں اور جب براہی اور کے چہم صحتہ سے شہ کیا جائے تو تب یہ تیس سال گزر گئے ہیں اور جب وہ زبیر لایا جائے کہ جب پہلے الہام شہد ہوا تب تیس سال ہوتے ہیں۔ منہ

ان صحابہ کے دل پر کیا کہ وہ دینہ کے بلائوں میں یہ آیت پڑھتے پھرتے تھے گویا انہی دن مناتل
پہننے تھی۔ لہذا اسلام میں یہ اجماع تمام اجماعوں سے پہلا تھا کہ تمام نئی فوت ہو
چکے ہیں۔ مگر اسی صاحب! آپ کو صحابہ کے اس اجماع سے کیا فرض۔ آپکا مذہب
و تہذیب ہے نہ کہ اسلام۔

ذہب اسلام ایسے باطل عقیدوں سے دن بدن تباہ ہوتا جاتا ہے کہ آپ لوگ خوش
ہیں۔ []

معلوم ہوا ہے کہ اجماع سے پہلے جو تمام انبیاء و پیغمبروں کی وفات پر جو بعض نادان
صحابی جن کو روایت سے کچھ حصہ نہ تھا، بھی اس عقیدے سے بے خبر تھے کہ ان انبیاء فوت
ہو چکے ہیں۔ لہذا اسی وجہ سے عتیق رضی اللہ عنہ کو اس آیت کے شتانے کی ضرورت پڑی اور
اس آیت کے شتانے کے بعد پہلے یقین کر لیا کہ تمام گزشتہ لوگ داخل قبور ہو چکے ہیں۔ اسی
وجہ سے عثمان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے، چند شعر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرثیوں میں
بنائے ہیں جن میں اس نے اس طرف اشارہ کیا ہے اور وہ یہ ہیں۔

کتبتوا لانا ناری فی حیات المناظر و من شاور بعدک فلیت فطیبت کتبت
و زعمنا تویری بالکون کی تہی تھا پس میں تو تیرے مرثیے اندھا ہو گیا۔ اب بعد تیرے جو شخص
چاہے مرے مرثیے پڑھا لے گا وہی مرے مرثیے ہی مرنے کا خوف تھا۔ جواد اللہ خیر الجزاء
محبت اسی کا نام ہے؟

• عزت ہو کر مدینہ میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر اتنا برا افسوس ہے کہ ان کا شکر نہیں ہو سکتا اگر وہ تمام
عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سہمہ نبوی میں لگائے کہ یہ آیت دستانے کہ تمام گزشتہ نئی فوت ہو چکے
ہیں تو یہ امت ہانک ہو جاتی۔ کیونکہ ایسی صورت میں اس شتانے کے مفید حمار ہی کہتے کہ صحابہ
و انہی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی مذہب تھا کہ حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کی آیت محمد
پیش کرنے سے اس بات پر کل صحابہ کا اجماع ہو چکا کہ کل گزشتہ نئی فوت ہو چکے ہیں۔

نزل اسیر

۱۲۷

نمبر

[

۱۹

لوگ کہتے ہیں کہ جیسا میں نے کہا ہے اس کے اولیٰ شکر اور ذکر کرتے تھے۔ پہلے کچھ یہ
 خیال تھا کہ جیسا کہ آسمان پر تہہ ہے جیسا کہ زمین پر جیسا کہ آسمان پر تہہ ہے جیسا کہ زمین پر جیسا کہ آسمان پر تہہ ہے
 تھا لیکن جب حضرت ابو بکر نے جس کو خدا نے علم قرآن عطا کیا تھا یہ آیت پر سعی تو سب
 سہارہ پر ہوتے ہیں انبیاء ثابت ہو گئی اور وہ اس آیت سے بہت خوش ہوئے اور
 ان کا وہ صدمہ جو ان کے پیارے نبی کی موت کا ان کے دل پر تھا جا گیا۔ اور
 عزیز کی گلیوں کو جہاں میں یہ آیت پڑھتے پھرتے تھے۔ اسی تقریب پر حسان بن ثابت نے
 شریف کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں یہ شعر بھی بتائے۔ شعر
 كُنْتُ لِلشُّوَادِ لِي كَطِرِي ۚ فَصَبِيحٌ عَلَيْكَ الشَّاطِرُ
 مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ قَالِيَتْ ۚ فَصَلِّ عَلَيْكَ كُنْتُ أَحْسَنُ
 میں تو اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسا کہ اس کی بیٹی تھا۔ میں تو تیری جدائی سے اندھا ہو گیا
 اب جو چاہے مرے ہیں وہ بیاہوں گی۔ مجھے تیری ہی موت کا ادھر کا تھا یعنی تیرے مرنے
 کے ساتھ ہم نے تیرے لیا کہ جو مرے تمام نہیں مر گئے، میں ان کی کچھ پروا نہیں۔ مگر وہ
 عجب تھا عشق اس دل میں محبت ہو تو ایسی ہو
 پھر آپ لوگ خدا تعالیٰ کو اس طرح پر شکر ادا کرتے ہیں کہ خدا تو کہتا ہے کہ ہر ایک کو جو صلیب کے
 پر ہنسنا تھا اس کی ہل کو ہم نے ایک ٹیلہ پر جوڑ دی جس میں صاف پانی بہتا تھا جو چشمے
 کی طرح تھے بہت آرام کی جگہ تھی اور جنت نظر تھی جیسا کہ فرماتا ہے وَأَوْيْنَاهُمْ مَّا أَلَيْنَا
 وَأَوْيْنَاهُمْ مَّا أَلَيْنَا۔ یعنی ہم نے وہ صلیب کے بعد جو ایک بڑی مصیبت تھی ہلکی اور ان کی
 کو ایک بڑے ٹیلہ پر جوڑ دی جو بڑے آرام کی جگہ اور پانی خوشگوار تھا جس میں خطہ کثیر
 پڑا آپ لوگوں کو عربی سے کچھ نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ آدمی کا لفظ ایسی ہو تو
 آتا ہے کہ جب کسی مصیبت پیش آئے اسے بھانپنا دیکھنا ہے۔ یہی حکم ہے تمام قرآنی شریف
 اور تمام اقوال عرب میں اور احادیث میں جو ہر دو اور خدا تعالیٰ کے کلام پر ثابت ہو کہ

المؤمنون : ۵۱

یہ جملہ نمبر 296 پر درج ہے	۱۸ ص ۱۸۱ جلد ۱۹ نمبر 127 لاہور دارالحدیث
----------------------------	--

تفسیر صریحہ تفسیر قرآن میں مذکور ہے کہ اس میں بڑے بڑے علماء نے اپنی
 بیان کی تصدیق موجود ہے اور اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو یہ تفسیر قرآن کے نزدیک ہے اسے ہی
 صاحب تفسیر لکھتا ہے کہ جو یہ تفسیر قرآن میں ناقص ہے اور اس کی کلمات پر غور نہیں کیا تو اس
 ہے۔ جو یہ تفسیر میں نقل کرنے کا لہذا تھا حدیث اور فہم سے بیعت ہی کم حصہ لکھتا تھا۔ اور
 میں کہتا ہوں کہ اگر ایسا ہو تو جو تفسیر نے جسے سے اس میں تفسیر کا مطلب ہے جیسا کہ
 اور کسی مقام میں حدیث نے ثابت کیا ہے کہ جو اس فہم حدیث کے متعلق ہیں مگر جو یہ
 قول کے سمجھنے میں غلطی لکھتا ہے اور غلطی کرتا ہے۔ یہ مستحکم ہے کہ ایک اصول کی رائے
 شرعی قیمت نہیں ہو سکتی۔ شرعی قیمت صرف اس میں ہے۔ سو ہم یہیں کہتے ہیں کہ
 اس بات پر ایمان صحابہ ہو چکا ہے کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔

اور یاد رکھنا چاہیے کہ جبکہ آیت قبل و تالی کی دو سری قرأت قبل و تالی ہونا
 جو بوجہ اصول حدیث کے حکم صحیح حدیث کا کہتا ہے یعنی ایسی حدیث جو اس حدیث کے
 سے ثابت ہے تو اس صورت میں حدیث جو اس حدیث کا اپنا قول نہ کرنے کے لئے ہے کہ اس حدیث
 سے اللہ علیہ وسلم کے نزول کے مقابل ہونگا اور جو ہے اور اس پر اور اس کا کفر تک پہنچا
 لکھا ہے۔ اور جو صورت اس حدیث میں ہے کہ جو یہ حدیث کے قول سے قرآن شریف کا اصل ہونا لازم
 آتا ہے کیونکہ قرآن شریف تو جابجا فرماتا ہے کہ جو دو نصابی قیامت تک رہی کے اس کا
 لکھی متین حال نہیں ہوگا اور جو یہ حدیث کہتا ہے کہ جو دو کا استعمال لکھی ہو جائیگا اور یہ امر
 مخالف قرآن شریف کے ہے جو قرآن شریف پر میں لکھا ہے کہ جو چاہیے کہ جو یہ حدیث کا ایک
 مذی حدیث کی طرح ہے کہ جو حدیث قرأت ثانی حسب اصول حدیث کے صورت کا حکم کہتا
 ہے اور جبکہ آیت قبل و تالی کی دو سری قرأت قبل و تالی ہونا موجود ہے اس کو حدیث صحیح کہنا
 چاہیے۔ اس صورت میں جو یہ حدیث کا قول قرآن اور حدیث حدیث کے خلاف ہے۔ غلط ہے
 نہ باطل وہی تفسیر قرآن ہے۔

۲۲۵

]

فہرست کتب حصہ ہفتم صفحہ 410 سے صفحہ 411 تک 210 اور 295

میش کی کبھی غلطی نہ ہو کر وہی اور اسلام میں یہ پہلا اصلاح تھا کہ سب نبی فوت ہو چکے ہیں۔
 غرض اس میں شریعت سے معاد ہو گیا ہے کہ بعض کم عمر بزرگ نواسے صلح میں کی روایت بھی نہیں
 تھی (جیسا اب ہر یہ) وہ اپنی غلطی سے عیسوی موجد کے آنے کی پیشگوئی پر نظر ڈال کر یہ خیال
 کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ ہی آجائیں گے۔ جیسا کہ ابتدائے میں اب ہر یہ کو بھی یہی دھوکہ
 دیا ہوا تھا۔ اکثر بتوں میں اب ہر یہ پوجی سادگی اور کئی روایت کے ایسے دھوکوں میں پڑ
 گیا کہ تھا۔ چنانچہ ایک صحابی کے آگ میں پڑ جانے کی پیشگوئی میں بھی اسکو یہی دھوکہ
 ملا تھا اور آیت **وَإِنَّمِنَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ** کے ایسے
 لئے معنی کرتا تھا جس سے گھٹنے والے کو عیسوی آتی تھی کیونکہ وہ اس آیت سے یہ ثابت
 کرنا چاہتا تھا کہ حضرت عیسیٰ کی موت سے پہلے سب پر ایمان لے آئیں گے۔ حالانکہ
 دوسری قرأت اس آیت میں **بِجَانِ قَبْلَ مَوْتِهِ** کے قبل مَوْتِهِ موجود ہے اور
 یہ عقیدہ کھلے طور پر قرآنی شریف کے مخالف ہے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی آئیگا کہ سب لوگ
 حضرت عیسیٰ کو قبول کر لیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:-
يَا عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قُمْ وَاصْبِرْ إِلَىٰ بَعْثِ رَبِّكَ وَلَا تُكْفِرْ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمَكْتُوبِينَ
الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ یعنی اسے عیسوی میں تجھے
 موت ڈونگا اور پھر موت کے بعد مومنوں کی طرح اپنی طرف تجھے اٹھاؤنگا اور پھر تمام
 جہنم سے تجھے بری کرؤنگا اور پھر قیامت تک تیرے تبصیر کو تیرے مخالفوں پر غالب
 رکھوںگا۔ اب ظاہر ہے کہ اگر قیامت سے پہلے تمام لوگ حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آئیں گے
 تو پھر وہ کون سے مخالف ہیں جو قیامت تک رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک اور مقام میں فرماتا ہے:-
وَالْقِيَامَةُ يَوْمَ الْعَذَابِ وَالْبَعْثِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ یعنی یہود اور
 نصاریٰ میں قیامت تک عداوت رہے گی۔ پس ظاہر ہے کہ اگر تمام یہود قیامت سے پہلے ہی
 حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آویں گے تو قیامت تک عداوت رکھنے والا کون رہے گا۔

لہ النساء: ۱۳۰ آل عمران: ۵۱ لہ المائدہ: ۶۵

مولوی عبداللہ غزنوی سے بہتر کبھیوں گا اور سمجھتا ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ ان کو وہ نشان دکھاتا ہے کہ جو مولوی عبداللہ صاحب نے نہیں دیکھے اور ان کو وہ معارف سمجھاتا ہے جن کی مولوی عبداللہ کو کچھ بھی خبر نہیں تھی اور انہوں نے اپنی خوش قسمت سے مسیح موعود کو پایا اور اسے قبول کیا مگر مولوی عبداللہ اس نعمت سے محروم گذر گئے۔ آپ میری نسبت کیسا ہی بدگمان کریں اس کا فیصلہ تو خدا تعالیٰ کے پاس ہے لیکن میں بد بدکتا ہوں کہ میں مہدی ہوں اور اس لٹدی میں میرا لہوہ لگایا گیا ہے جس ٹور کا وارث مہدی آخر زمان چاہئے تھا۔ میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت اتن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابو بکر کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا بکر ابو بکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عطا کی تقسیم ہے اگر کوئی نسل سے مریجا جائے تو اس کو کیا پرواہ ہے اور جو شخص مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کے ذکر پر بھروسے نالاش ہوتا ہے اس کو ذرہ خدا سے شرم کر کے اپنے نفس سے ہی سوال کرنا چاہیے کہ کیا یہ عبداللہ اس مہدی مسیح موعود کے درجہ پر ہو سکتا ہے جس کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام لگا اور فرمایا کہ خوش قسمت ہے وہ اُمت جو دہپتا ہوں گے اللہ ہے ایک نبی جو خاتم الانبیاء ہوں اور ایک مسیح موعود جو ولایت کے تمام ملکات کو ختم کرتا ہے اور فرمایا کہ یہی لوگ ہیں جو نہات پائیں گے۔ اسب فرمائیے کہ جو شخص مسیح موعود سے کنارہ کرے عبداللہ غزنوی کی وجہ سے اس سے نالاش ہوتا ہے اس کا کیا حال ہے۔ کیا سچ نہیں ہے کہ تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے صلہ اور اولیاء اور اہل اہل اہل قبول اور خویشوں میں سے کوئی بھی مسیح موعود کی شان اور مرتبہ کو نہیں پہنچتا۔ پھر اگر یہ سچ ہے تو آپ کا مسیح موعود کے مقابل پر مولوی عبداللہ غزنوی کا ذکر کرنا اور بار بار یہ شکایت کرنا کہ عبداللہ کے حق میں یہ کہا ہے۔ کس قدر خدا تعالیٰ کے احکام اور اس کے رسول پر کفر کی وصیتوں سے لاپرواہی ہے۔ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی تھی کہ عبداللہ غزنوی سے نکالا جائے گا اور پنجاب میں آئے گا اس کو تم ہلاک کرنا اور میرا سلام اس کو پہنچانا یا یہ نصیحت فرمائی تھی کہ غلبہ علیہ کے وقت مسیح موعود ظاہر ہو گا اللہ وہ نبیوں کی شان لے کر آئے گا اور خدا اس کے ہاتھ پر صلیبی ذہب کو شکست دے گا اس کی نافرمانی نہ کرنا اور اس و میری طرف سے پہنچانا؟ اور اگر یہ ہو کہ وہ آ کر نصاریٰ سے لڑے گا اور ان کی صلیبوں کو توڑے گا اور ان کے خنزیروں کو قتل کرے گا تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ علامہ مسیح موعود کی خلیاں ہیں بلکہ ضرور تھا کہ مسیح موعود نری اور صلیب کے ساتھ آتا اور مسیح بخاری میں بھی کہا ہے کہ مسیح موعود جنگ نہیں کرے گا اور نہ تو وار اوٹھائے گا بلکہ اس کا حربہ آسانی حربہ ہو گا اور اس کی ہتھیار و لائل قاطع ہوگی۔ سو وہ اپنے وقت پر آچکا۔ ہب کی فرضی مہدی اور فرضی مسیح موعود کی انتظار کرنا اور خونریزی کے زمانہ کا منتظر رہنا سراسر کوتاہی کا نتیجہ ہے جو خدا نے میرے ہاتھ پر بہت سے نشان دکھائے اور وہ ایسے قسطنطینی طور پر ظاہر ہوئے کہ تیرو سو برس کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 396، طبع جدید از مراد اکاڈمی

صفحہ 297

کہ زندگی میں تو کسی نے کسی کی ذمہ داری نہ لیا۔ نہ کہ ہم ہی درحقیقت حضرت صاحب کو نبی بنا لیا۔ اور
 رسول بنا لیا۔ بلکہ اس لئے کہ ہم حضرت صاحب سے سوچو اور علیہ السلام بنا لیا۔ اپنی کتاب انجام اتتم
 میں اس سے خلاص کی تردید فرمائی ہے۔ یہ صاحب امتیاز صاحب..... کی بات ہے..... نہایت صریحاً
 حضرت کو کہہ رہے ہیں کہ اگر کفر کنایہ نہیں ہے تو یہ وہی ملازمی سے ہے۔ یہی اہل بیت کے ہوتے ہیں کہ
 گویا میری جماعت درحقیقت مجھے رسول بنا لیا جانتی ہے اور گویا میں نے درحقیقت نبوت
 کا دعویٰ کیا ہے۔ اگر امام صاحب کی ہلکا سیج ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ حضرت کن فرمیں یہ بیان کہتا
 ہوں تو پھر وہ کسی اور کے قتل ہے جس میں شہر کو گولہ ہے کہ میں خود جرح کا شکی ہوں۔ اور اگر وہ
 بلا مسموع ہے تو پھر وہ پہلے سے لفظ ہے۔ میں نے یہ کہہ دیا کہ میں مسلمان ہوں۔ حضرت کو کہتا ہوں
 کہ یہ بدعت مغربی ہے خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن فریضہ پر ایمان
 کہ مسلمان ہے! اور گویا یہ شخص جو قرآن شریف پڑھتا ہے۔ یہ حکایت دیکھ کر رسول اللہ ص
 خانم البتین کو خانا الامامین کہتا ہے۔ وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی انصاف طلب کے بعد رسول اللہ ص
 حکم کر کے حضرت صاحب کی تعلیم حاصل کی۔ یہ ظاہر ہے کہ انہوں نے اس کی پلیدی میں نہ لیا کہ یہ
 میں پڑھا ہے۔ لا قطع اللکذری وودلو تک من غیر ہنوز اسلئے حضرت کی خواہش اور طبع اور
 اس سے بچنے کی مانند مجھے صحیح کہنا اور حق کہنے سے باز نہیں کہہ سکتی۔ نہ اہانت کر کے عبرتی
 توفیق کی تھی۔ میرے دل پر یہ یاد آتی ہے۔ مجھے اہل بیت سے سوچو اور علیہ السلام سے خاص محبت اور
 مشاکدہ قلمی تھا۔ مجھے اس وقت بھی تمام خانہ دہان کا موعود کے ساتھ دلی ملاوت ہے اور میرا ان
 سب کی گفتار رہی اپنا فرم لیتا ہوں۔ مجھے اس خانہ کی کھیل سے بڑے بڑے قطع ہوئے ہیں۔ میں
 ان کے اصلاحات کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ میرے ایک کتب تھے جو اس وقت مولانا فضل علی بن سادہ
 اہل بیت سے موعود کے خاتم کن دیکھیں۔ میں نے بے لکھ فرمایا کہ اس کا آپ ہے کہ رسول اللہ ص
 خانم البتین کی بیٹیوں میں نہیں رہتی کہ سچ موعود کی ہیں۔ پھر انہوں نے ایک ایسی ایسی کہہ دینے والا تو
 اللہ کا نام بکرو اور فرمائیے۔ وہ تو حضرت علامہ صاحب کی جو تہوں کے کلمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔
 ان حضروں نے مجھ سے کہا کہ دیا اور ان کے سننے سے مجھے ایسے تکلیف ہوئی کہ میری نظروں سے اترے
 اور تامل بیت سچ موعود میں سے ہونے کی ان کی نسبت تھی۔ نہ سب جانی رہی اور اس وقت تک
 قول شریف یہ پھر یاد آ گیا ہے

پہلو کفر از کعبہ بر خیزو کہا ما بنہ مسلمانہی نالی اینہام

المدنی نمبر ۲ ۱۹۱۵ء 3/2 ط 157 پر پانچون اقامت اسلام یہ حوالہ صفحہ 297 پر درج ہے

میرزا علی حسینی

۳۷

کیوں کہ وہاں غلطی نہ ہو سکتی تھی کہ وہاں پر غلط دیکھے جاتے تھے اور صرف غلطیوں سے اجتناب کرنے کے لیے یہ باتیں کہی جاتی تھیں۔
 کہتے تھے میں پھر ہی تھا اور ساتھ چلا گیا تھا مگر میرا خالہ زاد بھائی بھی میرا ساتھ ہی تھے حضرت سے
 سے کہا کہ ہم بھی اندر چلیں گے اس وقت کہ غلط پوسے ہو چکے تھے۔ اور ہم باہر نکلتے ہی دروازے پر پہنچے
 نہ سکتے تھے مگر حضرت صاحب نے ہماری غفلت پر ایک آدمی ڈپٹی عبدالرشید صاحب کو بلا کر باہر نکالنے کے
 کے پاس بھیجا۔ کہتا ہے میرا وہاں کے آگے میں اگر کپاہانت میں تو یہاں کو اپنے ہمراہ لے آئیں
 انہوں نے اجازت دیر ہی اور ہم سب کے ساتھ مدد چلے گئے کوئی دن ہوا تو ہم کو واپس مگر یہ سب تو
 تھا مگر یہاں کوئی کام نہیں۔ مگر حضرت صاحب ہی کی دلالتی تھی جو آپ نے یہ کیا۔

پسند اشراقیہ فی الجہت خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھ سے ہندی بیوی مبارک بیگم صاحب نے بیان کیا
 ہے کہ جب حضرت صاحب آخری سفر میں ہندو تشریف لے جانے کے وقت آپ نے ان سے کہا کہ مجھے ایک
 کام ہمیشہ دعا کرو اور اگر کوئی خواب آئے تو بچھرتا نا۔ مبارک بیگم نے خواب دیکھا کہ وہاں
 پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولیٰ صاحبین صاحب ایک کتاب لے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کتاب
 کتاب میں میرے حلق حضرت صاحب کے فہامات ہیں اور میں اب بکریوں کے دوسرے دن صبح ہلا کہ
 سے حضرت صاحب نے پوچھا کہ کیا کوئی خواب دیکھا ہے؟ مبارک بیگم نے یہ خواب سنائی تو حضرت صاحب
 نے فرمایا یہ خواب اپنی اہل کو دستانا۔ مبارک بیگم کہتی ہیں کہ اس وقت میں نہیں سمجھی تھی کہ اس کتاب
 مراد ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ خواب بہت حاسح ہے اور اس سے یہ مراد تھی کہ حضرت صاحب کی کتاب
 کا وقت آن ہو چکا ہے اور آپ کے بعد حضرت مولیٰ صاحب خلیفہ ہونگے نیز خاکسار عرض کرتا ہے
 کہ اس وقت ہمیشہ مبارک بیگم صاحب کی عمر گیارہ سال کی تھی۔ دوسری روایتوں سے یہ لگتا ہے کہ حضرت
 صاحب اس سفر پر تشریف لے جانے سے پہلے بہت مائل تھے کیونکہ حضور کو یہ احساس ہو چکا تھا کہ اس
 سفر میں آپ کو سفر آخرت پیش آئے گا ہے۔ مگر حضور نے سوائے انشاء کے کتاب کے اس کا اظہار
 نہیں فرمایا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ ہندی بیوی مبارک بیگم صاحبین کے خلاف یہی حجت ہے۔
 کہ یہ کتاب میں حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد وفات کی طرف مرجح اشارہ ہے۔

پسند اشراقیہ فی الجہت۔ حافظ نور محمد صاحب نسکان فیضی صاحب نے بیان کیا ہے کہ

نہ کہ وہ اپنی پکائی ہوئی کھانسی کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ پھر اس وقت تک کہ وہ
کھانسی سے کھینچ کر اپنے منہ میں لے کر کھانسی سے کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس وقت تک کہ وہ
ختم ہو کر رہ جائیں۔

جب یہ کھانسی سے شروع کرتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کا جواب نہ کیا اور پھر
بعض وقت کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کا جواب نہ کیا اور پھر
اس کے بعد کہہ کر پانی نہ لے کر کھانسی سے کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کا جواب نہ کیا اور پھر
کہہ کر پانی نہ لے کر کھانسی سے کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کا جواب نہ کیا اور پھر

۱۱۲

فریاد آگیا میری ماں نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس
وقت کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کا جواب نہ کیا اور پھر

وہ کہہ کر پانی نہ لے کر کھانسی سے کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کا جواب نہ کیا اور پھر
کہہ کر پانی نہ لے کر کھانسی سے کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کا جواب نہ کیا اور پھر
کہہ کر پانی نہ لے کر کھانسی سے کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کا جواب نہ کیا اور پھر

کہہ کر پانی نہ لے کر کھانسی سے کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کا جواب نہ کیا اور پھر
کہہ کر پانی نہ لے کر کھانسی سے کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کا جواب نہ کیا اور پھر
کہہ کر پانی نہ لے کر کھانسی سے کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کا جواب نہ کیا اور پھر

۱۱۳

اپنی کھانسی سے کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کا جواب نہ کیا اور پھر
کہہ کر پانی نہ لے کر کھانسی سے کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کا جواب نہ کیا اور پھر
کہہ کر پانی نہ لے کر کھانسی سے کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کا جواب نہ کیا اور پھر

کہہ کر پانی نہ لے کر کھانسی سے کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کا جواب نہ کیا اور پھر
کہہ کر پانی نہ لے کر کھانسی سے کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کا جواب نہ کیا اور پھر
کہہ کر پانی نہ لے کر کھانسی سے کہتے ہیں کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کا جواب نہ کیا اور پھر

۱۔ آجکے دن ۱۰۰۰ روپے
۲۔ آجکے دن ۱۰۰۰ روپے

الیاک لاد محامدی ردت کالہا
 عیترت ہوتی تمام آؤں کسکنا ہوں گئے تمکے ہوں
 وقالوا علی المسغین فقتل نفسه
 اور اپنے بھائی کے لئے شہید ہو گیا اور اپنے آپ کو قتل کر لیا
 ولو كنت كذا بآلما كنت بعدہ
 اور اگر میں جھوٹا ہوتا تو میرا پس کے بعد
 ولكنني من امر ربي خليفة
 اور میں اپنے خدا کے حکم سے خلیفہ
 فما شان موهود وما في عندكم
 پس کیا شان مویوں پر ہے اور تمہارے پاس کیا ہے
 حديث صحيح عندكم قرؤنه
 تمہارے پاس صحیح حدیث ہے اور تم اس کو پڑھو
 ومن يكتف شهادة كل واحد
 اور جو شخص کسی کو شہادت دے اور اس کے پاس ہے
 فلا تجعلوا كذا با عليكم عقوبة
 پس تم جھوٹ کو اپنے بدل کا فریب مت بناؤ
 تركت طريق كراير قوم وخلقهم
 تم نے شریفوں کے طریق اور قوم کو چھوڑ دیا
 وشتان ما بين الكرام وبينكم
 اور کہیں شریف اور کہیں تم لوگ
 تركناك حتى قيل لا يعرف القل
 ہم نے تجھے چھوڑ دیا تھا یہاں تک کہ کہا گیا کہ قریبوں کو تو نہیں

]

۵۲

وما انا الا مثل ذرق يعقز
 اور میں تو بس ایک ذر کی طرح ہوں جو ہلکا ہے اور ہلکا ہونے سے ہلکا ہوتا ہے
 اقول نعم والله ربي سيفظهور
 میں کہتا ہوں کہ ہاں اور اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے گا
 ثم ابعثوا مني ابراهيم الخليل
 اور تم نے میرے لئے ابراہیم الخلیل کو بھیجا
 كمثل يهودي ومن يتنصر
 جیسا کہ یہودی اور جو مسیحیت اختیار کرتا ہے
 ثم ابعثوا مني عيسى بن مريم
 اور تم نے میرے لئے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا
 مسيح محمدا فتفكر
 مسیح محمدؐ کو یاد کرو
 ثم ابعثوا مني ابا عبد الله
 اور تم نے میرے لئے ابی عبد اللہ کو بھیجا
 من القول قل نبينا فتدبروا
 اس بات پر غور کرو کہ تمہارے نبیوں نے کہا ہے
 ثم ابعثوا مني محمد اسلم
 اور تم نے میرے لئے محمدؐ کو بھیجا
 فلا تكفروا ما تعلمون واظنوا
 پس نہ کہو اس بات کو جس کو تم جانتے ہو اور نہ سوچو
 من يكتف بقوله منكم منكم
 اور جو شخص تمہارے قول سے تمہارے لئے شہادت دے
 فسوف يري تعذيب نار استعز
 اور وہ جہنم میں آگ کی آگ سے عذاب دیکھے گا
 وادع يا ثناء الله قولا تزور
 اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کے لئے جو کچھ کہو
 ثم ابعثوا مني محمد رسول الله
 اور تم نے میرے لئے محمدؐ کو بھیجا
 فكونت بمنى حامدا لقصص
 اور میں نے منیٰ میں ان قصص کو یاد کیا
 ثم ابعثوا مني محمد رسول الله
 اور تم نے میرے لئے محمدؐ کو بھیجا
 وان الفق يخسر المسير في حذر
 اور اگر کوئی شخص سفر میں غلطی کرے
 ثم ابعثوا مني محمد رسول الله
 اور تم نے میرے لئے محمدؐ کو بھیجا
 فحنت خصم ايتها المستكبر
 اور میں نے اپنے خصم کو ہرا دیا
 ثم ابعثوا مني محمد رسول الله
 اور تم نے میرے لئے محمدؐ کو بھیجا

۱۹

تفطرون لولا وقتها متقرر
 بھٹ جائیں اگر ان کے چھٹنے کا وقت مقدر نہ ہو
 اکان شفيع الا نبياء ومؤثر
 کیا وہی نہیں شفیع اور سب سے بزرگتر تھا۔
 يمين باطراء ولا يتبصر
 جو بالذات میزبانوں کو جھوٹ ہوتا ہے اور نہیں دیکھتا
 يحمدني من عرشه ويوقر
 عرش پر سے میری تعریف کرتا ہے اور عورت دیتا ہے
 نسيم الصبا من شانها تحير
 اور نسیم صبا اس کی شان سے حیران ہو رہی ہے۔
 الى آخر الايام لا تتكدر
 اور ہمارا پانی اخیر زمانہ تک ٹکڑے نہیں ہوگا۔
 وهل من نقول عند عين تبصر
 اور کیا تھے دیکھنے کے مقابل پر کچھ جیرو ہیں۔
 فاني اؤيد كل اين وانصر
 کیونکہ مجھے تو ہر ایک نعت خدا کی تائید اور دل دہی ہے۔
 الى هذه الايام تبكون فانظروا
 اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔
 اربي واعصم من ليام تنمروا
 اور میرے پاس لٹھیں کے جوڑو ہونگے صورت میں بچایا جاتا ہیں۔
 فوالله اني احفظن واظفر
 پس بخواتین بچایا جائیگا اور مجھے فتح ملے گی۔

تكاذا السموات العلى من كلامكم
 قریب ہے کہ آسمان تمہاری کلام سے
 اکان حسين افضل الرجل كلهم
 کیا حسین تمام لوگوں سے بڑھ کر تھا۔
 الا لعنة الله الغيور على الذي
 خبر دہو ہو کہ نوائے خیر کی لعنت اس شخص پر ہے
 واما مقامى فاعلموا ان خالقى
 اور میرا مقام یہ ہے کہ میرا خدا
 لنا جنة سبل الهدى ازهارها
 جو جنت ایک پستھ ہے کہ ہدایت کی راہیں ٹھیک چلا رہی
 تكدر ماء السابقين وعيننا
 پہلے کا پانی کتھ ہو گیا۔
 رأيتوا انتم تذكرون رؤاتكم
 ہم نے دیکھا کہ تم اپنے راویوں کا ذکر کرتے ہو۔
 وشتان ما بينى وبين حسينكم
 اور تم میرا اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔
 واما حسين فاذا ذكره ادشت كربلا
 اور حسین پس تم دشت کو یاد کو یاد کر لو۔
 واني بفضل الله في حجر خالقي
 اور میں خدا کے فضل سے اپنے حجر خالق میں ہوں۔
 وان يأتني الاعداء بالسيف والقتال
 اور اگر دشمنوں کو امداد ملے تو ان کے ساتھ میرے پاس آئیں

<p>يا خ الحسین وولده اذا حضرنا فررتهم واهل البيت او ذوا وودعوا شفیع النبی محمد فتفکروا وکل نبی منہ یفجو و یفقد فباللغو رسال اللہ فی الناس یعاروا لک الویل یا غول الفلا کیف یجسر فنجیتکم رب غیور متکبر وعندی شہادات من اللہ فانظروا قتل العدا فالفرق اجل و اظہر واوثانکم فی کل وقت نکسر یمنیج الکر فی غشی لا یقتصر یمنیج الکر فی غشی لا یقتصر</p>	<p>وہویم فعلتم ما فعلتم یغدارکم فظلل الاساری یلعنون و فادکم هناك توادى عجز من تحسبونه زعمتم حسبتا انه سید الوری فان كان هذا الشکر الذین جازوا وذلك یهتان و توہین شانہم طلبتم قلا حاسن قتیل مخیبة وانی قتیل الیبت لکن حسبتکم حذرنا سفا شکر الی اسفل الثری ذواتہ ان الدھر فی کل وقتہ اور خدا کہ زمانہ اپنے ہر ایک وقت میں</p>
---	---

۱۱

۱۱

۸۴

فَقَاتَى لَسَانُ النَّاسِ عَنْ دَابِئِهِمْ
 تمام لوگوں نے بند لگانے کی بات چھوڑ دی۔
 اشغقتهم طريق العمى في اهل سبوة
 تہذیب اور کھربوں کو اپنی تہذیبوں میں مشغول کر دیا
 فزاليت متقبل تلك الطرائق
 پس کاش تمہیں تمام طریقوں سے پہلے ہی مر جاتے۔
 جعلتهم حسيينا افضل الترميل لهم
 تم نے حسین کو تمام نبیوں سے افضل ٹھہرا دیا۔
 وعند التواثب والاذى تذكرونا
 اور جب تو راہ دکھوں کے وقت تم کو یاد کرتے ہو
 وخررت له لعلكم مثل ما جسد
 تمہیں تہذیب ملے کہ تمہیں ان کی طرح بننے لگے۔
 نسيت جلال الله والجلد والقل
 تم نے خدا کے جلال اور عہد کو بھول دیا۔
 فلذا على الاسلام احد المصائب
 پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔
 وان كان هذا الشرك ذالدين جائز
 اور اگر مشرک دین میں جائز ہے۔
 واتي صلاح ساق جند نبينا
 اور ان کی صلاح ساق جند نبیوں کا
 ان کا یہ نہیں ہے کہ ان کو مشرک بنا دیا جائے۔

ومقولكم يجرى ولا يتحسركم
 اور تمہاری باتیں ایک جگہ پر نہیں رہیں گی اور تم نہیں ٹھہریں۔
 فاجروا طريق يقتكم فان شتمت انظروا
 پس انہوں نے بھی یہ طریق بدی کو یاد کر لیا کہ ان کو یاد کر لیا
 ولم يك دين الله منكم مختصرا
 اور خدا کا دین تمہارے سبب سے تہا نہ ہوتا
 وجرتم حدود الصدق والله ينظر
 اور تمہاری حدوں سے آگے گئے۔
 كان حسيينا ربكم يا مسزور
 گویا حسین تمہارا تہا ہی ہے بہت جھوٹ بولنے والا
 فما جرم قوم اشركوا او تنصروا
 پس یہب مشرکوں یا نصرائوں کا کیا گناہ ہے۔
 وما وردكم الا حسيين انتم تشركون
 اور تمہارا وہ دعوت حسین پر کیا تو انکار کرتے ہو۔
 لهى نفحات المشك قدز مقطر
 کتھری کی خوشبو کے پس گئے کا ڈھیر ہے۔
 فبالغور سئل الله من الناس بعثوا
 پس خدا کے پیغمبر بھیج دے کہ وہ لوگوں میں بھیجے۔
 التي حرب حزب المشركين قد اتروا
 مشرکوں کے لڑائی کے مقابلے میں ان کو ہلاک کیا۔

معاشرہ۔ بن شراہ وطلبہ کے بزرگ ہونے سے ان کی تہذیب میں جو عیب تھے ان کی تہذیب سے مسلمانوں کو تہذیب کی تہذیب سے ہونے کی وجہ سے ان کی تہذیبوں کا

۹۱۔	اپنے دل میں تیرے کرب و غم کو پیدا ہونے سے پہلے کہ وہ موت نہ پہنچے اور وہ اپنے دل سے تیرے غم کو نکال دے	کراہی کشت تکلیف چنانچہ تیرے دل کو دیکھ کر اسے پاک کرتے ہیں کہ گوش شنید پاک گشتہ زلفت ہستی خفاش	تیرے بجز رنگ از ناکہ کہ گداور غیر حق بیرون تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے
	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے	کہ نہ تیرے دل پر ہمت کہ نہ تیرے دل پر ہمت کہ نہ تیرے دل پر ہمت کہ نہ تیرے دل پر ہمت	کہ نہ تیرے دل پر ہمت کہ نہ تیرے دل پر ہمت کہ نہ تیرے دل پر ہمت کہ نہ تیرے دل پر ہمت
	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے
	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے
	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے
	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے
	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے
	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے
	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے	تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے تیرے دل سے غم نکال دے

یہ خدا کا کلام ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ اے جو مطلق کے لئے مسیح کر کے بھیجا گیا ہے۔
 ہماری اس مہنگ بھاری کیلئے شفاعت کرو۔ تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے جو اس
 مسیح کے اور کوئی شفیع نہیں باسثناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہی شفیع آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بجا نہیں بلکہ اسکی شفاعت حقیقتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی
 شفاعت ہے۔ اُسے جیسا مشن ہے: اب رہنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک
 جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اور اے قوم شیور اسپر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا انجی ہے
 کیونکہ میں مسیح کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر جو اسود اگر میں اپنی
 طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اس کے خدا کی گواہی
 رکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اس سے لڑنے والے ٹھہرو۔
 اب میری طرف دوڑو کہ وقت ہے جو شخص اسوقت میری طرف دوڑتا ہے میں ہانکوں
 اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے
 نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہے اور کوئی بچنے کا
 سامان اُسکے پاس نہیں۔ سما شفیع میں ہوں جو اس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اس کا
 ظل جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اسکی بہت ہی تحقیر کی یعنی حضرت
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس لئے خدا نے اسوقت اس گناہ کا ایک ہی لفظ کے ساتھ
 پادریوں سے بدل لے لیا کیونکہ عیسیٰ مشنوں نے عیسیٰ بن مریم کو خدا بنا لیا اور ہمارے
 تہ و مولیٰ حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بد بانی کی کتابوں سے زمین کو نہیں کر دیا اس لئے
 اس مسیح کے مقابلے پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اس آفت میں سے مسیح کو بچا لیا۔
 جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شانوں میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے
 مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ تاہم اشارہ ہو کہ جیسا تھیل کا آج کیسا تھا تو آج کے
 اس غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا جسے وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قریب اور شفاعت

تکلیف و المیہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ سب گویا خدای تعالیٰ کی طرف سے ہی کر لیا ہے۔ اگر وہ کسی کے لئے ہے تو
 ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔
 اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔
 اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔
 اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔
 اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔
 اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔
 اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔
 اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔
 اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔ اگر وہ کسی کے لئے ہے تو ہمیں بھی دیکھنا پڑے گا۔

بہارِ شریعت جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۴ اور جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۴
 نیز الاحکام جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۴ اور جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۴

مجموعہ فتاویٰ رضویہ جلد ۳۸۴ طبع جدید لاہور دارالافتاء دہلی

۱۹۲

انٹرنیشنل قہر دیتا ہے۔ یہ اس لیے کہ اس نے قوی کوشش کی ہے۔ بڑی خوش قسمتی ہے کہ فہم کو سیکھنے پر مستعد رہا ہے کہ خدا ہے۔

جس قدر حاتم معاشی اور غفلت وغیرہ ہوتی ہے ان سب کی بڑھ چلا شہاسی میں تفسیر ہے۔ یہی تفسیر کی وجہ سے گناہ میں دلیری ہوتی ہے۔ بدی کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ اور آخر کار بدعتی کی وجہ سے انگلی کی زبوت اکتی ہے پھر اس سے ہذا ہم ہوتا ہے۔ میں سے زبوت موت تک پہنچتی ہے۔ وہ گناہ بگاڑ آئی بگاڑی میں سخت اعمال دیکھتے تو خدا تعالیٰ سے نفرت اور طرقتی سے دوسے دیکھا یا اس کے جائز و حلال پر پھنسا ہے۔ گناہ گناہ پر چڑھی کرتے ترک کرے تو خدا تعالیٰ اسے مقدر بنی، ایسے طرقتی سے دیکھے گا کہ حلال پر اور حلال پر حلال کی دیکھے تو خدا تعالیٰ نے اس پر حلال حلال کا حد و تہ بند نہیں کر دیا۔ اسی لیے بد نظری اور بد کاری سے بچنے کے لیے ہم نے اپنی جماعت کو کثرت ازواج کی بھی نصیحت کی ہے کہ توئی کے لئے سے اگر وہ ایک سے زیادہ بیویاں کرنا چاہیں تو کریں مگر خدا تعالیٰ کی نصیحت کے متکبر نہ ہوں۔ پھر گناہ کر کے جو شخص نہیں کادھنی کرتا ہے وہ بھرتا ہے۔

(ابتداء جلد ۲ نمبر ۲۰-۲۱ صفحہ ۲۰۰ جنوری ۱۹۲۲ء)

۲۴ دسمبر ۱۹۲۲ء

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب
کی نسبت حضرت اقدس نے

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہاد کا درجہ

فرمایا کہ

وہ ایک اُسوۂ حسنہ چھوڑ گئے ہیں۔ اچھا اگر خوب سے دیکھا جاوے تو ان کا واقعہ حضرت بہام میں علیہ السلام کے واقعہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ وہ تو مقید نہ تھے۔ نہ ان کو زنجیریں ڈال گئی تھیں۔ نہ وہ ایک گم بہانگ تھا۔ بہام میں علیہ السلام کے ساتھ بھی کچھ فوج تھی۔ مگر ان کے کوئی ماہ سے گئے تو ان کے آویں نے بھی توڑ دیا۔ کہ انہیں کو مارا۔ اور وہ جان بچانے کا کوئی موقع نہ تھا۔ مگر یہیں عبداللطیف صاحب مقید تھے۔ زنجیریں ان کے ہاتھ پاؤں میں بڑھی ہوئی تھیں۔ متقابل کرنے کی ان کو قوت نہ تھی اور بار بار جان بچانے کا موقع دیا جاتا تھا۔ یہ ان تمام کی شہادت و تاریخ ہوتی ہے کہ اس کی نظیر تیرہ سو سال میں ملتی ہے۔ ہم سمول تندگی کا پھینٹا ہوا تھا۔ ہا کرتا ہے۔ وہ کہ ان کی زندگی ایک قسم کی زندگی تھی۔ مال و دولت بجاہ و ثروت سب کچھ موجود تھا۔ اور اگر وہ میر کا کتا مانیتے تو ان کی عزت اور بڑھ جاتی۔ مگر انہوں نے ان سب پر وقت نہ دیا۔ اور یہ وہ حالت تھی۔

جلد ۳۰۱ صفحہ ۳۰۱

مجموعات جلد سوم صفحہ 498، طبع مجددی، لاہور، پاکستان

ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بہت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا خلقت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دُور ترے جلتے ہیں، لیکن بر نصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں دُنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا مگر حسین رضی اللہ عنہما ظاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ اُن برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سردارانِ بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ نے اور محبتِ الہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی پراہت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبتِ الہی کے تمام نقوش انکاسی طور پر کمال پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دُنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدم گروہی جو اُن میں سے ہے۔ دُنیا کی آنکھ وہ شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دُنیا سے بہت دُور ہیں۔ یہی وجہ حسینؑ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دُنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے نام میں محبت کی تائید سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسینؑ یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو فاسخ کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے بُرا کہتا ہے یا سن طعن کرتا ہے اس کے عوض میں کسی برگزیدہ اور محبوبِ الہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا بہت معصیت ہے۔ ایسے موقع پر درگزر کرنا اور نادان دشمن کے حق میں دُعا کرنا بستر ہے کیونکہ اگر وہ لوگ مجھے جانتے کہ میں کس کی طرف سے ہوں تو ہرگز بُرا نہ کہتے وہ مجھے ایک دجال اور منقری خیال کرتے ہیں۔ میں نے جو کچھ اپنی نسبت دعویٰ کیا اور جو کچھ اپنے مرتبہ کی نسبت کہا وہ میں نے نہیں کہا بلکہ خدا نے کہا۔ پس مجھے کیا ضرورت ہے کہ ان بھٹوں کو طول دوں اگر میں درحقیقت منقری اور دجال ہوں اور اگر درحقیقت میں اپنے ان مراتب کے بیان کرنے میں جو میں خدا کی وحی کی طرف ان کو منسوب کرتا ہوں کاذب اور منقری ہوں تو میرے ساتھ ان دنیا اور آخرت میں خدا کا وہ معاملہ ہوگا جو کاذبوں اور منقریوں سے ہوا کرتا ہے کیونکہ محبوب اور مردود کیسنا فرق ہوا کرتا ہے۔ سوائے عزیز و امیر کو کہ آخر وہ امر جو مخفی ہے کھل جائے گا۔ خدا جانتا ہے کہ میں اس کا طرف سے ہوں اور وقت پر آیا ہوں۔ مگر وہ دل جو سخت ہو گئے اور وہ آنکھیں جو بند ہو گئیں میں ان کا کیا کیا کر سکتا ہوں۔ خدا میری نسبت اشارہ کر کے فرماتا ہے کہ دُنیا میں ایک تدبیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا

چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی ہر نہیں
 لڑتی۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی یعنی ہر حال مستند
 صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی ہے نہ اور کوئی یعنی جبکہ میں بروز ہی طور پر آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم ہوں اور بروز ہی ملک میں تمام کلمات محمدی مع نبوت محمد کے میرے قرینہ ظاہریت
 میں منعکس ہیں پھر کونسا ملک انسان ہوا جس نے علیہ و طور پر نبوت کا دعویٰ کیا بھلا
 اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو اہل بھلا کہ محمدی موجود خلق اور خلق میں ہر رنگ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا اور اس کا اسم آج تک کے ہم سے مطابق ہو گا یعنی اس کا نام ہی
 محمد اور اسم ہو گا اور اسکے اہلبیت میں سے ہو گا اور بعض حدیثوں میں ہے کہ محمد میں سے ہو گا
 یہ عین اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ نہ مانیت کے نوسے اسی نبی میں سے ہو گا
 اور اسی کی ذبح کا روپ ہو گا۔ اسپر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے

ہو حاشیہ۔ یہ بات میرے اجلا کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک وادی ہمدی شریف خانہ سادات
 سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی۔ انکی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ
 صلاہن منا اهل البيت علی مشرب الحسن۔ میرا نام ستان رکھا ہے محمد سلم۔ اور سلم عربی میں
 صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدمہ صلح میرے ہاتھ پر ہوئی۔ ایک اندوہی جو اندوہی بنی اور جناب کو
 ذبح کریگی۔ وہ سر کا بیرونی جو بیرون طوات کے وجود کو پھیل کر کے اور اسوہ کی عظمت دکھا کر
 خیر ذابہت لڑوں کہ اسوہ کی طرات ہکا دی معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو سلطان آیا ہے اس سے
 بھی نہیں فراد ہوں۔ وہ نہ اس سلطان پر وہ صلح کی پیشگوئی صادق نہیں آتی۔ اور میں خاص سے وہی پاکر
 کتاب میں کہ میں بنی ہمدی سے ہمدی جو جب اس حدیث کے جو کوزہ اعمال میں آج ہے بنی ہمدی
 بھی بنی اسرائیل اور اہلبیت میں سے ہیں اور حضرت علیؑ نے کشتن طالت میں اپنی زبان پر یہاں سوکھا
 اور مجھ دکھا پاکر میں سے ہوں۔ چنانچہ یہ کشتن طالت میں آج ہے ہمدی

یہی آئینہ خانی تھا ہے یہی ایک جوہر سیفِ نوما ہے
 ہر ایک نیکی کی جو یہ اٹھا ہے اگر یہ جو وہی سب کچھ رہا ہے
 یہی ایک نورِ مشاہدِ اعلیٰ ہے بجز تقویٰ نہ اوتار میں کیا ہے
 قد پدید کر نہ پڑتا تھا ہے اگر سوچو، یہی دارِ البراء ہے
 بچے تقویٰ سے اُس نے یہ جواد دی

فَبِمَنْحَلِكَ الَّذِي أَخْرَجَ الْأَعْمَىٰ

جب گوہر ہے جس کا ہم تقویٰ بُدک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
 نلوا ہے مالِ اسلامِ تقویٰ خدا کا بطن سے اود جامِ تقویٰ
 مسلمانو! بناؤ تمام تقویٰ کہاں یہاں اگر ہے خام تقویٰ
 یہ فطرتِ تُو نے تجھ کو اسے خدا دی

فَبِمَنْحَلِكَ الَّذِي أَخْرَجَ الْأَعْمَىٰ

خدا یا تیرے فضلوں کو کہیں یاد بشارت تُو نے دی اود پھر یہ اولاد
 کا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد جو میں گے جیسے بانوں میں ہوں شکار
 غیر تجھ کو یہ تُو نے بارہا دی

فَبِمَنْحَلِكَ الَّذِي أَخْرَجَ الْأَعْمَىٰ

میری اولاد سب تیری طلب ہے ہر ایک تیری بشارت سے بولا ہے
 یہ پانچوں جو کہ نسلِ مستعد ہے یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے
 یہ تیرا فضل ہے اسے میرے ادا دی

فَبِمَنْحَلِكَ الَّذِي أَخْرَجَ الْأَعْمَىٰ

بیٹے تُو نے مجھے یہ ہر وقتاب یہ سب میں میرے پیار تیرے اسباب

☆ مالِ سرور

تو نہ دنیا کی طرف سے توڑا ہے نہ خدا پر توڑا ہے اور نہ کسی سے ہے بلکہ کمال توئی ہو جیسے ہمارے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کمال تکمیل کے لیے ہی کمال شوق ہی تھا اور یہی وجہ ہے کہ اسے دنیا سے اور قوم
نہال دے اور اس کی ذرا بھی پروا نہیں کی اور اس کی مخالفت سے کچھ بھی متاثر نہ ہونے لگا آپت میں ایک لاکھ
یعنی خدا تعالیٰ کی ندامت پر تھا، اس لیے اس قدر غمِ اٹھایا اور دنیا کی مخالفت کی
اور اس کی کچھ بھی ہستی ہو گی یہ بڑا خود ہے تو گل کا جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ اس لیے کہ اس میں خدا کو پسند
کر کے دنیا کو مخالفت بنایا جاتا ہے۔ مگر یہ حالت پیدا نہیں ہوتی جب تک دنیا کو دیکھتے ہیں جس کی یہ
نہ ہو کہ اس کے بعد وہ سراور و ترہ مزید کہنے دے ہے۔ جب یہ امید نہیں ہو جاتا ہے تو وہ جوڑوں کو خدایا
راہ میں دشمنی بناتا ہے۔ اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ خدا اور دوست بنا سکتا ہے۔ جانتا ہے کہ وہ کوڑا ہے کہ اس کے
پتھر پٹنے کو نہیں ہوتا ہے۔

غلامہ کلام یہ ہے کہ خدایا کی رضا کو مقدم کرنا تو کمال ہے اور پھر تو کمال تو کمال ہے۔ کمال کا کمال ہے تو کمال
اور تو کمال کی مشروط ہے تو کمال ہی ہمارا نہ ہو اس امر میں ہے۔

۱۹۰۱ء بد مغرب

”اُمّ المؤمنین کے لفظ کا استعمال
کیا ہوتا ہے اس پر جس لوگ احقران کرتے ہیں۔ حضرت اُمّ

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس کو فرمایا:

”احقران کرنے سے بہت ہی کم قدر کہتے ہیں اس قسم کے احقران مانتے ہیں کہ وہ حق کینا خدا کی
بنام پر کیے جانتے ہیں اور نہ میری یا ان کے انکار کی بیویوں اگر اہانت تو نہیں ہوتی وہ تو کیا ہوتی ہے
خدا تعالیٰ کی شہادت اور کافری وقت کے اس کمال سے ہم پر نہ گناہ ہے کہ کیا اس دنیا کی بیوی سے کسی نے
شادی نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جو احقران کہتے ہیں کہ ”اُمّ المؤمنین“ کہتے ہیں وہ پتھر پٹتا
چاہیے کہ تم بتاؤ ہر سچ اور وہ تمہارے ذہن میں ہے کہ تم کہتے ہو کہ اگر تمہاری بیوی سے تمہاری بیوی
کو تم ”اُمّ المؤمنین“ کہو گے یا نہیں؟ شکر میں تو سچ ہو کہ تمہاری بیوی کا لفظ ہے اور نہ تو ان میں سے کسی کو شکر

۱۰۰۰ الٰہی حکم جلد ۵ نمبر ۳۵۵ طبع ۱۹۰۱ء بد مغرب

۱۱) ستارہ قیوم ص ۲۔

۱۲) اشتہار مارچ ۱۹۹۳ء تا اشتہار ۲۲ فروری ۱۹۹۹ء دنیو

پسٹم انڈیا انٹرنیشنل الریحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے ہدیہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست تیار کی۔ تو بعض دوستوں نے غلطی کی کہ حضرت ہلما نام سے اس فہرست میں درج کیا جائے۔ یہ دیکھ کر ہم کو یہی خیال پیدا ہوا کہ حضرت علیہ السلام سے دریافت کریں کہ آیا ہلما نام درج ہو گیا ہے یا نہیں۔ تب ہم تینوں لوگوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور دریافت کیا کہ اس پر حضور نے فرمایا کہ میں نے تمہارے نام پہلے ہی درج کئے ہوئے ہیں۔ مگر تمہارے ناموں کے آگے مع اہل بیت تک الفاظ ہی نہ آئے تھے۔

فاکس اور عن کتاب ہے کہ فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۹۹ء میں تیار کی تھی۔ اور اسے ضمیر انجم اہم میں درج کیا تھا۔ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت صلح نے بھی ایک دفعہ اسی طرح اپنے اصحاب کی ایک فہرست تیار کروائی تھی۔ نیز فاکس اور عن کتاب ہے کہ تین سو تیرہ کا درجہ اصحاب ہدیہ کی نسبت سے چنا گیا تھا کیونکہ ایک حدیث میں ذکر آتا ہے کہ جہدی کے ساتھ اصحاب ہدیہ کی تعداد کے مطابق ۱۳۳ اصحاب ہوں گے جن کے ساتھ ایک صلح و کتاب میں درج ہونگے اور دیگر ضمیر انجم اہم ص ۲۰ تا ۲۵)۔

پسٹم انڈیا انٹرنیشنل الریحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے ہدیہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس نے بیان فرمایا کہ طاحون دنیا سے اس وقت تک نہیں جائیگی کہ یا تو یہ گناہ کو کھا جائے گی۔ اور یا آدمیوں کو کھا جائے گی۔

فاکس اور عن کتاب ہے کہ معنوی رنگ میں طاحون کے کاغذ وہ دوسرے عناب بھی شامل ہیں جو خدا کی طرف سے اپنے مسیح کی تائید کے لئے نازل ہوئے یا آئندہ ہوں گے۔

پسٹم انڈیا انٹرنیشنل الریحیم۔ میاں امام الدین صاحب سیکھوانی نے ہدیہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ بسا اوقات اگر کوئی شخص اس گزشتہ کے آگے پرجا ہوئے۔ تو وہ بڑا ہبانا ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کے سامنے پرجا ہوئے تو چھوٹ جاتا ہے۔

ہیں لیں۔ اور کوئی صحبت باقی ہے جس کی انتظار میں تم لوگ بیٹھے ہو کاش اب بھی تم لوگ سمجھتے اور خدا کے غضب کو اور نہ بھڑکتے مگر انہوں سے جسے خدا اور خاکرے اسے کوئی دکھا نہیں سکتا۔

خدا نے ہم کو اس مقام پر کھڑا نہیں کیا کہ ہم ان لوگوں کی دل ہم کس مقام پر کھڑے ہیں آزاروں اور تکلیف دہوں سے گھبرا جائیں کیونکہ جیسا کہ پیشہ سے منع ہے ضرور ہے کہ ان پر ہمیں ظاہری طرح بھی حاصل ہو جو قاتل گویاں کہلاتے ہیں اُس وقت ان کی اولاد اسی طرح ان کے نام سے شرمائے گی جس طرح ابو جہل کی اولاد شرماتی تھی۔ دنیا دیکھے گی کہ میری یہ باتیں جو نکلیں اور پھیل جائیں گی پوری ہو گی اور ضرور پوری ہو گی ان لوگوں کی نسلیں جو بعد میں آئیں گی وہ یہ کہنا پسند نہ کریں گی کہ محمد حسین یا ثناء اللہ کی اولاد ہیں وہ یہ کہنے سے شرمائیں گی ان کے نام بن کر ان کی گردنیں نیچی ہو جائیں گی اور مرتضیٰ حسن جو سید کہلاتا ہے اس کی یہ سیادت باطل ہو جائے گی اب وہی سید ہو گا جو حضرت سجاد کو عود کی اجازت میں داخل ہو گا اب پر انار شہ کام نہ آئے گا کہ ان رشتہ داروں نے اس کی ہتک کی۔ مسلمان کہلا کر اسلام کے نام لیا کہلا کر انہوں نے پیکر دیکھا احمدی آریوں سے بھی بدتر ہیں خدا کی کتاب سے ان کی سیادت مٹانی گئی اور یہ ذلیل اور حقیر کے گئے اور گئے جائیں گے اگر انہوں نے توبہ نہ کی ان کے تمام دعویٰ باطل اور تمام خوشیاں بچ ہو جائیں گی کیا وہ اپنی اس وقت تک کی حالت پر نظر نہیں کرتے کسی امر میں بھی انہیں کامیابی اور خوشی نصیب ہوئی؟ ہرگز نہیں لیکن ان کے مقابلہ میں ہماری یہ حالت ہے اگر ہمیں ایک تم آیا تو خدا تعالیٰ نے چار خوشیاں دکھائیں ہیں ہم انکی مخالفتوں اور شرارتوں سے گھبراتے نہیں کیوں کہ خدا تعالیٰ کی تائید ہمارے ساتھ ہے پس اے عزیزو اور دوستو! میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کے ہو کر خدا کے نبی کر اسلام کی خدمت کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ تمہارے سامنے یہ لوگ ہیں جن کے حلق تم دیکھ سکتے ہو کہ ایک نئی کا افکار اور مخالفت کرنے سے ان کی حالت کیا ہے کیا ہو گی ہے پس تم خدا کے لئے ہو جاؤ اور پھر نہ ڈرو جو کچھ ہوتا ہے ہو جائے کہ جو خدا کا ہو جاگے پھر وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔

(انفصل ۱۲۱۳ ص ۱۱۳۳)

۱ نیتل: ۳۱ ۲ لیل عسرن: ۵۶ ۳ البقرة: ۱۹ ۴ الحج: ۳۶

۵ تفسیر بیضاوی جلد ۲ ص ۹۹ تفسیر سورۃ الحج ذمہ لیت و ما آتت کتابین قبلیک بین ذمہ لیت و ما آتت

قول الحق صفحہ 32 سے دعا کرو اور العلوم جلد 8 صفحہ 180 اور شیر الدین محمد یہ جگہ صفحہ 304 پر درج ہے

يَعْرِضُوا وَيَقُولُوا بَعْدَ مُبْتَلَاةٍ وَاسْتِبْقَاتِنَا اَلنَّاسُ هُمْ - وَقَالُوا لَا تَنْصُرُنَا اللهُ
فَمَا نَجِّنَا مِنَ اللّٰهِ يَوْمَ الدِّينِ - وَكَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مَا لَا تُغْنِي عَنْكَ صُلُوكُ
الْاَنْبِيَاۥ فَاذْكُرْ مَا نَقُصُّ عَلَيْكَ لَعَلَّ اَنْتَ تَتَّقِي

لکھتے ہیں کہ ہم ایک قوی جماعت ہیں جو جواب دہنے پر قادر ہیں۔ مقرب یہ ساری جماعت بھاگ جائیں گی
اور پٹھ پیڑھیں گے۔ ان جہت یہ لوگ کوئی نشانہ دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک معمول اور قدیم عہدے والا لوگ
ہوں تو نشانہ نہیں کہے ہیں اور وہ نشانہ میں انہوں نے جو لیا ہے کہ اب گر بڑی جگہ نہیں۔ اور یہ خدا کی رحمت
ہے کہ تو ان پر نرم ہونا اور اگر سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک دگتے اور تجھ سے الگ ہو جاتے۔ اگرچہ
تو ان کی عجزات ایسے دیکھتے ہیں سے پھر تجھ میں آجاتے۔

یہ آیات ان بعض لوگوں کے حق میں بطور الملامت لکھی ہیں جن کا ایسا ہی خیال اور حال تھا اور شاید ایسے ہی
اور لوگ بھی محل آدمی جو اس قسم کی باتیں کریں اور بد رفتاریوں کا لہجہ کر رہے ہوں۔
(برہان احمدی حصہ چہارم صفحہ ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳)

۱۸۸۳ء

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰتَيْنَا الْقُرْاٰنَ لَا تَقْرٰنُوْهُ سُوْرٰتٍ بٰیۤنَ سُوْرٰتٍ وَّكَانَ اَمْرٌ اَللّٰهُ مَعْمُوْلًا
بِهَا اَنْزَلْنَا الْقُرْاٰنَ فَتَنْزِيْلًا وَّيَا لَعْنَةُ الْقُرْاٰنِ كٰفِرِيْنَ - وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُرَدُّوْا بَعْدَ مَا اٰتَيْتُمْ
الْحَقَّ وَاَنْتُمْ كٰفِرُوْنَ

یعنی تم نے ہمیں نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الملامت پر اصرار و محتاق کو قاریوں کے مقرب بنا دیا ہے۔
اور ضرورت حق کے ساتھ آتا ہے اور ضرورت حق آتا ہے۔ خدا اور اس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے
وقت پر پوری ہوئی اور جو کہ خدا کے پاس تیار ہوتا ہے تھا۔
یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے تصور کے لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی

۱۔ (ترجمہ ازرقب) اس سے بڑا من کہنے۔ اور

۲۔ جس الملامت پر فخر کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو خدا کے تعالیٰ کی کلام سے ہنسنا اور کلمہ ہر ماہی اور شکر میں بطور
شوخی کے پلے سے کھانا لینا۔ تب ہر ایک نے الملامت سے بیات پائی۔ شہرت پہنچ گئی کہ لوگوں کو خدا کے تعالیٰ کے نزدیک دشمن
میں شہرت ہے تو اس پہلے الملامت کے سننے میں اس سے گھل گئے۔ اس کی تفسیر یہ ہے کہ اگر آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
شعیرتہ فقیرتہ المصنوعہ۔

یہ جو اس عاجز کو توڑ دیکھنا کسی کے شرقی کلمہ پہ ہے: ۷۰ (تواہم نمبر ۷۰)۔ ۷۱ (عاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۳۹، ۱۱۴۱)
۳۔ اللہ الملامت میں یہ فقرہ نہیں ہے: وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُرَدُّوْا بَعْدَ مَا اٰتَيْتُمْ الْحَقَّ (اللہ الملامت نمبر ۷۱)

خاتم النبیین خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بجز انہم
 پہنچ سکتی جس کے ذریعے انسان راہِ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا
 ہے اور ہم بہتہ فقہین کے ساتھ اس بات پر ایسے سوچتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب کو ہی
 ہے اور ایک شے یا فقہ اس کی مشروحات اور حدود اور احکام اور کامر کے ذریعے نہیں
 ہو سکتا اور دکم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی دوسری ایسا امام ملنا نہ ہوا ہے جو اسکا
 ہی حکم و قالی کی رسم یا نسخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تنہیر کر سکا ہو اگر کوئی ایسا
 خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعتِ مؤمنین سے خارج اور ملامت اور کفر ہے اور
 ہمارا اس بات پر بھی یقین ہے کہ اوتیوں میں اسکا تقسیم کا بھی ایسا اتباع ہمارے نبی علیہ السلام
 علیہ السلام کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہِ راست کے اعلیٰ درجے بجز
 اقتدا اس امام المرسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقامِ عروج
 اور قرب کا بجز کمالِ کمال کا ہی ہے اور ہم اس بارے میں بھی یقین رکھتے ہیں
 کہ جو اس کتاب کے قائل ہیں اور یہ کہ وہ ہم اس بارے میں بھی یقین رکھتے
 ہیں کہ جو اس کتاب اور کمالِ کمال شرف و محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر
 کمالِ کمال سلوک کے لیے ہیں ان کے کلمات کی نسبت ہی ہمارے کلمات مگر ہیں حاصل
 ہوں بلکہ کمال کے حلقہ میں ہمارے ہیں جس لیے بڑی خشاک میں ہوا ہے جس کسی طرح سے
 حاصل نہیں ہو سکتے۔ فرض ہوا ان تمام باتوں پر ایسا ہے جو قرآن شریف میں ہے اور
 اور ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے تمام عبادت اور
 عبادت کی تمام فائز فضائل اور عظیم کتب پر ہمارے ذمے والی راہِ یقینی رکھتے ہیں کہ انہوں
 کہ ہماری قوم میں ایسے لوگ بہت ہیں جو بعض حقائق اور معانی قرآنیہ اور مذاہبِ انبیاء
 کو ہر وقت پر زور رکھتے ہیں اور کشف و ابہام زیادہ تر معانی سے کہتے ہیں اور انہوں نے
 یہ خیال کر لیا ہے کہ انہوں نے بعض حقائق قرآنیہ اور مذاہبِ انبیاء کو کشف کر لیا ہے اور

سناؤل

۱۴۰

ازالہ اوہام

حالانکہ وہ بھائے خود اپنے دشمنوں کو سزا دیتے تھے کیونکہ ان کی بائبل کے ظاہری الفاظ پر نظر فرمیں۔ افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی ایسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح کی نسبت یہودیوں کی طرح ان کے دلوں میں بھی یہی خیال جا بٹھا ہے کہ ہم انہیں کبھی آسمان پر اترتے دیکھیں گے اور یہ عجیب ہم پر چشم خود دیکھیں گے کہ حضرت مسیح تدرنگ کی پوشاک پہنے ہوئے آسمان سے اترتے چلے آتے ہیں اور انہیں بائبل فرشتے ان کے ہاتھ میں اور تمام بتاری لوگ اور دیوتوں کے آدمی ایک بڑے میسلہ کی طرح اکٹھے ہو کر ڈوبے ان کو دیکھ رہے ہیں اور

یہ اختلافاً کثیراً۔ قل لو اتبع الله اھواءکم لفسدت السموات والارضون ومن فیہن ولیطلت حکمتہ وکان اللہ عزیزاً حکیمًا۔ قل لو کان الجبر مطلقاً لھمات ربی لنفقد البصر قبل ان تنفذ معلّمات ربی ولو حیثنا مثلاً مددًا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی بحببکم اللہ وکان اللہ غفوراً رحیمًا۔ پھر اس کے بعد ہمام کیا گیا کہ ان ظالموں نے میرے گھر کو بیل ڈالا۔ میری عبادت گاہ

میں ان کے چولے میں میری پرستش کی جگہ میں ان کے پریلے اور ٹھوسیاں رکھی ہوئی ہیں اور جو بھول کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں اور ٹھوسیاں وہ چھوٹی بیاباں ہیں ان کو ہندوستان میں گوریاں کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے سوائے انہم میں نہایت حال کے اکثر مولویوں کے دل میں عذریاں بھرے ہوئے ہیں اس لیے کہ ان کے جہنم میں روزہ الامام مذکورہ بالا جس میں قلوب میں نازل ہونے کا ذکر ہے تھا اس روز کھینچ لیا گیا ہے اور میرے بھائی صاحب سیر جم میرزا غلام قادر میرے قریب رہتے کہ آواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہیں نے بین شکر کہہ ڈھا کہ انا انزلنہ قورہنا من القادیاں تو میں نے شکر بت کہہ کیا کہ کیا قادیان کا نام ہی قرآن شریف میں لکھا تھا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ دیکھو کچھ تھا ہے تب انہوں نے نظر ڈال کر یہ دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے نام میں صوفیوں نے قریب نصف کے موقع پر یہی نام ہی عبادت گاہ میں لکھا ہے تب انہوں نے اپنے دل میں کہا کہ ان دشمنی ظہر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے ان میں نے کہا کہ تم ہی ظہر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے کہ وہ درج ہے اور قادیان کا کشف تھا

یہ حوالہ صفحہ 312,311 پر درج ہے

ازالہ اوہام صفحہ 40 متعدد روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی

۶ جنوری ۱۸۹۱ء (الف) خواب میں دیکھا کہ میرے پاس مرزا غلام قادر میرے بھائی کھڑے ہیں اور میں یہ آیت شریفہ ان شریفہ کی طرف اشارہ کرتا ہوں غَلَبَتِ الزُّوْمُ فِي آذَانِ الْأَرْضِ وَهُمْ قِيَمٌ بَعْدَ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ اور کتا ہوں کہ آذانی الارض سے قادیان منسوب ہے اور میں کتا ہوں کہ قرآن شریف میں قادیان کا نام دیا ہے۔

مکتوب پر سراج الحق صاحب نعمانی حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک کے لکھے ہوئے میں سے

(ب) ایک دفعہ ہمیں یہ الحام ہوا کہ

"غَلَبَتِ الزُّوْمُ فِي آذَانِ الْأَرْضِ وَهُمْ قِيَمٌ بَعْدَ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ اور مجھے دکھایا گیا کہ اس وردہ کی آخری آیت تک جس قدر حروف ہیں ان میں باکل اور اعلیٰ مرتبہ کے نام بھی تھے اور جو اشعار انکار و عناد و مخالفت میں اپنی قوم میں سے ہیں ان کے نام بھی اس میں پوشیدہ ہیں۔

پھر سیرمایا اور میں نے دیکھا کہ ایک شخص نے آذانی الارض پر قرآن شریف میں ہاتھ رکھا ہوا ہے اور کتا ہے کہ یہ قادیان کا نام ہے۔

تذکرہ تلمذی حصہ دوم صفحہ ۲۰۰ و مکتوب پر سراج الحق صاحب نعمانی

۲۷ فروری ۱۸۹۱ء "فی حقہ بالکتاب فہم سواہ" مکتوب پر سراج الحق صاحب نعمانی و بشری صفحہ ۱۵۰

۶۱۸۹۱ خواب میں نظامی صاحب نے حضرت سید محمد علیہ السلام کا ایک خط شائع کیا ہے جس کا اقتباس اس سے ذیل ہے۔

"ہم نے آپ کی صحت کے لئے خدا سے دعا کی اور ہم کو اللہ ہوا کہ خواب میں نظامی ابھی بہت دینی تلامذہ اور مسلمانوں کے بڑے بڑے کام کریں گے۔"

(انضال جلد ۲۰ نمبر ۲۲۸ مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء صفحہ ۲۰ بحوالہ اخبار منادی دہلی اپریل ۱۹۵۲ء صفحہ ۱۵)

۱۰ (ترجمہ از رقب) پھر کتاب لانی مکتوب میں شکرست ہوئی۔ (نوٹ) یہ صاحب لکھے ہیں۔ یہ نام حضرت اقدس علیہ السلام کے دست مبارک کے لکھے ہوئے سے نقل کئے گئے۔

۱۱ (بشری جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۰) حضرت سید محمد علیہ السلام فرمایا ہے کہ سراج الحق صاحب نعمانی (رقب)

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 649 طبع چہارم از مرزا قادیانی

یہ جلد صفحہ 312 پر درج ہے

اور اقوام کا نام و نشان نہ رہے گا۔
 خوب یاد رکھنا چاہیے کہ میری پیشگوئیوں میں کوئی بھی امر ایسا نہیں ہے جس کی نظیر پہلے
 انبیاء و اہلیم السلام کی پیشگوئیوں میں نہیں ہے۔ یہ جاہل اور بے تیز لوگ چونکہ دین کے ہارک
 علوم اور معارف سے بے بہرہ ہیں۔ اس لئے قبل اس کے جو عادتہ اللہ سے واقع ہوں
 نفل کے جوش سے اعتراض کرنے کے لئے دھڑکتے ہیں اور ہمیشہ بموجب آیت کریمہ تو بھوت
 بکم اللہ دائرہ میری کسی گردش کے منتظر ہیں اور علیہم دائرۃ السموات کے مضمون سے
 بے خبر ہیں میں سے ایک نے علم جفر کا دعویٰ کر کے میری نسبت لکھا ہے کہ "بندو جفر
 میں معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص کاذب ہے۔" مگر یہ نادان نہیں سمجھتے کہ جفر وہی جھوٹا
 اور مردود علم ہے جس کے ذریعے شیعوں نے بائیں نکال کر تے ہیں کہ ابو بکر اور عمر نوذ بانہ
 ظالم اور دائرہ ایمان سے خارج ہیں پس ایسے جھوٹے طریق کا وہی لوگ اختیار کریں گے جن کے
 دل پتائی سے مسابقت نہیں رکھتے۔ مگر اس قسم کے حساب سے کوئی ہندو یہ جواب نکالے کہ فقط
 ہندو مذہب ہی سچا ہے اور باقی تمام قوموں کے مذاہب جھوٹے ہیں تو کیا وہ مذہب جھوٹے
 ہو جائیں گے؟ انہوں نے یہ لوگ مسلمان کہلا کر کن کینہ خیالات میں مبتلا ہیں۔ حالانکہ کشف
 خوب بھی ہر ایک کے یکساں نہیں ہوتے۔ وہ کامل کشف جس کو قرآن شریف میں اظہار علی الغیب
 سے تعبیر کیا گیا ہے جو دائرہ کی طرح پورے علم پر مشتمل ہوتا ہے وہ ہر ایک کو عطا نہیں کیا جاتا
 صرف بگزیدوں کو دیا جاتا ہے۔ اور ناقصوں کا کشف اور الہام ناقص ہوتا ہے جو بلاخر ان کو
 بہت شرمندہ کرتا ہے۔ اظہار علی الغیب کی حقیقت یہ ہے کہ جیسے کوئی اونچے مکان پر چڑھ کر
 اور گرد کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ تو بلاشبہ آسانی سے ہر ایک چیز اس کو نظر آسکتی ہے۔ لیکن
 جو شخص نشیب کے مکان سے ایسی چیزوں کو دیکھنا چاہتا ہے تو بہت سی چیزیں دیکھنے سے
 رہ جاتی ہیں۔ اور برگزیدوں سے خدا کی یہ عادت ہے کہ ان کی نظر کو اونچے مکان تک لے
 جاتا ہے۔ تب وہ آسانی سے ہر ایک چیز کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور انجام کی خبر دیتے ہیں۔ اور

ہمارے نزدیک صحیح نہیں اور بہت ہی حد میں موضوع ہیں اور
 آنحضرت کے قول سے بذریعہ کشف کے صحیح ہو جاتی ہیں نہ کلامہ
 اور فتوحات کبیر میں ابن عربی صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اہل ذکر و خلوت پر وہ
 علوم لدنیہ کھلتے ہیں جو اہل نظر و استدلال کو حاصل نہیں ہوتے اور یہ علوم لدنیہ اور
 اسرار و معارف انبیاء اولیاء کے مقصود میں ہیں اور جنیہ و فداوی کو نقل کیا ہے
 کہ انہوں نے تیس سال اس درجہ میں رہ کر ترقی حاصل کیا ہے اور ایسے یہ سلسلے
 کے نقول کیا ہے کہ علماء اظہار نے علم مریدوں سے لیا ہے اور اسم کے زمرہ سے جو
 غذا تھامے ہے۔ قہر کلامہ

ایسا ہی مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے تیس حدیثی حضرت شاہ ولی اللہ
 قدس سرہ کے کلمات قدسیہ میں پورے تین جگہ لکھے ہیں اور دوسرے علماء و فخر لوگ
 بھی مشہور ہیں مگر ہم ان سب کو اس رسالہ میں نہیں لکھتے اور نہ لکھنے کی
 کچھ ضرورت ہے امام اور کشف کی عزت اور پایہ عالیہ قرآن شریف کے ثابت ہے وہ
 شخص جس نے کشف کو توڑا اور ایک محسوم بچہ کو قتل کیا جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے
 وہ موت ایک ظہم ہی تھا نہی نہیں تھا ہاں امام اور کشف کا مسئلہ مسلم میں یہاں ضعیف
 نہیں سمجھا گیا کہ جس کا لہجہ عالی شعلہ صوفی امام اس کے تنہا ہو توکل سے منطقی ہو سکے
 ہی ایک صداقت تو اسلام کے لئے وہ اصل درجہ کا نشانی ہے جو قیامت تک باقی رہے
 شاہ و شوکت اسلام کی لہجہ کر رہے ہیں تو وہ خاص برکتیں ہیں جو غیر ذہیب و لؤلؤ
 میں پائی نہیں جاتیں۔ ہمارے علماء اس امام کے مخالفت میں گر اعلیٰ نبیوں کے مکتب
 ٹھہرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ ہر ایک صدی ہر ایک جگہ
 کا اتنا ضروری ہے اب ہمارے علماء کو خیال ہر اتیان حدیث کا دم بھرتے ہیں انہما کے

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۳

ریویو آف ریٹریٹ

قبر

قرار دیا۔ صاحب شریعت نبی جن کا قرآن میں ذکر ہے وہ وہی ہیں حضرت موسیٰ اور نبی کریم ﷺ
 ان کے ساتھ تھے نبی ہیں وہ سب غیر شری ہیں۔ تو اگر اس مرض کے حامل کو یکسو مانے تو بیوں کے
 اسد قتال کے باقی تمام نہیں کہ چھوڑنا پڑتا ہے۔ خود باطن من ذمہ۔ خدا تو کت ہے کہ ان کا
 یہ قول ہونا چاہئے کہ لفرق بین احدی من سلسلہ لیکن ہم کو بتایا جاتا ہے کہ
 نہیں مرنے نہیں بلکہ ان کا ضروری ہے ایوں کو نہ ماننے سے کوئی صبح و ریح نہیں ہوتا۔ اسے
 کاش ہرے حالت اس مرض کرنے سے پہلے قرآن شریعت پر تو غور کر لیتے۔ قرآن کھلے اور خزانہ
 طلب انفاق میں کہہ کر ماہی انزل علیہم من السماء من قبلہم من انوار من نور یعنی
 مرسلیوں کے چمکنے سے ہمارا مطلب صرف ہے جو کہہ کہ وہ ماننے والوں کو بشارتیں دیں اور نہ ماننے
 والوں کو کتاب ان کی سے نکالیں پس جب ماورین کے بیوت کرنے کی بڑی غرض ہی ہذا ارد تبشیر
 ہوتی ہے کہ شری اور غیر شری کا سبب ہی ہے۔ اور پھر ہم کہتے ہیں کہ اگر نبی کریم ﷺ کے بعد کسی اور کے انوار
 کی ضرورت نہیں بلکہ خود نبی کریم ﷺ نے سچ سوچنا بیان کرنے کی ضروری قرار دیا اور اس کا ہر کوئی
 مانوں کو ضروری ہذا شری اور غیر شری کا سبب ہی ہے۔ ایمان لانے کی ضروری قرار دیتا غلطی ہے تو غلطی
 سے کہتا خود نبی کریم ﷺ سے مراد ہوتی خود باطن من ذمہ۔ اور پھر غلطی انہ تعالیٰ سے مراد
 ہوتی جس نے ایک ایسے شخص کی خاطر جس پر ایمان کا ضروری ایسی ہونا کہ ان لوگوں سے ہوا۔ دیکھ
 تمہارے تمہارے نبی کریم ﷺ تو ہر اور میں کی ایک وقت میری امت ہا یہ آئینا کون کے در بیان سے
 قرآن آٹھ جانے گا کہ لوگ قرآن کو پڑھیں گے کہ وہ دیکھے ملنے سے پہلے نہیں آتے لیکن ہم کو یہ کیا
 جانا ہے کہ قرآن کے پڑھنے پڑھنے کسی شخص کو اتنا ضروری کیسے ہو گیا۔ ہم کہتے ہیں کہ قرآن کون کون
 کر قرآن مجید پڑھا کہ کسی کے لئے کی کیا جرحت تھی۔ شکل تھی ہے کہ قرآن نہ پڑھے ناٹھ گیا ہے۔
 اسی لئے ضرورت پڑتی ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو بہت ہی طور پر وہ بارہ دنیا میں بیوت کے کہہ
 قرآن شریعت مانا جاتا ہے۔ مقررین کو چاہئے کہ بخت ماورین کی اور ان میں ہر طرف سے کیونکہ
 یہ حق کائنات تہذیب کی وجہ سے ہی پیدا ہوا ہے ہندوستان میں چونکہ اکثر لوگ وہ مذہب ہیں اس لئے

سے حاشیہ: اگر کوئی ایسا شخص ہے کہ انہی کا ذکر ہے۔ منہ

یہ حوالہ نمبر 313 پر درج ہے

۱۷۳ اصل نمبر ۱۷۳ اصحاب جز اور مرزا اشیر احمد ایم اے ابن مرزا کا دیانی

THE ALFAZL QADIAN

پندرہ روزہ اخبار قادیان اور ضلع قادیان کے لوگوں کے لیے مفید اور دلچسپ ہے۔

فرست مضامین

وہا میں ایک نئی آیا۔ چوہیلے کو قبل تھا۔ لیکن وہاں سے قبل کیا اور پھر وہاں سے آئی۔ یہاں کا ہر گدا۔ وہاں سے پہلے

مضامین بنام ایڈیٹر

گندی کے متعلق خط و کتابت ہمیں بھیجیں

الفاظ

ایڈیٹر۔ غلام نبی۔ اسٹیشن۔ قادیان۔

شمارہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء۔ ۱۲ صفحہ

انتہائی ذکاوت رکھنے والے
 جس کا نام وی کا شان دول تھا
 وہ ایک اور نیا نیا ہے
 ہم اس کا پیر سے بھی بولتے
 وہ خود کو مطلق قوی سمجھتا ہے
 لہذا وہ ہر کسی سے بڑا سمجھتا ہے
 وہی اور میں نے اسے جانتا ہے
 جسے کہتا ہے وہی مطلق
 یہاں تک کہ اس کا نام ہے
 یہاں تک کہ اس کا نام ہے
 یہاں تک کہ اس کا نام ہے

رہنوی قدرتی

(از جناب سنی مولانا محمد علی)

اس کے بارے میں یہی رہنوی ہے
 کہ جسے تمہارے دل میں ہے
 وہی اس کا نام ہے
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے

المنشیہ

انہی کے بارے میں یہی رہنوی ہے
 کہ جسے تمہارے دل میں ہے
 وہی اس کا نام ہے
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے
 اس کا نام ہے اس کا نام ہے

روزنامہ الفضل قادیان جلد 10 شماره نمبر 30 مورخہ 16 اکتوبر 1922ء

میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرتِ وحی اور کثرتِ امورِ غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الہیہ اور امورِ غیبیہ سے حصہ پالیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو آپ سے طور پر ہانے سے روک دیا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہو گا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے اور یاد ہے کہ ہم نے محض نونے کے طور پر چند پیشگوئیاں اس کتاب میں لکھی ہیں مگر دراصل وہ کئی لاکھ پیشگوئی ہیں جن کا سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس لجزو سے کم نہیں ہو گا۔ اب ہم اسی قدر پر کتاب کو ختم کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے چاہتے ہیں کہ اپنی طرف سے اس میں برکت ڈالے۔ اور لاکھوں دلائل کو اسکے ذریعہ سے ہماری طرف کھینچے۔ آمین۔ وَاخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

تتمت

خدا کے کلام میں یہ امر قہر پانہ تھا کہ دوسرا حصہ اس نکتہ کا وہ ہو گا جو سب موجود کی جامع ہوگی۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو دوسروں سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے: وَآخِرُ حَیْثُ مِنْهُمْ لَحْمًا طَبَقُوا بِهِمْ یَعْنَا قَتْلَہُمْ فِی ہر ایک اور فرقہ بھی ہے جو بعد میں آخری زمانہ میں آئیے گا۔ اسی اور حدیث صحیحہ میں ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلطانِ فارس کی پشت پر مارا اور فرمایا: لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مَحْلَقًا بِالْاَثَرِ لَآلَہُ دَجَلٌ مِّنْ فَاوِسٍ اور یہ میری نسبت پیشگوئی تھی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ہماری اصلاح میں اس پیشگوئی کی تصدیق کی ہے وہی حدیث بطور وحی میرے پر نازل کی اور وحی کی توجیہ سے مجھ کو پہلے اس کا کوئی مصداق معین نہ تھا اور خدا کی وحی نے مجھے معین کر دیا۔ فَاَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

۵۰

(۳) کُتِبَتْ لِكُلِّ ذِي نَسَبٍ رَحْمَةٌ وَكُتِبَتْ لَكَ رَحْمَةٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
(۵) تَزِيدُ فِي رَحْمَتِكَ وَبِذَلِكَ وَوَقْلًا لِي

(۱) آئی تزیید برکات یہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتی تیسیم ہے جسے نظر میں آتا

(۶) كُلُّ مُكْذِبٍ جَاءَ بِآيَاتِهَا الْغَيْرُ مُسْتَأْوَأًا فَكُلَّ الضَّرِّ وَجُنَا بِيَعْنَامَةٍ
مُنْجِيَةً فَأَوَدِ كُنَّا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقِي عَلَيْنَا - إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ
(۷) مَا آتَا إِلَّا مَا لَقَدَرْنَا وَنَسْتَضْهِرُ عَلَىٰ يَدَيْهِ مَا ظَهَرْنَا مِنْ الْقُرْآنِ فِي

(۸) روایہ دیکھا کہ میں ایک فراخ اور خوش صورت اور چمک دار چہرے ہوئے چند آدمیوں کے
ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں اور وہ چوم رہے ہیں سب پاؤں تک لگ رہے ہیں اور چمک کی شہابیوں اس
میں سے نکل رہی ہیں۔

(۹) خدا اس کو پرچ بار پلکات سے بچائے گا (نامعلوم کس کے متعلق یہ نام ہے)۔

(۱۰) روایہ دیکھا کہ ایک بھونچال آیا کچھ دہشت ناک معلوم ہوا اور ہم ٹھہرے۔ کہ نیچے سے پہاڑ لگے
مبارک میرے ساتھ تھا اور خیف خیف ہارشی کے قطرے تو شہابوں سے بہتے تھے۔
(بند جلد ۱ نمبر ۲۸ ص ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ ص ۱۱)

۲۲ ستمبر ۱۹۰۶ء

(الف) حج موت، تیراں ماہ سال کو

قابا تیراں ماہ سال سے مراد تیراں ماہ شعبان ہے۔ وقت حکم اور میں نہیں جانتا کہ تیراں ماہ سال سے یہی
شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیراں ماہ۔ مگر میں قطن طور پر نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے اس لئے طبیعت
عقل میں سے خدائے تعالیٰ فضل کرے۔ آمین۔

(بند جلد ۱ نمبر ۲۸ ص ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ ص ۱۱)

- ۱۔ (۳) حج پر ایمان لانے والوں کے لئے یہ حج سعادت لکھی ہے اور تیرے لئے دنیا اور آخرت میں بھی سعادت
لکھی ہے۔
- ۲۔ (۵) تیری رحمت اور مدد اور تقسیم زیادتی کریں گے میں تم پر برکات کا زیادتی کا جائے گی۔
- ۳۔ (۶) سب مکذیب کے لئے ہنگامہ ہے جو ہم اور ہمارے اہل ایمان علیحدت میں ہیں اور ہم تیری ہی طرف لگے ہیں
پس میں تم پر تپ تولد سے اور ہم پر صدقہ شد تعالیٰ صدقہ نہ داری کہ جس نے تم پر تپ ہے۔
- ۴۔ (۷) میں تم سے تکان نہیں کھاتا اور تم سے تپ میرے اہل ایمان پر تپ لکھی ہے کہ ان لوگوں کے لئے ہے اور تم سے

تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 570 طبع چار ماہ از مرزا قادیانی

انسانی طور پر زبان پر سوال جاری کرنا اور پھر یہ کہنا کہ یہ تیرا سوال منظور کیا گیا ہے۔
(برائین امر یہ حقہ چہارم صفحہ ۵۷۰، حاشیہ در حاشیہ ص ۵۷۰۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۱)

۱۸۸۳ء ”پھر ان الہامات کے بعد چند الہام فلسفی اور اردو میں اور ایک انگریزی میں ہوا..... اور

وہ یہ ہے۔

بچر آج کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم آفت اب پاکت
محمد مصطفیٰ قیوموں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری
ساری مرادیں تجھے دے گا۔ نبی الافرارج اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان
کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ جناب
الہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے اور اس کی پاک جہتیں اس طرف متوجہ
ہیں۔ ڈی ڈی شیل کم و شین گاڈ شیل ہینڈ پو۔ گوری بی ٹو ویس لارڈ گوڈ میک
اوت اڈتھ اینڈ ہینون۔

وہ دن کہتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا۔ خدائے ذوالجلال و افرینندہ زمین و آسمان۔
(برائین امر یہ حقہ چہارم صفحہ ۵۲۱، ۵۲۲ حاشیہ در حاشیہ ص ۵۲۱۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۳)

۱۔ (تجدید منہج مسیح مورخہ اسلامیہ) ”اب گورکھ دھل کہ تیرا وقت نزدیک آگیا اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ عمری گیسے میں سے
لالہ بنے جاویں گے اور ایک بھلا اور مضبوط سینہ پر ان کا قدم پڑے گا۔“ (زلزلہ مسیح صفحہ ۱۳۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۱۱)
۲۔ حضرت کا موضوع اسلام کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا کہ حضور کو جو الہام ہوا ہے ”قرآن خدا کا کلام ہے اور میرے
منہ کی باتیں ہیں الہام الہی ہیں“ میرے ”قی خیر کس کی طرف بھرتی ہے“ یعنی کس کے منہ کی باتیں۔
فرمایا: خدا کے منہ کی باتیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے منہ کی باتیں۔ اس طرح کے طائرے اختلاف کی حالتیں قرآن
شریف میں موجود ہیں۔ (جلد ۱ نمبر ۳۸۔ ۱۱، جولائی ۱۹۷۷ء صفحہ ۶)

9. The days shall come when God shall help you. گے

10. Glory be to this Lord God Maker of earth and heaven.

یہ جگہ صفحہ 314 پر درج ہے

۱۸۸۳ء و الہامات صفحہ 77 طبع چہارم از مرزا قادیانی

بعض اعتراضوں کے جواب

۲۲۰

حلیۃ الہی

اس الہام الہی کے ساتھ ایسا دل قوی ہو گیا کہ جیسے ایک سخت دندانگ زخم کسی مردہ سے ایک دم میں اچھا ہو جاتا ہے۔ درحقیقت یہ امر بارہا آزمایا گیا ہے کہ وہی الہام الہی کسی دینے والے کے لئے ایک ذاتی خاصیت ہے اور جڑ سے اس خاصیت کی وہ یقین سے جو وہی الہی پر ہو جاتا ہے۔ انہوں میں ان لوگوں کے کیسے الہام ہیں کہ باوجود دعویٰ الہام کے یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ہمارے الہام ظنی امور ہیں نہ معلوم یہ شیطان ہیں یا رحمانی ایسے الہاموں کا مندر آئے کے نفع سے زیادہ ہے مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں کیونکہ اس کے ساتھ الہی چمک اور نور دیکھتا ہوں اور اسکے ساتھ خدا کی حمدوں کے نمونے پاتا ہوں۔ غرض جب مجھ کو یہ الہام ہو لگا الیسرا علیہ بکاف عبدنا تو میں نے اسی وقت بھولیا کہ خدا مجھے مناجح نہیں کرے گا تب میں نے ایک ہندو کھتری ملاو اعلیٰ نام کو جو ساکن قادیان ہے اور ابھی تک زندہ ہے وہ الہام لکھ کر دیا اور سارا قصداً سکو سنایا اور اس کو امرتسر بھیجا کہ تاجیک مولوی محمد شریف کلازری کی معرفت اسکو کسی گیند میں گھد لگا کر ادرہ ہرنو کر لے آوے اور میں نے اس ہندو کو اس کام کیلئے محض اس غرض سے اختیار کیا کہ تا وہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا گواہ ہو جائے اور تا مولوی محمد شریف بھی گواہ ہو جاوے۔ چنانچہ مولوی صاحب روضہ کے ذریعے سے وہ انگشتری بھونٹا ^{الشان} _{اس میں بجا ہے} مبلغ پانچ روپیہ طیار ہو کر میرے پاس پہنچ گیا اور اب تک میرے پاس موجود ہے جس کا نشان یہ ہے یہ اس زمانہ میں الہام ہوا تھا جبکہ ہماری معاش اور آرام کا تمام دار پہلے سے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا اور بیرونی لوگوں میں سے ایک شخص بھی مجھے نہیں جانتا تھا اور میں ایک گناہ انسان تھا جو قادیان جیسے دیہان گاؤں میں زاویہ گناہی میں پڑا ہوا تھا۔ پھر بعد اسکے خدا نے اپنی پیشگوئی کے موافق ایک دنیا کو میری طرف رجوع فرمے دیا اور ایسی متواتر فتوحات سے

۲۲۱

پہلا صفحہ 314 پر درج ہے

حصہ اولیٰ صفحہ 220 معجزہ رحمانی خزانہ جلد 22 صفحہ 220 از مرزا ادیبانی

<p>۹۹۔ دشت بکسر رنگ از ناک سے گو کہ در غیر حق برید گم یادش ز فرق تا بقدم دو خست چشم دل ز غیر نگار عشق ہو شید و کار ہا کردہ دل جو از دست رفت جہاں آمد دل او برست گزاشے کہ شہ نہ ہم از خودی تا آمد تیر کہ گم بر غیر و نہ گفتار ای قتلان او ہر دن ز شکار رفتہ رفتہ رسیدت ما در برم جامہ ہم ابرار دلائل جام را مروتی گام ہوشے آن ہونان تو دیدم کلا دیگر براد از یک کلا از خطا او ہیں است ای ظم از دہاں خولے پانگہ حید بگمہ آرم از آنہ گام عدت مصطفیٰ شدم بر یقین شہ و رنگی رنگ یار میں دوش قہقہاں نے پر اسات</p>	<p>کشتہ دلبر و کار سے گوشت شکر کیچ نامہ کہ نامہ دیکھتے پڑاغت سوختہ ہر حرفی بکشتہ دلدار سروہ و خویش تن کرتا کردہ تو جو فرسودہ دستاں آمد دیکھتے کہ شہ نہ گزاشے میں جنیں شہ عشق مجتبیا عشق کہ نہ نیکو یاد کہ شہ او نیک نہ دعت ہزار میں سعادت چو بد قسمت ما اور شہد است او گریہ نام آؤ گم نیز اچھ تختار دلائل جام را مروتی گام ہوشے آن ہونان تو دیدم کلا دیگر براد از یک کلا از خطا او ہیں است ای ظم از دہاں خولے پانگہ حید بگمہ آرم از آنہ گام عدت مصطفیٰ شدم بر یقین شہ و رنگی رنگ یار میں دوش قہقہاں نے پر اسات</p>	<p>کوزن شکر کیچ نامہ قصہ کی تاک کہ آؤت سے دل برید ز غیر کن دلدار کہ نامہ دیکھتے پڑاغت سوختہ ہر حرفی بکشتہ دلدار سروہ و خویش تن کرتا کردہ تو جو فرسودہ دستاں آمد دیکھتے کہ شہ نہ گزاشے میں جنیں شہ عشق مجتبیا عشق کہ نہ نیکو یاد کہ شہ او نیک نہ دعت ہزار میں سعادت چو بد قسمت ما اور شہد است او گریہ نام آؤ گم نیز اچھ تختار دلائل جام را مروتی گام ہوشے آن ہونان تو دیدم کلا دیگر براد از یک کلا از خطا او ہیں است ای ظم از دہاں خولے پانگہ حید بگمہ آرم از آنہ گام عدت مصطفیٰ شدم بر یقین شہ و رنگی رنگ یار میں دوش قہقہاں نے پر اسات</p>	<p>انچھک عشق تیر کب داند چہ عشق وہی نہ ہر آنہ سے نکتہ بیرون ز علقہ خیال آنچھک یاد رکھنا نہ اکت دگر دلبر کہانے او گشتہ دل و جان بر شہ خدا کردہ از خودی ہائے خود فدا کردہ عشق دلبر دے تا با بید ہر ظہم کے سبب دار و خانگن ای میر نے شور ز نہاد بالخصم کن سخن کہ تدار ہونے قتل تازہ بخوت کہ گشت است تیر ہر آنم کہ ہائے گدو باسی یاد دل میں بر وہ لفظ خود دیدم از خلق مرغ و کویا ہنچہ میں ریشتمندی تھا میں خود ابا بد شہانہ نام انچہ میں جہاں شہانہ نام انبیا ہا گر پر بندہ اند کہ یقینے کہ بد چلنے</p>
--	---	---	---

یہ جملہ صفحہ 315 پر درج ہے [99 شعبہ عدالتی نوائے 18 صفحہ 477-478 لاہور ناشرانی]

گم نیم زان ہر پر دستہ نقیریں	ہر کہ گوید بدخ است نصیریں	لیک آیت نام زوت غنی	از پے صورت جو مدنی
ہر کہ آید ہمدلی من ریخت	دہ شیطیں بدہ نفس آریخت	خالص آمد کلام آں ولادار	ازین بسبب شد و لم یزناوا
ہست آں وی تیرہ موغنی	کہ نہیست برقصین معنی	لیکن اویسی بالیقین طاعت	ہر کارم ازین یقین شد است
آمد آں زان یک یاد زان	کرد کبریا حق میں ایمان	دہ مشائخ نماز جو تزدید	عالمان ہم نشست پھوڑید
عاشق زہ شند عودت جلا	دل تیر از محبت آں شاہ	اندر میں دفتہ چو شیب کا	قوم را بعد حق بحالت زار
پس مرا از چہانیان بگوید	در علم رہ چاک خویش دید	دلی من دشت شد افند	خود مرا شد گسست ہر پوند
کرد و یلان خود با داد	بست یکت ہزاروں کشاد	علاق و مردم نصیحت بکنند	تا بیزم زیاد خود پیوند
من نیم کہ تاجہ کورانی	بگو نیم چہرہ زستان	آورد بر تازہ کن عطیہ یار	ہن زدست انگنم پے نوا
گر ہمانے بد شمن خیسند	تج گرو کہ خون میں ریزد	من نہ آتم کہ ترک با گوئم	ہن میں هست یار و دوئم
دخت ہر گز نہ کو پیش نرم	ز دلاوی دیر اند من دگم	فادکم کرد عشق صورت یار	از تم طرے ایں اختیار
خوشی عشق ہست ہر گز نہ	تاب کے خیر میں گریبانے	تا عمل با خیر نہ ملے نیست	گویم سے حق نالہ نیست
آدم چون سحر طوطہ نور	تا شود تیرگی ز نورم دور	شہ افندہ لہم کہ تا زین کلا	خلق کرد ز خواب خود بیدار
خفاں من زیاد آمدہ ام	بچہ یاد بہار آمد کلام	ہی نام زمانہ گزار	لو سہلا زار وقت بہار
آدم تا نگار باز آید	بے دلاوی اقرار باز آید	دست خیم پرورد ہر دم	کرد و پیش میں ظہور اتم
نور لہام پچہ یاد صبا	زوم ہاؤ ز خیم خوشہ با	زندہ شد ہر نبی با دم	ہر وصلے پہلی ہر پیر ہم
پرخشا از نور من شایانہ میں	سرخسوزت باسوں از گین	بانہ جنگبا گنی ہیست	ہی جو جو روحا کنی ہیست
از تو توج بروی پہلوی پا	بوش کی ہے بریکدن یکتا	مذ پے خلق و ملک نامم روم	ساختی زہر صورت قیوم
رو بد کن کہ رو بخ یار است	ہم رو پانڈے ملوہ دست	میں را چو لٹنوی از ما	ہی گو مانیا فتیم چا
کانہ کار ولت پہلی برسد	چلو ہیست ز دستیں بوس	تا نہ نمودی چھاگری	کانہ قرہی شاکری
کانیاں ز نفس خود ہرین	کنہ گری برے کو مین	کانہ خاک شد بسوں خبار	کانہ گرد خبار تو تبار
کانہ خوفت پکر غنہ کے	کانہ ہات شو غنہ کے	ہی دہندہ کرے ہلکی	ہی نہایت از ان درگاہ

نزل المسح صفحہ 99 مسجد مدنی قرآن جلد 18 صفحہ 477-478 لاہور دارالافتاء
 یہ جگہ صفحہ 315 پر درج ہے

حصہ اول

۱۱۵

انزالہوام

جن سرد مشرکوں کا کینہ ترقی کر گیا تھا اس کا اصل باعث وہ سخت الفاظ ہی تھے۔ جو ان
 ناولوں نے دشنام کی صورت پر سمجھ لئے تھے جن کی وجہ سے آخر لسان کے سوا ایک
 نو بہت ہی دردناک اول مل میں تو وہ لوگ ایسے نہیں تھے بلکہ کمال عقائد سے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی نسبت کیا کرتے تھے کہ عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ بھی ہو گیا تھا کہ وہ
 اپنے زہد پر عاشق ہو گئے ہیں۔ جیسے آج کل کے ہندو لوگ بھی گوساؤں کو شیشی پتھر کہہ کر
 برا نہیں کہتے بلکہ نذریں نیازیں دیتے ہیں۔

اس جگہ مجھے نہایت سوساؤں آئے ہیں جن کی دل کے ساتھ اس بات کے ظاہر کرنے کا وہی
 حاجت پڑی ہے کہ یہ امت پر جو بھروسہ کیا ہے، یہ صحت عوام الناس کی طاقت کی نہیں
 بلکہ عمر نے سستا ہے کہ ان کی زبان اس امت پر اس کے بعض علماء بھی ہیں۔ سو میں انکی شان
 میں تو ظن نہیں کر سکتا کہ وہ تو ان شریعت اور کتب سابقہ سے بے خبر ہیں اور
 نہ کسی طور سے جانتے ظن ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ آج کل یورپ کی چھوٹی تہذیب نے

قرآن شریف میں آیا زہد سے سخت زبانی کے طریق کی استعمال کر رہا ہے ایک طاقت و روح کا
 فن جو اور سخت و زور کا نام لیا گیا ہے۔ بلکہ نہیں بلکہ کمال شان اور مال کے مزاج کے نزدیک
 کس اور سخت بھی ایک سخت گلا ہے۔ لیکن قرآن شریف کے الفاظ سے اس کا کوئی پتہ نہیں
 ہے جیسا کہ فرمایا ہے اولئک علیہم لعنة اللہ واللعنة والکفر والناس بجمہور
 خالدیہ علیہم السلام۔ اور اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللعنون
 اور اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللعنون۔ لیکن
 قرآن شریف نہ صرف حیوان بلکہ کفار اور منکرین کو دنیا کے تمام حیوانات سے برتر قرار
 دیتا ہے جیسا کہ فرمایا ہے ان شرا الذوالب عند اللہ الذین کفروا۔ ایسا ہی ظاہر ہے
 کہ کس خاص کوئی کام لے کر یا انہما کے طور پر اس کو شہاد بنا کر مال دینا زائد وصال کی

لے البقرة: ۱۷۳-۱۷۴ البقرة: ۱۷۵ البقرة: ۱۷۶ البقرة: ۱۷۷

یہ حوالہ صفحہ 316 پر درج ہے

انزالہوام صفحہ 28 معجمہد مانی خزائن جلد 3 صفحہ 115, 116 (ماہیہ) از مرزا قادیانی

حشر اہل

۱۱۶

ازالہ اوہام

جو ایسا ہی تھیوری سے بہت تھوڑی پڑی ہوئی ہے ہمارے علماء کے طویل کو بھی کسی قدر دیا
 لیا ہے۔ اس سخت اندھی کے چلنے کی وجہ سے ان کی آنکھوں میں بھی کچھ غبار سا پڑ گیا ہے
 ان کی غلط سنی کمزوری اس نزلہ کو قبول کر گئی ہے۔ اسی وجہ سے وہ ایسے خیالات پر
 زور دیتے ہیں جن کا کوئی اصل صحیح حدیث و قرآن میں نہیں پایا جاتا۔ اہل یورپ کی اخلاقی
 کتابوں میں تو ضرور پایا جاتا ہے اور ان اخلاقی میں یورپ نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ
 ایک جوان عورت سے ایک نامحرم طالب کی بگلیوں فحش مناسبت نہیں سمجھی گئی۔ مگر کیا
 قرآن شریف یورپ کے ان اخلاق سے اتفاق دیتے کرتا ہے؟ کیا ایسے لوگوں کا نام دوسٹ
 نہیں رکھتا؟ میں ایسے علماء کو محض قدر متعینہ کرتا ہوں کہ وہ ایسی محنت چینیان کرنے اور ایسے
 خیالات کو دل میں جگہ دینے سے حق اور حق جتنی نسبت زور دیا دے ہیں اگر وہ مجھ سے
 لڑنے کو تیار ہوں تو اپنی خشک منطق سے جو پار میں کہیں لیکن اگر وہ خدا کے تعالیٰ کو فوت
 کر کے کسی قدر سوچیں تو یہ ایسی بات نہیں ہے جو ان کی نظر سے پوشیدہ رہے۔ کیا سخت

تذیب کے خلاف ہے لیکن فلا کے تعلق سے قرآن شریف میں جس کا نام ایسا ہے اور جس کا
 نام کب یہ خشری کا اور یہ عمل تو خود معصوم ہے اور ایسا ہے کہ یہ غیر کلمت حدیث و کتب
 اللہ پر بصورت ظاہر کسی گالی یا مسلمان ہوتی ہیں استعمال گئے ہیں جیسا کہ فرمایا ہے فلا
 قطع المکذبین وذوالنوتہ من فید ہنوں ولا تلح علی حلاف مویہ
 ہتاکہ مشاکہ بنمیع مناع اللغیر معنی انیم علی بعد ذالک زلیم۔۔۔
 منسجد علی الخروم وکلمہ اللہ تقسیم الہیہ اور معنی تو ان مکذبین کے کہنے پر تہلیل
 جو بدل اس بات کے آئے منہ میں کہ ہمارے معصوموں کو ہر امت کو اور ہمارے ذریعہ کی جو
 مت کرے تو ہمیں ہی تمہارے ذریعہ کی قیمت الیٰ الیٰ الیٰ عتہ ہوگی انکی عیب زبانی کا خیال نہ کر
 یہ شخص جو بنا ہند کا خراسان ہے جوئی تمہیں کہنے والا اور عیب لانے اور تہلیل کرنے ہے
 وکسر ویک عیب و حوٹنے والا اور خروم سے لوگوں کو فتنہ ڈالنے والا اور تہلیل کی

سہ القلم : ۱۱۶

ازالہ اوہام صفحہ 28 معراج روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 115، 116 (حاشیہ) از مرزا قادیانی یہ حوالہ نمبر 316 پر درج ہے

اشاعت السنہ میں کیا لکھا ہو اور اب کیا کہتے ہیں۔ صاحب من قرآن کے بسکڈ تھوٹا مکہ نہیں
سے لکھا۔ آپ تو اقرہ کر چکے ہیں کہ اہل کشف اور مکالمات کا مقام بلند ہو ان کیلئے ضروری ہے
ہے کہ خواہ مخواہ محدثین کی تنقید کی اطاعت کریں بلکہ محدثین نے تو مردوں کو روایت کی ہے
اور اہل کشف زندہ ہی و قیوم سے سنتے ہیں۔ پس آپ کا اس شخص کی نسبت کیا لگانا جو جس کا نام
حکم رکھا گیا ہو۔ کیا یہ مرتباً مکہ حاصل نہیں جو آپ دو سروں کیلئے تجویز کرتے ہیں۔

پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ آپ کو مسیح موجود کی پیشگوئی کا خیال کیوں دل
میں آیا آخر وہ حدیثوں سے ہی لیا گیا پھر حدیثوں کی اور علامات کیوں قبول نہیں کی جاتیں یہ
سادہ لوح یا تو اتر ہی ایسا کہتے ہیں اور یا محض حماقت کا دور پہاڑ کے جباب میں خدا تعالیٰ کی
قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے
جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف
کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں۔ اور دوسری حدیثوں کو ہم وحی کی طرح
پھینک دیتے ہیں۔ اگر حدیثوں کا دنیا میں وجود بھی نہ ہوتا تب بھی میرے اس دعوے کے کچھ
سوج نہ پہنچتا تھا ہاں خدا نے میری وحی میں جا بجا قرآن کریم کو پیش کیا ہے۔ چنانچہ تم
بابین احمدیہ میں دیکھو گے کہ اس دعوے کے متعلق کوئی حدیث بیان نہیں کی گئی۔ جا بجا
خدا تعالیٰ نے میری وحی میں قرآن کو پیش کیا ہے۔

میں اب خیال کرتا ہوں کہ جو کچھ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباحثہ روضہ قرآن میں دہی
کے طور پر اعتراض پیش کئے تھے سب کا کافی جواب ہو چکا ہے۔ ہاں یاد آیا ایک بھی خیال
انہوں نے پیش کیا تھا کہ جو کسوف خسوف کی حدیث محمدی کے ظہور کی علامت ہے جو
دارقطنی اور کتب ائمال الدین میں موجود ہے۔ اس میں قرآن خسوف تیرہ تاریخ کو پہلے کسی
ایسی تاریخ میں ہوگا جس میں چاند کو قمر کہہ سکتے ہوں۔ پس یاد ہے کہ یہ بھی یہودیوں کی مانند
تخریفات ہے۔ خدا نے قرآن خسوف کیلئے اپنی سنت کے موافق تین راتیں مقرر کر رکھی

نزدک آئیں

۱۰۹

نمیہ

جو کہ تم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تہلیل کہا تھا سو تم ہرگز اس لفظ سے دلچسپی نہیں کر سکتے
 چند ہی عینت میں ہلاک کیے جاؤ گے۔ سو آتمہ نے اس مجلس میں شروع کیا اور کہا کہ سزا اللہ میں نے
 آنجناب کی شان میں ایسا لفظ کوئی نہیں کہا اور دونوں ہاتھ اٹھائے اور زبان نہ نکالی
 اور زنتے چوٹے زبان سے اٹھا کیا جس کے نہ صرف مسلمان گواہ بلکہ پالیس عہد یادہ حسنی
 بھی گواہ ہونگے۔ پس کیا یہ زچہ نہ تھا! اور کیا اس کا ڈر نا اور میعاد پیشگوئی میں اس بحث کو
 بجلی ترک کر دینا جو ہمیشہ میرے ساتھ کرتا تھا اور شیخ غلام حسن صاحب مرحوم میں علم تفسیر
 کے ساتھ بھی اور میں غلام امینی صاحب باور میں اسد اللہ صاحب مرحوم کیل امرتسر کے ساتھ بھی
 کیا کرتا تھا کیا یہ دلیل اس بات کی نہیں ہو کہ وہ ضرور ڈرا۔ اور کیا اس کا اہتر سر کو چھوڑنا اور غربت میں
 خاموش زندگی بسر کرنا اور کلثرو دتے رہنا اس بات کی دلیل نہیں ہو کہ اس کا دل ترسان اور
 لڑناں بڑا اور کیا اس کا ابا و چار ہزار روپیہ لینے کے قسم نہ کھانا ہلاک ثابت کر دیا گیا تھا کہ
 عیسائی مذہب میں جو لڑتے تھے وہ مسیح نے بھی قسم کھائی اور پولوس نے بھی۔ اس بات کی
 دلیل نہیں ہو کہ وہ ڈر گیا؟ پس کیا اب تک دجال کہنے کے دل سے اس کا رجحان ثابت نہیں ہوا؟
 اور کون ثابت کر سکتا ہو کہ بعد اسکے اس نے پیشگوئی کی میعاد میں شخصیت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہلیل
 کر کے پکھا۔ اور پھر باوجود اس کے جینا میری پیشگوئی میں تھا کہ کاذب صادق کی زندگی میں
 مرو جائے گا۔ کیا وہ میری زندگی میں نہیں مروا۔ اگر پیشگوئی صحیح نہیں نکلی تو پھر دیکھو کہ کلام کہاں ہو۔
 اس کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۳۳ سال کے۔ اگر شک ہو تو اس کی پیشینگی کے
 کاغذات دفتر سرکاری میں دیکھ لو کہ کب اور کس عمر میں اس نے پیشینگی پائی نہیں بلکہ پیشینگی
 صحیح نہیں تھی تو وہ کیوں میرے پہلے مر گیا۔ خدا کی لعنت اس لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں۔
 جب انسان حیا کو چھوڑتا ہے تو جو چاہے بکے کون اس کو روکتا ہے۔
 دیکھو لیکر ام کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی اس میں معاون بتوایا تھا کہ جو برس کے
 بعد قتل کے ذریعہ سے ہلاک کیا جائیگا اور مرد کے دل سے وہ دل ٹھوٹا ہوگا۔ دیکھو صفائی

۵

۱۰۹ (نزدک آئیں) ص 5، عنبرستانی خزائن جلد 19، ص 109، الامریاتی

جملہ صفحہ 317 پر درج ہے

ملا کھو دیکھ لے خود اپنے دشمنوں کو کھینچتے تھے کہ ان کی بائبل کے ظاہری الفاظ پر نظر فرمائی۔
 افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی ایسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح کی نسبت
 یہ دلوں کی طرح ان کے دلوں میں بھی یہی خیال جا پڑا ہے کہ ہم انہیں کھینچ آسمان پر آتے
 دیکھیں گے اور انہیں ہم پر چشم خود دیکھیں گے کہ حضرت مسیح لادورنگ کی پالشنگ پئے ہوئے
 آسمان سے اترتے چلے آئے ہیں اور انہیں بائبل فرشتے ان کے ماتھے میں اور تمام بڑاری لوگ
 اور وہاں کے آدمی ایک بڑے میسک کی طرح اکٹھے ہو کر دیکھیں گے ان کو دیکھ رہے ہیں اور۔

یہ اختلافاً کہو۔ قل لو اتبع الله اھموا کم لفسدت السموات والارض
 ومن فیہن ولابلطت حکمتہ وحان الله عزیزاً حکیماً۔ قل لو کان الجبر
 مدافاً لھمات ربی لتفد البصر قبل ان تنفذ مھلمات ربی ولو جئنا مثلاً
 ملداً۔ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی بحب کما مللہ وکلوا الله غفیراً
 وحیاً پھر اس کے بعد ہمام کیا گیا کہ ان تمام نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ

میں ان کے چلے ہیں میری پرستش کی جگہ میں ان کے پالے اور گھر ٹھیکیاں رکھی ہوئی ہیں اور
 جو بدل کی طرح میرے نمک دریلوں کو تڑپے ہیں رٹھو ٹھیکیاں وہ ہوں بیالیان ہمالیہ کا پہنڈو سکن
 میں گوریاں لگتے ہیں۔ عبادت گاہ سے گوریاں ہمام میں منادہ حال کے اکثر مہلوں کے دل میں ہونے
 ہوتے ہیں اس کے لئے باقیا کہ جس روز وہ ہمام نکلا بلا جس میں قارواں میں نازل ہونے کا
 کوہ پڑا تھا اس روز کشتیوں پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب ہوم میرا غلام قادر میرے
 قریب بیٹھ کر آمار بند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ
 انا انزلتہ قرن ہا من القادیاں تو میں نے شکر بت تمہیں کیا کہ کیا قاریان کا نام میں قرآن شریف
 میں لکھا تھا ہے تمہاری انہوں نے کہا کہ دیکھو کچھ لکھا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ لکھا ہے وہ اس کا
 فی الحقیقت قرآن شریف کے نام میں لکھا ہے صرف نصف کے ہوتے ہیں بلکہ اس عبادت گاہ میں ہوتی ہو
 ہے تمہیں نے اپنے دل میں لکھا کہ اس میں لکھا ہے قاریان کا نام قرآن شریف میں لکھا ہے اور میں نے کہا
 کہ تمہیں میں لکھا ہے کہ تمہیں قرآن شریف میں لکھا ہے کہ اور دیکھو اور قاریان لکھتے تھے

خطبہ الہامیہ

۲۱

واقعی لاذی بارکنا حوالہ۔ اور جن کے مندرہ کا ذکر حدیث میں بھی ہے کہ مسیح کا
نزل مندرہ کے پاس ہوگا۔ دمشق کا ذکر اس حدیث میں جو مسلم نے بیان کیا ہے اس نثر سے
ہے کہ تین خدا بنانے کی تخریجی اول دمشق سے شروع ہوئی ہے مسیح موعود کا نزل اس

قرآن شریف کی آیت کہ صلات لاذی اموی بعدہ لیلہ من المسجد الحرام علی المسجد
الذی بلکنا حوالہ معراج مکمل اور نافی و نافی پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج مقصود
ہے جیسا کہ میرمکافی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت علیہ السلام کو مسجد الحرام
سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا۔ ایسا ہی میرمکافی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکت اسلام
کے زمانہ سے جو آنحضرت علیہ السلام کا زمانہ تھا برکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود
کا زمانہ ہے پہنچا دیا۔ پس اس پہلو کے رو سے جو اسلام کے اتہاد زمانہ تک آنحضرت
علیہ السلام کا میرکشفی ہے۔ مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قدیاں میں
واقع ہے۔ جس کی نسبت بڑی احمدیہ میں خدا کا کلام ہے ہے۔ میلاد میلاد و کل اور
میلاد میلاد فیہ۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بعینہ معقول اور قابل واقع ہوا قرآن شریف
کی آیت بارکنا حوالہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ ٹک نہیں جو قرآن شریف میں مذکور کا ذکر
ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ صحیح لاذی اموی بعدہ لیلہ من المسجد الحرام
الی المسجد الاقصیٰ لاذی بارکنا حوالہ۔ اس آیت کے ایک توہم ہے جو علامہ
مشہور ہیں۔ یعنی یہ کہ آنحضرت علیہ السلام کے مکانی معراج کا یہ بیان ہے۔ مگر

شوکت اسلامی کا زمانہ جو آنحضرت علیہ السلام کا زمانہ تھا اس کا اثر غالب یہ تھا کہ حدیث میں
کا لفظ موعود کو کلمہ کے علم سے نجات دی۔ اس لئے بیت اللہ کا نام بھی بیت اقصیٰ رکھا گیا۔ لیکن
زمانہ برکات کا جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اس کا یہ اثر ہے کہ ہر قسم کے تمام زمین میں پیدا ہو جائیں
اور نہ ہوں اس جگہ میں رہنا بھی حاصل ہو۔ منہ

یہ ابن اسواتیل: ۲

یہ جلد نمبر 323 پر درج ہے

خطبہ الہامیہ ماہیہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 21 از مرزا قادیانی

اب پہلے سے مخالفوں کو اس دشمنی حدیث کو بار بار پڑھتے ہیں مگر وہ اس کا جواب نہیں دے سکتے کہ یہ جو اس حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود دمشق کی شرقی طرف کے شانہ کے قریب نائل ہوگا اس میں کیا بعید ہے؛ بلکہ انہوں نے محض ایک کہانی کی طرح

میں یہ دعویٰ کیا کہ ہندی موعود کا زمانہ زمانہ البرکات تھا اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس کے حق میں فرمایا بَارَكْنَا مَوْلَاهُ یعنی مسیح موعود کی فرود گاہ کے مددگاہوں نظر ڈالو گے ہر طرف برکتیں نظر آئیں گی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ زمین کسی آباد ہوگئی۔ بارش کیسے بکثرت ہو گئے۔ نہریں کسی بکثرت جاری ہو گئیں۔ تمدنی آرام کی چیزیں کسی کثرت سے موجود ہو گئیں۔ پس یہ زمین برکات میں۔ اور جیسے اس زمانہ میں زمینی اور آسمانی برکتیں بکثرت ظہور ہو گئی ہیں ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمیزات کا بھی ایک دریا پل رہا تھا۔

فماصل البیان ان الزمان زمانان - زمان التائیدات و دفع الأوقات - و زمان البرکات والطمینات - والیہ اشارہ عزامہ بقولہ سبحان الذی اعوی بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بارکنا مولاه - فاعلم ان فضل المسجد الحرام فی قولہ تعالیٰ یدل علی زمان یتلوه فیہ ظہرت عزة حرمانہ بتائید من اللہ و ظہرت عزة حدودہ و احکامہ و فرائضہ - و توارث شوکة دینہ و رعب ملتہ - و هو زمان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم و المسجد الحرام البیت الذی بناہ ابراہیم علیہ السلام فی مکة و هو موجود الی هذا الوقت حرمانہ اللہ من کل امة - و اما قولہ عزامہ بعد هذا القول اعنی المسجد الاقصی الذی بارکنا مولاه - فیدل علی زمان یتلوه ینظر برکات فی الارض من کل بعة کما ذکرناہ انفا و هو زمان المسیح الموعود و المہدی الموعود و الطیب الاقصی المسجد الذی بناہ المسیح الموعود فی القادسیان

غرض ہے کہ تائیں کے خیالات کو ٹھوکر کے پھر ایک خدا کا جلال دنیا میں قائم کرے۔ پس
اس ایسا کے لیے بیان کیا گیا کہ مسیح کا ستارہ جس کے قریب ان کا زول ہو گا دمشق سے شرقی طور
پر ہے۔ اور یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ قادیان جو مروجہ گورداسپور پنجاب میں ہے جو گورداسپور سے

کچھ ٹک نہیں کہ اس کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لسانی مروج بھی تھا جس سے
یہ غرض تھی کہ تا آپ کی فکر کشاکش کا مکمل ظاہر ہو اور نیز ثابت ہو کہ مسیح زاد کے برکات بھی
حقیقت آپ ہی کے برکات ہی جو آپ کی توجہ اور بہت سے عہدہ آجوں ہی۔ اسی وجہ سے
مسیح ایک طور سے آپ ہی کا روپ ہے۔ اور وہ مروج یعنی شرقی فکر کشاکش دنیا کی انتہائی
تعمیر مسیح کے زاد سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اس مروج میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک میر لڑا چلے گا مسجد اقصیٰ ہی ہے جو قادیان میں یہاں مشرق
واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے یہاں رکھا ہے۔ یہ مسجد جہاں مسیح لایا گیا اور وہاں کے کلمے
بنائی گئی ہے اور وہاں مسیح لایا گیا اور وہاں کے برکات اور کمالات کی تصویر ہے جو آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بطور نصیحت ہیں۔ اور جیسا کہ مسجد الحرام کی روحانیت حضرت آدم
اور حضرت ابراہیم کے کمالات ہیں۔ اور بیت المقدس کی روحانیت انبیاء و انبیاء کے
کمالات ہیں۔ ایسا ہی مسیح لایا گیا اور مسجد اقصیٰ میں کا قرآن شریف میں ذکر ہے اس کے روحانی
کمالات کی تصویر ہے۔

پس اس حقیق سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مروج میں زاد گذشتہ کی
طرف مسعود ہے اور زاد آگے کی طرف زول ہے۔ اور حاصل اس مروج کا یہ ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیر ہادی و قاری ہیں۔ مروج جو مسجد الحرام سے شروع ہوا اس
میں یہ اشارہ ہے کہ صلی اللہ آدم کے تمام کمالات اور ابراہیم صلی اللہ کے تمام کمالات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھے اور پھر اس جگہ سے قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لگائی ہیں

۱۸۸۳

أَلْقِنْتَهُ هُمْنَا قَاضِيًا فَاصْبِرْ أَوْ كُوالعَظِيمِ
 اس جگہ ایک فرقہ ہے سو اولوالعزم نبیوں کی طرح صبر کر
 فَكُنَّا نَتَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَعَا
 جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلی کرے گا تو انہیں پاش پاش کر دے گا
 قُوَّةَ الرَّحْمَنِ لِجَبِيدِ اللّٰهِ الْعَمَدِ
 یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندے کے لئے وہ سخن مطلق ظاہر کرے گا۔
 فَعَلَّمَ لَوْ شَاءَ رَبِّي الصِّدْقَ فِيهِ بَسْطِيَ الْأَعْمَالِ

یعنی خدا اللہ احمد ہونا ایک مقام ہے کہ جو بطریق مہربانیت خاص خطابے کوششوں سے حاصل
 نہیں ہو سکتا۔

يَا دَاوُدَ خَلِّفْنَا فِي الْبَلَدِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَنَّكَ الْمُتَكِبِّينَ
 مِنهَا ۚ وَآتَيْنَا نِعْمَةً لِّرَبِّكَ فَلَمَّا كَفَرَ تَوَلَّى رُكُوعًا وَمِمَّا
 جَرَمِينَ نَعْمَةً لِّرَبِّكَ لَنْ نَسْئَلَهُ عَمَّا كَانُوعْمَلِ
 اَنْتَ مُعَدِّدُ اللّٰهِ ۗ يٰكُلُومَا دَاوُدُوعَمَلِ

اے داؤد خلیفہ اللہ کے ساتھ رہو اور اعلان کے ساتھ معاملہ کرو۔ اور سلام کا جواب اسی طور پر دے
 اور اپنے رب کی نعمت کا لوگوں کے پاس ذکر کرے جس نعمت کا شکر کر کے تو نے اُس کو قبل از وقت پایا۔ آج
 تجھے عطا عظیم ہے تو محمدؐ کا شکر ہے جو میں مادہ فاروق ہے۔

مَلَا عُقُوبًا يَا اِبْرَاهِيمَ ۗ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا بِرَبَّيْنِ
 كِتَابٍ ۚ وَاللّٰهُ خَلِيقُ اللّٰهِ اَسْمَدُ اللّٰهِ وَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ ۚ قَاوَدَعَكَ رَبُّكَ وَمَا قُلِي
 اَكْفَرَ لَقَدْ نَسَخْنَا لَكَ سَهْدَةَ لَكَ فِي كُلِّ اَمْرٍ ۗ بَيْتُ الْعَمَلِ
 وَبَيْتُ الذِّكْرِ ۚ وَتَمِّنْ وَعَلَمُ كَانَ اِيْنَا

تیرے پر سلام ہے ہے ابراہیم! تو آج ہم سے نزدیک صاحب مرتبہ اور امانت دار اور قوی عقل
 ہے اور دوستِ خدا ہے خلیل اللہ ہے۔ اللہ اللہ ہے اور محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیج
 یعنی یہ اسی نبی کریمؐ کی متابعت کا نتیجہ ہے۔
 اور بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ تم نے تمہارے بھائی کو ترک نہیں کیا اور نہ وہ تمہارے پر تامل ہے۔ کیا تم نے تیرا پیرو نہیں

You must do what I told you. لے

مسند بر نشانی آسمانی استخوان کریں تو میں آپ کیلئے دیکھ کر نکلا کیا خوب ہو کر یہ آخندہ میرے زہر بودہ۔ تا میری آہ
 زیادہ ہو۔ آپ پر کچھ بھی مشکل نہیں لوگ معمولی طور پر چگ کرنے کو بھی جانتے ہیں مگر کچھ نفل سے
 تو اب زیادہ ہے اور نفل رہنے میں نقصان اور خطر کیونکہ سلسلہ آسمانی پر اور حکم ربانی۔

سچی خواب اپنی سچائی کے آثار آپ ظاہر کر دیتی ہے۔ وہ دل پر ایک نور کا اثر ڈالتی ہے اور روح
 آہستی کی طرح اندکھٹب جاتی ہے اور دل اس کو قبول کر لیتا ہے اور اسکی نورانیت اور مہبت بل بل پر
 طاری ہو جاتی ہے۔ میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر آپ میرے زہر بودہ میری ہدایت اور تعلیم کے موافق
 اس کام میں مشغول رہیں تو میں آپ کے لئے بہت کوشش کرونگا کیونکہ میرا خیال آپ کی نسبت بہت نیک ہے
 اور خدا تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپکو صنایع ذکرے اور رشادہ سعادت میں ترقی دے۔ اب میں نے آپکا
 وقت بہت لے لیا ختم کرتا ہوں۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

آپکا ذکر خط پڑھ کر ایک بات کچھ زیادہ تفصیل کی محتاج معلوم ہوئی اور وہ یہ ہے کہ استوارہ کے لئے
 دعائی جہانے کہ ہر ایک شخص کا استوارہ شیطان کے دخل سے محفوظ ہے عزیز من یہ بات خدا تعالیٰ کے قانون
 قدرت کے برخلاف ہے کہ وہ شیطان کو انکے موافق مناسب سے معطل کر دیتا ہے۔ اللہ جل شانہ قرآن کریم
 میں فرماتا ہے وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبي الا اذا نطق بالحق الشيطان في اذنيه
 فينسخ الله ما يلقى الشيطان ثم يحكم الله اياته والله عليم حكيم یعنی ہم نے کوئی ایسا رسول
 اور نبی نہیں بھیجا اسکی یہ حالت نہ ہو کہ جب وہ کوئی تمنا کرے یعنی اپنے نفس سے کوئی بات چاہے تو
 شیطان اسکی خواہش میں کچھ نہ لائے۔ جب کوئی رسول یا کوئی نبی اپنے نفس کی خواہش سے کسی بات کو چاہے
 تو شیطان اس میں ذی دخل دیتا ہے تب وہی مستوجب شوکت اور مہبت اور شرفی نام رکھتی ہے اس دخل کو
 اٹھا دیتی ہے اور منشاء الہی کو مصفا کر کے دکھلا دیتی ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نبی کے دل میں جو
 خیالات اٹھتے ہیں اور جو کچھ خواہش کے نفس میں پیدا ہوتی ہیں وہ حقیقت وہ تمام دیکھ جاتی ہیں جیسا کہ
 قرآن کریم اس پر شہادت ہے۔ وما ینطق من لدوهی الا وحی الادیٰ یوحی۔ یعنی قرآن کی وہی دوسری
 وہی سے جو صورت معانی منجانب اللہ ہوتی ہیں تیسرے کئی رکھتی ہے اور نبی کے اپنے تمام اول وہی غیر مستور
 میں داخل ہوتے ہیں کہ نہ روح القدس کی برکت اور چمک پیشہ نبی کے مثال میں جیسا کہ ہر ایک بات
 اسکی برکت سے بھری گئی ہوتی ہے اور وہ برکت روح القدس سے اس کام میں رکھتی جاتی ہے اور ہر ایک

لے ج: ۲۵۲ نمبر: ۵

آئینہ کمالات اسلام صفحہ 352 معجدہ عالمی نوائن جلد 5 صفحہ 352 اور نوائن جلد 324 پر درج ہے

یہ گڑبگڑ کے پہلے دنیا ہی پایا امانت نے انہیں کیا کیا دکھایا
 خدا نے پھر تمہیں اب ہے بلایا کہ سوچو عزت خیر الہیہ لایا
 ہمیں یہ رہے خدا نے خود دکھا دی

فَسَبِّحْ تَعْلَمَ الَّذِي أَخْرَجَ الْأَصْنَافَ

کوئی مردوں سے کیونکر راہ پائے مہرے تپ جگہاں مردوں میں جاے
 خدا عیشی کو کیوں مردوں سے لے لے وہ خود کیوں مہر خیریت بنا دے
 کہاں آیا کوئی تا وہ بھی آدے کوئی ایک نام ہی ہم کو بتا دے
 تمہیں کس نے یہ تعلیم عطا دی

فَسَبِّحْ تَعْلَمَ الَّذِي أَخْرَجَ الْأَصْنَافَ

وہ آیا منتظر جس کے متھے دن رات سترہ کھل گیا روشن ہوئی بات
 دکھائیں آسمان نے ساری آیات زمین نے وقت کی دیدیں شہادت
 پھر اس کے بعد کون آیا بہت خدا سے کچھ ڈر دھونڈو عبادت
 خدا نے ایک جہاں کو یہ سنا دی

فَسَبِّحْ تَعْلَمَ الَّذِي أَخْرَجَ الْأَصْنَافَ

بیچ وقت اب دنیا میں آیا خدا نے حمد کا دن ہے دکھایا
 مبارک وہ جو اب ایمان لایا صحابہ سے ملا جب کچھ کو پایا
 وہی نے ان کو ساتی نے پلا دی

فَسَبِّحْ تَعْلَمَ الَّذِي أَخْرَجَ الْأَصْنَافَ

خدا کا ہم پر بس کلمہ و کرم ہے وہ لہرت کون سی بات جو کہ ہے
 زمین قادیان اب محترم ہے بخوبی خلق سے ارض مزم ہے

ایک لوگ شاید کہیں کہیں سا از مجلس ہوا کرتے ہیں۔ ہمارا ہی انا کا لانی ہے۔ کئی ایک
 ہیں۔ اس میں جو چیزیں ہوں ان میں سے کسی ایک کی جان ہے۔ کئی ایک
 کو کھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے لئے مجلس کے ایام کے علاوہ ہی ضرورت ہوتا ہے۔ اس لئے
 مجلس کے علاوہ اور وقتوں میں بھی آنا چاہیے۔ جو وہ بہت اہم وقتوں میں آتے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ
 کہہ لیا ہے۔ کہ پانچ روزوں کے وعدہ میں کتنا زبردستی ہے۔ اس لئے وہ کہہ رہے ہیں کہ ان میں سے
 کیا نہیں ہائے رہے۔ کہ یہاں نہیں آجاتے۔ فریج کی مکی پر مشیت کرتے ہیں۔ گھر کے ایام کا
 کہہ کر کہتے ہیں۔ پوری تمہارا ہے۔ ہمارے ہوتے ہیں۔ گھر کے منہ میں۔ اور ان میں سے کسی ایک
 ہے۔ ان کا بلڈا بھی بتانا ہے۔ کہ ان میں تازہ و عاقل ہوتا ہے۔ وہ وہ کہوں کہ ان میں سے
 آہستہ سے ہوتی ہے۔ حضرت سچ ہو گئے اس کے متعلق پڑا ہوا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ
 ان میں سے کئی ایک کے ان کے زمانے کا خطرہ ہے۔ ان سے جو قادیان سے تعلق نہیں رکھتے۔
 ان میں سے کئی ایک کے نام میں سے کئی ایک کا نام ہے۔ پھر یہ تازہ و عاقل ہے۔ کئی ایک کا نام ہے۔
 ہی سو کہہ گیا ہے۔ کیا کہ اور مدت کی چھاتیوں سے یہ وعدہ سو کہہ گیا کہ نہیں۔ ہی طرح ایک
 وقت میں آگیا۔ جلد ہادی اول وقت اور دن کن اول وقت کی اول وقت سے ہی پر ہے اسے
 ایک وقت سے۔ جبکہ یہ وعدہ سو کہہ گیا۔ لیکن یہ وقت آگیا ضرور۔ اس لئے تمہیں چاہیے۔ کہ
 اس وعدہ کو پورا کرنے سے قازدہ اٹھاؤ۔ سال میں صرف ایک وقت تمہارا انا کوئی زیادہ نہیں
 ہو سکتا۔ گراؤ نہیں ہے۔ کہ اکثر لوگ اس طرف خیال نہیں کرتے۔ پھر یہ ہی اول وقت میں
 ہی وقت دے سکتا ہے۔ جب کہ طالب علم سے بھی طرح و قیمت ہی رکھتا ہو۔ اور اس کی عادت
 کو خوب جانتا ہو۔ کہ صرف جلسہ کے موقع پر آنے والے وقتوں سے ہیں۔ ایسی وقت نہیں ہو سکتی
 ایسیوں کو کہہ گئے۔ جو مھے چار دن مجلسوں پر لے ہونگے۔ اور انہوں نے اپنے نام ہی جلائے ہونگے
 لیکن پھر بھی میں نہیں پہچان سکتا۔ کہ اگر وہ اس قدر جو ہم میں کوئی پتہ نہیں رہتا۔ اور تعلیم
 غیر یہی و قیمت کے وہی نہیں ہلا سکتی۔ اور وہ قیمت ہی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ دوست باہر ہیں
 اور مجلس کے ایام کے علاوہ اوقات میں آئیں۔ ایسی صورت میں معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان کو کس طرح
 سے پڑانے کی ضرورت ہے۔ اور ہلال کو کس علم کی حاجت ہے۔ پھر وہی کے مطابق ہیں کی تعلیم کا
 انتظام کیا جائیگا۔ جو دوست ہمارے آتے رہتے ہیں۔ ان کو کسی نہ کسی وقت میں تعلیم دیکھی ہے۔ اور
 انہیں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ کوئی یہ نہ کہے۔ کہ ہمارے پاس حضرت سچ ہو گئے کتابیں جو ہوں

پہلو پہلے ان کی اشاعت کرنے میں لگا دیں۔ پاسہ لفظ طریق پر بڑھنے دیں۔ کہ دنیا کو تباہ کرنے
 دیکھو جو کلام کے وقت لڑائی کی ضرورت تھی۔ اس لئے دوسروں کے ساتھ اپنی باتیں دیکر سیدان کا
 میں ملے۔ اور جب تک مخالفین کے مقابلہ میں اس جوش کو اٹھال کر دے رہے ہیں۔ اس سے بڑی بڑی
 حکیم پٹان کا سیریاں ظہور میں آئیں۔ لیکن جب ان کے سامنے مخالفین نہ رہے۔ تو اس تک سے اپنے
 لوگوں کو ہی جھٹکا پھیر دیا۔ یہ ان کا وہی جوش تھا جو کفار کو تباہ اور زیادہ کرنا۔ مگر جب کا
 جھٹکا شروع ہو۔ تو وہ جوش ہی کو نقصان پہنچانے کا موجب ہو گیا۔ اس زمانہ میں وہ جوش جو ایک سلامت
 اندیشی کی بصاحت کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ ہمیں ملتا ہے۔ تم لوگوں کو قناریہ کے ماتحت کلام میں لاؤ گے۔ تو
 اس قدر اہتمام پاؤ گے کہ تمہارے گھر بھر جائیگی۔ لیکن اگر ٹھیک طور پر استعمال نہ کرو گے۔ تو ایسے خطرناک
 اور تباہ کن نقصانات اٹھاؤ گے۔ کہ جن کا خیال کرنے ہی دل کانپ اٹھتا اور زونگے لکھنے ہو جاتے
 ہیں۔ اس زمانہ تک بڑے بڑے علم دین کے سکھنے کی کوشش کرو۔ اور اپنے جوشوں کو اس کام میں لگاؤ
 ورنہ میں نے اپنا تفسیر من اور کر دیا ہے۔ اور تمہیں بتا دیا ہے۔ کہ اگر اپنے جوشوں سے صحیح طور پر کام نہ
 لے گے۔ تو پھر اظہار ہی مانتا ہے۔

اب میں بتاتا ہوں کہ کس طرح تم اپنے جوشوں کو علم دین سکھنے میں صرف کرو۔
علم دین سکھنے کا پہلا طریق تو یہ ہے۔ کہ تمہارا ایک ایسے مرکز سے تعلق ہے۔ جسے اس زمانہ
 میں خالق تعالیٰ نے تمام دنیا کی اتم بنایا ہے۔ اور خواہ کوئی مانے یا نہ مانے
 اقرار کرے یا نہ کرے لیکن درست بات یہی ہے۔ کہ بچہ کی صحیح تربیت
 اسی وقت ہوتی ہے۔ جبکہ اس کی اپنی ماں کے دودھ سے پرورش ہو۔ بکری۔ گائے۔ بھینس کے
 دودھ سے پھیل تو جاتا ہے۔ مگر پوری طاقت اور قوت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اہل قوت ماں
 ہی کے دودھ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس زمانہ میں خالق تعالیٰ نے قاریان کو تمام دنیا کی بستیوں
 کی اتم قرار دیا ہے۔ اس لئے اب وہی کسی پورے طور پر روحانی زندگی پائیگی۔ جو اس کی چھاتیوں
 سے دودھ پینے لگی۔ اس لئے علم دین سکھنے کا اہل اور کامل طریق یہی ہے۔ کہ یہاں اگر سیکھا جائے
 اگر کوئی کہے کہ دودھ تو دودھ ملا جھوں میں ہی ڈبوں میں بند ہو کر جاتا ہے۔ اسی سے کیونچ قائم
 اٹھائیں۔ مگر کھانا زود دودھ اور کھانا باسی۔ بے شک یہ دودھ بھی ڈبوں (تھیلوں) میں بھر کر بیٹھ جاتا
 جاتا ہے۔ مگر اس میں ہی فرق ہے۔ جو تازہ اور باسی دودھ میں ہوتا ہے۔ پس اگر تم لوگ دودھ سے
 چھٹی نفع حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو یہاں اگر کرو۔ ورنہ ڈبوں کے ذریعہ تو ہم پہنچا ہی دینگے۔

ہیں اس سے فائدہ اٹھائیں یہ بات جو پختہ پڑھی ہے اس میں حج کے متعلق احکام ہیں اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے حج کو معلوم مہینے میں درگتھم ذیقعدہ حرجب ذی الحجہ سناہینے یا دس دن) پہنچو
 کوئی ابن میں حج کا قصد کرے اس کو کیا کرنا چاہئے وہ یہ کہ حج میں وقت خسوق اور
 جدال نہ کرے۔ یہاں کے لئے جائز نہیں بہرہ شخص جو حج کے لئے جاتا ہے اس کے لئے
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حج میں وقت خسوق اور جدال نہ کرے۔ وقت کیا ہے۔ ہجر کو
 کہتے ہیں یہ بھی حج میں منع ہے لیکن اس کے معنی یہ ہیں جو یہاں چسپاں ہوتے ہیں اور یہ
 یہ ہیں۔ پکلائی گالیاں دینا گندی باتیں بیان کرنا گندے قہقہے سنانا۔ لغو اور بیوقوفانہ باتیں
 کرنا جسے پنجابی میں گیس مارنا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر کوئی حج کو جاتا ہے تو اسے کس قسم
 کی بدگامی نہیں کرنی چاہئے گندے قہقہے نہ بیان کرنے چاہئیں گیس نہ مارنی چاہئیں وقت
 کے معنی میں اطاعت اور فرمانبرداری سے باہر نکل جانا۔ تو عاصیوں کا فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی
 فرمانبرداری سے باہر نہ نکلیں اور تمام احکام کو سلا میں پھر وہیں لوگوں کا کلمت ہوتا ہے وہاں
 لڑائی لڑائی ہوا کرتی ہیں کیونکہ لوگوں کی مخالفت طبعاً ہوتی ہیں اور میں تو یہاں خدا تعالیٰ سے
 ہوتی ہیں اس لئے ان میں خدا کا سی بات پر لڑائی ہو جاتی ہے خدا تعالیٰ کی اس نے میری
 جگہ لے لی مجھے دستاوردیدارہ و خیر و خیر و اس لئے فرمایا کہ لڑائی نہ کرنا اس میں خدا تعالیٰ نے
 مسلمانوں کو بتایا ہے کہ جب جمعہ کے لئے نکلو تو زمین باتیں یاد رکھو۔ آج جلسہ کا پہلا دن ہے
 اور چارنا جلسہ بھی حج کی طرح ہے حج خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کے لئے مقرر کیا تھا آج
 احمدیوں کے لئے دینی لحاظ سے تو حج مفید ہے مگر اس سے جو اصل فرض
 یعنی قوم کی ترقی تھی وہ انہیں حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ حج کا مقنا یہ ہے
 لوگوں کے قبضہ میں ہے جو ہمیں کو قتل کر رہا بھی جائز سمجھتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ
 نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے۔ ہاں آدیوں میں سے جن کو خدا تعالیٰ
 توفیق دیتا ہے حج کرتے ہیں مگر وہ فائدہ جو حج ہے تصور ہے وہ سالانہ جلسہ پر ہی اگر اٹھاتے
 ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اس فرض کے لئے نکلے وہ گندی اور لغو باتیں نہ کرے خدا کے کسی
 حکم کی نافرمانی نہ کرے اور لڑائی جھگڑائی بھی نہ کرے +

پہلے نئے واسے پیچھے گئے ہوئے ہیں۔ ایسے شریف لوگ ہر ایک قوم میں کم و بیش موجود ہوتے ہیں جو مفسدانہ اور غیر مہذب تقریروں کو بالطبع پسند نہیں کرتے اور مختلف فرقوں کے بزرگ بادلوں کو بدی اور بے ادبی سے یاد کرنا پہلے درجہ کی خباثت اور شرارت سمجھتے ہیں۔ اور انی واقعہ بھی ہے کہ جن مقدسوں کو خدا نے اپنی خاص مصلحت اور ذاتی ارادہ سے مقربا اور پیشوا تو مومن کا بنایا۔ اور جن روشن جوہروں کو اُس نے دنیا پر چمکا کر ایک عالم کو ان کے ہاتھ سے نور خدا پرستی اور توحید کا بخشا۔ جن کی پرورد تعلیمات سے شرک اور مخلوق پرستی جو اقم الخباثت ہے۔ اکثر محصول زمین سے معدوم ہو گئی اور درخت ذکر و حدانیت اپنی بربوسی گمیا تھا۔ پھر سرسبز اور شاداب اور خوشحال ہو گیا۔ اور عمارت خدا پرستی کی جو گر پڑی تھی۔ پھر اپنے مضبوط چٹان پر بنائی گئی۔ جن مقبولوں کو خدا نے اپنے خاص سایہ عاطفت میں لیکر ایسے عجائب طور پر تائید کی کہ وہ کروٹوں مخالفوں سے نہ ڈرے اور نہ ٹھکے اور نہ گھٹے۔ اور نہ ان کی کارروائیوں میں کچھ تنزل ہوا۔ اور نہ ان پر کچھ بلا آئی جب تک کہ انہوں نے راستی کو ہر ایک موذی سے امن میں رہ کر زمین پر قائم نہ کر لیا۔ ایسے مقبولین اپنی نسبت زبان و رازی کرنا نہایت درجہ کی ناپاکی اور نااہلی اور ہٹ دھرمی ہے۔

ہر کہ تفت افگند بہ ہر منیر ہم برویش فت تفت تحقیر
تا قیامت تفت ست بر روش قدسیاں دور تر ز بد بویش

اور جو کچھ میں اس مقام میں ادب اور حفظ لسان کے بارے میں نصیحت کر رہا ہوں یہ بلا وجہ اور بلا خاص معنی کے نہیں ہیں۔ اس وقت میرے ذہن میں کئی ایک ایسے لوگ حاضر ہیں کہ جو انبیاء اور رسولوں کی تحقیر کر کے ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا ایک بٹے سے ثواب کا کام کر رہے

اور قتل ہوا کہ انہوں کا ذمیرہ ہو گا۔ اور مقلد اس کا سونا بیوں اور وہ بیوں کی طرح بغیر ہونے کے کاٹنے کا امید گئے۔ ایسی ظاہر ہے کہ ایسی کتاب جسکی اصولوں کی سرسبزی عقل کی بھنگی پر موقوف ہے۔ انسان کو کسی نوع کی بھلائی نہیں پہنچا سکتی۔ منہ

تو
و
تو

۷۰

خطبہ ہامیہ

عَلَى مَقَامِ الْخَيْرِ مِنَ النَّبِيِّ - وَإِنَّ خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ -

نبوت ختم گردیدہ
وہ خاتم الانبیاء است
نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے
اور وہ خاتم الانبیاء ہیں -

وَأَنَا خَاتَمُ الْأَوْلِيَاءِ - لَا وَرَى بَعْدِي - إِلَّا الَّذِي هُوَ

دوسری ختم اولیاء
میرے بعد کوئی ولی نہیں
میرے بعد کوئی نبی نہیں
میرے بعد کوئی نبی نہیں
میرے بعد کوئی نبی نہیں
میرے بعد کوئی نبی نہیں

مِنِّي وَعَلَى عَهْدِي - وَإِنِّي أُرْسِلْتُ مِنْ رَبِّي بِكُلِّ

از میری طرف پر عہد ہے
میرے عہد پر
میرے عہد پر
میرے عہد پر
میرے عہد پر
میرے عہد پر

قُوَّةٍ وَبِرَكَّةٍ وَعِزَّةٍ - وَإِنَّ قَدْرِي هَذِهِ عَلَى

قوت و برکت و عزت
میرے قدر
میرے قدر
میرے قدر
میرے قدر
میرے قدر

مَنَارَةٍ نَصَبْتُمْ عَلَيْهَا كُلَّ رَفْعَةٍ - فَاتَّقُوا اللَّهَ أَيُّهَا

منار است کہ جو بلند ہے
میرے منار
میرے منار
میرے منار
میرے منار
میرے منار

الْفِتْيَانِ - وَأَعْرِفُونِي وَأَطِيعُونِي وَلَا تَمُوتُوا

بترسید
میرے منار
میرے منار
میرے منار
میرے منار
میرے منار

بِالْعِضْيَانِ - وَقَدْ قَرُبَ الزَّمَانُ - وَعَسَى أَنْ

بترسید
میرے منار
میرے منار
میرے منار
میرے منار
میرے منار

(۳) تَقَدْ أَشْرَقَ اللَّهُ عَلَيْنَا

(بدجلد نمبر ۲۸ صفحہ ۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲-۳، جلد ۱۱ نمبر ۱۱ صوفیہ ۲۱ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء (۱) میرا دشمن ہلاک ہو گیا میں اُسدا ایک خدا مال چاہتا ہے۔

یعنی مقرب میرا دشمن ہلاک ہو جائے گا اور پھر اس کا خدا سے معاملہ پڑے گا۔

(۲) میرے دشمن ہلاک ہو گئے۔

یعنی اُسدا مقرب ہلاک ہوں گے۔

(۳) اِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّادِقِينَ

(۴) کوئی درباری میرے حق پر اطاعت سے گزرنے نہ پاوے۔ کوئی درباری اس جرم پر سزا

سے محفوظ نہیں رہے گا۔

یعنی جو شخص خدا سے تعلق رکھنے والا ہے اس کا تعلق قائم نہیں رہتا جب تک وہ مجھے قبول نہ کرے اور جو شخص اس

حکم سے لاپرواہ ہے وہ سزا سے محفوظ نہیں رہے گا۔

(۵) سلطان عبد القادر

اس اقام میں میرا نام سلطان عبد القادر رکھا گیا۔ کیونکہ جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے۔ اکلے

بچہ کو تمام ذمہ داریوں پر افسر حاکم کی گئی ہے۔ یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کا تعلق نہیں

رہے گا جب تک وہ میری اطاعت نہ کریں اور میری اطاعت لایا اپنی گردن پر نہ اٹھائیں۔ میرا اسی قسم کا فقرہ ہے

جیسا کہ فقرہ کہ قَدْرِي هَذَا هَتَقِي وَتَبَتِي لِي وَرَبِّي اللهُ۔ یہ فقرہ مستی عبد القادر علی اللہ فرمایا ہے جس کے

معنی ہیں کہ ہر ایک کوئی کہ گدے پر میرا قسم ہے۔

(۶) اِحْسَنَ لِي الطَّبِيبُ كُلُّ مَا قَلْتُ وَلَا مَا أَمَرْتَنِي اللهُ۔

(تشریح) اس سلطان عبد القادر کے لئے وہ تمام چیزیں حلال کی گئیں جو پاک ہیں۔ کہ میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا

جو خدا کے حکم کے برخلاف ہو بلکہ وہی کیا جو خدا نے مجھے فرمایا۔

(۷) پھر بعد اس کے کشتیاں رنگ میں وہ مقبرہ بنے دکھایا گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا ہے اور

۱۔ (تجوید ازرقب) (۳) بے شک تجھے اللہ نے ہم پر بھیج دی۔

۲۔ (تجوید) خدا انہوں کے ساتھ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ خاکسار غلام شاہ صاحب نے ہدیہ تحریر سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں گھڑی سے گر پڑا۔ اور میری ملازمتی کلائی کی ڈی ٹی لٹ گئی۔ اس لئے یہ بات تکوید ہو گیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد میں کامیابان میں حضور کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ حضور نے پوچھا شاہ صاحب آپ کا کیا حال ہے میں نے عرض کیا کہ کلائی کی ڈی ٹی لٹنے کی وجہ سے میرے ہاتھ کی انگلیاں کڑھ گئے ہیں اور ابھی طرح مٹھی بند نہیں ہوتی۔ حضور دعا فرمائی کہ رُوحِ شیک ہو جائے۔ مجھ کو تین تھاکا اگر حضور نے دعا فرمائی۔ تو شفا بھی اپنا کام سرزد کرے گی۔ لیکن پھر اٹل حضور نے فرمایا کہ شاہ صاحب ہاں وہ مونٹھ سے پر ہی حزب آئی تھی۔ جس کی وجہ سے اب تک وہ کڑھ رہا ہے۔ ساتھ ہی حضور نے مجھے ہنات اندھنکار کے دکھایا اور فرمایا کہ آپ بھی صبر کریں۔ میں اس وقت سے وہی باتہ کی کڑھ رہی مجھ کو بڑھتی اور میں نے مجھ لیا کہ اب یہ تقدیر ٹلنے والی نہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب اپنی دعا سے کس قدر بے تکلف تھے کہ فرما اپنا ہنات اندھنکار کے دکھایا۔ تاکہ شاہ صاحب اسے دیکھ کر تسلی پائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض آباد چک نے مجھ سے بیان کیا کہ بعض لوگ بیعت کے بعد حضرت سید محمد سے پوچھتے تھے کہ یا حضرت اہم کو نساؤ فقہ پڑھا کریں۔ تو حضور فرماتے کہ لکھو شاہدہ و در شریف اور استغفار اور دعا پر مدامت اختیار کرو اور دعا اعدانا الصراط المستقیم کثرت سے پڑھا کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ دیکھا کہ سید عبدالقادر صاحب جانی آئے ہیں اور آپ نے پانی گرم کیا کہ مجھے غسل دیا ہے اور نئی پشاک پہنائی ہے اور گول بکرہ کی بیڑیوں کے پاس کڑھ کر فرمایا ہے کہ آؤ ہم تم پر ہمارے ہاں کڑھ کر دیا میں پھر انہوں نے میرے ہاتھ میں کڑھ کر ہاتھ سے کڑھ دیا۔ تو اس وقت وہ فوں برابر برابر رہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ احوال زمانہ کا وہ یاد ہو گا۔ کیونکہ تلوک میں تو آپ کو وہ دعائی ترتیب حاصل ہونے کا مستحق تھے میں آپ سب پر بیعت لے لے جیسا کہ آپ کا یہ ابہام میں ظاہر کیا ہے کہ آسمان سے کئی نعمت اُتے پر تیرا تخت سب سے اُپر بچھایا گیا اور صاحب نے دعوت کے ساتھ ساتھ

وقد تمت الاخبار والاعمال
 وذلک فی القرآن تباً مکذراً
 اور یہ خبر تو قرآن میں کئی مرتبہ آچکی ہے۔

انہوں نے بغیا من ابی من ظنیکم
 وقال قیل عنکم یا قین ایا ما مکم
 اور تم جس کے ہمارے نام تم سے ہوئے گا

کتاب خبیث کالعقارب یا بر
 لعنت بلعون فانیت تد قر
 اور لو کہ یہ ہے لعون یہی تو قیامت ہوتی ہے

اتانی کتاب من کذوب یزور
 فقلت لک الویلات یا ارض ج
 پس میرے نے کہا کہ اے گولہ کی زمین جو پر لعنت

وکل امرء عند القناصم کثیر
 نقولت فاعلم ان ذلی مطا
 یعنی ہر ایک نے خود کے لئے ترما یا ہوا ہے۔

تکلم هذا النکس کالزوم شاتما
 انزعہ یا شیخ الضلالة ان
 میں تو باری نے کچھ لوگوں کی طرح کلمہ کہا ہے کہ

سیدی لک الرحمن ما انت کتک
 ففاضت جموع العین القلب
 یعنی حقیر نے یہ پتھر کہا جس میں ہرگز نہ ٹھکایا۔

اقتکر حقا جاہ من خالق العا
 اذا ما رأینا ان قلبک قد خفا
 لہذا میں نے یہ کہا کہ اے انہوں سے بیا۔

فقر الی وجانہوا البغوا احد
 واکان ان بطونی وینفی وینج
 اور میں نے یہ کلمہ کہا کہ ہرگز نہ ٹھکایا۔

وما انا الا نائب اللہ فی الوری
 بلق قصائد اللہ یاق من السماء
 اور تم نے جو کہ ہے کہ اپنے میں کار کو بنا لیا۔

وکان ان بطونی وینفی وینج
 اور میں نے یہ کلمہ کہا کہ ہرگز نہ ٹھکایا۔

بلق قصائد اللہ یاق من السماء
 اور تم نے جو کہ ہے کہ اپنے میں کار کو بنا لیا۔

۲۲۸

نزل اسے

مگر شرط یہ ہے کہ اس تاریخ سے کہ وہ سال شائع ہو، ٹھیک ٹھیک عرصہ میں وہ ٹکٹ ہی مقدار اور
اسی بلاغت فصاحت کے لحاظ سے اور انہیں مضامین کے مقابل پر اشعار بنا کر اور طبع کر کے
ٹکٹ میں شائع کر دیں۔ وہ نہ اخبار کے ذریعہ سے فن کا لہر شائع کر دیا جائے گا۔ اور ہم
دو بارہ اقرار کرتے ہیں کہ اگر ان اشعار میں تاریخ معینہ کے اندر وہ پہلا مقابلہ کر سکیں گے
اور اہل علم کی شہادت سے فن کے اشعار ہمارے اشعار کے ہم مرتبہ ہونگے اور تعداد میں بھی برابر

یقیناً سچا فقرہ اس قدر میری طرف غصہ کہنے کے ساتھ ہی خواجہ صاحب کی کتاب کا سبق عین وہی ہے کہ
ان کی اس میں بھی تو انہیں خدا تعالیٰ نے سکھایا اور وہ صاحب کو ان میں شہد ہو گیا اور ان کے
لاستورہ کر کے ان دنوں کی طبع قابل شرم چوری کی ہے اور جس نے اس کے دو تین دنوں میں اس کی طوت
خاک کھینے کا ایسا کرنا مناسب نہ تھا تو یہ جواب دیا کہ میں نے اس سے اس سے اجازت طلب کی تو وہ
ظہر ہے کہ اگر محمد حسن ثورہ اجازت دیتا تو اپنی زندگی میں ہی یہ یا مسودہ اس کے پاس ہی رہتا
اس کے فرستے کہ یہ اس کی بیوہ کے پاس سے منگوا یا ہاں گاہ پھر ہر حال یہ ذکر ذکر ناپا پینے تھا کہ
نئی بنات خود ہی تار ظلم اور جھگڑا غیب سے منگوا اور اس وقت اس نے اس سے اس سے اس سے اس سے
کہیں نہ کہیں۔ بلکہ شرفی نے اس کی کتاب میں نہ کہہ سکتا ہے۔ یہ کہیں ہی نہ کہہ سکتا ہے۔
کا یہ اثر ہوتا ہے کہ ہرگز فقیر کا سابق تو یہ ہے۔ ایک نام و کمال کتاب کا نسخہ چور ثابت
ہو گیا اور نہ حضرت چور بلکہ کہ کتاب بھی کہ ایک اور جھوٹا ہی کتاب میں شائع
کیا اور کتاب میں لکھا گیا کہ یہ میری تالیف ہے۔ اس کی تالیف نہیں۔ کیوں ہی اسے
ابہت ہے کہ اس وقت ہم بھی کہیں کہ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ۔ یا محمد حسن پس
ہے کہ وہ فرج کا سچا ہے اس کے اس کی نسبت میں بحث کی ضرورت نہیں وہ اپنی سزا کا پہنچ گیا۔
اس نے جھوٹ کی بنیاد پر لکھ کر وہی بنیاد پر صاحب کے حشر
میں لکھی۔ میں نے کتاب اجازت اس کے سر پر بلکہ یہ سب لکھی ہیں کہ یا شاہکار شخص اس

۴۲

تذکرہ

۲۲۱

۳۲

شہر سے ماٹیں گے پھر اگر تہہ دار سال فصیح بلغ ثابت ہو تو میرا تمام عربی باطل ہو جائیگا اور میں
 اب بھی تو تم کو کہوں کہ بالفاظی تفسیر لکھنے کے بعد اگر تہہ دار تفسیر لفظ و مستطاعی ثابت ہوئی تو
 اس وقت اگر تم میری تفسیر کی غلطیوں نکالو تو فی ظلمی بلغ وہی ہے تمام ذوق و نگاہ غرض یہ ہے کہ تفسیر میں
 چھلے ضرور نکالو کہ مذکورہ تفسیر عربی اپنی عربی دانی ثابت کرے۔ کیونکہ میں فن میں کوئی شخص ذلیل نہیں
 لکھتا اس فن میں کسی نکتہ چینی قبول کے لائق نہیں ہوتی۔ معاصر معاصر کی نکتہ چینی کر سکتا ہے اور
 خداوند اولیٰ مگر ایک خاک کو سب کو حق نہیں پہنچتا کہ ایک دانا معاصر کی نکتہ چینی کرے۔ آپ کی ذاتی لیاقت
 اور ہر ایک سطر بھی عربی نہیں لکھتے۔ چنانچہ سیدہ چشتیانی میں بھی اپنے چھری کے مال کو اپنا مال
 قرار دیا تو پھر اس لیاقت کے ساتھ کہیں آپ کے نزدیک شرم نہیں آتی۔ اسے بھلے آدمی پہلے اپنی
 عربی دانی ثابت کر پھر میری کتاب کی غلطیوں نکال لیں غلطی ہم سے باخبر وہ پہلے اور بالفاظی عربی
 رسالہ لکھ کر میرے اس کا جواب دے گا باطل ہونا اور کھلا ہوا ہے کہ وہ میں نے اس کا جواب لکھا ہے کسی شریفانہ
 طریق سے میرا مقابلہ نہیں کیا۔ غایت کہ اگر کسی کو تو یہ کہ تمہارے غلط لفظ میں غلط لفظ ہوا اور غلط فقرہ
 غلط کتاب کا مسودہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر صحت ظاہر ہے کہ جب تک جو مالساں کا صاحب علم ہونا
 ثابت نہ ہو کہ کسی نکتہ چینی صحیح ہو لی ہلے کیا ممکن نہیں کہ وہ غلط کر تا ہو اور شخص بالفاظی
 لکھنے پر قادر نہیں ہو سکتا کہ کتاب میں بعض فقرے بطور مسودہ ہیں اگر مسودہ سے یا مرگن ہے تو
 کیلئے وہ مقابلہ نہیں آتا اور نمبر ہی کی طرح بجا لایا ہوتا ہے۔ اسے نادانی اقل کسی تفسیر کو عربی فصیح
 میں لکھنے سے پہلے عربی دانی ثابت کر پھر میری نکتہ چینی ہی قابل توجہ ہو جائیگی ورنہ تفسیر عربی دانی
 کے میری نکتہ چینی کو نادر کہیں مسودہ کا لازمہ نہ ہو سکتا کہ میری غلطی کا۔ یہ صرف گوہ کھانا ہے۔
 اسے ہاں ہی ہاں اقل عربی بلغ فصیح میں کسی مسودہ کی تفسیر شائع کر پھر تجھے ہر ایک کے نزدیک حوالہ
 چکا کر میری کتاب کی غلطیاں نکالے یا مسودہ قرار دے جو شخص ہزار ہا عربی بلغ فصیح کی لکھ چکا ہے
 نہ صرف یہ بلکہ ہر لکھنے والے حقیقی کے بیان میں تو کیا صرف انکار سے اس کا جواب چھوکتا ہے یا
 جب تک کام کے مقابل پر کام نہ دیکھا یا پہلے صرف زبان کی بک بک تبت ہو گئی ہو اور اس بک بک کو لیاقت

على مثلها لم نطلع في مكلم
 ان تمام مبین کیجئے۔ جس میں ضمیر نہیں بلکہ ان
 ففکرنا هذا اكله مكان باطلا
 پس سوچ کیا یہ تمام کلمہ واتی باطل تھی۔
 الا لا تسمى عار النساء ابا الوفا
 لے عورتوں کے عار ثناء اللہ
 اردت الهوى من بعد ستين حجة
 کیا میرے ساتھ ہیں کی عمر کے بعد ہوا ہے کہ اللہ کی
 اريناك آيات فلا عذر بعد ها
 ہم تم پر ایک کتاب لکھا ہے اور ایک بعد کہ خداوند کا
 اردت بصدق ذلتى فرأيتها
 تو نے دعوت میں میری بات کو کیا ہے اس نے خدا کا
 وكأين من الآيات قلنا ذكرها
 اور بہت سے نشان ہیں جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔
 فحق لنا بعد التجارب حيلة
 پس ہمارے لئے بہت تجربے بعد ایک حیلہ نظر آتا۔
 فهداهو التبيكيت من فطر السما
 پس اس نے میرے لئے تمہارا منہ خدا پر کھلایا ہے۔

وان كان عيسى او من الرسل اخر
 خواہ عیسوی ہو یا کوئی اور نبی ہو۔
 وما كان شريك الناس شيئا يعجز
 اور شریک کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کو پورا
 الامم كفتيان الوحي تتنصر
 کب تک مرد ہی جنگ کی طرف چلے مکہ کی
 وذلك رأي لا يراه المفسر
 یہ تو کسی عقلمند کی رائے نہ ہوگی۔
 وان خلتها تخفى على الناس تظهور
 اور اگر وہ خفیہ ہے اور پھر آشکارا ہو جائے۔
 ومن لا يؤقر صادقا لا يؤقر
 اور جو شخص صادق کو نہیں مانگا وہ خود کو
 رأيت فاعضته وقلتم نحن قوم
 تم نے وہ نہیں دیکھا اور تم نے کہا کہ ہم قوم
 لنكتب اشعارا بما الای تشعير
 تاہم یہ چند شریک ہیں جن کو تمہارے نشان
 وهذا هو الاقسام متى ففكر
 اور یہ میری طرف سے اقسام تھی۔

]

۱۔ یہ سب کاتب سے کہی گئی لفظ چھوٹ گیا ہے۔ اصل ترجمہ ہے: "ہم نے تم کو ایک نشان
 دیکھا ہے۔" (عربی)

یہ استعمال لفظ لایں کیا استعمال لایں فی لسان العرب۔ منہ

۱۱

اعجاز احمدی صفحہ 92 معجم دہلوی خزائن جلد 19 صفحہ 196 اور زاد الدینی یہ جلد 332 صفحہ 19

وہیں المعترضین المذکورین۔ شیخ منال بطاوی۔ وجار غوثی۔ يقال له

وہی وہی کہتے ہیں شیخ گزراہ ساکن پلاست کہ ہمایہ گزراہ است۔ ورا

تہا حسنین۔ وقد سبق الكل في الكذب والميلين۔ وانه ابي

کرمین سے گویند۔ والا ہمدہ دہلوی وانا استقامت بہ است۔ واد انکار کرد

استکبر۔ وانشاع الکبر واطار حقی قیل انه امام المستکبرین۔ ورسائیس

کیر نمود۔ وکبر وانشاع کہہ دکھار بہ است تا انکہ کتشد کہ ہوام حکیمین است۔ ورسائیس

اعتدایں۔ ورسائیس الغارین۔ ووالذی کفر فی قبل ان یکفر الاخرین۔ واعترض

کہ کہتے ہیں۔ ورسائیس است۔ او ہمایہ شخص است کہ شیخ ہمدہ مرا کا فرقت۔ وہر کتاب

کتابی واطار ہمایہ المکون۔ فقال ان تلك الكتب مشحونة من الاعتراض

بہر کتاب کہ۔ ورسائیس ہمدہ۔ پس گفت کہ این کتاب ہمدہ غلطی ہے ہمدہ

ساقطہ فی واصل الاعتراض۔ وایست کیا معین۔ وان هذا الرجل من

کتاب ہمدہ انہ۔ ورسائیس صافی نیست۔ ورسائیس ہمدہ است

بہر کتاب۔ وکلیا یوجد فی کتبہ من جملہا وکیا فیہا۔ فلیس قرینتہ حصر

بہر کتاب کہتے ہیں وکلیا ہمدہ کلوم ہمدہ ہمدہ۔ پس ان ہمدہ

انہا بل تلك کلم عربیت من اقلام الاخرین۔

بہر کتاب عربیت بلکہ ہمدہ کتابت ہمدہ ہمدہ۔

قلت یا شیخ الذکی۔ وعدو للعقل والنهي۔ ان کتبہ ہمدہ ہمدہ

بہر کتاب کہتے ہیں ہمدہ۔ ورسائیس ہمدہ۔ بہ تحقیق کتاب ہمدہ ہمدہ

کتاب۔ ورسائیس ہمدہ۔ ورسائیس ہمدہ۔ ورسائیس ہمدہ۔

ہمدہ۔ ورسائیس ہمدہ۔ ورسائیس ہمدہ۔ ورسائیس ہمدہ۔

ہمدہ ہمدہ ہمدہ ہمدہ

بجہل الجاہلین۔ فان قلت استلیمت فیواعتار الخذ فی حد ام کل لفظ غلط

ہیں لکن یہ میلانی کہ میں کتابہا میں شریعت کی ہے میں نہیں بتا بلکہ ہر فقہ غلط ہے یا ہے بلکہ

دیلتا۔ واجتہد حویفہا وفتناراً۔ وکن من المتمدولین۔ وهذا حیلۃ تلامہ فواک۔ و

وسیم وفتناراً مع کن۔ والاعادین بشو۔ وایں ان حکام است کہ نہایت ہوش

تقریبہ عیناک۔ وتستزج بہ رجلاک۔ فتنبو من السفر الدائم۔ ولاقیہ کالتعماد

کت۔ ویدویم لوفک طراہ شدہ ہر دوہے تو از میں آرام خواہند گرفت ہیں نہ سفر ہی نہایت خوبی ہوتی

الہام۔ وتفقن کالمندعبین۔ وتغویہ عن معائل بغری۔ ومکانہ شح۔ واتساعہ

فہر سزایں آوہ غزایں کہ یہ سون میں منکان غزایں لشت۔ ودریں ال انہ صحت اور غزایں کہ انوں

عدۃ السنۃ۔ ووعظ الدیبل والفریۃ۔ وتعیث کالمستریحین۔

واتساعہ کہ یہ مال حدقا لست است واندیل و فریب پختہ غزایں شہد کہ جو آرام ال بقول غزایں کہ انوں

میدانی غزایں انی قبلاہ ورافعہ لک وانشاہد ویح بلاعتاک۔ وایں

مگر ایں صحت کہ می غزایں کہ قبل انی ہر غزایں نہ فصاحت ترا میں وہی نہ بلاعت تو مشاہدہ کن۔

انک من علی وفتناراً الصناحۃ۔ ومن اهل تلك القبولۃ۔ ولست

تا بہ بینم کہ تو از علمائے این صناحت ہستی۔ واز آئین ہستی کہ ال ایں صلاہتہ۔ واز

من الجاہلین المعجوبین العمان۔

جاہلان و معجوبان و تائبان ہستی۔

فالتق لو شل حفظہ المبروس۔ ونکد طالعه المبروس۔ انہ ما قبل

ہیں بہشت کم نصیبی و بہ ہستی طالع مبروس او ایں التلق اناد کہ او ایں طالعہا قبل تکو

ہذا العملۃ۔ وما صتی نفسہ ليقبل هذا الشریطۃ۔ وخطوالذیل

وخطتیں ہر ہندی تادی نماید تا مشردہ او قبول کند۔ واندک و درواں

والغیرہ۔ وتروی کا مقربین۔ وقال لئن شاور قلنا مثل هذا ولکننا انسا
 لہ تریبہ ہمک زسنگوں پر شہ کشفہ۔ گفت کہ خدایم کل میں جو تیم و تین بالا فرستے
 بقربین۔ و ما عروج من بیتہ۔ و ما ارقی نمودم زینہ۔ و ما تقوۃ فلا کما المتعلقین
 نیت۔ و ما عروج من بیتہ۔ و ما ارقی نمودم زینہ۔ و ما تقوۃ فلا کما المتعلقین
 و تیز رفتاری میں ہر زمانہ۔ لا یقلد بیجاۃ حسانہ۔ و اعرض بطنہ و ارجح لاجلہ
 و در تمام امور میں لیا نیک کام۔ و کلام جبار علیہا پانام۔ و از خیر و لو کہ ہو آدم و جبریل
 کما ان النحاس یلود اماقہ۔ لوانتاس بعب علیہ اباقہ۔ فرکت ابن حمرہ
 بتایم ہر گز لوب علیا نہ ہو تا وہ۔ یا شیخوں لوانتاس بعب علیہ اباقہ۔ فرکت ابن حمرہ
 قد باخ۔ و عزمہ ہرم و شاخ۔ و تروی کا لفظ جلیں۔
 موشہ۔ و کما در فرقہ کشت۔ و یہو علویں شکل نمود۔
 و ما فی استیقن انہ لا یقدر علی اصلاح سطر لسطرین۔ و کما
 و بخلا مراقبین است کہ او پر نوشتن یک سطر او سطر ہم قدر نیت۔ و ہر ج
 بقول یقول من لم یکن بل لا اظن ان یقدر علی فہم مقالی و ینین فی الجلیں
 نگوئے انصاف میگوئے۔ کہ ہر اہل علم ہم نیت کہ ہر سخن میں پدید۔ و ہر سخن میں قول میں
 نحو اہل قوالی۔ و انہ من الکاذبین۔ و انی اعرفہ من قدیم الزمان۔ لکنی کنت
 باین کلام۔ و او نے سطر میں است۔ و انہ من الکاذبین۔ و انی اعرفہ من قدیم الزمان۔ لکنی کنت
 است و مالہ راسی لکمان۔ بل اذا نطق احدنا فشاء مرہ۔ فطوبی لہ علی غرہ
 و علیہ کی نام۔ کہ میں نے بانیہ میں نہ ہر کلمہ کہہ۔ ہر سخن میں کلمہ پر سخن میں
 و کنت حرمہ۔ و انہ غشیاں ہم نیت انہ لایسدا عند علوانہ۔ و لایترغ عن
 کہ ہم نے کلمہ کہہ۔ انہ ہم کہہ۔ انہ ہم کہہ۔ انہ ہم کہہ۔ انہ ہم کہہ۔ انہ ہم کہہ۔

۲۲۲ نمبر 242 241 243 242 241 243 242 241 نمبر 11 سے 11 درجہ 243 242 241 نمبر 332 پر درج ہے

۲۵۲

واعلمت انظارہ بعرضہ كالذباب. ومثلہ بشوئی كالكلاب. ونطق بكلم

والله اعلم بآياته من غير حساب. ونطق بكلم من غير حساب. ونطق بكلم من غير حساب.

لا ينطق بمثلها الا شيطان بعين. وانعزم الشيطان الاعشى. والقول الاخوي.

كودك بجز شيطان من غير حساب. والله اعلم بآياته من غير حساب.

يقال له رشيد الجوهري. وهو شقي كالامروهي. ومن اللعونين.

كروا به في هذا الحديث. والله اعلم بآياته من غير حساب.

فقران تسعة رمط كفرننا وستونا وكافوا مفسدين. ونذكرهم الشيعيين

في هذه النسخة من غير حساب. والله اعلم بآياته من غير حساب.

للمشهورين. يعني الشيخ الاله بخش الفتونسوي والشيخ قلام نظام الدين

في كتابه. يعني شيخ الفقيه فتونسوي. وشرح حكم نظام الدين في كتابه

يشاع في الديار والبلدان. فيوشد تسود وبعوه المنكرين. وانا شعورنا في افكارنا

من الذين شهدوا. وتقريباً في كتابه مشهوراً شاعراً في هذه النسخة من غير حساب.

وانتدنا في انكارنا من غير حساب. ووصافيه كل ذنوب الذين يتولون

خوبو كريد. والله اعلم بآياته من غير حساب. والله اعلم بآياته من غير حساب.

ان العروية ما سبق فيرو بطوس. بل هي كالقاس للمستبدال او الوعالم

من غير حساب. والله اعلم بآياته من غير حساب. والله اعلم بآياته من غير حساب.

المستعمل وكشفي وهو مقط جلفه خير معين.

يكلمت وكل من يريد من غير حساب. والله اعلم بآياته من غير حساب.

وانا انتدنا وعوننا حق الاثبات. وارينا لك كابد في كتابه من غير حساب.

والله اعلم بآياته من غير حساب. والله اعلم بآياته من غير حساب.

ويعلم بآياته من غير حساب.

انجام آتم من 252 من غير حساب في جلد 11 من 252 من غير حساب

جاء في 332 من غير حساب

حقیقۃ الہی

۴۴۵

تتر

دیسا ہی یہ پیشگوئی بھی ظہور میں آگئی جو خدا تعالیٰ نے میرے ذریعے سے ظاہر فرمائی۔ کیونکہ جیسا کہ
 میں بیان کر چکا ہوں اسی روز سے جبکہ خدا تعالیٰ نے اسکی نسبت مجھے یہ خبر دی کہ اہل تشاک
 ہوا لایا جن کو آج تک بارہ برس گزر گئے اسی وقت سے اولاد کا وہ واہ سعادت پر بند کیا گیا
 اور اسکی بددعاؤں کو اسی کے منہ پر مار کر خدا تعالیٰ نے تین لڑکے بعد اس الہام کے
 مجھ کو دیئے اور کرپڑا انسانوں میں مجھے عزت کے ساتھ شہرت دی اور اس قدر مالی فتوحات
 اور آمدنی افتخار جنس اور طرح طرح کے تحائف مجھ کو دیئے گئے کہ گروہ سب جمع کئے جلتے تو کئی
 کو ٹھکان سے بھر سکتے تھے۔ سعادت چاہتا تھا کئی اکیلا رہ جاؤں کوئی میرے ساتھ نہ ہو پس
 خدا تعالیٰ نے اس آرزو میں اُسکو نامراد رکھ کر کئی ہلاک انسان میرے ساتھ کر دیا۔ اور وہ چاہتا تھا
 کہ لوگ میری مدد نہ کریں مگر خدا تعالیٰ نے اُسکی زندگی میں ہی اُسکو دکھلا دیا کہ ایک جہان میری مدد کیلئے
 میری طرف متوجہ ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے وہ میری مالی مدد کی کہ صد ہا برس میں کسی کی ایسی مدد نہیں
 ہوئی۔ اور وہ چاہتا تھا کہ مجھ کو کوئی عزت نہ ملے مگر خدا نے ہر ایک طبقہ کے ہزار ہا انسانوں کی
 گردنیں میری طرف جھکا دیں اور وہ چاہتا تھا کہ میں اُسکی زندگی میں ہی مر جاؤں اور میری
 اولاد بھی مرجائے مگر خدا تعالیٰ نے میری زندگی میں اُسکو ہلاک کیا اور الہام کے دل کے بعد
 میں لڑکے اور مجھ کو کھلائے۔ پس یہ موت اُسکی بڑی نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہوئی۔ اور
 یہی پیشگوئی میں نے کی تھی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری ہو گئی۔
 اور وہ پیشگوئی جس میں میں نے کہا تھا کہ نامرادی اور ذلت کے ساتھ میرے زور برد
 وہ مرے گا۔ وہ انہماں تم میں عربی شعر میں ہے اور وہ یہ ہے :-

وَمِنْ الْكِبَارِ أَرَىٰ رُجُلًا قَاسِمًا
 غَوْلًا لَعِينًا نَظْفَةَ السَّفَهَاءِ

کہ ایک شیطان طعن ہے سفیہوں کا نظفہ

اور شیطانوں سے ایک نامتو آدمی کہ دیکھتا ہوں

مَنْ يَسْتَعِدُّ فِي الْجَهْلِ لَو
 مَنْ يَسْتَعِدُّ فِي الْجَهْلِ لَو

شکست خبیثت مفید و مزور

مَنْ يَسْتَعِدُّ فِي الْجَهْلِ لَو
 مَنْ يَسْتَعِدُّ فِي الْجَهْلِ لَو

کہ لو شیطان اور کفار کو لو کہ دیکھو نہ

جو تم لوگوں کا ہوں کہ ہر شراستہ صحت یت سے کہہ کے جبکہ پشیمان سعادت مند باقی مدد سے زیادہ گذری تھی۔ منہ

بیزار نہ بوجہ تے تو کوئی بھی پٹت اُن کو بُرا نہ کہتا۔ اب تو ہوا صاحب ایسی پٹتوں کی فکر میں
کہہ بھی نہیں وید کے کذب جو ہوئے۔

قولہ۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے ویدوں کو نہ سُنا نہ دیکھا۔ کیا کریں جو سنے اور دیکھنے
میں آئے تو پتہ ہوا لوگ جو کہ ایشیادہ گہے نہیں وے سب سمجھو ایسی والے بیرومت
میں آجاتے ہیں۔ یعنی تاک دفیو اس کے سکھوں نے نہ ویدوں کو سُنا نہ دیکھا کیا کریں
سننے یا دیکھنے میں آویں تو جو عقائد مستحب نہیں وہ فنا اپنی ٹھگ بیا بھوڈ کر دیا گیا ہر ایک
میں آجاتے ہیں۔ اقول اس تمام تقریر سے پٹت صاحب کا مطلب صوفیانا ہے کہ
ہاں تاک صاحب اور اُن کے پیرو ٹھگ ہیں انہوں نے دنیا کے لئے دین کو بیچ دیا۔ مگر چونکہ
یہ تو سچ ہے کہ ہاں تاک صاحب نے وید کو چھوڑ دیا اور اس کو گمراہ کرنے والا طور پر سمجھا۔ لیکن پٹت
صاحب پر لازم تھا کہ یوں ہی ہوا صاحب کے گرد نہ بوجہ تے اور ٹھگ اور متکار اُن کا نام
نہ رکھتے بلکہ اُن کے وہ تمام عقیدے جو گرتہ میں مدح میں اور مخالف وید میں اپنی کتاب
کے کسی صفحہ کے ایک کالم میں لکھ کر دو سرے کالم میں اس کے مقابلے پر وید کی تعلیمیں بھیج
کرتے۔ جو عقائد خود عقائد کے دیکھ لیتے کہ ان دو تعلیموں سے سچی تعلیم کونسی معلوم ہوتی
ہے۔ ظاہر ہے کہ صوفی گایاں وید سے کام نہیں لگتا۔ ہر ایک حقیقت مقابلہ کے وقت
معلوم ہوتی ہے اور سچی گایاں دینا سفلوں اور کینوں کا کام ہے۔

قولہ۔ تاک ہی بڑے ویدناؤ اور نہیں بھی نہ تھے۔ پرتو اُن کے پیلوں نے تاک چند و
اور جنم سا کی دفیو میں بڑے ہتہ اور بڑے بڑے شرح والے کہے ہیں۔ تاک ہی رہتا اور ہی سے
طے بڑی بات حیرت کی سب نے ان کا مان کیا۔ تاک ہی کے عہاد میں گھوڑے۔ رتہ
ہتھی سونا چاندی سوتی پنا اور رتنوں سے بڑے ہوئے پنا اور تھا کھاپے۔ جسٹا
گیوٹ سے نہیں تو کیا ہے۔ یعنی تاک ہی کہیں کے مالدار اور نہیں تھے۔ مگر اُن کے
پیلوں نے پرتھی تاک چند و ہی اور جنم سا کی دفیو میں بڑے ویدناؤ اور تاک ہی کے کھاپے

نکعد کے ہیں جگر سے سب باجرا ہی ہے
 دیوانہ مت کہو تم عقل رسا ہی ہے
 مت کہہ کہ کون بکونی تم سے اجا ہی ہے
 عاشق جہاں پر مرتے وہ کرتا ہی ہے
 راحت بھی ہے عاصی ہم پر بلا ہی ہے
 ہم جا پڑے کنارے جانے بکا ہی ہے
 پر تو ہے فضل دلا ہم پر کھٹا ہی ہے
 کہتے ہیں جس کو مدخ وہ جاں گرا ہی ہے
 سینہ پر دشمنوں کے پتھر پڑا ہی ہے
 قلم جو حق کا دشمن وہ سوچتا ہی ہے
 جو ہستی ہے دیں کو وہ آسپا ہی ہے
 سب خشک ہو گئے ہیں بیوہ پنہا ہی ہے
 نرود سے معرفت کیا کہ مر رہا ہی ہے
 سب جو ہوں کو دکھا دل میں جما ہی ہے
 بتا ہے جس سے سنا نہ کیا ہی ہے
 وہ گالیوں پر اترے دل میں پڑا ہی ہے
 جس دل میں ہے نجات بیت الخلاء ہی ہے

اس ماہ میں اپنے قصے تم کو نہیں کیا سنتاں
 دل کر کے پارہ پارہ پاہوں میں یک نظام
 لے میرے عیار جانی کر خود ہی ہوسرانی
 فرقت بھی کیا بنی ہوسر دم میں جاگنی ہے
 تیری وفا چاہوں ہی ہم میں ہے عیب ندی
 تمہیں میں وفا ہے پیکر چکے ہیں عہد سائے
 ہم نے نہ عہد ہوا یاری میں رخنہ لانا
 لے میرے دل کے صاف پکارا تیرا صداں
 یک دیں کیا اتنی کا غم کھا گیا ہے مجھ کو
 کیونکر تیرے ہونے کو نہ کرنا ہوسے
 ایسا نامہ آیا جس نے غضب سے دکھایا
 شادیں و سعادت میں ہی کیا کہوں میں
 انہیں ہر ایک دیں کی بے لہم نے پائیں
 لعل میں بھی دیکھے وہ عین بھی دیکھے
 نکدہ کر کے اس سے پھینکاؤ گے بہت تم
 پر کہ یوں کی کانگیاں اندھی ہوئیں میں ایسی
 بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو ذہن میں ہے

شک کر دیتا ہے اور کاٹ دیتا ہے اور اس کی جگہ اور ٹہنیاں پھلوں اور پھولوں سے
لدی ہوئی پیدا کر دیتا ہے۔ مثالوی صاحب یاد رکھیں کہ اگر اس جماعت ایک نکل جائیگا
تو خدائے تعالیٰ اس کی جگہ میں لائیگا اور اس آیت پر غور کریں فَسَوَفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ
يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ

بالآخر ہم ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں کہ میر صاحب نے ۱۲ دسمبر ۱۸۹۷ء
میں مخالفانہ طور پر ایک اشتہار بھی شائع کیا ہے جو ترکیب ادب اور تحقیر کے الفاظ سے
بھرا ہوا ہے سو ان الفاظ سے تو ہمیں کچھ غرض نہیں جب دل بگڑتا ہے تو زبان ساتھ
ہی بگڑ جاتی ہے لیکن اس اشتہار کی تین باتوں کا جواب دینا ضروری ہے۔
اول یہ کہ میر صاحب کے دل میں دہلی کے مباحثات کا حال خلاف واقعہ ہم گیا ہے۔
سو اس دوسرے کے دور کرنے کے لئے میرا ہی اشتہار کافی ہے بشرطیکہ میر صاحب اس
کو غور سے پڑھیں۔

دوم یہ کہ میر صاحب کے دل میں سراسر قاش غلطی سے یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ
گویا میں ایک نیچری آدمی ہوں معجزات کا منکر اور لیلۃ القدر سے انکادی اور نبوت کا
مدعی اور انبیاء علیہم السلام کی پامانت کرنے والا اور عتاید اسلام سے منہ پھیرنے والا۔ سو
ان اوہام کے دور کرنے کیلئے میں وعدہ کر چکا ہوں کہ حقیق میری طرف سے اس بارہ میں
رسالہ مستقلہ شائع ہوگا۔ اگر میر صاحب تو مجھ سے اس رسالہ کو دیکھیں گے تو بشرط تو فریق
انہی اپنی بے بنیاد ادب کے اصل بد نظریوں سے سخت ندامت اٹھائیں گے۔

سوم یہ کہ میر صاحب نے اپنے اس اشتہار میں اپنے کمالات ظاہر فرما کر تحریر فرمایا ہے کہ
گویا انکو رسول نمانی کی طاقت ہے۔ چنانچہ وہ اس اشتہار میں اس عاجزی کی نسبت لکھتے ہیں کہ
اس بارہ میں میرا مقابلہ نہیں کیا۔ میں نے کہا تھا کہ ہم دونوں کسی ایک مسجد میں بیٹھ جائیں
اور پھر یا تو مجھ کو رسول کریم کی زیارت کرا کر اپنے دعاوی کی تصدیق کرا دیجائے اور یا میر
زیارت کرا کر اس بارہ میں فیصلہ کراؤں گا۔ میر صاحب کی اس تحریر نے نہ صرف مجھے
بے تعجب میں ڈالا بلکہ ہر ایک واقع حال سخت متعجب ہو رہا ہے کہ اگر میر صاحب میں

بدی کی گئی۔ مگر جو کوئی عفو کرے اور اس عفو میں کوئی اصلاح مقصود ہو تو اس کا اجر خدا کے پاس ہے۔ تو قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ مگر انجیل میں بغیر کسی شرط کے ہر ایک جگہ عفو اور مگنہ کی تفسیر دی گئی ہے اور انسان دوسرے معاصیہ کو میں ہر تمام سلسلہ تفتیح کا پہل رہا ہے پامال کر دیا ہے اور انسانی قوی کے مدد غت کی تمام شاخوں میں سے صرف ایک شاخ کے بڑھنے پر نہ دیا ہے اور باقی شاخوں کی مدد نہ کیا ترک کر دیا گیا ہے۔ پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود انسانی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیل کے مدد غت کو بغیر عمل کے دیکھ کر اس پر مدعا کی کہ دوسروں کو دعا کرنا سکھوایا۔ اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو حقوق مت کہو۔ مگر خود اس قدر بدذہنی میں بڑھ گئے کہ یہودی زندگیوں کو ولہ امر لغم تک کہہ دیا اور ہر ایک خط میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور بڑے بڑے حق کے نام رکھے۔ انسانی عقلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ انسانی کریمہ دکھا دے پس کیا ایسی تعلیم بتا جس جس پر انہوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے؟ پاک اور کامل تعلیم قرآن شریف کی ہے جو انسانی مدد غت کی ہر ایک شاخ کی پیدائش کرتی ہے اور قرآن شریف صرف ایک پہلو پر نہ نہیں ڈالتا بلکہ کسی تو عفو اور مگنہ کی تعلیم دیتا ہے مگر اس شرط سے کہ عفو کرنا قرآن حکمت پر اور کسی مناسب عمل اور وقت کے مجرم کو مزا دینے کے لئے فرماتا ہے۔ پس وہ حقیقت قرآن شریف خدا تعالیٰ کے اس قانون تقدیر کی تصویر ہے جو ہمیشہ ہماری نظر کے سامنے ہے۔ یہ بات نہایت معقول ہے کہ خدا کا قبل از فعل دنیا مطابق ہونے ہا نہیں۔ یعنی جس رنگ اور طرز پر دنیا میں خدا تعالیٰ کا فعل نظر آتا ہے وہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی پہلی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے۔ نہ

• قرآن شریف نے ہر جگہ عفو اور مگنہ کو ہر جگہ کیوں نہ کہ اس سے انسانی عقول بڑھانے میں اور
فیروز تفسیر پر ہر جگہ ہے مگر اس عفو کی بددلتی ہے جس سے کوئی معصوم ہو سکے۔ نہ

کرائی بھی اور بٹالوی کی کوئی بدگوتی میاں صاحب کو کر وہ معلوم نہ ہوئی اور میاں صاحب کے مکان میں بیٹھ کر ایک اور اشتہار لکھ کر بھرا ہوا بٹالوی نے لکھا۔ آج میں صاحب کی نسبت یہ فقرہ مندرجہ تھا کہ یہ میرا شکار ہو کہ بہ نسبت سے پھولوں میں میرے قبضہ میں آ گیا اور میں خوش قسمت ہوں کہ جھاگا ہوا شکار پھر پھر مل گیا۔ ناظرین! انصافاً کہو کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں نے سچ کہا ہے اور اس نمانہ کے مجتنب قدم اور قاتل بھی تو بہت جیسا کام میں لاتے ہیں اور پشتوں کے سفلے میں میرا کیلنگی اٹھنے سے بھرا ہوا کبڑا اپنے حقیقت شناس کے سامنے زبان پر نہیں لاتے۔ اگر میں بٹالوی صاحب کی شکار ہوتا تو اسکے استاد کو دلی میں کہوں جا پکڑتا کہ کیا شکارو استاد سے بڑا ہو۔ جب استاد ہی بڑا کی طرح میزے پیچھے میں گر قتل ہو گیا تو پھر ناظرین سمجھ لیں کہ کیا میں بٹالوی کا شکار ہوا یا بٹالوی میرے شکار کا شکار۔ بٹالوی کی شوخیوں اور ہتھکڑیوں کی ہلی اونا سکی کھوپڑی میں ایک کبڑا ہو جسکو ضرور ایک دن خواتین نکال دینا انسانوں کے آجکل ہمارے مخالفوں کا جھوٹا اور بہانوں پر ہی گزارہ ہوا اور فرحونی رنگ کے کبڑے اپنی عزت بتانی چاہتے ہیں۔ فرحونی اس وقت تک جو معہ اپنی لشکر کے فرق ہو گیا یہی بھتکار ہاک ٹوسٹے اس کا شکار ہو آخر وہ نیل نے دکھا دیا کہ واقعی طور پر کون شکار تھا میں تا دم ہوں کہ تا اہل حریف کے مقابلہ نے کسی قدر مجھے درشت الفاظ پر مجبور کیا وہ میری فطرت اس وقت تک کہ کوئی تلخ بات منہ پر لائوں۔ میں کچھ بھی بولنا نہیں چاہتا تھا کہ بٹالوی اور اسکے استاد نے مجھے بلایا۔ اب بھی بٹالوی کیلئے بہتر ہے کہ اپنی پالیسی بدل لیں اور منہ کو لگام دیں ورنہ ہن دنوں کو رومہ کے یاد کر گیا۔ باوجود کشتاں ہر کہ در افتادہ واقعات علیناً الا ابلاغ المبین

سے گندم از گندم برودید جو جو
از مکافات گل خافل مشو

جو لوگ ان جھوٹے اشتہارات پر خوش ہوئے ہیں جن میں نذیر حسین کی مصنوعی فتح کا ذکر ہے میں مخالفانہ طور پر نصیحت کرتا ہوں کہ اس ضد غلوئی میں ناس کا گناہ اپنے ذمہ نہ لیں۔ میں سہہا کو بر ملا اشتہار کے اشتہار میں مفصل بیان کر چکا ہوں کہ میاں صاحب ہی بحث کرنے کو گریز کرتے یہ کیا شراست اور بیجا بیانی کا بہتان ہے کہ میری نسبت اڑایا گیا ہو کہ گویا میں میاں نذیر حسین سے ڈر گیا تو خدا بالہ میں ہر گز ان سے نہیں ڈرا اور کیونکر ڈرتا میں اس بصیرت کے

ممن اقتوی علی اللہ کذبا - تسفیل من اطلہ العزیز الرحیم - لتقدر قوما
 ما اتقد لہا وھم ولتداعو قوما اخرین - عسی اطلہ ان یجعل
 بینکم و بین الذین علیکم مودۃ - یخترون علی الاذقان سعیدا ربنا
 اغفر لنا لما کنا خاطئین - لا تقرب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم - و
 هو ارحم الراحمین - انی انا اطلہ فاعبدنی ولا تنسوا واجتهدوا ان
 تصلوا واسئل ربک وکن مستولا - اللہ ولی حقان - علم القران - فیما
 حدیث بعدہ تمکمون - نزلنا علی ہذا العبد برحمة - و ما
 ینطق عن الہوی - ان هو الا وحی یوحی - دنی فتدنی فکان قاب
 قوسین لو ادنی - ذہنی والمکذبین لنی مع الرسول اقوم - ان یوحی
 لقصل عظیم - و انک علی صراط مستقیم - و انا نریک بعض الذی
 نعد ھم لو توفینک - و انی راضک الی - و یاتیک نعرتی - انی
 انا اطلہ ذوالسلطان - ترجمہ :- اور کہتے ہیں کہ یہ بناوٹ ہے اور یہ شخص
 میں کی بیخ کنی کرتا ہے۔ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔ کہ اگر یہ امر خدا کی طرف
 سے نہ ہوتا تو تم اس میں بیعت ما اختلاف پاتے یعنی خدا تعالیٰ کی کلام سے اس
 کے لئے کوئی تائید نہ ملتی اور قرآن جو راہ بیان فرماتا ہے یہ راہ اس کے مخالف ہوتی
 اور قرآن سے اس کی تصدیق نہ ملتی اور دلائل حقہ میں سے کوئی دلیل اس پر قائم نہ
 ہو سکتی اور اس میں ایک نظام اور ترتیب اور علمی سلسلہ اور دلائل کا ذخیرہ جو
 پایا جاتا ہے یہ ہرگز نہ ہوتا اور آسمان اور زمین میں سے جو کچھ اس کے ساتھ
 نشان صیح ہو رہے ہیں ان میں سے کچھ بھی نہ ہوتا۔ اور پھر فرمایا خدا وہ خدا
 ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور
 تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ ان کو کہہ دے کہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو

دھڑا آدم کہ تھا وہ نامکمل لب تک
 وہ تھا جس نے نبی کو تازیہ خالص دیا
 وہ دکھاتا ہے کہ میں کچھ نہیں لکراہ و حیر
 پس یہی ہے درمنز جو اس نے کیا منج از جہاد
 تا کہ کھلے مشکوں کو دین کی ذاتی غویاں
 کہتے ہیں یہ بچے نادان یہ نبی کمال نہیں
 پر بتانا آدمی وحشی کہ ہے ایک مجرہ
 نہ لہے آسلی سے خود بھی وہ اک نور حقے
 لکشا میں ہر زبان کی بھلا کیا فرق ہو
 اے مرے پیارے گلیب و ہیر کی عادت کرو
 نفس کو لہو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
 جس نے نفس میں کو بہت کر کے زیر پا کیا
 گھیاں سنکر مٹا دو ہاکہ دکھ توام وہ
 تم نہ گھبرو اگر وہ گامیوں میں ہر گھڑی
 چشم ہر قدم دیکھ کر ان کے رساں میں ہستم
 دیکھ کر لگن کا بڑھن غیظ است کچھ غم کرو
 انفرادی کی نگاہوں میں ہمایا کلم ہے
 غیر غریبوں کی غلوں کیا ہم نے جگر
 پاک لہو گمانی ہے یہ شہوت کا نشان

۳۳

۱

میرے آنے سے ہوا کمال بھیلہ برگ و باد
 زیور میں کو بتاتا ہے وہ اب مثل استاد
 دین تو خود کھینچے بدل مثل رت میں عذار
 تا اٹھا سے دین کی ماہ جو اٹھا تھا ایک خیار
 جن سے ہوں شرمندہ جو اسام پر کرتے ہیں دلا
 دخیلوں میں دین کو سیلانایہ کیا شکل تھا کلا
 معنی راز نبوت ہمای سے افسکار
 قوم دشمنی میں اگر پیدا ہونے کیا جائے عار
 کہہ شکستہ دم کی سرگہ یا از زنگبار
 وہ اگر سیوا میں بدبو تم جو مشک متار
 چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ ساہن واد
 چیز کیا ہیں اس کے آگے رستم و اسفندیار
 کیر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
 چھوڑ دو ان کو کہ چھوڑیں وہ ایسے اشتہار
 دم نہادو گرہ ہاں لہ کر دین جابل زاد
 شدت گری کا ہے متاع بدایں بہار
 یہ خیال اٹھا لکھو کس قدر ہے تابکار
 جنگ بھی تم صلح کی ریت لکھیں سے نزار
 اب تو انھیں بندہ نہیں رہ گینگے پھر انجا مکار

۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء

غائب ہو گائیں دیتے ہیں اللہ گنہگار اللہ پاک شہد شائع
مخالفانہ تحریروں کا جواب کہتے ہیں ہم کو ان کا جواب گایوں سے کہیں دینا نہیں چاہیے۔
 ہم کو سخت زہانی کی ضرورت نہیں، کیونکہ سخت زہانی سے برکت جاتی رہتی ہے، اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ اپنی
 برکت کو کم کریں، اسی کو تو مخالف کہنے کی بھی ضرورت نہیں۔ یہ لوگ بچائے خود واجب الہم ہیں۔ ہاں فضول
 باتوں کو نکال کر کسی سوتوں اعتراض کا جواب ہم کو دھوکہ نہ دے جانے کے لیے دیا جاوے تو مناسب نہیں۔
 اگر ہم ان کے مقال پر سخت زہانی کا استعمال کریں تو یہ تو اپنے مرتبہ کا بھی متاثر ہے۔ مگر کہیں کوئی سخت فقہا استعمال
 کیا گیا ہے تو وہ حق کی بازی مہلت ہے جو دعا کے طور پر ہے جس کی تفسیر نہیں اور نبیوں کے کلام میں پائی جاتی
 ہے۔ یہیں اللہ تعقید کرنا بخیر کام نہیں۔ ہم تو وہی ہوتا ہے جو آسمان پر دکھا جاتا ہے کسی کے عالم۔ ہل کر کبھی
 سے کیا بنا ہے۔ زمین، آسمان کا اثر خاتمہ ہو جاتا ہے اور آسمانی نام پکارا جاتے ہیں۔ پس دنیا کے گیزروں کے اسوں
 لکھا پر ماؤ اسس ہاگی قسکہ جو آسمانی پر نیکسا لکھا جاوے۔

سج کے دو بند چاندول میں نزول لند چاندول سے نمودارگی ہی جو جو بند سے مخالف بیان
 کہتے ہیں تو پھر ماہمند جو گین اور سچ میں بدلا تیز
 کیا ہوگا۔ اس میں خدا کی چادر پڑنے ایک سحر کئی ہے اور وہی ہی جو خدا کا نام لے کر پڑھتے ہیں
 کہ وہ بند چاندول سے لڑو نہ پیدا ہوں ہیں جو بچے لاتی ملی ہیں۔

آداب تبلیغ یہاں میں تم کے کوئی دوست ہیں۔ تمام شمس ہے کے اوتار۔ عام ہونا
 کم فہم ہوتے ہیں۔ ان کی بوسوں ہوتی ہے اس لیے ان کو بھانا، بوسہ ہی شکل
 ہوتا ہے۔ انہوں کے لیے بھانا ہی شکل ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ناک سراج ہوتے ہیں اور جلد گھبرا جاتے ہیں اور ان کا
 سراج تو آبی اند میں مستبد ہوتی ہے اس لیے ان کے ساتھ گفتگو نہ کرنے کو چاہیے کہ وہ ان کے سرد
 کے مخالف ان سے کلام کرنے میں لقمہ لڑتے ہیں۔ مطلب کہ ان کے ذہن اور تقریر ہوتی ہے۔ حق و باطل کو تبلیغ کرنے
 کے لیے تقریر ہی صاف اور عام ہے۔ ہاں چاہیے ہے اور سلفہ صیغہ کے لوگ زیادہ حیرت انگیز ہیں۔ قابل ہوتا
 ہے۔ ان کی تبلیغ کی جاوے۔ نہایت کم سن کے ہیں انہاں کے سراج میں وہ نہیں اور پھر انہوں کو ناکت ہی نہیں

اور کچھ نصاب جو اللہ تعالیٰ سمجھائے کہوں۔ لیکن آخر کار میری توجہ اس طرف پھری کہ جہاں نصیحتوں اور دیگر باتوں کی ضرورت ہے۔ وہاں یہ بھی ضرورت ہے کہ احباب کو ان مسائل سے بھی واقف کیا جائے جن سے انہیں روزمرہ واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے میں نے چاہا کہ ان کو بھی مختصراً بیان کر دوں۔

اس وقت جماعت احمدیہ میں اختلاف کی وجہ سے بہت جھگڑا پیدا ہو گیا پیغامیوں کی بدزبانی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ فریق ثالثی نے تہذیب اور شرافت کو بالکل ترک کر دیا ہے اور ہمیں اس قدر گالیاں دی ہیں کہ غیر احمدی اخباروں نے بھی آج تک نہیں دی تھیں۔ میری نسبت اس وقت تک جو کچھ انہوں نے کہا ہے وہ تو ایک بہت بڑی نمرست ہے جس کا اس مختصر وقت میں بیان کرنا مشکل ہے لیکن اس میں سے کسی قدر میں بتانا ہوں۔ وہ عام طور پر اور کثرت سے مجھے نوح کا پٹا کہتے ہیں یعنی وہ جو حضرت نوح کے کشتی پر سوار ہونے کے وقت بلو جود حضرت نوح کے بلانے کے ان کے پاس نہ آیا اور ان کو اس نے قبول نہ کیا اور طوفان میں غرق ہو گیا اور وہ جو کافروں میں سے تھا بلکہ کفار کا سردار تھا اور جو شرارت میں اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اپنے قول کی وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام جو تک خدا تعالیٰ نے نوح رکھا ہے اور تم ان کے بیٹے ہو پس تم نوح کے بیٹے ہو۔ ہم کہتے ہیں حضرت مسیح موعود کو تو ابراہیم بھی کہا گیا ہے جن کا پٹا اسماعیل تھا تو اگر تمہاری ہی دلیل درست ہے تو پھر مجھے اسماعیل کیوں نہیں کہتے پھر وہ میری نسبت کہتے ہیں کہ یہ دجال ہے کذاب ہے 'معتزلی ہے' خائن ہے لوگوں کے مال کھا جاتا ہے 'خدا سے دور ہے' پوپ ہے وغیرہ وغیرہ۔ فرض یہ اور اسی قسم کے اور بہت سے الفاظ ہیں جو میری نسبت وہ استعمال کرتے ہیں لیکن مجھے ان کے اس طرح کہنے سے کچھ گھبراہٹ نہیں اور میرا دل دُعا بھی ان کی باتوں سے متاثر نہیں ہوتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جب انسان دلائل سے گلست کھاتا اور ہار جاتا ہے تو گالیاں دینی شروع کر دیتا ہے اور جس قدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے اسی قدر اپنی گلست کو ثابت کرتا ہے۔ آپ لوگوں نے کئی دفعہ دیکھا ہو گا کہ ایک کمزور شخص مار تو کھاتا جاتا ہے لیکن گالیاں بھی دے رہا ہوتا ہے تو لب چو تک ہم ان کو گلست پر گلست دے رہے ہیں اور وہ ہار پر ہار کھاتے چلے جا رہے ہیں اس لئے وہ گالیوں پر از آتے ہیں ان کے آدمی ہم میں آکر ل رہے ہیں اور وہ دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ ان کے

1

بکرہ پر سخت حمل ہو تو منی اللہ ہلاک ہو کر رہتا ہے۔ پھر اگر ہم اس وقت جلا وقت ہو ہزار
 لاکھوں تو ہم پر لعنت اور ہم پر جوڑا اور اگر خدا شہداء تم کو قسم نہ کھائے یا تم کو شہداء
 کے اندر کوئے کریم ہے خدا ہلاک ہوا۔ پھر بھی اگر کوئی تم سے بدوی کہے کہ سے اور اس سے
 کی لڑتے ہو تو وہ بدو ہلاک ہو جائے۔ پھر وہ شک وہ ولد الحلال اور نیک خوات
 نہیں ہو گا کہ خواہ مخواہ حق سے رو کر دان ہو تب سے خود اپنی شیطنت سے کاشمیر کر رہے
 کہتے جو شہداء ہیں۔

اب اس سے زیادہ حیات اور کون فیصلہ ہو گا کہ ہم دو گلوں کے مولیٰ میں خود سوچ سہیں
 جا کر ہر ہر پر یہ دیتے ہیں۔ مسٹر عدلیا شہداء تم کو کہ حقیقت مجھے لایق سمجھتا ہے اور ہوتا ہے کہ
 ایک نہ وہی اس لئے اس کی حکمت کی طرف رجوع نہیں کیا تو وہ ضرور بڑا وقت جہالت نہ کہہ بلا کے ہوتی
 اور اگر وہ سے گا کہ گلاب تو اپنے تجربے سے جان چکا کہ میں جو یہاں اللہ کی حکمت کو اس لئے شہداء
 کر رہا ہوں اس مقابلہ سے اس کو کیا تخت ہے کیا پیسے بندہ پھول میں کس زندہ تھا اور مسٹر عدلیا شہداء
 ہنر کی حکمت کو کتنا تھا اور اب سہ گیا ہے اس لئے نہیں کر سکتا جیکر عیسائیوں نے اپنے شہداء میں
 بیکر کے الحلال ہوا ہے کہ خداوندی نے مسٹر عدلیا شہداء کی باوجود پوری ہی خداوندی جان
 پھرتے گا کہ وہ معلوم نہیں ہو گی کہ اب اس کے خداوندی ہونے کی نسبت مسٹر عدلیا شہداء کو کہ
 اور وہ جیسا پہلے ہوا ہے وہ شک نہ ہو گیا اب لڑتے ہیں پانچے کیونکہ اس کی خداوندی اور
 کس کا ہوں ہو گا اور یہ وہ کس کا ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ مسٹر عدلیا شہداء تم پنے دل میں
 خوب ہلاک ہے کہ سب میں جوڑا ہیں کہ اس کو کس نے چھایا ہو خود چکارہ کس کو پھانسی ہے اور
 مرگاہہ کا کہ وہ خداوندی کیلئے ہے کہ ہے اور کمال خدا کے خوف نے اس کو چھایا اب
 وہ ان عیسائیوں کی تحریک سے چھانک ہو جاتے کہ تو میری کمال خدا کی لڑتے عیسائی کا فرہ کھے
 گنہگار ہیں ہم نے فیصلہ کی صاف صاف بتا دی اور جوڑا ہے کے لئے ایک عیسائیوں کو دیا
 اب وہ کس میں صاف نے جیل کے برتھوں فریاد خدا کی راہ سے کہا اس کرے گا اور اپنی شہداء
 سے اور اب کے گا کہ عیسائیوں کی فتح ہوئی اور کس نے شہداء کو کلام نہیں لائے گا اور عیسائیوں کے ہوتے
 ان فیصلہ کے صاف کی رہے صاف ہے کہ تم اور زبان اور تیری سے باز نہیں آنے گا
 اور ہاری فتح کا خیال نہیں ہو گا کہ اب بھی ہوتے گا کہ اس کو دلہا محرام بننے کا شوق ہے
 سوال ہے نہیں پس حلال خدا ہونے کے لئے واجب ہے تھا کہ اگر وہ مجھے جوڑا ہوتا ہے اور

جس زمانہ میں بالی مولویوں اور ان کے چیلوں نے میرے پر کذب اور بد زبان کے حملے شروع کئے اُس زمانہ میں میری بیعت میں ایک آدمی بھی نہیں تھا کہ چند دست ہوا گیلوں پر شمار ہو سکتے تھے میرے ساتھ تھے۔ اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے ستر ہزاروں کے

بیتنا شہید ایسے اور پھر دونوں مسلمانوں کا انتقال ہوا کہ ان کے لئے یہ ضروری تھا کہ موسیٰ مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی مثالی نبوت کے ساتھ آئے تا اس نبوت ظالم کی کڑیوں سے جو اس نے خدا تعالیٰ نے میرے وجود کو نیک کامل ظالم کے ساتھ پیدا کیا اور ظالم طور پر نبوت محمدی اس میں دکھ دی تاکہ مجھ سے بھر پر نبی اللہ لا القاصد اق آئے اور

دوسرے مسلمانوں سے ختم نبوت ملحوظ رہا۔
اس بظریعہ میں پلوس کہ خدا نے حکیم حکیم نے وضع دنیاوی دیکھی ہے یعنی بعض نفوس

بعض کے مشابہ ہوتے ہیں نیک نیکوں کے مشابہ اور جو عدل کے مشابہ مگر باہمی ہوتے

امرتی ہوتا ہے اور ذور شد سے ظاہر نہیں ہوتا لیکن اکثری زمانہ کے لئے خدا نے مقرر کیا ہوا

تھا کہ وہ ایک عام رجعت کا نشان ہوگا کہ امت موجود نہ ہوئی احوال سے کسی بات

میں کم نہ ہو۔ پس اُس نے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گذشتہ نبی سے مجھے اُس نے تشبیہ دی کہ

وہی میرا نام رکھ دیا۔ پنچاچم آدم ابو آدم توحی طاووس سلیمانی دوست بچو جیتی وغیرہ یہ

تمام نام براہین احمدیہ میں میرے رکھے گئے اور اس صحت میں گویا تمام ایمان گذشتہ

اس امت میں دوبارہ پیدا ہو گئے یہاں تک کہ سب کے آخری پیدا ہو گیا اور میرے خلاف تھے

انکام جیسے اور یہودی اور مشرک دکھائی پنچاقرنی شریف میں نبی کی طرف اشارہ کیا ہوا فرمایا اور

اوعدنا لحر اطم المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

پس یہ آیت صاف کہہ رہی ہے کہ اس امت کے بعض افراد گذشتہ نبیوں کا کمال دیا جائے گا

اور نبیوں کے گذشتہ کفار کی عداوت بھی بعض مکرہوں کو دی جائیگی اور بڑی شدت سے

ومنع بی من التعمال الظاہرۃ والباطنۃ وجعلنی من المجدوبین۔ وکنت شاباً
 وقد شغمت وما استفتحت باباً الا لی تحت۔ وما سألت من نعمة الا اعطيت
 وما استکثفت من امر الا کثفت۔ وما ابتهلت فی دعاؤ الا اجیبت۔
 وكل ذالک من حبی بالقرآن وحب سیدی واما می سید المرسلین۔ اللهم
 صل وسلم علیہ بعدد نجوم السموات وذررات الارضین ومن اجل هذا المحبت
 الذی کان فی فطرتی کان الله معی من اول امری حین ولدت و حین کنت
 خریعاً عند ظمیری و حین کنت اقرع فی المتعلمین۔ وقد حبیب الی منذ ذنوت
 العشرین ان انصر الدین۔ واجادل البراهمة والقسیسین۔ وقد الفت
 فی هذه المناظرات مصنفات عديدة۔ ومؤلفات مفيدة منها کتابی
البراهین۔ کتاب نادر مانع علی منواله فی ایام خالیة فلیقرءه من کان
 من اطرابی۔ قد سللت فیہ صوارم الحجیة القطیة علی اقوال الملحدين۔
 ورمیت بشبهها الشیاطین الباطنین۔ قد خفض عام کل معاند بذالک
 السیف المسلول۔ وتبیتت فطیرحتهم بین ارباب المنقول والمقول۔ و بین
 المصنفین۔ فیہ دقائق العلوم وشواردها والالهامات الطیبة الصمیحة و
 الکثوف الجمیلة ومواردھا۔ ومن کل ما یجلی ذرر معارف الدین المتین ولی
 کتب اخری تشابهه فی الکمال۔ منها الکمل والتوضیح والازالة وفتح الاسلام
 وکتاب آخر سبق کلها الفقه فی هذه الايام اسمها دافع الوسوس هو نافع جداً
 للذین یریدون ان یرو حسن الاسلام یریکفون اقوال المنافقین۔ تلك کتب
 ینظر الیها کل مسلم بعین المحبة والمودة یرینتفع من معارفها ویقبل فی یصدق

دعوتی۔ الاخریۃ البغایا الذین ختم اللہ علی قلوبہم فہم لا یقبلون۔ ولما
 بلغت اشد عمری وبلغت اربعین سنۃ جاء قتی نسیم الوسی بریا عنایات
 ربی لیزید معرتی ویقیننی ویرفع جہنی واکون من المستیقنین فاوئل ما
 فتح علی بابہ هو الرؤیا الصالحۃ فکنت لا اری رؤیا الا جاءت مثل فلق
 الصبح وانی رايت فی تلك الايام رؤیا صالحۃ صادقة قریبا من القیام او
 اکثر من ذالک۔ منها محفوظۃ فی حافظتی وکثیر منها نسیتها۔ وعلی
 اللہ یکررها فی وقت اخر ونحن من الآملین۔ ورايت فی علواء شبابی
 وعتد دواعی التصاہبی کانی دخلت فی مکان وفیہ حفدی وخدمی فقلت
 طهروا فراشی فان وقتی قد جاء شد استیقظت وعطیت علی نفسی
 وذهب وعلی الی انی من المائتین۔ ورايت ذات لیلۃ وانا فلام
 حدیث السن کانی فی بیت لطیف نظیف یذکر فیہا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فقلت ایہا الناس ائین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشاروا
 الی حجرۃ قد دخلت مع الداخلین۔ فبش بی حین واقوتہ۔ وخیانی باحسب
 ما حییتہ وما انسی حسنه وجمالہ وملاحجہ وجملته الی یومی عند شفق
 حبا وجذبنی بوجه حسین قال ما هذا بیعینک یا احمد فنظرت فاذا
 کتاب بیدی الیمنی وخطر بقلبی انه من مصنفاتی قلت یا رسول اللہ
 کتاب من مصنفاتی قال ما اسم کتابک فنظرت الی الکتاب مرۃ اخرى
 وانا کالمتحیرین۔ فوجدتہ یشابہ کتابا کان فی دار کتبی واسمہ
 قطبی قلت یا رسول اللہ اسمہ قطبی قال اری کتابک القطبی فلما

التَّزِينَاتِ ۖ وَأَفْنَاءَ الْيَوْمِ كُلِّهِ فِي الْأَنْعَامِ عِيْلَاتٍ ۖ

زیارت اور
زیور کے ساتھ
دیہوت کو ہر روز دکھانے اور
ہر قسم کے جانوروں کو جانچ کر لینے میں

وَالْمَدَائِمِ مِنَ الْقَلَابِ ۖ وَالتَّفَانِجِ بِأَحْوَالِ الْبَقَرَاتِ

دوام اور
بھیک دہرے کو کشت پیچھے کاٹنے
دقز کوں بگشت ہانے گھوس
ہر باہم ٹھکانا گانے کے گوشے

وَالجَدَائِمِ ۖ وَالْأَفْرَاحِ وَالْمَرَاجِ ۖ وَالجَدَابَاتِ ۖ وَ

دو سہنڈوں
رکھوں کے گوشے کے ساتھ
د خوشی اور
د طرح شادی
د پذیر ہانے نفس
د نفس کو کشیں

الْجَمَارِ ۖ وَالطُّعْكَاتِ ۖ وَالْقَمَقَمَاتِ ۖ بِأَيْدِائِ التَّوَابِعِ ۖ

کڑھ
کڑھیاں
د خند
د ہنجر
بظہر رکھوں
مذہب سبھی
د ہنجر دکر ہنسا
پچھے ہاتھوں کے ٹکانے سے

وَالشَّائِبَاتِ ۖ وَالتَّشْوِقِ إِلَى رَقِصِ الْبَغَائِيَاتِ ۖ وَبُورِ مِهْنِ

د نکلو شوش
د شوق کرہ
موتے دفس زنی بزمی
د اور گزنی پیش
د گھنٹوں کے ٹکانے سے
د شوق کرہ د اور د گھنٹوں کے دفس کے ٹکانے سے

وَعَمَارِقِهِنَّ ۖ وَبَعْدَ هَذَا نِطَاقِهِنَّ ۖ فَإِنَّا نِيدُوهُ بِعَلَى

د بن گری پیش
د بعد اس کے ہی کا ہانے کرہ
دیں انہی جا ہانے کرہ
د بگھی بگھی پیشیں
د عیبیتوں کے اسلام
د عیبیتوں پر

مَصَائِبِ الْإِسْلَامِ ۖ وَأَنْقِلَابِ الْآيَاتِ ۖ مَا مَاتَ الْقَلُوبُ

د گھٹا د اور گھٹ
د ہی نیز ہم کہ ہنٹانے سے
د اور ہنٹانے
د اور ہنٹانے
د اور ہنٹانے

خلیۃ الربانیہ نمبر 41 صحیفہ مدنی نثر آن جلد 16 صفحہ 149 اور ذکا دیانی
یہ جملہ نمبر 341 پر درج ہے

۵۳

کے لئے حکم کیا۔ اور جو چاہا کیا۔ اور
 وہ احکم المملکیں ہے۔

۵

ہمارا ایک دوست ہے کہ ہم اس کی محبت سے نہیں
 اور قرب اور نائل سے میں بے فہمی اور نفرت ہے۔
 تین دیکھتا ہوں کہ دنیا اور اس کے ظاہروں کی ذریعہ تعلق
 ہو گئی ہے یعنی یہی تباہ ہو جائیگی اور ہماری محبت کی زمین کو
 بھونک دینے کی تیاری ہے۔ مگر ہم اس سُنہ کی طرف
 جھک گئے ہیں جو خوشی پہنچانے والا اور طرب انگیز ہے۔
 ہم اپنے پیکر کے من سے کچھ نیت میں ایسے کہ جو مٹا کر
 شفات نہیں ہو سکتا اور ہماری ہمارے لئے خود چو گیا
 دشمن ہمارا یا بالوں کے خنزیر ہو گئے۔ اور ان کی
 عورتیں کشتوں سے بڑھ گئی ہیں۔

اقوم لہ عہۃ الانام۔ و فعل ما اشار و
 هو احکم المملکین۔ و انظر علم ما فی قلبی
 فلا یظہر احد من الظالمین سے
 حبت لنا لیمحبہ فقہیب
 وعن المنازل والبراتب من رقیب
 انی لاری لہ دنیا دبلۃ اہلہا
 جدیت وارض و عا دفا لاجدب
 یتما یلون علی النعم و اننا
 ملنا الی وجہ یسر و یطرب
 لما تعلقنا بنور حبیبنا
 حق استنار لنا الذی لا یخشب
 ان العاصم را خنا زیر العنلا
 و نساولہم من ذوات الالکب

انچھو اوقات کہ کہ اور حکم المملکین است و ظاہر دانہ انچھو مدخل من است و غیر اوزن آگاہ نہ۔
 اشعار

لما جو یہ است کہ از حبت او ہی باشیم۔ ولا مرتب و مناسب بکلی فراخ ولیم۔
 کی چشم دنیا زین ظلمتوں یا قطراتں چیرہ شدہ۔ کے زین دکستی ہوں سر بہر خواہ بود۔
 موم پر تمہارے دنیا سر فرود آمدہ اند۔ لیکن مایل سوئے مدنے آہدیم کہ شادی و خود ہی بخشند۔
 دوست بڑا ان دوست خود نہ ایم۔ ہمیں بہت است کہ انچھو ماشن و شاد و بہت است ماسدوں گریہ است۔
 تمہاری خنجر ہاتے یا ان شہد اند۔ و زین انہا مگ سوزہ را در پس انداختہ اند۔

تفصیل

جلد ۱۱

۱۱۰

جو اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں میں
تفریق کریں یعنی اللہ پر ایمان لیا جائے اور رسولوں کو نہ مانیں یا کہتے ہیں کہ ہم بعض رسولوں کو مانتے
ہیں اور کسی کو نہیں مانتے اللہ چاہتے ہیں کہ کوئی زمین کی سادہ مکالمیں ہی لوگ کہے کافر ہیں اور
اللہ نے کافروں کے لیے ذلیل کر دیا اور عذاب تجویز کیا اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے کلمے
الافتاء میں ان لوگوں کا رد کیا ہے جو تمام رسولوں کا انکار و ایمان نہیں رکھتے۔ پس اس آیت
کے تحت ہر ایک ایسا شخص جو کسی کو تو مانتا ہو مگر کسی کو نہیں مانتا یا کسی کو مانتا ہو مگر کسی کو نہیں مانتا اور
یا اللہ کو مانتا ہے پر شیخ مورو کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے
خارج ہے اور یہ فتویٰ ہماری طرف سے نہیں ہے بلکہ اس کی طرف سے ہے جس نے اپنے
کلام میں ایسے لوگوں کے لیے اولیٰ ایک ہم الکافرون حقانی یا پر۔ فتویٰ

اللہ اگر یہ کہا جائے کہ اس آیت میں تو صرف رسولوں پر ایمان لانے کا سوال ہے
شیخ مورو کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا ہے نہ عظیم ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں
شیخ مورو کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ اللہ رسول کے افتاء استعمال فرمائے ہیں جیسا کہ
فرمایا ”وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا بِرِزْقِنَا لَهُ مِنْ شَرْحِ قَوْلِنَا ذِكْرًا“ یا جیسے فرمایا یا ایہا النبی
اطعوا الجائع والمطعم من رزقنا انی مع ال رسول اقوم مع رزقنا

تے ایسی اپنی کتاہوں میں اپنے دعویٰ رسالت اور نبوت کو بڑی مزاحمت کرتے
یہ بیان کیا ہے جیسا کہ آپ لکھتے ہیں کہ ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اللہ نہیں ہیں“ اور دیکھو
۵۰۔ شیخ مورو نے کہا کہ آپ نے کہا ہے کہ ”میں خدا کے حکم کے ساتھ ہی ہوں اور اللہ
اس سے انکار نہیں کر سکتا ہوگا۔ اللہ جس حالت میں ضابطہ نام نہی رکھتا ہے تو میں کیا کر
اس سے انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اور موت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں
دیکھو خط حضرت شیخ مورو بہت اذیتناک اور افسوسناک ہے خط حضرت شیخ مورو نے اپنی ذلت
مردانہ دن پہلے یعنی ۱۱۰۱ھ میں لکھا تھا کہ آپ کا ایمان وصال ۱۱۰۱ھ میں شیخ مورو کا انکار
میں شائع ہوا۔ پھر اسی پر اس نے کہا کہ شیخ مورو نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ نبیوں کے
سر تک عند حضرت علیؑ اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے شیخ کا نام ہی اللہ رکھا جیسا کہ شیخ سلم نے

کتاب تفصیل صفحہ ۱۱۰ از مرزا بشیر احمد صاحب مرزا آبادی

یہ جملہ صفحہ ۳۴۱ پر درج ہے

ہی الجہادۃ - یعنی میری امت تشریفوں پر منقسم ہو جائیگی وہ سب فرقے دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک کے۔ اور معاویہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ بشارت ہے دوزخ میں پڑیے گا اور ایک جنت میں جائیگا اور وہ جنت میں جانے والا جماعت کا فرقہ ہوگا۔ اب کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مسیح موعود کا ماننا جو و ایمان نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیوں مسیح موعود کی جماعت جنت میں جائیگی اور مسیح موعود کے شکر قبول نبی کریم فی انار ہوئے۔ بات بالکل ظاہر ہے کہ ہر ایک وہ بات جس پر نجات کا مادہ ہے جو و ایمان ہوتی ہے کیونکہ نجات کا پہلا قدم ایمان ہے پس اگر مسیح موعود کا پہلا قدم ایمان نہیں تو کیا وجہ ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہے اور کیوں مسلمانوں کے بشارت آگ میں ڈالے جاویں گے؟ اور یہ حدیث میں آئی ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ایما رجل مسلم اکفر رجلاً فان كان كافراً او الايمان هو الكافر
 (ابوداؤد) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان نے کسی مسلمان کو کافر کہا پس اگر وہ کافر نہیں تو وہ خود کافر ہو جائیگا۔ اس حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ ایک پتے مسلمان کو کافر قرار دینے سے انسان خود کافر ہو جاتا ہے۔ اب جن لوگوں نے مسیح موعود کو کافر قرار دیا ہے ہم انکو کس طرح مومن جان سکتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ہر ایک وہ شخص جو مسیح موعود کو سچا نہیں جانتا وہ آپ کو کافر قرار دیتا ہے کیونکہ اگر مسیح موعود سچا نہیں ہے تو خود باطل متبری علی اللہ ہے اور متبری علی اللہ قرآن شریف کی رو سے کافر ہوتا ہے پس اس حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ ہر ایک کافر ہے جو مسیح موعود کو کافر قرار دیتا ہے اور ہر ایک کافر جو مسیح موعود کو کافر قرار دیتا ہے۔
 ہر ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا جسکے یہ معنی ہیں کہ مسیح موعود کوئی انگریز نہیں ہے بلکہ وہ میں ہی ہوں جو بروزی طور پر دنیا میں آؤنگا اور حدیث مذکورہ کے یہ معنی ہیں اپنی طرف سے نہیں کہتے بلکہ خود حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہی تشریح فرمائی ہے کہ حضرت یونس کا قصہ ۱۰-۱۱ اب معاملہ صاف ہے مگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے

نمبر ۳

رہنما آفتاب طہیز

۱۳۷

بلکہ ہی ہے اور اگر سچ موجود کا منکر کافر نہیں تو نفوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں بلکہ
یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بتوں
حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اتنی اعلیٰ و اسما کیل اپنا شد ہے آپ کا انکار کفر ہو۔

باب پنجم

اس باب میں حضرت خلیفہ اول کے فتاویٰ مد بارہ مسند کفر و اسلام سے کئے جائیں گے
تا اس بات کا پتہ لگے کہ ہمدی علیہ السلام پر ایمان لانے کے دعویٰ میں کون پہلے ہوا کس کا دعویٰ
نفاق اور مصلحت وقت پر مبنی ہے۔

سوداغ ہو کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول کے سوال میں ہوا کہ جو غیر احمدی مسلمان ہم سے
پوچھے کہ ہماری ایت تمہارا کیا خیال ہے اسے کیا جواب دیا جاوے۔ فرمایا "لا الہ الا اللہ کے
ماننے کے نیچے خدا کے سارے اموروں کے ماننے کا حکم آجاتا ہے۔ اللہ کو ماننے کا ہی حکم ہے کہ
اس کے سارے حکموں کو مانا جاوے۔ آپ سارے اموروں کو ماننا لا الہ الا اللہ کے معنوں
میں داخل ہے حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت مسیح، ان سب کا ماننا ہی
لا الہ الا اللہ کے ماتحت ہے مگر انکا ذکر اس کلمہ میں نہیں ہے۔ قرآن مجید کا ماننا سینا
حضرت محمد خاتم النبیین پر ایمان لانا۔ قیامت کا ماننا سب مسلمان جانتے ہیں کہ اس کلمہ کے مفہوم
میں داخل ہے اور جو کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو نیک مانتے ہیں لیکن وہ
اپنے دعویٰ میں جھوٹے تھے یہ لوگ بڑے جھوٹے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے
ومن اعلم من انترنی علی اللہ کذباً او کذب بالحق لمتاجاراً۔ دجیا
میں سے بڑھ کر عالم وہی ہے ایک وہ جو اللہ پر اقرار کرے۔ دوم چوق کی تکذیب کرے۔ پس
کہنا کہ مرزا نیک ہے اور دعاوی میں جھوٹا گو یا اور وظلمت کو جمع کرنا ہی
جو ناممکن ہے۔ گ۔ مضمون چھپ چکا ہے دو یکھو پندرہ نمبر ۱۹ جلد ۱۰ مورخہ ۹۔ اپریل ۱۹۱۱ء
پہر ایک دفعہ ۱۱ ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ بعض غیر احمدی

کلمہ الفصل صفحہ ۱۴۶، ۱۴۷ از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی

پر حوالہ صفحہ ۳۴۲ پر درج ہے

میں عذاب دینا چاہوں وہ عذاب میں گرفتار ہوا اور جس کو میں چھوڑنا چاہوں وہ عذاب سے محفوظ رہے۔
(بدجلد ۲ نمبر ۱۲ صفحہ ۲۹، مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ الگ جلد ۱۰ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۱، مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء "اَخْرَجَ اللَّهُ إِلَىٰ وَقْتِ مَسْئَلِي" فرمایا۔ چوتھے دن کے آگے ہی رہتے ہیں لیکن سخت زلزلہ جو گئے والا ہے اس کے وقت میں تاخیر ڈال گئی ہے مگر نہیں کہہ سکے کہ تاخیر کتنی ہے۔

(بدجلد ۲ نمبر ۱۲ صفحہ ۲۹، مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ بدجلد ۲ نمبر ۱۲ صفحہ ۲۹، مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔
الگ جلد ۱۰ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۱، مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء "میں پچاس یا ساٹھ اور نشان دکھاؤں گا۔"
(بدجلد ۲ نمبر ۱۲ صفحہ ۲۹، مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الگ جلد ۱۰ نمبر ۱۲ صفحہ ۱۰، مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

مارچ ۱۹۰۶ء "چند ہی دنوں میں یہ عالم ہوا تھا۔"
اَلَا تَنْبِيْهُرُكُ بِمَا جَاءَ قَائِلًا لَكَ۔
مکن ہے کہ اس کو تیسرے دو گھنٹوں کے ہی لاکا ہو کیونکہ ہانسپرگ نے کوئی کہتے ہیں یا بشارت کس اور وقت تک ہوگی؟
(بدجلد ۲ نمبر ۱۲ صفحہ ۲۹، مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الگ جلد ۱۰ نمبر ۱۲ صفحہ ۱۰، مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

مارچ ۱۹۰۶ء "خدا تعالیٰ نے مجھے بتا دیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مؤمنانہ ہے۔"
(مکتوب بنام ڈاکٹر عبدالکلیم قرظہ منجھڑی، ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء، ڈاکٹر عبدالکلیم قرظہ منجھڑی، ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء، نمبر ۱۸ صفحہ ۱۸، مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۔ ترجمہ قرآن، اشرف علی تھانوی نے اس میں تاخیر ڈالی ہے وقت مؤمنانہ۔
۲۔ الگ جلد ۱۰ صفحہ ۱۱، "میں پچاس یا ساٹھ نشان دکھاؤں گا۔"
۳۔ ترجمہ بنام، "ہر ایک شخص کے لیے بشارت دیتے ہیں تو سب پاؤں گا۔" (تیسرا ای صفحہ ۱۰۔
صفحہ ۱۱، مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۴۳

ریویافتیہ لمخزن

نمبر ۳

اس امام کی شریعت میں حضرت مسیح موعودؑ نے الذین کفروا غیر انہی مسلمانوں کو قرار دیا ہے
 قنبراً۔ پھر حضرت صاحب کا یہ امام بھی چھپ چکا ہے کہ۔ یریدون لیسطفوا
 نور اللہ بافواہم و اللہ متعم نورا و لو کسا الکافون۔ اس لہجہ
 میں تو صریح کاف کا لفظ موجود ہے۔ یہ امام بھی حضرت مسیح موعودؑ کو بہت دفعہ ہوا کہ۔
 وامتازوا الیوم ایہا الجرمون یعنی اے مجرمو! تم بہت مدت سے اسلام کو بنام
 کر رہے ہو آج کے دن سے تم کو الگ کر دیا جائے۔ پھر ایک اور امام ہے جس میں اللہ کی
 گنجائش باقی رہتی ہی نہیں سوائے اسکے کہ امام کا انکار کر دیا جاوے اور وہ امام یہ ہے
 قل یا ایہا الکفار انی من اللشد قین ردیکم حقیقۃ الوحی صلحہ ۱۹۲ اب
 کہاں نہیں وہ لوگ جن کا یہ قول۔ ہے کہ مسیح موعودؑ ماننا جزو ایمان نہیں وہ دیکھیں کفار کا
 موعودؑ کو حکم دیتا ہے کہ تو کہے کافر د میں صادقین میں سے ہوں۔ بات تو صاف ظاہر ہے
 کہ اس امام میں مخاطب ہر ایک ایسا شخص ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کو صادق نہیں سمجھتا کیونکہ
 قرہ انی من اللشد قین اس کی طرف طاعت طہرہ اشارہ کر رہا ہے۔ پس ثابت ہوا
 کہ ہر ایک جو آپ کو صادق نہیں جانتا انہی کے دعویٰ پر ایمان نہیں لاتا وہ کافر ہے۔ پھر اسکے
 ساتھ یہ امام بھی قابل خود ہے کہ قطع دابر القوم الذین لایؤمنون۔ اس میں حضرت
 مسیح موعودؑ کے منکروں کو قوم لایؤمنون کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ پھر حقیقۃ الوحی صلحہ

۱۰۰ پر حضرت صاحب کا یہ امام درج ہے کہ۔
 چودہ خسروئی آغاز کردند ۔ مسلمان یا مسلمان باز کردند

اس الہامی شعر میں اللہ تعالیٰ نے مسند کفر و اسلام کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے
 اس میں خدانے غیر انہیوں کو مسلمان بھی کہا ہے اور پھر ان کے اسلام کا انکار بھی کیا ہے مسلمان
 تو اس بے شک ہے کہ وہ مسلمان کے نام سے پکارتے جاتے ہیں اور جب تک اپنے ہمتوں
 نہ کیا جاوے لوگوں کو پتہ نہیں چلتا کہ کن مراد ہے مگر ان کے اسلام کا اسلئے انکار کیا گیا ہے کہ
 وہ اب خدا کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں بلکہ فرود تھے کہ انکو پھرتے ہوئے سے مسلمان
 کیا جاوے۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اور امام ہے جو آپ کو اپنی وفات سے چند ہی پہلے

باب اول

ان غلط واقعات کی تردید میں جو مولوی محمد علی صاحب نے اختلاف سلسلہ کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے بیان کئے ہیں

مولوی محمد علی صاحب کا تبدیلی عقیدہ
کے متعلق مجھ پر سب سے جا الزام
مسیحیوں سے غلط طور پر ہماری مشابہت بتانے
کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے اختلافات کی
ایک تاریخ بیان کی ہے جس میں انہوں نے
اپنی طرف سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کس طرح حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد بعض
واقعات سے متاثر ہو کر میں نے یعنی اس عاجز نے، اپنے عقائد میں تبدیلی پیدا کی ہے۔

تعداد عقائد
یہ تبدیلی عقیدہ مولوی صاحب تین امور کے متعلق بیان کرتے ہیں۔ اول یہ کہ
میں نے حضرت مسیح موعود کے متعلق یہ خیال پھیلایا ہے کہ آپ فی الواقع نبی
ہیں۔ دوم یہ کہ آپ ہی آیت اِسْمٰہِ اَحْمَدُ کی پیشگوئی مذکورہ قرآن کریم (صفت: ۷)
کے مصداق ہیں۔ سوم یہ کہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ
انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور دازہ اسلام سے خارج ہیں۔

ہر سہ عقائد کا بیان
کہ ۱۹۱۳ء یا اس سے تین چار سال پہلے سے میں نے یہ عقائد اختیار
کئے ہیں بلکہ جیسا کہ میں آگے ثابت کروں گا۔ ان میں سے اول الذکر اور آخر الذکر حضرت مسیح موعود
کے وقت سے ہیں۔ اور ثانی الذکر عقیدہ جیسا کہ خود میں نے اپنے بچپنوں میں بیان کیا ہے جو تھپ
بھی چکے ہیں حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد حضرت مسیح موعود خلیفۃ المسیح الاول سے گشتگوار
ان کی تسلیم کا نتیجہ ہے۔

۲۸۰

۱۸۹۹ء "جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالفت ہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔"

(از خط حضرت اقدس بنام بابو اٹو بخش صاحب، ۱۸ جون ۱۸۹۹ء مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۷۰، تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۲۷)

۲۲ جون ۱۸۹۹ء "۲۰ جون ۱۸۹۹ء میں مجھے یہ الہام ہوا، پہلے بیہوشی - پھر غشی - پھر موت ساتھ ہی اس کے یہ تقسیم ہوئی کہ یہ الہام ایک شخص دوست کی نسبت ہے جس کی موت سے میں روٹی پیچھے لگا چنانچہ اپنی جماعت کے بہت سے لوگوں کو یہ الہام سنایا گیا اور انکم نمبر ۲۲ جلد ۲، ۱۸ جون ۱۸۹۹ء میں وضع ہو کر شائع کیا گیا۔

پھر آخر جولائی ۱۸۹۹ء میں ہمارے ایک شہادت شخص دوست یعنی ڈاکٹر محمد بوٹے سے نماں باسٹنٹ مرچن ایک ناگمانی موت سے قصور میں گذر گئے۔ اول بیہوشی ہے پھر کھردھری غشی طاری ہوگی پھر اس تا پائیدار دنیا سے کوچ کیا اور اسی کی موت اور اس الہام میں مرگت میں بائیں من کا فرق تھا۔

(حقیقہ ہوی صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴ - دعائی خزانی جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳)

۱۸۹۹ء "شیخ حضرت اقدس کو یہ بقیہ ہونے ہے کہ حضرت علامہ قیصر ہند علیہ السلام اللہ تعالیٰ فرمایا حضرت اقدس کے گھر میں دعائی نافروز ہوئی ہیں۔ حضرت اقدس بقیہ میں عاجز ماتم جہاں کریم کو جو اس وقت حضور اقدس کے پاس بیٹھا ہے فرماتے ہیں کہ حضرت علامہ کمال شفقت سے ہمارے ہاں قدم بگڑنا ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ فرمایا ہے ان کا کئی شکر ہے بھی ادا کیا چاہیے اس بقیہ کی تعبیر ہے کہ حضرت کے ساتھ کوئی نصرت الہی شامل ہوئی ہے۔"

(از خط مرزا محمد اکرم صاحب منیہ، انکم نمبر ۲۲ جلد ۲، ۱۸ جون ۱۸۹۹ء صفحہ ۲۳)

۱۔ اس ہفتہ میں سب سے عجیب اور دلچسپ بات جو واقع ہوئی..... وہ ایک چشمی کا صوف کے نام الاقدس میں پختہ ثبوت اور تفصیل سے لکھا ہے کہ جلال آباد علاقہ کابل کے علاقہ میں اپنا مسکن بنی کا چوتھا مرحوم ہے اور وہاں مشورہ ہکا ڈھنڈا بڑا برس ہوئے کہ یہی شام سے یہی آیا تھا اور سکا کابل کی طرف سے کچھ جاگ رہی اس پر زور کے نام ہے.....

۲۔ اس خط سے حضرت اقدس بنام قندوشس ہوئے کہ فرمایا "اللہ تعالیٰ گواہ اور ولیم ہے کہ اگر مجھے کوئی کھٹیا دینے لادیتا تو میں کبھی اتنا خوش نہ ہوتا جیسا اس خط نے مجھے خوشی پہنچائی ہے..... خدا کا ظلم اور قدرت دیکھنے کو کہوت

۲۲۶

رکتی تھی کہ ان لوگوں کو احمد بیگ کی وفات کے بعد اپنے عزیز داماد کی موت کا شکر کھانے لگتا۔ اس میں
 ہر ماں ہو کر روع الی اللہ کرتے۔ کیا انسان میں یہ خاصیت نہیں کہ چشم دید تجربہ اس پر سخت اثر ڈالتا
 ہے۔ سو یہ حقیقت یہی تھی۔ احمد بیگ کی موت نے اس کے دل میں کو خاک میں ملا دیا۔ اسی لیے ظہر میں
 ڈالا کہ گویا وہ مر گئے اور سنتِ نبوت میں پڑ گئے اور دعا میں اور تضرع میں لگ گئے۔ سو ضرور تھا کہ خدا
 تعالیٰ اس ہنگامی تاثیر ڈالتا۔ جیسا کہ آتم کے متعلق کی پیشگوئی میں تاثیر ڈالی۔ ہم عربی مکتوب میں لکھتے
 چکے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی مشروطہ شرط تھی اور ہم یہ بھی یاد دہا رہا کہ بیان کی چکے ہیں کہ وہی پیشگوئی بغیر
 شرط کے بھی ممکن پذیر ہو سکتی ہے جیسا کہ انس کی پیشگوئی میں ہوا۔

سو چاہئے تھا کہ ہمارے امان مخالفت انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری
 ظاہر کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی۔ تو کیا اس دن یہ اہم مخالف جیتتے ہی
 رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سپاہی کی تلواریں سے جھڑے جھڑے نہیں ہو جائیں گے ان پر تو
 کوئی ہتھیار کی جگہ نہیں ہے گی۔ اور نہ ہی صفائی سے ناک کٹ جائے گی۔ اور ذات
 کے سیاہ رخساروں کے منوں چہروں کو بندوں اور سونوں کی طرح کریں گے۔ سنا اور یاد رکھو کہ میرا
 پیشگوئیوں میں کوئی ایسی بات نہیں کہ جو خدا کے نبیوں اور رسولوں کی پیشگوئیوں میں مان کا نمونہ نہ ہو۔ بیشک
 یہ لوگ میری تکذیب کریں۔ بیشک گویا دیں۔ لیکن اگر میری پیشگوئیاں نہیں اور رسولوں کی پیشگوئیوں
 کے منہ پر ہیں تو ان کی تکذیب آپس پر لعنت ہے۔ چاہیے کہ اپنی جانوں پر دم کریں اور نہ مسیحا ہی کے
 ساتھ نہ کریں۔ کیا انس کا حقہ نہیں بلکہ نہیں کہ یہ نکرہ مناب مل گیا جس میں کوئی مشاطہ بھی نہ تھی۔
 اس جگہ کہ شرطیں مہر ہیں۔ احمد بیگ کے اصل دولت جن کی تنبیہ کے لئے نشان تھا اس کے
 منہ کے بعد پیشگوئی سے ایسے متاثر ہوئے تھے کہ اس پیشگوئی کا ہم نے لیکر دتے تھے اور پیشگوئی کی حالت
 دیکھ کر اس گٹھ کے تمام مروجت کا نپ اٹھے تھے اور وہ میں عرضیں لگا کر کہتی تھیں کہ اے وہ باتیں
 کجا بگلیں چنانچہ وہ لوگ اس دن تک غم اور خوف میں تھے جب تک ان کے داماد سلطان کی مسیحا گزشتگی
 پس اس تاثیر کو یہی سبب تھا جو خدا کی تقدیر ہمت کے مانتی ظہر میں آیا۔ خدا کے ابھام میں باوقوفی تھی

اس کی تفسیر کے لئے چند جملے لکھے ہیں۔ احمد بیگ کی وفات کے بعد اپنے عزیز داماد کی موت کا شکر کھانے لگتا۔ اس میں ہر ماں ہو کر روع الی اللہ کرتے۔ کیا انسان میں یہ خاصیت نہیں کہ چشم دید تجربہ اس پر سخت اثر ڈالتا ہے۔ سو یہ حقیقت یہی تھی۔ احمد بیگ کی موت نے اس کے دل میں کو خاک میں ملا دیا۔ اسی لیے ظہر میں ڈالا کہ گویا وہ مر گئے اور سنتِ نبوت میں پڑ گئے اور دعا میں اور تضرع میں لگ گئے۔ سو ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ اس ہنگامی تاثیر ڈالتا۔ جیسا کہ آتم کے متعلق کی پیشگوئی میں تاثیر ڈالی۔ ہم عربی مکتوب میں لکھتے چکے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی مشروطہ شرط تھی اور ہم یہ بھی یاد دہا رہا کہ بیان کی چکے ہیں کہ وہی پیشگوئی بغیر شرط کے بھی ممکن پذیر ہو سکتی ہے جیسا کہ انس کی پیشگوئی میں ہوا۔ سو چاہئے تھا کہ ہمارے امان مخالفت انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی۔ تو کیا اس دن یہ اہم مخالف جیتتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سپاہی کی تلواریں سے جھڑے جھڑے نہیں ہو جائیں گے ان پر تو کوئی ہتھیار کی جگہ نہیں ہے گی۔ اور نہ ہی صفائی سے ناک کٹ جائے گی۔ اور ذات کے سیاہ رخساروں کے منوں چہروں کو بندوں اور سونوں کی طرح کریں گے۔ سنا اور یاد رکھو کہ میرا پیشگوئیوں میں کوئی ایسی بات نہیں کہ جو خدا کے نبیوں اور رسولوں کی پیشگوئیوں میں مان کا نمونہ نہ ہو۔ بیشک یہ لوگ میری تکذیب کریں۔ بیشک گویا دیں۔ لیکن اگر میری پیشگوئیاں نہیں اور رسولوں کی پیشگوئیوں کے منہ پر ہیں تو ان کی تکذیب آپس پر لعنت ہے۔ چاہیے کہ اپنی جانوں پر دم کریں اور نہ مسیحا ہی کے ساتھ نہ کریں۔ کیا انس کا حقہ نہیں بلکہ نہیں کہ یہ نکرہ مناب مل گیا جس میں کوئی مشاطہ بھی نہ تھی۔ اس جگہ کہ شرطیں مہر ہیں۔ احمد بیگ کے اصل دولت جن کی تنبیہ کے لئے نشان تھا اس کے منہ کے بعد پیشگوئی سے ایسے متاثر ہوئے تھے کہ اس پیشگوئی کا ہم نے لیکر دتے تھے اور پیشگوئی کی حالت دیکھ کر اس گٹھ کے تمام مروجت کا نپ اٹھے تھے اور وہ میں عرضیں لگا کر کہتی تھیں کہ اے وہ باتیں کجا بگلیں چنانچہ وہ لوگ اس دن تک غم اور خوف میں تھے جب تک ان کے داماد سلطان کی مسیحا گزشتگی پس اس تاثیر کو یہی سبب تھا جو خدا کی تقدیر ہمت کے مانتی ظہر میں آیا۔ خدا کے ابھام میں باوقوفی تھی

اس کی تفسیر کے لئے چند جملے لکھے ہیں۔ احمد بیگ کی وفات کے بعد اپنے عزیز داماد کی موت کا شکر کھانے لگتا۔ اس میں ہر ماں ہو کر روع الی اللہ کرتے۔ کیا انسان میں یہ خاصیت نہیں کہ چشم دید تجربہ اس پر سخت اثر ڈالتا ہے۔ سو یہ حقیقت یہی تھی۔ احمد بیگ کی موت نے اس کے دل میں کو خاک میں ملا دیا۔ اسی لیے ظہر میں ڈالا کہ گویا وہ مر گئے اور سنتِ نبوت میں پڑ گئے اور دعا میں اور تضرع میں لگ گئے۔ سو ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ اس ہنگامی تاثیر ڈالتا۔ جیسا کہ آتم کے متعلق کی پیشگوئی میں تاثیر ڈالی۔ ہم عربی مکتوب میں لکھتے چکے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی مشروطہ شرط تھی اور ہم یہ بھی یاد دہا رہا کہ بیان کی چکے ہیں کہ وہی پیشگوئی بغیر شرط کے بھی ممکن پذیر ہو سکتی ہے جیسا کہ انس کی پیشگوئی میں ہوا۔ سو چاہئے تھا کہ ہمارے امان مخالفت انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی۔ تو کیا اس دن یہ اہم مخالف جیتتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سپاہی کی تلواریں سے جھڑے جھڑے نہیں ہو جائیں گے ان پر تو کوئی ہتھیار کی جگہ نہیں ہے گی۔ اور نہ ہی صفائی سے ناک کٹ جائے گی۔ اور ذات کے سیاہ رخساروں کے منوں چہروں کو بندوں اور سونوں کی طرح کریں گے۔ سنا اور یاد رکھو کہ میرا پیشگوئیوں میں کوئی ایسی بات نہیں کہ جو خدا کے نبیوں اور رسولوں کی پیشگوئیوں میں مان کا نمونہ نہ ہو۔ بیشک یہ لوگ میری تکذیب کریں۔ بیشک گویا دیں۔ لیکن اگر میری پیشگوئیاں نہیں اور رسولوں کی پیشگوئیوں کے منہ پر ہیں تو ان کی تکذیب آپس پر لعنت ہے۔ چاہیے کہ اپنی جانوں پر دم کریں اور نہ مسیحا ہی کے ساتھ نہ کریں۔ کیا انس کا حقہ نہیں بلکہ نہیں کہ یہ نکرہ مناب مل گیا جس میں کوئی مشاطہ بھی نہ تھی۔ اس جگہ کہ شرطیں مہر ہیں۔ احمد بیگ کے اصل دولت جن کی تنبیہ کے لئے نشان تھا اس کے منہ کے بعد پیشگوئی سے ایسے متاثر ہوئے تھے کہ اس پیشگوئی کا ہم نے لیکر دتے تھے اور پیشگوئی کی حالت دیکھ کر اس گٹھ کے تمام مروجت کا نپ اٹھے تھے اور وہ میں عرضیں لگا کر کہتی تھیں کہ اے وہ باتیں کجا بگلیں چنانچہ وہ لوگ اس دن تک غم اور خوف میں تھے جب تک ان کے داماد سلطان کی مسیحا گزشتگی پس اس تاثیر کو یہی سبب تھا جو خدا کی تقدیر ہمت کے مانتی ظہر میں آیا۔ خدا کے ابھام میں باوقوفی تھی

یہ حوالہ صفحہ 343 پر درج ہے

انجام آتم صفحہ 53 منہ بعد روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی

مباہلہ کے بعد میری بددعا کے اثر سے ایک ہی خالی چرا تو میں اقرار کر چکا۔ کہ میں مجبور ہوں

و قہی ذلت نہ پہنچی یا ہمیں کوئی واقعی حجت حاصل نہ ہو جیسا کہ میں آگے چل کر بیان کر چکا ہوں۔
 سو اس کے ساتھ مباہلہ و حقیقت میری وضاحت سے نہیں تھا اور نہ میرا اس میں بے مصلحت کوئی
 بہدعا کرنا اصغر میں نے اپنے بہدعا کسی سے اس بات کی طرف توجہ کی۔ اس بات کو اٹھانے سے پہلے
 کہ میں نے کسی بہدعا کو یہ بہدعا نہیں کی۔ اور اپنے دل کے پیش کو برگزینا صرف تو جو نہیں آیا۔ لیکن
 اب تا اہل مولویوں کا مسلم تہاد سے گزر گیا۔ اس لئے اب میں آہستہ آہستہ کے لئے خود ہر ایک
 مکتب سے مباہلہ کی درخواست کرتا ہوں۔ اور اس لئے کہ بعد میں مشہدات پیدا نہ ہوں۔
 نے یہ لازمی شرط ٹھہرا دی ہے کہ جو لوگ مباہلہ کے لئے آئے گئے ہیں کہ تم میں آری ان
 میں سے مباہلہ کی درخواست کریں تا خدا کی مدد سے ثابت ہو اور کہیں کوئی کج نیتی نہ ہو
 اور کوئی احد میں ہو شک ہے کہ مقابل پر صوت ایک آدمی تھا۔ سو اتفاقاً اس پر کوئی مصیبت آگئی۔
 بعض خیریت طبع مولویوں پر ہر وقت کا غیر لطف مند کہتے ہیں۔ پہلی پر یہ وہ ڈالنے کے لئے یہ بھی کہا
 کرتے ہیں کہ گزشتہ مباہلہ میں جہد ملحق کو لے ہوئی۔ کیونکہ آتم کے متعلق جو یہ لگونی کی تھی اس
 میں آتم نہیں مرا۔ مگر یہ دل کے ہند نام اور اسلام کے دشمن یہ نہیں سمجھتے کہ کب اور کسی
 وقت یہ ہم ہٹا ہر کیا گیا تھا کہ آتم ضرور صداد کے فندورے گا اور کس لہجہ تبار یا کتاب
 میں ہم نے لکھا تھا کہ اس عرصہ میں بغیر کسی شرط کے آتم کی نسبت موت کا حکم ہے جیسا کہ
 باعلاص سے نیا پیدا اور کراہت کے لائق فتنہ ہے مگر فتنہ سے زیادہ پیدا نہ لوگ ہیں جو
 اپنے نفسانی جوش کے لئے حق اور حقیقت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ اسے ٹولنا اور مولوی۔ اور
 گندھو۔ تم پر ہوس کر تم نے میری صداقت کے لئے اسلام کی بھی گواہی کو چھپا دیا۔ اسے
 اندھیرے کے کیو تہ پہلی کی تیر شہانوں کو لے کر چھپا سکتے ہو۔ کیا ضرور تھا کہ خدا اس
 پیشگوئی میں اپنی شر و امانت لکھتے۔ اسے بیان اور قصاص سے ڈنڈا لگنے والو جو کہ کہا اس
 پیشگوئی میں کوئی ایسی شہوت تھی جس وقت ہم آتم کا اس کی موت میں غیر قابل لکھا تھا۔
 مرقم جو حجت مت لا اور وہ حجت نکال کر جیسا کہ میں نے لکھی۔
 آکر کھول کر دیکھو کہ یہ پیشگوئی اپنی تمام جگہوں کے ساتھ پوری ہو گئی ہے اس
 پیشگوئی کو ایک پیشگوئی نہ کہو بلکہ وہ پیشگوئی ہیں جو اپنے وقت پر ہو۔
 اور اقل یہ پیشگوئی جو براہین احمدیہ کے سطور ۲۶۱ میں ہے۔ جس نے آج سے چند عرصے

مباہلہ

[

]

انجام آتم صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی یہ حوالہ صفحہ 343 پر درج ہے

کہتے ہیں کہ ہر طیشا صاحب دہر میں آئے اُن سے مقابلہ نہ کیا۔ جن دلوں پر خدا
 لعنت کیے ہیں اُن کا کیا علاج کرے۔ میرا دل فیصلہ کے لئے صدمند ہے۔ ایک زمانہ
 گزر گیا میری یہ خواہش اب تک پوری نہیں ہوئی کہ میں لوگوں میں سے کوئی راستی
 اور ایمانداری اور نیک نیتی سے فیصلہ کرنا چاہے مگر افسوس کہ یہ لوگ صدق دل
 سے میدان میں نہیں آتے۔ خدا فیصلہ کے لئے تیار ہے اور اُس اذنی کی طرح
 جو بچہ جننے کے لئے دم اٹھاتی ہے زمانہ خود فیصلہ کا تقاضا کر رہا ہے۔ کاش
 میں سے کوئی فیصلہ کا طالب ہو۔ کاش میں سے کوئی رشید ہو جس بعیرت
 سے دعوت کتابوں اور یہ لوگ ظن پر بھروسہ کر کے میرا انکار کر رہے ہیں
 ان کی کچھ چیزیں بھی اس فرض سے ہیں کہ کسی جگہ ہاتھ پڑ جائے۔ اے نادان قوم! یہ سلسلہ آسمان سے
 قائم ہوا ہے۔ تم خدا سے مت ڈرو۔ تم اس کو نابود نہیں کر سکتے۔ اس کا ہمیشہ بول بالا ہے۔ تمہارا
 ہاتھ میں کیا ہے۔ بجز چند حدیثوں کے جو تہتر فرقوں نے بوٹی بوٹی کر کے باہم تقسیم کر رکھی ہیں
 عدوت حق اور یقین کہاں ہے! اور ایک دوسرے کے کذاب ہو کیا ضرورہ تھا کہ خدا کا حکم یعنی
 فیصلہ کو قبولی میں نازل ہو کر تمہاری حدیثوں کے انبار میں سے کچھ ہٹتا اور کچھ رد کر دیتا۔ سو یہی اس
 وقت ہوا۔ وہ شخص حکم کس بات کا ہے جو تمہاری سب باتیں ماننا چاہے اور کوئی بات رد نہ کرے اپنے
 تصورِ ظلم مت کرو اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کیلئے
 پیا ہوا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ اگر یہ گندہ بازار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو
 یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مغربی ایسی جلدی چاک ہو جاتا کہ اب اس کی
 پڑیوں کا بھی پتہ نہ ملتا۔ سو اپنی مخالفت کا رعبا میں نظر ثانی کر دو کم سے کم یہ تو سوچو
 کہ شاگرد خلی ہو گئی ہو وہ شاید یہ لڑائی تمہاری خواہ سے ہو۔ اور کیوں مجھ پر یہ
 التزام لگاتے ہو کہ ہمیں اصحاب کا رویہ لکھا گیا ہے۔ اگر میرے پر تمہارا کچھ حق ہے
 + غشی الی بخش صاحب نے جوئے الزاموں اور بہتان اور خلاف واقعہ کی نجات

درمیں نمبر ۲

۲۵۷

جس کا ایمان آتم موافقہ کر سکتے ہو یا اب تک میں نے تمہارا کوئی قرعہ ادا نہیں کیا۔ یا تم نے اپنا حق مانگا اور میری طرف سے انکار ہوا تو ثبوت پیش کر کے وہ مطالبہ مجھ سے کرو۔ مثلاً اگر میں نے براہین احمدیہ کی قیمت کا ادویہ تم سے

اپنی کتاب معائے صوفی کو ایسا بھر دیا ہے جیسا کہ ایک تکل صمد ہمدرد گندے کپڑے میری جاتی ہے یا جیسا کہ سند اس پاخانہ ہے۔ اور خدا سے یہ دعوت ہو کہ میری عزت پر انفرادی طور پر محنت انہوں کی طرح حملہ کیا ہے دو یقیناً سمجھ میں کہ یہ کام انہوں نے اچھا نہیں کیا۔ اور جو کچھ انہوں نے لکھا ہے ان کا ہر سے زیادہ نہیں جو حضرت موسیٰ کو دی گئی اور حضرت مسیح کو دی گئی۔ اور ہمدرد سید علی اللہ طبرہ وسلم کو دی گئی۔ انہوں نے انہوں نے آیت ویل بکل ہمزۃ تمزۃ کے ویل کے دھیر سے کچھ بھی انگریزی نہیں کیا۔ اور انہوں نے آیت لاتفت ما لہن اللہ بہ علم کے کچھ بھی ہوا کی۔ یہ بار بار میری نسبت لکھتے ہیں کہ میں نے ہی کو کھلی ریزی کہ میں آپ کے انگریزی وجہ سے کسی انسانی عدالت میں آپ پر تاش نہیں کرونگا۔ سوئی کہتا ہوں کہ میں نہ صرف انسانی عدالت میں تاش کرونگا بلکہ میں خدا کی عدالت میں بھی تاش نہیں کرتا۔ لیکن چونکہ آپ نے محض جھوٹے اور قابل شرم الزم میرے پر لگائے ہیں اور مجھے ناکہ گندہ دکھ دیا ہے اس لئے میں ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ میں اس وقت سے پہلے مر رہا ہوں جب تک کہ میرا کار خدا ہی جوئے الزاموں سے مجھے برکا کر کے آپ کا کاذب چونا ثابت نہ کرے۔ الا ان لعنة اللہ علی الکاذبین۔ اس کے متعلق قطعاً اور یقیناً طور پر مجھ کو اور ہمدرد کو ہمدرد چھیننے کو یہ اہم ہوا بر مقام ننگ شدہ ہوا ہے۔ اگر امید ہے ہم ہمدرد مجب۔ بعد اللہ اللہ تاش نہیں جانتا کہ کیا میں دی ہی یا گیا وہاں ہفتہ یا گیا وہاں پیلے یا گیا میں سال کر ہر حال ایک نشان میری برکت کے لئے اس مدت میں ہمدرد ہوگا جو آپ کو محنت شرمندہ

۱۵

لے الامزۃ ۲۰۰۱ یعنی اسرائیل ۲۰۰۱

جلد ۱ صفحہ 343 پر درج

درمیں نمبر 4 ماہیہ صفحہ 114، 115 سے بعد درجی خزانہ جلد 17 صفحہ 456، 457 اور 458 پر درج

ہاتھ ایک جگہ بیٹھ کر زبان عربی میں میرے مقابل میں سات آیت قرآنی کی تفسیر لکھیں اور ایک سال تک

ان تمام وقتوں سے اس طرح دے تا اس کی بے خبری اس کی طبیعت نہ ہو۔ پھر بعد اس کے قسم کھا دے کہ یہ قعات تلے کی طوطی کہتیں اور چھوٹی ہے۔ پھر اگر وہ ایک سال تک اس قسم کے وہاں سے تنہا نہ چھوڑے اور کوئی لوق العادت صحبت اس پر نہ پڑے تو رکھو کہ میں سب کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ اس صورت میں میرا قرار کر دوں گا کہ ہاں میں چھوڑا ہوں۔ اگر عبدالحق اس بات پر اصرار کرتے تو وہی قسم کھا دے اور اگر محمد حسین بظاہر اس خیال پر زور دے رہا ہے تو وہی میدان میں آدے۔ اور اگر مولوی احمد رضا امرتسری یا شاد احمد امرتسری ایسا ہی کہے رہا ہے تو انہوں پر فرض ہے کہ قسم کھانے سے اپنا تقویٰ دکھلا دیں اور یقیناً یاد رکھو کہ اگر ان میں سے کسی نے قسم کھالی کہ اہتم کی نسبت پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور عیسائوں کی فتح ہوئی۔ تو خدا اس کو ذلیل کرے گا۔ رُوسیاہ کرے گا۔ اور لعنت کی موت سے اس کو ہلاک کرے گا کیونکہ اس نے سچائی کو چھپا چھپا۔ جو وہیں اس قسم کے لئے خدا کے حکم اور ارادہ سے زمین پر ظاہر ہوئی۔

مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے، میرا کہ نہیں، کیونکہ یہ چھوٹے ہیں۔ اور کتوں کی طرح چھوٹ کا نورا رکھا ہے۔

ابہر گزئی یہ سوال کہے کہ اگرچہ عبدالحق کے مباہلہ میں اس عزت سے کسی بددعا کا ارادہ نہ کیا گیا۔ مگر جو صادق کے سامنے مباہلہ کے لئے آیا ہو۔ کسی قدر تو بعد مباہلہ ایسے امور کا پایا جانا چاہیے جن پر غور کرنے سے اس کی ذلت اور تیرادی پائی جانے اور اپنی عزت دکھائی دے۔ سو جانتا چاہیے کہ وہ امور یہ تفصیل ذیل ہیں جو حکم العاقبۃ للمتقین ہماری عزت کے موجب ہوتے۔ اول۔ اہتم کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی۔ وہ اپنے واقعی معنوں کے لئے پوری ہو گئی۔ اور اس دن وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ جو پندرہ برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۱۳۱ میں لکھی گئی تھی۔ اہتم ہاں منشا راہام کے مطابق مر گیا۔ اور تمام جانوں کا منہ کاٹا ہوا۔ اور ان کی تمام جھوٹی خوشیاں خاک میں مل گئیں۔ اس پیشگوئی کے وقتوں پر اطلاع پاکو صد اولیٰ کا کفر لوگا اور ہزاروں خطا میں کی تصدیق کے لئے پہنچے۔ اور جانوں اور کتوں پر لعنت پڑی جو اہتم نہیں دے سکے۔ دو سرا وہ امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا وہاں عربی رسالوں کا مجموعہ ہے جو مخالفوں میں اور ہادیوں کے ذلیل کرنے کے لئے لکھا

وَأَشْهَدُ الْأَحْرَارَ وَالْأَسَارَى أَنِّي أَضْعَعُ الْبُرْكَاتِ وَاللَّعْنَةُ أَمَامَ النَّصَارَى
 لَمَّا كَانُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا كَانُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا كَانُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 أَمَّا الْبُرْكَاتُ فَيُنَالُ بِبُرْكَاتِ الدُّنْيَا عِنْدَ مَقَابِلَةِ الْكُتَابِ وَيُنَالُونَ أَنْعَامًا كَثِيرًا
 بِرُكُوتِ مُرَادٍ وَتُرَاكِي بِرُكُوتِ مُرَادٍ وَتُرَاكِي بِرُكُوتِ مُرَادٍ وَتُرَاكِي بِرُكُوتِ مُرَادٍ
 مَعَ الْفَقْرِ وَالْخِلَابِ أَوْ يُنَالُ بِبُرْكَاتِ الْآخِرَةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ وَتُرَاكِي تُوْهِبُ
 مَعَ نَفْسِ اللَّهِ تُوْهِبُ مَعَ نَفْسِ اللَّهِ تُوْهِبُ مَعَ نَفْسِ اللَّهِ تُوْهِبُ مَعَ نَفْسِ اللَّهِ
 الْقُرْآنَ وَتُرَاكِي صِفَةِ الْمَرْحُومِ وَأَمَّا اللَّعْنَةُ فَلَا يَرُدُّ عَلَيْهِمُ إِلَّا عِنْدَ
 عَمَلِهِمْ كَمَا كَانُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا كَانُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا كَانُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 أَعْرَاضَهُمْ عَنِ الْجَوَابِ وَمَعَ ذَلِكَ عَدَمُ امْتِنَانِهِمْ عَنِ الشُّمِّ وَالسَّبِّ
 اِنَّهُ يَرْجُو اِسْمَ كَيْ

وَالْقَدْحُ فِي كِتَابِ رَبِّ الْأَرْبَابِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

قرآن شریف کی توہین اور شتم پر بھی باز نہ آویں۔

وَإِعْلَمُوا أَنَّ كُلَّ مَنْ هُوَ مِنْ دَوْلِ الْخِلَالِ وَلَيْسَ مِنْ ذُرِّيَةِ الْبَغَايَا
 اِنَّهُ يَرْجُو اِسْمَ كَيْ

وَنَسَلِ الدَّجَالِ فَيَفْعَلُ أَمْرًا مِنْ أَمْرِي أَمَا كَتِ الْبَسْمَلُ بَعْدَ وَتُرَاكِي
 اِنَّهُ يَرْجُو اِسْمَ كَيْ

وَلَكِنَّ الَّذِي مَاتَ جَرَمًا مِنَ الْقَدْحِ فِي بِلَاغَةِ الْقُرْآنِ وَمَا امْتَنَعَ مِنَ الْإِنْفَا
 اِنَّهُ يَرْجُو اِسْمَ كَيْ

بیکہ میں جگہ اشتہار کریں۔ اور یا مباہلہ کر لیں۔ قسم۔ اور اگر ان باتوں میں سے کوئی بھی نکریں تو مجھ سے

کیا تم میں ایک ہی سوچنے والا نہیں جو اس بات کو سوچے۔ کیا تم میں ایک بھی دل نہیں جو اس بات کو سمجھے۔ زمین نے عزت دی۔ آسمان نے عزت دی اور قبولیت پھیل گئی۔

پانچواں امر جو مباہلہ کے بعد میرے لئے عزت کا موجب ہوا۔ علم قرآن میں تمام جہت ہے۔ میں نے یہ علم پا کر تمام مخالفوں کو کیا جہد الحق کا گروہ اور کیا اہل اوی کا گروہ۔ غرض سب کو ہندو ماتے سے اس بات کے لئے مدعو کیا کہ مجھے علم حقائق اور معارف قرآن دیا گیا ہے۔ تم لوگوں میں سے کسی کی مجال نہیں کہ میرے مقابل پر قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کر سکے۔ سو اس آسمان کے بعد میرے مقابل ان میں سے کوئی بھی نہ آیا۔ اور اپنی جہالت پر جو تمام ذلتوں کی جڑ ہے انہوں نے ٹھہر لگا دی۔ سو یہ سب کچھ مباہلہ کے بعد ہوا۔ اور اسی زمانہ میں کتاب کرامات الصادقین لکھی گئی۔ اس کرامت کے مقابل پر کوئی شخص ایک حرف بھی نہ لکھ سکا۔ تو کیا اب تک جہد الحق اور اس کی جماعت ذلیل نہ ہوئی۔ اور کیا اب تک یہ ثابت نہ ہوا۔ کہ مباہلہ کے بعد یہ عزت خدا نے مجھ دی۔

چھٹا امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور جہد الحق کی ذلت کا موجب ہوا۔ یہ ہے کہ جہد الحق نے مباہلہ کے بعد اشتہار دیا تھا کہ ایک فرزند اس کے گھر میں پیدا ہوگا۔ اور میں نے بھی خدا تعالیٰ سے اہم پاسا کر یہ اشتہار دیا تھا کہ اس میں شائع کیا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے لڑکا عطا کرے گا۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے میرے گھر میں تو لڑکا پیدا ہو گیا۔ جس کا نام شریف احمد ہے اور قریباً پونے دو برس کی عمر رکھتا ہے۔ اب جہد الحق کو ضرور پوچھنا چاہیے۔ کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا۔ کیا اللہ ہی اللہ پٹیٹ میں تحصیل پا گیا یا پھر جنت قہقری کے لطف بن گیا۔ کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا۔ اور جو کچھ میں نے خدا کے اہم سے کہا خدا نے اس کو پورا کر دیا۔ چنانچہ حسیان الحق میں بھی اسی لڑکے کا ذکر لکھا گیا ہے۔

ساتواں امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور قبولیت کا باعث ہوا خدا کے راستہ باز بندوں کا وہ مخلصانہ بخش ہے جو انہوں نے میری خدمت کے لئے لکھا ہے۔ مجھے کبھی یہ طاقت نہ ہوگی کہ میں خدا کے ان انعامات کا شکریہ ادا کر سکوں۔ جو روحانی اور جسمانی طور پر مباہلہ کے بعد میرے حصے ہو گئے۔ روحانی انعامات کا نمونہ میں لکھ چکا

یعنی خدا تعالیٰ میرے ائمہ سے نشان ظاہر نہ کرے میں سے اسلام کا اول بلا اور میں سے

کوئی حق نہ پہنچے کہ اس کو جس وقت دنیا میں پائی۔ کہ کسی قبیلے سے اس کی لوگوں میں پہنچانے کو فیہ مالی
فصاحت کے وہ دن سے اس پر چلے۔ کون سی مٹی خبیثت کی پختی اس کو پہنچائی گئی صوف خضرا کئی کے
لوہے کے وہ دن سے کہ وہی کیا تھا کہ کسی پہنچا اور کہا جائے۔ مگر اس کی بدبختی سے وہ دھوئے
بھی مل سکے اور بہنگ میں کی صورت کو پیش میں سے ایک چوڑا بھی پیدا ہو گیا مگر اس کے مقابلے
مذاطلے نے میرے اہام کر لیا کہ کچھ نہ ملا کیا ۔

و کس لڑکتیں مہاجر کی ہیں جو میں نے گھسی ہیں۔ پھر کیسے خبیثت نہ لوگ میری اس
مہاجر کو بدبختی تھیں۔ فعلیہ ہم ان پست بدترین اور فیکر اپنی طغیانی العشرۃ الکاملۃ۔

بلا کہ مہاجر ایک ملک مگر کتب پتھر کرتے ہیں کہ وہ مہاجر کے میدان میں آویں اور

یقیناً گھسی کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے عبدالحق کے مہاجر کے بعد وہیں قسم کا پھر رہا تھا اور کرم کیا تھا اس

کو ذیل کیا اس کا بیٹے کا وہی میں پھر تھا۔ اس کا وہی صورت اس کو حاصل ہوئی۔ اور خدا تعالیٰ نے

اس کے تمام دعویٰ کو رد کیا۔ اس سے بڑھ کر میں مہاجر میں ہو گا۔ میں نے اس وقت دعا

نہیں کی۔ کیونکہ دعا پھر وہی تھا اس کو یہ حالت اس کو قابل رحم ٹھہراتی تھی مگر اب

میں بددعا کروں گا۔ سوچتی تھی کہ ہر ایک مہاجر کی درخواست کرنے سے وہ اپنی طوٹ سے چھپا

ہوا اشتہار شائق کہے اور ضروری ہو گا کہ مہاجر کرنے والا صوف ایک نہ ہو۔ بلکہ کم سے کم

دس ہوں۔ مگر کہ مہاجر کے ٹھہرے ہر ایک شخص ہو گیا ہے خواہ پنجاب کا ہو یا سندھ کا۔ یا

یا عرب کا یا ہندوستان کا اس کے مشقت کا قتل پر ہاں نہیں رکھی گئی کہ وہ وہاں مذخر

کہے کہ نہیں بلکہ حسب منطق و واجہل علیکم فی اللدین من حرج۔ یہی وہ اللہ بکہ ایسا

ولایرون بکم اللہ سے یہ تجویز قرار پائی ہے کہ ہر ایک شخص اشتہارات کے ذریعہ

سے مہاجر حاصل کرے۔ کہ شہر ضروری ہے کہ وہاں حالت میں نے رسد انہما تم میں

متر ہے متر ۱۲ ایک ٹھہرے ہیں۔ وہ کل الہیات اپنے اشتہار مہاجر میں گئے۔ اور حسن عود

نہ سے ہر کل الہیات صحت ذکر کے اشتہار میں سے کہے۔ اور پھر اس کے بہت تالی

کی ڈھانرا اشتہار میں گئے۔

دعا

اے خدا میں نے غیر میں جو کلام میں نے کہا ہے اس میں سے کسی شخص کو

بہتر حق نہ پہنچے کہ اس کو جس وقت دنیا میں پائی۔ کہ کسی قبیلے سے اس کی لوگوں میں پہنچانے کو فیہ مالی
فصاحت کے وہ دن سے اس پر چلے۔ کون سی مٹی خبیثت کی پختی اس کو پہنچائی گئی صوف خضرا کئی کے
لوہے کے وہ دن سے کہ وہی کیا تھا کہ کسی پہنچا اور کہا جائے۔ مگر اس کی بدبختی سے وہ دھوئے
بھی مل سکے اور بہنگ میں کی صورت کو پیش میں سے ایک چوڑا بھی پیدا ہو گیا مگر اس کے مقابلے
مذاطلے نے میرے اہام کر لیا کہ کچھ نہ ملا کیا ۔

حقیقت الہی

۴۴۴

تتمہ

نہ اٹھایا مگر پادریوں کی اطاعت کا جو آٹھ الیا پس ابن معنوں کے رُو سے بھی وہ اَبتر ٹھیرا پھر
 جیسا کہ بیان کر چکا ہوں ابن معنوں کے رُو سے بھی اَبتر ہوا کہ اُس وقت سے جو اسکی نسبت خدا
 تعالیٰ نے فرمایا کہ اِن شانِ شاکِ ہوا الا باقر گویا اسی دم سے خدا تعالیٰ نے اُسکی بیوی کے رحم پر
 مہر لگادی اور اُسکو یہ الہام کھلے کھلے لفظوں میں سنایا گیا تھا کہ اب موت کے دن تک تیرے گھر
 میں اولاد نہ ہوگی اور نہ اُس کے سلسلہ اولاد کا چلے گا اور یقیناً اُس نے اس الہام کو توڑنے کے لئے
 اولاد حاصل کرنے کی فرض سے بہت کوشش کی ہوگی مگر وہ کوشش ضائع ہو گئی۔ آخر نامراد ہوا۔
 اور اَبتر کے ہر ایک معنی آپس میں صادق آگئے۔ اور دوسری طرف جو میری نسبت وہ بار بار بددعا میں
 کرتا تھا کہ یہ شخص مفری ہے ہلاک ہو جائیگا اور اولاد بھی مرے گی اور جماعت متفرق ہو جائیگی۔ اس کا
 نتیجہ یہ ہوا کہ اس الہام کے بعد یعنی الہام اِن شانِ شاکِ ہوا الا باقر کے بعد تین لاکھ میرے
 گھر میں پیدا ہوئے اور تین لاکھ سے زیادہ جماعت ہو گئی اور کئی لاکھ روپیہ آیا اور کئی عیسائی اور
 ہندو میری دعوت سے مسلمان ہوئے۔ پس کیا یہ نشان نہیں اور کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور
 یہ کہنا کہ سعادت کے لاکھ کی جبر الرحیم کی دختر سے نسبت ہو گئی ہے اور شادی ہو جائے گی اور
 اولاد بھی ہوگی یہ ایک خیالی پلاؤ ہے اور محض ایک گپ ہے جو ہنسی کے لائق ہے اور اس کا
 جواب بھی یہی ہے کہ خدا کے وعدے تل نہیں سکتے۔ یہ بات تو اُس وقت پیش کرنی چاہیے کہ
 جب شادی ہو جائے اور اولاد بھی ہو جائے۔ بالفعل تو ایمان داری کا یہ تقاضا ہے کہ اس بات
 کو غور سے سوچیں کہ جیسا کہ قرآن شریف کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ اِن شانِ شاکِ ہوا الا باقر

یہ حاشیہ یہ اس طرح کی امید ہے جیسا کہ الحق عزوجل نے مہاجر تبریٰ نے مباہلہ کے بعد اپنی نسبت مباہلہ کا
 اثر یہ ظاہر کیا تھا کہ میری والدی مر گیا ہوا تھا اسکی بیوی کو میں نے نکاح کیا جو اور اسکو گل ہو گیا اور اب اسکو لڑکا
 پیدا ہوا ہے اور مباہلہ کا اثر بھی ہائیکہ گراں عمل کا انجام یہ ہوا کہ کچھ بھی پیدا نہ ہوا اور اب تک وہ باہود
 گنہگار ہے جو کہ کمالی اور ذلت کی زندگی بھگت رہا ہے اور بخلاف اسکے مباہلہ کے بعد میرے گھر میں کئی لاکھ
 پیدا ہوئے اور کئی لاکھ انسان نے بیعت کی اور کئی لاکھ روپیہ آیا اور دنیا کے گناہوں تک جوتک مانتا میری شہرت
 ہوئی اور اکثر دشمن مباہلہ کے بعد مر گئے اور ہزار نشان آسمان میرے ہاتھ پر ظاہر ہوئے۔ منہ

یہ لوگ صالح نبیوں کی ہیں۔ اور تفسیر صاحب اپنی کتاب وقایح عالمگیری میں یہ بھی ثابت کرتے ہیں

بعض صحابہ کرام

یاد رکھئے کہ ان تفسیر کے کتب میں عربی میں یہ جہاں بھی درج تھے رکھنا تھا۔

تیسرا فرقہ ایک ہے جسے کہنا صحابہ کی تفسیر میں عربیوں سے بہت قوی ہے۔ گو ایک جگہ سے عربوں کی ایک اختلاف کی وجہ سے اسے تفسیر میں لکھا گیا ہے کہ ان کا موافقہ ان کا لفظ تاکہ ہے۔

بعض صحابہ کرام میں سے ہیں کہ ان کا تفسیر میں لکھا گیا ہے کہ ان کا موافقہ ان کا لفظ تاکہ ہے۔

چوتھا فرقہ ان صحابہ کی ہے جو ان کا تفسیر میں لکھا گیا ہے کہ ان کا موافقہ ان کا لفظ تاکہ ہے۔

پنجمی فرقہ ان صحابہ کی ہے جو ان کا تفسیر میں لکھا گیا ہے کہ ان کا موافقہ ان کا لفظ تاکہ ہے۔

ششمی فرقہ ان صحابہ کی ہے جو ان کا تفسیر میں لکھا گیا ہے کہ ان کا موافقہ ان کا لفظ تاکہ ہے۔

پروردگار نے جو جلتے تو کوئی بھی پشت اُن کو بڑا نہ کہتا۔ اب تو ہوا صاحب ان پشتوں کی نگر میں
 کہہ بھی نہیں دیکھ کے کذب جو ہوئے۔
 قولہ۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ویڈیوں کو نہ سنا نہ دیکھا۔ کیا کریں جو سنے اور دیکھنے
 میں آئے تو ہذا مان لگ جو کہ اسی وہ کہے نہیں دے سب سمجھو اسی والے پیدمت
 میں آجاتے ہیں یعنی ٹانگ۔ وغیرہ اس کے سکھوں نے نہ ویڈیوں کو سنا نہ دیکھا کیا کریں
 کتبہ پادیکھنے میں آویں تو جو عقلمند متعصب نہیں وہ تو اُنہی ٹانگ ہیا چھوڑ کر دیکھا ہوا ہے
 میں آجاتے ہیں۔ اقول اس تمام تقریر سے پشت صاحب کا مطلب صوفی اتنا ہے کہ
 ہوا ٹانگ صاحب ہوا اُن سکھ پر وٹانگ ہیں انہوں نے دنیا کے لئے دین کو بیچ دیا۔ مگر چونکہ
 یہ تو بیچ ہے کہ ہوا ٹانگ صاحب نے ویر کو چھوڑ دیا اور اس کو گراہ کرنے والا طور پر کہا۔ یہی پشت
 صاحب پر لازم تھا کہ یوں ہی ہوا صاحب کے گرد نہ ہو جاتے اور ٹانگ اور منکر اُن کا نام
 نہ رکھتے بلکہ اُن کے وہ تمام عقیدے جو کہ تہ میں صریح ہیں اور مخالفت میں اپنی اپنی کتاب
 کے کسی صوفی کے ایک کالم میں لکھا کہ دوسرے کالم میں اس کے مقابل پر ویر کی تعلیمیں صریح
 کرتے ہیں عقلمند خود عقلمند کے دیکھتے تھے کہ ان دو تعلیموں سے یہی تعلیم کو کسی معلوم ہوتی
 ہے ظاہر ہے کہ صوفی گاہیاں جیسے سے کام نہیں نکلتا۔ ہر ایک حقیقت مقابلہ کے وقت
 معلوم ہوتی ہے اور اس حق گاہیاں دینا مفلوں اور کینوں کا کام ہے۔
 قولہ۔ ٹانگ ہی بڑے دھڑا اور میں بھی نہ تھے۔ پر تو اُن کے چیلوں نے ٹانگ چندوں
 اور جنم سا کی وغیرہ میں بڑے ہتھ اور بڑے بیشرج جوائے کہے ہیں۔ ٹانگ ہی بتا اسی سے
 نے ٹی بی اہت حیرت کی سب نے ان کا مان کیا۔ ٹانگ ہی کے دعا میں گوڑے۔ رتہ
 ہاتھی سنا پانڈی مٹی بتا اسی رتوں سے بڑے ہوئے پارہا رتھا لکھا ہے۔ جس سے
 گیوڑے نہیں تو کیا ہے۔ یعنی ٹانگ ہی کہیں کے ہوا اور کہیں نہیں تھے۔ مگر اُن کے
 چیلوں نے پوچھی ٹانگ چندوں ہی ہوا جنم سا کی وغیرہ میں بڑے ہوا اتنا ہوا ہجرت کے لکھا ہے

سہ ماہی نمبر 21 مسجد مدنی خزانہ جلد 10 نمبر 133 لاہور پاکستانی
 پہلا نمبر 349 پر درج ہے

خلق و عالم مخلوق شہد شہادۃ اللہ و رب العالمین در مقام و گناہ | اس کے لئے جو شخص بیل ادا کرے اور اگر ایسا کرے تو اس کی

چشم گوشتی و دل ز تو گویو ضیاء | ذات تو سرچشمہ یعنی وہی

غرض خداوند قادر و قدوس میری پہانہ ہے اور میں تمام کام اپنا ہی کہہ سکتا ہوں اور گناہوں کے

حوض میں گالیاں نہیں دینا چاہتا اور نہ کہہ رہا چاہتا ہوں ایک ہی ہے جو کہہ سکے۔ اس میں کہوں لیکن

تصویری ہی بات کو بہت دھڑکا لیا اور غلطی کو اس بات پر قادر نہ سمجھا جو پاس کرے اور

جسکو پاس ہے مہر کر کے بھیجے کیا انسان اس سے بولا سکتا ہے یا آدم بناؤ کہ اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں

ہے کہ تو نے ایسا کیوں کیا ایسا کیوں نہیں کیا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ایک کی قوت اور طبع

دوسرے کو مٹا کرے اور ایک رنگ اور کیفیت دوسرے میں رکھ دیا ہے اور ایک کے دم کو دوسرے

کو دوسرے کر دیا ہے۔ اگر انسان کو غنائے تعالیٰ کی صحیح قسمت پر ایمان ہو تو وہ بتا لیں باتوں کی جواب دہی

ہاں بلاشبہ اللہ جل شانہ ہر ایک بات پر قادر ہے اور اپنی باتوں اور اپنی پیشگوئیوں کو اس طرز اور طریق اور اس

پیرایہ سے چاہے اور کر سکتا ہے۔ ناظرین تم آپ ہی سوچو دیکھو کیا آئیو الے علیہ کی نسبت کسی جو یہی

لکھا تھا کہ وہ حاصل وہی بنی اسرائیل نامی صاحب ذہل ہو گا بلکہ بخاندانی میں جو بعد کتاب اللہ واضح

الکتاب کہلاتی ہے بجائے بن باتوں کے اور امامت کے مشکوک لکھا ہے اور حضرت مسیح کی وفات کی

شہادت دی ہے جسکی آنکھیں میں دیکھے منصف سوچ کر جواب دہ کیا قرآن کریم میں کہیں یہ بھی لکھا ہے

کہ کسی وقت کوئی حقیقی طور پر صلیبوں کو توڑنے والا نہ آئے ہیں کہ اسل کر نیوا اور اسل غنور کا تیا حکم

لانے والا اور قرآن کریم کے بعض احکام کو فرسوخ کر نیوا اور کر گیا اور آیت **لَا تَمَسُّوا** لکھ

دینکفار آیت حتی یصلوا الیہ یعنی لکھا اس وقت فرسوخ ہو جائیگی اور یہی قرآنی دلی ہے

خطاب کہیں دی ہے۔ اسے لوگوں نے مسلمانوں کی ذریت کہنے والا اور دشمن قرآن نہ بنوا اور تمام آیتوں کے

بعد وہی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کر دیا اسل خانہ شرم کر چکے سامنے حاضر کے جاؤ گے اور باقر

میں ناظرین کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ میں باقر پر حضرت مولیٰ فرید حسین صاحب اودانگی جامع

نے تعلق کا فتویٰ دیا ہے اور میرا نام کا فرزند ہاں لکھا ہے اور وہ گالیاں دی ہیں کہ کوئی ہتھ ب

آدی غیر قوم کے آدمی کی نسبت بھی پسند نہیں کرتا اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ گویا یہ باتیں میری کتاب

توضیح مرام اور ازالہ اوہام میں درج ہیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ پر عقرب ایک مسئلہ

طہ مائتہ : ۴ ع الاقوال : ۲۹ : ۲۳۵

۲۵ جلد نمبر 349 پر درج ہے	آسانی فیصلہ نمبر 25 مسجد مدنی قرآن جلد 4 طہ 25 اور ازالہ اوہام
---------------------------	--

فلن یکن کل بہ الرزل الفروع کے مندرجہ ذیل کے تحت لکھا گیا ہے (المسلم: ۵۱) **تاریخ**

بہاری ہجرت کو مناسب نگاہ **انقلابی ترقی کریں**

بہاری ہجرت کو مناسب نگاہ کے تحت لکھا گیا ہے کہ ہجرت سے مراد ہجرت سے مراد ہجرت ہے۔

انہی میں سے بہاری ہجرت کو مناسب نگاہ کے تحت لکھا گیا ہے کہ ہجرت سے مراد ہجرت ہے۔

بہاری ہجرت کو مناسب نگاہ **انقلابی ترقی کریں**

۲۵۸

تین کتب

نگہ بند کے ہی جھگڑے سب باہر ہیں ہے
 طرازت کو تو تم عقل رسا ہیں ہے
 مت کہہ کہ ان کھڑی تھمے اجا ہیں ہے
 عاشق میں پرتے وہ کر رہا ہیں ہے
 راحت بھی ہے عامہ کا ہم پر بگا ہیں ہے
 ہم جاڑے کدے سبائے بگا ہیں ہے
 پر تو ہے فعل دلا ہم پر کھدا ہیں ہے
 بکتے میں جس کھنڈا وہ جو گدا ہیں ہے
 سینہ پر دشمنوں کے پتھر پڑا ہیں ہے
 ظلم جو حق کا دشمن وہ سوچتا ہیں ہے
 جو ہستی ہے دیں کو وہ آسپا ہیں ہے
 سب خشک و گھری تھوڑا پتہ ہیں ہے
 نمرود سے معرفت تک ہر دو با ہیں ہے
 سب جو ہوں کو دیکھا دل میں گیا ہیں ہے
 بننا ہے جس سے سنا وہ گیا ہیں ہے
 وہ گایوں پر آتے طوں پڑا ہیں ہے
 جس دل میں نہایت بیت الخلاء ہیں ہے

انعام میں اپنے تقصیر کوئی کیا مستحق
 دل کر کے پارہ پارہ چھوڑی بگ نکلے
 لے میرے عیاد پانی کر خود ہی ہوسر دانی
 فرقت بھی کیا بنی ہے ہر دم میں جاگتی ہے
 تیری وفا چلوں گی ہم میں ہے عیب دوستی
 تجھ میں وفا ہے پیکر ہے میں عہد سائے
 ہم نے نہ عہد پکا ہاں میں رخت لگا
 لے میرے دل کے وہاں بھول گیا تیرا ہوس
 بگ دیں کیا تھیں کا خم کھ گیا ہے مجھ کو
 کیونکر تیرے عہد سے کیونکر قانع ہوسے
 ایسا نانا آ گیا جس نے غصہ کیا کھلایا
 شادانی و سعادت میں ہی کیا کہوں تو
 آنکھیں ہر ایک ہیں کی بے قسم نے پائیں
 عمل میں ہی دیکھے تیرے وہی بھی دیکھے
 نکلا کہ کہاں سے پھینکاؤ گے بہت تم
 پر کریوں کیا آنکھیں ماندھی ہوئیں میں ایسی
 بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بندیں ہے

۲۲

جس سے ظاہر ہے کہ مسیح کے کہنے والوں (غیر حقیقی طور پر پیرو ہوں) یا برائے نام (کا جب
 کسی منکران مسیح سے مقابلہ ہوا۔ تو متعلق مسیح ان منکران مسیح پر غالب رہے۔ مگر حقیقت
 عیسائی مسیح کے پیرو نہیں بلکہ صرف اسی طور پر اس کی طرف منسوب ہیں اگر پیشگوئی کا تعلق حقیقی
 حقیقی متبعین سے ہوتا تو عیسائیوں کا غلبہ ہرگز نہ ہوتا۔ پس برائے نام پیروں کا غلبہ ثبوت
 ہے اس بات کا کہ پیشگوئی کا تعلق اسم سے ہوتا ہے اس لئے جب تک موجودہ دعیان اسلام ہی
 طور سے مسلمان کہلاتے ہیں اور عیسائیوں اور پیروں میں شامل نہیں جاتے اس وقت تک اگر وہ
 کہہ دینے پر کا بعض ہیں تو پیشگوئی کے صحت پر کوئی شخص لازم نہیں آتا۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ اعتراض
 تو غیر منکران کی طرف سے ہو سکتا ہے خلاف کے منکران کی طرف سے نہیں ہو سکتا کیونکہ غیبت
 کے منکران کے لئے تو اتنا سوچنا ہی کافی ہے کہ گدہ دینے کے علاوہ اس کی طرف سے کسی مسیح موجود پر کفر کا
 فتویٰ تک چکے ہیں وہ تکفیر کی وجہ سے کافر ہیں چکے ہیں اور تکفیر کا مسئلہ منکران خلاف
 کے نزدیک بھی مسلم ہے۔ قدر بردا

گیارہ حوالہ ایچٹرافٹن پیش کیا جاتا ہے کہ اچھا اگر حضرت مسیح موعود واقعی نہ ہوتے
 منکران کو کاڑھتے تھے تو کیوں آپسے ان سے وہ سلوک روا رکھا جو کافروں سے جائز
 نہیں۔

تو اس کا جواب ہے کہ ایسا اعتراض کن معترض کی تا واقعہ تہہ دلالت کرتا ہے
 کیونکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے غیر منکرانوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز
 رکھا ہے جو نبی کریم نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔

غیر منکرانوں سے ہناری نمازیں الگ کی گئیں ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا ان کے
 خانہ سے پڑھنے سے روکا گیا اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہمہ تن کے ساتھ ملکر رکھتے ہیں خدا
 قسم کے تعلقات ہوتے ہیں ایک دینی دوسرے دینی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ
 عبادت کا اگلا ہونا ہے اور دینی تعلق کا بھاری ذریعہ رشتہ واطن ہے سو یہ
 ہمارے لئے حرام قرار دے گئے۔ اگر کوئی ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو ہمیں
 کتہوں ہناری کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔ اس لئے کہ وہ غیر منکرانوں کی مسلم

تفصیل

جلد ۱۳

۱۷۰

کیوں کہا جاتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ صورت سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریم نے
یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے، اور شاید مخالفین کو حضرت مسیح موعود نے کہیں سلام نہیں
کیا، اور نہ انکو سلام کتنا جائز ہے عرض ہر ایک طریقہ سے ہم کو حضرت مسیح موعود نے فیروں سے
انگ کیا ہے اور اب کوئی تعلق نہیں جو اسلام نے مسلمانوں کے ساتھ خاص کیا ہو اور پھر
ہم کہ اس سے نہ روکا گیا ہو۔ اس لئے یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ بات ہے تو کیوں؟ ایسی
تعمیری صورت کا صلح قطع نہیں قرار دیا جاتا جس کا خاوند غیر احمدی ہے یا کیوں ایک احمدی یا پکا
ورڈ غیر احمدی بیٹے کو جانا ہے حالانکہ مسلمان کا کافر وراثت نہیں ہو سکتا تو اس کا جواب یہ ہے
کہ شریعت کے احکام دو قسم کے ہیں ایک وہ جو ہر ایک انسان کے لئے ہیں اور ایک وہ جو بشر
حکومت کے لئے ہیں مثلاً نماز پڑھنا ہر ایک کافر میں ہے لیکن چور کے ہاتھ کاٹنا ہر ایک کافر میں
نہیں بلکہ حکومت کافر میں ہے اسی طرح روزہ رکھنا ہر ایک مسلمان کے لئے فرض ہے مگر زانی کو
سنگ لگانا ہر ایک مسلمان کافر میں نہیں بلکہ صرف اسلامی حکومت کافر میں ہے اب اگر اس اصل
کے تحت غیر احمدیوں اور احمدیوں کے تعلقات پر نظر ڈال جاوے تو سارے جھگڑے کا
فیصلہ ہو جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ چونکہ نذر انگ کرنے کا مسئلہ حکومت کے ساتھ تعلق نہیں
سکتا اس لئے اسپر لگد آد کا حکم دیا گیا یہی حال جنانوں اور رشتے والوں کا ہے لیکن
وراثت اور نکاح قطع ہو جانے کا مسئلہ حکومت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس لئے حضرت
مسیح موعود نے اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا مگر آپ کو حکومت دی جاتی تو آپ اپنے متعلق
بھی حکم جاری فرماتے ہیں مسئلہ وراثت کے متعلق نہم پر کوئی اعتراض نہیں ہاں اگر کوئی ایسا
مسئلہ ہے جو حکومت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا اور پھر حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق
فیصلہ نہیں فرمایا تو اسکو ہمیشہ کیا جاوے وہ نہ یہ کہنا کہ غیر احمدیوں کے ساتھ بعض مسائل
سوکے جائز رکھے گئے ہیں ایک دعویٰ ہے جسکی کوئی بھی دلیل نہیں۔ فتہ بردہ
بارھواں اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے جو عہد انجیم کو خط لکھا
چس میں اپنے لکھا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ جسکو تیری دعوت پہنچی ہے اور
اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں اس سے پتہ لگتا ہے کہ کم از کم وہ لوگ کافر

یہ حوالہ صفحہ 362 پر درج ہے

تفصیل صفحہ 169-170 امرضا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادریانی

۲۸

أُولُو الْعَرْصِ. إِلَّا إِلَهُا مُنْتَهَى مِنْ اللَّهِ لِيُنَبِّتَ حَبَابَنَا مِنْ بِيْتِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْأَكْبَرِ
عَطَلًا خَيْرَ مَجْدُودٍ. وَفِي اللَّهِ أَجْرُكَ وَبِرَحْمَتِكَ رَبِّكَ وَرَيْتَهُ اسْتَلْكَ وَوَعَسَى
أَنْ كُنْتُمْ تَوَاسِيئًا وَهُوَ قَسْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تَكْفُرُوا بِئِنَّا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَاللَّهُ
يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۱۹۰۰﴾

ڈرتے۔ اور چونکہ زمین پہنچے گا وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔ جب وہ ہمارے تکفیر نامہ پر غور گا وہ اس کا اثر بڑا قند
برپا ہوگا۔ پس تو صبر کر جیسا کہ اولو العزم نبیوں نے صبر کیا۔... یہ قند خدا کی طرف سے قند ہوا تو وہ تجھ سے بہت
محبت کرے گا۔ جو دامنِ جنت ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگا اور خدا میں تیرا جو ہے خدا تجھ سے دامن ہی ہوگا اور تجھ سے
نام کو پورا کرے گا۔ بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم پہانتے ہو مگر وہ تمہارے لئے اچھی نہیں۔ اور بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم
نہیں پہانتے اور وہ تمہارے لئے اچھی ہیں۔ اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(اربعین نمبر، صفحہ ۲۹۵۲۔ روحانی خزائن جلد ۱، صفحہ ۱۰۲ تا ۱۰۱ اور طبعی خزائن گزٹور صفحہ ۱۹ تا ۱۸۔)

روحانی خزائن جلد ۱، صفحہ ۱۰۵ تا ۱۰۶

۱۹۰۰ "خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قلعی حرام ہے کہ کسی مکر اور مکتوب یا مکر
کے پیچھے تباہی پڑھو بلکہ تمہارے کہ تمہارا وہی نام ہو جو تم میں سے ہو۔ اس کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں
اشارہ ہے کہ اَمَّا مَكْرٌ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ (اربعین نمبر، صفحہ ۲۸۔ روحانی خزائن جلد ۱، صفحہ ۱۰۸)

۱۹۰۰ "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ. أَنْتَ الْكَيِّمُ الْمَسِيحُ
الَّذِي لَا يُضَاعُ وَقَتُّهُ. كَيْفَ لَكَ ذُرٌّ لَا يُضَاعُ؟
یعنی خدا کی سب سے بڑی نعمت ہے جس نے تمہارے لئے ایسا ہی نام بنایا تو وہی نام ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا تیرے
جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔

اور پھر فرمایا۔

"لَنْ يَسِيْبَكَ حَيوةٌ طَيِّبَةٌ. فَمَنْ يَنْتَ حَوْلًا أَوْ كَرِيْمًا مِنْ ذَالِكَ. وَكَرِيْمًا لَيْسَ بِشَيْءٍ

کے چھوٹی دفعہ کی تمہیں کہو گویں اللہ سے تمہارے لئے فقرات کے جوڑنے میں ایک خاص ترتیب کا
لاظہ نہیں ہوگا ترتیب فورم کے مطابق الہی ہے۔ (اربعین نمبر، صفحہ ۲۸۔ روحانی خزائن جلد ۱، صفحہ ۱۰۸)

لَنْ يَسِيْبَكَ حَيوةٌ طَيِّبَةٌ. فَمَنْ يَنْتَ حَوْلًا أَوْ كَرِيْمًا مِنْ ذَالِكَ. وَكَرِيْمًا لَيْسَ بِشَيْءٍ (ترتیب)

ہے۔ میں ہرگز نہیں سمجھتا کہ اس کی تلاویٰ قیام ہے۔

بہر فروری ۱۹۰۱ء

استعداد ایک شخص نے قرآن کے واسطے دعا کی یہ عربی کی فرمایا :

• استعداد بہت بڑھ کرے •

تفسیر کے کتب کے متعلق فرمایا :

عربی تفسیر کے لیے غیبی قوت •

• وہی توڑے دے گئے ہیں۔ اب تو ہم اس طرح صدی بصدی دیکھتے ہیں۔ جیسے فوہ نقلی جاتی ہے بلکہ کئی دفعہ تو قلم برابر چلتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ کیا لکھ رہے ہیں۔

بہر فروری کے قیام کے نماز کسی نے حال کیا کہ جو لوگ آپ کے ٹریڈ نہیں، ان کے قیام کے نماز پڑھنے سے آپ نے اپنے ٹریڈ کو کیوں متاثر فرمایا ہے۔ حضرت نے فرمایا :

• میں لوگوں سے جلد بازی کے ساتھ بدظنی کر کے اس بیدار کو اٹھاتا ہوں کہ تم کیا ہے، تم کو کیا ہے اور اس قدر نشانہ کی پڑھا نہیں کی اور استقامت پر جو معائنہ ہیں، اس سے لا پرواہ پڑے ہیں۔ ان لوگوں نے کفری سے کام نہیں لیا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے: **بِأَمْرٍ أَنْتَ تَقْبَلُ اللَّهُ مِنْ تَشْيِينِ الْمَلَائِكَةِ** خدا صحتی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے۔ اس واسطے کہا گیا ہے کہ ایسے آدمی کے قیام کے نماز پڑھو جس کی نماز خود قبولیت کے وجہ سے پختہ ہونے والی نہیں۔

سیح موعود کو نہ ملنے کا نتیجہ •

• قیام سے بڑھان دین کا یہی مذہب ہے کہ جو شخص حق کی مخالفت کرتا ہے اس کا سلب ایمان ہو جاتا ہے۔ جو نتیجہ ملتا ہے اللہ عظیم و قلم کو نہ ملنے کا نتیجہ، اگر جو بھدی اور سیح کو نہ ملنے اس کا بھی سلب ایمان ہو جائے گا۔ انجام ایک ہی ہے۔ پختہ مخالفت ہوتی ہے پھر جنتیت پھر ملاوت پھر فلو اور آخر کار سلب ایمان ہو جاتا ہے۔

۱۔ التحکم جلد ۱، صفحہ ۹-۱۰ پر ۲۳ فروری ۱۹۰۱ء

۲۔ التحکم جلد ۲، صفحہ ۱۰ پر ۲۳ فروری ۱۹۰۱ء

یہ حوالہ صفحہ 363 پر درج ہے

ملفوظات جلد اول صفحہ 449 کلچر جدید از مرزا قادیانی

وہ اس کے مجاہدین اور شہداء کی سزا کا سزا دینا ہے۔

استغفار ایک شخص نے پوچھا کہ نبی کی نسیبہ پر نماز کروانا
 اس کا جواب ہے کہ یہ ہے کہ استغفار پڑھنے کے وقت سائل کو اللہ کا بارگاہ ہے۔ ایک آدمی
 کہ استغفار سے گھر سے نکلتے ہوئے پوچھی جاتی ہے کہ تمہارا گناہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ تمہارا گناہ
 پڑھنے کے وقت استغفار پڑھنا ہے۔ پوچھا کہ تمہارا گناہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ تمہارا گناہ
 یہ ہے کہ تمہارا گناہ ہے۔

ہرنگی کی جڑ تیرا آقا ہے لڑیا تھوڑی اتنی کہ تھوڑی ہر چہرہ کی بڑے تھوڑی کے تھوڑی
 ہر ایک ہر ایک ہر ایک گناہ سے پرہیز تھوڑی اس کو کہتے ہیں کہ
 میں سر میں بی کاشی ہے جو اس سے بھی کہتے ہیں
 لڑیا۔ ہر ایک کی مثل ایک بڑی ہرنگی ہے جس میں سے ہر چہرہ کی ہرنگی ہے۔ ہر ایک گناہ
 کہتے ہیں لڑیا جیسا کہتے ہیں۔ ہر ایک ہرنگی سے بھی چھوٹی چھوٹی ہرنگی ہیں۔ ہر ایک گناہ ہر چہرہ
 ہر چہرہ سے کا پل خواب ہر گناہ ہے۔ ہر ایک گناہ ہے۔ ہر ایک گناہ ہے۔ ہر ایک گناہ ہے۔ ہر ایک گناہ ہے۔
 کسی کو دیکھ کر اس کی زبان سے ہر چہرہ کی ہرنگی ہے۔ کوئی گناہ ہر چہرہ کی ہرنگی ہے۔ اس کا دل بھی
 بیباکی ہے۔

فیروزی کے ویگے تازہ پڑھنے کی حکمت اپنی جامعہ کا فیر کے ویگے تازہ پڑھنے کے
 حق دیکھنا لڑیا۔
 ہر چہرہ کی جامعہ کے فیر کے ویگے تازہ پڑھنے کے۔ ہر چہرہ کی جامعہ کے فیر کے ویگے تازہ پڑھنے کے۔
 قدرتی خصوصیت ہے۔ ہر چہرہ کی جامعہ کے فیر کے ویگے تازہ پڑھنے کے۔ ہر چہرہ کی جامعہ کے فیر کے ویگے تازہ پڑھنے کے۔
 ہر چہرہ کے فیر کے ویگے تازہ پڑھنے کے۔ ہر چہرہ کے فیر کے ویگے تازہ پڑھنے کے۔ ہر چہرہ کے فیر کے ویگے تازہ پڑھنے کے۔
 اللہ تعالیٰ کے لیے ہے تم گناہ میں سے ہر چہرہ کے فیر کے ویگے تازہ پڑھنے کے۔ ہر چہرہ کے فیر کے ویگے تازہ پڑھنے کے۔
 کہ ہر چہرہ کے فیر کے ویگے تازہ پڑھنے کے۔ ہر چہرہ کے فیر کے ویگے تازہ پڑھنے کے۔

نے کہا آپ لوگوں کے بڑے دشمن ہیں جو یہ مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ آپ ہم لوگوں کو کافر کہتے ہیں میں یہ نہیں مان سکتا کہ آپ ایسے وسیع حوصلہ رکھنے والے ایسا کہتے ہوں۔ اس سے شیخ یعقوب علی صاحب ہاتھی کر رہے تھے۔ میں نے ان کو کہا آپ کہہ دیں کہ واقعہ میں ہم آپ لوگوں کو کافر کہتے ہیں یہ سکر وہ حیران سا ہو گیا۔ لیکن جب اس سے یہ پوچھا گیا کہ آپ جس کج کے آنے کے خطر ہیں اس کے سکر وہ کو کیا کہتے ہیں۔ تو کہنے لگا بس بس میں سمجھ گیا بے شک آپ کا حق ہے کہ ہم کو کافر سمجھیں۔

پس تم لوگ دین کو اپنی جگہ پر رکھو اور دنیا کو اپنی جگہ پر۔ اور جہاں دین کا معاملہ آئے وہاں فوراً الگ ہو جاؤ۔ وہ لوگ جو اس بات سے چڑتے ہیں کہ ہمیں کافر کیوں کہا جاتا ہے۔ ان سے پوچھو کہ جب تمہارا مسیح آئے گا اور جو لوگ اسے نہیں مانیں گے ان کو کیا کوئے۔ یہی تا کہ ان کی گردن اڑاؤ۔ لیکن ہم تو کسی کی گردن نہیں اڑاتے ہم تو شریعت کا لٹوٹی استعمال کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو کو اگر تمہارے خیال میں ہم ایک جھوٹے مسیح کو مانتے ہیں تو پھر ہمارے جنازہ پڑھنے سے تمہارے مردہ کو فائدہ کیا ہو گا کیا جس صورت میں کہ ہم مسلمان ہی نہیں ہماری دعا سے آپ کامروں بخشا جاسکتا ہے۔ پس اگر ان باتوں پر کوئی غور کرے تو کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہو سکتا۔

اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے سکر ہوئے اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے۔ تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو مسیح موعود کا کنز نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا اور کہتے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے شریعت وہی مذہب ان کے بچے کا قرار دیتی ہے۔ پس غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا۔ اس لئے اس کا جنازہ ہی نہیں پڑھنا چاہئے۔ پھر میں کہتا ہوں بچہ تو کنہر نہیں ہوتا اس کو جنازہ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بچے کا جنازہ تو دعا ہوتی ہے اس کے پسماندگان کے لئے اور اس کے پسماندگان ہمارے نہیں بلکہ غیر احمدی ہوتے ہیں۔ اس لئے بچے کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔ باقی رہا کوئی ایسا شخص جو حضرت صاحب کو تو سچا مانتا ہے لیکن ابھی اس نے بیعت نہیں کی یا احمدیت کے حلقہ غور کر رہا ہے اور اسی حالت میں مر گیا ہے اس کو ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کوئی

۸۶

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سال میں خدا سے علم پا کر جہالت کی ظلم و حریت کے متعلق
 دوسری احکامات جاری فرمائے یعنی اول تو آپ نے اس بات کا اعلان فرمایا کہ آئندہ کوئی
 احمدی کسی غیر احمدی کی امامت میں نماز ادا نہ کرے بلکہ صرف احمدی امام کی اقتدار میں نماز ادا
 کی جاوے یہ حکم ابتداء ۱۹۰۷ء میں زبانِ لہجہ پر جاری ہوا تھا مگر بعد میں ۱۹۰۹ء میں تحریر
 طے پر بھی اس کا اعلان کیا گیا۔ آپ کا یہ فرمان جو خدائی نشتاد کے باقیات تھا اس حکمت پر مبنی
 تھا کہ جب غیر احمدی مسلمانوں نے آپ کے دعویٰ کو رد کر کے اور آپ کو عبوثانہ مقتری قرار
 دے کر اس خدائی مسئلہ کی مخالفت پر کمر باندھی ہے جو خدا نے اس زمانہ میں دنیا کی اصلاح
 کے لئے جاری کیا ہے اور جن سے دنیا میں اسلام اور روحانی مساوات کی زندگی ماہیت ہے
 تو اب وہ اس بات کے مستحق نہیں رہے کہ کوئی شخص جو حضرت مسیح موعود پر ایمان لاتا ہے وہ
 آپ کے منکر کی امامت میں نماز ادا کرے۔ لہذا ایک اعلیٰ درجہ کی روحانی عبادت ہے اور اس
 کا امام کو یا خدا کے دربار میں اپنے عقیدوں کا لیڈر اور زقیم ہونا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے
 کورڈ کر کے اس کے غضب کا سرد بنتا ہے وہ ان لوگوں کا پیشرو نہیں ہو سکتا جو اس کے سامنے
 کمان کر اس کی جنت کے پتہ کو قبول کرتے ہیں۔ اس میں کسی کے پرانسانے کی بات نہیں ہے
 بلکہ سب سے اہمیت کے قیام کا ایک طبی اہمیت ہے۔ جو تاجر جلدیابیر ضرور ظاہر ہوتا تھا۔ چنانچہ
 حدیث میں بھی اس بات کی طوفا اشارہ پایا جاتا ہے کہ جب مسیح موعود آئیگا تو اس کے متبعین کا امام ہی
 میں سے ہوا کرے گا چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

”یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے
 کہ کسی منکر یا کذب یا متروک کے نیچے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا دبی امام ہو جو
 تمہیں میں سے ہو اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک چلو میں اشارہ ہے کہ
 ”مَا مَلَكَ مِنْكُمْ يَعْنِي هَبْ مَسْجِدًا نَزَلَ بِهِ مَا تَحْمِلُونَ وَمِنْكُمْ فِرْقَانٌ كَوْنًا
 دُخَانًا“ اسہم کرتے ہیں بجلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں

سے ہو گا۔

دوسری ہدایت جو آپ نے اپنی جماعت کے لیے جاری فرمائی وہ احمدیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق تھی۔ اس وقت تک جیسا کہ احمدیوں اور غیر احمدی مسلمانوں کی نداد مشترک تھی یعنی احمدی لوگ غیر احمدیوں کے بچے نماز پڑھ لیتے تھے اسی طرح یا ہی رشتہ ناطہ کی بھی اجازت تھی اپنی احمدی لڑکیاں غیر احمدی لڑکوں کے ساتھ بیاہ دی جاتی تھیں مگر ۱۹۹۹ء میں حضرت مسیح موعودؑ نے اس کی بھی ممانعت فرمادی اور آئندہ کے لئے ارشاد فرمایا کہ کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی ہو کے ساتھ نہ بیاہی جاوے۔ یہ اس حکم کی ایک ابتدائی صورت تھی جس کے بعد اس میں مزید ممانعت ہوتی گئی اور اس حکم میں حکمت یہ تھی کہ بیٹیاں اور قانوناً ازدواجی زندگی میں مرد کو عورت پر اطمینان کا ذمہ حاصل ہوتا ہے پس اگر ایک احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ بیاہی جائے تو اس بات کا تو یہ اندیشہ ہو سکتا ہے کہ مرد عورت کے دین کو خراب کرنے کی کوشش کرے گا اور خود اسے اس میں کامیابی نہ ہو لیکن بہر حال یہ ایک خطرہ کا پہلو ہے جس سے احمدی لڑکیوں کو محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ علوہ اذہم چونکہ اولاد کو ناپا پ کی تابع ہوتی ہے اس لئے اس قسم کے رشتوں کی اجازت دینے کے یہ سننے بھی بنتے ہیں کہ ایک احمدی لڑکی کو اس غرض سے غیر احمدیوں کے بچہ کو دیا جائے کہ وہ اس کے نزدیک غیر احمدی اولاد پیدا کریں۔ اس قسم کی وجہات کی بنا پر آپ نے آئندہ کے لئے یہ ہدایت جاری فرمائی کہ گویا ضرورت غیر احمدی لڑکی کا رشتہ لیا جا سکتا ہے مگر کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ نہ بیاہی جاوے بلکہ احمدیوں کے درشتے صرف آپس میں ہوں۔ لیکن جو لڑکیاں اس ہدایت سے پہلے غیر احمدیوں کے نکاح میں آچکی تھیں ان کے متعلق آپ نے یہ ہدایت نہیں دی کہ ان کے نکاح فسخ ہو گئے ہیں کیونکہ اول تو اس کا کلی اصول اپنے اختیار میں نہیں تھا دوسرے اس قسم کے حکم سے قانوناً اپنی بچیدگیاں کے پیدا ہونے کا احتمال تھا جس سے ہر صورت بچنا لازم ہے۔

نہ تحریر کیا۔۔۔ اشتہار منہ موعودؑ

یہ حوالہ صفحہ 364، 365 پر درج ہے

۱۸۵، ۸۴۱ ماجز اور مرزا بشیر احمد ایم اے بلکن مرزا قادریانی

ہیں۔ اور ہمیں اس وقت تک کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے جب تک کہ وہ بیعت میں داخل نہ ہو جائے اور ہم میں شامل نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے مقرر ایک بیوی چیز ہوتے ہیں جو ان کو قبول نہیں کرتا وہ خدا کی نظر میں قبول نہیں ہو سکتا۔ اس میں شک نہیں کہ بعض غیر احمدی ایسے ہوں گے جو سچے دل سے حضرت سچ موعود کو صادق نہیں مانتے اس لئے قبول نہیں کرتے۔ لیکن ہم بھی مجبور ہیں کہ ایسے لوگوں کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ خواہ کسی وجہ سے سہی وہ حق کے منکر ہیں۔ غیر احمدیوں کا اس بات پر چڑنا کہ ہم ان کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے ایک لغو امر ہے۔ وہ غیر احمدی جو یہ سمجھتا ہے کہ مرزا صاحب جھوٹے ہیں وہ ہم کو مسلمان کیونکر سمجھتا ہے اور کیوں اس بات کا خواہاں ہے کہ ہم اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔ ہمارا اس کے پیچھے نماز پڑھ لینا اسے کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔ لیکن اس کے یہ سستی نہیں کہ غیر احمدیوں سے ہم دیگر دنیاوی اور تمدنی تعلقات کو منقطع کر دیں۔ آنحضرت ﷺ نے تو عیسائیوں کو بھی اپنی مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی تھی۔ پس جب باوجود اس قدر اختلاف کے دین میں ایک دوسرے کو مذہبی سوتیں بہہ پہنچانے کا حکم ہے تو دنیاوی تعلقات کو ترک کرنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ دوسروں سے محبت کرنا اور ان کی مصیبت کے وقت ان کے کام آؤ، بیمار کا علاج کرو، بھوکے کو روٹی کلاؤ، تنگے کو کپڑا پہناؤ، ان باتوں کا ہمیں ضرور ثواب ملے گا۔ لیکن دین کے معاملہ میں تم ان کو اپنا نام نہیں بنا سکتے۔ حضرت سچ موعود نے اس کے متعلق بار بار حکم دیا ہے۔ پس اس بات کو خوب یاد رکھو۔ اور سختی سے اس پر عملدرآمد کرو۔

غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا

پھر ایک سوال غیر احمدی کے جنازہ پڑھنے کے متعلق کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک یہ مشکل پیش کی جاتی ہے کہ حضرت سچ موعود نے بعض صورتوں میں جنازہ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض حوالے ایسے ہیں جن سے یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ اور ایک خط بھی ملا ہے جس پر غور کیا جائے گا۔ لیکن حضرت سچ موعود علیہ السلام کا عمل اس کے برخلاف

ہے چنانچہ آپ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا۔ جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے آپ گھلتے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی بلکہ میرا فرمانبردار ہی رہا ہے۔ ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا اور شدت مرض میں مجھے غش آگیا جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس کھڑا نہایت درد سے رو رہا تھا۔ آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ میری بڑی عزت کیا کرتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا حالانکہ وہ اتنا فرمانبردار تھا کہ بعض احمدی بھی اتنے نہ ہوں گے۔ محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا تو اس کی بیوی اور اس کے رشتہ دار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت صاحب نے اس کو فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو اس نے طلاق لکھ کر حضرت صاحب کو بھیج دی کہ آپ کی جس طرح مرضی ہے اسی طرح کریں۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔

حدیث میں آیا ہے کہ جب ابو طالب جو آنحضرت ﷺ کے چچا تھے فوت ہوئے گئے (بعض نے تو ان کو مسلمان لکھا ہے لیکن اصل بات یہی ہے کہ وہ مسلمان نہ تھے) تو آنحضرت ﷺ نے کہا کہ چچا ایک دفعہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ دیا تاکہ میں آپ کی شفاعت خدا تعالیٰ کے حضور کر سکوں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ کیا کروں جو کچھ تم کہتے ہو۔ اس کو دل تو مانا ہے مگر زبان پر اس لئے نہیں لا سکتا کہ لوگ کہیں گے مرنے کے وقت ڈر گیا ہے۔ اسی حالت میں وہ فوت ہو گئے (السیدۃ النبویۃ ۷ بن مشام جلد ۱ ص ۴۱۸ سلیمہ از مؤسسہ علوم القرآن حدیث) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چوتھے والد تھے اس لئے وہ چاہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ سے ان کے متعلق کچھ فیض حاصل کریں۔ مگر ساتھ ہی ڈرتے تھے کہ یہ چونکہ مسلمان نہیں ہوئے اس لئے رسول کریم ناراض نہ ہو جائیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے والد کے مرنے کی خبر رسول کریم ﷺ کو ان الفاظ میں پہنچائی کہ یا رسول اللہ آپ کا گمراہ بڑھا چھا مر گیا ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور جا کر ان کو غسل دو لیکن آپ نے ان کا جنازہ نہ پڑھا۔ قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا شخص جو بظاہر اسلام لے آیا ہے لیکن بیٹنی طور پر اس کے دل کا کفر معلوم ہو گیا ہے تو اس کا جنازہ بھی جائز نہیں۔ پھر غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔

یہ دین کی باتیں ہیں۔ ان میں جھگڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ دنیا کے معاملات میں ہم دوسروں کے ساتھ ایک ہیں لیکن دین کے معاملہ میں فرق ہے اس میں ایک نہیں ہو سکتے۔ اور سمجھدار آدمی اس کو خوب سمجھ سکتے ہیں۔ لکن ہمیں ہم ایک آدمی سے ملے جو بڑا عالم ہے اس

سزا نہ دے۔ لیکن شریعت کا فتویٰ ظاہری حالات کے مطابق ہوتا ہے اس لئے ہمیں اس کے حقائق بھی یہی کرنا چاہئے کہ اس کا جائزہ نہ پڑھیں۔

غیر احمدیوں کو لڑکی دینا

ایک اور بھی سوال ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بازار پوچھا اور کئی قسم کی مجبور یوں کو پیش کیا لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اول نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا۔ اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔ اب میں نے اس کی سچی توبہ دیکھ کر قبول کر لی ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے کہا تھا کہ اگر آپ نے اپنے بعد عمر بیٹے کو جانشین مقرر کیا تو بڑا غصہ ہو گا کیونکہ یہ بہت خبیث ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کا غصہ اسی وقت تک گری و کھاتا ہے جب تک کہ میں نرم ہوں۔ اور جب میں نہ رہوں گا تو یہ خود نرم ہو جائیں گے۔ اسی طرح میرا نفس تھا جو یہ کہتا تھا کہ اگر کوئی ذرا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم کے خلاف کرے تو اسے بہت سخت سزا دی جائے لیکن اب تو پکلا گیا ہے اور بہت نرمی کرنی پڑتی ہے۔ تاہم میں اس بات سے خوش ہوں کہ دس ہی بچے احمدی ہوں لیکن اس بات سے سخت ناخوش ہوں کہ دس کروڑ ایسے احمدی ہوں جو حضرت مسیح موعودؑ کا حکم نہ ماننے والے ہوں پس وہ لوگ جو ایسے ہیں وہ سن لیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس بات پر بہت زور دیا ہے اس لئے اس پر ضرور عمل در آمد ہونا چاہئے۔ میں کسی کو جماعت سے نکالنے کا عادی نہیں لیکن اگر کوئی اس حکم کے خلاف کرے گا تو میں اس کو جماعت سے نکال دوں گا۔ ابھی چند ماہ ہوئے ایک شخص نے غیر احمدیوں میں اپنی لڑکی دی تھی میں نے اسے جماعت سے الگ کر دیا۔ بعد میں اس نے بہت توبہ کی اور معافی مانگی لیکن میں نے کہا کہ تمہارا یہ اخلاص بعد از جنگ یاد آیا ہے۔ اس لئے ہر کلمہ خود باندہ زد کے مطابق اپنے سر پر مارو۔ ہمیں دیکھو لوگوں کی ضرورت ہے۔

انوار العلوم جلد ۳۰ صفحہ ۹۳-۹۴

انوار العلوم جلد ۳۰ صفحہ ۹۳-۹۴

(۱۳۶۹) بسم اللہ الرحمن الرحیم ڈاکٹر میر عیاش امین صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ سچے
 کنیز حضرت سحیحہ رضی اللہ عنہا سے کتا چکے بچے بستیر یا ہے۔ بعض اوقات آپ ملاقا بھی
 فرمایا کرتے تھے لیکن وہاں آپ سے کتا آپ کو دماغی منت اور شہانہ روز تصنیف کی شفقت
 کی وجہ سے بعض ایسی مصیبات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو بستیر یا کے مریضوں میں بھی
 عورتوں کی جاتی ہیں۔ مثلاً لام کرنے کے بعد کم ضعف ہو جاتا ہے کہ وہ کتا آتا ہے ہالوں کا اثر
 ہو جاتا ہے کہ وہ کتا کتا ہو جاتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی دم نکلتا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض
 اوقات زیادہ کڑوں میں گر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگتا اور فیروز لگ۔ یہ عورت
 کی فکارتوں اور اذیتوں کی علامات ہیں اور بستیر یا کے مریضوں کو بھی ہوتی ہیں اور انہی مریضوں میں
 حضرت صاحبہ کو بستیر یا ملاقا میں تھا تا کہ اس کا مرض کتا ہے کہ وہ مری جگہ جو مری غیر علی تھا
 کی حالت میں وہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت صاحبہ فرماتے تھے کہ یہ جو بعض اذیتوں کے متعلق لکھا
 کا خیال ہے کہ ان کو بستیر یا ملاقا میں کی غلطی ہے بلکہ عورتوں کی تیزی کی وجہ سے ان کے
 اندر بعض علامات پیدا ہو جاتی ہیں جو بستیر یا کی علامات سے ملتی جلتی ہیں یا سب سے
 اسے بستیر یا کہنے لگ جاتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحبہ کو کسی کو بھی یہ عورتوں
 تھے کہ بچے بستیر یا ہے یہی عام علامت کے مطابق تھا اور آپ علی طہریت کہتے تھے کہ بستیر یا
 نہیں بلکہ اس سے ملتی جلتی علامات ہیں جو ذکاوت جس یا سخت کار کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ نیز
 خاکسار عورتوں کو کہتا ہے کہ ڈاکٹر میر عیاش امین صاحبہ بہت قابل اور مہارت ڈاکٹر ہیں۔ چنانچہ
 ناز طالب علی میں بھی وہ ہمیشہ اپنے خیروں میں کامیاب ہوتے تھے اور ڈاکٹری کے کافی اچھے
 میں تمام صوبہ پنجاب میں اتل نہیں رہے تھے اور ایام ملازمت میں ان کی لیاقت و قابلیت
 ستم ہی ہے۔ وہ چکر پور حضرت سحیحہ رضی اللہ عنہا کے بہت قریبی رشتہ دار ہونے کے
 ہیں کہ حضرت صاحبہ کی صحبت اور آپ کے علاج سے بچے کو کئی بہت کافی ہوئے۔ ہمارے ہاں اس نے
 ان کو اپنے اس مادی میں ایک سے مریضوں کو بھی ہے جو مری کسی لائے لکم حاصل ہے۔

(۱۳۷۰) بسم اللہ الرحمن الرحیم ڈاکٹر میر عیاش امین صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت سحیحہ
 رضی اللہ عنہا سے کتا چکے بچے بستیر یا ہے کہ اسے کتا چکے بچے بستیر یا کے مریضوں کے

ہے اور خدا ہی لوگوں پر تجھ کو گواہ بنا دے گا۔

أَدْنَى اللَّهِ أَجْرَكَ. وَيُؤْتِي عَنْكَ رَبِّكَ وَيُؤْتِيكَ وَحَسْبِيَ أَنْ تَجِبُوا قِيَمَتَنَا وَهُوَ
قَوْلُكُمْ وَحَسْبِيَ أَنْ تَكْفُرُوا قِيَمَتَنَا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَاللَّهُ يَكْفُرُ وَأَنْتُمْ كُنْتُمْ مَوَدَّ

خدا تیرا مدد دے گا اور تجھ سے راضی ہوگا اور تیرے اسم کو پورا کرے گا اور تم کو یہ ہے کہ تم ایک چیز کو دوست رکھو اور اصل میں وہ تمہارے لئے بری ہو اور تم کو یہ ہے کہ تم ایک چیز کو بری سمجھو اور اصل میں وہ تمہارے لئے بھی ہو اور خدا نے تعالیٰ عواقب امور کو جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

كُنْتُمْ كَلِمَةً تَحْقِيقًا فَاحْيَيْتُمْ أَنْ تَمُرَّتْ بِاللَّيْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَأَنْتُمْ رَافِعَاتُهَا فَتَقْتُلُهُمَا. وَ
إِنْ تَتَّقِينَ ذَلِكَ لَا تَمُرُّوا. أَهَذَا الَّذِي بَيْنَكَ اللَّهُ. قُلْ إِنَّمَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُؤْمَرُ أَنْ آتِيَ
إِلَهُكُمْ إِلَهًا وَاحِدًا. وَالْغَيْبُ مِثْلُهُ فِي الْأَنْبَاءِ إِلَّا السَّاعِرُونَ. وَلَقَدْ بَشُرْنَا
فِيكُمْ عُمَرًا مِمَّنْ قَبْلِهِمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ.

میں ایک خزانہ پر مشیدہ تھا سو میں نے پاپا کو شہادت کیا جاؤں۔ آسمان اور زمین دونوں بندھے ہوئے تھے
ان دونوں کو کھول دیا اور تیرے ساتھ نہی سے ہی پیش آئیں گے اور تمہارا کریں گے کیا یہی ہے جس کو خدا نے
اصلاح خلق کے لئے مقرر کیا یعنی ان کا آدمی شہادت ہے ان سے عاقبت کی اتنی حد تک۔

اور پھر فرمایا کہ میں موت تمہارے جیسا ایک سنگی ہوں۔ مجھ کو بدی ہوتی ہے کہ تمہارے تعالیٰ کے اور کوئی تمہارا
معبود نہیں۔ وہی ایک مسموم ہے جس کے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنا نہیں چاہیے۔ اور تمام غیر اور مصلحتی مشران میں
ہے جو اس کے اور کسی جگہ سے بھاگی نہیں ہو سکتے۔ اور قرآن حقائق موت نہیں لوگوں پر لگتے ہیں جس کو خدا نے تعالیٰ

لے یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں مذکور ہے کہ اگر براہیہ اور یوں نقل فرمائی ہے۔

قُلْنَا إِنَّمَا آتَانَا بِشَرِّهِمْ فَكَلَّمْتَهُ

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ براہیہ احمدی میں بشرط سے پہلے آقا کا لفظ سو کتابت سے ہوا گیا ہے۔

اصناف خزانہ جلد ۱ صفحہ ۱۷۴ (مرقبہ)

۴۰
میں پیرسراج الحق صاحب انما اللہ فرماتے ہیں: میں نے ایک حدیث صحیحہ میں عرض کیا کہ حضرت کہتے کہ اللہ نے
کے سالوں میں فرمایا کہ میں لوگوں کو گواہ بنا دے گا اور تمہارا کریں گے کیا یہی ہے جس کو خدا نے
میں ہی کو بیکرنا میں مذکور ہے کہ اگر کسی کو شریک کرنا نہیں چاہیے۔ اور تمام غیر اور مصلحتی مشران میں
مک پہنچا کر میں گھر جاتی ہیں اور وہیں حضرت اور شہادت سے لالہ ہو جاتی ہیں کہ ایسے وقت اور ایسے ناصحی خدائے

۱۸۹۱ء "خدا تعالیٰ نے ایک قطب اور تین پیشگوئیوں میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذمیت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں کسب سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے آتے گا اور زمین والوں کی ناک سیدھی کر دے گا۔ وہ امیروں کو رستگاری بخشنے کا اور ان کو جو شہادت کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزندِ ربیبہ گرامی آرہند۔ مَطْلِقُ الْحَقِّ وَالْعَدْلِ۔ كَأَنَّ اللَّهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ" (الارادہ نامہ صفحہ ۱۵۵، ۱۵۶۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۸۰)

۱۸۹۱ء "چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو آیات بتدلیتین ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیسویں صدی کے اواخر میں کسب موجود کا تصور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں کسی زیر عاجز داخل ہے تو مجھے کئی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد و صورت کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھو یہ کسب ہے کہ جو تیسویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے ہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے،

فلام اسپرہ قادیانی

اس نام کے غلط پورے غیر تیسویں صدی میں اور اس قبیلہ قادیانی میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا فلام اسپرہ نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں فلام اسپرہ قادیانی کسی کا بھی نام نہیں اور اس عاجز کے ساتھ اکثر بیانات اٹھ رہی ہیں کہ وہ شہادت بعض اعداد و صورت تھی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔ (الارادہ نامہ صفحہ ۱۵۵۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۸۹، ۱۹۰)

۱۸۹۱ء (ا) "ایک دفعہ میں نے آدم کے نبی پیدائش کی طرف توجہ کی تو مجھے اٹھایا گیا کہ ان اعداد پر نظر ڈال جو سورۃ العصر کے حروف میں ہیں کہ ان میں سے وہ کس طرح نکلتے ہیں۔ (الارادہ نامہ صفحہ ۱۸۶۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۱۹)

(ب) "خدا تعالیٰ نے مجھے ایک کشف کے ذریعے سے اطلاع دی ہے کہ سورۃ العصر کے اعداد کے بحساب ایچڑ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت اہل اللہ علیہ وسلم کے مبارک عمر تک جو عدد نبوت ہے یعنی تیسویں برس کا تمام مکمل زمانہ کی مدت گزشتہ زمانہ کے ساتھ مل کر ۳۹، ۴۰ برس ابتداءً دنیا سے آنحضرت صلی اللہ

نے (ترجمہ انترقب) فرزندِ ربیبہ۔ بنناگ اور مقابلہ مندرجہ حق اور وقت کا تصور کو بکڑھدا آسمان سے آرایا ہے۔

بانی جامعہ اسلامیہ

۱۲۷

لئے تھوڑے گاؤں اور چھب پونڈ و کد گار
 کس طرح تیرا گدن سے ذرا حق شکر و سپاس
 بدگنوں سے چھایا مجھ کو غدریں کر گناہ
 کام جو کرتے ہیں تیری وہ میں پاتے ہیں جزا
 تیرے کاوٹل مجھے میرے گناہوں کے لیے میرے کریم
 بزم عالی ہیں میرے پیارے ذرا مہر و نوا ہوں
 یہ میرا فضل و احسان ہے کہ میں کیا پسند
 دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ میرے حق بھنے
 اے میرے یار یگانہ اے مری ہیں کی بہت
 میں تو مر کر خاک ہوتا کرتے ہوتا تیرا طعت
 اے خدا جو تیری راہ میں میرا جسم ہوں سول
 ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میری زندگی گئے
 نسل انسان میں نہیں دیکھی دغا جو مجھ میں ہے
 لوگ کہتے ہیں کہ کائنات میں نہیں ہوتا قبول
 میں قدر مجھ پر ہوش تیری عنایات و کرم
 آسمان میرے لئے تو نے بنایا ایک گواہ
 تو نے ماحول کو بھی بھیجا میری نصرت کیلئے
 ہو گئے یہ سب مجھے جب آئی وہ وہ
 سرزمین ہند میں ایسی ہے شہرت مجھ کو دی

۱۷۷
 اے میرے پیارے میرے دشمن میرے پروردگار
 وہ زبان لادنی کہانی میں سے ہو یہ کاہلیا
 کر دیا دشمن کو تک جملہ سے مغلوب اور خود
 مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بلبل
 کس آل پر مجھ کو دی ہے نعمت تو بوجہ و جوار
 ہلا بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عدا
 وہ نہ کہ میں تیری کچھ کم نہ تھے نہ مستگار
 پر نہ چھوٹا سا تھو تو نے اے میرے مہر کا پرورد
 میں ہے تیرے لئے جھکو نہیں مجھ میں بیکار
 پھر خدا جانے کہیں یہ جیتنے کی ہوتی خیار
 میں نہیں پتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار
 گو میں تیری راہ میں مثل مثل شیر خود
 تیرے ہیں دیکھا نہیں کوئی بھی یا رہے گسار
 میں تو کائنات میں ہو کر یا گیا ملک میں بد
 جن کا شکل ہے کہ تابعدار قیامت ہو شمار
 چاند اور سورج جیسے میرے لئے ایک دستار
 کہہ پڑے ہیں نشانی جوئی پھالی کا طار
 ساری تدریسوں کا خاکہ اور کیا مثل خیار
 جیسے جھکے ہوتے گا اک دم میں ہر جا احتشار



نماز جنازہ میں شامل ہونے والے دس پندرہ آدمی ہی تھے۔ بعد سلام کسی نے عرض کی کہ حضورؐ میرے لئے بھی دعا کریں۔ فرمایا۔ میں نے تو سب کا ہی جنازہ پڑھا دیا ہے۔ مراد یہ تھی کہ جتنے لوگ نماز جنازہ میں شامل ہوئے تھے، ان سب کے لئے نماز جنازہ کے اندر حضرت صاحبؑ نے دعائیں کر دی تھیں +

بُنیادی اینٹ

بعض نئی مہارتوں کے بننے کے وقت جب حضرت صاحبؑ سے درخواست کی جاتی کہ حضورؐ تبرکاً بُنیادی اینٹ رکھیں۔ تو حضرت صاحبؑ فرمایا کرتے، کہ ایک اینٹ لے آؤ۔ میں اُس پر دُعا کروں گا۔ چنانچہ ایک اینٹ لائی جاتی۔ اور حضورؐ اس اینٹ کو اپنی گودی میں رکھ کر ہاتھ اٹھا کر دُعا کرتے۔ اور پھر اُس پر دم کر کے۔ دسے دیتے کہ جاؤ لگاؤ +

غم دور کرنے کا ذریعہ

عاجز راقم کا اور اکثر احباب کا یہ تجربہ تھا کہ جب کبھی طبیعت میں کسی وجہ سے کوئی غم پیدا ہو۔ تو ہم حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں جا بیٹھتے۔ تو غم دور ہو جاتا۔ اور طبیعت میں بلشائست اور فرحت پیدا ہو جاتی +

پیر گتے مار

ایک دفعہ قادیان میں آوارہ گتے بہت ہو گئے۔ امدان کی وجہ سے شور و غل رہتا تھا۔ پیر سرین الحق صاحبؑ نے بہت سے گتوں کو زہر دیکر مار ڈالا۔ اُس پر بعض لوگوں نے پیر صاحبؑ کو چڑانے کے واسطے ان کا نام پیر گتے مار رکھ دیا۔ پیر صاحبؑ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں شاکھی ہوئے۔ کہ لوگ مجھے گتے مار کہتے ہیں۔ حضرت صاحبؑ نے تبسم کے ساتھ فرمایا۔ کہ اس میں کیا حرج ہے۔ دیکھئے حدیث شریفہ میں میرا نام "سُود مار" لکھا ہے۔ لیونکہ مسیح کی تعریف میں آیا ہے کہ یقتل الخنزیر۔

ہیں اور دماغ سے نکل گئے ہیں۔ قطع حکم نہیں ہوتا۔

(بدردجلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۸ ستمبر ۱۹۰۶ء (۱) لوگ آئے اور دماغی کوٹیشنے شیر خدانے ان کو پکڑا اور شیر خدا

نے فتح پائی۔

(۲) امین الملک جے سیگہ بہادر۔

(۳) زیت لا تبقی لی من المخبزیات ذکرا۔

(بدردجلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ الحکم جلد ۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۴) (۱) پیٹ پھٹ گیا۔ (معلوم نہیں یہ کس کے متعلق الہام ہے)

(بدردجلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) "ہر جوفانی سنہ ۱۹۰۶ء میں اور بعد اس کے اور کئی تاریخوں میں وہی الہی کے ذریعہ بتلایا گیا کہ ایک شخص

بقیہ حاشیہ ۱۔

ہوں کہ وہ پچاس فرسوں قابل ہو اور موجب شہرت اہل ہوا ہونے اس کے گواہ خود میر صاحب اور گور کے لوگ ہیں چنانچہ بیات
شہ کریر صاحب نے میر اہل حیل لاہور میں پہاڑتوی کہیا اور جب میر نے کوٹیشن گونی کے مطابق حوض عمود اسٹی کوخت نادر
ہو گیا اور اس نادر کے ساتھ راتوں میں دو گلیاں نکل آئیں جس سے قطعی طور پر یہ معلوم ہو گیا کہ طاعون ہے اور ایک خدات
خونہاک امریشین آگیا اور گھر میں سب پر ایک دہشت طاری ہوئی اور حضرت مولوی حکیم فرید الدین صاحب مسلک تھے مگر
دو تین دنوں میں دو گلیوں کے نکلنے سے مدد کی دہشت ندر ہو گئی تب حضرت مسیح موعود نے حکا کر شروع کیا اور خدایت
اضطراب سے آج تک تب خدا کے فضل سے اس دوا کا یہ تجربہ ہوا کہ ابھی دو تین گھنٹے سے زیادہ نہیں گزرا ہو گا کہ ناراض نکل
ٹوٹ گیا اور پھر گلیاں بھی گم ہو گئی۔ گویا مرز کا نام و نشان نہ تھا اور تمام آثار طاعون کے جانتے تھے اور اب میں صاحب
بیمہ حالت بہرہ ہوتے ہیں۔ خالہ عمدہ بلدیہ کئی ڈاک۔ (بدردجلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

شہادت الہی صفحہ ۲۶۔ دعائی خدائی جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۳ تا ۲۳۶۔ نشان نمبر ۱۳۲

۱۔ (تجدد الذہن) اسے میر صاحب نے شہادت دیا کہ وہ مال پیروں میں سے کولی باقی دیکھ

نے "اس پیش گوئی کے مطابق شہان سنہ ۱۳۲۰ء میں میں صاحب نور صاحب جو ماہر جہان جود العلیف صاحب کی حاجت میں
تایک دھماکہ دم میں پھٹ پھٹنے کے ساتھ گریہ معلوم ہوا کہ اس کو پیش میں کھدت سے دسوی توئی لیکر کھوس نہیں
کرتا تھا اور جہاں اضطراب و تانا تھا ایک دفعہ پیش میں خد ہوتا اور انہی گھاس کا یہ تھا کہ اس نے میر صاحب کو کہہ
پیش پھٹ گیا بعد اس کے گریہ" (تجدد الذہن صفحہ ۲۳۔ دعائی خدائی جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۲)

تذکرہ مجموعی والہامات، صفحہ 568 طبع چار ماہ از مرزا قادیانی

یہ جلد نمبر 374 پر ہے

نہلا کر سنا نہیں چاہتے۔ اس سے بڑھ کر کہہ کیا نادانی ہوگی کہ خدا تعالیٰ کے قیوم قانون پر عمل ہو۔

انہی پر یہ بھی واضح ہو کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں دونوں قوموں کی اصلاح منکر ہے۔ اور عیسائے کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کو بھیجا ہے عیسائے ہی نہیں ہندوؤں کے لئے بلکہ اوتار کہیں اور نہیں عرصہ میں برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان لوگوں کے قدر کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے ننگ میں ہوں جیسا ہی راجہ کرشن کے ننگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ اوتاروں کو اپنا چاہئے کہ روحانی حقیقت کے لئے جس کی ہول یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جہاں مسلمان اس کو سن کر فی ہفتہ کہیں گے کہ ایک کافر کا نام اپنے پورے لیکر کفر کو صریح طور پر قبول کیا ہے۔ لیکن یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر نہیں جاسکتا۔ آج یہ پہلا دن ہے کہ ایسے بڑے مجمع میں اس بات کو سن کر شش گنا ہوں کیونکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں وہ کسی دولت کرنے والے کی دولت سے نہیں ڈرتے۔ اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے وہ حقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی تعمیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار بھی نہیں تھا جس پر خدا کی طرف سے نوح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے نحمدہ اور با اقبال تھا جس نے آریہ ورت کی زمین کو پارہ سے

اکودہ ہیں اور یا سر سے موضوع ہیں۔ (ضمیمہ تختہ گورٹریہ ص ۱۰۰، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۱۵۰ ماہی)

۱۹۰۰ (الف) "کشتی طوف پر ایک مرتبہ ایک شخص دکھایا گیا۔ گرا وہ منسکرت کا ایک عالم آدمی ہے جو کشتی کا نہایت درجہ مستعد ہے۔ وہ جس کے سامنے کھڑا ہوا اور مجھے مخاطب کر کے بولا کہ "ہے رُوڈر گورپال تیری استقامت گیتا میں لکھی ہے"

اسی وقت میں نے سمجھا کہ تمام دنیا ایک رُوڈر گورپال کا انتظار کر رہی ہے کیا ہندو اور کیا مسلمان اور کیا عیسائی مگر اپنے اپنے نظروں اور زبانوں میں۔ اور سب نے یہی وقت ٹھہرایا ہے اور اس کی یہ دونوں صفتیں قائم کی ہیں۔ یعنی سُوروں کو ماننے والا اور گائیوں کی مخالفت کرنے والا۔ اور وہ میں ہوں جس کی نسبت ہندوؤں میں پیش گوئی کرنے والے قدیم سے زور دیتے آئے ہیں کہ وہ آریہ توت میں، یعنی اسی ملک ہند میں پیدا ہوگا اور انہوں نے اس کے مسکن کے نام بھی لکھے ہیں مگر وہ تمام نام استعارہ کے طور پر ہیں جن کے نیچے ایک اوجھت ہے۔ (تختہ گورٹریہ ص ۱۰۳، روحانی خزائن جلد ۱، صفحہ ۳۱۵ تا ۳۱۷)

(ب) "خدا تعالیٰ نے کشتی حالت میں بارہا مجھ سے بات پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قوم میں کشتی نام ایک شخص جو گنڈا ہے وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا اور ہندوؤں میں اوتار کا تصور وقت نبی کے ہم معنی ہے اور ہندوؤں کی کتابوں میں ایک پیش گوئی ہے اور وہ یہ کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار آئے گا جو کشتی کے صفت پر ہوگا اور اس کا بھڑ ہوگا اور جسے پتھر کا گیا ہے کہ وہ کشتی ہوں۔ کشتی کی مدد صفت میں ایک رُوڈر یعنی رُوڈروں کو قتل کرنے والا یعنی عالم اور نشانوں سے دوسرے گورپال یعنی گائیوں کو پالنے والا یعنی اپنے انہاس سے بچوں کا مددگار اور یہ دونوں صفتیں مسیح مہود کی صفتیں ہیں اور یہی دونوں صفتیں خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہیں۔ (تختہ گورٹریہ ص ۱۰۳، روحانی خزائن جلد ۱، صفحہ ۱۷۷)

(ج) وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کشتی اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح مہود ہے۔ (پیکر سیا لکوٹ صفحہ ۳۳، روحانی خزائن جلد ۲، صفحہ ۲۱۸)

(د) اب واضح ہو کہ راجہ کشتی جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے وہ حقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے رُوڈر القدس آرتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے نعتند اور با اقبال

اسکے نور کو نابود نہ کر سکی۔ سو خدا نے جو ہر ایک کام نرمی سے کرتا ہے اس زمانہ کے لئے سب سے پہلے میرا نام عیسیٰ ابن مریم رکھا کیونکہ ضرور تھا کہ میں اپنی ابتدائی زمانہ میں ابن مریم کی طرح قوم کے ہاتھ سے دکھ اٹھاؤں اور کافر اور ظالموں اور بدتعالیٰ کہلاؤں اور عدالتوں میں کھینچا جاؤں سو میرے لئے ابن مریم ہونا پہلا زمین تھا مگر میں خدا کے دفتر میں صرف عیسیٰ ابن مریم کے نام سے موسوم نہیں بلکہ اور بھی میرے نام ہیں جو آج سے چھبیس برس پہلے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرے ہاتھ سے لکھا لیئے ہیں اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ باہن احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے۔ میں آدمی ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحاق ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں اسمعیل ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یعنی بروتری طور پر جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دینے اور میری نسبت جبری اللہ فی حلال الانبیاء فرمایا یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پہلوؤں میں۔ سو ضرور ہو کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جاوے اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعے سے ظہور ہو جو خدا نے یہی پسند کیا کہ سب سے پہلے ابن مریم کے صفات مجھ میں ظاہر کرے۔ سو میں نے اپنی قوم سے وہ سب دکھ اٹھائے جو ابن مریم نے یہود سے اٹھائے بلکہ تمام قوموں سے اٹھائے۔ یہ سب کچھ ہوا مگر پھر خدا نے کسریب کے لئے میرا نام مسیح قائم رکھا تا جس صلیب نے مسیح کو توڑا تھا اور اسکو زخمی کیا تھا وہ مسیح کو وقت میں مسیح اسکو توڑے مگر آسمانی نشانوں کے ساتھ نہ انسان ہاتھوں کے ساتھ کیونکہ خدا کے نبی مغلوب نہیں ہو سکتے۔ سو نہ عیسوی کی بیستویں صدی میں پھر خدا نے ارادہ فرمایا کہ صلیب کے مسیح کے ہاتھ سے مغلوب کرے۔ لیکن جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں مجھ اور نام بھی ایسے گئے ہیں اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے چنانچہ جو تک ہند میں کرشن نام ایک نبی گذرا ہے جس کو زور گو پال بھی کہتے ہیں دیکھئے فنا کر نیوالا اور پرورش کرنے والا اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن ہی ہیں

۵۲۲

حقیقت: الامی

نہ

اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔ اور بادشاہت سے مراد صرف آسمانی بادشاہت ہے۔ ایسے لفظا غلام کے کلام میں آجاتے ہیں مگر معنی روحانی ہوتے ہیں۔ سو میں اس تصدیق کے لئے کہ وہی کرشن آریوں کا بادشاہ میں ہوں دہلی کے ایک اشتہار کو جو بالکل نام ایک پنڈت نے ان دنوں میں شائع کیا ہے مع ترجمہ حاشیہ میں لکھا ہوں جس کا معلوم ہوگا کہ آریہ ورت کے محقق پنڈت بھی کرشن اوتار کا زمانہ ہی قرار دیتے ہیں اور اس زمانہ میں اسکے آنے کے منتظر ہیں گو وہ لوگ ابھی مجھ کو شناخت نہیں کرتے مگر وہ زمانہ آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ

ملہ

شری نیشکلنگ بھگوان کا اوتار (شری ہنونان گی کی ہے)

سنساری پوتوں کو ورت ہو کر آجکل جیسے جیسے اوپر دہانہ ویش میں ہونے میں وہ صاحب کو معلوم ہے شری شاستر ہوں کا میرا ہونا اور ساتھ ہی ان بڑی باتوں کا بھی ہونا جن کی تپتی تپتی ہونا اور قلب فیرو کا اس قدر گراں ہونا اور وہ اسکا سینکڑوں قسم کی مصیبتیں ہانکے آریہ ورت پر آئی ہوئی ہیں کہ میں کا ذکر یہاں آج ہوا ہے آپ لوگوں کو سب پر مشورہ ہو کر جطاقہ آپ کے پناہ و داد میں تھی وہ سب آپ میں کہاں۔ اور آپ میں جو صلہ طاقت وید میں ہے وہ آپ کی اولاد میں ہے بلکہ آئندہ ہونے کی امید ہو۔ بس اسے سمجھو اگر آپ لوگوں کو اس مہاکشٹ سے چھٹنے کی خواہش ہو اور ناکارہ سا کہہ کر ایچنا اور پرماتما میں پریم اور بھگت بھگت کی خواہش ہو تو شری نیشکلنگ ہی مہا راج کا ضرور شرن و دھیوں کیجئے کیونکہ ایشور پر ماتما ہمیشہ بھگتوں کے بس میں ہوتے ہیں۔ ان کو اپنے بھگتوں کو سکھانے کی یہی مہا مہینہ خواہش رہتی ہے وہ ضرور پرگھٹ ہو کر حال میں ہی میں سب آویروں اور دشتوں کو ناس کرے گا۔ مگر کسی تپتی کو یہ خیال ہو کہ ابھی کلنگ کا پر تم میں ہی ہے اور مہا راج ہی کا جو کلنگ کے انت میں لکھا ہے تو آپ خود کیجئے کہ اس سے زیادہ کیا کھجک پریت ہو گا کہ شریوں نے اپنے تپتیوں کو چھڑا کر دوسروں پر نگاہ رکھیں اور ناہ لا اپنے والدین کہ وہ ناداری میں نہ رہیں اور والدین اپنی اولاد کو اللہ کی طرح دیکھیں۔ یہاں تک کہ آجکل سب ہی میری اپنے اپنے دھرموں سے پھر کر ہوئی ہیں۔ اب کوئی صاحب یہ فرماویں کہ ابھی شاستر دودارا

یہ جملہ صفحہ 375 پر درج

حصہ اولی، صفحہ 521-522، حصہ دومی، نمبر 22، صفحہ 521-522، مرزا کا دیوانی

لاست ہو جاتا ہے تو کیا وہ پھر ولایت کو مدخ میں ڈال دینگا؟ نَعْنُ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ سے ظاہر ہے کہ عباد کو مدخ میں نہیں ڈالتے۔

۱۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء

شام کے وقت حضرت آدس نے ذیل کی دنیا بیان فرمائی کہ۔
ایک روایا ایک بڑا تخت مربع شکل کا ہندوؤں کے درمیان پکھا ہوا ہے جس پر بیٹھنا ہوا
 ہوں۔ ایک ہندو کی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ کرشن جی کہاں ہیں؟ اس سے سوال کیا گیا وہ میری طرف
 اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ ہے۔ پھر تمام ہندو روپیہ وغیرہ نذر کے طور پر دینے لگے۔ اتنے ہجوم میں سے ایک
 ہندو بولا

ہے کرشن جی زود گریال

(یہ ایک عرصہ ملازکی نسیا ہے)

۱۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء

وامت نہ کرانے کی وجہ وامت نماز کی نسبت ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور کس
 لیے نمازیں پڑھتے؟ فرمایا کہ۔
 حدیث میں آیا ہے کہ مسیح جو آنے والا ہے وہ دوسروں کے پیچھے نماز پڑھے گا۔
 (مجلد ۲ نمبر ۴۱، ص ۲۱۶ مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

۱۱

۱۔ ثانی نویں یا کتاب کی نقلی علوم ہوتی ہے۔ بعضوں کے لئے اسے علوم ہوتا ہے کہ نابا حضور علیہ السلام نے
 نَعْنُ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ وَاجْتَابُوا قُلُوبَهُمْ لِيُؤْتِيَهُمْ مِمَّا يَشَاءُ وَيُؤْتِيَهُمْ مِمَّا يَشَاءُ (المائدہ: ۱۰) سے متعلق فرمایا
 ہر گاہ کہ عباد کو مدخ میں نہیں ڈالتے۔ واللہ اعلم بالصواب (مرتب)

۳۷۶ پر درج ہے

مکتوبات، جلد سوم صفحہ ۴۴۴ طبع جدید لاہور دارالادبیات

یہ بیضا کہ با او تابتہ باز یادو الفقار سے پیغم

یعنی اس کا وہ دشمن ہاتھ جو تمام کے تحت کی رو سے تلوار کی طرح چمکتا ہے پھر میں اس کو ذوالفقار کے ساتھ دیکھتا ہوں یعنی ایک زمانہ ذوالفقار کا توفیق گذر گیا کہ جب ذوالفقار علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ میں تھی مگر خدا تعالیٰ پھر ذوالفقار اس امام کو دے دے گا۔ اس طرح پر کہ اسکا چمکنے والا ہاتھ وہ کام کر گیا جو پہلے زمانہ میں ذوالفقار کرتی تھی سو وہ ہاتھ ایسا ہو گا کہ گویا وہ ذوالفقار علی کرم اللہ وجہہ ہے جو پھر ظاہر ہو گئی ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ امام سلطان القلم ہو گا اور اسکی قلم ذوالفقار کا کام دیگی۔ یہ پیشگوئی بعینہ اس عاجز کے اس الہام کا ترجمہ ہے اب اس وقت سے دست برسی پہلے براہین احمدیہ میں چھپ چکا ہے اور وہ یہ ہے کتاب الولی ذوالفقار علی۔ یعنی کتاب اس ولی کی ذوالفقار علی کی ہے یہ اس عاجز کی طرف اشارہ ہے۔ اسی بنا پر بار بار اس عاجز کا نام مکاشفات میں قاری رکھا گیا ہے چنانچہ براہین احمدیہ کے بعض دیگر مقامات میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

غازی دوست اردو دشمن کش ہمد و یار غار سے پیغم

ذوالفقار علی کی طرف سے ایک غازی ہے وہ ستوں کو بچانے والا اور دشمنوں کو مارنے والا۔

صورت میر شمس چیمبر علم و علمش شعار سے پیغم

یعنی ظاہر و باطن اپنا نبی کی مانند رکھتا ہے اور شاہان نبوت اس میں نمایاں ہے اور علم اور علم اسکا شعار ہے مراد یہ کہ باعث اپنی اتباع نبی کریم کے گویا وہی صورت اور وہی سیرت اسکو حاصل ہو گئی ہے یہ اس الہام کے مطابق ہے جو اس عاجز کے ہاتھ میں براہین میں چھپ

بعض العلماء و کفر و فی کالجہلاء فما بالیتم بعد تفہم الحق و انکشاف
بعض علماء کے غیبناک ہونے کا وجہ جو نہیں اور بہالت مجھے کافر ٹھہرایا سو میں حق کے سمجھنے کے بعد وہاں
طریق الایستداج و رأیت ان هذا هو الحق فیستہما ولو کان قوی کارہین
کا رستہ سمجھنے کے پیچھے انکی کچھ بھی پروا نہ تھی انکی اس میں نے دیکھا کہ یہ حق ہو سو میں نے نہیں کیا اگر میری عدم کت
فان اثبت خلوصی الی هذا المقدار و برہنت علیہ بقدر کاف اولی الایضا
کہا رہی۔ پس جبکہ میرا خلوص اس گرتنت سے مستعد ثابت ہوا اور میں مستعد و لائق ہوا اسکو ثابت کر دیا اور
فمن یظن ظن السوء فی امر بعد الا الذی خبت عنہ کالفجار و تلذّب
کیلئے کافی ہیں پس جو شخص اسکا بعد میرے پر بدگمان کرے ایسا آدمی بجز ناپاک فطرت اور بجز ایسے شخص کے جسکی ماہ میں
بالشر و المدغ و الا بر و سیر الا شرار و ترک سیر الصالحین۔

میش زنی اور شرارت داخل ہوا اور کہو ہوہ حقیقت یہ اسی کا کام ہے جو شرارت کہتے کہ انہوں نے کبھی نہ کیا۔
وما کان تألیفی فی العربیة الا مثل هذه الاغراض العظیمة ولم
اور میرا عربی کتابوں کا تألیف کرنا تو انہیں علم اللغات غرضوں کیلئے تھا اور میری کتابیں عربی لوگوں کو
یجمل تفتاب العربیین کتبہ حتی وثبتت فیہم آثار التاثر و جاؤ فی
برابر ہے اور یہ پہنچتا رہیں یہاں تک کہ میں نے ان میں تاثر کے نشان پائے اور بعض
بعض منہم و من اسلمنی بعض و بعضهم ہتتوا و بعضهم صلحوا و
عرب میرے پاس آئے اور بعضوں نے خود کتابت کا اور بعضوں نے ہر گز کا اور بعض صلابت پر آگئے
و افتقوا کالمستور شدین۔

اور موافق ہو گئے جیسکہ حق کے طالبوں کا کام ہے۔

وانی صرفت زماناً طویلاً فی هذه الامدادات حتی مضت علی
اور میں نے ان امور میں ایک زمانہ طویل صرف کیا۔ یہاں تک کہ گیارہ برس
بعدی عشر سنة فی شغل الاشاعات و ما کنت من القاصرین۔ فل
انہی اشاعتوں میں گزر گئے اور میں نے کچھ کتابیں نہیں کی۔ پس یہ

۳۳

ان ادعیٰ التفرد فی هذه المحدثات ولی ان اقول اننی وحید فی هذه
 یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں ہی خدشات میں یکتا ہوں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ان
 التائیدات ولی ان اقول اننی حرز لها وحسن حافظ من الاوقات و
 تائیدات میں یکتا ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس کو نہتہ کیلئے بطور ایک تعویذ کہ میں اور بطور ایک پتہ
 بشر فی ربی وقال ما کان اللہ لیعدنہم وانت فیہم فلیس اللہ دولة نظیری
 کہ میں جو آفتوں سے بچاؤں اور خدا نے مجھ پر شدت دیا اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کرے گا کہ وہ تو میں میں ہے پس
 ومثلی فی نصری وعونی وستعلم اللہ ان کانت من المتوسلین۔
 کہ نہتہ کی غیر خواہی اور وہ میں کوئی دوسرا نہیں ہے نظیر ان میں ہیں اور تقریب یہ کہ نہتہ جوں کی تو وہ مشہور کا اسم ہے۔
 وَاَمَّا الَّذِیْنَ دَخَلُوْا فِی الْمِلَّةِ النَّصْرَانِیَّةِ تَارِكِیْنَ دِیْنَ الْاِسْلَامِ وَ
 گروہ لگ جو مسلمانوں میں داخل ہوئے اور دین اسلام انہیں علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دیا سو ہم ان کو
 یا عدین عن ظلی خیر الا قام فہا نجدہم قائمین لخدمة الدولة والمخلصین
 ایسے نہیں دیکھتے کہ سرکار انگریزی کی کچھ خدمت کرتے ہیں یا مخلص ہیں بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ وہ
 لهذه الحضرة بل نجدہم مد اہتائین متافقین۔ وما دخلوا الا لہم فی دینہم
 عاجز اور اتفاق سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور لکڑ لوگ دین جیسائی میں مسخر ہوئے اور عمل ہوئے ہیں اپنے
 الا یستطبوا الوجع الجوع ویفعموا کاس الولوج فسینتشر من ذات
 درد کو سنبھالنے کا علاج کریں اور اپنے حوص کے پیالوں کو لہالب بھریں سو کس صبح یہ لوگ تتر و تتر
 بکرة اذا سرعوا انہم اخرجوا من روض الرتوع ویعجبون الناس
 ہو جائیں گے۔ جب دیکھیں گے کہ انہوں نے کھلے گئے اور لوگوں کو اپنے بد پریشانی
 من وشك الوجوع ونحو تراہم هذا عوام مناجین للاخفار کل عام ولا
 ہے سمجھیں ڈالیں گے اور ہم تو انکو کئی برسوں سے دیکھ رہے ہیں کہ وہ اپنا مذہبی قول و اقوال توڑنے کو تیار
 نجد فیہم شیئا من الاوصاف الاغشق الصف والعمار الفالجیفة
 ہیں اور ہم ان میں کچھ ایسے کوئی خوبی نہیں پاتے کہ وہ خوب اور خوش مزہ کمانوں کے جو پیالوں میں بھرے ہوئے ہوں

باقی صفحہ 33، معجم دہلوی خزائن جلد 8، صفحہ 44-45 از مرزا قادیانی | یہ حوالہ صفحہ 377 پر درج ہے

۱۸۸۲

الْفِتْنَةُ هُمَا قَامِيْرٌ كَمَا صَبِرَ اَوْ لَوْ اَلْعَزِيْمِ

اس جگہ ایک فرقہ ہے سو اولاً الحرم نبویوں کی طرح صبر کر

فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا

جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلی کرے گا تو انہیں پاش پاش کر دے گا

قُوَّةُ الرَّحْمٰنِ يَبْسُطُ اللهُ الْقَسَدَ

یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندے کے لشوہ غنم مطلق ظاہر کرے گا۔

مَقَامٌ لَا تَرْتَقِي الْعَبْدُ فِيهِ وَسْعَى الْاَقْمَالِ

یعنی عباد اللہ کا مقام ہونا ایک مقام ہے کہ جو بطریق مروجیت خاص مطالبہ گوششوں سے حاصل

نہیں ہو سکتا۔

يَا اَدُوْعَايِلَ يَا اَبِي رِفْعًا وَاِحْسَانًا. وَاَدَاةَ اِحْتِيَاظٍ بِتَحِيَّةٍ فَصِيْحُوْا بِاِحْسَانٍ

وَمِنْهَا. وَاَقَامِيْعِيَّةَ رَبِّيكَ فَحَدِيْثٌ. رُوْمِيْثٌ رُوْمِيْثٌ اَسِيْ ثُوْمِيْثٌ رُوْمِيْثٌ تَمَّ كُوْمُوْمِيْثٌ

جو میں نے فرمایا ہے۔ اَشْكُرُ لِعَمَلِيْنَ وَاَيْتُ خَدِيْعِيْنَ. اِنَّكَ الْيَوْمَ لَتَذْكُرُنَا بِحَلِيْبٍ

اِنَّكَ مَعَدَّةٌ اللهُ. وَيْلَكَ مَا اَدَاةٌ قَانِدِيَّةٌ.

شعبہ داؤد خلق اللہ کے ساتھ رفیق اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔ اور سلام کا جواب دہی طور پر دے

اور اپنے رب کی نعمت کا لوگوں کے پاس ذکر کر بیسی نعمت کا شکر کر کہ تو نے اُس کو قبل از وقت پایا۔ اَشْكُرُ

تجے حق تعالیٰ سے جو حمد و ثناء اللہ ہے تجھ میں ادا نہ ہوئی ہے۔

سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْمَ. اِنَّكَ الْيَوْمَ لَتَذْكُرُنَا بِحَلِيْبٍ اَمِيْنٌ. وَاَعْقِلْ مَسِيْنٌ.

حَسْبُ اللهُ حَسْبُ اللهُ اللهُ اَسَدُ اللهُ وَمَسِيْنٌ بِحَلِيْبٍ مُحَمَّدٌ. مَا اَوْعَاكَ رَبِّيكَ وَمَا قَلِيْ.

اَلَمْ تَشْرَوْا لَكَ مَدْرَكَ اَلَمْ تَجْعَلْ لَكَ مَعْوَدَةً فِيْ حُلِيِّ اَمِيْنٍ. بِيْنَتِ الْيَكُوْمِ

وَبِيْنَتِ الْيَكُوْمِ. وَمَسِيْنٌ نَحْلَهُ كَلَمَاتٍ اَمِيْنٌ.

تیرے پر سلام ہے اے ابراہیم! تو آج ہماریے نزدیک صاحب مرتبہ اور امانت دار اور اللہ کی عقل

ہے اور دستِ خدا ہے خلیل اللہ ہے۔ اَسَدُ اللہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رُوْمُوْمِيْثٌ۔

یعنی یہ اس نبی کریم کی متابعت کا نتیجہ ہے۔

اور بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا نے تجھ کو ترک نہیں کیا اور نہ وہ تجھ پر نالاش ہے۔ کیا اہم نے تیرے پریشانی

You must do what I told you. ۷

تذکرہ محمود صوفی والہامات، صفحہ 82، طبع دارالاسلامیہ اسلامیہ

جلد 377

حضر خیر

۲۷

ضمیمہ برائے اصحیح

پہل کھادیں اور ہائی مشینیں لیکن اس پر محنت قوم نے اس دعوت کو رد کیا اور اس دھوپ
 میں شدت گری اور پیاس اور بھوک سے مر گئے۔ اس نے خدا فرماتا ہے کہ ان کی جگہ میں
 دوسری قوم کو لائن کا جو وہ دذخوں کے ٹھنڈے سایہ میں بیٹھے گی اور ان پہلوں کو کھائی
 اور اس خوشگوار ہائی کو چھٹے گی۔ خدا نے مثال کے طور پر قرآن شریف میں خوب فرمایا
 کہ ذوالقرنین نے ایک قوم کو دھوپ میں جتے ہوئے پایا اور انہوں نے اور آفتاب میں کوئی
 لوٹا نہ تھی اور اس قوم نے ذوالقرنین سے کوئی مدد نہ چاہی۔ اس لئے وہ اسی جہنم
 مبتلا رہی۔ لیکن ذوالقرنین کو ایک دوسری قوم ملی جنہوں نے ذوالقرنین سے مدد مانگنے
 کے لئے مدد چاہی۔ سو ایک دھاروں کے لئے بتائی گئی اس لئے دشمن کی دست برد چک گئے۔
 سو جس کا کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آئندہ پیشگوئی کے مطابق ذوالقرنین
 میں ہوں میں نے ہر ایک قوم کی مدد کی کو پایا۔ اور دھوپ میں جتنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں
 نے مسلمانوں سے بھی قبول نہیں کیا۔ اور کھیل کے چٹے اور تارکی میں بیٹھے والے جہانوں
 جنہوں نے آفتاب کو نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ اور وہ قوم جن کے لئے دیوار بتائی گئی وہ میری
 جماعت ہے۔ میں کا کہتا ہوں کہ یہی ہیں جن کا دین دشمنوں کے دست برد سے بچ گیا
 ہر ایک بنیاد جو شست ہے اس کو شرک اور ہریت کھاتی جائیگی۔ مگر اس جماعت کی بڑی
 عمر ہوگی اور شیطان ان پر غالب نہیں آئیگا۔ اور شیطان کو وہ حق پر ظہر نہیں کریگا۔ اس کی
 حجت نکالنے سے زیادہ تیز اور نیزہ سے زیادہ اند گھسنے والی ہوگی اور قیامت تک
 ہر ایک فریب پر غالب آتے رہیں گے۔

ہائے افسوس ان نادانوں پر جنہوں نے مجھے شہادت دیا۔ وہ کیسی تیرود تک
 انہیں تیس جو سہائی کے قدر کو دیکھ نہ سکیں۔ میں حق کو نظر نہیں آسکتا کیونکہ تعصب
 نے ان کی آنکھوں کو تاریک کر دیا۔ دلائل پر زنگ ہے اور آنکھوں پر پردے۔ اگر وہ
 سچی تلاش میں لگ جائیں اور اپنے دلائل کو کینہ سے پاک کر دیں۔ حق کو لطفے کریں

۱۷۷

عَلَى مَقَامِ الْخَيْرِ مِنَ النَّبِيِّ - وَإِنَّهُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ -

نبوت ختم کردہ اور وہ خاتم الانبیاء است
نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے کے

وَأَنَّ خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ - لَا وَرَى بَعْدِي - إِلَّا الَّذِي هُوَ

میرا خاتم الانبیاء ہوں
پس نہ میرے بعد کوئی دل نہیں مگر وہ جو

مِثِّي وَعَلَى عَهْدِي - وَإِنِّي أُرْسِلْتُ مِنْ رَبِّي بِكُلِّ

ذمہ دہ میری جگہ پر اور میری جگہ پر
میرے جگہ پر میرے جگہ پر اور میرے جگہ پر

قُوَّةٍ وَبِرَكَّةٍ وَعِزَّةٍ - وَإِنَّ قَدَمِي هَذِهِ عَلَى

قوت و بیک و عزت فرستے شدہ
قوت و بیک و عزت کے ساتھ میرا گیا ہوں

مَنَارَةٍ خَيْرَ عَلَيْهَا كُلِّ رَفْعَةٍ - فَأَتَقُوا اللَّهَ أَيُّهَا

خدا است کہ میری بلندی ختم کردہ
خدا سے جو میری بلندی ختم کرے گا

الْفِتْيَانِ - وَأَعْرِفُونِي وَأَطِيعُونِي وَلَا تَمُوتُوا

پیر سے اور مرنا نہ سہو و اطاعت میں گنبد
میرے جوانوں کو سمجھو اور میری اطاعت کرو اور تم لوگ

بِالْعِضْيَانِ - وَقَدْ قَرُبَ الزَّمَانُ - وَحَانَ أَنْ

نہ میرے وہ حقیق زمانہ نزدیک رسید
وہ زمانہ نزدیک آگیا ہے اور وہ وقت

یہ حوالہ نمبر 378 پر درج ہے

علیہ السلام ص 35، صحیح مسلمی قرآن جلد 16 ص 170 اور زاد المعاد

خدا کو تمام تعریفیں ہیں جس نے تیری دامادی کا رشتہ عالی نسب میں کیا۔ اور خود تجھے
 عالی نسب اور شریف خاندان بنایا۔ یہ تو ہم بھی بیان کر چکے ہیں مگر میں سادات کا
 خاندان میں دہلی میں میری شادی ہوئی تھی۔ وہ تمام دہلی کے سادات میں سے
 سدی سید ہونے میں اول درجہ پر ہیں۔ اور علاوہ اپنی آبائی ہندگی کے خواجہ
 میر درد کے قبیلہ میں اور اب تک دہلی میں خواجہ میر درد کے وارث مستعد ہو کر
 خواجہ مددح کی گتھی اپنی کوئی ہوئی۔ یہ کہیں نگر خواجہ موصوف کا کوئی لڑکا
 نہ تھا۔ یہی وارث ہیں جو اپنی لڑکی کی اولاد ہیں۔ اور ان کی سیادت ہندوستان
 میں ایک دشمن ستارہ کی طرح چمکتی ہے۔ بلکہ سوچنے سے معلوم ہو گا کہ ان کا
 خاندان خواجہ میر درد کے آبائی خاندان سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ خواجہ میر درد
 نے ان کی عظمت کو قبول کر کے ان کے بڑے کو لڑکی دی اور اس زمانہ میں
 یہ خیال ایسے بھی زیادہ تھا کہ لڑکی دینے کے وقت عالی خاندان کو ڈھونڈتے
 تھے۔ اور خواجہ میر درد یا خداوند بزرگ ہونے کی وجہ سے سلطنت چنتائی سے
 ایک بڑی جاگیر پاتے تھے اور نویں حیثیت کے رُوسے ایک نواب کا منصب
 رکھتے تھے۔ اور پھر انکی وفات کے بعد وہ جاگیر کے بہت انجمن میں تقسیم ہوئے۔
 اور اس عظمت خاندانی کے علاوہ میر سے الہامات میں میں قدما میں بات کی
 تصریح کی گئی ہے کہ یہ خالص سیدہ بنی ظاہر ہیں۔ یہ ایک خاص نسل کا مقام
 ان لوگوں کے لئے ہے۔ اور میں خیال نہیں کر سکتا کہ تمام پنجاب اور ہندوستان
 بلکہ تمام اسلامی دنیا میں کوئی اور خاندان سادات کا ایسا ہو کہ نہ صرف
 ان کی سیادت کو اسلامی سلطنت نے مان کر انکی تسلیم کی ہو۔ بلکہ خدا نے
 اپنی خاص کلام اور گواہی سے اس کی تصدیق کر دی ہو۔ یہ تو انکے خاندان کا
 حال ہے۔ اور میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ بکھ چکا ہوں کہ وہ ایک

شاہی خاندان ہے اور بنی فاکس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک گروں مرکب ہے۔ یا شہرت عام کے لحاظ سے یوں کہو کہ وہ خاندان مغلیہ اور خاندان سجاد سے ایک ترکیب یافتہ خاندان ہے۔ مگر میں اس پر ایمان لاتا اور اسی پر یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے خاندان کی ترکیب بنی فاکس اور بنی فاطمہ سے ہے۔ کیونکہ اسی پر الہام الہی کے کواڑتے مجھے یقین دلایا ہے اور گواہی دی ہے۔

۵۰ ایک دفع میں کہ قریباً اکیس برس کا عرصہ ہوا ہے مجھ کو یہ الہام ہوا اشکر نعمتی و نیت خدا بیعتی انک الیوم لذو حظ عظیم۔ ترجمہ میری نعمت کا شکر کر۔ تو نے میری خدمت کو پایا آج تو ایک سزا عظیم کا مالک ہے۔

براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۸۔ اور اس زمانہ کے قریب ہی یہ بھی الہام ہوا تھا بکو و نیت بیعتی ایک کنواری اور ایک بیوہ تمہارے نکاح میں آئے گی۔

یہ مؤخر الذکر الہام مولوی محمد حسین شاہی ایڈیٹر اشاعت الشریعہ کو بھی سنا دیا گیا تھا۔ لیکن الہام مذکورہ بالا جس میں خدمت کے پاتے کا ذکر ہے۔ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۸ میں درج ہے کہ نہ صرف محمد حسین بلکہ لاکھوں انسانوں میں اشاعت پانچا تھا۔ ہاں شیخ محمد حسین مذکور ایڈیٹر اشاعت الشریعہ کو سب سے زیادہ اس پر اطلاع ہے۔ کیونکہ اُس نے براہین احمدیہ کے چاروں حصوں کا ریویو لکھا تھا اور اس کو خوب معلوم تھا کہ ان صفات کی ایک بگڑی ہوئی وادہ دیا گیا ہے۔ جو خدمت کی اولاد میں سے بیعتی سید ہوگی۔ جیسا کہ الہام موصوفہ بالا میں آیا ہے۔

کہ تو میرا شکر کر اس لئے کہ تو نے خدمت کو پایا ہے تو خدمت کی اولاد کو پائے گا۔

اسی کی تائید میں وہ الہام ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۲ حاشیہ دوم اور صفحہ ۴۹۹ میں درج ہے اور وہ یہ ہے۔ اوردت ان اسقلن فقلقت آدم۔

ایک لفظ سے جو عربی ماہر عبرانی میں مشترک ہے یعنی عبرانی میں اس لفظ کو تانی کہتے ہیں اور یہ لفظ تانی سے مشتق ہے جس کے یہ معنی ہیں۔ خواہ سے خبر لاکر پیشگوئی کرنا۔ اور نبی کیلئے شامع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف مومنین کے قدر سے امور خبیثہ کھلتے ہیں۔ پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر پچھتم خود دیکھ چکا ہوں کہ صفات طوبہ پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کہہ نکرا نکار کر سکتا ہوں۔ اور جب کہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں۔ تو میں کیونکر رد کروں یا اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جو سپر الفتر کرنا لہتیبیل کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔ اور میں جیسا کہ قرآنی شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔ جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے۔ اور میں نبی اللہ میں کھڑے ہوں کہ یہ قسم کیا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی میرے پر نازل ہوئی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔ میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی۔ اس طرح پر میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں تخلیقہ اللہ ہوں۔ مگر پیشگوئیوں کے مطابق حضور تھا کہ انکار بھی کیا ہوتا۔ اس لئے جن کے دلوں پر پد سے ہیں وہ قبول نہیں کرتے۔ میں جانتا ہوں کہ ضرور خدا میری تائید کرے گا جیسا کہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے۔ کوئی نہیں جو میرے مقابل پر ظہر کے گیند کہ خدا کی تائید ان کے ساتھ نہیں۔ اور میں جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صوفیوں کے لئے سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول محمد صلی

یاد ہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول، مہدی، مہر و سب دراصل ہیں۔ مگر جو لوگ
 ارشاد اور ہدایت خلق کا شکر ادا نہیں کرتے اور نہ وہ کمالات ان کو دیکھتے گئے۔ وہ گوی
 ہوں یا اہل ہوں۔ امام الزمان نہیں کہلا سکتے
 اب بالآخر یہ سوال باقی ہے کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عالم
 مسلمانوں اور منافقوں اور خواہ مخواہ میں اور کون کون کی طرف سے خراج قرار دیا گیا ہے۔ وہ
 نہیں اس وقت ہے۔ دیکھیں کہ خدائے تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ

امام الزمان میں ہوں

میں خدائے تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر جگے
 جھوٹ فرمایا ہے۔ جس میں سے پندرہ برس گزرنے گئے اور ایسے وقت میں میں ظاہر ہوا ہوں
 کہ جب کہ اسلامی عقیدے اختلافات سے بھر گئے تھے اور کوئی عقیدہ اختلاف کو خالی نہ تھا۔
 ایسا ہی مسیح کے نزول کے بارے میں نہایت غلط خیال پھیل گئے تھے اور اس عقیدے میں
 بھی اختلاف کا یہ حال تھا کہ کوئی حضرت عیسیٰ کی حیات کا قائل تھا اور کوئی موت کا۔ اور کوئی
 جہانی نزول مانتا تھا اور کوئی برہمنی نزول کا معتقد تھا۔ اور کوئی دمشق میں آگے آتا تھا
 اور کوئی مکہ میں۔ اور کوئی بیت المقدس میں اور کوئی اسلامی لشکر میں اور کوئی خیال کرتا تھا کہ
 ہندوستان میں آئیں گے۔ پس یہ تمام مختلف راہیں اور مختلف قول ایک فیصلہ کیلئے ملے
 حکم کو پہنچتے تھے۔ سو وہ حکم میں ہوں۔ میں روحانی طور پر کس پر علیہ کے لئے اور نسیب
 اختلافات کے اُرد کرنے کیلئے بھیجا گیا ہوں۔ ان ہی دونوں اموروں نے تقاضا کیا کہ میں بھیجا ہوں
 میرے لئے ضروری نہیں تھا کہ میں اپنی حقیت کی کوئی اور دلیل پیش کروں کیونکہ ضرورت خود دلیل
 ہے۔ لیکن پھر بھی میری تائید میں خدائے تعالیٰ نے کسی نشانی ظاہر کی ہے۔ اور میں جیسا کہ ادا ہو گیا
 میں فیصلہ کرنے کے لئے حکم ہوں۔ ایسا ہی وہ ذات حیات کے جھاڑے میں بھی حکم ہوں۔

”بچے پائے کن سے برسیرو کن سے گنتم کہ برسیرو سوو منتم“
 (البعیث لبرہ نمبر ۱۵۱۵ شیعہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ نمبر ۱۲۲-۱۲۳)

(ب) ایک پورا ایام قریباً چالیس سال کا اور
 ”بچے پائے کن سے برسیرو کن سے گنتم کہ برسیرو سوو منتم“ (المجلد ۱۱ نمبر ۱۲۲-۱۲۳)

۱۸۸۱ء (تھینا) موسیقی تھانہ میں کا ہوا ہے کہ میں نے خود اس وقت سے اس پر کچھ ڈیویوں کو ہندوؤں اور
 مسلمانوں میں سے اس بات کی خبر دی کہ وہ اپنے لیے غلبہ کر کے فرمایا ہے کہ
 اِنَّا نَبِيُّوَلَدٍ بِخُصْمَةٍ مَّحَبَّتِي
 یعنی ہم تجھے ایک حسین لڑکے کے حصار کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔

میں نے یہ ایام ایک شخص صاحب زور اور اتھری کو سنا یا جو اب تک زندہ ہے اور یہ اصل میرے دوستی کیفیت
 کے قائلوں میں سے ہے اور نیز یہی ایام شیخ عادل علی کو جو میرے پاس رہتا تھا سنا یا اور وہ ہندوؤں کو روک دینے
 رکھتے تھے یعنی شریعت اور ملاوٹوں سے روکنا اور ان کو بھی سنا یا اور ان کے اس ایام سے توجہ کیا گیا جو میری پہلی
 بیوی کو عرصہ میں سال سے اولاد ہونے سے روکتی تھی اور وہ میری کئی بیوی تھی لیکن مانفک زور ہونے کے بعد
 کی قدرت سے کیا توجہ کر وہ لڑکا سے اس سے قریب آتے ہیں کے بعد..... وہاں میری شادی ہوئی اور خدا
 نے وہ لڑکا بھلا دیا اور میں آج تک عطا کئے۔ (تاریخ اشکوب نمبر ۲۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ نمبر ۱۲۲-۱۲۳)

۱۸۸۱ء (تھینا) اشکوبہ نصیبی و شہادت شد و نجیبی

(برایں اس پر حشر چاروں مشیر و ما مشیر نمبر ۵۵۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ نمبر ۱۲۲-۱۲۳)

توجہ دیا میرا شکر کر کے میری تدبیر کو کہا
 ”یہ ایک بشارت گئی سال پہلے اس طرح کی طرقت تھی جو ساتوں کے گھر میں وہی میں ہوا..... اور خود میری ساری
 میری بیوی کا نام رکھا کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے جیسا کہ اس جگہ میں مبارک نسل کا وعدہ تھا اور نیز یہی اس طرقت
 اشارہ تھا کہ وہ بیوی ساتوں کی قوم میں سے ہوگی۔“

انند کولج نمبر ۱۲۶۱-۱۲۶۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ نمبر ۱۲۲-۱۲۳

نے (تھینا) ایک شخص نے میرے پاس آ کر کہا کہ میں نے ایک مبارک نسل کو
 سونپ دیا ہے اور اس میں ایک بشارت گئی تھی کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے جیسا کہ اس جگہ میں مبارک نسل کا وعدہ تھا اور نیز یہی اس طرقت
 اشارہ تھا کہ وہ بیوی ساتوں کی قوم میں سے ہوگی۔“

گفتہ ہوئے ہے۔ جب یہی اُن کو بائیں طرف چلانا ہوں تو نزاہوں مخالف اُن سے قتل ہو جاتے ہیں اور جب بائیں طرف چلانا ہوں تو نزاہا دشمن اُن سے مارے جاتے ہیں۔

تب حضرت عبداللہ صاحب مروج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میری خواب کو سکریت فرمائے اور بتا دیا کہ انہما ط اور انشراح صدقہ کے حالات و امارات اُن کے پہرے میں نمودار ہو گئے اور فرماتے تھے کہ اس کی تعبیر ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ سے بڑے بڑے کام لے گا اور یہ جو دیکھا کہ بائیں طرف تلوار چلا کر قاتلوں کو قتل کیا جاتا ہے اس سے مراد وہ آثارِ نبوت کا کام ہے کہ جو مدائن طور پر انوار و برکات کے ذریعہ سے انجام پذیر ہوگا۔ اور یہ جو دیکھا کہ بائیں طرف تلوار چلا کر نزاہا دشمنوں کو مارا جاتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کے ذریعہ سے قتل کی طور پر خدائے تعالیٰ الزلم و اسکتہ خصم کے گا اور دنیا پر مدوں طور سے اپنی بخت پوری کرے گا پھر بعد اس کے دشمنوں نے نزاہا کو جب میں دنیا میں تھا تو میں بتیڑا کرتا تھا کہ خدائے تعالیٰ ضرور کوئی ایسا آدمی پیدا کرے گا۔ پھر حضرت عبداللہ صاحب مروج نے کو ایک وسیع مکان کی طرف لے گئے جس میں ایک جامعہ راستبازوں اور کال لوگوں کی پیشانی ہوئی تھی لیکن سب کے سب مسخ اور سپاہیانہ صورت میں بائیں پشت کی طرف سے پیشہ ہوئے معلوم ہوتے تھے کہ گر یا کوئی جنگی خدمت بجالانے کیلئے کس ایسے علم کے متعلق پیشہ ہیں جو بہت جلد آنے والا ہے..... یہ روایا اور جو در حقیقت ایک کشف کی قسم ہے متعدد کے طور پر انہیں علامات پر دلالت کر رہی ہے جو مسخ کی نسبت ہم اہل بیانی کہتے ہیں یعنی مسخ کا خورہوں کو قتل کرنا اور بیانی معلوم تمام کفار کو مارنا انہیں مسخوں کی ٹو سے ہے کہ وہ بخت پائی اسی پر پوری کرے گا اور قینہ کی تلوار سے ان کو قتل کرے گا۔ ما شاہد عالم بالصواب: (۱) انا لا اویہم عنہ ۲۲-۹۲ ما شہدہ۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷

(۱) (قریباً)

(۱) "خدائے اپنے اہلکارات میں میرا نام قیمت اقدار رکھا ہے۔ یہاں بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس قدر ہی قیمت بندہ کو عارف گزانا چاہیں گے اس میں سے سمارت اور اسمانی نشانوں کے نولے نکلیں گے۔ چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ ہر ایک ایذا کے وقت ضرور ایک نوازہ نکلتا ہے اور اس بارے میں امام ہے۔"

منازلتہ جینا بعد حین۔ (آئینہ کلاہت اسلام صفحہ ۵۶۹۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۵۶۹) (ترجمہ از مرقب) اور وہ نہایت چمکا رہا ہے۔ اس سے نور اس طرح نکل رہا ہے گویا قطرے تھوڑے تھوڑے قطرے کے بعد اتر رہے ہیں۔ اور حضور نزل کر سبھی لڑتے ہیں اور اس تلوار میں سے ایک نہایت تیز چمک نکلتی ہے جیسا کہ آفتاب کی چمک ہوتی ہے اور میں اسے کسی اپنے بائیں طرف دیکھ کر بائیں طرف چلتا ہوں اور ہر ایک تلوار سے ہزار بار آواز کٹ جاتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ تلوار اپنی لمبائی کی وجہ سے دنیا کے کھسکا تک کام کرتی ہے اور ہر ایک تلوار کی طرح ہے جو ایک دم میں ہزاروں کوئی چمک جاتی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ ہاتھ تر ہوا ہے مگر کوئی آسمان سے اور میں ہر ایک دشمن اپنے بائیں اور بائیں طرف اس تلوار کو چلانا ہوں اور ایک مخلوق نکلنے لگتی ہے کہ گرا جاتا ہے۔ (نزل کر سب صفحہ ۲۳۸، ۲۳۹۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۹۱۹، ۹۲۰)

۵۰

(۳) كَتَبْتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَحْمَةً وَكَتَبْتُ لَكَ رَحْمَةً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
(۵) تَزِيدُكَ فِي رَحْمَتِكَ وَصِدْقِكَ وَوَفَائِكَ

(۱) اسی کزیدت برکات یہ خدا کی طرف سے نہیں صرف اللہ ہی کے ہونے سے ہے بلکہ انہوں میں

(۲) كُلُّ مَكْلُوبٍ جَانٌّ يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَكْنَا وَأَهْلُنَا الْعَدُوُّ وَجُنَاتُ بِيخْلَاقِهِ
مَنْجِبَاةٌ فَأَذِيقْ لَنَا لَيْلٍ وَكَعْدًا فِي عَلَيْنَا. إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ
(۴) مَا آتَانَا إِلَّا كَالْعُدْوَانِ وَسَيُظْلِمُهُمْ عَلَى يَدَيِّ مَا ظَلَمْتَهُمْ مِنَ الْعُدْوَانِ

(۸) دیکھا کہ میں ایک فراخ اور خوبصورت اور چمکدار پہننے ہوئے چنڈاؤں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں اور دوسری طرف سے پاؤں تک لگا رہا ہے اور چمک کی شاخیں اس میں سے نکل رہی ہیں۔

(۹) خدا اس کو پہنچا ہوا ہلاکت سے بچائے گا۔ (تا معلوم کس کے متعلق یہ الہام ہے۔)

(۱۰) دیکھا کہ ایک بھونچال آیا کچھ درشت تک معلوم ہوا اور ہم چمک کے نیچے سے بہاؤ کے مبارک میرے ساتھ تھا اور خلیفہ خلیفہ ہادش کے طور سے خوشنما بری رہے تھے۔
(۱) جلد ۲ نمبر ۲۸ سرفہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰۔ (۲) جلد ۱۰ نمبر ۲۲ سرفہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱

۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء (الف) موت، تیراں ماہ حال کو

قابا تیراں ماہ حال سے مراد تیراں ماہ شعبان ہے۔ و اللہ اعلم۔ اور میں نہیں جانتا کہ تیراں ماہ حال سے یہاں شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیراں ماہ۔ اور میں قطعی طور پر نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے اس لئے طبیعت ٹھیک ہے۔ خدا کے تعالیٰ فضل کرے۔ آمین۔
(۱) جلد ۲ نمبر ۲۸ سرفہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰۔ (۲) جلد ۱۰ نمبر ۲۲ سرفہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱

(۳) تم پر ایمان لانے والوں کے لئے میں نے رحمت لکھی ہے اور تیرے لئے دنیا اور آخرت میں رحمت لکھی ہے۔

(۵) تیری رحمت اور دعا کا وہ ظاہر ہم زیادہ کریں گے میں تم پر برکات کو زیادہ کرانے کی۔

(۶) سب کتب کے لئے اس کے لئے میں نے جو کچھ چاہا ہے اسے لکھ دیا ہے اور میں نے تم کو اس سے بھیج دیا ہے۔
پس تم پر اپنی رحمت سے اور تم پر رحمت لکھی ہے اور تم کو اس سے بھیج دیا ہے۔
(۷) میں تم کو اس سے بھیج دیا ہے اور تم کو اس سے بھیج دیا ہے۔

ذکر مکتوبی مہلکات ص 570

ادبیین نمبر ۳

۴۱۳

تو تو میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ اور یہ لوگ مکر کر گئے اور
خدا بھی مکر سے گا۔ اور خدا بہتر مکر کرنے والا ہے۔ اور خدا ایسا نہیں کرے گا کہ وہ
تجھے چھوڑ دے جب تک کہ پاک اور لہید میں فرق نہ کرے۔ اور تیرے پر دنیا اور
دین میں میری رحمت ہے۔ اور تو آج ہماری نظر میں صاحب مرتبہ ہے۔ اداان میں
کے ہیں جو کو مدد دیا جاتی ہے۔ اور مجھ سے تو وہ مقام اور مرتبہ رکھتا ہے جس کو
دنیا نہیں جانتی۔ اور ہم نے دنیا پر رحمت کرنے کے لئے تجھے بھیجا ہے۔ اے احمد!
اپنے نذوح کے ساتھ بہشت میں داخل ہو۔ اے آدم! اپنے نذوح کے ساتھ
بہشت میں داخل ہو۔ یعنی ہر ایک جو تجھ سے تعلق رکھنے والا ہے گو وہ تیری جوی

یہ مقام چھری جماعت کے لئے سوچنے کا مقام ہے کیونکہ اس میں خداوند قیود فرماتا ہے کہ
خدا کی محبت اسی سے وابستہ ہے کہ تم کامل طور پر سیر ہو جاؤ اور تم میں ایک ذہن مخالفت باقی
نہ رہے اور جبکہ جو میری نسبت کو م الہی میں رسول اور نبی کا لفظ اختیار کیا گیا ہے کہ یہ رسول
اور نبی اللہ ہے یہ اطلاق مجاز اور استعارہ کے طور پر ہے کیونکہ جو شخص خدا سے برابرا راست
دیکھتا ہے وہ یقین طور پر خدا اس سے مکالمہ کرتا ہے جیسا کہ نبیوں سے کیا اور رسول یا نبی کا لفظ
یہ لفظ غیر مفرد نہیں ہے بلکہ یہ نہایت فصیح استعارہ ہے اسی وجہ سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور بحیث
اور دانی اہل اور دیگر نبیوں کی کتابوں میں بھی میرا ذکر کیا گیا ہے وہاں میری نسبت نبی کا
لفظ لیا گیا ہے اور بعض نبیوں کی کتابوں میں میری نسبت بلکہ استعارہ فرشتہ کا لفظ آ گیا ہے اور
والی نہیں ہے نبی کتاب میں میرا نام بیان رکھتا ہے اور عربی میں تعجبی معنی میکانیل کہ میں خدا کی مانند۔
یہ گویا اس مقام کے مطابق ہے جو برابری اور برتری ہے امت مہنی بنو کہ توحید اور تفریق کا
فصلان تعلق و تعریف بین الناس۔ یعنی تو مجھ سے ایسا قریب رکھتا ہے اور ایسا ہی جیسا
چاہتا ہوں جیسا کہ اپنی توحید اور تفریق کو۔ جیسا کہ میں اپنی توحید کی شہرت چاہتا ہوں ایسا
ہی تجھ دنیا میں شہور کر دے گا اور ہر ایک جگہ جو میرا نام چاہیگا تیرا نام بھی ساتھ ہوگا۔ منہ

۴۱

یہ جملہ صفحہ 380 پر درج ہے

ماہنامہ (ماہنامہ) 25، جامعہ اسلامیہ خزانہ، 17، پتہ 413، از مرزا 5 دہلی

یہ خدا کا کلام ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ اے جو ملحقہ کے لئے مسیح کر کے بھیجا گیا ہے۔ ہماری اس مہنگ بیماری کیلئے شفاعت کرو۔ تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے جو اس مسیح کے اور کوئی شفیع نہیں، باستثناء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہی شفیع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں بلکہ اسکی شفاعت حقیقتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی شفاعت ہے۔ اُسے جیسا مشنریو: اب رہنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اور اُسے قوم شیعہ اسپر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں مسیح کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔ اور اگر میں اپنی طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اس کے خدا کی گواہی رکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اس سے لڑنے والے ٹھہرو۔ اب میری طرف دوڑو کہ وقت ہے جو شخص اسوقت میری طرف دوڑتا ہو میں اسکو اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا۔ لیکن جو شخص مجھے نہیں مانتا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہے اور کوئی بچنے کا سامان اُسکے پاس نہیں۔ سچا شفیع میں ہوں جو اس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اس کا ظل جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اسکی بہت ہی تحقیر کی یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس لئے خدا نے اسوقت اس گناہ کا ایک ہی اظہار کے ساتھ پادریوں سے بدلہ لے لیا کیونکہ جیسا مشنریوں نے جیسی ہی مریم کو خدا بنایا اور ہمارے سید و مولیٰ حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور ہزہائی کی کتابوں سے زمین کو نجس کر دیا اس لئے اس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اس اہمیت میں سے مسیح کو بے جا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شانوں میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ تاہم اشارہ ہو کہ جیسا میں کا مسیح کیسا نہیں ہے جو اس کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے

میں تو برباد ہی کہتا ہوں کہ ہمارا طریق تو یہ ہے کہ نئے برس سے مسلمان بنو۔ پھر اللہ تعالیٰ اصل حقیقت خود
کھول دے گا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر وہ امام ہیں جس کے ساتھ یہ اس قدر محبت کا ٹکڑا کرتے ہیں لہذا ہوں اور ان کے
مذمت بیزاری ظاہر کریں۔

جب ہم ایسے لوگوں سے اعراض کرتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ ہم نے ایسا اعتراض کیا، جس کا جواب نہ آیا اور پھر
بعض باتوں کو اشتہادیتے پھرتے ہیں۔ مگر ہم ایسی باتوں کی کیا پروا کر سکتے ہیں۔ ہم کو تو وہ کرنا ہے جو ہمارا کام ہے۔
اس لیے یاد رکھو کہ پرانی خلافات کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک ذمہ علی تم میں موجود ہے اس
کو چھوڑنے سے اور مشورہ علی کی تکالیف کر کے چلو۔

۱۸ دسمبر ۱۹۷۷ء

فرمایا اگلے سات مہینوں میں آگے کے پہلے میں دُعا تھا اور اس
شدت کے ساتھ دُعا تھا کہ بھئیال آیا تھا کہ بات کیونکر بسر
ہوگی۔ آخر فیاسی فتویٰ ہوئی اور الہام ہوا۔ کوئی تہیہ نہ تھا۔ اللہ مستلما کا لفظ ابھی ختم نہ ہونے پایا
تھا کہ منافقہ جاگ رہا ایسا کہ گھسی ہو رہی نہیں تھا۔

یہ فرمایا کہ :

ہم کو تو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر دُعا کے ذریعہ نازل ہوتا ہے اس قدر یقین اور ملی ہو جائے کہ یقین
ہے کہ یہ سب اللہ میں مکر اور کد کے ہیں آج ہم کی چاہ ہو۔ قسم ہے اللہ۔ بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر میں اس بات کا
انکار کروں، یا وہم بھی کر دوں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو مٹا کافر ہو جاؤں گا۔

۱۳ دسمبر ۱۹۷۷ء

اپنی بخش لاہوری مخالف کی کتاب 'مصلحتے ہوسنی' تمام مکمل
پڑھ کر حضرت اقدسؒ سے فرمایا :

حضرت الہی فیصلہ کن قاضی ہے

اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کی فتویٰات کو چھوڑ کر چند گھنٹوں کا کام ہے اس کا جواب سے دینا لیکن میں

۱۔ آلحکمد جلد ۴ جرم ۱ ص ۱۰۰ صفحہ ۱۰۰ دسمبر ۱۹۷۷ء

۲۔ آلحکمد جلد ۴ جرم ۴ صفحہ ۱۰۰ دسمبر ۱۹۷۷ء

یہ حوالہ صفحہ 381 پر درج ہے

مفتوحات، جلد اول، صفحہ 400، طبع جدید از مرزا قادیانی

اور خدا قادر تھا کہ ضرورت کے وقت میں اپنی زبان ظاہر کرتا۔

اور پھر فرمایا:-

« اِنَّا اَرْسَلْنَا اَحْمَدًا اِلَى قَوْمِهِ فَاَعْرَضُوا وَكَانُوا كَاقْتِرَابٍ اَشِيرٍ. وَجَعَلُوا يَشْهَدُونَ عَلَيْهِ وَيَسِيلُونَ كَمَا يُوْمَنُّونَ بِرِجْلِ الْاِنْحِثِ. اِنَّ حَيْثُ قَرِيبٌ مُّسْتَشِيرٌ يَا نَبِيَّكَ لَمُصْرَقٍ يَلِي اَنَا اَلْوَقْتُ اَنْتَ قَابِلٌ يَا نَبِيَّكَ وَاجِدٌ. اِنِّي حَاشِرٌ لِّمَنْ قُوِيَ بِكَ جُنْبًا. وَ اِنِّي اَعْرَضُ مَكَانَكَ تَنْزِيْلًا مِّنْ اِلٰهِ الْمَرْفُوعِ الرَّحِيْمِ. يَكْتُبُ اَيَاتِي وَلَنْ يَجْعَلَ اللهُ اِلَّا كَافِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّئًا. اَنْتَ مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ. طَيْبٌ مُّقْبُولٌ الرَّحْمٰنِ. وَاَنْتَ اَمِيْنٌ لِّاَمَلٍ بَشَرِي لَكَ فِي هَذِهِ الْاَيَاتِ. اَنْتَ مِيْنِي يَا اِبْرَاهِيْمَ. اَنْتَ الْفَائِضُ عَلَى نَفْسِي. مَظْهَرُ الْاَمِيْنِ. وَاَنْتَ مِيْنِي مَبْدَأُ الْاَمْرِ اَنْتَ مِنْ قَامٍ نَاوَهُرٍ مِنْ قَسَلٍ. اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّفْتَصِلٌ. سَيُهْرَمُ الْجَمْعُ وَيُوْلُوْنَ الدُّبُرَ الْاَحْمَدِيْلُو الَّذِي جَعَلَ نَكْبًا اِيْضَهُرًا وَالنَّسَبَ. اَنْذِرْ لِقَوْمِكَ وَكُلِّ اِنِّي نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ. اِنَّا اَخْرَجْنَا لَكَ زُرْعًا يَا اِبْرَاهِيْمَ. قَالُوا اَلنَّهْيُكَ كَفَّ اِلَّا لَاحُوتُكَ عَلَيْهِمْ لَا غَلْبَتَ اَنَا وَنُصِيْرٌ وَاِنِّي مَعَ الْاَقْوَابِ اِيْتِيكَ بَعْثَةٌ. وَاِنِّي اَمُوْبِرٌ مَوْجِرُ الْبَحْرِ. اِنَّ فَضْلَ اللهِ لَا يَلِي وَ لَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرُدَّ مَا اَتَى. قُلْ اِنِّي وَرِيْ اِيْكَ لَحَقِّي لَا يَبْدَلُ وَلَا يَحْتَلِي وَرِيْ اِنِّي مَا تَعَجِبُ مِنْهُ وَحِيٌّ مِّنْ رَبِّ السَّمٰوٰتِ الْعُلَى. لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. يَعْلَمُ كُلُّ شَيْءٍ وَرِي يَسِي. اِنَّا اَللّٰهُ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا الَّذِيْنَ هُمْ يُحْسِنُوْنَ الْاِحْسٰنِ. تَقْتَضِيْ لَمْ يَخْرُجْ اَبْوَابُ السَّمٰوٰتِ. وَ لَمْ يَخْرُجْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا. اَنْتَ تُرْبِيْ فِي جَبْرِ النَّبِيِّ وَ اَنْتَ تَسْتَلُوْنَ مَقَاتِلَ الْجِبَالِ وَ اِنِّي مَعَكَ فِي كُلِّ حَالٍ.

ترجمہ :- ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تب لوگوں نے کہا کہ یہ کتاب ہے اور انہوں نے اس پر گواہیاں دیں اور سیلاب کی طرح اس پر گیسے اس نے کہا کہ میرا دوست قریب ہے مگر پوشیدہ ہے میری در آئے گی۔ میں رحمن ہوں۔ تو قابلیت رکھتا ہے اس لئے تو ایک بزرگ ہادش کر پائے گا میں ہر ایک قوم میں سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا میں نے تیرے مکان کو روشن کیا یہ اس خدا کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم ہے اور اگر کوئی کہے کہ یہ کلام میرا نہیں کہ یہ خدا کا کلام ہے تو اس کے لئے یہ علامت ہے کہ یہ کلام نشانوں کے ساتھ آتا ہے اور خدا ہرگز کافروں کو یہ موقع نہیں دے گا کہ وہ منوں پر کوئی داعی اعتراض کر سکیں۔ تو علم کا شہر ہے۔ طیب اور خدا کا مقبول۔ اور تو میرا سب سے بڑا نام ہے۔ جسے ان دنوں میں خوشخبری ہو۔ اسے براہیم کہتے ہیں کہ اسے ہے تو خدا کے

۱۔ اس نام کا ترجمہ میں نہیں آیا ماشیہ میں آیا ہے۔ دیکھئے صفحہ ۳۷۱ پر۔ (مترجم)

مگر قرآن مجید سے اپنے بندہ کو ہی کہے گا۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے ایک نشان بنا دیں گے۔ اور یہ بات بتادو سے تقدحی اور سبایا ہونا تھا۔ یہ عیسیٰ میں مریم ہے۔ جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔ یہی قابل حق ہے۔ یہ سب پر ہیں اور یہی کی عبادت ہے۔ اور یہ الہامی عمل میں آیات قرآنی ہیں جو حضرت عیسیٰ اور ان کی مائیں کے متعلق ہیں۔ جو آیتوں میں عیسیٰ کو لوگوں نے ناجائز پیدائش کا انسان قرار دیا ہے۔ اسی کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس کو اپنا نشان بنائیں گے۔ اور یہی عیسیٰ ہے جس کی شاندار تھی۔ اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے مراد اصل میری نسبت ہی کیا گیا کہ ہم اس کا نشان بنا دیں گے۔ اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ ہی مریم پر جو آتی تھی۔ تھا۔ جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ یہی حق ہے اور آنے والا ہے۔ اور شک منس ناہمی ہے۔ جو خدا کے اسرار کو نہیں سمجھتے اور صوت پرست ہیں حقیقت پر ایمان نہیں ہے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ سورۃ فاتحہ کے عظیم نشان معاصر میں سے یہ دو عبارتیں ہیں: **اَلْاٰیٰتِ الْاِسْمٰیٰطِ الْاَعْجٰبِ** اور **اَلْاٰیٰتِ الْاِسْمٰیٰطِ الْاَعْجٰبِ**۔ اس دو عبارت سے تمام نعمتیں نکلے گی۔ اور یہی دو عبارتیں اور انہوں کو یاد رکھیں۔ یہ متاثر ہے قابل نظر ہے۔ اور میں نے حضرت مسیح کی دعا قبول ہو کر عیسائوں کو کو روٹی کا سانپانہ بیت کھیل گیا۔ اسی طرح قرآنی دعا حضرت علیؑ علیہ السلام کے ذریعے قبول ہو کر اختیار ہوا۔ اس لئے انھوں نے اس کا مکمل فرد انبیاء ہی اسرائیل کے وارث ٹھہرائے۔ انھوں نے اس سے جو لوگ اس امت میں سے پیدا ہوتے ہیں وہی اس کی قبولیت کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ انھوں نے اس سے اختیار و ابرار نے انبیاء ہی اسرائیل کی

جنت کے تقدیر بتاتے ہیں۔ اور جو لوگ اس سے کسی نے ان کو بخودی تو نہ جنت نہ۔ اور لوگوں کے دل صاحب بیت اچھا کہی تے۔ جو شخص نہیں پر پید ہوا۔ اور کا اپنے تئیک مزاج اور خیر کے کوس سے نہ اور سبھا اور سات دن مسلمان تھا۔ ایسی ہی جنت ہے۔ کیونکہ یہ ہے خدا کو رخ نکال کر پیدا دی گیا۔ منہ

شمارہ 54، صفحہ 19، 52 تا 53 مرزا کا دہائی | یہ جگہ نمبر 381 پر درج ہے

تقریباً اکیسواں

کھینچ

کیا جانتے کہ تمہیں کیوں نہیں مریں کہا جانتے۔ اور کیا آج سے میں بائیس برس پہلے تمہیں
 سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ تصور ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الیام تراش کر
 قتل اپنا نام مریں رکھتا اور میرے چکر اترنے کے طور پر یہ الیام ہٹانا کہ چلنے دینا کی طرح
 کی طرح مجھ میں بھی جینس کی روح چھینکی گئی اور میرا تڑکا تھوڑا سا ۵۵۰ براہیں اسٹریٹ میں سے
 لگے وہ سنگاب میں مریں ہو گیا۔ میں نے اسے عزیز و فخر کا نام دیا تھا۔ خدا سے ڈرو ہرگز فرسٹا
 کا قتل نہیں یہ ہدایت اور دینی سکھیں انسانوں کے فہم اور قیاس سے بہت ہیں مگر براہیں اسٹریٹ
 کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گزر گیا ہے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو میں
 اسی براہیں اسٹریٹ میں ہی کیوں لکھتا کہ جیسی مسیح الیام آسمان سے دوبارہ آئے گا
 سوچو کہ خدا جانتا تھا کہ اس وقت پر علم جو نہ ہے اور دلیل ضعیف ہو جائیگی۔ ہٹانے کو
 اس نے براہیں اسٹریٹ کے تیسرے حصے میں میرا نام مریں رکھا۔ پھر جیسے کہ براہیں اسٹریٹ سے
 ظاہر ہے وہ ہیں تک صفت مرتبیت میں نہیں ہے یہ اصل ہٹانے اور پھونکے نشوونما پاتا ہے۔
 پھر جب اس پر دوسری گزرتے تو جیسا کہ براہیں اسٹریٹ کے صدر پر الیام ۱۹۷۱ میں مسیح مریں
 کی طرح جینس کی روح مجھ میں فلج کی گئی اور انسانوں کے رنگ میں بے ملامت ظہور الیام اور
 آخر کی جینس کے بعد ہوس جینس سے زیادہ نہیں ہذا لیا اس الیام کے جو سب سے آخر
 براہیں اسٹریٹ کے صدر پر الیام ۵۵۰ میں صبح ہے مجھے مریں سے جینس کا الیام ہے اس کا
 سے میں اس مریں ٹھہرا اور خدا نے براہیں اسٹریٹ کے وقت میں اس پر مریں کی جینس خیر نہ
 نکالا کہ سب خدا کی وہی ہوا اس بارے میں شکل میں میرے پر نکالا جیسا کہ براہیں اسٹریٹ سے
 ہوئی۔ مگر مجھے یہ کہ سنو اس وقت قریب پر اطلاع نہ تھی۔ اس واسطے میں نے مسلمانوں کی
 حقیند براہیں اسٹریٹ میں لکھ دیا۔ اس پر سادگی اور عدم ہوا شہرہ کا وہی ہے کہ الیام
 براہیں اسٹریٹ میں تھا۔ اس وقت حالوں کے لئے نکالی۔ اس وقت میں نے کہا کہ مجھے خدا نے
 دہلی میں لکھا کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ کہتا ہے۔ اس وقت تک کہ میں اس کا

کشی نوح، صفحہ 52، مجلہ روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 50، لاہور، اردو بک ہاؤس، لاہور، 2002ء

سمجھتے ہیں۔ میں ہم قرآن کو چھوڑ کر اور کس کتاب کو تلاش کریں اور کیونکر اسکو تاکا مل سچا لیں۔ خدا
 نے ہمیں تو یہ بتا دیا ہے کہ عیسائی مذہب بالکل مر گیا ہے اور انجیل ایک فرقہ اور ناقص کلام ہے۔
 پھر زبردستی کہہ کر کیا جوڑ۔ عیسائی مذہب کے پہلے ہی کوئی اصل معنی نہیں وہ سب کا سب ردی اور
 باطل ہے اور آج اسکی کچھ بچے بچے فرقوں سمیت کے اور کوئی کتاب نہیں۔ کچھ سے بائیس برس پہلے
 براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میری نسبت یہ الہام صریح ہے جو اسکے صلوٰۃ ۲۲۱
 میں پڑھا گیا ہے: **وَاللّٰهُ تَرَضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ وَخَرَقَ قَوْلَهُ بَنِيْنَ وَ
 بَنَاتُ بَعِيْرٍ مَّطْلَقٌ حِرَافَةٌ اِحْدَاثُ الْعَدْلِ لَمْ يَلِدُوْا لَمْ يُولَدُوْا لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا
 اَحَدٌ وَّيَمْكُرُوْنَ وَيَكْرَهُنَّ وَاقْفُ خَيْرَ الْمَاكْرِيْنَ۔ الْفَقِيْهَةُ وَهِيَ تَا فَاصِدٌ وَكَمَا صَدِرَ
 اَعْلُو الْعَرْشِ وَقُلْ رِبِّ اِدْخُلْنِيْ مَدْخَلَ صَادِقٍ۔** یعنی تیرا اور یہود اور نصاریٰ کا
 کبھی مصالحت نہیں ہوگا اور کبھی تجھ سے راضی نہیں ہونگے اور نصاریٰ سے مراد پادری اور
 انجیلیوں کے حامی ہیں اور پھر فرمایا کہ ان لوگوں نے ناحق اپنے دل سے خدا کیلئے بیٹے اور
 بیٹیاں تلاش کیں ہیں اور نہیں جانتے کہ میں مریم ایک عاجز انسان تھا۔ اگر خدا چاہے تو
 بیٹے میں مریم کی مانند کوئی اور آدمی پیدا کرتے یا اس سے بھی بہتر جیسا کہ اس نے کیا۔
 مگر وہ خدا کو واسطہ شریک سے جو نوت اور تقدیر سے پاک ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ یہ اس
 بات کی طعن اشارہ ہے کہ عیسائیل نے شہ پر یاد کیا تھا کہ کج بھی اپنے قریب اور دہاوت
 کے نون سے واسطہ شریک ہے۔ اب خدا بتاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کرونگا جو اس
 سے بھی بہتر ہے۔ جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام۔

زندگی بخش جاہل احمد ہے	کیا پیارا یہ نام احمد ہے
لاکہ جہن انبیاء مگر بخدا	سب سے بڑھکر متاوم احمد ہے
بارخا احمد سے ہم نے نعل کھایا	میرا نستان کلام احمد ہے
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو	اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ بائیس شاعریاں ہیں بلکہ ساتویں اشعار میں کے نون سے خدا کی تائید کی ایسی مریم سے

باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پکارا اس کے واسطے سے خدا کی طرف سے
علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں گوئیے کسی سے یہ شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے
نہیں نے کسی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کہہ پکارا ہے۔
سو آج بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا اور میرا یہ قول
”من عیستم رسول و نیاہد وہ ام کتاب“

اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ بلکہ بات بھی ضرور
یاد رکھنی چاہیے اور ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ میں یا جو نبی اور رسول کے لفظ سے
پکارے جانے کے خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں کہ یہ تمام فیوض و کلمات میرے سے پر
نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک و ہوشیار خدا کا افاضہ میرے مثال حال سے ہے یعنی
مخبر کی خبریں پانے والا بھی۔ اور اس طور سے خاتم القیام کی خبر محفوظ رہی۔
نام محمد اور احمد سے منشی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ یعنی مجھے کیا جیسا کہ
خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔ اور اس طور سے خاتم القیام کی خبر محفوظ رہی۔
کیونکہ میں نے انکا ہی اور ظاہری طور پر محبت کے آیت کے ذریعہ سے وہی نام پایا۔ اگر کوئی
شخص اس وحی الہی پر تارا ضرور کریں خدا تعالیٰ نے میرا نام نبی اور رسول رکھا ہے اور اس کی
حقیقت ہے۔ کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے خدا کی خبر نہیں آتی۔ یہ بات ظاہر ہے کہ
جیسا کہ میں اپنی نسبت کہتا ہوں کہ خدا نے مجھے رسول اور نبی کے نام سے پکارا ہے ایسا ہی

ہے یہ کسی عہد بات ہے کہ اس طریق سے خاتم القیام کی خبر آتی ہے اور اس کا آغاز
مفہم نبوت سے جو لا یظہر علی ظہور کے مطابق ہے اور وہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بعد
اس کی نبوت اسلام سے ہے جو ہر جگہ قرآن پاک سے ہے۔ اس کا کہ انہی میں ہے کہ آیت
خاتم القیام کی خبر گنبد اور ہوتی ہے۔ اس کے مطابق ہے ہر نبی کا خاتم القیام نبی کے
سوا گویا ہوں۔ وسیعہ الذین ظاہرنا ایہ منقلبہ بتقلیب

لے الجن: ۲۷ الشراء: ۲۲۸

نزدل نسیم

۴۷۷

91

<p>آپنی عشق نیر کرکب مانے کہ ازلی مشت خاک کچھ نہ مانے کشتہ دلبر و کار سے کشتہ دلبر و کار سے</p>	<p>پہلے عشق و تہی نہ ہر گز سے قصہ کو تاکہ کہ گونہ سے آنے لگائے یقین کہ گوش شنید آنے لگائے یقین کہ گوش شنید</p>	<p>مفتہ بیرون نہ حلقہ اختیار دل برید و غیر آن دلدار پاک گشتہ ز لوث ہستی خوش پاک گشتہ ز لوث ہستی خوش</p>	<p>آپنی دل پارہ کن لہذا منت کہ نہ اندیشہ مجھے پر دانت قدم خود زودہ براہ عدم قدم خود زودہ براہ عدم</p>	<p>دل کو دلبر قہ لے او گشتہ ہمد دلبر برائے او گشتہ سوخت ہر غرض بجز دلدار سوخت ہر غرض بجز دلدار</p>	<p>دل و جان پر شہنا کردہ وصل تو اصل دعا کردہ سروہ و خویش تن رفتا کردہ عشق پر شہنا کردہ کار کردہ</p>	<p>از خودی ہائے خود فرما و جدا سبیل پر زندہ بود بجا توی جو فرسود دستاں آمد دل جو از دست رفت جہاں آمد</p>	<p>عشق دلبر پر دستاں با دید ہر دم منت کہے لو با دید از یقین کہ شد گشتہ سے از یقین کہ شد گشتہ سے</p>	<p>ہر ظہور کے سبب وارد دانہ کی کو بل اللب وارد پس جنین شہد عشق محبت یار کہ بشوہ ہم از خودی آثار</p>	<p>ایں مسترنے شود ز نہاد سبز سخن ہائے دلبر دلدار عشق کہ نہ نلیا از دیدار نیز کہ کہ پر خیز و دل گشتہ</p>	<p>بالخصوص آن سخن کہ اندلہ از خاصیت دل و داندہ این امر کشتہ او نیک نہ دو نہ ہزار ایں قتلان او ہر دل نہ شمار</p>	<p>پہلے قتل تازہ بخوت غلظہ روئے او شہد است این سعادت چو بود قیمت ما رفتہ رفتہ رسید قیمت ما</p>	<p>گوئی است نیر ہر آنم حسد میں انت مد گریبانم آد گم نیر احمد مختار در برم جامہ ہمد ابرار</p>	<p>کہ ہائے گزرد باہی یار بر تر آن دفتر است از ناچار اسنے ما دست ہر نہاد جا داد آن جامہ را امر استگار</p>	<p>دل میں رود و الفت خود دل خود ما شد بکی خود استاد ہی اور واجب اثر دیدم ہوئے گل چو زئی تیر دیدم</p>	<p>ویدم از خلق منج و کردیات اسنے چو است مشایخ لقات دیدم از ہر خلق جلوت یار کہ دیگر بر آمد از یک کار</p>	<p>اسنے میں لیکن منوعی خلاق خدا ایک دہش ز غلط ہر قرآن منزہ اش دائم از خطا ہمیں است ای باطم</p>	<p>من خدا با بد و شانتہ ام دل میں عشق گزانتہ ام خدا ہست میں کا مجید خدا ہاں خدا ہے پاک و مید</p>	<p>اسنے بر من عیالی شد اندازہ انتا بہ است با دہ انوار این خلیہ است متبہ با ہم بگردد کہم نمازہ تا ہم</p>	<p>از بیباک گر پر بودہ اندیشہ مرد عرفان دگر مگر ہم عدت مصطفیٰ شہم بر یقین شہد رنگی برنگ یقین</p>	<p>کئی یقین کہ بد عیالی راہ کو گشتہ کو شہد انوار ہوں یقین کلیم بتوات ہوں یقین شہد بتوات</p>
--	---	--	--	---	--	---	--	--	--	--	---	---	---	---	--	---	---	--	---	--

۱۰۱

نزدل نسیم صفحہ 99، مجلہ روحانی خزائن جلد 18، صفحہ 477، از مرزا کاویانی
 یہ حوالہ صفحہ 382 پر درج ہے

۱۳۳

چه بجز من چون حکم از خدا باشد
 نه شوقی افسردگی بل با ما باشد
 که ملک و ملک زمین با ما کجا باشد
 کنول نظر است از زمین جدا باشد
 چرا بجز من این تشبیب با ما باشد
 که با من است در کوزه و اقلان باشد
 منم منم و اما که مجتبیٰ باشد
 که جنگ او بکلم حق از ما باشد
 کفیل جنگ عرش جلتہ ما باشد
 مقام من عین قدس و سلطان باشد
 دو باره از سخن و نظر من با ما باشد
 که دستگرفته ام از وی گریا باشد
 چرا چنانکه پیش ایشان با ما باشد
 فرض نہ آدم و کس از ما باشد
 بیک فرض که نیستی با ما باشد
 که در زبان خلمات از وحیا باشد
 بدو او همه امراض را او با ما باشد
 بر بینی اش اگر تپش خورشید باشد
 که تپش از سماں در نقش با ما باشد
 پستان بر آنگا که پارسا باشد
 جنگ نیز نمایم که در سما باشد

بدین خطاب مرا برگزالتفات نمود
 بتاج و تخت زمین آرزو میدارم
 مرا بس است که ملک ما بدست آید
 چرا تم جنگ کرده آمد روز نخست
 ملک خست علی است مسکن و ما او
 اگر جهان بر من حقیر من کن چه خسته
 منم مسیح ز ما منم کلیم خدا
 ز طبع است که بدتر ز طبع من ز اول
 از آن کس پریدم بعد که دنیا نام
 مرا بگوشی رضوانی حق شدت گذر
 کمالی باکی صدق و صفا گم شده بود
 مرغی از منم ایک صفت به خبری
 کسیکه گم شده از خود تو بگو
 نیادم ز پشه جنگ که زار و جواد
 جنگ زلت و کس از کس از اویم
 در عین من همه تو از جنت تو هست
 بجز امیر حق عشق و عشق دهانی نیست
 عنایت و کرمش بر صد مرا پر دم
 بکار خاد قدرت هزار دانش اند
 بیادم که دو صدق را در دست نام
 بیادم که دو علم در شدت گشت ایم

لَا غَلْبَ لَكُمْ أَنَا وَمَنْ سَلَىٰ وَهَنَمٌ مِّنْ بَعْدِ غَلْبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ﴿٧٦﴾
 کیا وہ میرے رسولِ قلبِ رحیم کے لئے وہ مغلوب ہونے کے بعد بطرفِ غالب ہو جائیں گے۔

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ﴿٧٧﴾
 خداوند کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکوکار ہیں۔

لَرَبِّكَ زَلْزَلَةٌ السَّاعَةِ ﴿٧٨﴾ إِنِّي أَحَافِظُ كُلَّ مَنِّ فِي الدَّارِ
 تمہارے رب کے لئے ایک زلزلہ آنے والا ہے جو تمہیں دکھائے گا اور میں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہو نگہ رکھوں گا۔

وَأَمَّا زُوا الْيَوْمِ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٧٩﴾ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ
 اسے بھروسہ کیا تم ایک ہو جاؤ۔ حق آیا اور باطل

الْبَاطِلُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٨٠﴾
 بھانک گیا یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔

بَشَارَةٌ تَلْقَاهَا النَّبِيُّونَ ﴿٨١﴾ أَنْتَ عَلِيٌّ بَيْتِي مِنْ رَبِّكَ ﴿٨٢﴾
 یہ وہ بشارت ہے جو پیغمبر کو ملے گی۔ تو خدا کی طرف سے کھل کھل کر دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے

كفيناك المستهزئين ﴿٨٣﴾ هَلْ أَنْتَ مُكْرَمٌ عَلَىٰ مَنْ تَنْزَلُ
 وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ششکرتے ہیں انہیں کھلے ہم کاٹیں ہیں۔ کیا میں نہیں بتاؤں کہ کن لوگوں پر

الشياطين تنزل على كل آفاك أشيم ولا تيسر
 شیطان اترا کرتے ہیں۔ ہر ایک کذاب بدکار پر شیطان اترتے ہیں۔ اور تو خدا کی

من روح الله إلا ان روح الله قريب ﴿٨٤﴾ إلا ان نصر
 رحمت سے نزدیک ہے جو خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد

اس آیت میں خدائے بڑا نام رسول کا کیا کر جیسا کہ بلا بھی احمدیہ میں لکھا گیا ہے جو خدا تعالیٰ نے مجھے تمام قرآنی آیات سے
 لایا ہے اور تمام نبیوں کے نام بھی طوطی منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہیں میں شیث ہیں میں نوح ہیں میں
 ابراہیم ہیں میں اسماعیل ہیں میں اسحاق ہیں میں یعقوب ہیں میں یوسف ہیں میں موسیٰ ہیں میں داؤد ہیں میں
 سلیمان ہیں میں عیسیٰ ہیں میں محمد ہیں میں خلیفہ ہیں میں علی ہیں میں فاطمہ ہیں میں زینب ہیں میں سہیل ہیں۔

عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اُتدی ہے۔
 جوری اللہ فی حل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلال میں (دیکھو) اور اس میں
 (۵۰۴) پھر اسی کتاب میں اس مکار کے قریب ہی یہ وحی اُتدی ہے محمد رسول اللہ
 والذین معہ اشد آو علی الکفار سجاد بینہم (اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا
 اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اُتدی ہے جو ۵۰۵ براہین میں درج ہے۔ دنیا میں ایک نیا یہ
 آیا۔ اس کی دوسری قرات یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں
 لکھی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔ سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرتؐ تو
 خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ
 بیشک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہوا پڑتا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں مانگتے ہیں اور پھر اس حالت میں کوئی نبی
 ملتا ہے۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرتؐ
 صل اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بیشک ایسا عقیدہ تو
 محصیت ہے اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث لا نبی
 بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے
 عقاید کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ
 ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی
 ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرمایا ہے کہ آنحضرتؐ
 صل اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دور واز سے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔
 اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو
 اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی ہیرہ صدیق
 کی کھلی ہے یعنی تثنائی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے

کہ الاحزاب : ۴۱

خطبہ الہامیہ

۵۳

وَلَكِنْ تَحْدِيثٌ لِنَعْمِ اللَّهِ الَّذِي هُوَ عَارِسٌ لِهَذَا

مگر حضرت اپنے تئیں خلافت کہ لایں تو نہال و نشاندہ است
مگر اس خدا کی نعمت کا شکر ہے جو نے اس کو نہال کو دکایا ہے۔

الْغُرَبَاءِ ۖ وَإِنِّي غَسَّيْتُ بِمَاءِ التَّوْرِ وَطَهَّرْتُ بِعَيْنِ

وہیں آب نور غسل دلاہ شدم دیکھو
اور میں نے ان کے ہاتھ کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور ان کی پاکیزگی کے لئے

الْقُدْسِ مِنَ الْأَوْسَاجِ وَالْأَدْنَاءِ ۖ وَمَسَّيْتُ رِجْلِي

پاکیزگی کے لئے پاکیزہ کر دشم ازیرک و کعبت اور
میں پاکیزہ کیا گیا ہوں اور حات کیا گیا ہوں تمام میلوں اور کعبہ توں سے۔ اور میرے رجبے میرا نام

أَحْمَدًا فَحَمْدُؤِي وَلَا تَشْتُمُونِي وَلَا تُوَصِّلُوا أَمْرَكُمْ

اور خدا۔ میں سبکدوشی سے کہید و مراد شتام دہید و امر خود را کا بدید
اور نہ کہو میں میری تعریف کرو کہ ہے دشنام مت دو اور اپنے امر کو تا ابدی کے

إِلَى الْأَبْلَاسِ ۖ وَمَنْ حَصِدَنِي وَمَا عَادَ مِنْ نَوْجٍ

نوبہی حسانہ دہر کہ سبکدوشی سے کہو دے اسے کٹن۔ کعبت
وہ جس سے میری تعریف کی اور کون کسم لوجیت کی نہ چھوڑی

حَمْدًا فَمَا مَانَ ۖ وَمَنْ كَذَّبَ هَذَا الْبَيَانَ فَقَدْ

میں اور وہی نہ گفت و رنگب کذب نشد دہر کہ کذب میں بیان کرو میں اور
تو اس نے کذب اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا۔ اور جس نے اس بیان کو جھٹلایا ہے اس نے جھوٹ

مَانَ ۖ وَأَغْضَبَ الرَّحْمَنَ ۖ فَوَيْلٌ لِلَّذِي شَكَّ

منا کعبت و فلائے خود ما غضب آدم و
میں بیان شخص و بیعت است کہ شک کرو

یو۔ کہ اپنے خدا کے حقے کو بھڑکایا ہے میں انہوں میں خدا کی پرہیز نے شک کیا۔

نورانی ہر جہ سے میرے ساتھ تھی اور وہ میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری کرامت کو اپنے ہاتھ سے پایا ہے۔
 فَذَرْنِي وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ يُجْعَلْ لِيهِ سَعِيرًا ۚ فَذَرْنِي وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ يُجْعَلْ لِيهِ سَعِيرًا ۚ
 مومنین کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں مٹا کر مومنوں سے جدا کیوں اور اپنی سزاؤں کو ادا کرنے کو تامل نہ کرے
 بجاوری میں ان کی پکڑنے کے لئے ضروری اور لازم ہے۔

یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر ایک مومن کے لئے منیات سے پرہیز کرنا اور اپنے خدا کی باتوں پر عمل
 سے ضروری مکن لازم ہے اور یہ طریق اس کی پکڑنے کا مادہ ہے۔۔۔۔۔
 وَادَّبَاكَ رَبُّكَ فَانصَبْ ۚ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَىٰ عُرْسٍ مُّسْتَبِيحَةٍ ۚ
 رَحْمَةً مِنَّا يَتَّبِعُونَ۔

اور جب تجھے میرے بند سے میرے بارے میں سوال کریں تو میں نزدیک ہوں اور تاکہ نہ دے اور تاکہ جبراً نہ
 ہوں۔ تو میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تاسب و رکوع کے لئے رحمت کا سامان پیش کر سکے۔
 تَذَرِيحٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَّا فِي الْكُتُبِ ۚ وَالْمُشْرِكِينَ مَنَّكَ يَتَّخِذُونَ
 آلِهَتَهُمْ آلِهَةً كَمَا اتَّخَذَ آدَمُ آلِهَةً مِن قَبْلُ ۚ

اور جو لوگ اہل کتاب اور مشرکوں میں سے کافر ہو گئے ہیں یعنی مگر رحمت اور عقیدہ کو لیا ہے وہ اپنے گنہگار
 سے بخشاؤں کے پانے والے نہیں تھے کہ ان کو گنہگار بنائی دیکھا نہ جانی اور ان کا شریک جدا کر دیا
 یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو کچھ خدائے تعالیٰ نے آیاتِ سماوی اور ارضی کی سے اس عبادت کے اتنے
 ظاہر کیا ہے وہ تمام نجات کے لئے خدایت ضروری تھا اور اس زمانہ کے سیاہ بالوں کی کوئل اور ٹوٹ کے کپڑے
 تھے اور یہ اللہ کا لیا ہے ایسے نہیں تھے جو بڑا بڑا تیرے برابر تقیید اپنے گنہگار بناتے ہو وہ اس عر
 میں گئے ہوتے تھے کہ ان کو کس طرح بارخ اسلام کو سزاؤں سے نجات دلا کر دیں۔

اگر خدا ایسا نہ کرتا تو زمین میں اندھیرا پڑ جاتا

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے جو دیکھا کہ آیاتِ قیامت کی منیت ضرورت تھی اور دنیا کے لوگ جو اپنے گنہگار

لے کتاب سے اور جو کچھ اللہ نے اس میں لکھا ہے اس میں اللہ کے اس کے بعد اس کو لیا تو وہ کیا لیا ہے
 جو اس عالم کا اور جو کچھ ہے۔ بعض باتوں کو اور ان کو لکھا ہے کہ ان کو تباہ کر دے۔ اس میں اللہ
 کے ذکر سے ہے اللہ ہے۔

"پر عیب ماہین ملان کا لڑنا میری بات ہے اس لئے کتاب میں لکھ کر پام میں سے لکھا گیا ہے کہ؟"
 (مکتوبات میں جلد اول صفحہ ۵۵۰-۵۵۱) (ترجمہ)

میرے مخالف حضرت فیروز مریم کی نسبت کہتی تھی کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی
 ہیں۔ ان کی ساری قوم کو دعوت دینی کے لئے آئے تھے کہ وہ بھی اپنی اور حضرت اسرار کو اپنے ہم پر لیا جاتا ہے یعنی
 یہ کہنا تھا کہ ان کے لئے جو نعمتیں آتی ہیں جیسے کہ ان کے لئے آتی ہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہند
 جوہر حقیقت خفا بہت تھیں تھے۔ مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل سے چار ماہ پہلے ان کی بات
 نہیں کہتی تھی کہ ہر قومیت اڑتی ہے۔ کیونکہ میں بار بار جاکھا ہوں کہ میں بوجہ آیت و احقرینا
 منہ و متا تکلمو سبوح و تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے میں برس
 پہلے اپنے اسم میں میرا نام لگا دیا تھا۔ یہ ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ قرار دیا
 ہے۔ پس اس وعدے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے
 کوئی تداخل نہیں پایا کیونکہ میری اپنے اصل سے چھ ماہ پہلے ہوئی تھی۔ اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
 صلی اللہ علیہ وسلم میں اس وعدے سے خاتم النبیین کی ہر نبی ہوئی۔ کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو
 کسی وعدہ میں نہیں لیا اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کے ہونے سے پہلے ہی پروردگار
 پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اور ہر نبی کے نام لگا دیا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو میرے
 آئینہ کلیت میں منکسر ہی تو ہو گا۔ اس لئے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا دعویٰ کیا۔
 میرے لئے قبول نہیں کر سکتے تھے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلق میں ہم رنگ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم پر لگاؤ اس کا کیا جناب کے اسم سے ملتا ہے۔ یعنی اس کا نام بھی محمد اور
 ابو محمد ان کے اہمیت میں سے ہوا۔ اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کہ نبی سے ہو گا۔ یعنی
 خدا میں بہت کثرت سے کہہ رہا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کہ نبی سے ہو گا اور اس کی روح کا
 وہی ہو گا۔ اس پر نبوت تھا۔ یعنی یہ ہے کہ میں ان الفاظ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلق میں
 کیا۔ پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ایک کر دینے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم اس روئے کو پہنا ہوا ہے۔ ان فرمایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشوا بندھا۔ اور ہند

یہ بات میرے ہاں ایک حدیث ہے کہ ایک ماویہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہیں اسکی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی ہے۔ اور اب میں نے فرمایا کہ
 سلامی صلی اللہ علیہ وسلم علیٰ مشربہ الحسب میرا نام ہے۔ یعنی وہ سلم۔ اور
 سلم کہنا ہے کہ کچھ ہی ہے۔ کہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ
 یہ حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے سے پہلے کہ ان کے اور اس کی حکمت

۱۲

اِنَّ يَمِيْنِي بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِي وَتَقْوِيْدِي نَحَاكُ اَنْ تَمَاتَ وَتَعْدَفَ بَيْنَ النَّاسِ۔
ترجمہ سے ایسا ہے جیسا میری توحید اور تقویٰ تیرے ساتھ وقت آگیا جو میری مدد کی جائے اور تجھ کو لوگوں میں معروف و
مشہور کیا جائے۔

عَلَىٰ آلِي مَعَىٰ اِلَّا قَسَابِي جِيئِي مَتِ الدَّخْرِ لَمْ يَكُنْ قِيْتًا مَّا كُوْرًا۔
کیلا انسان پر مینے تجھ پر وہ وقت نہیں گذرا کہ تیرا دنیا میں کچھ بھی ذکر و تذکرہ نہ تھا یعنی تجھ کو کوئی نہیں جانتا تھا کہ تو کون
ہے اور کیا چیز ہے اور کس شمار و حساب میں نہ تھا یعنی کچھ بھی نہ تھا۔

یہ سب شہادت و عظمت و اسماوت کا سوا ہے تاہم حق تعالیٰ کے آنکھ و غفلوں کے لئے ایک نور و شہرے
شَبَّانَ اللّٰهُ بِبَارِكَةٍ وَتَمَّالِي زَادَ مَجْدَكَ۔ بِتَقْوِيَةِ اَبَاؤِكَ وَبِيْنَدُؤْمِنِكَ۔

سبب پاکیاں خدا کے لئے ہیں جو نہایت برکت والا اور عالی ذات ہے اس لئے تیرے بعد کو زیادہ کیا تیرے اہل کا
نہم اور ذکر مستطیع ہو جائے گا یعنی بطور مستقل ان کا نام نہیں رہے گا اور خدا تجھ سے ابتداء شروع اور بعد کا کرے گا۔
نُصِرْتُ بِالرَّحْمٰنِ وَرُحْمٰنِي بِالصِّدْقِ اَيْهَا الصِّدْقِيُّ۔ نُصِرْتُ رَبِّ الْوَالِدَاتِ حِيَاةً مَّا كُنِي
تو رُحْمٰن کے ساتھ مدد کیا گیا اور صِدْق کے ساتھ لڑنے کیا گیا اسے صِدْقِيُّ۔ تُوْمِدُ كَيْفَا كِيَا اور مائوں نے کہا کہ نبی گزیر
کی جگہ نہیں یعنی امداد الہی انہیں حد تک پہنچ جائے گی کہ مائوں کے بول ٹوٹ جائیں گے اور ان کے دلوں پر ایسی تھل
ہو جائے گی اور حق آشکارا ہو جائے گا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُشْرِكَكَ عَشِي تَسِيْرًا اَلَيْسَ بِمِنَ الْغَيْبِ
اللّٰهُ خَمَا اِيَا نَمِيْنِي هِي جَوْتَجِي جَوْرُوْدِي سَبَبِي كِي وَنَمِيْنِي اَوْرِيْتِي فِي مَرِيْتِي فَرَقِي ذِكْرِي۔
وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلَىٰ اَمْرِي وَلَكِنِ الْاِنْسَانُ لَآ يَفْقَهُونَ
اللّٰهُ خدا اپنے امر پر غالب ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۱۔ "فرمایا کہ میرے نزدیک اس کے یہ سب سے ہیں کہ وہ شخص بجز توحید کے ہوتا ہے جو کہ ایسے نماز میں آوتے ہیں جو توحید کی حالت میں
بہ ہوتے ہیں اور شرک کی حالت اور نفس کی ہوتی ہے اس شخص کو توحید کہہ کر اس میں لگاؤ ہوتی ہے کہ وہ تمام اپنے
مراحم اور تمام ایک طرف رکھ کر توحید کے تمام کرنے میں خود ایک ہی توحید پر ہوا ہے اس کے اٹھنے بیٹھنے اور حرکت
اور سکون اور ہر ایک قول و فعل میں توحید کی ہوائے گی ہوائی ہوتی ہے نہ لایا میں لوگوں نے اپنے اپنے عقائد کے ساتھ کتاب ہے
مگر جب تک خدا کیسے کرے سو روگنا توحید کے واسطے دلگئے جب تک نہیں لگ سکتا جیسے لوگ امداد اور اپنی مدد سے مائوں
کے لئے پتھر اور پتھر ہیں مگر جسے خود گھسیاں کہتے ہیں اس طرح توحید کے لئے پتھر اور پتھر ہے کہ لگنا کی خواہش اس کی
توحید اور حاکم اور جلال غالب آویں اس وقت کہا جاتا ہے کہ اَللّٰهُ يَمِيْنِي بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيْدِي وَتَقْوِيْدِي وَتَقْوِيْدِي وَتَقْوِيْدِي
(البدیع فی شرح معانی اسرار الہیہ ص ۱۱۱)

وقت ہے۔
 پرنسز بلیا ہمیشہ سے سنت اللہ کی طرح پر چلی آتی ہے کہ اس کے ناموروں کی راہ میں جو لوگ روک
 ہوتے ہیں ان کو ہٹا دیا کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے بسے فضل کے دی ہیں۔ ان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی کسنی پر ایمان
 اور یقین بڑھتا ہے کہ وہ کس طرح ان امور کو ظاہر کر رہا ہے۔ (الحکم جلد ۸ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

۱۹۰۳ء

پرنسز بلیا کہ اس کے بعد دیکھا ہوا ہے کہ
 ایک عورت قرآن پڑھ رہی تھی۔ اس سے اپنی جماعت کی نسبت تفاوت کی نیت سے پوچھا کہ پہلی سطر پر اول
 کیا لفظ ہے تو اس نے کہا کہ

عَفْوٌ رَّحِيمٌ

میں نے سجا کر یہ جماعت کے لئے ہے۔

(البدیع جلد ۲ نمبر ۱۹، مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۳ء، حکم جلد ۸ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۔
 باختلاف الفاظ)

۲۰ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

”أَنْتَ مِثْقَىٰ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ لَّا يَعْزِمُهَا الْخَلْقُ۔ أَنْتَ مِثْقَىٰ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ“

تو تھی: انت

(البدیع جلد ۲ نمبر ۱۹، مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۳ء، حکم جلد ۸ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱)

”موشس پر آپ نے فرمایا کہ یہ لفظ اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تجلیات جمالی و جلالی کا اتم مظهر
 عرش ہے اور وسیع موجود اتم مظهر صفات جمالیہ کا ہے جو کہ اس وقت ظاہر ہو رہی ہیں اور اس لئے گل انبیاء کے
 ناموں سے مجھے خطاب کیا گیا ہے تاکہ ان کے گل صفات کا مظهر نام نہیں ہو جاؤں۔ خدا تعالیٰ کی صفات مجسی و
 معیت برابر کام میں زندگی ہوئی ہیں۔ ایک طرف تو لوگ رتہ ہو رہے ہیں اور ایک طرف ضرر ہے میں پس
 چونکہ ان ایام میں خدا کی صفات اپنی اپنی جگہ سے کام کر رہی ہیں اس مناسبت کے لحاظ سے موشس کا کیا ہے۔“
 (البدیع جلد ۲ نمبر ۱۹، مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۳ء، حکم جلد ۸ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱)

۱۔ کاپی الہامات ص ۲۶ پر ان الہامات کی ترتیب مختلف ہے۔ (ترقب)

۲۔ (ترقب از ترقب) اُمیر سے نزدیک وہ مقام رکھتا ہے جس سے تمام مخلوق نادانگہ ہے۔ اُمیر سے نزدیک ہنر لہوش
 ہے۔

یہ جگہ صفحہ 384 پر درج ہے | تذکرہ مصدق الہامات صفحہ 427 طبع چھاپہ دار مرزا کاویانی

۲۲۲

فِي حَضْرَتِي - اِيْحَارْتِكَ يَنْعِي - (کاپی العالیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

۳ فروری ۱۹۰۵ء سَلَامٌ قَوْلَا مَن رَّبِّتَ وَحِينِي - وَامْتَارُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمَجْرُمُونَ
سَلَامٌ قَوْلَا مَن رَّبِّتَ وَحِينِي - وَامْتَارُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمَجْرُمُونَ
 (کاپی العالیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۵)

فروری ۱۹۰۵ء (الف) "رؤیا۔ ایک کاقد دکھایا گیا جس میں کچھ سطور فارسی خط میں ہیں اور سب انگریزی لکھا ہوا ہے مطلب میں کا یہ سبجہ میں آیا کہ میں قدر روپیہ نکلتا ہے سب سے دیا جاوے گا۔"
 (المجلد ۲ نمبر ۸ صفحہ ۸ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ المجلد ۹ نمبر ۸ صفحہ ۱۰ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)
 (ب) "ایک روڈ یا دیکھی کہ ایک کاقد ہے جس کے اوپر کی دو تین سطریں فارسی خط میں ہیں باقی سب انگریزی ہے اس کا مطلب یہ سبجہ میں آیا کہ گویا کوئی میراث نام لے کر کتاب ہے کہ دو سو تیس روپیہ نہیں دیا جائے۔"
 (ریویو آف ٹیلیویر جلد ۲ نمبر ۲ فروری ۱۹۰۵ء)

۲۰ فروری ۱۹۰۵ء "إِنَّمَا آمُرُكُ بِأَذَا آوَدْتَ شَيْئًا إِنَّ تَقُولَ لَهُ نُنَّ فَيَكُونُ"
 (المجلد ۲ نمبر ۸ صفحہ ۸ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ المجلد ۹ نمبر ۸ صفحہ ۱۰ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)
 ترجمہ۔ تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہوجاتی ہے۔
 (تختہ الومی صفحہ ۱۰۵۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۱۰)

۲۰ فروری ۱۹۰۵ء "حضرت کی طبیعت ناساز تھی۔ حالت کشتی میں ایک شیشی دکھائی گئی جس پر لکھا ہوا تھا۔"
 خاکسار میر منٹ
 (المجلد ۹ نمبر ۸ صفحہ ۸ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲۔ ریویو آف ٹیلیویر جلد ۲ نمبر ۲ فروری ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

۷ فروری ۱۹۰۵ء "کشتی دکھیا کہ دنیا کا موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے میرے

ترجمہ دیکھا کہ دنیا کی موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے میرے
 لے (نوشہ از قرب) سلاخ ہریت جسم کطرف سے یہ بات ہے اور اس کے بعد آج تم طبع ہوجاؤ۔
 لے (نوشہ از قرب) یہ شوق قیامت برپا کرنے والا ہے اور اس کے بعد آج تم طبع ہوجاؤ۔
 لے (نوشہ از قرب) یہ شوق قیامت برپا کرنے والا ہے اور اس کے بعد آج تم طبع ہوجاؤ۔

غلیظ

۵۵

النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ ۱۹۹ فَجَعَلَنِي مَظْهَرِ الْمَسِيحِ عَيْسَى

نہی تم کو آپس میں اور مردوں کو عورتوں کے ساتھ

میں اور عورتوں کو عورتوں کے ساتھ

أَبْنِ مَرْيَمَ لِدَفْعِ الضَّرِّ وَإِبَادَةِ مَوَارِدِ الْخَوَايَةِ ۲۰۰

میں مریم کے لئے تاکہ وہ اپنے منہ سے

بھاری بھاری چیزیں نکلے تاکہ وہ گریہ کے باروں کو

وَجَعَلَنِي مَظْهَرِ النَّبِيِّ الْمُقَدِّسِ أَحْمَدًا أُخْرَمَ

میں اور نبی کے لئے تاکہ وہ

میں اور نبی کے لئے تاکہ وہ

لِقَاضَاةِ الْخَيْرِ وَإِعَادَةِ عَهْدِ الدِّرَاسَةِ وَالْهُدَايَةِ ۲۰۱

تاکہ وہ خیر کے لئے اور

تاکہ وہ خیر کے لئے اور

وَتَطْهِيرِ النَّاسِ مِنْ دَرَنِ الْعُقْلَةِ وَالْجِنَايَةِ ۲۰۲

میں اور لوگوں کو

میں اور لوگوں کو

فَجَعَلْتُ فِي الْخَلْقَيْنِ الْمَهْرُودَيْنِ الْمُصْتَبَعَيْنِ

میں اور

میں اور

يُصْبِغُ الْجَلَالَ وَيُصْبِغُ الْجَمَالَ ۲۰۳ وَأَعْطَيْتُ صِفَةَ

میں اور

میں اور

لِإِفْخَارِهِ وَالْإِحْيَاءِ مِنَ الرَّبِّ الْفَعَالِ ۲۰۴ فَأَمَّا الْجَلَالُ

تاکہ وہ زندہ کرے اور

تاکہ وہ زندہ کرے اور

۱۶۲

پھیالے خط آیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہے اور اس خط میرے چھوٹے بھائی کو کوئی سنبھالنے والا نہیں ہے اور پھر
خط کے اخیر میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ اس خط میں فوت ہو گیا ہے اور بڑی جلدی سے بچاؤ رکھتے ہی چلے آویں۔ اس خط
کے پڑھنے سے بڑی تشویش ہوئی کیونکہ اس وقت میرے گھر کے لوگ بھی سخت تپ سے بیمار تھے۔۔۔ تب مجھے اس
تشویش میں ایک دفعہ غنودگی ہوئی اور یہ الہام ہوا۔

إِنَّ كَيْدَ كُنَّ عَظِيمَةٌ

یعنی اسے غور کرو تمہارے فریب بہت بڑے ہیں۔۔۔ اس کے ساتھ ہی تنہیم ہوئی کہ یہ ایک خلاف واقعہ بہانہ
بنا گیا ہے تب میں نے۔۔۔ شیخ طبری کو جو میرا لڑکا تھا پھیالہ روانہ کیا جس نے اسے آکر بیان کیا کہ اس خط اور
اس کی والدہ ہر دو زندہ موجود ہیں۔ (تعلیم کیس ص ۲۲۲-۲۲۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱۰-۶۱۱)

۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء

ظَلَمَاتُ الْإِنْيَالِ. هَذَا يَوْمُ عَصِيبِ. يَوْلَاكَ الْوَلْدُ وَيَذِي مِثْلِكَ

الْفَضْلِ. إِنَّ نُورِي كَرِيْمٌ. أَجْسِي مِنْ حَضْرَةِ الْوَالِدِ

اور حشر مشرق یا دو شمس اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۵۰

۳ اکتوبر ۱۸۹۲ء

عَفَا طَهُ عَنْكَ لِمَ آذَيْتَ كَلْمًا. إِنَّمَا آمَرَكَ إِذَا آذَيْتَ لِي وَمَا أَنَا
تَقْوَلُ لَهُ كَلَّمًا كَيْفَ كُنْتُ. أَنْتَ بِمَا مَلِحْتُ. إِنَّمَا آمَرَكَ إِذَا آذَيْتَ لِي وَمَا أَنَا
كُنْتُ كَيْفَ كُنْتُ. إِنَّمَا آمَرَكَ رَبِّكَ الْإِنْفِل. أَنْتَ بِمَا مَلِحْتُ. إِنَّمَا آمَرَكَ إِذَا آذَيْتَ
لِي وَمَا أَنَا تَقْوَلُ لَهُ كَلَّمًا كَيْفَ كُنْتُ. أَنْتَ بِمَا مَلِحْتُ. إِنَّمَا آمَرَكَ
إِنَّمَا آمَرَكَ إِذَا آذَيْتَ لِي وَمَا أَنَا تَقْوَلُ لَهُ كَلَّمًا كَيْفَ كُنْتُ. أَنْتَ بِمَا مَلِحْتُ. إِنَّمَا آمَرَكَ

۱۔ ترجمان قرآن، ابجد کے انصاف سے مجھے ایک بیٹا ملا اور فضل تیرے نزدیک ہو گا میرا تیرا
قریب ہے۔ نہیں جناب باری سے آتا ہوں۔

۲۔ ترجمان قرآن، اللہ تعالیٰ سے ان کو اتنے مہربان بات دی۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو
اسے کہے کہ ہوا تو ہو جائے گی۔ اگر تم سے لے والا ہے تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہے کہ ہوا تو وہ
ہو جائے گی۔ اگر تم سے پاس لاؤں گا۔ تیرا کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا
ارادہ کرے تو اسے کہے کہ ہوا تو وہ ہو جائے گی۔ اگر تم سے پاس لے لو تو ہوا تو وہ ہو جائے گی۔ اگر تم سے پاس لے لو تو ہوا تو وہ
کام یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہے کہ ہوا تو وہ ہو جائے گی۔ اگر تم سے پاس لے لو تو ہوا تو وہ

۱۹۰ میرے ایک دوست نے اپنی نیک چہلی سے یہ تذکرہ پیش کیا تھا کہ آیت **لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا** میں **عَوَّلَ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب ہے اس سے کہہ کر کھرا جائے کہ اگر کوئی دوسرا شخص افترا کرے تو وہ بھی ہاک کیا جائے گا۔۔۔۔۔ جس بات میں نے اپنے اس دوست کو یہ باتیں سمجھائیں تو اسی بات مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ حالت ہو کر جو وہی اللہ کے وقت میرے سر پر وارد ہوتی ہے وہ نظارہ گفتگو کا دوبارہ دکھایا گیا اور پھر تمام ہوا۔

قُلْ إِنْ هَدَى اللَّهُ فَمَا لِي

یعنی خدا نے جو مجھ پر اس آیت **لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا** کے تعلق سمجھایا ہے وہی معنی صحیح ہیں۔

(المعجم نمبر ۱۲ ص ۵۵۵۔ درمیان خزانہ جلد ۱ ص ۲۲۲ ص ۲۲۳)

۱۹۱ منشائے نوری بخش اور شرف کی کتاب **عوائد** مولیٰ محمد کو ملی جس میں میری ذاتیات کی نسبت

معنی شریفی سے اور خدا کی بعض نعمتوں اور پاک پیشگوئیوں پر رسوا کرنا سے مراد ہے۔ وہ کتاب جب میں نے ہاتھ میں سے چھوئی تو تھوڑی دیر کے بعد منشائے نوری بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہوا۔

يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلِمَاتِ اللَّهِ فِى آيَاتِهِ لِيُجْعَلُوا لَهَا مَعْنَىٰ غَيْرَ مَعْنَىٰهَا ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ
 وَآلَهُ يُرِيدُ أَن يُؤْتِيَكَ بِالنَّعْمَاتِ
 الْمَكْتُومَاتِ ۚ إِنَّكَ بِمَا تَعْمَلُ لَآتٍ
 بِرَبِّكَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ
 الْقَوَائِدُ مِنَ الْقَوَائِدِ هُمُ الْمُحْسِنُونَ الْحَسَنِيُّ

یہ میں نے نوری بخش صاحب کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوست مولیٰ محمد صاحب سے تھے۔ لیکن
 کتابت مولیٰ محمد صاحب (مرب)

۲۵

کے معنی ان کی شخص بلکہ ان کے تحت اس امر میں اللہ نے کادھی کر کے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلائے
 نعت کے تصور کے لئے نہیں پاتے۔ (المعجم نمبر ۱۲ ص ۵۵۵۔ درمیان خزانہ جلد ۱ ص ۲۲۲)

یہ اخبار ان کے بعد نمبر ۱۲ ص ۵۵۵ پر لکھا ہے۔

اپنے ہم عصر کے لئے کہ ان کی کتابت کو نوری بخش صاحب اور شرف کی کتاب کے لئے کاشفیرے سامنے
 پیش کیا گیا اور پھر الہام ہوا۔

اس الہام پر حضرت نے فرمایا کہ میرا الہام ہے اس ایک طرحی غیبی الہام کا ہے جو اللہ کے لفظ سے اور اس کے مقابلہ

ترجمہ - یہ لوگ خونِ عینِ جہنم میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ یعنی نکالیں اور طہیری اور جہالت کی کاشیوں میں۔ اور خدا چاہتا ہے کہ اپنی متواتر نعمتیں جو تیس برس پر ہیں دکھاوے اور خونِ عین سے نجات دلا دے۔ اور وہ کمالِ جہنم میں باقی ہے پاکِ تعسوت نے اس خون کو خوبصورت لانا بنایا اور وہ لانا جو اس میں سے بنا سکا ہاتھ سے پیدا ہوا اس لئے کہ مجھ سے بجز لانا کے ہے یعنی گوشتوں کا گوشت پرست خونِ عین سے ہی پیدا ہوتا ہے مگر وہ خونِ عین کی طرح ناپاک نہیں کھاسکتے اس طرح تو میں انسان کی طرح ناپاک سے جو غلام بشریت ہے اور خونِ عین سے مشابہ ترقی کر گیا ہے۔ تب اس پاک گوشت کے میں خونِ عین کی کاشیوں کا شکر کاشا ہے۔ وہ تو خدا کے ہاتھ سے غلام نکلی گیا اور اس کے لئے بجز لانا کے ہو گیا۔ اور خدا تیرا تیرا پروردگار ہے اس لئے خاص طور پر پردہ مشابہت و دریاں ہے جس باگ کی اس کتاب عین سے ہو لانا ہے ہم نے اس کو بجا دیا ہے خدا پر ہر گزوں کے ساتھ ہے جو ایک کاموں کو اپنی خوبصورتی کے ساتھ چاہتے ہیں اور تقویٰ کے باریک پہلوؤں کا کارکن تھے۔

(الکلم نمبر ۱۹ صفحہ ۱۹۱ - روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۵)

۸ دسمبر ۱۹۰۰ء "مرد و سیرت" کی صبح کو فرمایا کہ کل رات میری آنکھ کے پرٹے میں درد تھا اور اس شدت کے ساتھ درد تھا کہ مجھے خیال آیا تھا کہ رات کو میری آنکھ سے خون کی خوراک ہوگی اور وہ لانا ہوگا۔
 کون فی بئنا اؤ سلامنا
 اور سلامنا کا لفظ بھی ختم نہ ہونے پلا تھا کہ معاذرو جانا ایسا کہ کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔
 (الکلم نمبر ۱۹ صفحہ ۱۹۱ - روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۵)

۱۱ دسمبر ۱۹۰۰ء "ال" میں ہرگز نہیں دیکھا کہ میں اس وقت سے پہلے توں جب تک کہ میرا کاروبار بقیہ حاشیہ:-

میں آذکارِ عینی کے تقابلیں سکا گیا ہے۔ کیا مطلب کہ یہ صاحبِ لوگ تو ایک ناپاک انسان ہے کہتے ہیں مگر ان کو اتنی خبر نہیں ہے کہ انت میں ہی بہترین آذکارِ عینی خوراک ہے کہ ان خوراک سے ماں کے جسم میں بہترین خوراک ہے۔
 فقہ کے فرقہ کے بالتقابل ماں معلوم ہوتا ہے۔

۱۲ "اس پر آپ نے فرمایا کہ ہم کو تو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پروردگار کے ذریعہ نازل ہوا ہے اس سے متعلق اور اللہ و جبرائیل علیہ السلام سے ہم کو کراؤ کہ جس قسم کی خوراک ہے وہ بلکہ خوراک تو خوراک ہے کہ ہم نے اس بات کا اعجاز کر دیا اور ہمیں کھانا دیا کہ اس سے ہمیں آسنا اور خوش ہو جائیں۔
 (الکلم نمبر ۱۹ صفحہ ۱۹۱ - روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۵)

۲۰۰۰

۴۲

ظاہر ہے کہ بچہ اہل فی سہم اقیلا لاشد سے کے طہر ہے۔ اور مداح میں سے
 ایک وجہ کی علامت کنایہ مقرر فرمائی گئی ہیں۔ جیسا کہ حضرت یحییٰ موعود
 علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنی حالت پر ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت
 آپ پر اس طرح طاری ہوئی۔ کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے
 روایت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا بچنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے
 پس جن لوگوں کو میرا وہ رتھہ جو میں نے حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کی خدمت
 میں لکھا تھا اور اس میں اپنی کشفی حالت ظاہر کی تھی میرے جنون کی دلیل
 نظر آتا ہے۔ اپنے ایمان کی فکر کریں اور قرآن کے الفاظ ثابت حکایت مقام
 دو جنتن ومن دلدھا جنتن پٹا کی کسوٹی پر اپنے ایمان کو پکھیں یہاں
 اللہ تعالیٰ نے دے دئے کہ وہ جنت عطا فرمائے گا وعدہ فرماتا ہے جس کی
 تعریف درمیانی فقرات ہیں۔ بچنے اون میں پٹے ہونگے۔ لوگو اور مرجان ہونگے
 سرانے ہونگے وغیرہ وغیرہ فرماتا ہے کہ اون دو جنتوں سے فرسے دو
 جنت اور بھی ہیں جینے جیسے مرنے کے بعد اون کو دو جنت میں گے ایسے ہی
 اسی دلی زندگی میں جو دو جنت میں گے اور الفاظ من کان فی حنہ اعلم انہ
 فی الاخرۃ اعلیٰ۔ اس کی تشریح ہے۔

اب یہاں صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ہر بانی فرما کر کھول کر لکھیں کہ
 نون کو دو جنت کون سے حاصل ہیں۔ یہ وہی اعتراض کر دینا تو بڑا آسان ہے
 خود کسی صنعت کے موصوف پیکر بتادیں۔ اب میں مختصر طور پر اون جو ابوں
 اور کشفوں کو ظاہر کرتا ہوں جو بطور پیشگوئی ظاہر ہوئے اور ہونے والے ہیں
 ایک سال سے لیا وہ موصوف گدرا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ پشادہ کے گرد کسی
 مسلمان بادشاہ کی چہرہ چاڑھو رہی ہے انجام کچھ معلوم نہ ہوا تھا۔ مگر تاہم میں نے

یہ جملہ صفحہ 386 پر درج ہے

اسلامی قرآنی ٹرک نمبر 34 صفحہ 12 کا خیابان دہلی مرزا کاہلیانی

آیا اور شدت سے آیا زمین تو وبالاً کر دی۔ یَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ
 ایک دھواں ایسا اور بڑی سختی سے آیا زمین کو گھیر لے گا اور اس سے ایک گھول لگا کر زمین کو
 وَتَرَى الْأَرْضَ كَخِلَافَةٍ أَسْفَرًا ۗ أَلَيْسَ لَكَ بِعَدُوٍّ مُّبِينٍ
 اور اس دن زمین کو دھواں لگا کر زمین کو گھیر لے گا اور اس سے ایک گھول لگا کر زمین کو
 يُرِيدُونَ أَن لَّا يَتَّبِعُوا أَمْرًا ۗ وَآلَهُ يَأْتِيهِمْ إِلَّا أَن تَشَاءَ أَمْشَرًا ۗ إِنَّ
 کہ تم لوگوں کو یہ ہے جو کہ تم لوگوں کو گھیر لے گا اور اس سے ایک گھول لگا کر زمین کو
 أَنَا الرَّحْمَنُ ۗ مَا جَعَلُ لَكَ سَفْوَةً فِي كَلِمٍ أَمْشَرًا ۗ أُرِيدُكَ بِرَحْمَتِي مِن كَلِمٍ
 و ہمارے ہوں۔ ہر ایک امر میں تجھے سموات و زمین کے ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں
 لَمْ يَكُنْ لَكَ مِنَ الرَّحْمَةِ عَلَيَّ سَلَاوِيثُ الْعَالَمِينَ وَعَلَى الْأَخْدَرِيِّينَ كَثُورًا
 و کھلاؤں گا۔ میری رحمت تو میری رحمت ہے ایک گھول لگا کر زمین کو گھیر لے گا اور اس سے
 إِلَيْكَ أَنْوَارُ الشُّبَابِ ۗ تَتَذَكَّرُ لَوْلَا يُعِيدُنَا إِذْ نَاكُتُ بِشِرْكٍ بَلَّاغٍ مَّفْهُرٍ الْحَقِ
 اور وہاں کے نور کی طرح ہے اور اس سے ایک گھول لگا کر زمین کو گھیر لے گا اور اس سے
 وَالْعَلَى كَأَنَّ اللَّهَ تَرَى مِنَ السَّمَاءِ إِذْ نَاكُتُ بِشِرْكٍ كَأَن لَّا لَكَ
 لائیں ہوں گا۔ گویا آسمان سے جھانک رہا ہے۔ ہر ایک شے کو تجھے شامت ہے جو تو اپنی طرف
 سَبَّحَكَ أَهْلُهُ وَرَأَاكَ ۗ وَعَلَمَكَ مَا لَمْ تَعْلَمْ ۗ إِنَّهُ لَكَرِيمٌ عَسِي
 خدا نے ہر ایک شے کو تجھے پاک کیا ہے اور اس سے ایک گھول لگا کر زمین کو گھیر لے گا اور اس سے
 أَمَّا مَكَ وَعَادَى لَكَ مَن عَادَى ۗ وَاللَّوَارِثُ هَذَا إِلَّا اخْتِلَافًا ۗ إِنَّكَ
 لَمْ يَكُنْ لَكَ مِنْ شَرِّهِمْ شَيْءٌ كَانَهُمْ وَشَرُّهُمُ لَكَ لَمْ يَكُنْ لَكَ مِنْ شَرِّهِمْ شَيْءٌ كَانَهُمْ
 تَعْلَمَ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۗ يُسَلِّطُ الرُّوحَ عَلَى مَن يَشَاءُ
 نہیں ہوتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے جس پر چاہے اور اس سے ایک گھول لگا کر زمین کو گھیر لے گا اور اس سے

کہ میں نے ان کو اپنے ہوتوں سے ان کو ہر گناہ سے پاک کر دیا ہے اور اس سے ایک گھول لگا کر زمین کو
 بسا کہ ہر ایک شے کو تجھے پاک کیا ہے اور اس سے ایک گھول لگا کر زمین کو گھیر لے گا اور اس سے
 کہ میں نے ان کو اپنے ہوتوں سے ان کو ہر گناہ سے پاک کر دیا ہے اور اس سے ایک گھول لگا کر زمین کو
 لگا ہے ہاں ہی جب اس کے اسموں سے تو ان کو شکر ہے اور اس سے ایک گھول لگا کر زمین کو گھیر لے گا اور اس سے
 خدا کی رحمت۔ اختیار ہے ہر شے کو تجھے پاک کیا ہے اور اس سے ایک گھول لگا کر زمین کو گھیر لے گا اور اس سے
 کہ یہ خدا تعالیٰ کو وہی ہے جو تیری نسیان سے تیری نسیان سے تیری نسیان سے تیری نسیان سے
 اختیار ہے ہر شے کو تجھے پاک کیا ہے اور اس سے ایک گھول لگا کر زمین کو گھیر لے گا اور اس سے

پر جلد نمبر 387، 386 پر ص ۳

تذکرہ محمودی والہامات، صفحہ 554 طبع چھاپہ خانہ دارالافتاء اسلامیہ

۱۸۹۱ء

”پر عمریری توبہ پہلے ارشاد ہو چکا ہے کہ

ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

اور مجھے پکارو میں دلا یا گیا ہے کہ اگر آپ تقویٰ کا طریق چھوڑ کر ایسی گستاخی کریں گے اور آیت لَا تَقْفُ مَا لَيْتَنَ اَنْكَ
یہ عمل نہ کرتا تو نظر انداز کریں گے تو ایک سال تک اس گستاخی کا آپ پر ایسا گھلا گھلا اثر پڑے گا جو دوسروں
کے لئے بطور نشان کے ہو جائے گا۔

(اشتراک عدد ۱۸۹۱ء تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۳۸۔ مجرہ اشتادات جلد اول صفحہ ۲۳۹)

نومبر ۱۸۹۱ء

”رَأَيْتُنِيْ فِي الْمَنَارِعَيْنِ اللّٰهُ وَتَيَقَّنْتُ اَنْتَيْهِ هُوَ وَلَمْ يَنْتَ فِيْ اِرَادَةٍ وَلَا فِطْرَةٍ
وَلَا عَمَلٍ وَتَنْجِيَةً لِّنَفْسِيْ وَبِعِزَّتِكَ اَنَا وَمَنْ خَلِقُ بِنُورِكَ كُنْتُ فِيْ كِتَابِكَ كَمَنْ فِيْ اَنْفِ اَوْ فِيْ نَفْسِهِ
حَتّٰى مَا يَكُنْ مِنْهُ اَكْرَمُ وَلَا اَيْحَةَ وَمَا كَانَ الْمَقْضُوْدِيْنَ۔

وَأَعْيُنِيْ بِعَيْنِيْ اَللّٰهُ يُجْرِعُ الْبَقِيْلَ اِلَى اَمِيْلِهِ وَيَسْبُوْبُكَ فِيْهِ كَمَا يَجْرِيْ بِشَلِّ هَذِهِ الْحَالَاتِ
فِيْ بَعْضِ الْاَوْقَاتِ عَلَى الْمُرْتَبِيْنَ۔ وَتَكْمِيْلُ قَدْرِكَ اَنْ اَللّٰهُ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا مِّنْ نِّظَائِرِ الْخَيْرِ يَجْعَلُنِيْ
مِنْ تَجَلِّيَاتِهِ الْاَلْحَقَّ بِمَنْزِلَةِ مَبْعُوثِهِ وَعَلِيْمِهِ وَجَوَابِحِهِ وَتَوْجِيْدِهِ وَتَقْرِيْدِهِ لِاتِّسَابِ
مُرَادِهِ وَتَكْمِيْلِيْ مَوَاعِيْدِهِ كَمَا جَرَّ سَعَاةُ تَهُ بِالْاَبْدَالِ وَالْاَقْلَابِ وَالْعَيْدِ يَتَقِيْنَ۔

• (مضمون بالا کا مجموعہ زبانِ اُردو حضور کے الفاظ میں)

”میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی اور ماور کوئی
تخیال احد کوئی عمل نہیں رہا اور میں ایک سوراخِ مدبرتہ کی طرح ہو گیا ہوں یا اس کے کی طرح جسے کسی دوسری نے
نہ اپنے نفل میں دیا یا ہوا اُسے اپنے اندر بالکل نفل نہ کیا ہو یہاں تک کہ اس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔
اس اشارہ میں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر ستوں ہو کر اپنے وجود میں مجھے

لے لیا۔ یہ تیسری کتاب ہے۔ ”قریب سے یہی ایک مضمون ہے۔ تمہارا کتبہ سب سے زیادہ شاندار ہے۔ تمہارا کہ
مجھے کہ یہ سب کچھ نہیں ہے۔ اس میں اور کچھ ہے۔ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ اس میں کتبہ لکھے گئے ہیں۔

(اشتراک عدد ۱۸۹۱ء تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۳۸۔ مجرہ اشتادات جلد اول صفحہ ۲۳۹)

”مے خواب میں آکر کہہ دیکھا کہ وہ خوابی گیا ہے تو اس کی تعبیر ہوگی۔ ”اَفْتَدِيْ اِلَى الْبَقْرَاتِ الْمَسْتَكْبِرِيْنَ“ (تفسیر الاحقاف
تعبیر اس خواب الالف از ابو اسیر ص ۱۹۰) کہ اس شخص نے سب سے زیادہ کی طرف ہدایت ملی۔ (قریب)

نتر

۵۸۱

ختمہ الہی

کہ میں آپ کے افتراء کی وجہ سے کسی انسانی عدالت میں آپ پر نالیش نہیں کروں گا۔ سو
میں کہتا ہوں کہ میں نہ صرف انسانی عدالت میں نالیش کروں گا بلکہ میں خدا کی عدالت میں
بھی نالیش نہیں کرتا۔ لیکن چونکہ آپ نے محض جھوٹے اور قابلِ شرم الزام میرے پر لگائے
ہیں اور مجھے ناکرد گناہ دکھ دیا ہے اسلئے میں ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ میں اس وقت سے
پہلے مڑوں جب تک کہ میرا قادرِ خدا ان جھوٹے الزاموں سے مجھے تری کر کے آپ کا ذب
ہونا ثابت نہ کرے۔ **اَلَا رَأَيْتَ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ**۔ اسی کے مشعلق قطعی اور یقین
طرح پر مجھ کو ۱۱ دسمبر ۱۹۷۷ء روز پنجشنبہ کو یہ الہام ہوا۔

برمقام فلک شہ یارب اگر امید سے وہم مدار عجب۔ بعد ۱۱۔
انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر بہر حال ایک نشان میری بریت کے لئے اس مدت میں ظاہر ہوگا
جو آپ کو سخت شرمندہ کرے گا۔ خدا کی کلام پر ہنسی نہ کرو۔ پہاڑ ٹل جاتے ہیں۔ دریا خشک
ہو سکتے ہیں۔ موسم بدل جاتے ہیں مگر خدا کا کلام نہیں بدلتا جب تک پورا نہ ہو لے۔

اسی طرح میری کتاب اربعین نمبر ۱۹ صفحہ ۱۹ میں بالوالہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہوا
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّرُوْا طَمَنِكَ وَاِنَّهٗ يَرِيْدُ اَنْ يَّرِيْكَ اِنْعَامَهٗ۔ اِلَّا نِعَامَاتِ الْمَتَوَاتِرِ۔
انت معى بمنزلة اولادى۔ والله وليك وربك فقلنا يا نار كوني بردا۔
یعنی بالوالہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا بعض دیکھے یا کسی طیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ
مجھے اپنے انعامات و کلمات کے جو متواتر ہونگے اور تجھ میں بعض نہیں بلکہ وہ تجھے ہو گیا ہے لیس
تجھے جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔ یعنی بعض ایک ناپاک چیرے ہوئے کا جسم اس سے تیار ہوتا ہے۔
اسی طرح جب انسانی خدا کا ہو جاتا ہے تو جس قدر فطرتی ناپاکی امکان ہوتا ہے جو انسانی کی فطرت
کو لگا ہوا ہوتا ہے اسی سے ایک روحانی جسم تیار ہوتا ہے۔ یہی طمٹ انسانی ترقیات کا
تیسرے ہے۔ اسی بنا پر صوفیہ کا قول ہے کہ اگر گناہ نہ ہوتا تو انسان کوئی ترقی نہ کر سکتا۔ آدم کی
ترقیات کا بھی یہی موجب ہوا۔ اسی وجہ سے ہر ایک نبی منجی مکرور ہیں پر انظر کے اختصار

تر حقیقت الہی صفحہ ۵۸۱، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۸۱، اور اذیالی

۳۹۱

ظاہر ہے کہ بچے اہل فی سہ انھیما اشارے کے ظہور ہے۔ اور دراصل اس سے ایک درجے کی علامت کنایہ مقرر فرمائی گئی ہیں۔ جیسا کہ حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام نے ایک سو تھوڑے اپنی حالت پر ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی۔ کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ربوبیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا بچنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے پس بن لوگوں کو میرا وہ رتھ جو میں نے حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کی خدمت میں کھٹا تھا اور اس میں اپنی کشفی حالت ظاہر کی تھی میرے جنون کی دلیل نظر آتا ہے وہ اپنے ایمان کی فکر کریں اور قرآن کے الفاظ قلین حکاف مقام دو جنتن ومن دنا جنتن پٹا سا کی کسوٹی پر اپنے ایمان کو پرکھیں یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے کو دو جنت عطا فرمائے گا وعدہ فرماتا ہے جس کی تعریف وہ بیانی فقرات ہیں۔ لیکن ان میں چٹے ہونگے۔ لوہو اور مرجان ہونگے سرانے ہونگے وغیرہ وغیرہ اور فرماتا ہے کہ ان دو جنتوں سے درجے دو جنت اور بھی ہیں چھپے چھپے مرنے کے بعد ان کو دو جنت ملیں گے ایسے ہی اسی دینی زندگی میں ہی دو جنت ملیں گے اور الفاظ من کان فی حدی اعلم انہو فی الاخرة اعلمی۔ اس کی تشریح ہے۔

اب یہاں صاحب اور مولوی محمد مسلی صاحب ہر بانی فرما کر کھول کر لکھیں کہ ان کو دو جنت کون سے حاصل ہیں۔ یہ وہی اعتراض کر دینا تو بڑا آسان ہے خود کسی صنعت کے موصوف پیکر بتادیں۔ اب میں مختصر طور پر ان جوابوں اور کشفوں کو ظاہر کرتا ہوں جو بطور پیشگوئی ظاہر ہوئے تھے اور ان کے لئے ہیں ایک سال سے زیادہ عرصہ گزرا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ پشاور کے گرد کسی مسلمان بادشاہ کی چیل چیل ہو رہی ہے انجام کچھ معلوم نہ ہوا تھا مگر تاہم میں نے

راہیں اس میں مستقیم

۸۱

میرے سات کو کچھ اپنے عقائد کے برخلاف پا کر اپنے دلوں میں کہا کہ یا اللہ کیا تو ایسے
انسان کو اپنا خلیفہ بنائے گا کہ جو ایک مقصد آدمی ہے جو ناسحق قوم میں پھوٹ ڈالتا
ہے اور علماء کے مسلمات سے باہر جاتا ہے۔ تب خدا نے جواب دیا کہ جو مجھے معلوم ہے وہ
تمہیں معلوم نہیں۔ یہ خدا کا کلام ہے جو مجھ پر نازل ہوا اور تمہیں معلوم نہیں کہ میرے خدا
کے وہ ہیں ایسے ہر ایک راہ میں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا کے ایک نہانی تعلق ہے
جو قابل بیان نہیں۔ اور اس زمانہ کے لوگ جس سے بے خبر ہیں اس سے ہی معنی ہیں اس
دی بٹی کے کہ قال لی اعلم ما لا تعلمون۔ پھر تفسیر ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
کہ یہ شخص مجھ سے نزدیک ہوا اور میرا قرب کمال اس نے پایا۔ اور پھر جہاں کے ہر شخص
خلیق کے لئے انکی عورت توجہ ہوا اور مجھ میں اور مخلوق میں ایک واسطہ ہو گیا جیسا کہ
دو قلوب میں درمیان۔ اور اس لئے کہ وہ اس درمیانی مقام پر ہے وہ دین کو از سر نو زندہ
کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ یعنی بعض خطیوں جو مسلمانوں میں رائج ہو گئی ہیں اسے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ان خطیوں کو منسوب کیا جاتا ہے۔ ان سب خطیوں
کو ایک حکم کے منصب پر چوک کر دیا گیا ہے گا۔ اور شریعت کو جیسا کہ امتداد میں
سیدھی تھی سیدھی کر کے رکھ دیا ہے گا۔

پھر ہنسی گوئیوں کے بارے میں یہاں احمدیہ میں اور بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے۔ نُعْرَبُ وَقَالَ الْوَالِدَاتُ حَيْنَ مَنَامِ۔ اَمْرٌ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ
مَنْتَصِرٌ۔ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيَرْوُونَ الْاَدْبَارَ۔ دَانِ يَرْوُا اَيُّهُ يَعْرِضُوا وَيَقُولُوا
مَعْرُوسَتُمْ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اِلٰهَ فَاْتِىُوْنِي بِحُجُبِ كُرْسِيِّ اِلٰهٍ۔ وَاعْلَوْا
اِنَّ اِلٰهَ يَحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا۔ وَمَنْ كَانِ يَتْلُوْهُ كَانَ اِلٰهًا لَّهِ۔ قُلْ اِنْ
اَفْتَرَيْتَ نَحْوَ فِعْلِ اِبْرٰهٖمَ شَدِيْدًا۔ يَا اَحْمَدِي اَنْتَ مَرْدِي وَمَعْنَى خُشْمَتِ
كَرْلَتَاك بِيَدِي۔ اَكَا نَ مَلٰٓئِكَا سَجِيْدًا۔ قُلْ هُوَ اِلٰهٌ جَمِيْعٌ لَا يُشْرِكُ

۱۱۱

ماہنامہ حیدرآباد 63 ستمبر 2011ء 21 جولائی 2011ء

یہ جملہ نمبر 393 پر درج ہے

کیا جانتے تھے کہ میں کہوں یا نہیں مریم کہا جاتا ہے۔ اور کیا آج سے بیس یا بیس برس پہلے ہنگام سے جوں زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر اہل بیت نام مریم رکھتا اور پھر آگے چل کر انفرادی طور پر یہ الہام بنانا کہ پہلے زمانہ کی مریم کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر آخر کار صفحہ ۵۵۶ پر اہل بیت میں سے ایک اور نگاہ میں مریم میں عیسیٰ ہی گیا ہے۔ عزیز و محترم خدا سے ڈرو ہرگز یہ فسانا کامل نہیں ہے بلکہ ایک اور دقیق حکمتیں انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہیں۔ مگر براہین احادیث کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گزر گیا ہے اس منصوبہ کا خیال جوتا تو میں اسی براہین احادیث میں یہ کیوں لکھتا کہ عیسیٰ مسیح ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا۔ سوچو کہ خدا جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائیگی۔ اس لئے کہ اہل بیت نے براہین احادیث کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احادیث سے ظاہر ہے وہ ہیں تک صفت مروجت میں میں نے پروردگار بانی اور پردہ میں نشوونما پاتا ہا۔ پھر جب اسپر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احادیث کے حصہ چہارم صفحہ ۵۶۶ میں درج ہے کہ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفع کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے ساٹھ ٹھہرایا گیا اور آخر کی عیسیٰ کے بعد جو وہی عیسیٰ سے زیادہ نہیں بزرگ اس الہام کے جو سب سے آخر بنا ہوا ہے اس کی عیسیٰ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے کہ مریم سے عیسیٰ بنایا گیا ہے اس لئے میں ابن مریم ٹھہرا۔ اور خدا نے براہین احادیث کے وقت میں اس بستر عیسیٰ کی مجھے خبر نہ دی۔ حالانکہ وہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشکل تھی میرے پرنازل ہوئی اور براہین میں درج ہوئی۔ مگر مجھ کے منہ سے اس قدر تیب پر اطلاع نہ ہوئی۔ اسی واسطے میں نے مسلمانوں کی حقیقت بولیں اس میں ایک عیسیٰ نامی سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہے۔ وہ عیسیٰ لکھنا جو الہامی نہ تھا محض رسمی تھا۔ مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں۔ کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ نہیں ہے بلکہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ سمجھا دے۔ سو اس وقت تک حکمت الہی کا یہ

تقاضا تھا کہ براہین حدیث کے بعض الہامی اسرار میری کجی میں نہ آتے۔ کرب وقت گیا تو وہ اسرار مجھے سمجھائے گئے۔ تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اس دعویٰ میں سب سے پہلے جو کئی نئی بات تھیں یہ وہی دعویٰ ہے جو براہین احمدیہ میں بار بار تصریح کیا گیا ہے۔ ایک الہام کا بھی ذکر کرتا ہوں۔ اور مجھے یاد نہیں کہ میں نے وہ الہام اپنے کسی رسالہ یا اشتہار میں شائع کیا ہے یا نہیں۔ لیکن یہ یاد ہے کہ بعد بالکل کو میں نے سنایا تھا۔ اور میری یادداشت کے الہامات میں موجود ہے۔ اور وہ اس زمانہ کا ہے جبکہ خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نوحؑ کا الہام کیا۔ پھر بعد اسکے یہ الہام ہوا تھا۔ **فاجامعنا المتخاضن الى جنح النخلة قالت يا ليتنى مت قبل هذا وكنت نسيا منسيا۔** یعنی پھر مریم کو فرمایا اس عاجز سے ہے۔ درود تہ مجبور کن لوف لے آئی یعنی عوام الناس اور جاہلوں اور بے سچو علماء سے واسطہ پڑا۔ جن کے پاس ایمان کا پھل نہ تھا جنہوں نے تکفیر و توجیہ کی اور گالیاں دیں اور ایک طوفان برپا کیا۔ تب مریم نے کہا کہ کاش میں اس پہلے مرعی اور میرا نام و نشان باقی نہ رہتا۔ یہ اس شور کی طرف اشارہ ہے جو ابتداء میں ہو لوگوں کی طرف سے یہ ہیئت مجموعی پڑا اور وہ اس دعوے کو برواشت حدیث کے اور مجھے ہر ایک جملہ سے انہوں نے نکلنا چاہا۔ تب اس وقت جو کہا اور تلقین تاکجوں کا شور مچا تو کچھ کہتا ہے یا برنگندہ۔ اس کا ترجمہ خدا تعالیٰ نے نقشہ کھینچ دیا ہے۔ اور اسکے تعلق اور بھی الہام ہے **عيسى اذ قد جئت حديثاً قريناً۔ ما كان ابوك امراً شراً وما كانت امك بعيداً۔** اور پھر اسکے ساتھ کا الہام براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱ میں موجود ہے **امره ورجه۔ اليس الله بكان جنناً۔ وليس له اية للتاس وقد حقه قينا وكان امره مقضياً۔** **وقل الحق الذي قيه تخاروقا** دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱ سطر ۱۱۔ ترجمہ اور لوگوں نے کہا کہ مریم تو نے یہ کیا کروا اور قابل نظرین کام دکھلایا جو راستی سے خدا ہے۔ تیرا آپ اللہ تیری ماں تو ایسے تھے

نوٹ۔ اس الہام پر مجھے یاد ایک ٹیبلٹ میں نقل شدہ ہے۔ ہر ایک تیرے جو یہے ملاحظہ فرمادیں

نہ صرف حدیثوں میں بلکہ قرآن شریف سے بھی مستنبط ہوتا ہے کیونکہ سبب تخریم میں ہر جہاں
 پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر یہی اتباع شریعت
 کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نوحہ چھوٹی گئی اور نوحہ پھونکنے کے بعد اس مریم
 عیسیٰ پیدا ہو گیا۔ اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ بن مریم رکھا کیونکہ ایک نام ہی سے
 پرہیز مری حالت کا گذر اور پھر جب وہ مری حالت خواتین کو پسند آگئی تو پھر پھر مری
 ان کی طرف سے ایک نوحہ چھوٹی گئی اس نوحہ پھونکنے کے بعد مری حالت سے ترقی کر کے عیسیٰ
 بن گیا جیسا کہ میری کتاب برائے احمدیہ حصص سابقہ میں مفصل اس بات کا ذکر موجود ہے۔ کیونکہ
 برائے احمدیہ حصص سابقہ میں اصل میرا نام مریم رکھا گیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا مریم اسکن
 امت و ذریعہ الجنة۔ یعنی اس مریم تو ایسا جو تیرا رفیق ہے دونوں بہشت میں داخل ہو جاؤ۔
 اور پھر یہی برائے احمدیہ میں مجھے مریم کا خطاب دیکر فرمایا ان نعمت فیما من روح الصدق
 یعنی اس مریم میں نے تجھ میں صدق کی نوحہ چھوٹی دی۔ پس استفادہ کے رنگ میں روح پاک ہو گیا
 اس عمل سے مشابہ تھا جو مریم صدیقہ کو ہوا تھا۔ اور پھر اس عمل کے بعد آخر کتاب میں میرا نام عیسیٰ
 رکھ دیا۔ جیسا کہ قرآنیک یا عیسیٰ الیٰ ستوفیاء و اذکات الیٰ۔ یعنی اے عیسیٰ میں تجھے
 دعوت دینگا اور دونوں کی طرف میں تجھے اپنی طرف اشاروں گا۔ اور اس طرح پورے خدا کی کتاب
 میں عیسیٰ بن مریم کہلایا۔ چونکہ مریم ایک اتنی فوہ ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے۔ پس میرا نام مریم اور
 عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں اتنی ہی ہوں اور عیسیٰ بھی۔ گوہ نبی جو اتباع کی برکت سے
 نقلی طور پر خدا تعالیٰ کے نزدیک آتی ہے اور میرا نام عیسیٰ بن مریم ہونا ہی اس لیے جس پر نادان اعتراض
 کرتے ہیں کہ حدیثوں میں تو آنے والے عیسیٰ کا نام عیسیٰ بن مریم رکھا گیا ہے۔ مگر شخص تو ابی ہیم
 نہیں ہے اور اس کی والدہ کا نام مریم نہ تھا۔ اور نہیں جانتے کہ جیسا کہ سبب تخریم میں مذکور
 تھا میرا نام پہلے مریم رکھا گیا اور پھر خدا کے فضل نے مجھ میں نوحہ نوحہ کیا۔ یعنی اپنی ایک شخصیت سے
 اس مری حالت سے ایک دوسری حالت پیدا کی اور اس کا نام عیسیٰ رکھا۔ اور چونکہ وہ حالت

ایمان صحیح

۴۰۷

ہو کر مانا پڑے گا۔ تین بار بار یہی کہتا ہوں کہ یہ مذہب کی برکتیں ہیں کا نام عیسوی برکتیں اور
 محمدی برکتیں ہیں مجھ کو عطا کی گئی ہیں۔ تین خدا تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر اس بات کو جانتا ہوں
 کہ جو دنیا کی مشکلات کے لئے میری دعائیں قبول ہو سکتی ہیں وہ لوگوں کی ہرگز نہیں ہو سکتیں۔
 اور جو دینی اور قرآنی معارف حقائق اور اسرار مع لوازم بلاغت اور فصاحت کے تین مکہ
 سکتا ہوں وہ اس ہرگز نہیں مکہ سکتا۔ اگر ایک دنیا جمع ہو کر میرے اس امتحان کے لئے
 آوے تو مجھے غالب پائے گی۔ اور اگر تمام لوگ میرے مقابل پر اٹھیں تو خدا تعالیٰ کے فضل
 میرا ہی پتہ بھانسی ہو گا۔ دیکھو میں صاف صاف کہتا ہوں اور کہوں کہ کہتا ہوں کہ اس وقت
 اے مسلمانو! تم میں وہ لوگ بھی موجود ہیں جو مستزاد محقق کہہ سکتے ہیں اور قرآن کے معارف اور
 حقائق جاننے کی مدد میں اور بلاغت اور فصاحت کا کام آ رہے ہیں اور وہ لوگ بھی موجود ہیں
 جو فخر کہہ سکتے ہیں کہ چھپتی اور قادی اور نقش بندی اور مہر و دیا وغیرہ ناموں سے اپنے
 تینوں بوسوم کرتے ہیں۔ اٹھو اور اس وقت آؤ کہ میرے مقابلہ پہلو۔ پس اگر میں اس دعوے
 میں جھوٹا ہوں کہ یہ دونوں شاخیں یعنی شاخ عیسوی اور شاخ محمدی مجھ میں جمع ہیں۔ اگر میں
 نہیں ہوں میں یہ دونوں شاخیں جمع ہونگی اور ذوالبوزین ہو گا تو میں اس مقابلہ میں مغلوب ہو
 جاؤں گا ورنہ غالب آ جاؤں گا۔ مجھے خدا کے فضل سے توفیق دی گئی ہے کہ میں شاخ عیسوی
 کی طرز سے دنیوی برکات کے متعلق کوئی نشان دکھاؤں۔ یا شاخ محمدی کی طرز سے حقائق و
 معارف اور نکات اور اسرار بشریت بیان کر دوں اور میدان بلاغت میں قوت اطلاق کا
 گھوڑا دوڑاؤں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اور محض اسکا کے

۴ ہوتو کبھی بھی اس کا امتحان ہو چکا ہے۔ میرے منوں منوں کے مقابل ہر پڑھو۔ منہ
 جو شاخ عیسوی کے متعلق جو نشان میں یعنی دنیوی برکات کے نشان بہت خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر ظہر
 کے ہیں جن کی میں اپنی بعض کتابوں میں تصدیق کر چکا ہوں اور بعض نشان ایسے ہیں جو کسی شخص کے لئے گریہ خدا
 کے فضل سے وسیع میدان ہے اگر کسی کے طالب جمع ہوں تو ہزاروں نشان ظاہر ہو سکتے ہیں۔ منہ

۱۸۱

397

ایمان صحیح صفحہ 160 سے 167 حوالہ نمبر 403 اور 407

”بچے دکھایا گیا کہ ملک عذاب الہی سے منٹ جانے کو ہے۔ نہ مستقل سکونت
اس کی جگہ رہے گی، نہ عارضی سکونت۔ مقاموں پر اور عارضی سکونت گاہوں پر
آفت آنے گی“ (اشتہاد الہوت ص ۱۰۰ پریم سن ۱۹۰۵ء)

”کوئی شخص ہے اس سے میں کہتا ہوں کہ تم حساب کرو۔ مگر وہ نہیں کرتا
اتنے میں ایک شخص آیا۔ اور اس نے ایک ٹکٹی بھر کر دیے مجھے دئے ہیں۔ اس کے
بغایک وہ شخص آیا۔ جہاں ہی بخش کی طرح ہے۔ مگر انسان نہیں۔ بلکہ فرشتہ
علوم ہوتا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ دوپوں کے بھر کر میری جھولی میں ڈال
دئے ہیں۔ تو وہ اس قدر ہو گئے ہیں کہ میں ان کو گرن نہیں سکتا۔ پھر میں نے
اس کا نام پوچھا۔ تو اس نے کہا۔ میرا کوئی نام نہیں۔ بعد وہ دریافت کرنے پر کہا۔
کہ میرا نام ہے ٹکٹی۔ میں نے بہت سوال دیکھے کہ دل میں کہا کہ فلاں حاجت مند
کو کچھ دے دوں گا۔ اور ایک حاجت مند دکھایا گیا۔ خستہ حال قابل رحم“

(انکم جلد نمبر ۱۰۰ ص ۱۰۰ پریم سن ۱۹۰۵ء)

”تھوڑی سی غنودگی ہوئی۔ تو دیکھتا ہوں کہ یہ مکان جو اب بن رہا ہے۔
جس کا اشتہار کشتی لوح میں دیا گیا تھا) سامنے آ گیا ہے۔ اس پر ایک معمار

دبقیرہ حاشیہ یہ ایک قیامت ہے۔ جو ملک قیامت کے منکر ہیں۔ وہ اب دیکھ لیں کہ کس طرح ایک ہی
سیکنڈ میں ساری دنیا فنا ہو سکتی ہے۔ اور فرمایا۔ ہم صبح ہی مضمون لکھ رہے تھے۔ اور
ان الہام پر پہنچے تھے۔ جو باہرین احمدی میں صبح تھا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا
لیکن خدا سے قبول کرے گا۔ اور بڑے ذور آمد ملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرنے گا۔ ہم یہ افلاک لکھ رہے تھے
کہ اس کے پورا ہونے کے ثبوت کے وسیع کرنے کو تھے کہ یہ نذر زلزہ ہوا۔ یہ ایک ذور آمد مل ہے۔ اور
پینگوائن میں ملکوں کا نقطہ جمع ہے۔ جو عرب میں تین پر اطلاق پاتا ہے۔ اس واسطے خوف ہے کہ طاعون اور
زلزلہ کے سوائے خدا جانے تیسرا حلہ کونسا ہے جو ہماری سچائی کے ثبوت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ظاہر
فرمان ہے۔ (البدور سلبد بدید جلد نمبر ۱۰۰ ص ۱۰۰ پریم سن ۱۹۰۵ء)

”ٹکٹی سچائی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں یعنی میں غنودگی وقت آنے والا“ (حقیقۃ الہی ص ۱۰۰)
اس سے وہ منکر ہوئے۔ جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رہتے تھے۔ (مرتب)

آج گنتے ہی مجھے یقین ہو گیا کہ مولوی عبداللہ کی وفات قریب ہے اور میرے لئے آسمان پر ایک خاص فضل کا ارادہ ہے اور پھر میں ہر وقت محسوس کرتا ہوں کہ ایک آسمانی کشش میرے اندر کام کر رہی ہے یہاں تک کہ وہی اس کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ وہی ایک ہی رات تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے تمام وکال میری اصلاح کر دی اور مجھ میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہو گئی جو انسان کے ہاتھ سے یا انہی کے ارادے سے نہیں ہو سکتی تھی۔

مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عبداللہ فروری اس نور کی گواہی کے لئے پنجاب کی طرف کھینچا تھا اور اس نے میری نسبت گواہی دی اور اس گواہی کو جانک محمد رفیع اداؤں کے بھائی محمد یعقوب نے بھی یہاں کیا مگر پھر دنیا کی محبت ان پر غالب آگئی۔

اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھا لی جنتی کا کام ہے کہ مولوی عبداللہ نے میرے خواب میں ایک دعویٰ کی تصدیق کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اگر یہ قسم جھوٹی ہے تو اسے قادر خدا مجھے ان لوگوں کی ہی زندگی میں جو مولوی عبداللہ صاحب کی اولاد یا ان کے سرمد یا شاگرد ہیں سخت عذاب سے مار دے اور مجھے غالب کر دے اور ان کو شرمندہ یا ہدایت یافتہ۔ مولوی عبداللہ صاحب کے اپنے منہ کے یہ لفظ تھے کہ آپ کو آسمانی نشانوں اور دوسرے لوگوں کی تلوار دی گئی ہے اور جب میں دنیا پر تھا تو آپ پر رکھتا تھا کہ ایسا انسان خدا کی طرف سے دنیا میں بھیجا جائے گا۔ یہ میری خواب ہے۔

(نورول کبیر صفحہ ۲۳۳-۲۳۴ طبع اول - مدعا فی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۳-۲۱۶)

۱۸۷۸ء (تخمیناً) " اور اچھی دنوں میں شاید اس مات سے اول یا اس مات کے بعد میں نے کشتی مات میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی

ہے۔ اس نے مجھے ایک جگہ شاکر میری آنکھیں کھلی ہیں ان صاف کھلی ہیں اور میں اور کہ وہت ان میں سے پتلیک دی اور ہر ایک پتلیک اور کوتاہ بینی کا مادہ نکال دیا ہے اور ایک صفا نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا نکال دیا اور اس کے نیچے دبا ہوا تھا اس کو ایک پتلیک ہونے سے تارہ کی طرح بنا دیا ہے اور میں عمل کر کے پھر وہ شخص قائب ہو گیا

لے مولوی عبداللہ صاحب فروری کی وفات بروز منگل ۱۵ دسمبر ۱۹۱۹ء مطابق ۱۵ دسمبر ۱۳۳۸ء کو ہوئی۔ دیکھئے اشاعت نمبر ۱۱۱ جلد ۳ (مرقب)

لے یہ خواب تریاق مشکوب صفحہ ۱۵۱۹۲ - مدعا فی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۳-۲۱۶ میں مذکور ہے۔ (مرقب)

لے یسین جب رفاؤد کندہ بالاد و عیالات۔ (مرقب)

تذکرہ محمودی فالہامات صفحہ 24 طبع ۱۹۱۹ء مرزا آبادی

جلد ۱۰ صفحہ 402

وَقَدْ أَتَيْتُكَ عَجَبًا

یہ سچا واقعہ ہے کہ میں نے اس وقت کو دست کر میں گئے تب نہیں ہی ان کی طرف رجوع کروں گا انہی
 قبیلہ سے ہیں جس کو وہ بھیڑیوں کے لئے ہم نے ہدایت کو اس کی دیا اور بعض وہ ہیں جن پر عذاب ثابت
 ہے مگر وہ نہیں سمجھتے تو ان کو کھڑا ہے اور وہ بیچارہ ہیں ہے اور اس کا ٹکڑا بہت بڑا ہے اور تجھے
 شکر دینا چاہئے کہ میں نے یہ سچا واقعہ ہوا کہ آپ سے ان کو کہہ کر اسے عفو میں شامل توں میں سے ہوں
 اور یہ سچا واقعہ ہے کہ میں نے انہیں ان کے ہر طرف اور خود انہیں میں نے اپنے نشان دکھائیں گے
 محبت تمام کیا ہے کہ اسے کھانے کا کھانا ہوا کہ خدا تم میں فضل کرے گا وہ کسی جھوٹے وعدے سے بڑھنے والے کا ہونا
 نہیں ہوتا چاہئے ہی کہ شکر تو ان کے لئے کرنا چاہئے مگر خدا نے آپ کو اسے گا اگر وہ شکر کرے کہ اسے ہی کریں۔ چہارا
 ماٹھی ہے کہ یہ سچا واقعہ ہے پر اس سے متعلق کریں اور دشمنوں کو کھانے کے کھانے کریں اور فرعون اور ہامان اور
 ان کے لشکر کو بھی کھانے میں سے کھانے میں ہوتے تھے ان کو تیرے پر مستط کیا اور سندھیل کو تیری بات
 سے غمگین کیا اور تخت کھانے میں تجھے مل گیا تو ان کی باتوں سے کہ تم نہ کر تیرا بت گمان میں ہے۔ وہ خدا جو
 وہاں ہے وہ اپنے خلیفہ سلطانی کے لئے منجہ دیں ان کو کتاب ہے کہ ان کو ایک تکبیر دیا جائے گا اور خیر سزا
 علم و مصلحت اس کے ہوتے ہوئے یہاں گے اور یہاں اپنے نیت کے لئے سزا دینی ہو جائے گی یہ خدا تعالیٰ کا
 فضل ہے تو اس کا شکر کرنا چاہئے۔ (الحق نمبر ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷)

۱۵۱

جب ساری کتب میں صاحب نے ہر جگہ سے گزرنا فرمایا اور لوگوں کو بھر گایا کہ یہ مسلمان نہیں ہیں ان کے
 ہاتھ سے دست نہیں اور ان کو سلطان کے قریب لائیں اور یہ ہونے دیا جاوے۔ اس وقت چونکہ انہیں دھواوت
 بڑھ گئی تھی یہ کہتا ہے ان وقت میں نے کشتی میں دیکھا کہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی
 شکل پر ایک شخص بیٹا ہے مگر مجھ سے تو اسے معلوم کیا گیا کہ بیٹا ہے میں نے کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو اس نے
 کہا

حَدَّثَنَا مِنْ خَشْرَةِ الْوَقْرِ

میں وہاں بارہ سے آیا ہوں میں نے کہا کہ میں نے اس نے کہا کہ بت سے لوگ تم سے آگے ہو گئے ہیں اور تمہاری
 طاقت میں بڑھتے ہاتھ میں یہ ہے یہ ہے کیا ہوں میں نے اس کو کہا کہ ایک بات کہنی چاہی۔ جب وہ آگ
 ہوا تو میں نے کہا کہ لوگ تو مجھ سے گھبرائے ہیں مگر کیا تم ہی آگے ہو گئے ہو؟ اس نے کہا نہیں ہم تو تمہارے
 ساتھ ہیں۔ مگر یہی بات کہنے میں پہنچا ہے۔
 (الحق نمبر ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰)

ہے جس کو صحیح اور ایسا ہے فرمایا۔
میں نے ان کے واسطے رات دعا کی تھی۔ دیکھا کہ مولوی نور الدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے
بیٹھے ہیں اور رو رہے ہیں۔

فرمایا: ہمارا تجربہ ہے کہ خواب کے اندر رونا اچھا ہوتا ہے اور میری رائے میں طیب کاروانا مولانا
صاحب کی صحت کی نشارت ہے۔“

(بد جلد نمبر ۲۲ مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ اکمل جلد ۹ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)
(ب) ”ایک خواب میں اُن کو دیکھا تھا کہ گریاوہ صحت یاب ہیں مگر خواب میں تعبیر طلب ہوتی ہیں...
... خوابوں کی تعبیر میں کبھی موت سے مراد صحت اور کبھی صحت سے مراد موت ہوتی ہے اور کئی مرتبہ خواب
میں ایک شخص کی موت دیکھی جاتی ہے اور اس کا تعبیر زیادت عمر ہوتی ہے۔“
(تذکرہ حقیقۃ الہی صفحہ ۲۹۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹)

۱۱ اگست ۱۹۰۵ء ”رُوپا۔ دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چابیاں ہیں۔ ایک صندوق کو کھولنے کا ارادہ

فرمایا۔ اس میں شکرہ مل مشکلات کی طرف ہے۔“
(بد جلد نمبر ۲۲ مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ اکمل جلد ۹ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

۱۱ اگست ۱۹۰۵ء ”ایک عورت مر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَيْہِ رَاجِعُوْنَ“
(کتاب النملات حضرت سید مولانا علیہ السلام صفحہ ۱۶۱)

۱۱ اگست ۱۹۰۵ء ”ناز پر رہے تھے اور فاتحہ کے بعد سورۃ والحصر پڑھنا تھا۔ اتنے میں
غٹو کی جھوک سے سورۃ والحصر کی جگہ بڑے زور سے زبان پر یہ سورت بطور التمام جاری ہوئی:

اِنَّ اَجَلَ لَعَسَا لِلّٰہِ وَاَلْفَجَحِ“
(بد جلد نمبر ۲۲ مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ اکمل جلد ۹ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

۱۱ اگست ۱۹۰۵ء (الف) فرمایا: ”نصف رات سے فجر تک مولوی عبدالکریم کے لئے دعا کی

کہ میں مولوی صاحب کو شکر اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ترجمہ)

۴۴۳

گئی صبح کی نماز کے بعد جب سورا تو یہ خواب آئی..... میں نے دیکھا کہ جبرائیل منور ہی میرے پاس آیا ہے اور وہ ایک کاغذ پیش کر کے کتاب ہے کہ اس کاغذ پر میں نے مالک سے دستخط کیا ہے اور جلدی جانا ہے میری صورت سخت بیمار ہے اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں۔ دستخط نہیں ہوتے۔ اس وقت میں نے جبرائیل کے چہرے کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت کج ہرٹ اس کے چہرہ پر شپک رہی ہے میں نے اس کو کہا کہ یہ لوگ روکے ہوتے ہیں نہ کسی کی سپارش نہیں اور نہ کسی کی شفاعت میں تیرا کاغذ لے جاتا ہوں۔ آگے جب کاغذ لے کر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مشن ہال نام جو کسی زمانہ میں بٹاکہ میں اکثر اسٹنٹ تھا کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا ہے اور گداؤں کے ملکہ کے لوگ ہیں میں نے جا کر کاغذ اس کو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پورا دوست ہے اور واقعہ ہے اس پر دستخط کرو۔ وہ اس نے پورا مال لے کر وقت لے کر دستخط کر دئے۔ پھر میں نے واپس آ کر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا جو وہاں ہوش ہے پھر وہاں ہی دستخط لے لے میں اور پوچھا کہ جبرائیل کمال ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں باہر گیا ہے۔ بعد اس کے آگے کھل گئی اور ساتھ پھر غنوی کی حالت ہو گئی۔ تب میں نے دیکھا کہ اس وقت میں کتابوں مقبول کو بلاؤ اس کے کاغذ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

یہ جو مشن ہال دیکھا گیا ہے وہ ایک طرح طرح کے تشکات اختیار کر لیا کرتے ہیں مشن ہال سے مراد ایک فرشتہ تھا منور ہی سے مراد ہے کہ منور عربی میں بی بی کو کہتے ہیں اور علم تعمیر کی زندگی ایک سیدھی کا نمونہ ہے۔ جبرائیل منور ہی سے مراد ہوتی، وہ جبرائیل جو بیمار ہے فرمایا۔ طبی کو ظاہری لگتا ہے ایک ہاں کے دریا لگ کر پردہ میں ہے جب تک وہاں دستخط نہ ہو کچھ نہیں ہوتا۔

(ب) فرمایا۔ "مولوی صاحب کی زیادہ عیالات کے وقت میں بہت دعا کرتا تھا اور بعض نقشہ مرستہ آگے ایسے آئے جن سے نا اُمیدی ظاہر ہوتی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا موت کا وقت ہے..... یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بشارت نازل کی، اور جبرائیل منور ہی والا خواب میں لے دیکھا جس سے نہایت درجہ غمناک دل کو تشفی ہوئی..... اس صاف میں میں نے ایک شفاعت کی تھی جیسا کہ خواب کے الفاظ سے بھی ظاہر ہے کہ شخص میرا دوست ہے خدا کی قدرت اور اس کا عالم انبیا ہوتا ظاہر ہوتا تھا کہ مولوی صاحب پانچ گئے خدا کی کتب میں نبی کے ہفت ائمت کو عزت کا نہا ہے جیسا کہ قرآن فرماتا ہے ایک جگہ نیک بندوں کی تشبیہ فرماتا ہے عزت سے دی گئی ہے اور دوسری جگہ قرآن کی پیروی سے مشابہت دی گئی ہے۔ بائبل میں مسیح کو دونا اور ائمت کو دوسری شمار دیا ہے اس کو وزیر ہے کہ ائمت کے واسطے نبی کی ایسی ہی اطاعت لازم ہے جیسا کہ عزت کو مرد کی اطاعت کا حکم ہے۔ اسی واسطے ہماری دنیا میں جبرائیل نے کہا کہ میری پیروی جیسا ہے۔ جبرائیل ہی کا نام ہے قرآن میں نبی میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام جبرائیل ہے جس نے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۸۶۹ء سے قبل مولانا بخش صاحب نے بیان کیا کہ حضرت سید محمود علیہ القلوة والسلام نے فرمایا۔

”بڑے مہیا صاحب پر ایک مقدمہ تھا میں نے دعا کی تو ایک لڑشتہ مجھے خواب میں ملا جو چھوٹے لڑکے کی شکل میں تھا میں نے پوچھا تمہارا کیا نام ہے؟ وہ کہنے لگا میرا نام حفیظ ہے۔ پھر وہ مقدمہ رفع دفع ہو گیا۔“ (الحکم جلد ۲۸ نمبر ۱۴ ص ۱۱۱ پر علی شمس ۱۹۳۵ء صفحہ ۱۴)

۱۸۶۹ء (تقریباً) میاں امام اللہ بن صاحب سیکھوان نے بیان کیا۔

حضرت سید محمود علیہ السلام نے جو نو ماہ کے روزے رکھے اس دوران میں جو دُعا یا وکثوف ہوئے ان کا ذکر فرماتے ہوئے حضور نے ایک دفعہ فرمایا۔

”جب کئی تین ماہ کے قریب پہنچا تو ایک شخص رُخا تھا اور حسین، رنگ سُرخ میرے سامنے یہ الفاظ آتے تھے قدرت، قدرت، قدرت۔“

از جہت روایات صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۹۔ الحکم جلد ۲۸ نمبر ۱۴ ص ۱۱۱، اگست ۱۹۳۵ء صفحہ ۱۶

۱۸۸۲ء میاں عبدالقادر صاحب سوری نے بیان کیا۔

”جب میں ۱۸۸۲ء میں چلے پہل قادیان آیا تو اس وقت..... میری ایک شکوی ہو چکی تھی اور دوسری کا خیال تھا جس کے متعلق میں نے بسن غویں بھی دیکھی تھی میں نے ایک دن حضرت صاحب کے ساتھ ذکر کیا۔..... آپ نے میرے سامنے محمد یوسف صاحب مرحوم کو..... خط لکھا اور اس میں تحصیل کے نام بھی ایک خط ڈالا

کہ میں حضرت سید محمود علیہ السلام کے والد ابو حضرت میرزا غلام نقی صاحب مرحوم و حضور۔ (رقب)

میں یہ بزرگوں نے لائبریری میں دیکھی اور یہاں میں محفوظ ہے۔ (رقب)

میں انگریزوں کے ہاں اس نام کا ذکر بھی ساتھ ہی درج ہے جو یہ ہے؟ ”تم کو قدر والا کیا تمہ کو قدر والا کیا تمہ کو قدر والا کیا؟“ یہ بھی ایک کثرت تھا۔ ممکن ہے کہ وہی کثرت میں غلطی ہو اور اصل لفظ و کثرت ہو جس کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے اور کثرت کا معنی سوا کثرت ہو گیا ہے۔ بقا کے معنی قدرت و حکمت کے ہیں۔

یہ حوالہ صفحہ 404 پر درج ہے

تذکرہ محمودی والہامات صفحہ 643 طبع چہارم از مرزا قادیانی

نویا میں فرشتے دیکھنا
 فرشتوں پر ذکر پڑا کہ یہ خواب میں ہمیشہ خوبصورت لڑکوں کی صورت
 شکل میں نظر آتے ہیں۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے چند
 ایک سابقہ دنیا بیان فرماتے ہیں کہ ہم اس بزرگ دعا کرتے ہیں کہ ان میں سے ہر کوئی مشائخ میں ہوا
 قراب ہو جائے۔

(۱)

ایک فرشتہ ایک چوتروہ پر بیٹھا ہے اور ایک عیب دہنی بن کی شکل میں چمکتی ہوئی اس کے اتریں
 ہے وہ دہنی بہت ہی عمدہ اور عالی قسم کی نظر آتی ہے۔ مجھے وہ دہنی دے کر کتاب ہے کہ یہ تمہارے لیے ہے
 تمہارے ساتھ کہندے ہیں کہ یہ ہے اس دنیا کو عرصہ قریباً ۲۰ سال کا ہو گیا ہوگا۔

(۲)

نہریا :

ایک فرشتہ کو میں نے ۲۰ برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا اور اس کی شکل بامریزیوں کے تھی اور میری
 کرسی لگاتے ہوئے بیٹھا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں اس نے کہا۔ ہاں میں
 دلہنی آدمی ہوں یہ دنیا کرتی وہ برس کا ہوگا۔

ملاوت احمد می ہے کہ جب اہلسنی

ربوع کا صحیح وقت نزول بلائے پہلے ہوتا ہے ان کے زمانہ میں ہوا اور وہ گنبد

جاد سے اور اس شان میں کوئی ربوع خدا تعالیٰ کی طرف تشریف لایا اور اہلسنی سے نہ کیا ہو کہ پھر عزتوں کے
 میں مادی بلا شد چھاتا اس کے کام نہیں کیا کہ یہ تو وہی فرعون کی مثال ہوتی کہ جب لب نے لگا لگا کہ
 اب میں موسیٰ اور ہارون کے خدا پر ایمان لایا۔ شکل یہ ہے کہ ڈیڑھ اداوں کو ان کے اپنے سلسلوں اور پیروں

۱۰ الحکد سے + ان سلسلوں کی زیاد سے پہلے میں نے دیکھا جب ہوا صاحب نے

ہوتے ہیں میں اہل مکہ اور ہمدان احمدانہ میں ایک سالانہ میں بیٹھا ہوں۔ مغربی کو طرفی سے ایک کتبہ
 پڑش حضرت نکل اور بے گنہ کی۔ میں اس مگر سے ہانے کو تھی مگر تیرے واسطے گئی۔

جوان حضرت اگر خواب میں دیکھی جاوے تو اس سے ملو تو دنیا کے اقبال اور فتوحات ہوتے

ہیں خواہ کسی قوم کی ہو۔

الحکد جلد نمبر ۲۲ صفحہ ۲۲ نمبر ۲۰ جولائی ۱۹۹۲ء

منزلت امام

۴۸۳

راہب عیسائی ہیں کے مرتبہ کے بعد اکثر ایسے ہی تھے۔

چھٹے کشوت اور الہیات کا سلسلہ ہے جو امام الزمان کیلئے مقرر ہی ہوا ہے۔ امام الزمان
 کو زیادہ الہیات کے مذاق سے علم اور حقائق اور صاف پانچ کے الہیات اور ان پر
 قیاس نہیں ہوتے کیونکہ کیفیت حرکت میں اس قدر ہوتے ہیں جس سے بڑھ کر انسان کے لئے
 ممکن نہیں۔ امام کے ذریعے علم کتبے میں اور ان صفت معلوم ہوتے ہیں اور دینی عقیدے اور
 مستحکم عمل ہوتے ہیں اور ان کی ہر ایک بیگونیوں پر حقائق کو اصل پر اثر ڈال سکیں ظاہر ہوتی ہیں
 غرض ہر ایک امام الزمان ہوں ان کے کشوت اور الہیات صحت ذاتیات تک محدود نہیں ہوتی۔ بلکہ
 تصور دین اور تقویت ایمان کیلئے نہایت مفید اور نیک ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ان کو نہایت
 معافی سے نکال کر پورا ان کی دعا کا جواب دیتا ہے۔ اور یہ اوقات سوال اور جواب کے ایک سلسلہ
 مستعد ہوں ایک ہی وقت میں سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے
 بعد جواب ایسے مستعدانہ زیادہ فصیح الہام کے پیرایہ میں شروع ہوتا ہے کہ صاحب الہام خیال
 کرنا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اور امام الزمان کا ایسا الہام نہیں ہوتا کہ جیسے ایک
 کلمہ آواز پر ہر ایک کلمہ بھی ایک ہاتھ اور بھاگ جاتے اور معلوم نہ ہو کہ وہ کون تھا۔
 اور کہیں گیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ ان سے بہت قریب ہوتا ہے اور کسی قدر پر وہ اپنے پاک اور
 روشن چہرہ پر سے جو نور شخص پر آتا ہے اور یہ کیفیت دوسروں کو میسر نہیں آتی۔ بلکہ خدا
 بے انتہا اپنے تئیں ایسا پالتے ہیں کہ گویا ان سے کوئی ٹھٹھ کر رہا ہے اور امام الزمان کی الہام
 چٹکوتیں اور دلالت العیب کا مرتبہ کہتے ہیں یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے بطن میں کر لیتے
 ہیں۔ جو ہر ایک حد گزرتے کہ بطن میں کرنا ہے اور وقت اور مکان سے اس لئے ان کے الہام
 کو یا ہوتا ہے کہ ان کے پاک الہام شیطان الہام سے مشتمل ہیں اور ان میں پختہ ہو سکیں۔
 واضح ہے کہ شیطان الہام ہونا ہے اور بعض تمام ملک لوگوں کو ہٹا کرتے ہیں۔ اور
 حدیث انفس میں ہوتی ہے جس کو اختلاف اسلام کہتے ہیں۔ اور شخص میں سے انکار کرے۔ وہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَدِیْقِیْهِ مُحَمَّدٍ
 وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ۔

بعد خدا واضح ہو گیا جس سے ہر ایک کو لگنے لگے کہ یہ صورت میری ہے کہ اس وقت میں
 جس طرح اور صدی طرح کے قتلے ہو رہے ہیں اور یہ بھی ایک رنگ قتلے ہو گیا ہے
 کہ اکثر لوگ اس بات سے بے خبر ہیں کہ اس دنیا میں کس حالت میں کئی قتلے یا الہام ہوا کرتا ہے
 یہ لوگ حالتوں میں یہاں پر کئی قتلے ہوتے ہیں اور کئی قتلے ہوتے ہیں اور کئی قتلے ہوتے ہیں
 یاد رکھنا چاہیے کہ شیطان انسان کا سخت دشمن ہے اور شیطان کی طرف سے قتلے ہو کر چلنا
 چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا
 ایک الہام ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا
 بات بتا کر دیکھنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا

جو جس طرح ایک قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا
 کہ کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا
 روشن حالت میں کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا
 ہیں کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا
 پھر یہ قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا
 قتلے کے کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا
 کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا
 اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا چاہتا ہے اور کئی قتلے ہو کر چلنا

چند رقم 408,407 ۴۰۸,۴۰۷
 حیدرآباد 3 مئی 22ء 3 مئی 22ء

میں آئینتِ ڈالنا ہے اور یہ بالکل غیر مستعمل اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان کو کوئی
 پروردگار اللہ اس کو کسی اور زبان میں جو میں کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں طبیعتِ مالا
 لیاقت ہے اور ایسے اللہ اللہ سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی بوجھ سے بالاتر ہے پس جب کہ بوجیب
 اصولی اور بوجیب کے وید کے دشمنوں کی زبان ویدک سنسکرت نہیں تھی اور نہ اس کے
 پوتے اور بچے پر قادر تھے اور پھر خدا کا ایسی بیگانہ زبان میں ان کو اللہ اللہ کرنا اور وہ نہ تھے
 تو ان کو اپنی تعلیم سے محروم رکھنا تھا اور اگر کہو کہ خدا ان کو ان کی زبان میں بھجادیاتھا کہ ان
 جہانوں کے یہ معنی ہیں تو اس صورت میں پر میٹر کا یہ عہد بجال نہیں رہا کہ انسانی زبانوں
 میں اس کو لانا لازم ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ ان نہایت کچی اور خام باتوں کے پیش کرنے
 سے تعلیموں کو فائدہ کیا ہے کیا جو کہ انسان کا ہے وہ سب کچھ پر میٹر کا نہیں ہے تو پھر کوئی
 پر میٹر کی جنگ موت ہے کہ انسان کو اس کی زبان میں بھجادیات کیا ہوا تھا ہمارے
 ہمارے زبانوں میں ہی نہیں سنتا۔ پھر سب کہ ہمارے زبانوں میں ہی ہمارے ایمان تھے سے اس
 کی شان میں کہ فرق نہیں آتا پھر ہمارے زبانوں میں ہی ہمیں کوئی راہِ راست بھانے سکیں
 اس کی شان میں فرق آئے گا۔

پس یاد رکھنا چاہئے کہ قدیم سنسکرت اللہ کے موافق تو یہی عادت تھی ہے کہ وہ ہر ایک
 قوم کے لئے اس زبان میں ولایت کرتا ہے لیکن اگر کوئی زبان ایسی ہو کہ ہم کو خوب یاد ہو اور
 گریہ اس کی زبانوں کے علم میں ہو تو بسا اوقات ہم کو اس زبان میں اللہ اللہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ
 قرآن شریف کے بعض الفاظ سے پسند ملتی ہے کیونکہ اول قرآن شریف قریش کی زبان میں ہی
 نازل ہوا شروع ہوا تھا کیونکہ اول مخاطب قریش ہی تھے مگر بعد اس کے قرآن شریف میں
 عرب کی اور اور زبانوں کے بھی الفاظ آگئے ہیں اور ہر ایک جو قرآن شریف کے سیر و رہی
 بعد ہمدی شریفیت کی کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے قرآن شریف ہے۔ اس لئے ہم خدا تعالیٰ
 سے کہہ سکتے ہیں اللہ اللہ ہاتھ ہیں تا وہ اس بات کا نشان ہو کہ جو کچھ میں تمنا ہے وہاں سنسکرت

فصل سوم

۲۳۵

لکھا ہوں اور سلسلہ عبارت میں بعض ایسے الفاظ کی حاجت پڑتی ہے کہ وہ مجھے معلوم نہیں ہیں
 تب ان کی نسبت خدا تعالیٰ کی وہی رہنمائی کرتی ہے اور وہ لفظ وہی متلو کی طرح زور دے کر کہنے کے دل
 میں ڈالتا ہے اور تریاویں پر جاری کرتا ہے اور اس وقت میں اپنی حس سے غائب ہوتا ہوں۔ مثلاً عربی
 عبارت کے سلسلہ تحریر میں مجھے ایک لفظ کی ضرورت پڑی ہے ٹھیک ٹھیک ایسی ہی حال
 ہے جو مجھے معلوم نہیں اور سلسلہ عبارت اس کا محتاج ہے تو توئی القوم دل میں وہی متلو کی طرح
 لفظ صاف ظاہر کیا جس کے معنی ہیں ایسی ہی حال۔ یا مثلاً سلسلہ تحریر میں مجھے ایسے لفظ کی ضرورت
 جوتی جس کی معنی ہیں غم و غصہ سے چُپ ہو جانا اور مجھے وہ لفظ معلوم نہیں تو توئی القوم دل پر دھونڈتی
 کہ وجوہ۔ ایسا ہی عربی فقرات کا حال ہے۔ عربی تحریروں کے وقت میں صراحت سے لکھتا ہوں
 وہی متلو کی طرح دل پر وارد ہوتے ہیں اور یہ کہ کوئی قریشی ٹھیک کاغذ پر لکھے ہوئے وہ فقرات
 دکھائی دیتا ہے اور بعض فقرات آیات قرآنی ہوتے ہیں یا ایسے مشابہ کہ قوس سے تعریف سے لے کر
 اوقات کے تذکرے بعد پتہ لکھتا ہے کہ فلاں عربی فقرہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے برنگ ہے اور احاطہ ہوتا
 وہ فلاں کتاب میں موجود ہے چونکہ ہر ایک چیز کا نام لکھنے والے سے یہی اختیار لکھتا ہے کہ کوئی
 عمدہ فقرہ کسی کتاب کا یا کوئی عمدہ شعر کسی دیوان کا بطور ہی میرے دل پر نازل ہو گیا ہے یا تو ایسے عربی
 کے متعلق بیان ہو کر اس کی زیادہ تعجب کی جائے کہ بعض ایہا بات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے
 ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں ہے مگر وہی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ ایسا کہ ایسا کہ
 میں کہے تو وہ لکھا لکھا گیا ہے اور مجھے اسی خدائی قسم ہے جس کے ہاتھ میں تیری زبان ہے کہ یہی طلت اللہ
 میرے ساتھ ہے اور ان نشانوں کی قسم میں ہر ایک نشان پر جو مجھے دیا گیا ہے وہ مختلف تیری زبانوں میں
 میرے پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور میرے خدا کو ان کے بھی پورا نہیں کہ کوئی گروہ میرے پر ظاہر
 القاد ہے وہ اس عربی یا انگریزی یا سنسکرت کی کتاب میں ہے جو کہ کوئی غیب میں ہے جو کہ کوئی
 قرآنی شریف میں ہے کہ تو یہ کہتے ہیں کہ ان کے انوکھے غیب میں ہے اور ان کے انوکھے غیب میں
 علیہ وسلم کیلئے علم غیب تھا کہ یہ ہیں کیلئے تو غیب نہ تھا ہے بلکہ یہ ہے کہ جو جس کی زبان

۵۹

خاتمہ ہو جاتا یا اگر خدائے تعالیٰ صلیب و قتل پر رات اور دن اور سورج اور چاند اور چوہ اور اہل کو خدمات مقررہ میں نہ لگاتا تو تمام سلسلہ عالم کا ریم بریم ہو جاتا۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے آپ اشارہ فرما کر کہا ہے۔ **اَمْ يَتَذَكَّرُونَ اَفَلَا يُعْقِلُونَ**۔ **كَذِبًا قَالُوا يَنْشَاءُ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَى قَلْبِكَ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحْيِي الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ اِنْ كُنَّا عَلَيْهِ بِذَاتِ الْحُدُودِ۔ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا كُنْتُمْ اَوْادًا يَنْشُرُ بِحَمَّتِهِ وَهُوَ الَّذِي اَلْحَمِيدُ۔** (الجمہور نمبر ۲۵)۔
 یعنی کیا یہ تمہارے لوگ کہتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام نہیں اور خدا پر جھوٹ باندھا ہے۔ اگر خدا چاہے تو اس کا آترنا بند کر دے۔ پر وہ بند نہیں کرتا کیونکہ اس کی عادت ایسی پر جاری ہے کہ وہ احقاق حق اور ابطال باطل اپنے کلمات سے کرتا ہے۔ اور یہ

اپنے مثل و مانند چھتا تمام مخلوقات کے حجاب پر پیش کر رہا ہے اور بند آواز سے حل من معارض کا فائدہ بخار رہا ہے اور دقائی سخاں اس کے صرف دو تین نہیں جس میں کوئی تامل نہ ہو۔ بلکہ اس کے دقائی تو بجز خدا کی طرح پوشش مار رہے ہیں۔ اسی لیے اس کے مسائل کی طرح جہاں نظر ڈال سکتے نظر آتے ہیں۔ کوئی صداقت

کہ جسے پاس دلائل گواہی ہے۔ پس یہ تمہارا نہیں ہے۔ یعنی خدائے تعالیٰ کا تائیدات کہ اسے سارا فیصیحہ پر مطلع فرماتا اور پیش از وقوع پوشیدہ خبروں سے سنا اور دواؤں کو قبول کرنا اور مختلف زبانوں میں الہام دینا اور معارف اور سخاں الہیہ سے اطلاع بخشنا یہ سب خدا کی شہادت ہے جس کو قبول کرنا ایماندار کا فرض ہے۔ پھر بقیہ الہامات بالا کا یہ ہے کہ بہ تحقیق میزانت میرے ساتھ ہے وہ مجھ راہ بتلایگا۔ اے میرے رب میرے گناہ بخش اور آسمانی رحم کر ہمارت عاف ہے۔ اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔ جس دلائل باتوں کی طرف ہم کو جوتے ہیں ان سے اے میرے رب مجھے تدق بہتر ہے۔ اے میرے خدا مجھ کو میرے گناہ سے نہات قرش۔ اے میرے خدا اے میرے خدا آؤ نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

سہ الشوری : ۲۵ سہ الشوری : ۲۶

برائے حق اس مرتبہ

۶۶۲

اہلباب

منصب اسی کو پہنچا دیا کہ اس مرتبہ کو اس کی کو اظہار سے اور از لہ مرض اور استروا
 صحت پر وہی قادر ہے۔ پھر بعد اسکے بطور استدلال کے فرمایا کہ اللہ وہ ذات کامل البرکت
 ہے کہ اس کا قیام سے ہی قانون قدرت ہے کہ اس تک حالت میں وہ ضرور مہربان ہو گیا ہے
 کہ جب لوگ نا امید ہو چکے ہیں۔ پھر زمین پر اپنی رحمت پھیلا دیا ہے اور وہی کائنات
 اور ظاہر و باطن قابل تعریف ہے جس نے اپنی نہایت کو پہنچا جاتی ہے اور کوئی عیب
 کی نظر نہیں آتی۔ تو اس صورت میں اس کا یہی قانون قیام ہے کہ وہ ضرور عاجز نہیں

۵۵۲

ہیں جو اس سے بہرہ ہو۔ کوئی حکمت نہیں جو اس کے عیب بیان سے نہ لگی ہو۔ کوئی
 نور نہیں جو اس کی متابعت سے نہ ملتا ہو۔ اور یہ باتیں بلا شکت نہیں۔ کوئی ایسا امر نہیں
 جو صورت زہن سے کہا جاتا ہے بلکہ یہ وہ متفق اور برہمی الثبوت حقائق ہے کہ جو
 تیرہ سو برس سے برہم اپنی روشنی دکھاتی رہی آئی ہے اور ہم نے بھلائی خدا کی کو
 اپنی اس کتاب میں نہایت تفصیل سے لکھا ہے اور وقایع اور معارف قرآن کو اس قدر
 بیان کیا ہے کہ جو ایک طالب صادق کی تسلی اور تشفی کے لئے بجز عظیم کی طرح

۵۵۳

۵۵۴

تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔ یہ سب امور میں کہو اپنے اپنے اوقات پر پہنچا
 جن کا علم حضرت عالم الغیب کو ہے پھر بعد اسکے فرمایا ہوا شعنا نفسا۔ یہ دونوں فقرے
 شاید عبرانی ہیں لہذا ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں آئے۔ پھر بعد اسکے وہ فقرے
 انگریزی میں جن کے الفاظ کی صحت باعث معرفت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور عربی
 آئی کوڑو آئی شیل کو یوہ لارج پارٹی اوف اسلام۔ چونکہ اس وقت
 بیٹے آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی نہیں ہے اس لئے اسکے پورے پورے معنی آئے ہیں
 اس لئے بغیر معنی کے لکھا گیا ہے۔ پھر بعد اسکے یہ الہام ہے۔ یا عیسیٰ ابن مریم انا
 ذاقک الی ذوق مطہر الذین کفروا۔ الذین آمنوا الذین آمنوا الذین
 کفروا الی یوم القیامہ وثلاثہ وثلاثون لیلۃ وثلاثون لیلۃ

۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

یہ فقرہ ہے کاتب سے ماہین میں وہ گیا ہے۔ دہراہین احمدیہ حقہ بیہم ملک حاشیہ

ماہین احمدیہ صفحہ 557 معجم روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 1864 اور 1865
 یہ جگہ صفحہ 410 پر درج ہے

فصل سب

۴۶۷

۸۹

مخملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ سو ضرور ہے کہ یہ زمانہ گندہ جہالت کا ہے ہم اس دنیا سے کوچ نہ کریں جبکہ خدا کے وہ تمام وعدے پورے نہ ہوں جو شخص تارکی میں پڑا ہوا ہے اور اس سے بے خبر ہو کر خدا کا یقینی اور قطعی حکم بھی اس کے بندوں پر نازل ہو کر آتا ہو اور وہ خدا کے وعدے سے بے خبر ہے لہذا وہ اپنی طرح تمام دنیا کو سادس کے نیچے پامال دیکھتا ہو اور اس کا یہی عقیدہ ہوتا ہو کہ سادس اور انسانیت اس کا نام اور حدیث انفس کا اور کچھ نہیں اور غایت کا وہ قطعی طور پر نہ یقینی اور قطعی طور پر الہام الہی کا خیال دل میں آتا ہو مگر بھی ہم لکھ چکے ہیں کہ میں مل پر حقیقت آفتاب کی اپنی تہی فرماتا ہے اس کے ساتھ ظن اور شک کی تارکی ہرگز نہیں رہتی کیا ظن اور حقیقت کے ساتھ ظلمت رہ سکتی ہو پھر جس حالت میں موسیٰ کی مل کو بھی یقینی الہام ہوا جس پر یقین رکھ کر اس نے اپنے بچہ کو معصیت طاقت میں ڈال دیا اور خدا تعالیٰ کے نزدیک مجرم اور قتل مجرم نہ ہوئی تو کیا یہ آیت اسرائیل کے خاندان کی عورتوں سے بھی گئی گندی ہے اور پھر اسی طرح ہر دیکھ کر بھی یقینی الہام ہوا جس پر بھروسہ کر کے اس نے قوم کی کچھ پرواہ نہیں کی تو حیف ہے اس آیت مخدول پر جو ان عورتوں سے بھی کمتر ہے۔ پس اس صورت میں یہ آیت غیر الہام کا ہے کو ہوتی بلکہ شر الہام اور اجہول الہام ہوتی۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ نہیں تھا اور اس کو علم لدنی دیا گیا تو کیا اس کا الہام ظنی تھا یقینی نہیں تھا تو کیوں اس نے ہاتھ ایک بچہ کو قتل کر دیا۔ اور اگر صحیح ہے رضوان اللہ عنہم کا یہ الہام کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل دینا چاہیے یقینی اور قطعی نہ تھا تو کیوں انہوں نے اس پر حمل کیا پس اگر ایک شخص اپنی ذہنیاتی وحی سے منکر ہے تاہم اگر وہ مسلمان کہلاتا ہو اور پوشیدہ دھرتیا نہیں تو اس کے ایمان میں یہ بات داخل ہوتی چاہیے کہ یقینی قطعی مکالمہ الہیہ ہو سکتا ہے اور جیسا کہ امتناعی کو وہ یقینی پہلی آیتوں میں اکثر مردوں اور عورتوں کو ہوتی رہی ہے اور وہ بھی نہ تھے اس آیت میں بھی اور یقینی اور قطعی ہی کا وعدہ ضروری ہے۔ تاہم یہ آیت بھلے انفس الہام ہونے کے اعتراف ہم نہ ٹھہر جائے۔ سو خدا نے آخری زمانہ

اور وہ زجزا اور بیہشت اور دوزخ سب سچ ہے کیونکہ اگرچہ قصاصہ نقل کے طور پر تمام
اہل اسلام میں بات کو مانتے ہیں کہ خدا موجود ہے اور اس کا رسول برحق مگر یہ ایسے کوئی یقینی
بنیاد نہیں رکھتا جس لئے ایسے ضعیف ایمان کے ذریعے سے یقینی رنگ کے آثار ظاہر ہونا اور گناہ
سے سچی نفرت کرنا غیر ممکن ہے اور یہاں سے کہ اسلام پر تیرہ سو برس گزر گئے تمام معجزات
گذشتہ برنگ نقل اور قصص جو گئے ہیں اور قرآنی شریعت اگرچہ عظیم الشان معجزہ ہے مگر ایک
کمال کے وجود کو چاہتا ہے کہ جو قرآن کے انجازی جو اہر مطلق ہو اور وہ اس تلوار کی طرح ہے
جو وہ حقیقت بے نظیر ہے لیکن اپنا جو ہر دکھانے میں ایک خاص دست و بازو کی محتاج ہے۔
اس پر دلیل خاید یہ آیت ہے کہ لَا يَمَسُّكَ إِلَّا الْمَطَهَّرُونَ پس وہ ناپاکوں کے دلوں پر
میں وہ کے طور پر اثر نہیں کر سکتا بجز اسکے کہ اس کا اثر دکھانے والا یہی قوم میں ایک موجود ہوا
وہ وہی ہو گا جس کو یقینی طور پر نبیوں کی طرح خدا تعالیٰ کا مکالمہ اور مخاطبہ نصیب ہو گا۔ غرض تمام
برکات اور یقین کے حصول کا ذریعہ خدا کا مکالمہ اور مخاطبہ ہے اور انسان کی یہ زندگی جو
شکوہ اور شبہات سے بھری ہوئی ہے بجز مکالمات الہیہ کے جو شہ صافیہ کے یقین تک
ہرگز نہیں پہنچ سکتی مگر خدا تعالیٰ کا وہ مکالمہ یقین تک پہنچاتا ہے جو یقینی اور قطعی ہو جس پر ایک
مطمئن قسم کھا کر کہہ سکتا ہے کہ وہ اسی رنگ کا مکالمہ ہے جس رنگ کا مکالمہ آدم سے ہوا اور پھر شیث
سے ہوا اور پھر نوح سے ہوا اور پھر ابراہیم سے اور پھر اسحاق سے اور پھر اسمعیل سے اور پھر یعقوب
سے ہوا اور پھر یوسف سے اور پھر چار سو برس کے بعد موسیٰ سے اور پھر یسوع بن نوری سے ہوا
اور پھر داؤد سے ہوا اور سلیمان سے اور الیحد نبی سے اور دانیل سے اور اسرائیلی سلسلہ کے
آخر میں عیسیٰ بن مریم سے ہوا اور سب کے انم اور اکل طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سے ہوا۔ لیکن اگر کوئی کلام یقین کے مرتب سے کہتر ہو تو وہ شیطان کا نام ہے نہ ربانی۔
کیونکہ تم جانتے ہو کہ جب آفتاب طلوع کرتا ہے اور اپنی کرنیں زمین پر چھوڑتا ہے تو
اُس کی روشنی ایسی صاف دنیا پر پڑتی ہے کہ کسی دیکھنے والے کو اسکے نکلنے میں شک

محمد کو کہہ دیجئے کہ ہے مگر ہر خیریت ہے۔ اسی ہر یک تکلیف سے بچا آئیں۔
(دوسرے مشرقی بلادوں میں اس وقت تک کہ مروجہ عبادت نظام صفر ۱۲۲)

۲۶ اگست ۱۸۹۲ء " آج رات خواب میں دیکھا کہ کئی شخص کتاب ہے کہ لڑکے کہتے ہیں کہ
عید کی تو نہیں پر پرسوں ہوگی۔

معلوم نہیں کہ بعد پرسوں کی کیا تعبیر ہے۔
(مکتوب بہام حضرت غلیظہ علیہ السلام صفر ۱۲۲ء اور مکتوبات احمدیہ جلد ۱۱ نمبر ۱۱۲۲)

۱۸۹۲ء " غلیظہ سید محمد حسن صاحب وزیر مہتمم پشاور کسی بتلاؤ اور منکر اور غم میں مبتلا تھے۔ ان کی طوت سے
متوتر دکھا کی درخواست ہوئی۔ اتفاقاً ایک دن اللہ نام پڑا۔

" چل رہی ہے سیم رحمت کی + جو دکھا کیجئے جس بول ہے آج "
اس وقت مجھ یاد آیا کہ آج اسی کے لئے دکھا کی جائے چنانچہ مجھ کی گٹھ اور ان کو بذریعہ خط اطلاع دی گئی اور
توڑنے کے بعد انہوں نے اس بات کو سے رہائی پائی اور بذریعہ خط اپنی رہائی سے اطلاع دی۔
(ذوالحجہ ۱۲۱۵ صفر ۱۲۱۵ - روحانی خزائن جلد ۱۱ صفر ۱۲۱۵)

۱۸۹۲ء " میں نے اس کی وفات کے بعد اس کو ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ سیاہ کپڑے پہنے ہوئے ہے
(جو سر پہنچ گیا ہے اور جب سے قریباً سو قدم کے فاصلے پر کھڑا ہے اور مجھ سے سرو کے طور پر کچھ مانگتا ہے
میں نے خواب دیکھا کہ وقت گنگیلاب ہم میں اور تم میں بہت فاصلہ ہے تو ایسے تک نہیں پہنچ سکتا۔
(حقیقۃ الہی صفر ۱۲۱۵، ۲۹۶ - روحانی خزائن جلد ۱۱ صفر ۱۲۱۵)

۱۸۹۲ء " طوبیٰ لیمن سبق و سارہ
(آئینہ کلمات اسلم صفر ۲ - روحانی خزائن جلد ۱۱ صفر ۲)

۱۸۹۲ء " لَا حَظَّ الْإِنْسَانُ مَعَكَ - وَمَا شِئْتَ مَعَكَ مَشِيئًا - أَنْتَ مَبْنِيٌّ بِسَبْطِ نَزْلِهِ لَا يَبْلُغُ الْخَلْقُ
وَجَدْتُكَ مَا وَجَدْتُكَ - إِنِّي مُبْتَلِيٌّ مَنْ أَرَادَ إِعَانَتَكَ وَإِنِّي مُبْتَلِيٌّ مَنْ أَرَادَ إِعَانَتَكَ

کہ میری اس طرح سے نصیبی ہوگی۔ (مترجم)
کہ اگر تم کو نصیبی ہوگی جس طرح کہ تم کو نصیبی ہوگی اس پر عمل پیرا رہو۔ بہت ہی خوش نصیب ہے۔

میرے اس لڑکے کو اس کی موت کا صدمہ پہنچا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۳۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۳۳)

۱۸۸۳ء "ہمارے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کی وفات سے ایک دن پہلے امام ہوا۔
"جسارہ"

اور میں نے اس امام کی بہت لوگوں کو خبر دے دی چنانچہ دوسرے روز بھائی صاحب فوت ہوئے۔
(نزل ایسج صفحہ ۲۱۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۳۳)

دسمبر ۱۸۸۳ء "اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ امام ہوئے ہیں..... اور وہ کلمات یہ ہیں۔

پریشین۔ مگر۔ براٹوس یا پاپٹوس

یعنی پڑٹوس لفظ ہے یا پاپٹوس لفظ ہے یا بحث شرف امام دریافت نہیں ہوا اور مقررہ لفظ ہے یا جس
براٹوس اور پریشین کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں؟ پھر دو لفظ آویں۔
مَوْتِیْنَا نَحْنَا

معلوم نہیں کس زبان کے ہیں اور انگریزی یہ ہیں۔ اول عربی فقرہ ہے۔

يَا اُدُوَّ عِيَالِ الْاِنْسَانِ رِنَقًا وَاِخْتَانًا

یوٹسٹ ڈو وہاٹ آئی ٹوڈے۔ تم کو وہ کہنا چاہیے جو میں نے فرمایا ہے۔

۱۔ خاکسار ترقیب کے معنی کہنے پر حضرت صاحبزادہ مولانا بشیر احمد صاحب نے حضرت مولانا انیس سے دریافت کیا کہ مولانا
صاحب کی وفات کس سنہ میں ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا کہ میری شادی سے دو برس پہلے ہوئی تھی، ایک سال قبل ان کی وفات ہو
چکی تھی۔ نیز کتاب پنجاب میں بھی سنہ وفات ۱۸۸۳ء ہی لکھا ہے۔

۲۔ (۱) یہ ایک عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں نباتات کے فروا کہ یا سبب الخلق بعد وانا لا نعلمہ اس سے لگتا
ہے۔ (۲) البدر جلد ۱ نمبر ۱ پرچہ ۱۹۴۷ء صفحہ ۱۳۲ (۳) پرچہ ۱ نمبر ۱ میں امام صاحب اور امام انیس میں ایک ٹوکھی
جسٹے لکھی ہے کہ بعض مخالف کے ہاں کہ نہیں کہ فرقہ بندی میں کیا گیا ہے کہ بعض کے خیال میں انسانانہ عظمت کہہ نہیں بتایا کہ
نہان کے فرقہ بندی کو اختیار کیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعض بزرگانہ گریہ و زاری کے تحت نہیں پڑے اس کا نظریہ تو شرف
پرست ہاں ہے۔ شکر باریت بن خذیب تفسیر میں انسانی فرقہ بندی کو مذکور ہے۔ (۴) حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۳

جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۳۳

You must do what I told you. ۳

ان نجوم نے اس میں سے بے خبری..... ثابت ذکر ہے..... اس کے متعلق قطعاً اور یقینی طور پر کچھ کہنا اور کچھ
سننا اور پیشہ کرنا امام ہونا

بر مقام فلک شہ یابت + گامیہ سے وہم دار عجیب

بعد ۱۱۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں نہیں جانتا کہ گیارہوں دن میں یا گیارہاں ہفتہ یا گیارہاں مہینے یا گیارہاں سال بھر
جو مال ایک لاکھ میری بریت کے لئے اس مدت میں ظاہر ہوگا؟

(ان میں فیروز صفحہ ۱۱۱ شہید۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۴۵)

(ب) بر مقام فلک شہ یابت + گامیہ سے وہم دار عجیب

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری مثال اب آسمان پر پہنچ گئی ہے اب نہیں، اگر تجھے کوئی امتیاز و شایستگی دلا تو تجھ
مت کہ میری شایستگی اور بریت کے خلاف نہیں، بعد ۱۱۔ انشاء اللہ فرمایا اس کا تقسیم نہیں ہونگا کہ ۱۱ سے کیا بڑھ
ہے گیارہ دن یا گیارہ ہفتہ یا گیارہ مہینہ یا گیارہ سال کا دکھایا گیا ہے؟

(الحکم جلد ۱ نمبر ۴۵ صفحہ ۱۷ اور نمبر ۱۱۱ صفحہ ۱۷)

۱۔ الحکم جلد ۱ نمبر ۴۵ صفحہ ۱۷ اور نمبر ۱۱۱ صفحہ ۱۷ میں اس کی تاریخ اور بر وقت شب لکھی ہے (مرتب)
۲۔ انوشہ مرتب، بعد میں جن کو کج سوچ و غلط عقوۃ و تسلیم پر اس کا شکوک ہو گیا کہ یہ امام ہو گا تو اس کے بعد سے میں
بے چین ہوا، حضرت خیرت علیہ السلام کے ہاشمیہ میں تر فرماتے ہیں: "ابو ہانی بنی مہدی صاحب گیارہ ہفتہ یا گیارہ سال کے ہونے کے
بعد اس کی حالت پاک کئے گئے اور اس میں اس کی شہادت ہے۔ یہ بر مقام فلک شہ یابت گامیہ سے وہم دار عجیب
بعد گیارہوں میں سے معلوم ہوا کہ یہ صاحب بالائے سب برتو اور ان کے بعد وہ ان میں تاج پورے سے ہے اور ہے؟

ترجمہ: اولی ما شبہ علیہ علیہ ۱۱۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۱۵۱

پھر اس میں پیش گوئیوں نے ان کو مدعا سے ہٹا کر ان کی حقیقت کے مطابق تسلیم اور توجہ پائی اور ان میں سے ان کی
کہتے اور ان کو چھوڑا کہ نہیں، اس وقت پر اس پیش گوئی کا ایک نندہ صحیح صحیح صورت حاصل ہوا اور آقا اللہ کے
میں پھر وہاں پہنچے حضرت صلوات کے اس میں ایک کج برتو کا بیان ہے کہ وہ کہتے ہوئے فرمایا:

"جب جن کو کج سوچ و غلط عقوۃ و تسلیم کے اہل ان کے مصلحت سے نہیں لے سکا کہ وہی برتو تین ہے اور
نفسد کیا گیا کہ وہ تین چھوڑ دیا پہنچے تو اس وقت وہ ہر قسم کی گامیہ کو کس طرح ٹرانسپیرٹ کا انتظام کیا جائے لیکن
دن میں ایک کوئی جو بھلا گیا اور اب بھی تو یہ حکومت کو تقسیم کرنا نہیں چاہتا کہ اسے چھوڑ کر ہے اس کے خلاف
نہیں بل کہ تینوں میں وقت سوکھ کج سوچ و غلط عقوۃ و تسلیم کے اہل ان کے مصلحت کا مصلحت کا مصلحت کرتے ہوئے ہے
ایک امام نکرانہ بعد گیارہ میں نے خیال کیا کہ گیارہ سے روایا کج ہے اور میں نے کہا کہ شاید ٹرانسپیرٹ کا انتظام ہی
گیارہ تک کے بعد ہوا مگر انتظام کرتے کرتے جیسے وہاں کہ ۲۸۵ تاریخ آگئی لیکن اس کی کوئی انتظام نہ ہوسکا..... میں نے

۲۷۷

۲۸ جنوری ۱۹۰۲ء "رات میں نے ایک اور خواب بھی دیکھا کہ نبی ﷺ میں ہوں اور وہ بھی منہ پر چاند

صاحب کے کمرے میں ہوتا ہوا ہے اس کے کوشش کے ایک اور گروہ کی طرف جا رہا ہوں؟

(البدیع جلد ۲ نمبر ۲۰، سورہ ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳ جنوری ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۷۷، البدیع جلد ۲ نمبر ۶، سورہ ۲۰، فروری ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۷۲، البدیع جلد ۲ نمبر ۶، سورہ ۲۰، فروری ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۷۲)

۲۹ جنوری ۱۹۰۲ء "اِنِّیْ مَرَّ الْوَسْوَلِیْ اَقْوَمَ اَصِلًا وَاَصْوَمَ یَا جِبَالِ اَوْیُنِ

مَعَهُ وَاَلطَّیْرَ کَذَّبَعْدُ وَاَمِنَ مَلَاِیْ الْحَیَاةِ فَسِحَقُمُہُ تَمَعِیْنًا"

(کافی الامات حضرت سید محمود علیہ السلام صفحہ ۱۲)

۳۰ جنوری ۱۹۰۲ء "مشاورے قبل حضرت اقدس نے یہ الہام سنایا۔

لَا یَمُوْتُ اَحَدٌ یُّنِیْ رِجَالِیْکُمْ

اور فرمایا۔ اس کے حقیقی معنی کہ تم سب کے جلال میں کوئی نہ مرے گا، تو یہ نہیں کہتے کہ تو تمہاری موت تو انبیاء تک کو آتی

ہے اور نہ قیامت تک کسی نے زندہ رہنا ہے مگر اس کے مفہوم کا یہ نہیں ہے۔ شاید کوئی اور سمجھیں؟

(البدیع جلد ۲ نمبر ۶، سورہ ۲۰، فروری ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۷۲، البدیع جلد ۲ نمبر ۶، سورہ ۲۰، فروری ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۷۲)

۳۰ جنوری ۱۹۰۲ء اسی رات خواب میں دیکھا کہ گویا زائر روس کا سونا میسر سے ہاتھ میں ہے اور اس

میں پوشیدہ طور پر رندوں کی تکی بھی ہے۔ دونوں لہم نکالتا ہے۔ اور پھر دیکھا کہ وہ بادشاہ جس کے پاس بولے ہیں

کہ (ترجمہ از قرب) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا میں خاص رعیتیں ہونے لگوں گا اور خطاب کو رکھوں گا

اسے پانچواں اور اسے پانچواں ایسے ہی ہے کہ وہ بعد کے ساتھ بعد اور وقت سے میری یاد کرو۔ وہ زندگی کے پانی سے حکم ہو گا

ہی نہیں گواہیں پچھلے ہیں مثلاً۔

کہ (ترجمہ از قرب) تمہارے خاص آدمیوں میں سے کوئی نہیں مرے گا میں سے مراد ملائکہ کی موت معلوم ہوتی ہے

یا یہ سمجھیں ہو گئے ہیں کہ صاحب کرامت کا لہجہ حضور ﷺ اور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص افراد کا لہجہ نہیں ہو سکتا۔

ہے گواہی علم بالقباب۔ (قرب)

کہ میں جس رات الہام لا یتوفیت احد یمن رجالیکم ہوا تھا۔ (قرب)

بہار ۱۹۱۱ء

تذکرہ محمودی والہامات صفحہ 377 طبع چار منورہ اسلامی

پرخ کے جنی مغز کو نے پرچہ میں لیا ہوں تو کتا ہوں کہ ایسے کنوئیں سے نکد روہتا چاہیے۔ نزلہ کے
وقت یہ کنوئیں خشک ہوتی ہے۔ وہاں ہرگز نہیں کے اور یہ کنوئیں گر پڑے گی یا نزلہ کے سبب کنوئیں
کنوئیں ہونے کا سبب ہے۔

۱۱۔ ۱۹۵۵ نمبر ۱۱ صفحہ ۲۲۔ ۱۹۵۵ نمبر ۱۱۔ بدرجلد نمبر ۱۱، سورہ ۱۱، صفحہ ۱۱۔

آریند ما تیریندوت

۱۲۔ ۱۹۵۵ نمبر ۱۱ صفحہ ۲۲۔ ۱۹۵۵ نمبر ۱۱۔ بدرجلد نمبر ۱۱، سورہ ۱۱، صفحہ ۱۱۔

۱۳۔ ۱۹۵۵ نمبر ۱۱ صفحہ ۲۲۔ فریاد گھریں ہیست علی تمی۔ بت سرحد، بخار اور کھانسی بھی توئی لوگوں کے لئے
وہ کھانا تو ہر بنا ہے۔ یعنی نعمت بہت دعا کی (شیخ عتاش کو طالب کہے) آپ کے لئے بھی دعا کی
تھی پہلے تو ایک مجتہد امام ہر وہ علوم نہیں کسی کے تسلق ہے اور وہ یہ ہے۔

۱۱۔ شرفیون اقصت عقیقہ (۱۲) میں ان کو ستاروں کا۔ ۱۱۔ میں اس عورت
کو ستاروں کا۔

علوم نہیں کسی کے تسلق ہے، ان کے بعد گوروں کے تسلق یہ امام ہوا۔

۱۱۔ رَدِّهَا وَوَحَّاءَ وَرَيْحَانًا (۱۲) اِنِّ رَدِّتْ اِلَيْهَا وَوَحَّاءَ وَرَيْحَانًا
(بدرجلد نمبر ۱۱، سورہ ۱۱، صفحہ ۲۲۔ ۱۹۵۵ نمبر ۱۱، سورہ ۱۱، صفحہ ۱۱۔)

۱۴۔ ۱۹۵۵ نمبر ۱۱ صفحہ ۲۲۔ رُوَیَا اس وقت جیکر ذکرہ بالا امام ہو تو کجا کسی نے کہا کہ آنے والے نزلے
کی ریشہ ہے جب میں نے فکر اٹھائی تو دیکھا کہ اس ہمدے خیم کے سر پر ہے، جو بارش کے قریب نصب کیا
ہوا ہے ایک چوڑی ہے خیم کی چوب کا نوپر کا سراہہ چیز ہے۔ جب میں نے اٹھایا تو وہ ایک لوگ ہے
جو تڑپ کے تک میں شائے کا ایک نزلہ ہے اور ایک کا قد کے اندر پٹا ہوا ہے میرے دل میں خیال گذرا

۱۔ (نہم ترقب) میں ہر پٹا میں تو پڑتا ہے۔

۲۔ ترقب ترقب اس امام کی کتب میں اللات نمبر ۱۱ میں ۱۱۔ ۱۱۔ ۱۱۔

۳۔ ترقب ترقب میں کتب میں پڑتا ہے۔

۴۔ ترقب ترقب میں کتب میں پڑتا ہے۔ اس کا راحت اور خوش
تک کہ گیا۔

۱۶ فروری ۱۹۰۶ء - اَمْرٌ بِتَقَاتِ الْفِتْرِ وَالرَّقِيبِ كَأَنْتُمْ مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا
(الحکمہ، نمبر ۱۰، صفحہ ۱۰، فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۱۷ فروری ۱۹۰۶ء - رَبِّ اجْعَلْ لِي قَلْبًا حَكِيمًا وَاجْعَلْ لِي أَمْرًا مِمَّا تَشَاءُ وَ
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (درد برد، نمبر ۱۰، صفحہ ۱۰، فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲، الحکمہ، نمبر ۱۰،
صفحہ ۱۰، فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۰، کابل، ہلال، صفحہ ۱۰، فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۰)

۱۷ فروری ۱۹۰۶ء - كَيْفَ تَقُولُ لِمَنْ يُحْيِيكَ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ وَإِنَّكَ قَالٌ كَاذِبِينَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ وَرَحْمَةِ رَسُوْلِكَ وَرَحْمَةِ اَنْبِيَآئِكَ

۱۸ فروری ۱۹۰۶ء - اِنِّىْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ مَنْ تَوَقَّاهُ يَتَّقِ اللّٰهَ
كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ بَلْ مَنّٰ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيفًا
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ وَرَحْمَةِ رَسُوْلِكَ وَرَحْمَةِ اَنْبِيَآئِكَ

۱۹ فروری ۱۹۰۶ء - عَرَسَتْ كِي بِهَالِ - بِيْلِي لَيْلِي لِمَا سَبَقْتَانِي - بِرَيْتِ وَ اَلْقَنْتِ
عَنْ يَمِيْنِي رَا سْرًا يَوْمَئِذٍ

۱۔ ترجمہ: قرب الیوم واللیل ہے کہ وہ فریب سے بچے اور اس کی طرف سے
الوش پر مشورہ سے اس کے لئے کہ نہیں نہیں ہوگی اسے اس وقت کے لئے اس سے بچے یا
گیا۔ ترجمہ:
۲۔ کابل، ہلال، صفحہ ۱۰، فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۰
۳۔ ترجمہ: قرب الیوم واللیل ہے کہ وہ فریب سے بچے اور اس کی طرف سے
الوش پر مشورہ سے اس کے لئے کہ نہیں نہیں ہوگی اسے اس وقت کے لئے اس سے بچے یا
گیا۔ ترجمہ:
۴۔ ترجمہ: قرب الیوم واللیل ہے کہ وہ فریب سے بچے اور اس کی طرف سے
الوش پر مشورہ سے اس کے لئے کہ نہیں نہیں ہوگی اسے اس وقت کے لئے اس سے بچے یا
گیا۔ ترجمہ:
۵۔ اس میں کہہ دیجئے کہ ایک لمحہ جو وقت کے ساتھ ساتھ اس کے لئے ہے جو عزت کا
ہو اور یہ اس کے لئے ہے کہ ایک لمحہ جو وقت کے ساتھ ساتھ اس کے لئے ہے جو عزت کا
(پیشہ کار، نمبر ۱۰، صفحہ ۱۰)

تذکرہ گوشتی والہالک صفحہ 500 طبعی چھاپہ مرزا حسن علی
چھاپہ نمبر 412

(۳) کَتَبْتُ لَكَ فِي تَمَنَّا رَحْمَةً وَكَتَبْتُ لَكَ رَحْمَةً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

(۵) تَزِينَاكَ فِي وَجْهِكَ وَصِدْقَكَ وَوَقْفَكَ

(۱) اسی کو بیڈ بزرگات یہ نکال کر اسے نہیں مونا تمہیں ہے میرے شکلوں میں

(۲) كُنْ مُكَلِّبٌ جَلَدٌ يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَاءً وَأَهْلًا لَنَا الْمَسَاءُ وَجِثْنَا بِضَاعَتِهِ

مُرْجَاةٌ فَأَذِي لَكَ الْكَلْبُ وَتَعَدِّي عَلَيْنَا - إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَعَدِّ قِيمَتَهُ

(۴) مَا آتَاكَ مِنَ الْقُرْآنِ وَيَبْتَغِيهِ عَلَى يَدَيْهِ مَا ظَهَر مِنْ الْمَشْرِقَانِ

(۵) دیکھو دیکھا کہیں ایک خرگوش اور نو بھرت اور چوکھڑا ہونے پر تے چنڈا دیوں کے

ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں اور وہ پورے کپڑے پاؤں تک لگا رہا ہے اور چوک کی شاخیں اس

میں سے نکل رہی ہیں۔

(۹) خدا اس کو پناہ دے تاکت سے بچائے گا۔ (اسلام کیس کے متعلق یہ الہام ہے۔)

(۱۰) مٹی اور کھاکر ایک بھونچال کیا کچھ بدبخت تک معلوم ہوا اور ہم نجات کے نیچے سے بہاؤ لے

جائیں گے۔ اتنے تھوڑے تھوڑے خیرین خیرت بدبخت کے طور سے خوشنما رہا ہے۔

(بدجلہ نمبر ۲۳ صفحہ ۱۹۰۶ نمبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱۹۰۶ نمبر ۲۳ صفحہ ۱۹۰۶ نمبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱۹۰۶)

۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

(الف) "موت، تیراں ماہ حال کو

تیراں ماہ حال سے تیراں ماہ شبلی ہے۔ مثلاً کلمہ اور میں نہیں جانتا کہ تیراں ماہ حال سے یہی

شبلی ہے یا کسی اور شبلی کی تیراں ماہ شبلی اور میں نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے اس لئے طبیعت

تعمیر ہے خدا نے تیراں فضل کے آئینے۔

(بدجلہ نمبر ۲۳ صفحہ ۱۹۰۶ نمبر ۱۹۰۶ صفحہ ۱۹۰۶ نمبر ۲۳ صفحہ ۱۹۰۶)

(۱) جو پروردگار نے مال کے لئے میں نے دعوت لگادی ہے اور میرے لئے دینا اور آخرت میں میں نے دعوت

لگادی ہے۔

(۲) اے اللہ! دعوت سے دعا ہے کہ میں تیراں کو یاد کرے اور تیراں کو یاد کرے کہ

(۳) سب کتب کے لئے کہ میں نے تیراں کو یاد کیا ہے اور میں نے تیراں کو یاد کیا ہے اور میں نے تیراں کو یاد کیا ہے

پروردگار نے تیراں کو یاد کیا ہے اور میں نے تیراں کو یاد کیا ہے اور میں نے تیراں کو یاد کیا ہے

(۴) میں نے تیراں کو یاد کیا ہے اور میں نے تیراں کو یاد کیا ہے اور میں نے تیراں کو یاد کیا ہے

۲۰ فروری ۱۹۰۴ء (۱۱) یعنی مع الرسول اکبرہ والذو منہ یتکرم۔ (۲) پیرپٹ

مجموع۔ (۳) افسوسناک خبر آئی ہے۔

لڑا۔ اس نام پر وہی کاہن بن کر اس کے دستوں کو لڑتے ہوئے متعلقہ ایک بیوی کے نام کی شایہ اس کے متعلق ہو۔

(۴) بتر ہو گا کہ اور تذاکی کر لیں۔

زیادہ معلوم نہیں کہ اس کی نسبت یہ نام ہے۔

(بدرجہ ۹ نمبر) روزہ ۲۹ فروری ۱۹۰۴ء صوفیہ نامی بیوی روزہ ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء صوفیہ

۲۰ فروری ۱۹۰۴ء

نور انصاف ہے کہ۔

یہ ایک تازہ نشانی ہے کہ ہر کون کا جس میں فوج عظیم ہوگی۔ وہ ماہ دنیا کے لئے ایک تہی ہوگا اور دنیا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا۔ پانچ بجے ایک گھنٹہ اس کی لشکر پیکر خدا اس کو مقرب ظاہر کرے گا اور یہ روزہ سے کہ یہ یوں کہ تمام قومی گاہوں سے ہوں اس کی طرف سے ہے۔ ہمارے وہ جو اس سے قائم ہوا ہے۔ (۱) اشتہار۔ ۲۰ فروری ۱۹۰۴ء صوفیہ

پاکستان کے قادیان کے کارہ اور ہم صوفیہ نامی بیوی ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء

۱۱) یعنی اپنے رسول کے ساتھ لڑا ہوں گا اور اس کے دستوں کو لڑتے ہوگا۔

۱۲) (۱) یعنی اپنے رسول کے ساتھ لڑا ہوں گا اور اس کے دستوں کو لڑتے ہوگا۔ (۲) پیرپٹ کا نام (۱) فوٹو اس پیش گوئی کے بعد اس قدر بڑھ گیا کہ اس کا پورا پورا ایک نام پورے کے کشتی کا نام ہو گیا۔ یہ ایک مطالبہ حق کے لئے یہ ایک قلمی لڑائی ہے کہ اس کو اس کا نام پورے کے کشتی کا نام میں یہ لکھ ہے کہ فوج عظیم کا تہی تمام دنیا کے لئے ہوگا اور یہ روزہ سے کہ یہ یوں کہ تمام قومی گاہوں سے ہوں سے زیادہ مقرب ہو گیا ہوگا کہ اس پیش گوئی کے بعد جو تہی تمام دنیا کے لئے ہوگا اور یہ روزہ سے کہ یہ یوں کہ تمام قومی گاہوں سے ہوں کا جو پوری ماہ میں لکھ نام کے بعد میں شہر ہوا تھا یہی کو دنیا کا ہوت پر خود کہ پیرپٹ ہے۔

(۲) صوفیہ نامی بیوی ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء

(ب) اب ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا خبر ہوگی پیرپٹ کا نام پورے کے کشتی کا نام بڑھتا ہے اور اس کا اثر کیا ہوگا اور تمام دنیا سے اتنا بڑھتا ہے کہ پیرپٹ کا نام پورے کے کشتی کا نام تمام مسلمان ہونے کے اور اس نام بڑھنے کا اعتراف کہ یہ وہی ہے کہ دنیا میں یہ نام پورے کے کشتی کا نام کیا... ہیں اس قسم کا سکتا ہوں کہ یہی خبر ہے جس کے تعلق کا خبر ہے اور یہی علم ہے کہ یہی خبر ہے کہ ہاتھ پر ہوا ہے کہ

۲۰ فروری ۱۹۰۴ء

صوفیہ نامی بیوی ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء

۲۰ فروری ۱۹۰۷ء " (۱۱) اِنِّ مَعَ الرَّسُولِ اَكْثَرُ دَالُوْرٌ مِّنْ يَّلُوْرٌ۔ (۲) لیسٹڈ

ہجوم۔ (۲) افسوسناک خبر آئی ہے۔

لڑا۔ اس ایام پر دینی کا تکل بعض قہور کے دستوں کی طرف ہوا مگر یہ اتنا ہی تھا جس کے بعد یہاں ہی ہوا۔ ایام ہی شاید اس کے متعلق ہو۔

(۳) بتر ہو گا کہ اور شادی کریں۔

فرایا: معلوم نہیں کہ اس کی نسبت یہ ایام ہے؟

(بدجلد ۶ نمبر، روزنامہ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۲، المجلد ۱۱ نمبر، روزنامہ ۲۲ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱)

۲۰ فروری ۱۹۰۷ء " خداوند ہے کہ"

بہن ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی۔ وہ عام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا۔ چاہیے کہ ہر ایک آنکھ اس کی گت کرے کہ جو خدا اس کو مقرب ظاہر کرے گا کہ وہ یہ کہہ دے کہ یہ ماجوس کو تمام قہوریں گالیں دے رہی ہیں، اس کی طرت سے ہے بلکہ وہ جو اس سے قائمہ اٹھوے۔ (اشتمار ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱) ہندوستان جیل خانہ کے آریہ اور ہم صفحہ ۱۲، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۱۱۸۔ مجلہ اشتمارات جلد ۲ صفحہ ۱۵۶

لے (ترجمہ ۱۱) میں اپنے حوالہ کے ساتھ لکھا ہوں گا اور اس کے مات کتبہ کو ثابت کروں گا۔

لے (الف) ڈوٹی اس پیشگوئی کے بعد اس قدر جلد فریگا کہ ابھی چند دن ہی اس کی اشاعت پر گزرے تھے کہ ڈوٹی کا قلم ہو گیا۔ پس ایک طالب حق کے لئے یہ ایک قطعی دلیل ہے کہ یہ پیشگوئی خاص ڈوٹی کے بارے میں تھی کیونکہ اولاً تو اس پیشگوئی میں یہ لکھا ہے کہ وہ فتح عظیم کا نشان تمام دنیا کے لئے ہوگا اور دوسرے یہ لکھا ہے کہ وہ مقرب ظاہر ہونے والا ہے۔ پس اس سے زیادہ مقرب اور کیا ہوگا کہ اس پیشگوئی کے بعد یہ قسمت ڈوٹی اپنی زندگی کے جس وقت تک وہ گاہک اور خاک میں جا گیا۔ جب پوری سماج میں شہرہ میں شور مچایا تھا اب آئی کہ ڈوٹی کی موت پر ضرور غور کرنی چاہیے۔"

(ترجمہ حقیقتہ لوج صفحہ ۷۵، حاشیہ)۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۱ حاشیہ)

(ب) "اب ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا شجرہ ہوگا جو کلمہ میزا اصل کام کسب صلیب ہے سو اس کے نرنے سے ایک بڑا حقہ صلیب کا ٹوٹ گیا کیونکہ وہ تمام دنیا سے اول درجہ پر صلیب تھا جو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور کتا تھا کہ میری طرف سے تمام مسلمان ہاک جو ہائیں گے اور اسلام باؤد ہو جائے گا اور خانہ کعبہ ویران ہو جائے گا سو خدا تعالیٰ نے میرے (حق) پر اس کو ہاک کیا..... پس میں قسم کا سکتا ہوں کہ یہ وہی خبری تھا جس کے قتل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے حق پر راجہائے؟"

(ترجمہ حقیقتہ لوج صفحہ ۷۷، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۲)

۵۴

تَفِيئَةُ الْأَذَى - إِنَّ بَطْنُ قَتَاك لَشَدِيدٌ

(الاستفتاء نمبر ۱، فقیر حقیقہ اولیٰ - روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۷۱)

۲۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء - "إِنَّ قَاتِرِيكَ بَعَثَ الَّذِي نَعِدُ هَذَا - تَزِيدُ عَمْرًا"

(جلد ۲ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

۳۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء - کتاب حقیقہ الوسی کے لطایح اور تیاری میں جو بہت ماخوذ ہے اور ہونے والا

ہے اس کے متعلق خیال تھا تو امام ہوا۔

يَأْتِيكَ مِنْ كُنْ فَتَجِدُ عَيْبِي - يَأْتُونَ مِنْ كُنْ فَتَجِدُ عَيْبِي - يَأْتِيكَ مِنْ كُنْ فَتَجِدُ عَيْبِي

لَوْ أَنَّ الْيَهُودَ لَمِنَ السَّمَاءِ

(جلد ۲ نمبر ۲۷ مورخہ یک نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ - جلد ۱۰ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱۱)

۳۱ اکتوبر ۱۹۰۶ء - "يَنْصُرُكُمْ اللَّهُ فِي دِينِهِ"

(جلد ۲ نمبر ۲۷ مورخہ ۸ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ - جلد ۱۰ نمبر ۲۷ مورخہ ۸ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱۱)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ الہامات آرد سے حاصل کیے تھے کہ کے الاستفتاء فقیر حقیقہ الوسی صفحہ ۷۱ - روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۷۱ میں درج فرمائے ہیں۔ امام فہرما جو ۲۷ اکتوبر کو بھی تامل ہوا اس کے الفاظ

آرد میں یہ ہیں۔ "کاذب کا خدا دشمن ہے۔ وہ اس کو جہنم میں پہنچائے گا"

اور امام فہرما جو ۲۷ نومبر کو دوبارہ ہوا اس کے آرد میں یہ الفاظ ہیں۔

"کتر ہی کا بیسہ شائق ہو گیا" (ترجمہ)

۲۔ (ترجمہ از مرقہ) تیرے بچے کی گرفت بہت سخت ہے۔

۳۔ (ترجمہ) تم جہنم میں رہو اور وہاں سے بچو کہ انہوں نے کائنات جہنم میں اتاری ہے اور انہوں نے کئی کئی

۴۔ (ترجمہ) ہر ایک نے کہا کہ وہ کائنات سے بچے پس انہوں نے کہا ہر ایک نے کہا کہ وہ کائنات سے بچے پس کائنات انہوں نے کئی

پس وہ لوگ کائنات میں گئے ہیں کہ وہاں سے بچا کریں گے۔

۵۔ (ترجمہ) ہر ایک نے کہا کہ وہ کائنات سے بچے پس انہوں نے کہا ہر ایک نے کہا کہ وہ کائنات سے بچے پس کائنات انہوں نے کئی

۶۔ (ترجمہ) ہر ایک نے کہا کہ وہ کائنات سے بچے پس انہوں نے کہا ہر ایک نے کہا کہ وہ کائنات سے بچے پس کائنات انہوں نے کئی

نے لکھ دیا کہ نظامِ احوال کا ایک شہوت یافتہ فرقہ ہے جس کی نسبت ہمہ وقتی نہیں کر سکتے۔ یعنی جو کچھ قدر کیا گیا ہے وہ ناقص دوست ہے، اس لئے شیخ مسات اور اسل داخل دفتر ہوئے۔

القول اسبغ صفر ۲۳۸، ۲۳۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفر ۴۰۶، ۴۰۷

۱۸۹۸ء "میری طبیعت کچھ ایسی واقع تھا کہ میں پوشیدہ رہنے کو بہت چاہتا تھا اور میں نے والوں سے تنگ آجاتا تھا اور کوفتہ خاطر ہوتا تھا یہاں تک کہ میرا باپ مجھ سے نوید ہو گیا اور سمجھا کہ یہ ہم میں ایک شب باش معان کی طرح ہے۔ صرف سہلی کلمے کا شریک ہے۔ جہاں تک کیا کہ یہ نفسِ خلوت کا حامی ہے اور لوگوں سے وسیع گھر کے ساتھ میل جول رکھنے والا نہیں۔ سو وہ ہمیشہ مجھے اس عادت پر غضب سے اور تیز کاروں سے طمانت کرتا اور مجھے دن رات اور مظاہر اور درپردہ دنیا کی ترقی کے لئے نصیحت کیا کرتا تھا اور دنیا کی آرائشوں کی طرف رغبت دیتا تھا اور میرا دل خدا کی طرف کھینچا ہوا تھا اور ایسا ہی میرا حال مجھے پیش آیا اور وہ اپنی باتوں میں میرے باپ سے مشابہ تھا پس خدا نے میں دونوں کو رحمت دی اور زیادہ دیر تک زندہ نہ رکھا اور اس نے مجھے کما کما اپنی کتاب چلیئے تھا تا جب سے خصوصیت کو لے کر لے پئی تریں اور اس کا علاج تجھ کو ضرور نہ کہے۔"

(نجم المذیٰ طبع اولیٰ صفر ۱۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفر ۵۱، ۵۲)

۲۲ ستمبر ۱۸۹۸ء (۱) الامام..... جو حضرت امیر کو ۲۲ ستمبر ۱۸۹۸ء کو ہٹا اور جو جب نے مسودہ بدوک میں لکھا کہ چسپاں کیا ہے۔

فَقَمَلْنَا فَمَلْنَا لَهُ دَفْعَ الْيَهُودِ مِنْ قَائِلِهِ دَفْعَةً

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۷، ۲۸ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۸ء صفر ۱۲)

(ب) "چند ہفتہ ہوئے ہیں مجھے الامام ہوا تھا۔"

فَقَمَلْنَا دَفْعَ الْيَهُودِ مِنْ قَائِلِهِ دَفْعَةً

کہ جامع ۱۲ ستمبر ۱۸۹۸ء انگریز مسات کیا گیا۔ (مترجم) نے ولی میں الامام کی جہالت یہ ہے۔ "كَذَلِكَ يَكْفُلُ مَنَازِعَ فَيْكَ وَلَا يَخْرُكُ اِلْتِمَاعِ الْاَعْيَارِ" (نجم المذیٰ صفر ۱۰۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفر ۵۲)

کہ یہاں سے میں ہے "فَقَمَلْنَا مِنْ قَائِلِهِ دَفْعَةً" اور اگر یہاں سے ہے "فَقَمَلْنَا دَفْعَةً" دَفْعَةً وَتَوَقُّفًا بِيَدِهِ" اس لئے الامام کا ترجمہ ہے اس لئے چسپاں سے اس کی نسبت ماہیت کی ہی بڑی تاکید و ترقی،

جن کے آنکھ لگیں، فہم وغیرہ سب جلتے رہتے ہیں اور حجلہ میں داخل ہیں۔ وہ بھی جوش میں داخل ہوں گے جو کہ سجھے ہوئے تو ہیں مگر بعض تعلقات دنیاوی کی وجہ سے وہ قبول نہیں کرتے معلوم ہوتا ہے اس میں کوئی تجویز ہے اور اس کو اب بھی رکھا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ترقی ہونے والی ہے اور اللہ کریم کے چشم نوا کرے گا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو کچھ ہمارے امداد میں ہے وہ ہر چکا آب گل نہیں سکتا۔
(الہد جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۰۰)

۱۹۰۲ء "ظاہرین کا ذکر ہو چکا ہے ایک بار مجھے یہ امام پڑھا تھا کہ
خدا قادیان میں نازل ہوگا، اپنے وعدہ کے موافق

اور پھر یہ بھی تھا۔

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

(الہد جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۰۰) (الم جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۰۰)

۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء (الف) "تیسرے خلاف مراد ہوا یا نکلا
آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ نہیں کہ یہ امام کسی امر کے متعلق ہے۔
(الہد جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۰۰)

(ب) "تیسرے خلاف آئید ہے"
(الم جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۰۰)

۶ نومبر ۱۹۰۲ء "شام کو جبکہ دل میں ڈالا گیا کہ ایک قصیدہ تمام قند کے مباحث کے
متعلق بناؤں۔"
(الہد جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۰۰)

۱۹۰۲ء "فَقَدْ سَرَّقِي فِي هَذِهِ الْقَوِيَّةِ صَوْرَةً
يَذَعُرِي كَلِمَاتِكَ أَنْ يَحْشُرُ"

۱ (ترجمہ از مرتب) سوائے سہنوں اور نیک عمل کرنے والوں کے

۲ "هَذَا الشُّرْمِينِ وَفِي اللَّهِ تَعَالَى جَلَّ جَلَالُهُ" (الہد جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۰۰)

(ترجمہ از مرتب) یہ شعر اللہ تعالیٰ کی دی ہے۔

اپنے ہاتھ سے صاف اور پاک کرتا ہے۔ اور میں ایک عمر تک تم میں ہی رہتا رہا ہوں۔ کیا تم کو قتل نہیں

قَتَلَنَا هَذِي اللَّهُ هُوَ الْهَدْيُ وَذَلِكَ مَعِيَ رَبِّي سَيَقْدِينِ رَبِّي الْغَيْثُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّي إِلَهِي الْمَلَكُوتِ فَاتَّصِرْ بِرَبِّكَ الْإِنْسَانِ لِمَا سَبَقَتْ قِيَمَتُهُ - ایتیل اوس۔

کہ ہدایت وہی ہے جو خدا کی ہدایت ہے اور میرے ساتھ میرا رب ہے عنقریب وہ میرا راہ کھول دے گا۔
اُسے میرے لئے آسمان سے رحم اور مغفرت کہ میں مغلوب ہوں میری طرف سے مقابلہ کر دے میرے خدا کے لیے
خدا تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

اٹری فقرہ اس اہم کائناتی ایلی اوس بیا عث معرفت و رعد مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ مننے گئے۔ وَاللَّهُ

(تفسیر مطہر)

مخبر خود کی طرف سے ہے تو اس کے بعد خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ میں پھر تو پھر پھر ہوں اور خدا مجھے پہلے تو خدا تعالیٰ کیسے پہنچا
کہ اپنے خدا میں سے ہے یہ ایک ہے اللہ اس کو خلقت کائنات ملاحظہ فرماتا ہے اس کے خدایہ سے ہر وقت کیا جاتا ہے وہ اپنے
اور ہرگز نہ بددعا خدا تعالیٰ کی رحمت اور رحمتوں میں بجز اور اس کی معرفت کے سوا کوئی پرکار ہرگز ہے ہر ایک زمانہ میں جس کا
آتش سے یہ سنت اللہ امر سے ملتا ہے باقرہ ص ۱۰۱ سے زمانہ میں ایسا ہی ہوا کہ لوگ معرفت اللہ کو کوشش سے معرفت
اللہ میں کہہ گا کہ وہی معرفت سے معرفت کیا۔ اس وقت سے داخل ہو گئے اس کی کتابوں اور صحیفوں کو ترک کر دیتے۔ اس کے بقا وہ شریک
بنانے میں خدا تعالیٰ پر شکیبائے خدا کی طرح ہو گیا تو خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنی معرفت اور رحمت سے کر بھیجا تاکہ دنیا اور راست پر لگیا
جائے پس اس کا سبب ہم تم سے تفریق کا تہہ سے دھاکا، اپنے ہال میں سے پناہیت پیش گوئیوں اور امر اور غیب سے
جو خدا نے ہمیں عطا کئے اور عطا کئے و حقائق و حقائق و حقائق سے آتی سے باتوں سے ہو گئے ہیں اور ہم کیا خدا تعالیٰ نے ہمارے سب
کا اور ان احسانوں کا اور انہوں اور ہر ایک حرکت و سکون کو اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے جس طرح اس کی مرضی ہوتا ہے وہ
ہم پر ظالم ہے اور ہم اس طرح چلتے ہیں، علماء اس میں کہ اختیار نہیں۔ (اہم جلد نمبر ۲۲ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۷۲ء صفحہ ۱۱)

۱۰ "قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے مشرف فرمایا کہ وَالْقَدْ بَدِثْتُ فَيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ مِنْهُ وَلِيْلَهُمْ أَفلاكُمْ لَنْ
اور اس میں عالم غیب خدا نے ہر بات کی طرف اشارہ کیا تاکہ کوئی مخالف بھی تیری سوانح پر کوئی مانع نہیں لگا سکے گا چنانچہ میں
وقت تک جو میری طرف فرمایا پینٹا سٹو ہے کوئی شخص قہر یا نزدیک رہنے والا ہماری کوشش سوانح پر کسی قسم کا مانع نہیں
کر سکتا بلکہ کوشش زندگی کی پاکیزگی کی گواہی اللہ تعالیٰ نے خود خالق سے بھی دلوائی ہے جیسا کہ مولیٰ محمدی نے نہایت پر زور
تعمیر میں اپنے رسالہ اشاعتیہ میں کئی بار جاری اور جاری سے خاندان کی تعریف کی ہے اور دیکھی گیا ہے کہ اس شخص کی نسبت
اسد اس کے خاندان کی نسبت کہ سے زیادہ کوئی واقعہ نہیں اور پھر اشاعت کی پابندی سے بقدر اپنی واقفیت کے تعریفیں کی ہیں۔
پس ایک ایسا مخالف جو تمہیں کی بنیاد کا ہونا ہے پیشگوئی وَالْقَدْ بَدِثْتُ فَيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ مِنْهُ وَلِيْلَهُمْ أَفلاكُمْ ہے۔"

(نور الیوم صفحہ ۲۱۲۔۲۱۳، کائنات خائن جلد ۱۱ صفحہ ۵۰)

یقیناً بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن خدا کی طرف سے سب پر ادا کی
 چوٹی ملے گی۔ زندگیاں بہت تھوڑے دن کے ہیں۔ اس میں سب بہت دلورہا مشغول رہیں
 چاہئے گی۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ پھر تیار واقعہ ہوگا تمام حقیقات قدرت و کلمہ نے
 ہو جائے گی۔ کئی واقعات کے طور پر بعد پھر تیار واقعہ ہو جائے گا قدرت کی کئی باتوں کے
 کے بعد تمہارا مادہ آئے گا۔ جَعْدٌ وَتَخْلُكُ، وَتَبِيحٌ لَكَ الْآيَاتِ يَا هَرَاتِ، جَاءَ
 ہائیں گے پھر تیار ہوئے گا تمام امور میں ایک تیار وقت آیا ہے۔ یہ ہے کہ تھوڑے دنوں میں پھر تیار
 وَتَخْلُكُ وَتَبِيحٌ لَكَ الْآيَاتِ يَا هَرَاتِ، رَبِّ تَرْكُنِي مُسَلِّمًا وَآلِ حَبِيبِي
 وقت آیا ہے۔ وہ ہم تیار کرنے کے لئے تیار ہوا ہے۔ اس میں تمام امور تیار ہونے سے اور
 يَا الْقَائِلِينَ. آمین +
 یہ کلام کتابت ہے۔ ۱۰۵۱ +

(مجموعۃ الہامیہ صفحہ ۱۰۵۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۵۲)

۲۰ جولائی ۱۹۰۶ء "فریاد آج مجھے ایک ایسا دم ہوا جس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا
 وہ جتنی ہے مگر منظم نہیں کہیں کہ حق میں بھی لیکن غلط ہے اور یہ ہے۔
 ایک دم میں دم رخصت ہوا
 یہ ایسا ایک مندن جلدت میں ہے مگر ایک شکستہ زبان میں سے بھول گیا ہے"
 (جلد نمبر ۱۳ صفحہ ۱۲ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۰۵۲۔ جلد نمبر ۱۳ صفحہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۰۵۲)

یکم اگست ۱۹۰۶ء "دیباکہ ڈرزا آیا ہے۔ پھر ایسا ہوا۔
 (۱) اِنِّي اَخَافُ كُلَّ مَوْءِنٍ فِي الدُّنْيَا۔ (۲) اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَعِيْفَ فَنَقَلْتُ اَوْءَاخَ
 (جلد نمبر ۱۳ صفحہ ۱۲ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۰۵۲۔ جلد نمبر ۱۳ صفحہ ۱۲ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۰۵۲)

۱۔ ایسا ایسا ہونے پر حضور کو اس کا علم دیا گیا کہ یہ ہیں صاحب اولیاء اور جس کے حصول کے لئے
 (۲) اچھے حق حقیقتی اور صوفی۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۵۲ (ترجمہ)
 ۳۔ (ترجمہ) (۱) میں نے سب کا احتیاط کر لیا کہ جو اس کو میں ہے۔
 ۴۔ (ترجمہ) (۲) میں نے یاد کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں سو میں نے اس کو ہم کو نہیں کیا۔

۲۳ فروری ۱۹۰۶ء (۱) وَ لَقَدْ بَدَأْنَا آيَةً يُعْرِضُهَا وَيَكْفُرُ بِهَا وَيَتَكَبَّرُ فِيهَا

الْجِنَّةُ وَيُرَكَّبُونَ إِلَيْهِ

یہ اس طرف اشارہ ہے کہ وہ وقت آتا ہے کہ خدا کے نشانی سے انکار کی گنجائش نہیں رہے گی اور نشان اپنے طور سے نکلیں گے کہ فرزند ہو جائیں گے

(۲) مڈیا میں گریا میں کتا ہوں یا کسی نے کہا ہے کہ۔
اب جنازہ جا کر پڑھیں گے

گرایا کہ لا جنازہ ہے جو پڑھا جاوے گا۔
(۳) لَا تَحْزَنْ رَأَى اللَّهِ مَعَنَا

کسہ دست کی اس میں تسلی دی گئی ہے گرایا میں تسلی دوں گا۔ (بدولہ نمبر ۹ صفحہ ۱۸ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۲)

۲۵ فروری ۱۹۰۶ء (۱) مِنْ النَّاسِ وَالنَّاسِ

نویا۔ یعنی من حیث النّاس والنّاس۔ یہ ظالموں کی طرف اشارہ ہے کہ اس مرتبہ ظالموں کے عدو سے کہ خاص رنگ بھی مری گے جو مستزاد ہوتے ہیں یا مستعد پوش ہوتے ہیں اور عام لوگوں میں بھی مری پڑے گی۔

(۲) تَوَلَّى الْآلُكُنُوزِ لِقَالِكَ الْمَكْمَلِ

اس نام سے معلوم ہوتا ہے کہ قابضوں میں سے بھی کہ وہ ظالموں سے مری گے اور یہ مریٰ اس نام اور آؤی القریٰ کے خلاف نہیں کیونکہ آؤی سے مراد الیم النّاس میں ہے کہ آخر تقابلیں کے لوگ بچانے جائیں گے۔
بجلی امتیصال نہیں ہوگا۔ (بدولہ نمبر ۹ صفحہ ۱۸ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۲)

۲۶ فروری ۱۹۰۶ء "شعوت الملوك"

اس کے سے ابھی نہیں نکلے جو ملوک سے اس کو کہ نسبت ہے۔

(بدولہ نمبر ۹ صفحہ ۱۸ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۲)

۱۔ (ترجمہ) (۱) جب کوئی نشان دیکھیں گے تو کہیں گے کہ یہ معمولی بات ہے کوئی خاص حادثہ امر نہیں ہے

کوئی فرق ہے۔ (۲) تقریباً یہ لوگ بھاگ جائیں گے اور پشیمیں پھریں گے

۲۔ (ترجمہ) تم ذکر کرتے رہو کہ اللہ سے ساتھ ہے۔

۳۔ یہ نام، پہلے ۱۹۰۶ء میں آیا تھا۔ (بدولہ نمبر ۱۰ صفحہ ۱۸ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۲) اور قریباً

۴۔ (ترجمہ) اگر تم موت کا اس دن کوئی تمہارا ہوا تو کہیں گے کہ

۲۰ جولائی ۱۹۰۶ء " حضرت نے ایک خواب میں دیکھا کہ ہمارے ممالک میں ایک بکرا اسیٹ کیا گیا ہے۔ اس بکرا میں حضرت مولیٰ نے وہیں صاحب علی تھے چنانچہ اسی واسطے مولیٰ صاحب کو وہ ممالک پر رکھا گیا۔ (بدجلد ۱ نمبر ۱۹ صفحہ ۱۹، تمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۱، جلد ۱۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء، ضمیر ص ۱)

۱۹۰۶ء " لا تَقِطِرُ إِلَّا عَذَابًا أَلِيمًا وَأَنْتَ لَا تَعْلَمُ " (بدجلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱، جلد ۱۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

جولائی ۱۹۰۶ء " (۱) بیعت کی آمدن ہونے والی ہے۔
(یہی نظائیں۔ و اللہ اعلم)

(۲) اِنِّیْ وَمَنْ یَّهْدِیْ مِنْ اٰرَادَ اِطَاعَتِکَ۔ اِنِّیْ مُعَیْنٌ مِّنْ اٰرَادَ اِطَاعَتِکَ۔
(۳) اور خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک عورت کو تین روپے دیئے ہیں اور اُسے کتا ہوں کہ کنس کے لئے میں آپ دونوں لگا دوں گا اور کئی کئی عورتوں کی تہذیب و تمدن کے لئے تیار ہو گیا ہے۔
(بدجلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱، جلد ۱۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۲)

یکم اگست ۱۹۰۶ء " (۱) رَبِّ اجْعَلْنِیْ غَالِبًا عَلٰی قَدْرِیْ (۲) میری ناسخ (۳) اِنِّیْ مَعَالِیْقُ اٰیٰتِکَ بَشَرًا " (بدجلد ۱ نمبر ۲۲ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱، جلد ۱۱ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

۱۸ اگست ۱۹۰۶ء (قریبا) " (۱) فَذَرْنَا یٰۤاٰکْرَمِیْنَ (۲) فَذَرْنَا یٰۤاٰکْرَمِیْنَ (۳) سَلَامٌ

۱۔ وہ ممالک سے اجزاں ہلکے ممالک پر تھی اور تمبر ۱۹۰۶ء کی تاریخ میں آئی۔ (قریب)
۲۔ درجہ دشمنی سے تعلق رکھنے والے ممالک میں سے ایک ممالک کے لئے
۳۔ درجہ دشمنی سے تعلق رکھنے والے ممالک میں سے ایک ممالک کے لئے
۴۔ درجہ دشمنی سے تعلق رکھنے والے ممالک میں سے ایک ممالک کے لئے
۵۔ درجہ دشمنی سے تعلق رکھنے والے ممالک میں سے ایک ممالک کے لئے
۶۔ درجہ دشمنی سے تعلق رکھنے والے ممالک میں سے ایک ممالک کے لئے
۷۔ درجہ دشمنی سے تعلق رکھنے والے ممالک میں سے ایک ممالک کے لئے
۸۔ درجہ دشمنی سے تعلق رکھنے والے ممالک میں سے ایک ممالک کے لئے
۹۔ درجہ دشمنی سے تعلق رکھنے والے ممالک میں سے ایک ممالک کے لئے
۱۰۔ درجہ دشمنی سے تعلق رکھنے والے ممالک میں سے ایک ممالک کے لئے
۱۱۔ درجہ دشمنی سے تعلق رکھنے والے ممالک میں سے ایک ممالک کے لئے
۱۲۔ درجہ دشمنی سے تعلق رکھنے والے ممالک میں سے ایک ممالک کے لئے
۱۳۔ درجہ دشمنی سے تعلق رکھنے والے ممالک میں سے ایک ممالک کے لئے
۱۴۔ درجہ دشمنی سے تعلق رکھنے والے ممالک میں سے ایک ممالک کے لئے
۱۵۔ درجہ دشمنی سے تعلق رکھنے والے ممالک میں سے ایک ممالک کے لئے
۱۶۔ درجہ دشمنی سے تعلق رکھنے والے ممالک میں سے ایک ممالک کے لئے
۱۷۔ درجہ دشمنی سے تعلق رکھنے والے ممالک میں سے ایک ممالک کے لئے
۱۸۔ درجہ دشمنی سے تعلق رکھنے والے ممالک میں سے ایک ممالک کے لئے
۱۹۔ درجہ دشمنی سے تعلق رکھنے والے ممالک میں سے ایک ممالک کے لئے
۲۰۔ درجہ دشمنی سے تعلق رکھنے والے ممالک میں سے ایک ممالک کے لئے

۱۹۰۰ء پر سربراہی اتنی صاحب نعمانی کا بیان ہے کہ ایک روز شیخ کی غذا کے وقت حضرت سید محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ آج تم کو کسی دیر ہوئی عجیب الامور آکر جو مجھ میں نہیں آیا پہلے الامور ہوا۔

”تاری آئی“

ہمارے لوگوں کو آئی ہے نہیں زندگی نہ دوڑا ہوں ہمارے لوگوں کو آئی ہے جو وہ ہماری دشمن ہے پھر الامور ہوا۔

”تاری آئی“

(ابن شری مرقہ پر سربراہی اتنی صاحب نعمانی صفحہ ۱۱۳ حاشیہ)

۲۵ فروری ۱۹۰۱ء ”کفایت منلوختہ عند غیظ تعطل“

(الحکم جلد ۲۶ نمبر ۱۹، سورہ ۲۱ مئی ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۸)

۱۹۰۱ء

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-
(الف) ”جب تادیب کی زندگی احمدیوں کے لئے اس قدر تکلیف دہ تھی کہ مسجد میں خدا تعالیٰ کی عبادت

کے ”ہیں امام میں داخل نہیں ہو سکتے تھے اور ان کی زندگی میں انتقال یہ کہ حضرت سید محمد کا اولاد میں سے خلیفہ ہوگا۔ دوئم یہ کہ اس وقت (حضرت کی اولاد کی) کوئی صاحب مہمت میں شامل ہوں گی تیسرے تعلق صاحب کی عمر کے متعلق پیش گوئی تھی..... کہ وہ زندہ رہے گی اور آپ کی اولاد سے ایک خلیفہ ہوگا جس کی مہمت میں (وہ) شامل ہوگی“

(خبر مجید فروری ۲۰۰۰ء، ص ۲۱۳ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مطبوعہ انجمن اہل بیت و اہل بیتہ ص ۲۱۳)

(لوشی انٹرنیٹ) ان صاحب کا نام حرمت بلدی تھا اور آپ حضرت سید محمد علیہ السلام کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کی زوجیت میں تھیں۔ آپ نے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر مہمت کی۔ (دیکھئے انجمن اہل بیت نمبر ۹، سورہ ۹ ص ۱۱۱)

اور یکم دسمبر ۱۹۲۳ء میں، ۹ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ موصیہ تھیں اور پشت کا مقبرہ کے قطعہ خاص میں مدفون ہوئیں۔ (انجمن اہل بیت نمبر ۴، سورہ ۱۹ ص ۱۹۳)

اور تاری آئی سے یہ گواہی کہ یہ غیر گویا خدا تعالیٰ اسمانی نادر کے ذریعہ سے ہے۔ (ایضاً)

۳۔ غالباً یہ نکتہ کشادہ ہے جو کلاب کا غلطی سے کتبائے گویایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میں کاغذ پر منظر ہے کہ اس میں ایک شخص کی حالت کا بیان ہے کہ اس کا حال ایک بے کار و غصہ کے وقت میں وقت سے یہ ہوا ہے کہ اس کا حال بڑی بگڑی ہو گیا۔ (ترجمہ)

اتر من القاسم وبتراکة۔ مفرام کہ وقت تو نزدیک رہتا ہے پائے محمدیاں
تیرے ذریعے سے حضور پر بکرت اللہ ہو۔

برخاستند ترنگا کا وہ پاک جو مصطفیٰ پیروں کا سوار خستہ تیرے سب کام دست
کے سے گا اور تیری ساری کامراویں تجھے سے گا۔ بت الافواج اس طرف توجہ کریگا۔ اس
تکلیف کا اعتبار ہے کہ تمام شریف خدا کی کتاب اور میرے کلمہ کی باتیں ہیں۔
یا عینس را فی متوفیک ورافیک را فی و جاعل الذین اتبعوک قوکی الذین
اسے جنوں میں تجھے ولایت ملے گا اور تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور میں تیرے تابعوں کو تیرے حکموں
کفر و اوبالی قویہ القیامۃ۔ کلمۃ من الاولین و کلمۃ من الاخرین۔
برقیامت تک غالب رکھوں گا۔ ان میں سے ایک پسند آگودہ ہو اور ایک پچھلا۔
میں اپنی چمکانہ کلموں کا۔ اپنی قدرت نمانی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نڈیر آیا
بروز تانے اس کو قبول دیا کیونکہ خدا سے قبول کرے گا اور بڑے زور اور عملوں سے
اس کی سچائی ظاہر کرے گا۔ آنت وینی پستانزلیۃ توحیدینی و تکریدینی۔ فحان
تو مجھ سے یہ ہے جیسا کہ میری توحید اور تکرید۔ پس وہ وقت آئے ہے
ان تعان و تعرفت بین القاسم و آنت وینی پستانزلیۃ حدیثی۔ آنت
کہ آندہ پائے گا اللہ دنیا میں مشہور کیا جائے گا۔ تو مجھ سے بھلا میرے عرض کے ہے۔ تو
وینی پستانزلیۃ و کیدی۔ آنت وینی پستانزلیۃ لا یعلما الخلق و سخن
مجھ سے بھلا میرے فریاد کے ہے۔ تو مجھ سے بھلا اس انتہائی کرب کے ہے جس کو دنیا میں جان کچھ ہم

یہ بیخلاف اور کچھ نہیں ہے۔ حضور پر بکرت اللہ ہو۔ معاف اور جنتی دونوں قسم کے رخصت پر مشتمل ہے۔ اسانی
ظہر میں شکر کی دیکھیں اور کبیرے ہاتھ پر ہڈیاں لگ کر نیت کرنے والے ایسے ہیں کہ پچھلے ان کا کلاماتیں خوب نہیں
پہریت کرنے کے بعد ان کے کلامات دست ہو گئے اور ان کے منوں سے خود گفتگو کی اور ناکہ پندی قید
کامیابی سے اپنے سنگ پڑھتے ہیں پائے ہیں کہ وہ کہیں وہ کہیں پید ہو گئے۔ چمکانہ کلموں سے جہاں
فدایہ سے پاک ہیں اور جہاں سے ان کا نسبت میں نے بہرہ شاپہ کیا ہے۔ کما اکثر خیراک اور ان کے لیے یہ دعا اور توجیہ
شعیب ہوئے ہیں۔ اختیار میں حضور پر بکرت اللہ ہو۔ معاف اور جنتی دونوں قسم کے رخصت پر مشتمل ہے۔ اسانی
۱۷ (تہذیب و تربیت) خوش حال کثیر وقت نزدیک آپ پہنچے اور کلمہ کی گواہیوں ایک بہت اونچے بلند چمنوں
سے منظر آئی ہے۔

تذکرہ محدثی ماہیات طبع چہارم صفحہ 547-548-549 از مرزا کاویانی یہ جگہ صفحہ 414 پر درج ہے

یہ آرزو حیات کی آرزو ہے۔ پھر بعد اس کے ایک اور انگریزی المام ہے اور ترجمہ اس کا الہامی نہیں...
... فقرات کی تقسیم وغیرہ صحت بھی معلوم نہیں اور بعض الہامات میں فقرات کا تقدم خاطر بھی ہو جاتا ہے...
... اور وہ المام یہ ہیں۔

ڈو آک من سٹڈی انگریز بٹ گاڈ ایز ویتھ یو۔ پٹی شل ایلپ یو۔ وارڈس آف گاڈ اٹ
گین رکس جینیٹ

ترجمہ :- اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے لیکن خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اللہ کے
کاہل میں نہیں گئے۔

پھر بعد اس کے ایک ڈو آک المام انگریزی میں ہے جس سے یہ کہہ کر معلوم ہے اور وہ یہ ہے۔
ایٹل سٹل ایلپ یو

مگر بعد اس کے یہ ہے۔

یٹل یو ڈو گو افرت سٹ

پھر ایک فقرہ ہے جس کے معنی معلوم نہیں اور وہ یہ ہے۔
ایٹل سٹل ایٹل یو ایلپ یو

مکتوبہ اور دیگر تصانیف کے مترجمین کی شاہ صاحب مکتوبات احمدیہ بلحاظ صفحہ ۱۶۹۹

جنوری ۱۸۸۴ء - ابتدا میں جب یہ کتاب ایف کی گئی تھی اس وقت اس کی کوئی اور صورت تھی پھر بعد
اس کی قدرت اینتسکی نے اسے اس کے ساتھ لکھ کر ایک ایسے عالم سے خبر دی جس سے پہلے خبر
تھی یعنی یہ جو بھی صورت اس کے ساتھ لکھی گئی تھی اسے ایک میں سفر کر رہا تھا کہ ایک دفعہ پڑھ

8. Though all men should be angry but God is with you.

9. He shall help you.

10. Words of God not can exchange.

یہ لکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ لکھنے کے ساتھ ہے۔ Can not ہے۔ (مترجم)

I shall help you.

You have to go Amritsar.

He halts in the Zila Peshawar.

Zila: منوع لکھا گیا ہے۔ Public Service Inquiries Act Section 8

The Punjab Court Act. ۱۹۰۷ء

یہ لکھنے کی ضرورت ہے۔

یہ جملہ صفحہ 415,414 پر درج ہے

ڈاکٹر محمد علی صاحب صاحب صفحہ 92 طبع چارم لاہور مرزا آباد پانی

عین امر و سنہ کے جواب

۲۱۶

حقیقت الہی

۳۰۳

تہدی فرودگاہ کے ارد گرد فرشتے پیرہئے ہیں۔ پھر یہاں کے اہل علم و دانش اس وقت
 در مقام محنت سرگتے ہیں۔ پھر چند روز کے بعد ایسا اتفاق ہو گا کہ ارد گرد کے دیہات
 میں سے ایک گاؤں کا باشندہ جو نامی چوتھا چھدی کے ارادہ سے ہمارے بلات میں آیا اور اس کا
 نام بشن سنگ تھا۔ مات کا پچھلا حصہ تھا۔ جب وہ اس ارادہ سے بلات میں داخل ہوا تو
 موقع نہ ملنے سے ایک پیاز کے کھیت میں بیٹھ گیا اور بہت سی پیاز اٹھائیں تو وہ ایک
 ڈھیر لگا دیا اور پھر کسی نے دیکھ لیا تب وہیں سے دوڑا۔ اور وہ اس قدر قوی ہو گیا تھا کہ
 اس کو دس ماہی بھی پکڑا نہ سکتے اگر خدا کی بیشکافی نہ پہلے سے اس کو کراہی ہوا نہ ہوتا۔ وہ نے
 کے وقت ایک گڑ سے میں پیرا اس کا جا پڑا پھر بھی وہ سنبھل کر اٹھا کر اسے پیچھے سے لوگ پیچ گئے
 اور اس طرح پیرا بشن سنگ باوجود اپنی سخت کوشش کے پکڑے گئے اور دولت میں جاتے
 ہی سزا یاب ہو گئے۔ بعد اسکے ہمارے سکونتی مکان میں سے جو بلات میں پکڑی تھی وہی کوئی وقت
 رہتے تھے ایک بڑا سانپ نکلا جو ایک زہریلے سانپ تھا اور بڑا لمبا تھا۔ وہ بھی اس جہاں کے
 اپنی سزا کو پہنچا اور اس طرح پیرا بشن سنگ کی حفاظت کا ثبوت ہمیں دست جہت مل گیا۔
 ۳۲۲ نشان۔ میں انگریزی سے بالکل بے پروا ہوں تاہم خدا تعالیٰ نے بعض بیشکافیوں کو
 بلور رو بہت انگریزی میں میرے پر ظاہر فرمایا ہے جس کے بارے میں اس کے نمبر ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲ و
 ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ میں یہ بیشکافی ہے جس کے نمبر ۲۸۵ ہے۔

I love you, I am with you. Yes I am happy. Life of pain,
 I shall help you. I can, what I will do. We can, what we will
 do. God is coming by His army. He is with you to kill enemy.
 The days shall come when God shall help you. Glory be to
 the Lord, God ruler of earth and heaven.

۳۱۶

حصہ الہی نمبر 304 معجم دعائی خزائن جلد 22 نمبر 316 الہی

اور واقعات سے بچر اور ناواقف قرار دے سکیں۔ بلکہ وہ تمام لوگ ایسے تھے جن میں
آنحضرت نے ابتدا و آخر سے نشوونما پایا تھا اور ایک حقیقت کلاں عمر اپنی کا اُن کی
مخالفت اور مصاحبت میں بسر کیا تھا پس اگر فی الواقعہ جناب ممدوح اُمتی
نہ ہوتے تو ممکن نہ تھا کہ اپنے اُمتی ہونے کا اُن لوگوں کے سامنے نام بھی لے سکتے

تذلل کی تعلیم دی اور فرمایا اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اے
مخدوم تمام فیوض ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ یعنی ہم عاجز ہیں
آپ سے کچھ بھی نہیں کر سکتے جب تک تیری توفیق اور تائید شامل نہ ہو پس خدائے تعالیٰ نے
دُعائیں بخش دلائے کیلئے دو محرک بیان فرمائے۔ ایک اپنی عظمت اور رحمت شامہ دوسرے
بندوں کا عاجز اور ذلیل ہونا۔ اب جاننا چاہیے کہ یہ دو محرک ہیں جن کا دعائے وقت
خیال میں لانا دعا گزروالوں کیلئے نہایت ضروری ہے جو لوگ دعا کی کیفیت سے کسی قدر جاہل
مائل رکھتے ہیں انہیں خوب معلوم ہو کہ تشریح ہونے والی دونوں محرکوں کی دعا ہو ہی نہیں سکتی اور
بجز ان کے آتش شوق الہی دعائیں اپنے شعلوں کو بلند نہیں کرتے یہ بات نہایت ظاہر ہے

زبان خدا کے ہاتھ میں ایک آگ ہوتی ہے جس طرح اور جس طرف چاہتا ہے اُس آگ کو پھینک دیا
پھیرتا ہے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ الفاظ زور کے ساتھ اور ایک جگہ سے نکلتے آتے ہیں
اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جیسے کوئی لطف اور ناز سے قدم رکھتا ہے اور ایک قدم پر
ٹھہر کر پھر دوسرا قدم اٹھاتا ہے اور چلنے میں اپنی خوش وضع دکھلاتا ہے اور ان دونوں
اندازوں کے اختیار کرنے میں حکمت یہ ہے کہ تاربان باہام کو نفسانی اور شیطانی خیالات سے
امتیاز دل حاصل ہے اور خداوند مطلق کا الہام اپنی جہلی اور مالی برکت سے فی الغور شناخت
کیا جائے۔ ایک دفعہ حالت یاد آئی ہے کہ انگریزی میں اول یہ الہام ہوا۔ آئی تو یو یینے
میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر یہ الہام ہوا۔ آئی اکیم و ڈیو یینے میں تم سے ساتھ ہوں
پھر الہام ہوا۔ آئی شیل ہیلپ یو یینے میں تمہاری مدد کروں گا۔ پھر الہام ہوا

پہلی فصل

۵۷۲

براہین احمدیہ

جن پر کوئی حال ان کا پوشیدہ نہ تھا اور جو ہر وقت اس گھات میں لگے ہوتے تھے کہ کوئی عیلاف کوئی ثابت کریں اور اس کو مشتہر کر دیں۔ جن کا عناد اس درجہ تک پہنچ چکا تھا کہ اگر بس چل سکتا تو کچھ جھوٹ ٹوٹ سے ہی ثبوت بنا کر پیش کر دیتے اور اسی جہت سے ان کو ان کی ہریک بدظنی پر ایسا مسکت جواب دیا جاتا تھا کہ وہ ساکت اور لاجواب رہ جاتے تھے مثلاً جب مگر کے بعض

۴۸۱

کہ جو شخص خدا کی عظمت اور رحمت اور قدرت کا طے کرنا نہیں رکھتا وہ کسی طرح سے خدا کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص اپنی عاجزی اور درناہنگی یا ہر مسکین کا اتقاری نہیں اس کی روح اس مولیٰ کریم کی طرف ہرگز جھک نہیں سکتی۔ غرض یہ ایسی صداقت ہے جس کے کھنکھانے کوئی عمیق فلسفہ درکار نہیں بلکہ سب غزوات کی عظمت اور اپنی ذلت اور عاجزی متحقق طور پر دل میں نقش ہو تو وہ حالت خاصہ خود انسان کو سمجھا دیتی ہے کہ خالص دعا کرنے کا وہی ذریعہ ہے سچے پرستار خوب سمجھتے ہیں کہ حقیقت میں انہیں دو چیزوں کا تصور دیکھنا ہی ضروری ہے یعنی اول اس بات کا تصور کہ خدا نے تعالیٰ ہر ایک قسم کی ربوبیت اور پرورش اور رحمت اور بار دینے پر قادر ہے اور اس کی یہ صفات کا طے ہمیشہ اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں۔

۴۸۲

انہی کین ویٹ آئی ویل ڈو۔ یعنی میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔ پھر بعد اسکے بہت ہی زور سے جسے بدن کانپ گیا یہ الہام ہوا۔ وی کین ویٹ وی ویل ڈو۔ یعنی ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے اور اس وقت ایک ایسا لہجہ اور لفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جسے سر پر کھڑا ہوا اول رہا ہے اور باوجود بردہشت ہونے کے پھر اس میں ایک لذت تھی جس سے روح کو معنی معلوم کرنے سے پہلے ہی ایک تسلی اور ترقی ملی تھی اور یہ انگریزوں کی زبان کا الہام اکثر ہوتا رہا ہے۔ ایک دفعہ ایک طالب العلم انگریزی خواں ملنے کو آیا۔ اس کے زور وہی یہ الہام ہوا۔ ویس از مانی ایٹیمی۔ یعنی یہ میرا دشمن ہے۔ اگر یہ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ الہام اسی کی نسبت ہے۔ مگر اسی سے یہ معنی بھی دریافت

]

الحق والعلیٰ دکان اللہ نزل من السماء انا نبی شریک بخلام

حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا ہم ایک لڑکے کی طرح بشتت دیتے ہیں

نافلہ لك: سبحك الله ورافاك: وعلمك ما لم تعلم

جو تیرا پوتا ہوگا نہ لڑے ہر ایک جی جی پکے گا اللہ تیرے سر سے نکلے گا اور وہ مبارک ہے جسے سکھاتا ہے اور تیرے علم سے

انہ کریم قمش امامك وعادی لك من عادی: وقالوا ان هذا

ہو کریم ہے وہ تیرے بگے آگے ہو وہ تیرے دشمنوں کا وہ دشمن ہے اللہ کہیں گے کہ یہ تو

الاختلاق: الم تعلم ان الله على كل شق قدیر یلقی الروح

ایک بناوٹ ہے۔ اسے معترف کیا تو نہیں ہنسا کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے جس پر اپنے بندوں کو

على من یشاء من عبادہ: کل برکۃ من عند اللہ علیہ وسلم

پہنچاتا ہے جو تمنا کرے یعنی جسے چاہے اور یہ تمہارے ہر ایک شے پر قادر ہے اور اللہ علیہ وسلم

فتبارک من علم وتعلم: خدا کی فیلنگ اور خدا کی

پس بیت برکتوں سے جو میں بندہ کا تعلیم ہی وہ بیت برکتوں سے جو جس نے تعلیم پائی غلط وقت کا پڑھ لکھ کر

مہر نے کتنا بڑا کام کیا: انی معک ومع اهلك

میں تمہاری کرنے اور تمہاری ہر شے میں اور تمہاری ہر شے میں جو تمہارا کام کیا میں تیرے ہر شے میں کہ وہ ہر شے میں

ومع کل من احبک: تیرے لئے میرا نام چمکا۔

اور میرے ساتھ ہر شے میں کہ تمہارا نام ہے اور میرے ساتھ ہر شے میں کہ تمہارا نام ہے اور میرے ساتھ ہر شے میں کہ تمہارا نام ہے

زوحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔ فبصرک الیوم حدید

نورحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔ پس تمہارا نظر تیرے تیز ہے۔

حاشیہ: یہ وہی ہے کہ خدا کی فیلنگ اور خدا کی ہر شے میں کہ تمہارا نام ہے اور میرے ساتھ ہر شے میں کہ تمہارا نام ہے

میں میں کہ تمہارا نام ہے اور میرے ساتھ ہر شے میں کہ تمہارا نام ہے اور میرے ساتھ ہر شے میں کہ تمہارا نام ہے

کیا کہ تمہارا نام ہے اور میرے ساتھ ہر شے میں کہ تمہارا نام ہے اور میرے ساتھ ہر شے میں کہ تمہارا نام ہے

حقیقۃ الہی 98 صحیفہ حقیقۃ الہی جلد 22 صفحہ 99 اور زکریا کی کہانی

یہ حوالہ نمبر 416 پر درج ہے

۶۴۰

۷ ارب مئی ۱۹۰۸ء * مکن تکبیر برعزت پائیندار

(پہلا جلد، نمبر ۲۷، صفحہ ۲، جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۳)

۲۰ مئی ۱۹۰۸ء * التَّوْحِيدُ ثُمَّ التَّحْيِيلُ وَالتَّوْتُ كَرِيْبٌ

(پہلا جلد، نمبر ۲۷، صفحہ ۲، جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۳)

ت

* * *

ت (ترجمہ از قرب) پائیندار عربی پروردگار کہ
 لفظ ہے۔ اس نام میں سے دو حالتیں نکالی گئی ہیں۔ ایک ہے توحید اور دوسری ہے (ترب)
 ت (ترجمہ) اب گویا کہ دو حالت نکالی گئی ہیں۔ ایک ہے توحید اور دوسری ہے

(۱۳) رحمت اور فضل کا کلام بشکر کا کلام:

(بدجلد نمبر ۱۹ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۸۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۲)

۱۸۔ اپریل ۱۹۰۸ء "إِنَّا كُنَّا نَكْفُرًا بِمَا يَشْكُرُونَ" (۲) زَلَّيْنَا الْأَرْضَ فَحَقَّ الْعَذَابُ ذُنُوبَنَا

(۱۳) بشارت: (الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۲۲۔ اپریل ۱۹۰۸ء "میرے لئے ایک نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔

(۲) خیر و خوبی کا نشان۔

(۳) میری مرادیں پوری ہوئیں۔"

(بدجلد نمبر ۱۹ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۸۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۲۶۔ اپریل ۱۹۰۸ء "مباحثہ زمین از بازی روزگار"

(بدجلد نمبر ۱۹ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۸۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۲۹۔ اپریل ۱۹۰۸ء "إِنِّي أَخَافُ كُلَّ مَنٍ فِي الدَّارِ"

(بدجلد نمبر ۱۹ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۸۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۱۹۰۸ء "جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ سب سچ ہے کہ اگر دنیا اپنی بدگلی سے باز نہیں آئے گی اور

میرے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی اور ایک بلا ابھی نہیں کہہ سکتے گی کہ

دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتر کے بیابانوں

کے بیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔" (پہلی صفحہ ۹۔ دوسری صفحہ ۲۳ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

۱۳۔ (ترجمہ از قرب) ہم نے تجھے کمال مستح دہی ہے (۲۱) زمین پر زلزلہ آئے گا پس عذاب واقع ہوگا اور آتر آئے گا۔

(۱۳) بشارت ہے۔

۱۴۔ (ترجمہ از قرب) زمانے کی گلی سے بنو ہند۔

۱۵۔ (ترجمہ از قرب) میں ان تمام لوگوں کی مخالفت کروں گا جو میری راہ میں ہیں۔

۴۳۲

سبز رنگ اس کی راہ پر بیٹھے گئے ہیں۔ اتنے میں وہ حاکم نکلا ہے۔ گھوڑے پر سوار ہے اور بہت ناماں ہے۔ کتاب یہ لوگ میری راہ پر کیوں بیٹھے گئے اتنی قید اور اس کے قریب بیدار گاؤں

(کافی الامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۹)

۱۸ جون ۱۹۰۳ء ”رشیہ لود بلائے دے بزرگ شیت۔ اِنَّمَا آمُرُكَ إِذَا أَرَدْتَ شَيْئًا
أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ۔ كُنْ بَرًّا لِقَوْمِكَ هَذَا۔ كُنْ آمُرُ قَبْلَ أَنْ تُجْعَلَ لَكَ
سُؤْلَةٌ فِي كُنْ آمُرُكَ“

(کافی الامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۹)

۱۹ جون ۱۹۰۳ء ”والله محمد کی طرف سے۔ اَرِيْدُ أَنْ اُخْلِصَ بِهٖ
مِنَابِ اللّٰهِ۔ اَرِيْدُ أَنْ اُخْلِصَ بِهٖ“

(کافی الامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۹)

۲۱ جون ۱۹۰۳ء ”اَنَا الرَّحْمٰنُ الْغَلِيْبِيْنَ قِيْدِيْنَ“

(کافی الامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۹)

۲۲ جون ۱۹۰۳ء ”اَحْسِنْ وَاذْكُ۔ تُجْعَلُ لَكَ سُؤْلَةٌ فِيْ اَمْرِكَ۔
لَنْ تَنَالُوْا اَنْ يَّرْحَمَكُمۡ سَتُفَقَدُوْا مِمَّا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ“

(کافی الامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۹)

۱۔ (ترجمہ از قرب) معیشت الگ الگ ہو کر رہے گا۔ تیرا معاملہ یوں ہے کہ جب تو کسی چیز کا مالک کرے اور اسے کہے کہ ہر جا کوہ ہو جاتی ہے۔ تمام رکت اس میں ہے۔ ہر رات بدل ہوتی ہے۔ ہر شے میں تیرے لئے ہر امر میں سورت کہیں گے۔

۲۔ (ترجمہ از قرب) میں غلام ہونا چاہتی ہوں۔ مے (ترجمہ از قرب) میں غلام دینا چاہتا ہوں۔

۳۔ (ترجمہ از قرب) میں رخصت ہوں۔ تو مجھے نکاح کرنے کا ترہانے گا۔

۴۔ (ترجمہ از قرب) اپنی راستی کو انکار نہیں کرتی۔ تیرے معاملے میں سورت پیدا کر دوں گا۔

۵۔ (ترجمہ از قرب) تم میری حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ تم اپنا پسندیدہ چیزوں کو خرچ نہ کرو۔

جلد ۱ صفحہ 417 پر درج ہے

تذکرہ موعود کی مالومات صفحہ 434 طبع چہارم لاہور ۱۹۰۳ء

کے کام ہیں مگر انہوں نے ہماری قوم دیکھتی ہے پھر اٹھ کر بد کرتی ہے۔
 (مکتوبہ نمبر ۱۱۱۱، جلد ۱، صفحہ ۱۱۱۱) مکتوبہ نمبر ۱۱۱۱، جلد ۱، صفحہ ۱۱۱۱
 (ب) اور چھ ماہوں میں کاہنوں کے ایک جواب دہی تھی کہ چار لاکھ ہوں گے اور چوتھے لاکھ کا حقیقتہ
 پر کے دن ہوگا۔ (از مکتوبہ نمبر ۱۱۱۱، جلد ۱، صفحہ ۱۱۱۱)

۱۸۸۵ء میں جب اللہ جل جلالہ نے جو علاقہ فیصلہ میں شہزادی میں ایک مرتبہ ان کو ایک کام پیش کیا جس کے
 ہونے کے لئے انہوں نے ہر طرح سے کوشش کی اور بعض وجوہ سے ان کو اس کام کے جو جانے کی تیسرا ہی
 ہو گئی تھی پھر انہوں نے دعا کے لئے ہماری طرف اپنا کھمبہ لے کر آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے
 "اے بسا آرزو کہ خاک مشدہ"

جب میں نے ان کو کہہ دیا کہ یہ کام ہرگز نہیں ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو
 ایسے موافقہ پیش کیے کہ وہ کام ہوتا ہوا رہ گیا۔ (نزدک ایسے صفحہ ۲۲۲-۲۲۳، جلد ۱، صفحہ ۱۱۱۱)

۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء "۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو یعنی اس رات کو جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کے دن سے چلتا ہے
 اس قدر شب کا تھا اس آسمان پر تھا جو میں نے اپنی تمام عمر میں اس کی نظیر کبھی نہیں دیکھی اور آسمان کی فضا میں اس قدر تازہ
 شعلے ہر طرف چل رہے تھے جو اس رنگ کا دیکھنا کئی بھی نمود نہیں تائیں اس کو یہاں کہیں کوئی یاد ہے کہ اس
 وقت یہ اللہ تعالیٰ کی بھرت ہوا تھا کہ

مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَنَكَيْتَ إِذْ نَكَيْتَ

سو اس دن کی کوئی شب سے بہت مناسبت تھی۔

یہ شب ناقہ کا تھا جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو ایسا ہیچ طور پر ہوا جو یورپ اور امریکہ اور ایشیا کی تمام
 اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گیا لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ بے فائدہ تھا لیکن خداوند کریم جانتا ہے کہ
 سب سے زیادہ غور سے اس قماش کے دیکھنے والا اور پھر اس سے خط اور لذت اٹھانے والا میں ہی تھا میری آنکھیں بہت
 دیر تک اس قماش کے دیکھنے کی طرف لگی رہیں اور وہ مسلسل یہی شب کا شام سے ہی شروع ہو گیا تھا جس کو میں صوف
 الہامی بتاتوں کہ وہ بے بڑے سود کے ساتھ دیکھتا رہا مگر میرے دل میں اللہ تعالیٰ کا لگا گیا تھا کہ یہ تیرے لئے نشان
 ظاہر ہوا ہے۔

اور پھر اس کے بعد یورپ کے لوگوں کو وہ ستارہ دکائی یا جو حضرت مسیح کے ظہور کے وقت میں نکلا تھا۔

۱۱۱۱ء کے دن میں نے یہ لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ۱۱۱۱ء میں لکھا تھا کہ یہ تیرے لئے نشان

۶۸۱

سینے شان کی تحقیق کا ذکر ہو گا کسی نے امام شافعی اور کسی نے دوسری آیتوں کا اور کسی نے کہا کہ انہوں نے مستقلہ
عزیزہ سے تعلق میں تعلق ہوں اس لئے دونوں مقام پر تعلق ہونے کے باعث ہاں امام شافعی نے اسے حضرت انس
علیہ السلام سے تعلق کیا اس لئے کہ ایسا ہر جگہ سے تعلق ہوا کیوں سورۃ کا ایک بار حضرت علی رضی اللہ عنہ
تعلق ہوا اور دوسری بار مدی کیسے موجود پر تعلق ہوا ہے جس کے سبب سے ہاں امام شافعی نے اسے
(مکتوب صاحب بر سر اربعہ ائمه صاحب نعمانی)

۶۷- فریاد آیات کو میں امام شافعی ہے۔
بِئْسَ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أُنزُلًا مُخْتَلِفًا
وَلَا تَكْذِبُوا وَأُنبئهم بِالْبُحْتِ الْعَيْنِ لَكُمْ كِتَابٌ نُوحِيهِ إِلَيْكُمْ نَحْنُ أَوْلِيَاءُ لَكُمْ فِي
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

(مکتوب صاحب بر سر اربعہ ائمه صاحب نعمانی - بشری مولانا صاحب صفحہ ۶۲-
المجلد ۲۳ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۳۲ء صفحہ ۱۱)

۶۸- اس کے بعد پھر امام شافعی ہے۔

"سُورَةُ الْبُرُوجِ"

(مکتوب صاحب بر سر اربعہ ائمه صاحب نعمانی - بشری صفحہ ۶۲)

۶۹- ایک دفعہ حضرت سید محمد علیہ السلام نے یہ الزام سنا کہ ہے۔
"پیشی پیشی گویا ہے"

(مکتوب صاحب بر سر اربعہ ائمه صاحب نعمانی - بشری صفحہ ۶۲)

۱- یہ مکتوب قلمی دستخط و تصدیق ہے اور یہ وقت تیار کی تہذیب و تمدن کا ایک حصہ ہے جو کہ اس سے ناکارہ نہیں
کیا مگر آپ کہیں غائب ہے۔ (ترجمہ)
۲- ترجمہ از قرآن، جینا کے لوگ جنہوں نے کہہ ملا ہے اللہ ہے پراس پر جنوں سے قائم ہے اور پرستار کرتے ہیں۔
یہ کہہ دیتے ہوتے کہ نعمت حکماء اور فقہین جو اور ہجرت حاصل کہ اس جنت کو جس کا تہذیب و تمدن کا حصہ ہے
۳- وہ مگر پھر اس کے تعلق سے کہہ دیتے ہیں۔
نوٹ - اگر پھر یہ کہہ دیتے ہیں کہ اللہ ہے پراس پر جنوں سے قائم ہے اور پرستار کرتے ہیں۔
۴- اگر پھر یہ کہہ دیتے ہیں کہ اللہ ہے پراس پر جنوں سے قائم ہے اور پرستار کرتے ہیں۔
۵- یہ ایک تہذیب کا حصہ ہے جو کہ اس کے تعلق سے کہہ دیتے ہیں۔

ذکرہ موجودی ماہیات صفحہ 681 طبع پھول پورہ لاہور
جلد اولیٰ 417 صفحہ ۶

۳۶

۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء - (۱) آج ہماری تخت بیداری۔

(۲) لَاقٌ شَرِيفٌ هُوَ الْاَبْتُرُ

(۳) خدا نے اُسے لیا۔

(۴) وَاللّٰهُ اَوْ اَقْبَرُ اِسْتَحْا هُوَ اَوَّلًا۔

نسب دیا۔ یہ پنجابی قزو ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ طبع آدمی درست ہو گیا ہے۔

(۵) وقت رسیدہ

(بد جلد ۶ نمبر ۱۱ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۱۹۰۶ء - يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اطْمِئِنَّوا الْجَائِعَةَ وَالسُّخْرَةَ

(بد جلد ۶ نمبر ۱۱ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۱ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۱۔ (ترجمہ) یقیناً تیرا دشمن جو ہے وہی آخر ہے۔ ۲۔ (ترجمہ) وقت آگیا۔

۳۔ (ترجمہ) از قریب) میں سے نئی باتوں اور حکمتوں کو کھانا کھاؤ

(نوٹ) "بعض صحفوں کو رسالہ "جائعات" کے دو قریب قریب) ایک دن کا بہت دیر میں ۵۔ روٹی کافی تیار تھی مگر بڑے تنگ تھے اور وقت سے آدھی ایک وقت میں کھا سکتے تھے اس واسطے بہت دیر ہو گئی اور جس سماں بفر کھا کھانے کے سونے کا کڑا میں چلے گئے۔ اس کی کو رہا نام تاکہ وہ صاف و سالم نہ ہوں کے ساتھ مددوں کا اظہار کیا اور براہ راست آسمان سے اللہ کے دولا کے پاس بہت کی دعا پڑھا کہ اَطْمِئِنَّوا الْجَائِعَةَ وَالسُّخْرَةَ جو کہ میرے حضور نے دریافت کیا تو میں ہٹا کہ رات کو جس سماں جو کہ ہے اس وقت آپ نے تالیخ پڑھا اور بہت تاکید کیا کہ صحفوں کو ہر طرح سے خاطر دہی کی جائے اور ان کو کس قسم کی تکلیف نہ ہو" (بد جلد ۶ نمبر ۱۱ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

حضرت ااکر شمسہ خاتون صاحبہ رضی اللہ عنہا سے اس بارہا کے حلقہ فرماتے ہیں۔

"۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کو کھانے کے بعد یہ عاجز جلسہ میں تقریروں کے بیچ میں لگا گیا۔ اس روز کھانا کی تقریر بھی تھی اور قریب میری حاملہ تھی۔ لہذا طریب و مشاہدہ مع کھانا کی اور سبھی مبارک میں حسب الارشاد ہمیں مستحقین صحفوں کے جزل اجلاس میں شامل ہونے کی فرض سے بچنے گیا کہ اجلاس کے بعد کھانا کھالیں گا۔ اعلان کے مطابق اس میں صحفوں کے صحفہ جان اور نگرین کی شمولیت ضروری تھی۔ میں اس وقت کڑھ تھا۔ لیکن کھانا کھانے کے بعد کھانا کھانا کھانے کو بہتر بنا پا تھا۔ میں سالہ میں تھا۔ شاید ایک آدمہ کے سابقہ تمام احباب سنتوں وغیرہ سے اس بارہ کھانے کے بعد اس حال کے میں نظر فرما کر کھانا کھا کر چلا ہا کہ تالیاں کھین صدر اچھین احمد یہ کھانا کھانے کے لئے چلے گئے ہیں اور سب لوگ نظر میں کھانا کھا رہے ہیں تو بھی جا کر کھانا کھا کر چلا آ۔ لیکن قریب دل ڈرا کہ بارہا

تذکرہ محمد علی دالہا مات صفحہ 631 طبع چارم الامردا کا دیانی

یہ حوالہ صفحہ 417 پر درج ہے

۲۰ دسمبر ۱۸۸۲ء (الف) ایک عجیب کشف سے جو مجھ کو سورہ ہیرت سے بعد شب بیک وقت ہوا۔ آپ کے شریکی طرف نظر لگے ہوئی تھی اور ایک شخص نے معلوم الاہم کی ارادت صادقہ خدا نے میرے پرکار پر کی جو بشتہ لڑھکیا ہے۔ اس عالم کشف میں اس کا تمام پتہ و نشان سکونت بتلا دیا جو اب مجھ کو یاد نہیں رہا صرف بتلایا دیا کہ سکونت عباس لڑھیانہ اور اس کے بعد اس کی صفت میں یہ لکھا ہوا پیش کیا گیا

سچا اور اوتنند۔ اَمَلًا قَائِمًا وَ قَرَعًا فِي السَّمَاءِ

یعنی اس کی ارادت ایسی قوی اور کمال ہے کہ جس میں نہ کچھ تزلزل ہے نہ نقصان ہے

(از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۰۰ پر صاحب علی صاحب)

(ب) میں نے قریب صبح کے کشف کے عالم میں دیکھا کہ ایک لاکھ میرے سامنے پیش کیا گیا اس پر لکھا ہے کہ

”ایک اور اوتنند لڑھیانہ میں ہے“

پھر اس کے مکان کا پتہ مجھے بتلایا گیا اور نام بھی بتایا گیا جو مجھے یاد نہیں اور پھر اس کی ارادت اور قوت ایمانی کی یہ تعریف اسی لاکھ میں لکھی ہوئی دکھائی۔

”اَمَلًا قَائِمًا وَ قَرَعًا فِي السَّمَاءِ“

یہ میری اس علی صاحب لڑھیانہ ہے لڑھیانہ سے جو جیل میں ایک صاحب پر اس دن ہم تھے جو نیت کرنے والی داخل تھے چند سال گذرے تھے اس میں ایسی ترقی کہ ان کی موصوفات کے لئے سے ایک دفعہ اللہ ہوا اَمَلًا قَائِمًا وَ قَرَعًا فِي السَّمَاءِ اس اللہ سے صحت اس قدر طلب تھا کہ اس زمانہ میں وہ صحت سے اور ایسے ہی انہوں نے اس زمانہ میں اتنا ظاہر کیا کہ ان کے لئے جو میرے ذکر کے بعد کوئی درد نہ تھا اور ہر ایک میرے خط کو نیت سے وہ خبر تک کہ کہ اپنے ہتھ سے اس کی نقل کرتے تھے اور لوگوں کو دیکھ کر نصیحت کرتے تھے اور ایک خطک مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ خبر تک کہ کہ کما جاتے تھے اور سب سے پہلے لڑھیانہ سے وہی کاہن میں آتے تھے۔ ایک مرتبہ مجھ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے دکھایا گیا کہ عباس علی ظہور کھائے گا اور رگشتہ ہو جائے گا۔ وہ میرا خط بھی انہوں نے میرے خطوطات میں وضع کر لیا۔ بعد اس کے جب ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ کو کہا کہ مجھ کو اس کشف سے جو میری نسبت بتلایا گیا کہ میری لڑھیانہ کے لئے مرنے کو تیار ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ کے لئے ختم ہے وہ پورا ہو گا۔ بعد اس کے جب وہ نادانیاں کر رہے تھے پھر ہوسلے گا وہی کیا تو وہ وہی آئی کہ ان کو لوگوں کو اقل دل سے ملنے سے وہی کاہن سے ہے۔ بعد اس کے اس صاحب کے وقت کہ جو مولوی ابو سعید گل صاحب سے لڑھیانہ میں میری طرف سے ہوا تھا وہ اس قریب سے چند دنوں کی کہ انہوں کی صحبت بھی میری لڑھیانہ سے تھی جو ظاہر ہو گیا اور وہ صریح طور پر بولا گئے۔

(خبر ہوری صفحہ ۲۹۴-۲۹۵ میں خواتین جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۷)

یہ (ترجمہ از عرب) اس کی بڑی ہی میں لکھ ہے اور اس کی شائیں اس میں لکھی ہیں۔

مگر بجز مرضی باری تعالیٰ کیونکر پورا ہو۔ مولوی عبدالقادر صاحب موت کو بہت یاد رکھیں اور
دلی اخلاص کے حصول میں کوشش کریں اور یہ عاجز بھی کوشش کرے گا۔ والسلام

۲۰ نومبر ۱۸۸۳ء مطابق ۱۹ محرم ۱۳۰۱ھ

مکتوب نمبر ۳۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مخدومی مکرئی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
بعد ہذا چونکہ اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں اور اگرچہ بعض ان میں
سے ایک ہندو لڑکے سے دریافت کئے ہیں مگر قابل اطمینان نہیں۔ اور بعض منجانب اللہ بطور ترجمہ
الہام ہوا تھا اور بعض کلمات شاید عبرانی ہیں۔ ان سب کی تحقیق تنقیح ضرور ہے تا بعد تنقیح جیسا کہ
مناسب ہو، اخیر جزو میں کہ اب تک چھپی نہیں درج کئے جائیں۔ آپ جہاں تک ممکن ہو بہت جلد
دریافت کر کے صاف خط میں جو پڑھا جاوے اطلاع بخشیں اور وہ کلمات یہ ہیں۔

پریشن، عمر ہر اطوس، با پلاطوس یعنی پڑطوس لفظ ہے یا پلاطوس لفظ ہے۔ باعث سرعت الہام دریافت
نہیں ہوا اور عمر عربی لفظ ہے اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان
کے یہ لفظ ہیں۔ پھر دو لفظ اور ہیں۔ ہوشعنا نعساک معلوم نہیں کس زبان کے ہیں اور انگریزی یہ ہیں۔
اول عربی فقرہ ہے يَا ذَاؤُدَّ غَامِلٌ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَ اِحْسَانًا۔ ”یوست ڈو کے وہاٹ آئی
اولڈ یو“۔ تم کو وہ کرنا چاہئے جو میں نے فرمایا ہے یہ اردو عبارت بھی الہامی ہے۔ پھر بعد اس کے
ایک اور انگریزی الہام ہے اور ترجمہ اس کا الہامی نہیں۔ بلکہ اس ہندو لڑکے نے بتلایا ہے۔ فقرات
کی تقدیم تاخیر کی صحت بھی معلوم نہیں۔ اور بعض الہامات میں فقرات کا تقدم تاخیر بھی ہو جاتا ہے اس
کو فور سے دیکھ لینا چاہئے اور وہ الہام یہ ہیں۔

تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۸۰ ۲ تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۸۲ ۳ مکتوب طبع اول میں سہا یوست ڈو

الہامی ہے۔ (مرتب)

تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۸۲

یہ جملہ صفحہ 419,418 پر درج ہے

مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 583, 584 طبع جدید از مرزا قادیانی

”دو آل من لُحْدِ بِنِ اِنْگْرِی بٹ گاڈ از وڈ یو“۔ ”ی شل ہلپ یو“۔ ”وڈس آف گارڈ“۔
 ٹاٹ کین ایلجینج“۔ ترجمہ اگر تمام آدمی ناراض ہو گئے لیکن خدا تمہارے ساتھ ہو گا وہ تمہاری مدد
 کرے گا۔ اللہ کے کلام بدل نہیں سکتے پھر بعد اس کے ایک دو اور الہام انگریزی ہیں جن میں سے
 کچھ تو معلوم ہے اور وہ یہ ہیں۔

”آئی شل ہلپ یو“۔ ”ی مگر بعد اس کے یہ ہے۔“ ”یو ہونو گو امر تر“۔ ”ی پھر ایک فقرہ ہے جس
 کے معنی معلوم نہیں اور وہ یہ ہے۔“ ”ی مل ٹس ان دی خلیج پٹاور“۔ ”یہ فقرات ہیں ان کو نتیجے سے
 لکھیں اور براہ نمبر بانی جلد تر جواب بھیج دیں تا اگر ممکن ہو تو اخیر جزو میں بعض فقرات بموضع مناسب
 درج ہو سکیں۔ بخدمت مولوی عبدالقادر صاحب و خواجہ علی صاحب سلام مسنون پینچے۔

۱۲ دسمبر ۱۸۸۳ء بمطابق ۱۱ صفر ۱۳۰۵ھ

مکتوب نمبر ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مخدومی مکرمی! خویم میز عباس علی شاہ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ہذا آں مخدوم کا عنایت نامہ پہنچا۔ موجب ممنونی ہوا۔ آج میرا ارادہ تھا کہ صرف ایک دن
 کے لئے آں مخدوم کی ملاقات کے لئے لودھیانہ کا قصد کروں۔ لیکن عطا آمدہ مطبع ریاض ہند سے
 معلوم ہوا کہ حال مطبع کتاب کا اہتر ہو رہا ہے۔ اگر اس کا جلدی سے تدارک نہ کیا جائے تو کاپیاں کہ
 جو ایک عرصہ کی لکھی ہوئی ہیں خراب ہو جائیں گی۔ بات یہ ہے کہ کاپیوں کی چھ سات جڑیں مطبع
 ریاض ہند سے باعث کم استطاعتی مطبع کے مطبع چشمہ نور میں دی گئی تھیں۔ اور مہتمم چشمہ نور نے وہ
 کیا تھا کہ ان کاپیوں کو جلد تر چھاپ دیں گے اور قبل اس کے جوڑے انی اور خراب ہوں چھپ جائیں
 گی۔ سو عطا آمدہ مطبع ریاض ہند سے معلوم ہوا کہ وہ کاپیاں اب تک نہیں چھپیں اور خراب ہو گئی
 ۱۔ تذکرہ صفحہ ۹۲ و ۸۷ ۲۔ تذکرہ صفحہ ۹۲ و ۸۷ ۳۔ مکتوب مطبع اول میں طلسمی سے ”واڈس آف گاڈ“

چھاپا ہے۔ ۴۔ تذکرہ صفحہ ۹۲

۵۔ تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۹۲ ۶۔ تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۹۲ ۷۔ تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۹۲

مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 583, 584 مطبع دارالترقیہ دہلی

کہیں کہ جو عورتیں ڈاکو سے جا کر خط لاتے تھے اس کا علم بھی تھا بلکہ خود ڈاکو کا نشانہ
ایک ہندو تھا۔ اس وقت دنوں میں ایک ہندو الہامی پیشگوئی کے لکھنے کے لئے بلور
روز نامہ نہیں تو کر رکھا ہوا تھا۔ اور بعض ائمہ غیبیہ جو ظاہر ہوتے تھے ان کے ہاتھ
ناگری اور فارسی میں قبل از وقوع لکھائے جاتے تھے اور اسپر ان کے دستخط بھی کرانے
ہلاتے تھے۔ چنانچہ یہ پیشگوئی بھی بدستور لکھائی گئی۔ ابھی پانچ روز نہیں گذرے
تھے کہ پینتالیس روپیہ کا منی آرڈر جہلم سے آگیا۔ حساب کیا گیا تو منی آرڈر کے
روانہ ہونے کا ٹھیک وہی دن تھا جس دن تمنا تعالیٰ کی طرف سے طبر علی تھی۔ اور
یہ نشان آج سے میں برس پہلے براہین اسوریہ میں درج ہو کر ہزار ہا انسانوں میں
شائع ہو چکا ہے۔ دیکھو براہین اسوریہ صفحہ ۷۷۔ اس نشان کے گواہ وہی آریہ ہیں
اور حلقاً بیان کر سکتے ہیں۔ مگر حلت نمونہ نمبر ۱ کے موافق ہوگی۔

۴۱ ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ حیدرآباد سے نواب اقبال اللہ صاحب کی طوط
سے خط آیا ہے اور اس میں کسی قدر روپیہ دینے کا وعدہ ہے۔ خواب بدستور لکھا گیا
اور مذکورہ صاحب آریوں کو اطلاع دی گئی۔ پھر تھوڑے دن بعد حیدرآباد سے خط آیا۔
اور سورہ پیدائش موصوف نے مسجد فاطمہ علیہ السلام کے گواہ
وہی کہیں میں اور حلقاً بیان کر سکتے ہیں۔ مگر حلت نمونہ نمبر ۱ کے موافق ہوگی۔ ابھی نشان
آج سے میں برس پہلے براہین اسوریہ میں درج ہو چکا ہے۔ دیکھو براہین اسوریہ صفحہ ۷۷۔

۴۲ ایک دوست بڑے مشکل کے وقت خاک لکھا کہ اس کا ایک عزیز کسی سنگین مقدمہ میں
مانڈ ہے اور کوئی صورت رہائی کی نظر نہیں آتی۔ اور دعا کے لئے درخواست کی چنانچہ
اسی بات صافی وقت میں آگیا اور قبولیت کے آثار سے ایک آریہ کو اطلاع دی گئی۔

اور کاذب کون ہے اور اس شخص کو ہم یعنی مجھ کو، پر اگندہ خیال کی طرح کر دیتے ہیں ہلاک کر دیتے
مگر اے الہی بخش تم پر سلامتی ہے تمہارے لئے خدا نے رحمت لکھی ہے تم ہلاکت سے بچو گے۔
اب سوچنے والے سوچ لیں کہ آخر الہام کیا ہوا؟ کیا وہ تباہی جو میری نسبت ہو صاحب کا
الہام بتاتا ہے وہ انہیں پر آئی ہے یا نہیں؟

پھر اسی صغیر میں لکھتے ہیں کہ ان کو الہام ہوا یا ناز کوئی بردا و سلا مائیت سے آگ
ٹھنڈی ہو جائے اور سلامتی ہو جائے میں نہیں معلوم کہ کونسی آگ تھی اور ٹھنڈی ہو گئی صرف ظالموں
کی آگ تھی پر نازل ہوئی تھی سو وہ تو ٹھنڈی نہ ہوئی اور ان کا کام ایک دن میں تمام کر گیا۔
صد ہا آدمی لاہور میں ظالموں میں مبتلا ہو کر آخر اچھے ہو گئے مگر یہ ظالم صاحب جانبر زبوں کے
اور بے وقت موت نے ہزاروں حسرتوں کے ساتھ اس دنیا سے کوچ کر دیا۔ اب وہ تو اس
جہان کو چھوڑ گئے صرف ان کے دوستوں کے لئے محض رشک کا سنا پڑا ہے کہ یہ صاحب کی
موت کے بعد مجھ کو یہ الہام ہوا تھا فقہاء صدمہ میں بعض یعنی ہم نے اپنی بخش کی موت
سے ان کے دوستوں کا امتحان کرنا چاہا ہے کہ کیا وہ اب بھی سمجھتے ہیں یا نہیں۔ یہ صاف ظاہر
ہے کہ باپا الہی بخش صاحب میرے مقابل پر ایک بڑی سختی کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔
اور کوئی دقیقہ انہوں نے تحقیق اور توہین کا اٹھا نہیں رکھا تھا اور لوگوں کو انہوں نے اپنی
کتاب سے گراہ کیا تھا اور ہر روز میری موت اور تباہی کے منتظر تھے اور اپنے دوستوں
کو صد ظالمانہ اس قسم کے سنا کر تھے اور خاص کر ظالموں سے میری موت اپنی
کتاب میں شائع کی تھی۔ پھر یہ کیا ہوا کہ وہ خود ظالموں سے نافرادی کے ساتھ فر گئے

یہ خوب پتا ہے کہ تمہاری زبانوں سے نرس۔ اور جبکہ دوستوں کو کہہ کر کیا تباہی ہے نرس تو تمہارے دوستوں
میرا زندگ میں ہی ہے جس کی موت اور تباہی کے منتظر تھے ظالموں سے فرمائی۔ ان کے صد ظالمانہ سے
میرے ہلاک ہونے کے بارے میں تمہارے یہ کیا خیال ہوئے؟ کیا بات ہو گئی کہ ان کے الہام کی بجلی انہیں
پر گئی۔ کیا کوئی ہے کہ اس کا جواب دے؟

۲۲

از جو ہندو نے کھو چکا ہے کہیں ہندو مسکرتوں غالب رہی گئے
(تختہ چیتراوی صفحہ ۷۲ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۱۷)

۲۲ اگست ۱۹۰۲ء

”خدا کی پناہ میں ہر گزارو“

دکن اہل سنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۱۰، جلد ۲۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۵۲۔
انگریزوں نمبر ۲۲ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۷۱

۲۳ اگست ۱۹۰۲ء

۲۳ اگست ۱۹۰۲ء کو زبان انگریزی میں نے ڈوٹی کے مقابل پر ایک اشتہار شائع کیا تھا اور خدا تعالیٰ سے اللہ پر اس میں لکھا تھا کہ خدا ڈوٹی میں سے رات کو مہاجر کر کے یار کر کے وہ خدا کے مذہب سے نہیں بنے گا اور خدا بھولے اور بچھڑے میں فیصلہ کر کے دکھائے گا۔

(تختہ چیتراوی صفحہ ۷۲، حاشیہ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۱۷)

۲۴ اگست ۱۹۰۲ء

(۱) ”فریاد میں نہ دیکھا کہ ایک بچی ہے اور گویا کہ ایک کبوتر جھار سے پاس ہے وہ اس پر چلا کرتی ہے۔ بار بار شانے سے باز نہیں آتی تو آخر میں نے اس کا ناک کاٹ دیا ہے اور خون بہہ رہا ہے پھر بھی باز آتی تو میں نے اس کے گردن سے پٹے کے اس کا تڑ زہری سے رگڑنا شروع کیا۔ بار بار رگڑتا تھا لیکن

نے ناک اور قبضہ خون کا ہے کہ یہ شخص ہر گناہ کا شکار تھا۔ اس کا سخت دشمن اور عیادت کا پتلا ہی تھا۔ اس نے بڑھ کر ڈوٹی کیا اور حضرت حق کے برابر بھانے کے باوجود اس کے صف میں خدا تیرے پیارے بڑا بلکہ وہی بڑا شوخی اور شکریت میں رہتا تھا۔ تو صورت حق سے اس کے وہاں برابر تھا جس کے دشمن کو یوں وار کر کے متعدد انہماں نے شائع کیا۔ تحصیل کے لئے دیکھئے تختہ چیتراوی صفحہ ۷۲ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۱۷۔

پھر اس کا یہ شروع کیا کہ اس کے تانگے کے ہر ایک پہلو پر پانچ ڈوٹی اس کا ناشیہ برتا گیا تھا اور وہ شراب کو پانی نہیں پی سکتا تھا اور یہاں تک کہ اس کا شراب بولہ بن گیا تھا اور وہ اس کے پیٹ پر آدھن سے بڑی مسرت کے ساتھ نکال گیا جس کو اس نے کھانا کھانے پر لیا تھا اور یہ صحت کہہ ڈھنڈھ پیسے سے اس کے قبضہ میں تھا اس کو جو بد ہوا گیا اور اس کو یہ کہہ اور اس کو شیشا اس کے شوہر ہو گئے اور اس کے باپ نے اشتہار دیا کہ وہ دلالت ہے..... آخر کار اس پر لکھی گئی اور ایک تختہ طرح چھائی اس کا تختہ بھانے ہے اور پھر بہت فحش کے باعث پاگل ہو گیا اور جس جہاز ہے..... آخر کار فریاد کے پہلو پر تیرے ہی بڑی مسرت اور خدا سے کہہ سکتا ہے۔

(تختہ چیتراوی صفحہ ۷۲ - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۱۷)

۲۳

پھر بھی سواٹھاتی جاتی تھی تو آخر میں نے کہا کہ آؤ اسے پھانسی دے دوں۔
 (الہدویہ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۰۰) کابل حالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام (نمبر ۱۵)
 (ب) ”پھر میں نے آئینہ خواب میں دیکھا اور جب تک اور چٹکتا ہوا چہرہ نظر آیا؟
 (کابل حالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام (نمبر ۱۵))

۱۹۰۲ء ستمبر ۶
 فرمایا۔ آج خواب میں ایک فزونیہ سے یہ نکلا۔
 فیزونیہ

(الہدویہ نمبر ۲۳ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۶۶)

۱۹۰۳ء ستمبر ۱۲
 فرمایا۔ اسباب آنے سے میری طبیعت میں کچھ کمزوری پیدا ہو گئی ایک تھوڑی سی فزونیہ میں
 کیا دیکھتا ہوں کہ میرے دونوں طرف دو آدمی پتوں میں لٹے کھڑے ہیں وہیں اٹھائیں مجھے الٹا ہوا:
 فِي حِفْظِهَاةِ اللّٰہِ
 (الہدویہ نمبر ۲۳ صفحہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۰۰) کابل حالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام (نمبر ۱۵)

۱۹۰۳ء ستمبر ۱۵
 میں نے ایک کھنٹی نظر میں دیکھا ایک دولت سرو کی ایک بڑی لمبی شاخ.... جو نہایت
 خوبصورت اور سرسبز تھی ہماری باغ میں سے کانٹے لگے تھے اور وہ ایک شخص کے ہاتھ میں ہے جس نے کہا کہ
 اس شاخ کو اس زمین میں جو ایک کھانے کے قریب ہے اس کی کھانے کے پاس لگا دو جہاں سے چلے کانٹے لگتی تھی اور
 پھر وہاں آگے لگا دو تاکہ یہی جگے یہی جگہ بن جائے۔
 کابل سے لاکا گیا اور یہی جگہ ہماری طرف آ گیا

۱۔ (تجربہ در قریب) اچھا آدمی (Falcon) نے (جنتہ در قریب) اٹھانے کی طاقتوں۔
 ۲۔ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات کی کاپی ۱۹۰۳ء میں لکھی ہے۔ (در قریب)
 ۳۔ حضرت میرزا یونس خلیفہ نے اپنی کتاب ”تاریخ مشائخ“ میں جو لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملائے ہیں ان میں سے
 صاحب درویشی نعمت اللہ صاحب پرچہ ہیں فرماتے ہیں: ”میں نے کابل گئے تھے اس سے پہلے میرزا یونس خلیفہ کا
 تھے۔ انہیں میری توجہ سے کہ اس طرف اشارہ کیا گیا کہ وہ پہلے میرزا صاحب سے ملائے اور وہ ان کے بارے میں کچھ
 بتا دیے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ پہلے میرزا صاحب سے ملائے تھے اور ان کے بارے میں کچھ بتا دیے تھے۔
 (انتہا جلد ۱۲ نمبر ۲۷ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

تذکرہ محمودی والہامات صفحہ 402-403 طبع دارالانوار اہل کابل

۹ جنوری ۱۹۰۴ء " وَتَقَرَّبْتَ عَلَيْنَا الْيَوْمَ فَاتَّقِنِي يَا هَيْكَلُ "

اجتہادیت
(کالی اہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۲)

۹ جنوری ۱۹۰۴ء " میں نے دیکھا کہ گویا مبارک کے بدن پر کچھ لڑھ ہے میں اس کو گولی دینا چاہتا

ہوں اور باہر قاضی ضیاء الدین کھڑا ہے میں چاہتا ہوں اس کو ایک روپیہ شیرینی لالے کے لئے دوں " (کالی اہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۱۲۲)

۱۳ جنوری ۱۹۰۴ء " رؤیاء مولوی محمد علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ آپ چلے جائیں میں قادیان کو چلا

گیا ہوں اور کین و نوکر رہا ہوں اور لشکر میں ہوں کہ ہم کیوں چلے آئے۔ چلکر جا ہوا تھا خواجہ کمال الدین صاحب سے مشورہ کہیتے " (الحکم جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۱)

۱۴ جنوری ۱۹۰۴ء

قریبا دو تینے رات کے امام ہوا۔
أَرَدْتُ أَنْ تَسْتَقْبِلَهُ

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲)

۱۴ جنوری ۱۹۰۴ء

رؤیا فرمایا، ہم ایک جگہ جا رہے ہیں۔ ایک ہاتھی دیکھا اس سے بھاگے تو

ایک گورگہ میں چلے گئے۔ گورگہ بھی بھاگے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہا ہاتھی کہاں ہے۔ گورگہ نے کہا کہ وہ کسی اور گورگہ میں چلا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک نہیں آیا۔

پھر لنگرہ بدل گیا گویا گورگہ میں بیٹھے ہیں۔ ظلم پر میں نے دوڑا کہ لگائے ہیں۔ جمہور لایت سے آگے میں پھر

میں کتابوں پر بھی نام لکھا۔ اس کے بعد امام ہوا۔

إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۲)

۱۔ ترجمہ از قربان فتح پور کوئی علامت نہیں ہے تم سب اپنے اہل بیت پر ہے ہاں آؤ۔

۲۔ ترجمہ از قربان) میں چاہتا ہوں کہ آپ فتح کے لئے جاویں۔

۳۔ ترجمہ از قربان) اللہ تعالیٰ جتنا قاب ہے اور تڑاوتے کی طاقت بکتاب ہے۔

۴۷۲

۲۲ اگست ۱۹۰۵ء

”چند آدمی سامنے ہیں۔ ایک چادر میں کوئی شے ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ ایک
 نے میں دیکھا تو اس میں چند سرخ ہیں اور ایک بکرا ہے۔ میں اسی مرغوں کو اٹھا کر اور سر سے اٹھا کر کے لے چلا
 تاکہ کوئی بلی وغیرہ نہ پڑے۔ راستہ میں ایک بلی ملی جس کے منہ میں کوئی شے مثل چچا ہے مگر اس بلی نے
 اس طرف توجہ نہیں کی اور میں اسی مرغوں کو محفوظ لے کر گھر پہنچ گیا۔“
 (بدجلد نمبر ۲۰ صفحہ ۱۷۷، اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۰، اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۱)

۲۳ اگست ۱۹۰۵ء

”پھاڑ گرا، اور زلزلہ آیا“

(بدجلد نمبر ۱۱ صفحہ ۲۲، اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۰، اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۱)

۲۴ اگست ۱۹۰۵ء

”رویا“ میں ایک جگہ کھڑا ہوں۔ آگے ایک پردہ ہے۔ پردہ کھینچے

آواز آئی۔

”جو بات کہے میں کون ہوں میں خدا ہوں جس کو چاہتا ہوں عزت دیتا ہوں جس کو چاہتا
 ہوں ذلت دیتا ہوں۔“

(بدجلد نمبر ۱۱ صفحہ ۲۳، اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۰، اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۱)

۲۶ اگست ۱۹۰۵ء

”دیکھا کہ ایک شخص سامنے کھڑا ہے۔ اس نے نہایت زور کے ساتھ تم پر پورا
 جیسا کہ کوئی دیباستانی رگڑتا ہے اور اس کے قدم کے پھینکنے کی آواز بھی آئی۔ اس نے کہا:

شَهِتِ الْوَجُوۃِ

فرمایا: اس کے معنی ہیں دشمنوں کے منہ کاٹے ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی
 حکیمانہ نشان نشان کے ذریعہ سے دشمنوں کو روک دیا ہے۔“

(بدجلد نمبر ۱۱ صفحہ ۲۳، اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۱)

۲۹ اگست ۱۹۰۵ء

”اے عمارت مغت میں تو تھک گئی۔“

(کاپی احادیث حضرت سید محمد علی نقوی رضی اللہ عنہ ص ۱۰۱)

۳۰ اگست ۱۹۰۵ء

(الف) ”مولانا عبدالکریم صاحب کی گردن کے نیچے کشت پر ایک لکھی“

تذکرہ محمودی مالومات صفحہ 472 طبع دارالافتاء دہلی

۴۹۲

وَلَنْ سَبِّحَ بِرَأْسِهَا مَا يَكُونُ لِي (۴) قَرِيبٌ مِّنْكَ الْمَقْدَرُ وَلَا يُبْقِي لَكَ مِنِ
الْمُخْزِيَّاتِ ذِكْرًا

(بدو جلد نمبر ۲۸، سورہ ۵۰، دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۹، نمبر ۳۳، سورہ ۲۰، نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۱)

۶۱۹۰۵

فرمایا: میرے ایک چچا صاحب فوت ہو گئے تھے۔ روح ہوائیں نے ایک مرتبہ ان کو عالم رؤیا
میں دیکھا اور ان سے اس عالم کے حالات پوچھے کہ کس طرح انسان فوت ہوتا ہے اور کیا ہوتا ہے انہوں نے
کہا کہ اس وقت عجیب نظارہ ہوتا ہے۔ جب انسان کا آخری وقت آتا ہے تو دو فرشتے جو سفید پوش ہوتے ہیں ملنے
آتے ہیں اور وہ کہتے آتے ہیں: مولا بس۔ مولا بس۔

(فرمایا: حقیقت میں ایسی حالت میں جب کوئی سفید وجود درمیان سے نکل جاتا ہے یہی لفظ مولا بس مہذول
ہوتا ہے۔)

اور پھر وہ قریب آ کر دونوں انگلیاں ناک کے آگے رکھ دیتے ہیں۔

لے رُوح! جس راہ سے آئی تھی اسی راہ سے واپس چل آ۔

فرمایا: طبی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ ناک کی راہ سے رُوح داخل ہوتی ہے اسی راہ سے معلوم ہوا نکلتی
ہے۔ تو ریت سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ تھنوں کے ذریعہ زندگی کی رُوح چھوٹتی گئی۔ وہ عالم عجیب امرار کا
عالم ہے جی کو ہی زندگی میں انسان پورے طور پر بھر ہی نہیں سکتا۔

(الحکم جلد ۹، نمبر ۳۳، سورہ ۱۰، اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳)

۶۱۹۰۵

رُویا: دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرنے والی ہے۔ وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں ہے
مگر آخری فقرہ جریاد ہا یہ تھا۔

إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ

اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرنے والی یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الامام ہوا۔
أَتَقْتُوا فِي يَسْبِيلِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ

لے (تجربہ) اتنی اعلیٰ مقدر قریب ہے اور ہم تیرے لئے کوئی رسوا کرنے والا ذکر باقی نہ چھوڑیں گے۔ (بدو)
نے فرمایا: اللہ پر خدا کے بھی بکتا ہوں کہ وہ زمانہ جنت ہی قریب ہے۔ پہلے بھی یہ الامام ہوا تھا۔ اس وقت
اس کے ساتھ ایک عذاب بھی تھی۔ (الحکم جلد ۹، نمبر ۳۳، سورہ ۱۰، دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)
تے (تجربہ) اگر تم مسلمان ہو۔ اللہ کا نام میں خرچ کروا اگر تم مسلمان ہو۔

اس جامعیت میں سے ایک شوم میں کوئی ایسے زنجیر سے جو ہائے گا اور پیٹ پٹٹ ہائے گا اور شعبان کے مہینے میں وہ
نوت ہوگا: (ترجمہ صحیح مسلم ص ۱۰۱)

۸۔ ستمبر ۱۹۰۶ء روایا۔ دیکھا کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ایک کاغذ بھیجا ہے جو ہوت کی لکھنا
ہے جو لکھنے کے لیے ہے۔ وہ کتاب ہے کہ اس کے ماشیہ پر سطر سے ذرا پرہیز لینا۔ اس کاغذ کے دائیں طرف کے
ماشیہ پر لکھا ہے۔

وتمن نہایت اضطراب میں ہے

(بدجلد ۲ نمبر ۲۳ صفحہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰۔ اظہار جلد ۲ نمبر ۲۲ صفحہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۱)

۱۵۔ ستمبر ۱۹۰۶ء " فرمایا۔ گھر میں ایک چوکھٹ کے اندر ایک قطعہ لگا ہوا ہے جس پر لکھا ہے۔

رَبِّكَ كَلَّمَ نَبِيَّكَ وَخَادِمَكَ

ہم نے آج کشتی لگا دی ہے دیکھا کہ وہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں مگر اس پر لکھا ہے۔ غیر:

(بدجلد ۲ نمبر ۲۳ صفحہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰۔ اظہار جلد ۲ نمبر ۲۲ صفحہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۱)

۱۷۔ ستمبر ۱۹۰۶ء " (۱۱) قَالَ رَبِّكَ إِنَّهُ نَزَّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَائِدُنِيكَ وَمَا

تَسْتَأْذِنُ إِلَّا بِإِذْنِ رَبِّكَ۔

(۱۲) قَدْ سَمِعَ اللَّهُ أَرْجِيئَكَ وَهُوَ تَكْرِيبُ اللَّهِ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ

هُمْ يُخِشُّونَ بِكَ

(۱۳) بَارَكَ اللَّهُ فِي الْهَائِكَ وَوَجِيحِكَ وَرُؤْيَاكَ۔

۱۔ یہ امام احمد بن حنبلہ کے روایت ہے۔ دیکھئے صفحہ ۵۶۳۔ (ترجمہ)

۲۔ (ترجمہ از قرطبہ) (۱۱) تیرے نبی نے تم کو تیرے کے اسمان سے جو چیز اتارنے والی ہے جو تجھے دکھانے کے لیے لکھی

تیرے نبی کے تم کو سوائے کہوں نازل نہیں ہوتے۔

۳۔ (ترجمہ) (۱۲) اللہ تعالیٰ نے تم کو سوائے کہوں نازل نہیں ہوتے۔

یہ اس وقت لکھی گئی تھی۔

۴۔ (۱۳) برکت دی اللہ تعالیٰ نے تیرے اسمان سے، تیرے دیکھنے سے، تیرے روئے سے، تیرے خیال سے، تیرے

سودا کی پے پی پیدا ہو گیا۔ خالق حمد اللہ علی ذلک۔
 ازراہ کلمہ ایک یہ ہے کہ سچ کے ذمہ کی علامت یہ تھی کہ فرشتوں کے ہر دور
 اس سے لڑی تھی۔ یہاں کی طرف اشارہ ہے کہ اس کا دور اور اس میں
 ہوتے جو تحصیل علم تھی اور انار پائی کا دل ہے اس کی ہر ایک کے ہر ایک پر ہر ایک کے ہر ایک
 کہاں اور مشائخ سے نہیں بلکہ بتاتے سے علم لہذا پائے گا اس کی صورتات نہ لگے گا
 ہی خدای تعالیٰ جو کمال پر ہر ایک کے ہر ایک سے بلکہ ہر ایک میں ہر ایک کی نسبت
 یہ الہام چھپ چکا ہے کہ انک باعیننا ما تمیتک المتوکل و علمناہ من لدنا علما
 یعنی تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہم نے تم کو کمال رکھا لہذا ہر ایک کے علم کھلا دیا ہے
 کہ جو خبر سے رو جو صورت میں ہے صفات اور تو فی کلمہ میں میرا کہ صاحب سلطنت شراخ مشکوٰۃ
 نے حدیث منہ ہر ایک کی مشورہ میں ہی سے لگے ہیں عنی لودنا بن ثابت قتال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوطی لاشام علنا لای ذوق یا رسول اللہ قال لان
 ملائکہ الرحمن باسطة اجفانہا علیہا رواہ احمد والترمذی۔ یہ بات بہت ہی
 حدیثوں میں قرآن کریم سے لگے ہے کہ جو شخص کمال اقطار اور کمال توکل کا مرتبہ پیدا کرتا
 ہے تو فرشتے اس کے قلوب کے ہوتے ہیں اور ہر ایک فرشتہ اپنے منصب کے ہوتے ہیں اس کی
 خدمت کرتے ہیں۔ وقال اللہ تعالیٰ ان اللذین قالوا لانا اللہ شراستقاواتخزلنا
 علیہم الملائکہ الاضواء اولادنا نونواوا بشرا با الجنة اللہ کنتم توعدون
 ایسی خفا قتلے فرمائے ہیں۔ وحملنا ہم فی البتداء یعنی اٹھایا ہم نے ان کو جگہوں
 میں اور دیا ان میں۔ اب کیا اس کے یہ محض کرنے ہائے ہیں کہ حقیقت میں خدای تعالیٰ اپنی کلام
 میں لے کر اٹھائے ہر ایک کو ہی طرح لگا کے ہر ایک پر ہر ایک کھنا حقیقت پر عمل نہیں۔
 اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو باہر ایسی علامت متذکرہ بلا کے ساتھ آیا ہو اور جو کلمہ
 پر اس عاجز کے ہر ایک میں ہر ایک قلوب کے ہر ایک سے علوم لہذا کمال ہے ہیں۔ اگر کوئی

۱۲۳۳ھ ۱۸۱۷ء میں لکھا گیا

الإسلامية ليكون بلاغاً تاماً للطالبيين - فاعلوا يا معشر الكرام
 كما يأتى من هذه السنين بمرتب كل سنة - من ياتى بكمه في كل سنة
 اولى الاجساد والاحكام ان الله قد بعث محمدًا على راس هذا الامة
 بعيتهم كخاتم النبوة لا يبعث بعده نبي ولا نبي بعده وهذا ما يأتى من
 وانتم من عهد المصالح العامة واعطاني علومًا ومعارفًا لا يصلح
 خاص كرامته است - وراى قوم ومعارف تشبهه في كل سنة من اهل العباد
 هذه الامة وذهب لي عن لدانه على الايام والجمعة على الكفر الفجر - و
 ند - وراى من هذه الخيرة ما كره الكافرين وما سئل عن تمام شوق - وراى من هذه
 اعطاني ثم اغضاطها بالتغذية حياح الملة وكاساها ما قال عطاشي
 تر منيت كروا كرسنا من كرسنا ما كره الكافرين وما سئل عن تمام شوق - وراى من هذه
 الهداية والعرفة وجعلني اماما لكل من يريد صلاح نفسه ويحب
 معرفته واذا شانه شوق - وراى من هذه الخيرة ما كره الكافرين وما سئل عن تمام شوق - وراى من هذه
 رضاه وربه وجعلني من المكارم الملائم - واكل على نبيه واقرب تقبله
 نام كرامته وراى من هذه الخيرة ما كره الكافرين وما سئل عن تمام شوق - وراى من هذه
 وموافق المسليم ابن منكم بالفضل الرجوة - وقد يلقى ويديك تشابه الفطرة
 نورها ما نوره من نورها ما كره الكافرين وما سئل عن تمام شوق - وراى من هذه
 كالجهر من نور المادة الواحدة وذهب لي علومًا مقدسة نقيه ومعارف
 كره - ما كره الكافرين وما سئل عن تمام شوق - وراى من هذه
 صافية جليلة وعلني بالمرجع خيرى ومن المعاصرين - وحبتي في
 ما كره ما كره الكافرين وما سئل عن تمام شوق - وراى من هذه
 قلبي بالمرجع خيرى ما كره الكافرين وما سئل عن تمام شوق - وراى من هذه
 برزيت كرم كرامته ما كره الكافرين وما سئل عن تمام شوق - وراى من هذه

خطبہ ہمامیہ

۲۲۹

لِلنَّكَامِ وَصَوَلَ الْمُخَالِفِينَ بِالْأَقْلَامِ وَالْمُكَلِّبِينَ

ملا و ملاصق . انکار و کذب کنندگان بھی آدمہ

تیسوں کے لڑائی اور دشمنوں کے حملوں سے جو قلم کے ساتھ ہی اور کلاب کرتے ہیں

وَكَادَ أَنْ لَا يَبْقَى أَشْرُؤُهُ لَوْلَمْ يَتَذَكَّرْهُ فَضْلُ

و میں نزدیک ہو . لڑنے لڑاؤ سے نافر سے اگر فضل خائے کریم

وجہ سے کہو کہ ہے . اور قریب تھا کہ اس کا کچھ نشان ہی باقی نہ رہتا اگر فضل کے کریم کا

اللَّهُ الْكَرِيمُ الْمُعِينُ - فَاقْتَضَتْ غَيْرَةَ اللَّهِ

اورا بلا غیبتہ . چنانچہ لاہیں سبب است کبریت خدا نخواستہ

قتل میں کا تدارک نہ کرتا . چنانچہ اسی سبب سے خدا کی غیرت نے تقاضا کیا کہ

أَنْ يَبْعَثَ فِيهِ مُجَدِّدًا يُشَابِهُهُ أَدَمَ مَخْلُوقِي

کہ وہ دوسرے مجھ سے یا بیوٹ ظہیر کہ با آدم مشابہ باشد . میں میں آدم

میں میں ایک مجدد کو پیدا کرے جو آدم سے مشابہ ہو . میں

فِي هَذَا الْيَوْمِ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ أَعْنَى سَاعَةِ

و وقت عصر . اسی وقت عصر

میں میں عصر کے وقت . یعنی عصر کے وقت مجھ کو

الْعُسْرِ وَعَلَّمَنِي مِنْ لَدُنْهِ وَالْكَرَمَ وَأَدْخَلَنِي

بافری . دہرا تشریح خود پر اوجھت و نواخت . وہ وہ ملک

پر مال . اور مجھ کو اپنے ہاں سے سکھایا : اور عزت دیا . اور اپنے

فِي عِبَادَةِ الْمَلَكِ مَبِينٍ - وَجَعَلَنِي حَكَمًا لِلْأَقْوَامِ

ہم کو بندگی خود مرا مآورد . دہرا حکم مانت . ہائے آنگن کہ

بندگ بندوں کے سلسلہ میں مجھ کو داخل کیا . اور مجھ کو اسکے لئے جو امتحان کہتے ہیں

اور حق پوشی میں حد سے گزر گئے ہیں۔ ہائے افسوس ان کو کیا ہو گیا کہ وہ عہدِ صیغہ واقعات سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے ملک میں ایک بادشاہ کی حیثیت سے ظہور فرما نہیں ہوئے تھے۔ تاہم گمان کیا جاتا کہ چونکہ وہ بادشاہی جبروت اور شوکت اپنے ساتھ رکھتے تھے اسلئے لوگ جان بچانے کے لئے ان کے جھنڈے کے نیچے آگئے تھے۔

پس سوال تو یہ ہے کہ جب کہ آپ کے لئے اپنی غربی اور مسکین اور تنہائی کی حالت میں خدا کی توحید اور اپنی نبوت کے بارے میں متادی شروع کی تھی تو اس وقت کس تلوار کے خون سے لوگ آپ پر ایمان لے آئے تھے۔ اور اگر ایمان نہیں لائے تھے تو پھر جبر کرنے کے لئے کس بادشاہ سے کوئی لشکر لگا گیا تھا۔ اور مدد طلب کی گئی تھی۔ اسے حق کے طالبو! تم یقیناً سمجھو کہ یہ باتیں ان لوگوں کی افتراء ہیں۔ جو اسلام کے بخت دشمن ہیں۔ تاریخ کو دیکھو۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک تہم زد کا تھا جس کا باپ پیدا ہونے سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔ اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔ تب وہ بچہ جس کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا۔ بغیر کسی کے سہارے کے خدا کی پناہ میں پرورش پا تا رہا۔ اور اس مصیبت اور تنہائی کے ایام میں بعض لوگوں کی بکریاں بھی چرا لیں۔ اور بجز خدا کے کوئی مسکن نہ تھا اور پچیس برس تک بھی کسی چھپانے والی کو اپنی رنگی نہ دی۔ کیونکہ ہیساکہ بظاہر نظر آتا تھا۔ آپ اس لائق نہ تھے کہ خانہ داری کے اخراجات کے متحمل ہو سکیں اور نہ محض اتنی تھے۔ اور کوئی حرف اور پیشہ نہیں جانتے تھے۔ پھر جب آپ چالیس برس کے سن تک پہنچے تو یک دفعہ آپ کا دل خدا کی طرف کھینچا گیا۔ ایک غارِ مخدوم سے چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ جس کا نام حرا ہے۔ آپ اکیلے وہاں جاتے اور غار کے اندر چھپ جاتے۔ اور اپنے خدا کو یاد کرتے۔ ایک دن اسی غار میں آپ

کال تعلق تھی ثابت ہوتا ہے کہ بقا ہر بہت سے تعلقات میں وہ گرفتار ہو۔ بیویاں ہوں
اولاد جو تجارت ہو نہ امانت ہو اور کسی قسم کے اُس پر بوجھ پڑے ہوئے ہوں اور پھر وہ
ایسا ہو کہ گویا خدا کے سوا کسی کے ساتھ بھی اُس کا تعلق نہیں۔ یہی کال انسانوں کے تعلقات
ہیں مگر ایک شخص ایک نبی میں بیٹھا ہے نہ اُس کی کوئی جود ہے نہ اولاد ہے نہ دوست
ہی مادہ نہ کوئی بوجھ کسی قسم کے تعلق کا اُس کے دامن گیر ہے تو ہم کہہ کر سمجھ سکتے ہیں کہ اس
نے تمام اہل و عیال اور ملکیت اور مال پر خدا کو مقدم کر لیا ہے اور بے امتحان ہم اُس کے
کیونکر قائل ہو سکتے ہیں مگر ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیویاں نہ کرتے
تو ہمیں کہہ کر سمجھ آ سکتا کہ خدا کی راہ میں جاں فشان کے موقع پر آپ ایسے بے تعلق تھے کہ
گویا آپ کی کوئی بھی بیوی نہیں تھی مگر آپ نے بہت سی بیویاں اپنے نکل میں لکر صدقہ
امتھاروں کے موقع پر یہ ثابت کر دیا کہ آپ کو جسمانی لذت سے کچھ بھی غرض نہیں اور آپ
کی ایسی بجز وہ زندگی جسکے کوئی چیز آپ کو خدا سے روک نہیں سکتی۔ تاریخ دان ایک جانتے
ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے اور
آپ نے ہر ایک لڑکے کی وفات کے وقت ہی کہا کہ مجھے اس سے کچھ تعلق نہیں میں خدا کا ہوں
اور خدا کی طرف جاؤں گا ہر ایک دفعہ اولاد کے مرنے میں جو سخت جگر ہوتے ہیں ہی منہ سے
نکلا تھا کہ اسے خدا ہر ایک چیز میں تجھے مقدم رکھتا ہوں مجھے اس اولاد سے کچھ تعلق نہیں
کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ آپ بالکل دنیا کی خواہشوں اور شہوات سے بے تعلق تھے
اور خدا کی راہ میں ہر ایک وقت اپنی جان تمہیل پر رکھتے تھے ایک مرتبہ ایک جنگ کے موقع
پر آپ کی انگلی پر تلوار لگی اور خون جاری ہو گیا تب آپ نے اپنی انگلی کو مخاطب کر کے کہا کہ اے
انگلی تو کتنا چیز ہے موت ایک انگلی ہے جو خدا کی راہ میں ذخمی ہو گئی۔

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے گھر میں گئے اور دیکھا کہ گھر میں کچھ مہمان
نہیں اور آپ ایک چٹائی پر لیٹے چوتھے ہیں اور چٹائی کے نشان پٹیر ہو گئے ہیں تب عمر کو یہ

تو نے اعتراض کیوں کیا تھا تیری اس خطا پر قلمبر ہے اس نے کسی سے کہا کہ میری کتاب میں رتہ
ڈال کر پتھروں پر گھسیٹا پھر اس نے کہا کہ ایسا کیوں کروں؟ اس کا بدلہ کہا کہ میں طوطی نہیں کہتا ہوں۔ اسی
طرح کرو۔ آخر اس نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ اس کی دونوں ٹانگیں پتھروں پر گھسیٹنے سے چل گئیں۔ تب خدا
نے فرمایا کہ بس کر اب صاف کر دیا۔ اب دیکھو کہ لوگ کتنے اعتراض کرتے ہیں۔ خدا زیادہ بارش ہووے تو
کہتے ہیں کہ ہم کو ڈوبنے لگا گیا ہے اور خدا تو وقف بارش میں ہوتا تو کہتے ہیں کہ یہ ہم کو مارنے لگا ہے۔ یہ اعتراض
کیسے بڑے ہوتے ہیں۔ دیکھو تو قوی کیسے کم ہو گیا ہے اگر ایک دو آنے روتے ہیں بل جاویں تو جلدی سے اٹھایا
ہے اور پھر اس کو کسی سے نہیں کہتا۔ حالانکہ قوت نے کام یہ تھا کہ اس کو سب کو سنا تا اور جس کے ہوتے اسکے
حوالہ کرتا۔ پھر کہتے ہیں کہ بارش نہیں ہوتی بارش کیسے ہو؟ اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ تو صاف ہی کر دیتا ہے۔
اگر زیادہ بارش ہو تو دہاٹ دیتے ہیں۔ اگر دھوپ زیادہ ہو تو بھی دہاٹ دیتے ہیں۔ ان سب معاملوں میں انسان
تعمولی سے خالی ہوتا ہے۔ پس چاہیے کہ صبر کرے اگر صبر کرے تو پھر کافر ہو کر تو روٹی کھان مرام ہے انسان
کو چاہیے کہ کبھی خدا تعالیٰ پر اعتراض نہ کرے۔

دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں لڑکیاں ہوتی ہیں۔ آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکیوں نہ ہوا اور جب کوئی ظلم
ہوتا تو انٹا فلیج ہی کہتے رہے۔ اب اگر کسی کا لڑکا مر جاوے تو ہر برس تک روتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کنناش
دے تو تعریف کرتے ہیں مگر خدا سختی آجاوے تو فوراً پھر جلتے ہیں۔ ایک شخص کی بیوی فوت ہو گئی وہ
فوراً دھرتی ہو گیا۔ انسان کو چاہیے کہ مطلقہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسا رکھے کہ کبھی سختی آوے تو لڑنا نہ پڑے گونا
کبھی نہیں آتی۔ حضرت ایوبؑ کتنے صابر تھے کہ خدا تعالیٰ نے شیطان سے کہا کہ دیکھو میرا بندہ کتنا صابر ہے اس
نے کہا کہ کیوں نہ ہو بکریاں بہت ہیں آدم سے کھانا پیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تجھ کو اس کی بکریاں
مستط کیا۔ اس نے سب کو فنا کر دیا اور حضرت ایوبؑ کے خادم نے خبر پوچھا کہ تمہاری بکریاں صبر کرتی ہیں۔ آپ
نے فرمایا کہ تو یوں کیوں کہتا ہے کہ میری بکریاں صبر کرتی ہیں وہ تو خدا تعالیٰ کی قسمیں اس نے اپنی امانت دہاٹ لے
لی۔ پھر شیطان سے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ دیکھو میرا بندہ ایوبؑ کیسا صابر ہے اس نے کہا کہ ہاں اس کو شیطان
کا نوٹ بہت سے ہیں بکریاں فنا ہو گئیں تو کیا ہو گیا ان سے سب طرح کے کام چل سکتے ہیں خدا تعالیٰ نے
فرمایا کہ میں نے تجھ کو اونٹوں پر بھی مستط کیا۔ پھر سب اونٹ فنا ہو گئے اور اسی طرح خادم نے خودی تو حضرت
ایوبؑ نے وہی کہا کہ میرے نہیں تھے یہ تو خدا تعالیٰ نے دینے تھے اس نے دہاٹ لے لیے۔ پھر کیا فرمایا ہے۔
پھر شیطان سے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ دیکھو میرا بندہ کیسا صابر ہے۔ اس نے کہا کہ اس کے دل میں حقیرت ہے کہ
گائیں بستیری ہیں ان سے سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ آخر ان پر بھی اسی طرح شیطان کو مستط کیا گیا وہ بھی

تہ وہ شخص زندہ ہو کر ایک رکشن اور چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ اس کے ساتھ آجائے گا اور اس کی اہمیت سے انکار کرے گا سو وہ حال ہی قسم کی گمراہ کرنے کی کوششوں میں لگا ہوا ہو گا کہ ناگہاں اس کا لکھن مریم علیہا السلام پر جو جلتے گا اور وہ ایک ستارہ سفید کے پاس دمشق کے شرقی طرف اترے گا مگر اس ماہر کا قیل ہے کہ بیت المقدس میں اترے گا اور بعض کہتے ہیں کہ نہ بیت المقدس اور نہ دمشق بلکہ ^{مکہ} مکہ کے شکر میں اترے گا اور حضرت مہدی ہوگا۔
 یہ پھر فرمایا کہ جس وقت دعائے گا اس وقت اس کا زہر و شاک ہوگی یعنی زہر و شاک کے دیکھنے سے اس نے پھر سے ہوں گے اور اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اس کی صحت کی حالت اچھی نہیں ہوگی اور دونوں تحصیل اس کی در فرشتوں کے بازووں پر ہوں گی۔ مگر بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مریم کو بھانے دو فرشتوں کے دو آؤروں کے کندھوں پر اٹھ کر کہ طواف کرتے دیکھا پس اس حدیث کے کلمات صغافی سے یہ بات کہلتی ہے کہ دمشق حدیث میں جو فرشتے تھے میں زہر و شاک اور آؤروں میں ہیں کہ وہ سری حدیث میں پہاؤں کے لئے ہیں اور ان کے کندھوں پر اٹھ رکھنے سے مطلب یہ ہے کہ وہ سچ کے درگا اور انصار ہو جائیں گے۔

اور پھر فرمایا کہ جس وقت کسی انسان سے جھکائے گا تو اس کے سینے کے قطرات شرح ہوں گے اور جب اوپر کا اٹھائے گا تو بالوں سے قطرے سینے کے چاندی کے مفلح کی طرح گریں گے جیسے مقلی ہوتے ہیں کسی کافر کے لئے ممکن نہیں ہوگا کہ ان کے دم کی ہوا پا کر جیتا رہے بلکہ انور مر جائے گا اور وہ ان کی قدر نظر ایک پہنچاگا۔ پھر حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ بیت المقدس کے درہات میں ہی ایک گاؤں ہے اس کو جاپٹیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔ وقت توجیۃ الہدیٰ ہے۔
 یہ حدیث صحیح مسلم میں نام ما صحیح لکھی ہے جس کو سفید بھکر میں لکھیں

حساب

۲۱۰

ازالہ ادہام

امام محمد بن اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے اس جگہ جیسا کہ اس کا یہ مقام ہے کہ جو کہ وہاں کہلاتا ہے
 صفات اس حدیث میں لکھے گئے ہیں اور جس طرح اس کے آگے کی خبر بتائی گئی ہے
 یہ بیان دوسری حدیثوں سے کیا گیا ہے یا اہل سنت اور یہاں اور مخالف پایا جاتا ہے کیونکہ
 صحیح بخاری میں حدیث بھی ہے عن محمد بن المنکدر قال نہایت جابر بن عبد اللہ
 یخلف باللہ ان ابن صیاد الدجال قلت تخلف باللہ قال انی سمعت عمر
 یخلف علی ذالک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعل ینکرہ النسبی
 صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور ایک دوسری حدیث یہ بھی ہے علی قال قال
 کان ابن عمر یقول واللہ ما شک ابن المسیح الدجال ابن صیاد
 لعلہ ابوداؤد والبیہقی فی کتاب البعث والنشور۔

پہلی حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ محمد بن منکدر تابعی سے روایت ہے کہ کہا کہ میں نے جابر بن
 عبد اللہ کو دیکھا کہ خدا تعالیٰ کی قسم کھاتا تھا کہ ان صحابہ کا دجال موجود ہے اور وہی مسکد
 کتاب ہے کہ میں نے جابر کو کہا کہ کیا تو خدا تعالیٰ کی قسم کھاتا ہے جیسا کہ میں نے جابر سے سنا ہے
 پھر قسم نہیں کھاتا ہے۔ جابر نے کہا کہ میں نے عمر کو بھنور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اسی بیان میں قسم کھاتے سنا یعنی عمر بنی اللہ عنہم غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زور پر قسم
 کھا کر کہا کرتا تھا کہ میں صیاد ہی دجال ہوں ہے۔ پھر دوسری حدیث کا ترجمہ یہ ہے
 کہ نافع سے روایت ہے کہ میں نے عمر سے سنا ہے کہ جیسے قسم ہے اللہ کا کہ میں ان صحابہ کے
 مسیح دجال ہونے میں شک نہیں کرتا۔ پھر ایک اور حدیث میں بوشیر سے سنا گیا ہے
 یہ فقرہ درج ہے لعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشفقاً نہ ہو قال
 یعنی ہمیشہ بخیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس نوبت میں تھے کہ ان صحابہ کو دجال ہو گا یا نہیں
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ گمان قلب ہی رہا کہ ان صحابہ ہی دجال ہیں۔ اب جبکہ نافع
 صحیح بخاری میں صحیح مسلم کو بیان سے ثابت ہو گیا اور صحیح بخاری دجال ہونے پر گواہی دینے

۱۱۱

۱۱۲

لکھنؤ سے آئے تھے اسلحا میں سے چوتھا جینڈا لیا بیٹھے ماہ صفر۔ اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا بیٹھے چار شنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا۔ اور بیٹھ گئی۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مطابق پیر کے دن اس کا حقیقہ ہوا۔ اور اس کی پیدائش کے دن یعنی بروز چار شنبہ چوتھے گھنٹہ میں کوئی دہی کے ہمسنگ باروں کے بعد خوب بارش ہوئی۔

یہ چار لاکھ میں سے کسی کی پیدائش سے پہلے ہی کے پیدا ہونے کے بارے میں خدائے تعالیٰ نے ہر ایک دفعہ پرچہ خبری افندیہ ہر چار بیٹھ گئی نہ صرف زبانی طور پر لوگوں کو سنتی گئیں بلکہ پیش از وقت اشتہاروں اور رسالوں کے ذریعہ لاکھوں انسانوں میں مشتہر کی گئیں۔ اور پنجاب اور ہندوستان میں بلکہ تمام دنیا میں اس عظیم نشانِ غیب گوی کی نظیر نہیں ملے گی۔ اور کسی کی کوئی بیٹھ گئی ایسی نہیں پاؤ گے کہ اول تو خدائے تعالیٰ نے چار لاکھوں کے پیدا ہونے کی اکٹھی خبری اور پھر ہر ایک لاکھ کے پیدا ہونے سے پہلے اپنے الہام سے اطلاع کر دی کہ وہ پیدا ہونے والا ہے۔ اور پھر وہ تمام پیشگوئیاں لاکھوں انسانوں میں شائع کی جائیں۔ تمام دنیا میں چھو۔ مگر اس کی کہیں نظیر تو پیش کرو۔ اور عجیب تر یہ کہ چار لاکھوں کے پیدا ہونے کی خبر سب سے پہلے اشتہار۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں دی تھی اس وقت ہر چار لاکھوں میں سے ابھی ایک بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ اور اشتہار مذکور میں خدائے تعالیٰ نے صریح طور پر ایسے چار لاکھوں کا نام مبارک لکھ دیا ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۔ اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء دوسرے کالم کی سطر تیرے۔ سو جب اس لاکھ کے کا نام مبارک لکھا گیا۔ تب اس نام رکھنے کے بعد یکے بعد دیگرے بیٹھ گئی۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی یاد آگئی۔ اب ناظرین کے یاد رکھنے کے لئے ان ہر چار لاکھوں کی نسبت یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ کس تاریخ میں ان کے تولد کی نسبت بیٹھ گئی ہوئی اور پھر کس کس تاریخ

غرض ہے کہ تاتین کے فیہات کو ٹوکر کے پیر ایک خدا کا جہل دنیا میں قائم کئے۔ پس
اس بیباک کے بیباکی کی گئی کہ سچ کا ستارہ میں کے قریب اس کا ذہن جو گاوشق سے شوق
ہے۔ اور یہ بات صحیح بھی ہے کہ جو قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو اب سے

کچھ ٹنگ نہیں کہ اس کے سوا حضرت علیؑ علیہ السلام کا ایک ذاتی مزار بھی تھا جس سے
یہ غرض تھی کہ آپ کی فکر کشی کا کل ٹھکانہ جو نہیز ثابت ہو کہ سچے نازکے بکات بھی
حقیقت آپ ہی کے بکات ہی جو آپ کی توجہ اور جنت سے پیدا ہوئی۔ اسی وجہ سے
سچ ایک طور سے آپ ہی کا رہا ہے۔ اور وہ مزار بھی جو غرض کشی دنیا کی انتہا تک
تھا جو سچ کے ناز سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اس مزار میں جو حضرت علیؑ علیہ السلام
سورہ غلام سے سورہ الفتن تک میر فرما ہونے کا مسودہ آٹھ ہی ہے جو قادیان میں یانہ شرق
واقع ہے جس کا نام خدا کے کام لے ہلک رکھا ہے۔ یہ مسودہ جہاں ٹھہرا ہے وہ وہاں کے حکم سے
بنائی گئی ہے اور نہ جہاں ٹھہرا ہے وہاں کے برکات اور کمالات کی تصویر ہے جو حضرت علیؑ
علیہ السلام کی طرف سے بطور نصیحت تھی۔ اور جیسا کہ سورہ غلام کی روایت حضرت آدم
اور حضرت ابراہیم کے کمالات تھی۔ اور بیت القدس کی روایت انبیاء علیہ السلام کے
کمالات تھی۔ ایسا ہی سچ اور وہی مسودہ آٹھ ہی کا قرآن شریف میں ذکر ہے اس کے مدنی
کمالات کی تصویر ہے۔

پس اس نتیجے سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؑ علیہ السلام کی مزار میں ناز گزشتہ کی
طرف صود ہے اور ناز آگاہ کی طرف نازل ہے۔ اور اس میں مزار کا ہے کہ
حضرت علیؑ علیہ السلام غیر علیؑ و قاری تھی۔ مزار جو سورہ غلام سے شروع ہوا ہے
میں ہے اللہ ہے کہ علیؑ علیہ السلام کے تمام کمالات اور برکات علیؑ علیہ السلام کے تمام کمالات
کی اللہ علیہ السلام میں موجود ہے اور پھر اس جگہ سے تمام حضرت علیؑ علیہ السلام کی

خطبہ الہامیہ

۲۳

گاندھریہ اور جنوب میں واقع ہے وہ دمشق سے ٹھیک ٹھیک شرقی جانب پڑی ہے۔ پس
اسی سے ثابت ہوا کہ منارۃ المسیح بھی دمشق سے شرقی جانب واقع ہے۔ ہر ایک
طالب حق کو چاہیے کہ دمشق کے نقشہ پر خوب غور کرے کہ اس میں حکمت کیا ہے کہ یہ

کے طور پر بیت المقدس کی طرف گیا اور اس میں یہ اشارہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
میں تمام اسرائیلی قبیلوں کے کلمات بھی موجود ہیں۔ اور پھر اس جگہ سے قدم آنجناب علیہ السلام
نہانی میر کے طور پر اس مسجد اقصیٰ تک گیا جو مسیح موجود کی مسجد ہے یعنی کشتی نظر اس کا تزیین
نہانہ تک جو مسیح موجود کا زمانہ کہہ سکتا ہے پہنچا گئی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ جو کچھ
مسیح موجود کو دیا گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں موجود ہے اور پھر قدم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم آسمانی میر کے طور پر اسی کی طرف گیا اور مرتبہ قلاب قوسین کا پایہ۔ یہ اس
بات کی طرف اشارہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منظر عسکرت الیہ اتم اور اکمل طور پر
تھے۔ فرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قسم کا معراج یعنی مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک
جو نہانی مکانی دونوں رنگ کی میر تقی میر نیز خدا تعالیٰ کی طرف ایک میر تھا جو مکانی عسکرت
مطلوں سے پاک تھا۔ اس جو طرز کی معراج سے فرض یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تیسویں و تیسویں میں اور نیز خدا تعالیٰ کی طرف میروں کا اس نقطہ ارتقا پر ہے کہ
اس سے بڑھ کر کسی انسان کو گناہ نہیں۔ مگر اس حاشیہ میں ہلکی صحت یہ فرض ہے کہ جیسا
کہ تھوڑے تھوڑے پہلے باہمی صحیح میں کشتی طور پر لکھا گیا تھا کہ قرآن شریف میں قادیان کا
نکر ہے۔ یہ کشت نہایت صحیح اور صحت تھا۔ کیونکہ نہانی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا معراج اور مسجد اقصیٰ کی طرف میر مسجد الحرام سے شروع ہوا کہ یہ کسی طرح ممکن نہیں ہو سکتا
جب تک کہ یہی مسجد تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میر تسلیم نہ کیا جائے جو اقبال بقدر زمانہ
کے مسجد اقصیٰ پر۔ اور پھر ہے کہ مسیح موجود کا وہ زمانہ ہے جو اسلامی مہند کا بتا ہوا زمانہ

یہ حوالہ صفحہ 428 پر درج ہے

نمبر خطبہ الہامیہ خطبہ مبارک صحیحہ صلی اللہ علیہ وسلم 16 ص 22، 23 اور 24 دہلی

ابھی تک خدا کی زمین پر بادشاہت نہیں۔ دیکھو زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک ساعت میں کڑوا انسان فوج لگاتے ہیں اور کڑوا اس کے ارادہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور کڑوا اس کی مرضی سے فقیر سے امیر اور امیر سے فقیر ہو جاتے ہیں۔ پھر کڑوا کہہ سکتے ہیں کہ ابھی تک زمین پر خدا کی بادشاہت نہیں۔ آسمانوں پر تو صرف فرشتے رہتے ہیں۔ مگر زمین پر آدمی بھی ہیں اور فرشتے بھی جو خدا کے کارکن اور اس کی سلطنت کے خادموں میں جو انسانوں کے مختلف کاموں کے محافظ چھوڑے گئے ہیں۔ اور وہ ہر وقت خدا کی اطاعت کرتے ہیں اور اپنی رپورٹیں بھیجتے رہتے ہیں۔ پس کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ زمین پر خدا کی بادشاہت نہیں۔ بلکہ خدا سے زیادہ اپنی زمین بادشاہت سے بھی بڑا ہے۔ کیونکہ ہر ایک شخص خیال کرتا ہے کہ آسمان کا دارالخلافہ اور غیر مشہور ہے۔ بلکہ حال کے زمانہ میں قریباً تمام عیسائی اور ان کے فلاسفر آسمانوں کے دارالخلافہ کا قائل نہیں۔ زمین پر خدا کی بادشاہت کا انجیلوں میں سارا دار و مدار رکھا گیا ہے۔ مگر زمین تو بالواقع ایک گنہگار ہے۔ پائل کے نیچے ہر ذرہ با تضاد و تدریج کے امور اس پر ظاہر ہو رہے ہیں۔ جو خود بخود آتا ہے کہ یہ سب کچھ تفریق و تبدل اور حدوث اور فنا کے خاص ملک کے حکم سے ہو رہا ہے۔ پھر کیونکر کہا جائے کہ زمین پر ابھی خدا کی بادشاہت نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے زمانہ میں جبکہ عیسائیوں میں آسمانوں کا بڑے زور سے انکار کیا گیا ہے۔ نہایت نامناسب ہے کہ انجیل کی اس دعا میں قبول کر لیا گیا ہے کہ ابھی زمین پر خدا کی بادشاہت نہیں۔ اور دوسری طرف تمام محققین عیسائیوں نے سچے دل سے یہ بات مان لی ہے۔ یعنی اپنی تحقیقات ہدیہ سے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ آسمانوں پر جو چیزیں ہیں وہ زمین پر بھی پس حاصل ہیں۔ پھر اگر خدا کی بادشاہت نہ زمین میں ہے نہ آسمان میں۔ آسمانوں سے تو عیسائیوں نے انکار کیا۔ اور زمین کی بادشاہت سے ان کی انجیل نے خدا کو جواب دیدیا۔ تو اب بقول ان کے خدا کے پاس نہ زمین کی بادشاہت رہی نہ آسمان کی۔ مگر ہمارے خدا نے عزوجل نے سورہ فاتحہ میں آسمان کا نام لیا۔ نہ زمین کا نام لیا۔ اور یہ کہہ کر حقیقت سے

میں نے اس کتاب میں پہلے سے زیادہ ثبوت ثبوتوں کے صحیح کافوت ہو جانا اور اس بات میں داخل ہونا ثابت کر دیا ہے اور میں نے ہمارے ساتھ کی حد تک اس بات کو پتہ چار رہا ہے کہ صحیح زعم ہو کر جسم عنصری کے ساتھ ہرگز آسمان کی طوف اٹھایا نہیں گیا بلکہ نورانیوں کی ہوس کی طرح اس پر بھی موت آئی اور واقعی طوف پر وہ اس جہان سے رخصت ہوا مگر کوئی صحیح کا وہی ہوتا رہے تو مجھ نے کہ وہ مر گیا اور مرنے والوں کی جماعت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو گیا۔ سو تم تائید حق کے لئے اس کتاب سے فائدہ اٹھاؤ اور سرگرمی کے ساتھ پلہوں کے مقابلہ پر کھڑے ہو جاؤ۔ چاہئے کہ یہ ایک مسئلہ ہمیشہ تمہارے زیر توجہ اور پورا بھروسہ کر کے لائق ہو جو حقیقت کا لہجہ مریم فوت شدہ گروہ میں داخل ہے۔ میں نے اس بحث کو اس کتاب میں بڑی دلچسپی کے ساتھ کامل اور قوی دلائل سے انجام تک پہنچایا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس تالیف میں میری وہ مدد کی ہے جو دلچسپی نہیں کر سکتا۔ اور میں بڑے دوسرے اور استقلال سے کتابوں کے منہ کا پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری یہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں خود میں نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت احسان و کھتا ہوں۔ اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک زبان بلبل رہی ہے۔ میرے لئے کہ انوریت کے لئے ایک اور اہم تھاں ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسانی ہے کہ دل دیکھ رہی ہو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پہا ایک دہل اور آہل پیدا ہوتا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشت خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر ایک وہ شخص جس پر توہر کا دروازہ بند نہیں مقرب ہو سکے گا کہ میں بتی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں دہتا ہیں جو صادق کو شہادت نہیں کر سکتیں کیا وہ کب زندہ ہے جس کو اس آسانی صلا کا احساس نہیں ؟

پہنچا دیتی ہے۔ اسی طرح شیخ اپنے علوم و روحانیہ سے صحبت یا بولوں کو علمی رنگ سے رنگیں کرتا رہتا ہے اور عقیدوں اور معرفت میں بڑھاتا جاتا ہے اور دوسرے طبقوں اور زاموں کیلئے اس قسم کی بسطت علمی ضروری نہیں کہ نفع انسان کی تربیت علمی اُنکے سپرد نہیں کی جاتی۔ اور ایسے زاموں خواب بینوں میں اگر کچھ تفصیل علم اور بہاوت باقی ہو تو چنداں جانے اعتراض نہیں کیونکہ وہ کسی کشتی کے قلع نہیں ہیں بلکہ خود قلع کے محتاج ہیں۔ ہاں انکو ان فضولوں میں نہیں بڑھانا چاہیے کہ ہم اس روحانی قلع کی کچھ حاجت نہیں رکھتے ہم خود ایسے اور ایسے ہیں۔ اور ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ ضرورتاً کون حاجت ہے جیسا کہ صورت کو مرد کی حاجت ہے۔ خدا نے ہر ایک کو ایک کام کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس جو شخص امامت کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔ اگر وہ ایسا دعویٰ زبان پر لائیگا تو وہ لوگوں سے اسی طرح اپنی ہنسی کرائیگا جیسا کہ ایک نادان ولی نے بادشاہ کے دربار ہنسی کرانی تھی۔ اور قصہ یوں ہے کہ کسی شہر میں ایک زاہد تھا جو نیک بخت اور متقی تھا۔ مگر علم سے بے بہرہ تھا۔ اور بادشاہ کو اس پر اعتقاد تھا اور وزیر بوجہ اسکی بے علمی کے اس کا مستعد نہیں تھا۔ ایک مرتبہ وزیر اور بادشاہ دونوں اسکے طے کیلئے گئے اور اُس نے محض فضول کی بڑا سے اسلامی تاریخ میں دخل دیکر بادشاہ کو کہا کہ اسکندروسی بھی اس اُمت میں بڑا بادشاہ گذرا ہے۔ تب وزیر کو نکتہ چینی کا موقع ملا اور فی الفور کہنے لگا کہ دیکھئے حضور فقیر صاحب کو علاوہ کمالات و کرامت کے تاریخ دانی میں بھی بہت کچھ دخل ہے۔ سو امام الزمان کو مخالف اور عام سائلوں کے مقابل پر استعداد الہام کی ضرورت نہیں مستعد علمی قوت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ خیریت پر ہر ایک قسم کے اعتراض کر سکتے ہوتے ہیں۔ طبایع کے رُوسے بھی، ہیئت کے رُوسے بھی، طبع کے رُوسے بھی، جغرافیہ کے رُوسے بھی اور کتب مسلمہ اسلام کے رُوسے بھی اور عقل بنا پر بھی اور نقلی بنا پر بھی اور امام الزمان عامی یعنی اسلام کو لانا ہے۔ اور اس بلوغ کا خدا تعالیٰ کی طرف سے باخبران ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور اس پر فرض ہوتا ہے کہ ہر ایک اعتراض کو دور کرے اور ہر ایک معترض کا جہنم بند کرے۔ اور صرف یہ نہیں بلکہ یہ بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ صورت اعتراضات دور کرے بلکہ اسلام کی خوبی اور خوبصورتی بھی دنیا پر ظاہر کرے۔ پس

سے نظر آوے اور کوئی کسی کو نہ سے۔ یہی حال اسبوم کا ہے کہ اس کی آسمانی روشنی صرف ایک ہی طرف سے نظر نہیں آتی۔ بلکہ ہر ایک طرف سے اس کے ابدی چراغ نمایاں ہیں۔ اس کی تعلیم بجائے خود ایک چراغ ہے۔ اور اس کے ساتھ جو خدا کی نصرت کے نشان ہیں۔ وہ ہر ایک نشان چراغ ہے۔ اور جو شخص اس کی سچائی کے اظہار کے لئے خدا کی طرف سے آتا ہے۔ وہ بھی ایک چراغ ہوتا ہے۔ میرا بڑا حصہ عمر کا مختلف قوموں کی کتابوں کے دیکھنے میں گزرا ہے۔ مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے کسی دوسرے مذہب کی تعلیم کو خواہ اس کا عقائد کا حصہ اور خواہ اخلاقی حصہ اور خواہ تدبیر منبری اور سیاست مدنی کا حصہ اور خواہ اعمال صالحہ کی تقسیم کا حصہ ہو۔ قرآن شریف کے بیان کے ہم پہلو نہیں پایا۔ اور یہ قول میرا اس لئے نہیں کہ میں ایک مسلمان شخص ہوں۔ بلکہ سچائی مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں گو اہی ہوں۔ اور یہ میری گو اہی سب سے وقت نہیں۔ بلکہ ایسے وقت میں جب کہ دنیا میں مذہب کی گشتی شروع ہے۔ مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس گشتی میں آخر اسلام کو فتح ہے۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا۔ کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں۔ بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا سے میرے منہ میں ڈالا ہے۔ زمین کے لوگ خیال کرتے ہوں گے۔ کہ شاید انجام کل عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے یا بد مذہب دنیا پر حاوی ہو جائے۔ مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی۔ جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پائے۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے۔ کہ آخر اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کریگا۔ اس مذہب جنگ میں مجھے حکم ہے کہ میں حکم کے طالبوں کو ڈراؤں۔ اور میری مثال اس شخص کی ہے۔ کہ جو ایک خطرناک ڈاکوئل کے گروہ کی خبر دیتا ہے۔ جو ایک گاؤں کی

ہوں" اس عبارت کو پڑھ کر ہر ایک شخص معلوم کر سکتا ہے کہ الوصیت کے اس حکم کی کہ میرے نام پر بیعت لیں۔ انجمن اشاعت اسلام نے یہ تکوین کی ہے کہ احمد کے نام پر لوگوں کی بیعت یعنی شریعت کی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود کا نام احمد نہیں تو میرے نام پر بیعت لینے کا حکم کس طرح پورا ہوا۔ اور اگر آپ کا نام احمد ہے جیسا کہ ان الفاظ بیعت سے ظاہر ہے تو پھر اس بات پر بحث کیوں ہے کہ حضرت صاحب کا نام احمد نہ تھا اور کیوں جو الزام ہم پر دیا جاتا ہے اس کے خود مرتکب ہو رہے ہیں اور کیوں قلام احمد کو احمد بنا رہے ہیں لیکن ہر ایک شخص جو قصب سے خالی ہو کر اس امر پر غور کرے سمجھ سکتا ہے کہ در حقیقت ہمارے قاصین کے دل بھی یہی گواہی دے رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کا نام احمد تھا اور ہم پر یہ اعتراض کئے جاتے ہیں وہ صرف دکھانے کے دانت ہیں اور ان کے کھانے کے دانت اور ہیں۔

نواں ثبوت حضرت مسیح موعود کا نام احمد ہونے کا یہ ہے کہ خود آپ نے اس نواں ثبوت آیت کا صدق اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ ازالہ لوہام جلد ۲ صفحہ ۳۶۳ میں تحریر فرماتے ہیں:

"اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے شیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ عمر جلال نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جہاں معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے وَ مُبَشِّرًا بِوَسُوْلِ يٰقِيْنَ مِنْ تَبَعِيْ اِنْ شَاءَ اَخْتًا مَّغْرِبًا ہمارے نبی ﷺ کا نام احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہے یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطیس پیگھوٹی محمد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔"

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۶۳)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ اس آیت کا صدق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمد و احمد کی پیگھوٹی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیگھوٹی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو محمد احمد ہے پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیگھوٹی کے آپ ہی صدق ہیں اور اگر کسی دوسری جگہ پر آپ نے رسول کریم ﷺ کو بھی اس آیت کا صدق قرار دیا ہے تو اس کے یہی معنی ہیں کہ بوجہ اس

1993

Zahooruddin v. State
(Abdul Qadeer Chaudhry, J)

1777

praise him. Therefore, if anything is said against the Prophet, it will injure the feelings of a Muslim and may even lead him to the breach of peace, depending on the intensity of the attack. The learned Judge in the High Court has quoted extensively from the Ahmadi literature to show how Mirza Ghulam Ahmad belittled also the other Prophets, particularly, Jesus Christ, whose place he wanted to occupy. We may not, however, repeat that material but two examples may suffice. Mirza Ghulam Ahmad wrote:

"The miracles that the other Prophets possessed individually were all granted to Muhammad (p.b.u.h.). They all were then given to me as I am his shadow. It is for this reason that my names are Adam, Abraham, Moses, Noah, David, Joseph, Solomon, John and Jesus Christ..." (Makfoorat, Vol. 3, page 270, printed Rabwah).

About Jesus Christ he stated:

"The ancestors of Jesus Christ were pious and innocent? His three paternal grandmothers and maternal grandmothers were prostitutes and whores and that is the blood he represents."

(Appendix Anjuman Atham, Note 7).

Qur'an on the other hand, praises Jesus Christ, his mother and his family. (See 3: 33-37, 3:45-47, 19: 16-32). Can any Muslim utter anything against Qur'an and can anyone who does so claim to be a Muslim? How can then Mirza Ghulam Ahmad or his followers claim to be Muslims? It may also be noted here that, for his above writings, Mirza Sahib could have been convicted and punished, by an English Court, for the offence of blasphemy, under the Blasphemy Act, 1879, with a term of imprisonment.

84. Again, as far the Holy Prophet Muhammad (p.b.u.h.) is concerned:

"every Muslim who is firm in his faith, must love him more than his children, family, parents and much more than any one else in the world."

(See Al-Bukhari, Kitabal Eeman, Bab Hebbal Rasool Min-al-Eeman).

Can then anyone blame a Muslim if he loses control of himself on hearing, reading or seeing such blasphemous material as has been produced by Mirza Sahib?

85. It is in this background that one should visualize the public conduct of Ahmadis, at the centenary celebrations and imagine the reaction that it might have attracted from the Muslims. So, if an Ahmadi is allowed by the administration or the law to display or chant in public, the *Shair-e-Islam*, it is like creating a *Rushdi* out of him. Can the administration in that case guarantee his life, liberty and property, and if so at what cost? Again, if this permission is given to a procession or assembly on the streets or a public place, it is like permitting civil war. It is not a mere guesswork. It has happened, in

fact many a time, in the past, and had been checked at cost of colossal loss of life and property (For details, Muslim's report may be seen). The reason is that when an Ahmadi or Ahmadi display in public on a placard, a badge or a poster or write on walls or ceremonial gates or buildings, the 'Kafins', or about other 'Shay're Islam' it would amount to publicly defiling the name of Holy Prophet (p.b.u.h.) and also other Prophets, and eviling the name of Mirza Sahib, thus inflicting and instigating the Muslims so that there may be a serious cause for disturbance of the public peace, order and tranquillity and it may result in loss of life and property. The preventive actions, in such situations are imperative in order to maintain law and order and save loss & damage to life and property particularly of Ahmadi. In that situation, the decisions of the concerned local authorities cannot be overruled by this Court, in this jurisdiction. They are the best judges unless contrary is proved in law or fact.

86. The action which gave rise to the present proceedings arose out of the order of the District Magistrate, passed under section 144, Cr.P.C. The Ahmadi community who are the predominant residents of Rahwah were informed of the order of the District Magistrate through their office-bearers, by the Resident Magistrate and directed to remove ceremonial gates, banners and illuminations and further ensure that no further writing will be done on the walls. The appellants could not show that the above practices are essential and integral part of their religion. Even the holding of centenary celebrations on the roads and streets was not shown to be the essential and integral part of their religion.

87. The question whether such a requirement is a part of freedom of religion and if they are subject to public safety, law and order etc. has already been discussed in detail, in the light of the judgments from countries like Australia, and the United States, where the fundamental rights are given top priority. We have also quoted judgments even from India. Nowhere the practices which are neither essential nor integral part of the religion are given priority over the public safety and the law and order. Rather, even the essential religious practices have been sacrificed at the altar of public safety and tranquillity.

88. It is stated by the appellants that they wanted to celebrate the 200 years Ahmadi movement in a harmless and innocent manner, inter alia; by offering special thanks-giving prayers, distribution of sweets amongst children, and serving of food to the poor. We do not find any order stopping these activities, in private. The Ahmadi like other minorities are free to profess their religion in this country and no one can take away that right of theirs, either by legislation or by executive orders. They must, however, honour the Constitution and the law and should neither discriminate or defile the place personage of any other religion including Islam, nor should they use their exclusive epithets, descriptions and titles and also avoid using the exclusive

1993

Zakooruddin v. State
(Saleem Akhtar, J)

1779

names like mosques and practice like 'Azan', so that the feelings of the Muslim community are not injured and the people are not misled or deceived as regards the faith.

89. We also do not think that the Ahmadis will face any difficulty in adopting new names, epithets, titles and descriptions for their personages, places and practices. After all Hindus, Christians, Sikhs and other communities have their own epithets etc., and are celebrating their festivals peacefully and without any law and order problem and trouble. However, the executive, being always under a duty to preserve law and order and safeguard the life, liberty, property and honour of the citizens, shall intervene if there is a threat to any of the above values.

90. It may be mentioned here that the learned single Judge has passed a detailed and well-reasoned order and has sagaciously and candidly taken into consideration judgments from such foreign jurisdictions which would inspire confidence in this hyper-sensitive, non-Muslim minority, i.e. Ahmadis. Therefore, we instead of further burdening the record, would adopt his reasoning also. The Ordinance is thus held to be not ultra vires of the Constitution. The result is that we find that neither is Article 20 of the Constitution attracted to the facts of the case nor is there any merit in this appeal. The appeal is dismissed.

91. As a result of the above discussion, the connected appeals are also dismissed.

(Sd.) Abdul Qadeer, Ch. J

(Sd.) Muhammad Afzal Lone, J

(Sd.) Wali Muhammad Khan, J

SALEEM AKHTAR, J.—The appellants have claimed protection of their right under Articles 19, 20 and 25 on the basis of being a minority as declared by the Constitution. They admit to be a minority in terms of the Constitution as distinguished from the Muslims. Their claim being that they should be treated equally under law like other minorities enjoying freedom of speech and expression and they should be allowed to profess, practice and propagate their religion. The first claim is covered by Articles 19 and 25 while the second one is based on Article 20.

2. Law permits reasonable classification and distinction in the same class of persons, but it should be founded on reasonable distinction and reasonable basis. Reference can be made to Government of Balochistan v. Azizullah Memon PLD 1983 SC 314. The Qadianis/Ahmadis on the basis of their faith and religion as classified by my learned brother Abdul Qadeer Chaudhry, J. v. the Muslims stand at a different pedestal as compared to other minorities. Therefore, considering these facts and in order to maintain public order it was felt necessary to classify them differently and promulgate the impugned law to

ZZ

AAA

152/51

1993 SCMR 1718 ظہور الدین نامہ رکارڈ

اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ پیشین بریں الہام ہے جو براہین اسد یہ میں لکھا گیا۔ اور ان دنوں میں لڑا جو گا جس کے کون ٹنٹے کے ہیں وہ ٹنٹے۔ یہ تو ہم نے وہ دو تین پیشگوئیاں کہیں ہیں جن پر ہمارے مخالف مولوی اور انہیں کانیا چیلہ جو حکیم خان بار بار اعتراض کرتے ہیں۔ اب ہم ان کے مقابل یہ دکھلانا چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے اسمائے نشان و ہادی شہادت کیلئے کس قدر ہیں لیکن فسوس کہ اگر وہ سب کے سب لکھے جائیں تو ہزار جوڑ کی کتاب میں بھی ہائی گنجائش نہیں ہو سکتی اس لئے ہم محض بطور نمونہ کے ایک سو چالیس نشانوں میں سے کھتے ہیں۔ ان میں سے بعض وہ پہلے نبیوں کی پیشگوئیاں ہیں جو میرے حق میں پختہ ہوئیں۔ اور بعض اس بات کے اکابر کی پیشگوئیاں ہیں اور بعض وہ نشان خدا تعالیٰ کے ہیں جو میرے ہاتھ پر ظہور میں آئے اور چونکہ میری پیشگوئیاں پر ان پیشگوئیوں کو تقدیم مانی ہے اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ تحریری طور پر بھی انہیں کو مقدم دکھا جائے اور یہ تمام پیشگوئیاں ایک ہی سلسلہ میں نمبر وار لکھی جائیں گی۔ اور وہ یہ ہیں:-

۱۹۳

۱) پہلے نشان۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل امة منہ من یمتد لہا دینہا۔ رواہ ابو داؤد یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اس بات کے ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو اس کیلئے دین کو تازہ کرے گا اور اب اس صدی کا پوچھو لو کہ کون جانا ہے اور کون نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ میں تعلق ہو۔ اگر کوئی کہے کہ اگر یہ حدیث سچ ہے تو بارہ صدیوں کے بعد دہل کے نام بتلاویں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث

وہ خدا تعالیٰ نے مبعوث ہی نہیں دیکھا کہ پنجاب میں زلزلے وغیرہ آفات آئیں گی کیونکہ میں موعظ پنجاب کے مبعوث نہیں ہوا بلکہ جہاں تک دنیا کی آبادی ہے ان سب کی اصلاح کیلئے مامور ہوں پس میں سچ کہتا ہوں کہ یہ آفتیں اور یہ زلزلے موعظ پنجاب کے مبعوث نہیں ہی بلکہ تمام دنیا ان آفات کے حصہ لگی اور جیسا کہ امریکہ وغیرہ کے بہت سے تباہ ہو چکے ہیں۔ یہ گزری کسی روپے کے لئے موشیوں پر یہ ہوتا کہ دن پنجاب اور ہندوستان اور ہر ایک حصہ ایشیا کے لئے متحد ہے جو شخص زلزلہ دیکھے دیکھے گا۔ منہ

علماء اُمت میں مسلم علی آئی ہے اب اگر میرے دعوے کے وقت اس حدیث کو کسی بھی قدر دیا جائے
 تو ان مولوی صاحبوں سے یہ بھی سچ ہے بعض اکابر محدثین نے اپنے اپنے زمانہ میں خود مجدد ہونے
 کا دعویٰ کیا ہے۔ بعض نے کسی دوسرے کے مجدد بنانے کی کوشش کی ہے۔ پس اگر یہ حدیث
 صحیح نہیں تو انہوں نے دیانت سے کام نہیں لیا اور ہمارے لئے یہ ضروری نہیں کہ تمام
 مجددین کے نام ہمیں یاد ہوں یہ علم محض تو خاصہ خدا تعالیٰ کا ہے ہمیں علم الغیب ہونے کا
 دعویٰ نہیں کرنا ہی قدر جو خدا بگلاوے ماننا اسکے یہ اُمت ایک بڑے عقیدہ دنیا میں بھائی ہوئی
 ہے اور خدا کی مصلحت کسی کسی ملک میں مجدد پیدا کرتی ہے اور کسی کسی ملک میں۔ پس خدا کے
 کاموں کا کون پورا علم رکھ سکتا ہے اور کون اُس کے غیب پر احاطہ کر سکتا ہے۔ بھلا یہ تو سلاؤ
 کہ حضرت آدم سے لیکر حضرت علی رضی اللہ عنہم تک ہر ایک قوم میں ہی کتنے گزرے ہیں۔
 اگر تم یہ بتلا دو گے تو ہم مجدد بھی بتلا دیں گے۔ ظاہر ہے کہ عدم علم سے عدم قیاس لازم
 نہیں آتا۔ اور یہ بھی اہل سنت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس اُمت کا مسیح موعود ہے
 جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا تب تحقق طلب یہ امر ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے یا نہیں یہ خود نصیحتی
 دونوں قومیں ہر اتفاق رکھتی ہیں کہ یہ آخری زمانہ ہے اگر چاہو تو پوچھ کر دیکھو۔ مری پڑھی ہو زمانہ
 آ رہے ہیں۔ ہر ایک قسم کی خارق عادت تباہیاں شروع ہیں پھر کیا یہ آخری زمانہ نہیں؟ اور صلوات
 اسلام نے بھی اس زمانہ کو آخری زمانہ قرار دیا ہے اور ہم دعویٰ ہدیٰ میں سے بھی نہیں سال گذر گئے
 ہیں۔ پس یہ قوی دلیل اس بات پر ہے کہ یہی وقت مسیح موعود کے ظہور کا وقت ہے اور یہی وہ ایک شخص
 ہے جسے اس صلی کے شروع ہونے سے پہلے دعویٰ کیا۔ اور میں نے یہ ایک شخص ہوں جس کے دعوے
 پر پچیس برس گذر گئے اوہ اب تک زندہ موجود ہیں۔ اور میں ہی وہ ایک ہوں جسے عیسائیں اور
 دوسری قوموں کو خدا کے نشانوں کے ساتھ مزمع کیا۔ پس جہنگ میرے اس دعوے کے مقابلہ پر
 انہیں ہٹانے کے ساتھ کوئی دوسرا مہم پیش نہ کیا جائے تب تک میرا یہ دعویٰ ثابت ہے کہ قہ
 مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدد ہے وہ میں ہی ہوں۔ زمانہ میں خدا نے تو ہمیں رکھی ہیں۔

ہر ایک انسان کی زندگی میں

ثبوتِ قادیانیت

قادیانیوں کے بزرگ اور بے شمار علماء و محدثین کی شہادتیں

مختصر نصاب

یہ ایک ایسی تاریخی و تحقیقی کتاب ہے

ثبوتِ قادیانیت
مطروحات

ہو شریبا
اتکشافات

شارحے براہ
بے غش و تاب

سنسلی غیر
واقعات

تکراروں کی
کتابی ماری

ناقابلِ تردید
مقائق

تکراروں کی
کتابی ماری

قادیانیت
پر مکمل
انسائیکلو پیڈیا

- ہوتے اور انہوں نے اس نام کے ۴۰۰ سے زائد علماء و محدثین کے کتب و تصانیف اور ان کی شہادتیں جمع کیں۔
- جسے 10 سال کی عمر میں لکھا گیا اور اس کے بعد 50 سے زائد علماء نے اسے تصدیق کیا اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے کتب و تصانیف کو جمع کیا۔
- جن کے مطالعے سے پتہ چلا کہ قادیانیت کی ابتدا کب ہوئی اور کب سے شروع ہوئی۔
- جو علماء اور محدثین نے اس نام کے ساتھ ساتھ ان کے کتب و تصانیف کو جمع کیا۔
- جس کا مطالعہ علماء و محدثین کو پتہ چلا کہ قادیانیت کی ابتدا کب ہوئی اور کب سے شروع ہوئی۔
- جسے قادیانیت کے علماء نے لکھا ہے اور ان کی شہادتیں جمع کیں۔
- جسے تمام علماء و محدثین نے تصدیق کیا اور ان کے کتب و تصانیف کو جمع کیا۔

ایک ایسی دستاویز جس کا مدتوں سے انتظار تھا
پڑھے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے آگے بڑھے!